صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

بدھ 27 فروری 1991ء

(چہارشنبہ 12 شعبان 1411ھ)

جلد 4۔شمارہ 1

سرکاری رپورٹ

مندرجات

بدھ 27 فروری 1991ء

(جلد 4 بشمول شمارہ جات 1 تا 17)

صفحہ نمبر

تلاوت قرآن پاک اور اس کا ترجمہ ---------- 3

صدر نشینوں کی جماعت کی تشکیل ---------- 4

اراکین اسمبلی کا حلف ---------- 4

جناب سپیکر کے تمہیدی کلمات ---------- 7

منتخب رکن سردار محمد صادق کے لئے فاتحہ خوانی ---------- 10

عراق اور کویت کی جنگ میں شہید ہونے والے مسلمانوں کے لئے فاتحہ خوانی ---------- 10

چودھری اصغر علی گجر کی والدہ محترمہ کے لئے فاتحہ خوانی ---------- 11

وزیراعلیٰ کی تقریر ---------- 12

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ---------- 21

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ---------- 47

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب ---------- 190

مجالس خصوصی کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ---------- 191

مسئلہ استحقاق:-

پیپلز پارٹی کے امیدوار کے خلاف انتقامی کارروائیاں ---------- 194

- چیئرمین پلاننگ ڈویلپمنٹ کا منتخب ارکان اسمبلی کو ترقیاتی فنڈ کی فراہمی سے انکار ---------- 201

تحاریک التوائے کار:-

تھل کے مظلوم، ستم زدہ کاشتکاروں کی مشکلات کا ازالہ ---------- 205

- گریٹر تھل کینال پراجیکٹ پر عملدرآمد میں رکاوٹ ---------- 210

قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)

خلیج کی جنگ بند کروانے کشمیر اور فلسطین کے بارے میں اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عملدرآمد کے لئے اقدامات ---------- 214

- صوبہ سرحد اور شمالی علاقہ جات میں زلزلہ کے متاثرین کی امداد کے لئے حکومت پنجاب کے اقدام کی ستائش 216

مسودات قانون:-

ہنگامی قانون سروس ٹریبیونل ماتحت عدلیہ پنجاب مصدرہ ۱۹۹۱ء ---------- 220

- ہنگامی قانون (ادائیگی) بھتا خصوصی ملازمین پنجاب مصدرہ ۱۹۹۱ء ---------- 221

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت ۱۹۸۷ء ---------- 222

- پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت ۱۹۸۸ء ---------- 222

امن عامہ کی صورتِ حال پر بحث ---------- 222

No. Legis.4(3)/91/3 the 23rd February 1991

ORDER

In exercise of the powers conferred by Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, Mian Muhammad Azhar, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Wednesday the 27th of February, 1991 at 4.00 p.m. in the Assembly Chambers Lahore.

Dated LAHORE, the
February 21, 1991

MIAN MUHAMMAD AZHAR
Governor of the Punjab.

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

27 فروری 1991ء

صوبائی اسمبلی پنجاب

(صوبائی اسمبلی پنجاب کا چوتھا اجلاس)

بدھ ' ۲۷ فروری ' ۱۹۹۱ء

(چہار شنبہ ' ۱۲ شعبان ' ۱۴۱۱ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز ' لاہور میں ۴.۳۰ بجے شام منعقد ہوا ۔ جناب سپیکر میاں منظور احمد ' وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَيَعْلَمُ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾
يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَمَا عَمِلَتْ
مِنْ سُوْۗءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ
اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ
يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾
قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

پارہ ۳ ۔ سورہ آل عمران آیات ۲۹ ، ۳۰ ، ۳۱ ، ۳۲ ۔

(اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ کوئی بات تم اپنے دلوں میں مخفی رکھو یا اسے ظاہر کرو خدا اس کو جانتا ہے اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اس کو سب کی خبر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ○ جس دن ہر شخص اپنے اعمال کی نیکی کو موجود پالے گا اور ان کی برائی کو بھی (دیکھ لیگا) تو آرزو کرے گا کہ اے کاش اس میں اور اس برائی میں دور کی مسافت ہوجاتی۔ اور خدا تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے۔ اور خدا اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے ○ اے پیغمبر لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ○ کہہ دو کہ خدا اور اس کے رسولؐ کا حکم مانو۔ اگر نہ مانیں تو خدا بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا○

وما علینا الا البلاغ

صدر نشینوں کی جماعت کی تشکیل

سیکرٹری اسمبلی: قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے قاعدہ 14 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اجلاس ہذا کے لئے چار معزز اراکین پر مشتمل باحسب ترتیب و تقدیم ذیل صدر نشینوں کی جماعت تشکیل فرمائی ہے۔

1- محترمہ فوزیہ بہرام صاحبہ۔
2- جناب سعید احمد ظفر صاحب۔
3- جناب سعید احمد قریشی صاحب۔
4- جناب سید چراغ اکبر صاحب۔

اراکین اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: ہمارے کچھ معزز اراکین جو نئے منتخب ہو کر آئے ہیں ان کا حلف ہو گا۔ وہ صاحبان تشریف لائے ہیں؟

(اس مرحلے پر معزز اراکین اسمبلی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

مندرجہ ذیل نو منتخب اراکین اسمبلی سے جناب سپیکر نے حلف لیا۔

1- میاں ریاض احمد شاہ
2- جناب شاہد نذیر
3- رانا ثناء اللہ خان
4- جناب نوازش علی
5- جناب خالد جاوید ورک
6- جناب اخلاق احمد خان
7- جناب فرید احمد پراچہ
8- جناب عبدالستار
9- سردار حاجی نظام مجتبیٰ خان دریشک
10- ملک محمد رفیق
11- چودھری ظفر اقبال
12- بیگم راج حمید گل
13- جناب عادل شریف گل
14- جناب جانسن مائیکل
15- جناب پیٹر گل
16- جناب قیصر افراہیم سورویا

جناب سپیکر: اب آپ احباب فرداً" فرداً" یہاں Oath Register پر اپنے دستخط فرمائیں گے۔

سیکرٹری اسمبلی:

1- چودھری وقار علی خان صاحب۔

(معزز رکن ھاؤس میں موجود نہ تھے)

2- میاں ریاض احمد شاہ صاحب۔

3- جناب شاہد نذیر صاحب۔

4- رانا ثنا اللہ خان صاحب۔

5- جناب نوازش علی صاحب۔

6- جناب خالد جاوید ورک صاحب۔

7- خواجہ محمد منشاء اللہ صاحب۔

(معزز رکن ھاؤس میں موجود نہ تھے)

8- جناب اخلاق احمد خان صاحب۔

9- جناب فرید احمد پراچہ صاحب۔

10- جناب عبدالستار صاحب۔

11- جناب واجد علی خان صاحب۔

(معزز رکن ہاؤس میں موجود نہ تھے)

12- سردار حاجی غلام مجتبیٰ خان دریشک صاحب۔

13- ملک محمد رفیق صاحب۔

14- چودھری ظفر اقبال صاحب۔

15- بیگم راج حمید گل صاحب۔

16- جناب عادل شریف گل صاحب۔

17- جناب جانسن مائیکل صاحب۔

18- جناب پیٹر گل صاحب۔

19- جناب قیصر افراہیم سورویا صاحب۔

جناب سپیکر کے تمہیدی کلمات

جناب سپیکر: معزز خواتین و حضرات! میں آج آپ کو بہار کے اس خوبصورت موسم میں پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ آپ میں سے جو حضرات ضمنی انتخاب کے نتیجے میں منتخب ہو کر آئے ہیں' میں ان کو دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ اس اجلاس کے لئے ہمارے پاس 9 سرکاری مسودات قانون ہیں' 2 غیر سرکاری مسودات قانون ہیں' 39 قراردادیں' 25 تحاریک استحقاق' اور 225 کے قریب تحاریک التوائے کار ہیں۔ 450 سے زائد سوالات ہیں۔ جو اس اجلاس کے لئے زیر غور ہیں۔ سردست ہمارے پاس یہی بزنس ہے جسے ہم نے اس اجلاس میں نمٹانا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ سب کے تعاون سے آپ کی بہترین صلاحیتوں کی بدولت اور ملکی معاملات میں' صوبے کے معاملات میں آپ کی دلچسپی کی بدولت اور عوام الناس کی فلاح و بہبود اور ان کے دکھوں کا مداوا کرنے کے لئے آپ یہاں ایک مثبت سوچ کے ساتھ' خوبصورت خیالات کے ساتھ بڑی ہمت اور جرأت کے ساتھ یہاں پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں ان مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ مجھے آپ کے تعاون کا یقین ہے اور میں آپ کے تعاون اور مہربانیوں کو حاصل کرتے ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ نہایت ایمانداری کے ساتھ اور خلوص نیت کے ساتھ' غیر جانب داری کے ساتھ اس اجلاس کی کارروائی کو جاری رکھوں گا۔ میں یہ بھی توقع رکھوں گا کہ ہمارے قائد ایوان جو خود بھی ایک منجھے ہوئے پارلیمنٹیرین ہیں اور اس ایوان کے قائد حزب اختلاف جو پہلے بھی ایک Term میں اس ایوان کی کارروائی میں بھرپور انداز میں دلچسپی لیتے رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ان دونوں حضرات کی سربراہی میں اور آپ سب کے تعاون سے' انشاء اللہ تعالیٰ اجلاس کے معاملات حسن و خوبی سے انجام پائیں گے۔

ہم نے یہاں اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے آپ کو چند سہولتیں فراہم کرنے کا سوچا تھا اور اس کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مجھے شدت سے اس بات کا احساس ہے کہ پیپلز ہاؤس میں آپ کے لئے رہائش کا انتظام نہیں ہے اور آپ کا یہ مطالبہ کہ آپ کو وہاں پر رہائش مہیا کی جائے' یہ ہمارے بس میں نہیں ہے اسے مکمل طور پر پورا کیا جائے۔ اس سلسلے میں ایک نیا

ایم پی۔ ایز ہوسٹل زیر تعمیر ہے۔ اس کی پہلی فیز جو 36 کمروں پر مشتمل ہے تقریباً" مکمل ہوا چاہتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند ہفتوں کے اندر اس کی تکمیل کے بعد وہ بھی آپ کے تصرف میں آجائیں گے اور ایک بہت بڑا بوجھ انشاء اللہ تعالیٰ اتر جائے گا۔ اس کے بعد بھی تعمیر کا یہ سلسلہ جاری رہے گا اور آپ کے رہائش کے معاملات میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی حل ہو جائیں گے۔

میں ایک دو معاملات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں تاکہ اجلاس میں وہ آپ کے پیش نظر رہیں اور آپ ان پر غور کرتے رہیں۔ اسمبلی بلڈنگ کی توسیع کا معاملہ ہمارے زیر غور ہے۔ اس سلسلے میں میں نے وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی مشاورت کی ہے اور وہ بھی بڑے Keen ہیں کہ اسمبلی بلڈنگ کی توسیع کی جائے۔ اس سلسلے میں میں نے متعدد ماہرین سے بھی میٹنگیں کی ہیں اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں اسمبلی کی بھی ایک کمیٹی تشکیل دے دی جائے۔ کیونکہ اس بلڈنگ کا وقار اور اس کی شان و شوکت اس بات کی متقاضی ہے کہ اس پر انفرادی طور پر کوئی فیصلہ نہ کیا جائے۔ اور اس کی توسیع میں آپ سب کی رائے مکمل طور پر شامل ہو میں چاہوں گا کہ وقتاً" فوقتاً" آپ کو اس سے مطلع کرتا رہوں اور آپ کی رائے بھی اس میں شامل ہو۔ اس کے لئے اسمبلی کی ایک کمیٹی تشکیل دے دی جائے تاکہ اس کمیٹی کی آراء اور اس کی رہ نمائی میں اس معاملے کو آگے بڑھایا جا سکے۔ اس کے علاوہ ہم نے کوشش کی ہے کہ اس دفعہ کچھ اسمبلی کی تاریخ کو Preserve کریں۔ چنانچہ جو گولڈن جوبلی Celebration ہوئی تھی۔ اس کے لئے بھی ہم نے ایک کارنر بنایا ہے۔ آپ اسے بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔ اس کے متعلق بھی اگر آپ کی کوئی تجویز ہو تو میں اسے خوش آمدید کہوں گا۔ میں نے یہ بھی کوشش کی ہے کہ اس وقت تک جو بہترین پارلیمنٹرین رہے ہیں ان کی تصاویر کو بھی یہاں آویزاں کیا جائے۔ تاکہ ہمارے نئے لیجسلیٹر بھی بہترین پارلیمنٹرین بنیں۔ ان کے لئے ایک Incentive موجود ہو۔ بہترین روایات قائم کرنے سے اور آپ کی Contribution سے آپ بہترین پارلیمنٹرین بن سکتے ہیں۔ آپ کا نام زندہ جاوید ہو سکتا ہے۔ اسی طرح سے جیسے اور بہت سے لوگوں کا نام آج بھی یہاں زندہ جاوید ہے۔ پھر اسمبلی کے معاملات آگے بڑھتے رہیں گے اور ہمارا آپس میں رابطہ رہے گا اور پوری Understanding کے ساتھ اور مفاہمت کے جذبے کے ساتھ ہم انشاء اللہ تعالیٰ پارلیمانی روایات کو خوب سے خوب تر بنانے کی کوشش کریں گے' اور جمہوریت کو اور جمہوری اقدار کو آگے

بڑھانے کی انتہائی کوشش کریں گے۔ میں آپ کا مشکور ہوں اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

سید چراغ اکبر شاہ: جناب سپیکر، میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ قواعد و ضوابط کو معطل کرتے ہوئے آپ اس بات کی اجازت دیں کہ جو مسلمان عورتیں اور بچے عراق میں اتحادی فوجوں کی وحشیانہ بمباری سے شہید ہوئے ہیں ان کی ارواح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: اس سلسلہ میں مجھے لا منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ قائد ایوان بھی خود ایک تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ تو میں نے ان کو یہ مشورہ دیا تھا کہ آپ قائد حزب اختلاف کے ساتھ مشورہ کر کے ایک متفقہ قرارداد کی صورت میں بنائیں تاکہ ایک متفقہ قرارداد اس ایوان میں پیش ہو اور اس میں کوئی Controversial بات نہ ہو۔ میرے خیال میں آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

سید چراغ اکبر شاہ: جناب والا' مجھے قطعاً" کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ بجا ہے کہ قرارداد قائد حزب اختلاف اور قائد ایوان کے درمیان متفقہ طور پر طے ہو جائے گی لیکن فاتحہ پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کسی کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ساتھ ہی اس میں فاتحہ خوانی بھی ہو جائے گی اور آپ کی قرارداد بھی اس میں شامل ہو گی۔

ملک اقبال احمد خاں لنگڑیال: جناب والا! پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: ملک صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتے ہیں۔

ملک اقبال احمد خاں لنگڑیال: جناب سپیکر' آج کا اجلاس چار بجے بلایا گیا تھا۔ تو ہم ٹھیک چار بجے یہاں پہنچ گئے تھے۔ اس وقت ہاؤس میں ہمارے سوا کوئی نہیں تھا۔ میرے خیال میں قاعدہ نمبر 12 کے تحت سب دوستوں سے کہا جائے کہ جو بھی ٹائم مقرر کیا جائے اس کی پابندی کی جائے۔

منتخب رکن سردار محمد صادق کے لئے فاتحہ خوانی

جناب سپیکر: شکریہ ملک صاحب' اب ایک قرارداد قائد ایوان اس ھاؤس میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے ایک مرحوم ساتھی سردار محمد صادق کے لئے جو اس اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے لیکن حلف نہ لے سکے اور اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اس سلسلہ میں وہ ایک قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں۔

جناب وزیر اعلیٰ: جناب سپیکر' میں آپ کی اجازت سے ایوان کے سامنے یہ قرارداد پیش کر رہا ہوں کہ " یہ ایوان سردار محمد صادق ممبر صوبائی اسمبلی اٹک کے انتقال پر ملال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ محترم سردار محمد صادق مرحوم مسلم لیگ کے دیرینہ کارکن تھے اور تحریک پاکستان کے ایک سرگرم کارکن تھے۔ انہوں نے اپنے علاقے میں بانی پاکستان حضرت قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ کی زیر قیادت مسلم لیگ کے سبز ہلالی پرچم کو سربلند کیا۔ تحریک پاکستان کے مخالفوں کی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ مارچ اپریل 1947ء میں ہندو مسلم فسادات میں ان کا مثبت کردار ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ قیام پاکستان میں بھی سردار صاحب نے ملک و قوم کے استحکام اور ترقی کے لئے گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔ ان کی وفات سے یہ ایوان ایک قابل احترام رفیق اور ضلع اٹک کے ایک مخلص رہ نما سے محروم ہو گیا ہے۔ ان کی رحلت پر سارا ایوان ان کے لواحقین کے دکھ میں برابر کا شریک ہے "

میں گزارش کروں گا کہ ان کے لئے دعائے فاتحہ کی جائے۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

عراق اور کویت کی جنگ میں شہید ہونے والے مسلمانوں کے لئے فاتحہ خوانی

جناب سپیکر: تعزیت کی جو قرارداد سید چراغ اکبر صاحب نے پیش کی ہے کہ عراق اور کویت میں جو مسلمان شہید ہوئے ہیں ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔ میرے خیال میں اس سے زیادہ

بڑھانے کی انتہائی کوشش کریں گے۔ میں آپ کا مشکور ہوں اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

سید چراغ اکبر شاہ: جناب سپیکر، میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ قواعد و ضوابط کو معطل کرتے ہوئے آپ اس بات کی اجازت دیں کہ جو مسلمان عورتیں اور بچے عراق میں اتحادی فوجوں کی وحشیانہ بمباری سے شہید ہوئے ہیں ان کی ارواح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: اس سلسلہ میں مجھے لا منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ قائد ایوان بھی خود ایک تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ تو میں نے ان کو یہ مشورہ دیا تھا کہ آپ قائد حزب اختلاف کے ساتھ مشورہ کر کے ایک متفقہ قرارداد کی صورت میں بنائیں تاکہ ایک متفقہ قرارداد اس ایوان میں پیش ہو اور اس میں کوئی Controversial بات نہ ہو۔ میرے خیال میں آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

سید چراغ اکبر شاہ: جناب والا' مجھے قطعاً" کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ بجا ہے کہ قرارداد قائد حزب اختلاف اور قائد ایوان کے درمیان متفقہ طور پر طے ہو جائے گی لیکن فاتحہ پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کسی کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ساتھ ہی اس میں فاتحہ خوانی بھی ہو جائے گی اور آپ کی قرارداد بھی اس میں شامل ہو گی۔

ملک اقبال احمد خاں لنگڑیال: جناب والا! پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: ملک صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتے ہیں۔

ملک اقبال احمد خاں لنگڑیال: جناب سپیکر' آج کا اجلاس چار بجے بلایا گیا تھا۔ تو ہم ٹھیک چار بجے یہاں پہنچ گئے تھے۔ اس وقت ہاؤس میں ہمارے سوا کوئی نہیں تھا۔ میرے خیال میں قاعدہ نمبر 12 کے تحت سب دوستوں سے کہا جائے کہ جو بھی ٹائم مقرر کیا جائے اس کی پابندی کی جائے۔

منتخب رکن سردار محمد صادق کے لئے فاتحہ خوانی

جناب سپیکر: شکریہ ملک صاحب' اب ایک قرارداد قائد ایوان اس ھاؤس میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے ایک مرحوم ساتھی سردار محمد صادق کے لئے جو اس اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے لیکن حلف نہ لے سکے اور اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اس سلسلہ میں وہ ایک قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں۔

جناب وزیر اعلیٰ: جناب سپیکر' میں آپ کی اجازت سے ایوان کے سامنے یہ قرارداد پیش کر رہا ہوں کہ " یہ ایوان سردار محمد صادق ممبر صوبائی اسمبلی اٹک کے انتقال پر ملال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ محترم سردار محمد صادق مرحوم مسلم لیگ کے دیرینہ کارکن تھے اور تحریک پاکستان کے ایک سرگرم کارکن تھے۔ انہوں نے اپنے علاقے میں بانی پاکستان حضرت قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ کی زیر قیادت مسلم لیگ کے سبز ہلالی پرچم کو سربلند کیا۔ تحریک پاکستان کے مخالفوں کی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ مارچ اپریل 1947ء میں ہندو مسلم فسادات میں ان کا مثبت کردار ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ قیام پاکستان میں بھی سردار صاحب نے ملک و قوم کے استحکام اور ترقی کے لئے گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔ ان کی وفات سے یہ ایوان ایک قابل احترام رفیق اور ضلع اٹک کے ایک مخلص رہ نما سے محروم ہو گیا ہے۔ ان کی رحلت پر سارا ایوان ان کے لواحقین کے دکھ میں برابر کا شریک ہے "

میں گزارش کروں گا کہ ان کے لئے دعائے فاتحہ کی جائے۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

عراق اور کویت کی جنگ میں شہید ہونے والے مسلمانوں کے لئے فاتحہ خوانی

جناب سپیکر: تعزیت کی جو قرارداد سید چراغ اکبر صاحب نے پیش کی ہے کہ عراق اور کویت میں جو مسلمان شہید ہوئے ہیں ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔ میرے خیال میں اس سے زیادہ

Non Controversiali قرارداد ہو نہیں سکتی۔ آپ کا کیا خیال ہے؟

جناب وزیر قانون: جناب والا' اس پر فاتحہ خوانی ابھی فرما لیں۔ اس قرارداد کو ہم بنا لیں گے اور وقفہ سوالات کے فوراً بعد اس کو پیش کر دیں گے۔ دعائے مغفرت فرما لیں۔

جناب سپیکر: دعائے مغفرت کی جائے۔ عراق اور کویت میں جو مسلمان ہمارے بہن بھائی شہید ہوئے ہیں۔ ان کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

چودھری اصغر علی گجر کی والدہ محترمہ کے لئے فاتحہ خوانی

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر' ہمارے ایک محترم دوست رکن اسمبلی چودھری اصغر علی گجر کی والدہ محترمہ انتقال کر گئی ہیں۔ ان کے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ چودھری اصغر علی گجر جو اس ایوان کے محترم ممبر ہیں۔ ان کی والدہ محترمہ کی روح کو ایصال ثواب پہنچانے کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

ملک سرفراز احمد: جناب والا' پوائنٹ آف آرڈر' جہاں تک فاتحہ خوانی کا تعلق ہے یہ بجا ہے۔ فاتحہ خوانی کرنی چاہیے۔ یہ کار ثواب بھی ہے۔ اور بخشش کا باعث بھی ہے۔ لیکن اس ایوان کے اپنے ضابطے اور قوانین ہیں۔ میرے خیال میں ان قواعد و ضوابط کے مطابق چلنا چاہیے۔

جناب سپیکر: آپ کی کیا رائے ہے' اس ایوان کی کیا روایات ہیں ذرا ہمیں بتایئے گا؟

ملک سرفراز احمد: جناب والا' روایت یہ ہے کہ ممبران اسمبلی یا کوئی بہت ہی اہم اور نامور شخصیت میں سے کوئی وفات پا جائے تو اس کے لئے ایوان میں دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: میں ملک سرفراز صاحب سے اتفاق کرتا ہوں کہ جو روایات یہاں رہی ہیں وہ یہی ہیں کہ ممبران اسمبلی میں سے یا کوئی ملک کی بہت نامور شخصیات میں سے کوئی وفات پا جائے تو ان کے

لئے ھاؤس میں نفرت کی جاتی ہے۔ ملک اقبال صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتے ہیں۔

ملک اقبال احمد خاں لنگڑیال: جناب والا' میرا بھی یہی خیال ہے۔ دو تین روز ہوئے ہمارے سابق ممبر صوبائی اسمبلی رانا افتخار صاحب انتقال کر گئے ہیں وہ ہمارے اپوزیشن لیڈر کے ماموں بھی ہیں ۔ ان کی فاتحہ خوانی کے لئے دعا مانگ لی جائے۔ اس کے بعد جو اصول آپ بنائیں وہ ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ابھی آپ کے سامنے جو بات ہوئی ہے۔ اس پر میں نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ اس کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ ھاؤس کو روایات کے مطابق اور قواعد کے مطابق چلانا چاہیے۔

جناب انوار الحق پراچہ: جناب والا' میں آپ کی وساطت سے اس ھاؤس کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب' گورنر صاحب اور سپیکر صاحب نے ایوان کا اجلاس طلب فرمایا اور ہمیں یہاں بلایا۔

جناب سپیکر: ایسے لگتا ہے کہ پراچہ صاحب بہت اداس ہو گئے تھے۔ قائد ایوان کچھ فرمانا چاہیں گے؟

وزیر اعلیٰ کی تقریر

وزیر اعلیٰ پنجاب جناب غلام حیدر وائیں: جناب والا' میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کے تمام اراکین کو آج خوش آمدید کہتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ ایوان اور اس کے معزز اراکین اپنی اس ایوان کی روزانہ کارکردگی کے دوران ضروری روایات میں شاندار روایات کا اضافہ کرنے کے لئے ایک نئے عزم اور ایک نئے جذبے کے تحت اس کی کارروائی میں نہایت دلچسپی کے ساتھ حصہ لیں گے۔ اس سلسلے میں جناب والا۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ اس ھاؤس کی کارکردگی کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے اس ایوان میں حزب اقتدار میں تشریف فرما میرے محترم اراکین اور حزب اختلاف کے بنچوں پر تشریف فرما میرے بھائی مشترکہ طور پر ایک مثبت اور تعمیری جذبے کے تحت اس ایوان کی کارروائی کی رونق کو دوبالا کرنے کے لئے اپنا تعمیری کردار ادا کریں گے۔ میں نے ایک بار پہلے بھی جناب والا گزارش کی ہے اور آج بھی اس کو دھراتا ہوں۔ کہ اگرچہ اس ایوان میں

اکتوبر کے عام انتخابات اور جنوری کے ضمنی انتخابات کے دوران پنجاب کے عوام کی بھاری اکثریت نے اسلامی جمہوری اتحاد کو بھاری Mandate دیا ہے اس کے لئے ہم پنجاب کے عوام اور رائے دہندگان کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اس کے باوجود کہ اس Mandate کے نتیجے میں آج پنجاب کی اسمبلی میں حزب اختلاف کے بنچوں پر تشریف فرما ہمارے مقتدر حزب اختلاف کے اراکین تعداد کے لحاظ سے کم ہیں مگر میں جناب کی وساطت سے یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ ہم حزب اختلاف کے مثبت اور تعمیری کردار کو محض ان کی تعداد کے حوالے سے نہیں ناپیں گے بلکہ ہماری سوچ یہ ہو گی کہ اس ملک میں جمہوری امن' عمل اور جمہوری روایات کو آگے بڑھانے کے لئے حزب اقتدار خواہ اس کی تعداد کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو اور حزب اختلاف خواہ اس کی تعداد کتنی ہی کم کیوں نہ ہو۔ اس سے قطع نظر ہم ملک میں جمہوریت کی شمع کو فروزاں رکھنے کے لئے مل جل کر مثبت تعمیری کردار ادا کریں گے۔ اس سلسلے میں جناب والا میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ اس معزز ایوان کا بنیادی مقصد باقی ذمہ داریوں کے علاوہ قانون سازی ہے اور ہم انشاء اللہ پوری سنجیدگی کے ساتھ کوشش کریں گے کہ یہ ایوان اپنی کارکردگی میں باقی ذمہ داریوں کو نبھانے کے ساتھ ساتھ اپنی اس بنیادی ذمہ داری جو کہ قانون سازی ہے اس میں گہری دلچسپی لے اور پوری سنجیدگی کے ساتھ ہم اس صوبے کے لئے ایسی قانون سازی کریں جس سے اس صوبے کے عوام کو خوشحال مستقبل میسر آئے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اس سلسلے میں جہاں حزب اقتدار اور اس کے اراکین کو اپنا پورا پورا کردار ادا کرنا ہو گا وہاں حزب اختلاف کے اراکین بھی اس قانون سازی کے پروگرام میں مل جل کر ہمارے ساتھ تعاون کریں گے۔ قانون سازی کے سلسلے میں میں اس بات کا اعتراف کر رہا ہوں کہ اس کے لئے مجالس قائمہ کی تشکیل ایک پہلا اور بنیادی مرحلہ ہے اور Rules of Business کے مطابق ان تمام مجالس قائمہ کا انتخاب ہوتا ہے۔ اگر روایات کے مطابق حزب اقتدار اور حزب اختلاف میں بیٹھے ہوئے اراکین مل جل کر اس مجالس قائمہ کی تشکیل کو مکمل کرتے ہیں۔ اس مرحلے کو زیادہ آسانی اور خوش اسلوبی سے طے کر لیا جاتا ہے۔ میری یہ جناب وزیر قانون سے اور جناب سپیکر آپ کی وساطت سے محترم قائد حزب اختلاف سے یہ استدعا ہو گی کہ وہ ایک دو روز کے اندر ان مجالس قائمہ کے خدوخال کو اور ان تجاویز کو مکمل کر لیں۔ اگرچہ اس سلسلے

میں ہماری آپس میں ابتدائی بات چیت ہوئی ہے' تاہم میں چاہوں گا وزیر قانون اور قائد حزب اختلاف مل کر آج یا کل اپنی پہلی فرصت میں مجالس قائمہ کی تجاویز کو مکمل کریں۔ اور ان مجالس قائمہ کی تمام تفصیلات ایوان میں پیش کر کے متفقہ طور پر ان کو منظور کر لیا جائے۔ قانون سازی کے مرحلے کے جمہوری آغاز کے لئے یہ مجالس قائمہ بھرپور تعاون کے لئے آگے بڑھیں۔ جناب والا میں آج اس ابتدائی اجلاس کی پہلی نشست میں چند ایک گزارشات کرنا چاہوں گا اور اس سلسلے میں میری پہلی گزارش یہ ہے کہ یہ بات اراکین صوبائی اسمبلی میرے علم میں لائے ہیں کہ پیپلز ہاؤس میں اس وقت جتنی بھی رہائش گاہیں ہیں اس کا روزانہ کا کرایہ جو ہے وہ اگر اسمبلی اجلاس میں نہ ہو تو غالباً" / 50 روپیہ یومیہ ہے اور سیشن کے دوران زیادہ کرایہ ہے اور سیشن نہ ہو تو کم کرایہ ہے۔ یعنی سیشن نہ ہو تو / 50 روپیہ ہے' اور جب سیشن ہو تو پھر پیپلز ہاؤس کے ہر کمرے کا زیادہ کرایہ ہے۔

میرے خیال میں یہ ان معزز اراکین اسمبلی سے جو کہ پیپلز ہاؤس میں قیام کرتے ہیں زیادتی ہے اور ویسے بھی یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ کرائے میں یہ عدم توازن مجھے مناسب دکھائی نہیں دیتا۔ میں اس سلسلے میں جناب والا! آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پیپلز ہاؤس کا جو کم سے کم کرایہ ہے جو / 50 روپیہ یومیہ ہے اس کو سیشن کے دوران اور سیشن کے بعد یکساں رکھا جائے۔ تاکہ ہمارے معزز اراکین کے ساتھ سیشن کے دوران اور بعد کا عدم مساوات کا سلوک نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر' میں اس سلسلے میں ایک اور گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا' معزز اراکین کی رہائش کے لئے ہماری ایک نئی عمارت زیر تعمیر ہے۔ اس سلسلے میں آپ کی رہ نمائی ہمارے لیے یقینی طور پر فائدہ مند ہے۔ میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ آپ مہربانی فرما کر اس کی تعمیر کی رفتار پر نظر رکھیں اور اگر اس ضمن میں مالی وسائل حائل ہو رہے ہوں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے انشاء اللہ مالی وسائل کے ضمن میں کسی مسئلے کو دو چار نہ ہونے دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں ایک اور گزارش کرنا چاہ رہا ہوں۔ مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ سیشن کے دوران اور سیشن کے بعد معزز اراکین کے Privileges & Allowances قریب قریب سب کے برابر ہیں۔ قائد حزب اختلاف کو بھی کئی Privileges حاصل ہیں جن سے وہ قائد

حزب اختلاف کی حیثیت سے استفادہ کرتے ہیں۔ ہمیں اس ملک میں جمہوری روایات کو نہ صرف آگے بڑھانا ہے' بلکہ اسے استحکام بھی بخشنا ہے۔ اس ملک میں جمہوری روایات کو آگے بڑھاتے ہوئے اس میں اچھی روایات کا اضافہ کرنا ہے۔ حزب اختلاف اور حزب اقتدار جمہوری عمل کا ایک ایسا زیور ہیں جو کبھی کسی کے گلے پڑ جاتا ہے اور کبھی کسی کے ماتھے کا جھومر بن جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے بخوشی اس بات کا اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد کو وہ تمام Privileges فراہم کئے جائیں گے جو کہ ایک صوبائی وزیر کو حاصل ہوتے ہیں۔ تاکہ یہ ادارہ نہ صرف مستحکم بلکہ اس کی اچھی روایات ہم میں اور عوام میں ایک مثبت سوچ و فکر کے دائروں کو جنم دیں۔ لہٰذا میں آج بخوشی اس بات کا اعلان کر رہا ہوں کہ ہم نے اس بات کا فیصلہ کیا ہے کہ قائد حزب اختلاف کو بھی وہ تمام Privileges پیش کیے جائیں جو مالی لحاظ سے ہمارے ایک صوبائی وزیر کے ہیں۔ تاکہ وہ بھی اپنی ذمہ داریوں کو بہتر اور تعمیری انداز سے آگے بڑھا سکیں۔

جناب سپیکر! میں آج ایک اور بات کی بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ میں ایک سیاسی کارکن کی حیثیت سے یہ تسلیم کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی کو خوب سے خوب تر بنانے کے لئے دونوں اطراف سے مثبت اور تعمیری انداز اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ میں اس سلسلے میں آپ کے صبر و تحمل' بردباری اور آپ کے جمہوری مزاج کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے امید رکھتا ہوں کہ آپ اس ایوان کی کارروائی اور اس کے وقار کو خوب سے خوب تر بنانے کے لئے اپنی بھرپور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے رہیں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے حزب اقتدار کے بنچوں پر بیٹھے ہوئے اپنے رفقاء سے اور حزب اختلاف کے بنچز پر بیٹھے ہوئے اپنے بھائیوں سے بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آیئے' ہم اس بات کا فیصلہ کریں کہ ہم اس ایوان کے اندر بیٹھ کر اس اسمبلی کے تمام اجلاسوں میں اس کے وقار اور اس کے Decorum کو ہر لحاظ سے ملحوظ رکھیں گے اس اسمبلی کی جمہوری روایات کو شاندار بنانے کے لئے اس اسمبلی کی کارروائی ایسی ہونی چاہیے کہ اگلے دن کے اخبارات میں اس کارروائی کو پڑھ کر پنجاب کا ہر شہری ہر دیہاتی اور ہر پاکستانی بھائی اس سے خوشی اور مسرت محسوس کرے اور اسے کبھی

بھی کم از کم پنجاب اسمبلی کی کارروائی میں سے ایسی کوئی خبر نہ ملے جس سے اس اسمبلی کے وارثان ہونے کی حیثیت سے' خواہ ان کا تعلق حزب اختلاف سے ہو یا حزب اقتدار سے' ان کی نظریں عوام کے سامنے جھکیں۔ میں یہ خیال کرتا ہوں کہ اگر کسی بھی کارروائی سے عوام کے سامنے ہماری نظریں جھکیں گی تو جناب سپیکر' اس صورت حال میں یقینی طور پر ہمارا' قائد حزب اختلاف کا اور میں اگر گستاخی نہیں کر رہا تو محترم سپیکر' آپ کا بھی سر نیچا ہو گا۔ ہمیں اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اس ایوان کی عظمتوں کو بلند رکھتے ہوئے اور آپ کے وقار کا بھی خیال رکھتے ہوئے اس ایوان کی کارروائی کو اس خوش اسلوبی سے سرانجام دیں کہ اگر کوئی تلخ لمحات بھی آجائیں تو اس میں اس ایوان کے وقار کو ٹھیس نہیں پہنچنی چاہیے میں اس سلسلے میں حزب اقتدار کے بنچوں پر بیٹھے ہوئے اپنے تمام رفقاء سے خاص طور پر بہتر کارکردگی کی امید کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے حزب اختلاف سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ اگر کسی وقت کوئی تلخ لمحہ آ بھی جائے تو ہم اسے ٹھنڈا رکھنے کے لئے اپنی بصیرتوں کو بروئے کار لائیں۔ مجھے امید ہے کہ ہم اس سلسلے میں ایک حوصلہ افزاء آغاز کریں گے۔

جناب سپیکر! مجھے اس بات کا بھی اعتراف ہے کہ جمہوری نظام اور تاریخ میں سوالات کا ایک گھنٹے کا وقفہ بڑا اہم ہوتا ہے۔ میری نظر میں وقفہ سوالات کے دوران پوچھے گئے سوالات ' ضمنی سوالات اور ان کے جوابات اس ایوان کے حسن کو دوبالا کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ بلاشبہ مجھے اس بات کا احساس ہے کہ کبھی کبھی سوالات کے جوابات کے دوران حکومت کی طرف سے بھی تاخیر ہوتی ہے اور کبھی کبھی یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ جب سوالات کے جوابات دئے جاتے ہیں تو ایسے تاثر ملتا ہے جیسے کہ ہم پوری تیاری کر کے ایوان میں نہیں آئے۔ اور کبھی کبھی سوالات کے حوالے سے ضمنی سوالات ایسے کئے جاتے ہیں جو بالکل ہی بے ربط ہوتے ہیں اور ایسے ضمنی سوالات سے ایوان کی کارکردگی اور کارروائی کی عظمتوں میں اضافہ بھی نہیں ہوتا۔ میں اس سلسلہ میں ایک نئی روایت کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرے وزراء صاحبان وقفہ سوالات کو بہت ہی دلچسپ بنانے کے لئے انشاء اللہ پوری تیاری کے ساتھ اس ایوان میں تشریف لایا کریں گے۔ کیونکہ اس سے ایوان کا وقار بھی بڑھے گا اور ہم سب کو اس کارکردگی سے راحت بھی ہو گی۔

جناب سپیکر! میں امن و امان کی بات کرنا چاہتا ہوں اور مجھے اس بات کا بھی اعتراف ہے کہ امن و امان ہر حکومت کی ذمہ داری ہی نہیں ہوتی بلکہ امن عامہ کے حوالے سے یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ امن عامہ کا مسئلہ زیادہ حساس بنا ہوا ہے۔ اور اخبارات کے صفحات بھی امن عامہ کے معاملے میں خاص دلچسپی لیتے ہیں۔ امن و امان ایک منتخب حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ اور امن عامہ بہتر سے بہتر بنانے کی براہ راست ذمہ داری بطور قائد ایوان وزیر اعلیٰ پنجاب پر عائد ہوتی ہے۔ اور میں اس ذمہ داری کو نہ صرف قبول کرتا ہوں بلکہ اس کا اعتراف بھی کرتا ہوں۔ اور عرض یہ کرنی چاہتاہوں کہ سوالات کے وقفے میں تو تقریباً ہر محکمے کی مہینے میں ایک بار باری آتی ہے جیسے کہ آپ کی routine ہوتی ہے اور اسی لحاظ سے امن وامان ' لاء اینڈ آرڈر پر بھی سوالات مہینے میں ایک بار سیشن میں آجاتے ہیں - میں اس میں ایک اضافہ کرنا چاہتاہوں - میں آپ سے جناب سپیکر اس سلسلے میں اس بات کی اجازت چاہتاہوں قوانین اس کی اجازت دیتے ہیں تو پھر بھی اور واضح طور پر اگر قوانین اس کی اجازت نہیں دیتے تو اس کی کوئی راہ نکالیں - میں آپ کا شکر گزار ہونگا کہ ہر وہ روز جس روز وقفہ سوالات اسمبلی میں ہوتا ہو اس وقفہ سوالات کے دوران آخر میں دس منٹ امن وامان پر کم ازکم دو سوالات دئے جائیں اور یہ روزانہ وقفہ سوالات کے مسئلے میں فراہم ہوں - اور اس سلسلے میں میں یہ چاہتا ہوں کہ چونکہ بطور وزیر اعلیٰ پنجاب امن وامان کی تمام اچھائیوں کمزوریوں کا میں ذمہ دار ہوں لہٰذا میری خواہش یہ ہے کہ اس سلسلے میں آپ میری امداد فرمائیں کہ کم از کم ہفتے میں دو بار امن عامہ پر جو سوالات آئیں ان کا ہفتے میں دوبار جواب دیا جائے اور اس کے لئے میں خود بطور وزیر اعلیٰ اور قائد ایوان اس کا جواب دونگا - اور امن عامہ کے مسئلے میں میں خود اس اسمبلی کے معزز ایوان میں اپنے آپ کو پیش کرونگا۔ تاکہ جو بات سامنے آئے اس کا براہ راست میں جواب بھی دوں اور اسکی ذمہ داری بھی قبول کروں میں یہ بات اصلاحی جذبے کے تحت کررہا ہوں - مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ اگر میں اس ذمہ داری کو براہ راست قبول کرونگا تو اس سے اور بھی اصلاح کے پہلو نکلیں گے محکمہ پولیس کو بھی اس بات کا احساس ہوگا کہ ہفتے میں دو بار ان کے وزیر اعلیٰ اس معزز ایوان کے سامنے ان کے حضور ان کے کٹہرے میں کھڑے ہوکر ان کی کار کردگی یا ان کے علاقوں میں ہونے والے مسائل کا جواب دینے کے لئے چونکہ حاضری دیتے ہیں لہٰذا انہیں بھی اس بات کی احتیاط کرنی

ہوگی کہ وہ اس میں اصلاح کا انداز اختیار کریں - مجھے معلوم نہیں ہے کہ آپ کے رولز اس کی کس طرح اجازت دیتے ہیں - لیکن میں گزارش کرونگا کہ میں پنجاب کی جمہوری روایات میں ایک روشن روایت کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں - اور اپنے آپ کو بطور قائد ایوان پیش کرنے کا اعلان کرتا ہوں - اور امید کرتا ہوں کہ جس جذبے کے تحت میں اپنے آپ کو لاء اینڈ آرڈر کی اصلاح کے لئے ہفتے میں دو بار پیش کر رہا ہوں اسی مثبت اور تعمیری جذبے کے ساتھ اس معزز ایوان کے تمام اراکین میری حوصلہ افزائی فرمائیں گے -

جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں ایک اور بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ انتخابات خواہ ضمنی ہوں خواہ regular یعنی عام انتخابات ' یہ بڑا پرجوش دور ہوتا ہے اور اس میں مختلف سیاسی جماعتوں کے کارکنوں کا ماحول اکثر مقامات پر تیزی بھی اختیار کر لیتا ہے اور تیزی کے جنون میں ہم نے دیکھا ہے کہ عام انتخابات میں اور ضمنی انتخابات میں کئی دفعہ چھوٹے موٹے واقعات بھی ہو جاتے ہیں جس میں امن عامہ کا مسئلہ بھی پیدا ہو جاتا ہے - اور پھر مقامی انتظامیہ کو وہاں پر امن وامان کے مسئلے کو اور اس انتخابات کی فضا کو بحال رکھنے کے لئے قانونی چارہ جوئی بھی کرنا پڑتی ہے - میں نے اکتوبر کے عام انتخابات کے بعد اپنے محکمہ امور داخلہ سے اس بات کی تفصیلات طلب کی تھیں کہ عام انتخابات کے دوران جو مقدمات فریقین نے ایک دوسرے پر کئے ان کی تفصیلات فراہم کی جائیں - اس سلسلے میں میری قائد حزب اختلاف سے بھی کوئی بات چیت ہوئی تھی اور ہم نے ایک مجلس تشکیل دی تھی اس مجلس کے ذمے یہ بات لگائی گئی تھی کہ وہ ان تمام کیسوں کا جائزہ لے جو انتخابات کے دوران ایک دوسرے کے خلاف درج ہیں اور میں نے قائد حزب اختلاف سے اس شمولیت کے لئے ایک رکن کی نامزدگی کی گزارش کی تھی اور انہوں نے ایک رکن غالباً غلام سرور خان صاحب کو اس میں شامل کرنے کا فیصلہ بھی کیا تھا - میں اس سلسلے میں سوچ وبچار کے بعد آج ایک اعلان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ اکتوبر کے عام انتخابات کے schedule کے ایام کے دوران اور اس کے بعد ضمنی انتخابات کے schedule کے دنوں میں 302 کے مقدموں کو چھوڑ کر اور زیادہ سنگین مقدمات کو چھوڑ کر جن کی قانون اجازت دیتا ہو ان چھوٹے چھوٹے تمام مقدمات کو جو خواہ کسی بھی فریق کے کسی فریق پر یا دوسرے فریق کے دوسرے فریق پر بطور مدعی کے یا بطور ملزم کے ہوں ان تمام چھوٹے چھوٹے

مقدمات کو واپس لیکر ایک خوشگوار ماحول کا پنجاب میں آغاز کیا جائے۔اس سلسلے میں محکمہ قانون اس کی پوری طرح سے چھان بین کرلے گا اور اگر کہیں کوئی قانونی پیچیدگیاں نہ ہوئیں ان کے علاوہ باقی مقدمات کو واپس لینے کیلئے اقدامات کرے گا اگر اس سلسلے میں کوئی بات قائد حزب اختلاف یا وزیر قانون کے نوٹس میں آئے تو میرے خیال میں یہ دونوں حضرات مل کر اس کی چھان بین کرلیں اور اس سلسلے میں جو بھی فیصلہ کرنا ہو اس کا حتمی فیصلہ سپیکر صاحب سے کروالیا جائے اور حکومت آپ کی ان سفارشات پر عمل درآمد کرے گی تو جناب سپیکر میں یہ چند ایک گزارشات آج کے افتتاحی اجلاس میں کرنا چاہتا تھا اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ آپس میں مل جل کر اور خوشگوار ماحول میں یہ سیشن اپنی کارروائی کا آغاز کریگا اور قانون سازی کے سلسلے میں انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ عوام کی توقعات کو پورا کریں اور اس کی کارکردگی میں بہتر روایات کا اضافہ کریں جناب سپیکر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

سید چراغ اکبر شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر میں نے اس ایوان کی پارلیمانی روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کو ان کی تقریر کے دوران نہیں ٹوکا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں اپنے فرائض میں کوتاہی کرونگا اگر میں اسمبلی کے ریکارڈ کیلئے یہ بات سامنے نہ لاؤں کہ قائد حزب اختلاف کا مقام عملی وزیر اعلیٰ کے برابر ہے میں یہ گزارش نہیں کررہا کہ آپ انہیں وزیر اعلیٰ کے برابر مراعات دیں یہ تو وائیں صاحب کی فراخدلی ہے اور وہ اپنی فراخدلی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ لیکن قائد حزب اختلاف کا مقام عملی وزیر اعلیٰ کے برابر ہے اور میں اسمبلی کے ریکارڈ کیلئے یہ بات کرنا چاہتا ہوں۔

میاں شہباز احمد: پوائنٹ آف آرڈر جناب والا! آج یہاں پر ہمارے قائد ایوان نے جو جمہوریت کا کردار ادا کیا ہے کہ ہمارے حزب اختلاف کے بنچوں پر بیٹھنے والے لیڈر کو وزارت کے برابر عہدہ دیا لیکن جناب والا! مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ ان کی طرف سے جناب شاہ چراغ صاحب نے یہ اعتراض کیا ہیں کہ ان کا یہ عہدہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے برابر ہے۔ جناب والا یہ ہمارے دوست اور ہمارے ساتھی اور ہم ان کی عزت کرتے ہیں اور چند آدمی ہونے کے باوجود ان کو وزارت بھی مل گئی ہے اور ان کو عہدہ بھی مل گیا ہے پھر بھی یہ ایسی بات کررہے ہیں۔ ان کو تو شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی روایات میں سید چراغ اکبر صاحب کی بات کوئی بے جا بات نہیں ہے - اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے -

جناب شوکت داود: پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا ! میں آپ کی توجہ ایک خاص مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہونگا کہ میں اسمبلی چیمبر کے ایک کمرے میں بیٹھاتھااوراسمبلی سٹاف وہاں پر آپس میں گفتگو کررہے تھے وہاں پرایک آدمی آیا اوراس نے آکر دوسرے کے ساتھ بڑی بیہودہ قسم کی گفتگو شروع کی تو دوسرے نے توجہ دلائی کہ جناب ایک معزز ممبر یہاں پر موجود ہیں آپ کوایسی بات نہیں کرنی چاہئے تو پھراس نے کہا کہ ٹھیک ہے جی ہم ان کا احترام کرتے ہیں مگراس کے بعد اس نے جوبات کی وہ بھی اسی نوعیت کی تھی جناب والا میں ان کا یہاں پر نام نہیں لینا چاہتا مگرانہیں محتاط رہنا چاہئے - لیکن میرا کہنے کا یہ مقصد تھا کہ آئندہ اسمبلی سٹاف کو ممبران کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے اس سے جناب والا یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ اگر کوئی ممبر وہاں پر بیٹھا ہے اور کوئی کام کررہا ہے توان کے اس رویہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی اس طرف توجہ ہی نہیں ہوتی کہ یہاں کوئی بیٹھا ہوا ہے اور کام کررہا ہے - میں جناب والا وہاں پر بیٹھا ہوا تھااور وہ میرے سامنے آکر کھڑے ہوگئے اور وہ اس انداز میں بات کررہے تھے جیسے ان کو پتہ ہی نہیں تھا کہ یہاں پر کوئی ممبر بیٹھا ہواہے - شکریہ -

آوازیں - آپ اس آدمی کا نام لیں -

جناب شوکت داؤد: نہیں میں نام نہیں لونگا - بہرحال میں درگزر سے کام لیتا ہوں مگراس کو ضرور احساس ہوگیا ہوگا میں اس کا نام تو نہیں جانتا -

آوازیں: پھر آپ میں جرات نہیں ہے -

جناب شوکت داؤد: نہیں - نہیں میرے اندر بہت جرات ہے اور ابھی آپ نے دیکھی ہوگی ایسی کوئی بات نہیں ہے -

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: شکریہ آپ تشریف رکھیں

وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور چودھری اختر رسول صاحب کا پہلا سوال ہے - اور چودھری صاحب کو پتہ نہیں ہے کہ ان کا پہلا سوال ہے -

چودھری اختر رسول: جناب والا! کیا سوال کا نمبر پڑھنا ہے ؟

جناب سپیکر- جی - آپ نے تو نمبر ہی پڑھنا ہے -

چودھری اختر رسول: جی - سوال نمبر10 -

وزیر خزانہ : بہبود فنڈ کے قواعد میں مورخہ 9 ستمبر1990 کو جو ترامیم عمل میں لائی گئی ہیں ان کے مطابق سرکاری ملازمین کی بیوگان کیلئے تاحیات ماہانہ امداد یکم جنوری 1990 سے نافذ العمل کی گئی ہے.....

رانا اکرام ربانی: پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا! ہمارے پاس تو جو جوابات کی تفصیل مہیا کی گئی ہے اس میں تو سوال نمبر7 پہلا ہے اور یہ میاں طارق محمود صاحب کا ہے -

وزیر محنت (راجہ محمد خالد): جناب والا۔ وہ تو پارلیمانی سیکرٹری بن گئے ہیں -

جناب سپیکر: جی ہاں - پہلا سوال تو طارق محمود صاحب کا ہے مگر جیسا کہ راجہ خالد صاحب نے صحیح پوائنٹ آوٹ کیا ہے کہ وہ پارلیمانی سیکرٹری ہوگئے ہیں -

رانا اکرام ربانی: جناب والا! اگر اس کی تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی جاتی تو شاید مجھے یہ سوال کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی۔

وزیر خزانہ : جناب سپیکر - اس کا جواب تیار ہے اور ہمیں موصول ہو چکا ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کا جواب دے دیتا ہوں -

جناب سپیکر: جی ! جواب اس میں موجود ہے لیکن اب چونکہ میاں طارق محمود صاحب سوال نہیں

کر سکتے کیونکہ وہ پارلیمانی سیکرٹری ہوگئے ہیں اس لیے سوالات میں ان کا نام نہیں پکارا گیا اور نہ ہی اس کا جواب دینے کی ضرورت ہے۔ جی جناب مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی صاحب۔

وزیر خزانہ مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی: جناب والا! پھر سوال نمبر 10 کو ہی لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی .....

مرحوم سرکاری ملازمین کی بیوگان کے لئے تاحیات ماہانہ امداد

*10- چودھری اختر رسول کیا وزار اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت نے حال ہی میں قواعد میں ترمیم کی ہے جس کی رو سے مرحوم سرکاری ملازمین کے خاندان 8 جون 1989ء سے تاحیات بہبود فنڈ حصہ اول سے ماہانہ امداد وصول کرنے کی حقدار ہونگے۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ اس ترمیم کا اطلاق پہلے سے ماہانہ امداد وصول کرنے والوں پر بھی کر دیا گیا ہے۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ گزٹیڈ سرکاری ملازمین کے خاندان جنہوں نے صرف دس سال تک امدادی رقم وصول کی ہے اور پھر اس وقت نافذ العمل قواعد کے مطابق انہیں امداد ملنی بند ہو گئی تھی۔ ان کو صرف اس بناء پر محولہ بالا جز (الف) اور جز (ب) کے مساوی سلوک نہیں بنایا جا رہا کہ بند کئے گئے معاملات کو دوبارہ نہیں کھولا جاسکتا ہے۔

(د) آیا یہ امر واقع ہے کہ ہنگامی قانون اور مذکورہ بالا ترمیم جاری کرنے کا مقصد مرحوم سرکاری ملازمین کے خاندانوں کو امتیاز مالی امداد فراہم کرنا تھا۔

(ر) آیا حکومت اس فرق کو جو غیر اسلامی نیز آئین اور ہنگامی قانون بہبود فنڈ کے احکامات سے متعارض ہے ختم کرنے کے اور جز (ج) میں مذکورہ امداد کی ادائیگی مرحوم سرکاری ملازمین کے خاندانوں کو بھی از سرنو جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی)

(الف) بہبود فنڈ کے قواعد میں مورخہ 9 ستمبر 1990ء کو جو ترامیم عمل میں لائی گئی ہیں۔ ان کے

مطابق سرکاری ملازمین کی بیوگان کے لیے تاحیات ماہانہ امداد یکم جنوری 1990ء سے نافذ العمل کی گئی ہے۔

(ب) اس ترمیم کا اطلاق ان تمام بیوگان پر ہے جو یکم جنوری 1990ء کو یا اس کے بعد بہبود فنڈ سے ماہانہ امداد وصول کر رہی ہیں۔

(ج) ماہانہ امداد کی مدت یکم ستمبر1987ء سے دس سال سے بڑھا کر پندرہ سال کر دی گئی تھی۔ جن بیوگان نے یکم جنوری 1990ء سے قبل اپنے پندرہ سال مکمل کر لیے تھے۔ ان کی امداد منظور شدہ مدت کے ختم ہونے کے بعد صوبائی بہبود فنڈ بورڈ کے حکم کے بموجب انتظامیہ کی مالی مجبوریوں کے سبب بند کر دی گئی۔

(ہ) مذکورہ ترامیم کا بنیادی مقصد مرحوم سرکاری ملازمین کو بیوگان / پسماندگان کو بلاامتیاز مالی امداد فراہم کرنا ہے۔ تاہم بہبود فنڈ انتظامیہ کے محدود وسائل کے پیش نظر ایسے Casesدوبارہ نہیں کھولے جاسکتے۔ جو پہلے ہی بند ہو چکے ہیں۔

(و) بہبود فنڈ کے موجودہ قوانین اور قواعد اسلامی قوانین اور آئین سے متصادم نہیں ہیں۔ انتظامیہ کے محدود وسائل کے پیش نظر ایسے کیسوں کو دوبارہ نہیں کھولا جاسکتا جو پہلے ہی بند ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری اختر رسول صاحب کوئی ضمنی سوال ہے ؟

چودھری اختر رسول: جناب سپیکر قریش صاحب سے میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

چودھری اختر رسول: جی نہیں۔

MR SPEAKER: Any other supplementary Question?

ریاض فتیانہ صاحب ضمنی سوال۔

جناب ریاض فتیانہ: جناب سپیکر کیا معزز وزیر یہ فرما سکیں گے کہ ایسے کتنے cases ہیں جو کہ close کئے گئے ہیں ؟

وزیر خزانہ : جناب سپیکر! جہاں تک cases کی تعداد کا تعلق ہے اگر 1960ء سے لیکر آج تک ان کا مطالعہ کیا جائے تو تقریباً 6 ہزار کے لگ بھگ ایسے cases بنتے ہیں۔

جناب ریاض فتیانہ : اندازاً اس میں کتنے فنڈز درکار ہوں گے ؟

وزیر خزانہ : جناب سپیکر! اگر ان تمام cases کو جو تقریباً 6 ہزار کے لگ بھگ ہیں دوبارہ کھولا جائے اور نئی مراعات جو دی گئی ہیں ان کے مطابق کام کیا جائے تو ساڑھے سات کروڑ روپیہ کا اضافی فنڈ ہمیں اس میں درکار ہو گا۔ جناب سپیکر یہاں میں ایوان کی اطلاع کے لئے یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جب یہ 1960ء کی سکیم کو لاگو کیا گیا تو تب جو سرکاری ملازمین تھے ان کی دو categories میں تشخیص کی گئی۔ ایک گریڈ 1 تا 4 کے ملازمین کو ایک category میں رکھا گیا اور گریڈ 5 تا 22 کے ملازمین کو ایک category میں رکھا گیا۔ گریڈ 1 تا 4 کے جو ملازمین تھے وہ اپنی تنخواہ کا ایک فیصد ماہانہ کٹوتی اس بہبود فنڈ میں ادا کرتے تھے اور گریڈ 5 تا 22 کے جو ملازمین تھے وہ 2 % دیا کرتے تھے۔ لیکن اس وقت ہم پہلے کے قوانین کے مطابق جو ترمیم شدہ نہیں تھے ان کے مطابق اگر ان کو ہم جو مراعات دیتے تھے وہ تقریباً ساڑھے تین سو روپے ماہوار بنتے تھے۔ اب جو ترمیم کی گئی ہے اس کے تحت 1 تا 4 کے جو categories کے ملازمین ہیں ان کو تقریباً ماہانہ ایک ہزار روپیہ ملتا ہے۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی : پوائنٹ آف آرڈر ـــــ

جناب سپیکر: ضمنی سوال ہے یا پوائنٹ آف آرڈر ہے ؟

جناب ارشاد حسین سیٹھی : ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: ارشاد فرمایئے۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی : جناب سپیکر! کیا محترم وزیر یہ جواب دیں گے کہ اس سوال کا جو جز (د) ہے اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ـــــ

" بہبود فنڈ کے موجودہ قوانین اور قواعد اسلامی قوانین اور آئین سے متصادم نہیں ہیں "۔

تو اس ضمن میں میں پوچھ سکتا ہوں۔ کیا محترم وزیر اس بارے میں جواب دیں گے کہ اسلامی قوانین

اس بارے میں کیا کہتے ہیں اور کیا یہ آئین سے متصادم ہیں یا نہیں ہیں ؟

جناب سپیکر: وہ تو جواب آچکا ہے کہ آئین سے متصادم نہیں ہیں۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی: جناب والا! میں نے یہ پوچھا ہے کہ اسلامی قوانین کی بہبود فنڈ کے موجودہ قوانین سے کیا مطابقت ہے اور اس کے مطابق اسلامی قوانین بہبود فنڈ کے موجودہ قوانین سے کیسے متصادم ہیں ؟ مجھے اس بارے میں جواب کی وضاحت چاہیے۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ میں اس میں وضاحت کر چکا ہوں کہ یہ آئین سے متصادم نہیں ہے۔ اب سمجھنے کی بات یہ ہے کہ یہ فنڈ کیوں بنایا گیا ؟ کن کے لیے بنایا گیا ؟ اس کے مقاصد کیا ہیں ؟ اس کا ڈھانچہ کیا ہے ؟ کس طرح اس کی تقسیم کار ہوتی ہے ؟ اس کے رولز کون تشکیل دیتا ہے ؟ کونسی body اس کو Organize کرتی ہے ؟ تو اس کے بہت سے پہلو ہیں اگر آپ چاہیں تو میں ان پر بات کر سکتا ہوں لیکن یہ آئین سے متصادم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: غالباً معزز رکن یہ جاننا چاہتے ہیں کہ بہبود فنڈ کے بارے میں اسلامی قوانین کا یہاں ذکر کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی ؟ کیوں ضرورت پیش آئی ؟

وزیر خزانہ: کیونکہ سوال میں اس کا تذکرہ تھا کہ یہ قوانین متصادم نہیں تھے تو اس لئے اس کا ذکر کیا لیکن یہ clash نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: صحیح ہے۔ اگلا سوال سردار محمد اظہر خان لغاری

بھرتی کی تفصیل

*21- **سردار محمد اظہر لغاری:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی 123 میں 1985ء سے لے کر 1990ء تک جن افراد کو ملازمت دی گئی ان کے نام ولدیت اور پتہ جات اور جس پوسٹ پر ملازمت دی گئی مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) ان میں کتنے افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا اور کتنے افراد کو وزیر اعلیٰ کے خصوصی احکامات کے تحت بھرتی کیا گیا بھرتی کی تفصیل الگ الگ دی جائے ؟

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی)

(الف) یہ درست نہ ہے۔ متعلقہ دورانیہ میں صوبائی حکومت میں ملازمتیں انتخابی حلقہ کے مطابق نہیں دی گئیں۔ لہذا سرکاری ملازمت حاصل کرنے والوں کا انتخابی حلقہ وار ریکارڈ مرتب نہیں کیا۔

(ب) جواب (الف) ملاحظہ ہو۔

جناب غلام سرور خان: جناب سپیکر! اس پر میرا ایک ضمنی سوال ہے یہ ایک بڑا واضح سوال تھا کہ " حلقہ پی پی 123 میں 1985ء سے لیکر 1990ء تک جن افراد کو ملازمت دی گئی ان کے نام ولدیت اور پتہ جات اور جس پوسٹ پر ملازمت دی گئی مکمل تفصیل فراہم کی جائے "

اس کے جواب میں مکمل جواب نہیں دیا گیا اور جواب سے چشم پوشی کی گئی ہے جبکہ ایک صوبائی اسمبلی کے حلقے میں جتنی تعیناتیاں ہوں اس کا جواب آسانی سے دیا جاسکتا ہے اور اس طرح اس سوال کے جز (ب) میں ہیں کہ۔۔۔

" کن لوگوں کو استحقاق پر بھرتی کیاگیا ہے اور کن لوگوں کو قواعد Relax کرکے بھرتی کیاگیا ہے "

یہ بڑے واضح سوال تھے اور وزیر موصوف نے اس کا جو جواب دیا ہے - میرے خیال میں جو تحریری جواب آیا ہے اس میں اس سوال کو گول کر دیا گیا ہے - کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر خزانہ :جناب سپیکر یہاں سوال کیا گیا ہے کہ پی پی حلقہ نمبر123 میں 1985ء سے لیکر 1990ء تک کن حضرات کو ملازمت دی گئی ہے ان کے نام کیا ہیں ؟ ان کے پتہ جات کیا ہیں ؟ اور اس قسم کی تفصیلات دریافت کی گئی ہیں - یہاں میں معزز ایوان کی خدمت میں اور معزز ممبر کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کہ حکومت کی ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے اور نہ ہی ملازمتیں حلقے کی بنیاد پر دی جاتی ہیں - ملازمتوں کا حلقے سے کوئی تعلق نہیں ہیں۔ ہمارا ملازمتیں دینے کا ایک واضح طریقہ کار ہے اور جو

ملازمتوں کے خواہشمند حضرات ہوتے ہیں وہ اپنی درخواستیں دیتے ہیں - ان کے قواعد ہیں ان کے طریقے ہیں - ان کی عمر دیکھی جاتی ہے ' ان کی تعلیمی استعداد دیکھی جاتی ہے ' ان کا تجربہ دیکھا جاتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو ان کا Domicile دیکھا جاتا ہے لیکن حلقے کی حد تک کوئی تشخیص نہیں کی جاتی۔

جناب غلام سرور خان :جناب سپیکر اس معزز ایوان کو پورے پنجاب میں جو ملازمتیں دی گئی تھیں چاہے وہ ملازمتیں قواعد کو Relax کرکے دی گئی تھیں اس کی اطلاع بھی دی گئی ہے جناب وزیر موصوف کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ یہاں تو ایک حلقہ میں جو ملازمتیں دی گئی ہیں ان کے بارے میں آپ سے پوچھا گیا ہے -

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ محمود حسین قریشی) :جناب سپیکر ! میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ حلقے کی بنیاد پر ملازمتیں نہیں دی جاتیں اور جب حلقے کی بنیاد پر ملازمتیں دی نہیں جاتیں تو اس کا ریکارڈ کیسے رکھا جا سکتا ہے ؟

جناب سپیکر :مخدوم زادہ صاحب ! میرے خیال میں معزز رکن اپنے ضمنی سوال میں جو جواب پوچھنا چاہتے ہیں وہ یہ نہیں ہے کہ حلقے کی بنیاد پر ملازمتیں دی جاتی ہیں یا حلقے کی بنیاد پر ملازمتیں نہیں دی جاتیں - بلکہ وہ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اس مخصوص حلقہ کے اندر جو ملازمتیں دی گئی ہیں ان کے کوائف کیا ہیں ؟ گورنمنٹ آف پنجاب تو پورے پنجاب کی ملازمتوں کے کوائف مہیا کر سکتی ہے -

وزیر خزانہ :جناب والا گزارش یہ ہے کہ جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ پنجاب کی حد تک ملازمتوں کا ریکارڈ محفوظ رکھا جاتا ہے ' لیکن حلقہ کی بنیاد پر جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے ریکارڈ نہیں رکھا جاتا _

جناب سپیکر :مخدوم صاحب اس سوال کے جواب کو کچھ وقت کے اندر ایوان کی میز پر رکھا جا سکتا ہے ؟ یا اسی اجلاس کے دوران ایوان کی میز پر رکھا جا سکتا ہے ؟

چودھری محمد اعظم چیمہ : پوائنٹ آف ارڈر۔

جناب والا! یہ سوال جو زیر بحث ہے اس کی عبارت بھی جناب والا نے ملاحظہ فرمائی ہوگی میرے

خیال میں وہ بات جناب کے نوٹس میں نہیں آئی جو جناب وزیر خزانہ جوما رہے ہیں - حلقہ پی پی 123 ء میں 1985ء سے لیکر 1990 تک جن افراد کو ملازمت دی گئی ہے اور ان کے نام ولدیت پتہ جات ' جس پوسٹ پر ملازمت دی گئی ہے اس کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے - عالیجاہ ! اس میں مرکز کے محکمے بھی ہونگے ' اس میں صوبائی محکمے بھی ہونگے ' لہٰذا جناب والا اگر سوال یہ ہوتا کہ حلقہ پی پی 123 کے اللہ دین کو ملازمت دی گئی ہے اس میں قواعد معطل ہوئے ہیں یا نہیں یا کس جگہ پر انہیں تعینات کیا گیا ہے - اس طرح تو سوال درست تھا اگر حلقہ کے سکولوں میں کتنے اساتذہ تعینات کئے گئے یہ پوچھا جائے تو پھر بہت مشکل ہے کیونکہ ایک حلقے میں تقریباً 145گاؤں ہوتے ہیں وہاں پر محکمہ تعلیم بھی محکمہ صحت بھی ہے اور محکمہ بھی ہیں اسلئے حلقے کی بنیاد پر جواب دینا مشکل ہے - جناب والا! اگر مناسب سمجھیں تو اس پر نظر ثانی فرمالیں اور جواب بھی ملاحظہ فرمالیں کبھی بھی حلقے کی بنیاد پر جواب نہیں دیا گیا -

جناب سپیکر: چیمہ صاحب یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے - مخدوم زادہ صاحب اس سوال کا جواب اس اجلاس کے دوران ایوان کی میز پر رکھا جاسکتا ہے ؟

چودھری اصغر علی گجر: جناب والا! میں اس سلسلے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ حلقہ نمبر123کا ایک ملازم ' آدمی ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی میں بھرتی کرلیا گیا ہے اور مجھے یہ بتائیں کہ وزیر موصوف اس کا ریکارڈ وہاں سے تلاش کر کے ایوان کی میز پر رکھیں گے ؟ یہ ممکن ہے اور ایسا ہوا بھی ہے لیکن یہ ممکن نہیں کہ وزیر موصوف لاہور کے Domicile والے شخص کو ڈیرہ غازی سے تلاش کرکے لائیں یا راجن پور سے تلاش کر کے لائیں - البتہ ملازمین کے ناموں کا اندراج کیا جائے پھر پوچھا جائے کہ یہ ملازمین کیسے اور کیونکر رکھے گئے....

جناب سپیکر: ایک چیز اس میں میں سمجھتا ہوں کہ غلطی کے امکانات موجود ہیں - مختلف محکمے اس بات کی پڑتال کریں کہ ان کے محکمے میں اس حلقہ انتخاب کے کن کن لوگوں کی بھرتی ہوئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کو تلاش کیا جاسکتا ہے - لیکن اس میں omission کے امکانات ہو سکتے ہیں - اس سلسلے میں میں یہ کہوں گا کہ وزیر موصوف اس سوال کا جواب ایوان کی میز پر رکھیں لیکن اگر اس میں کہیں

کوئی omission ہو تو میں معزز اراکین سے گزارش کروں گا کہ اس پر دانستہ جو یہ ہوتا ہے کہ سوال کا جواب غلط دیا گیا ہے - وہ اس پر نہیں ہوگا اور اس سلسلے میں تحریک استحقاق بھی پیش نہیں ہو سکے گی -

وزیر مال (جناب محمد ارشد خان لودھی) جناب سپیکر! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں یہ گزارش کروں کہ یہاں ایک بات جس کا بار بار ذکر ہو رہا ہے وہ حلقہ نمبر123 - جناب والا حلقہ نمبر123 کی مناسبت سے پنجاب میں کوئی cadre نہیں ہے - ہمارے پاس تحصیل کا cadre ہے یا پھر ضلع کی سطح کا cadre ہے یا ڈویژن کی سطح کا cadre ہے - اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ یا تو معزز رکن از سرنو اپنا سوال پوچھیں تو بہتر ہوگا کیونکہ حلقے کی سطح پر ہمارے پاس کوئی cadre نہیں ہے -

جناب سپیکر: مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی -

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! سوال کا جواب تو میں جناب کی خدمت میں ایوان میں پیش کر چکا ہوں - لیکن اگر یہ کوئی مخصوص حلقہ کا سوال یا کسی مخصوص محکمہ کے متعلق سوال کرنا چاہیں تو اس کو ہم ایوان کی میز پر رکھنے کی کوشش کریں گے - جناب سپیکر! جہاں تک ایک مخصوص حلقے کا تعلق ہے وہاں پر لوگ آتے بھی رہتے ہیں جاتے بھی رہتے ہیں اسلئے ہم اس کو compartmentalise نہیں کرسکتے - ہم اس کو confine نہیں کرسکتے - جناب والا! آپ اس کو اس طرح سے دیکھیں کہ 30محکمے ہیں----

جناب سپیکر: مخدوم صاحب! اگر آپ یہ دریافت کرنا چاہیں کہ آپ کے حلقہ نیابت میں کوئی نائب تحصیلدار بھرتی ہوا ہے - کوئی اے -ایس - آئی بھرتی ہوے ہیں، آپ کے حلقہ نیابت میں محکمے نہر میں کتنے ملازم بھرتی ہوئے ہیں، محکمہ صحت میں کتنے آدمی بھرتی ہوئی ہیں تو پھر کیا یہ گورنمنٹ کیلئے مشکل ہے کہ وہ شاہ محمود حسین قریشی صاحب کے حلقے کے کوائف نہ دے سکیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ تو اپنی جگہ پر، مخدوم زادہ شاہ محمود قریشی خود اپنے حلقے کی ملازمتوں کا سارا ریکارڈ یہاں پیش کرسکتے ہیں -

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! اس کا جیسا کہ آپ نے مجھ سے منسلک کیا ہے تو میں عرض کروں گا کہ

واقعی متعلقہ ممبر کو اپنے حلقے کے متعلق علم ہے - لیکن جس انداز سے یہ سوال پوچھا جارہا ہے میری ناقص رائے میں یہ ممکن نہیں ہو سکے گا -

جناب سپیکر: مخدوم زادہ صاحب! اگر مجھ سے آپ سوال کریں کہ سپیکر صاحب آپ کے حلقہ نیابت میں صوبائی محکمہ جات میں کتنی ملازمتیں ملیں - تو میں آپ کو بطور ممبر صوبائی اسمبلی اپنے حلقے کے متعلق بتا سکتا ہوں - اور جب ایک ممبر ریکارڈ رکھ سکتا ہے وہ ریکارڈ گورنمنٹ یا محکمہ جات کیسے نہیں رکھ سکتے ؟ میں ایسے کرتا ہوں کہ میں اس ضمنی سوال کو مؤخر کرتا ہوں آپ اس پر غور فرمائیں اور اس پر کل پھر آپ سے بات ہوجائے گی -

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں کہ اس سوال کا جواب تو میں سمجھتا ہوں کہ واضح طور پر آپ کی خدمت میں پیش کرچکا ہوں - لیکن میں یہ بھی عرض کروں گا کہ ملازمتیں حلقہ کی بنیاد پر نہیں دی جاتیں - بلکہ ضلع اور Domicile کا اس سے تعلق ہوتا ہے -

جناب سپیکر: مخدوم زادہ صاحب اسکو مزید clear کرنے کیلئے اور مجھ پر بھی یہ بات clear ہوجائے آپ بھی اس بات کو دیکھ لیں اور متعلقہ ممبر جو سوال کرنے والے ہیں وہ بھی اس کو دیکھ لیں، میں اس لئے اس کو pending کرتا ہوں اور پھر کل اس کو take up کریں گے - آپ کو اسے pending کرنے میں کوئی اعتراض ہے ؟

وزیر خزانہ: جناب والا! وہ تو آپ کا حکم ہے - لیکن جو اطلاع آپ مانگ رہے ہیں کل تک مہیا کرنا ممکن نہیں ہوگا کیونکہ جیسا کہ میں پہلے عرض کرچکا ہوں کہ اس کیلئے بڑی elaborate اور gigantic قسم کی exercise کرنا ہوگی کیونکہ ہمارے پاس حلقے کی بنیاد پر ریکارڈ ہوتا نہیں ہے -

جناب سپیکر: اس پر میں یہ عرض کررہاہوں کہ اس پر فیصلے کو pending کرتے ہیں- یہ دیکھیں گے کہ اس سوال کا جواب دیا جاسکتا ہے ؟ اس کا جواب ایوان کی میز پر رکھا جا سکتا ہے ؟ یا نہیں رکھا جاسکتا - اس فیصلے کو pending کرتے ہیں اور اس کو کل take up کریں گے - اب وقفہ نماز ہوتا ہے 15 منٹ کے بعد سوا چھ بجے ہم دوبارہ وقفہ سوالات شروع کریں گے -

(ایوان کی کارروائی نماز مغرب کے وقفے کے بعد 6.30 پر زیر صدارت جناب سپیکر دوبارہ شروع ہوئی)

جناب سپیکر: وقفہ سوالات جاری رہے گا۔ اگلا سوال سردار محمد اظہر خان لغاری صاحب کا ہے۔ جی!

سید طاہر احمد شاہ: جناب والا! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! اپ پہلے سوال کا ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟

سید طاہر احمد شاہ: جی ہاں۔

جناب سپیکر: اس سوال کو کل تک ملتوی کردیا ہے۔ اس کو جب take up کریں گے تو آپ ضمنی سوال کرسکیں گے۔ جی۔ اگلا سوال۔ سردار محمد اظہر خان لغاری۔

صوابدیدی گرانٹ حاصل کرنے والوں کی تفصیل

*22- **سردار محمد اظہر خان لغاری۔** کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

حلقہ پی پی۔ 123 میں 1985ء سے لے کر 1990ء تک کن افراد کو وزیراعلیٰ کی صوابدیدی گرانٹ سے مدد کی گئی۔ صوابدیدی گرانٹ حاصل کرنے والے افراد کے نام پتہ جات اور رقم جتنی فراہم کی گئی اس کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز یہ رقم کس کس ضرورت کے لئے دی گئی؟

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی)

اس گرانٹ سے رقوم حاصل کرنے والے افراد میں سے حلقہ پی پی 123 سے تعلق رکھنے والے افراد کا تعین کرنا ممکن نہیں۔ کیونکہ نہ تو درخواست دہندہ اس کا اظہار اپنی درخواست میں کرتا ہے اور نہ ہی اس گرانٹ سے رقوم کسی خاص شہر' دیہات یا حلقہ کے لئے مختص کی جاتی ہیں۔ واضح ہو کہ امداد پانے والوں میں غریب اور بے سہارا لوگ' نادار ہونہار طلبا' معذور اور بے سہارا مقروض لوگ۔ ناگہانی آفات سے متاثرہ لوگ' مہلک امراض میں مبتلا افراد کے لئے بیرون ملک علاج کے لئے طبی امداد' دینی مدارس کی مالی امداد اور کارہائے نمایاں سرانجام دینے والے افراد کی حوصلہ افزائی وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔

جناب غلام سرور خاں: جناب والا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ حلقہ 123 میں جتنے لوگوں کو

وزیراعلیٰ صاحب نے صوابدیدی گرانٹ عطا فرمائی ہیں ان کی مکمل معلومات ایوان کو فراہم کی جائیں۔ اس سوال کا جواب بھی پہلے سوال کی طرح گول مول دیا گیا ہے۔ لہٰذا وزیر موصوف سے عرض ہے کہ اس معزز ایوان کا ہر رکن یہ بات بخوبی جانتا ہے کہ وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ میں ہر ایم پی اے کی ایک فائل موجود ہے اس ایم پی اے کی فائل سے اس حلقہ نیابت کی فائل سے trace کیا جا سکتا ہے۔ جو بھی احکامات جناب وزیراعلیٰ نے صادر فرمائے ہیں۔ تو کیا وزیر موصوف اس کا جواب دینا پسند فرمائیں گے؟

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی) : جناب سپیکر! یہ سوال جیسے کہ محترم ممبر نے فرمایا ہے پہلے سوال سے ہی ملتا جلتا ہے اور اس کا جواب جو ہم نے لکھ کر دیا ہے وہ بھی انہوں نے ملاحظہ کر لیا ہے۔ یہاں بھی گزارش یہ ہے کہ حلقہ وار کوئی صوابدیدی گرانٹ کا ریکارڈ maintain نہیں کیا جاتا۔ اور فاضل ممبر نے فرمایا کہ ہر ممبر کی وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ میں ایک فائل رکھی جاتی ہے۔ میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جہاں تک ڈویلپمنٹ کی سکیمیں ہیں ان کو monitor کرنے کے لئے ان کو evaluate کرنے کے لئے ان کو persue کرنے کے لئے ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ جہاں تک وزیراعلیٰ کی صوابدیدی گرانٹ کا تعلق ہے یہ ایک مخصوص طبقے کے لئے ہے۔ اس کا ذکر اس جواب میں دیا ہوا ہے اور وزیراعلیٰ جو کہ اس صوبے کے Chief Executive بھی ہیں وہ گاہے بگاہے دورے پر جاتے ہیں۔ پبلک نمائندے ہیں accessable to the people ہیں۔ لوگوں سے مل سکتے ہیں۔ ان کا حلقہ پورا پنجاب ہے اور پورے پنجاب کے لوگ ان سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ اور وہ compassionate grounds پر اور humanitarian grounds پر گاہے بگاہے ایسے نادار اور ضرورت مند لوگوں کی اس صوابدیدی گرانٹ سے مدد کرتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ کہنا کہ حلقہ وار بنایا جائے یہ ممکن نہ ہو گا۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی : جناب والا! بات یہ ہے کہ وزیر موصوف نے جس انداز سے جواب دیا ہے اور یہ جو وزیراعلیٰ صاحب کی طرف سے جواب آیا ہے اس میں بالکل واضح سی بات ہے کہ بے سہارا' نادار' ہونہار طلبہ' معزز اور بے سہارا مقروض لوگ ناگہانی آفات سے متاثرہ لوگ' مہلک امراض میں مبتلا افراد کے لئے بیرون ملک علاج کے لئے' دینی مدارس کی مالی امداد کے لئے تو جناب میں

یہ چاہوں گا کہ معزز رکن سردار محمد اظہر خاں لغاری صاحب کے اس سوال کا جواب جو کہ پیش کیا گیا ہے کیا ایسے افراد کی تعداد جو کہ مستحقین کی اس فہرست میں شامل ہیں کیا یہ صرف حلقہ 123 میں ہی بستے ہیں یا کہ جناب وزیراعلیٰ کی صوابدیدی گرانٹ کو ہر حلقہ وار اسی انداز سے دیا گیا ہے یا نہیں دیا گیا؟ میں یہ چاہوں گا کہ وزیر موصوف نے وزیراعلیٰ کے اختیارات کو جس انداز سے بیان کیا ہے اس سے معزز اراکین کی تسلی و تشفی نہیں ہوتی اور یہ نامکمل جواب ہے۔ اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ یہ بالکل واضح انداز میں سوال کیا گیا ہے اور اس کا جواب بھی واضح انداز میں آنا چاہئے کہ ہر رکن اسمبلی کی چیف منسٹر صاحب کی صوابدیدی گرانٹ پر بے سہارا اور مستحقین افراد کو دی جانے والی گرانٹ کی باقاعدہ فہرست موجود ہے۔

جناب سپیکر! آپ کسی وقت کسی بھی ڈپٹی سیکرٹری جو کہ کسی بھی ڈویژن کا ہے اس سے ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ اس طرح اس سے پہلے بھی اسلامی قوانین کے ایک سوال کی وضاحت نہ کر کے میں یہ سمجھتا ہوں کہ معزز اراکین کو مطمئن نہیں کیا اور اب یہ مطمئن نہ کرنے کا جواز فراہم کر رہے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ اس کی وضاحت مکمل کی جائے۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! فاضل رکن نے جو وضاحت مانگی ہے اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ صحیح ہے کہ اس گرانٹ سے بہت سے لوگ مستفید ہوتے رہے ہیں اور 1985ء سے لے کر 1990ء تک بہت سے لوگ مستفید ہوئے ہوں گے۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ 1985ء سے لے کر 1990ء تک جتنے حضرات مستفید ہوئے ہیں ان کے بارے میں ان کو معلومات فراہم کر دی جائیں تو وہ فراہم کی جا سکتی ہیں۔ لیکن اس کو حلقے وار break up کرنے کے سلسلے میں مجھے سمجھ نہیں آتی کیونکہ حلقے وار break up کرنے کا وہاں کوئی طریقہ کار نہیں ہے۔ ہاں یہ ایک مد ہے۔ اور اس مد سے اس مخصوص طبقے کی مالی مدد کے لئے grants اور پیسے دیئے جاتے ہیں۔ ان کی مکمل فہرست چاہیے تو وہ اکٹھی کی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر: مخدوم زادہ صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ اگر ان مکمل فہرست چاہئے تو وہ اکٹھی کی جا سکتی ہے۔ مخدوم زادہ صاحب! آپ نے یہی فرمایا ہے؟

وزیر خزانہ: جناب والا۔ اگر یہ معلومات مانگنا چاہتے ہیں کہ 1985ء سے لے کر 1990ء تک اس مد میں چیف منسٹر کی صوابدیدی گرانٹ سے کون کونسے لوگ مستفید ہوئے ہیں یعنی پورے پنجاب کے کیونکہ پورے پنجاب کے لوگ اس سے مستفید ہوئے ہیں۔ تو وہ فہرست مہیا کرنے کی کوشش کی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر: غلام سرور خاں صاحب! اب آپ کا کیا خیال ہے؟

جناب غلام سرور خان: جناب سپیکر! اس سے پہلے بھی میری گزارش یہی تھی کہ جتنی ہم معلومات چاہتے ہیں وہ اسی سیشن کے دوران ہاؤس میں مہیا کر دی جائیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم تاریخ دینے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: مخدوم زادہ صاحب یہ فرماتے ہیں کہ سارے پنجاب میں 1985ء سے لے کر 1990ء تک چیف منسٹر کی صوابدیدی گرانٹ کن کن لوگوں کو دی گئی۔ اگر یہ آپ کو چاہئے تو ہم سارے پنجاب کی فہرست دینے کو تیار ہیں۔

جناب غلام سرور خان: جناب والا! یہ حلقہ وار بھی آسانی سے specified کر سکتے ہیں۔ حلقہ وار بھی کر سکتے ہیں۔ اس میں کوئی ایسی شق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ جو آپ نے فرمایا تھا کہ حلقہ وار وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ میں ریکارڈ ہے۔ تو اس بارے میں مخدوم زادہ صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ حلقہ وار ریکارڈ ضروری ہے لیکن Development Schemes کا ریکارڈ حلقہ وار ہے جو ممبرز کو دی جاتی ہیں۔ صوابدیدی گرانٹ کا ریکارڈ ان کے پاس نہیں ہے۔ اور Development Schemes کا ریکارڈ یقیناً ہے اور رہا ہے جو میرے ذاتی علم میں بھی ہے کہ Development Schemes جو ممبرز کو دی جاتی ہیں ان کا ریکارڈ حلقہ وار وہاں موجود ہوتا ہے۔ لیکن صوابدیدی گرانٹ کے ریکارڈ کے بارے میں مجھے علم نہیں ہے کہ وہاں موجود حلقہ وار ہوتا ہے یا نہیں۔

جناب غلام سرور خان: جناب سپیکر! نوکریوں کے بارے میں بھی آپ کے علم میں یہ بات لازمی

ہو گی حلقہ وار ریکارڈ موجود ہے کہ کس ایم پی اے کی سفارش پر کتنی نوکریاں دی گئی ہیں اور کتنی نوکریاں قواعد میں نرمی کر کے دی گئی ہیں۔ یہ ریکارڈ تو وہ حلقہ وار دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: وزیراعلیٰ صاحب ایم پی اے صاحبان کی سفارشات پر جو نوکریاں دیتے رہے ہیں ان کا ریکارڈ تو اس کے سیکرٹریٹ میں موجود ہو گا لیکن جو نوکریاں مقامی سطح پر ضلعی سطح پر یا ڈویژنل سطح پر ہوتی ہیں ان کا ریکارڈ میرے خیال میں چیف منسٹر سیکرٹریٹ میں نہیں ہوتا۔ تو مخدوم زادہ صاحب اس کو ملتوی کر لیتے ہیں اور اس بارے میں ہم مزید آپس میں بات کر لیں گے کہ اس میں مزید کیا چیز دی جا سکتی ہے اور کیا چیز نہیں دی جا سکتی۔ اور اس کی عملی صورت کیا ہے۔ تو اس کو ملتوی کر لیتے ہیں ؟

آؤٹ آف ٹرن ترقی کا قانون

*29- **حاجی محمد افضل چن۔** کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے اسلام اور قانون کے خلاف 1985ء میں آؤٹ آف ٹرن ترقی کا قانون بنایا تھا ؟

(ب) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس قانون کو ختم کروانے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں ؟

(ج) اس وقت حکومت کے پاس آؤٹ آف ٹرن ترقی دینے کے لئے کتنے کیس ہیں ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔ کیا حکومت ایسے کیس جو کہ آؤٹ آف ٹرن ترقی کے سلسلے میں زیر غور ہیں ان پر پابندی لگانے کو تیار ہے ؟ اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں ؟

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی)

(الف) پنجاب اسمبلی کی منظوری سے مورخہ 8 نومبر 1987ء سے Punjab Civil Servants Act 1974 میں ایک نئی شق 8. (A) کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جو کہ آؤٹ آف ٹرن ترقی سے متعلق ہے اس شق کو اسلام اور قانون کے خلاف تصور نہیں کیا جا سکتا۔

(ب) جی نہیں۔ سول سروئنس ایکٹ مجریہ 1974ء کی شق (A) - 8 میں دی گئی شرائط پوری کرنے والے انتہائی محنتی' دیانتدار اور ایماندار افسران کی حوصلہ افزائی کے لئے یہ قانون ضروری ہے۔

حاجی محمد افضل چن: جناب سپیکر! کیا وزیر موصوف بیان کرنا پسند فرمائیں گے کہ۔
Out of turn promotion اور اسلامی قانون کے متعلق ان کی کیا رائے ہے ؟

جناب سپیکر: مخدوم زادہ صاحب نے آپ کے سوال کے (ج) جزو کا جواب نہیں پڑھا۔

حاجی محمد افضل چن: جناب والا ! میرا ان سے سوال یہ ہے کہ Out of turn promotion سے ان کی کیا مراد ہے اور اسلام اور قانون سے ان کی کیا مراد ہے ؟

جناب سپیکر: مخدوم زادہ صاحب اگلے صفحے پر جزو (ج) ہے اسے بھی پڑھئے۔

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی) : (ج) اس سلسلے میں حکومت پنجاب کے تمام محکموں سے معلومات اکٹھی کی گئی ہیں۔ ان معلومات کے مطابق اس وقت صرف جنگلات کے چار ملازمین جن میں دو فارسٹر (سکیل نمبر6) اور دو فارسٹ گارڈ (سکیل نمبر2) شامل ہیں ان کا کیس زیرغور تھا۔ اگرچہ قانون میں اس بات کی گنجائش موجود ہے کہ اعلیٰ کارکردگی اور مثالی ایمانداری اور محنت کی بناء پر ایسی ترقی دی جاسکتی ہے۔ لیکن صوبائی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کسی ملازم کو Out of turn ترقی نہیں دی جائے گی۔

حاجی محمد افضل چن: جناب والا ! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف کی Out of turn سے کیا مراد ہے اور اسلام اور قانون سے انہوں نے کیا مراد لی ہے ؟

وزیر خزانہ: جناب والا ! جہاں تک اس ضمنی سوال کا جواب بنتا ہے اس سے پہلے تو مجھے تعجب اس بات کا ہو رہا ہے کہ ہمارے محترم اور فاضل رکن چن صاحب اس ایوان کے ممبر تھے جس ایوان نے اس ترمیم کو پاس کیا تھا۔

حاجی محمد افضل چن: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ وزیر موصوف کو یاد ہو گا کہ انشاء اللہ تعالیٰ

میں وہ باضمیر ممبر ہوں کہ جب یہ غاصبانہ قانون بنایا جا رہا تھا اس وقت کیفے ٹیریا میں میٹنگ ہو رہی تھی اور میں نے وہاں وزیراعلیٰ صاحب سے کہا تھا کہ اس پر میرا اختلافی نوٹ لکھیں کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی یہ جواب دہ ہو جاؤں کہ اس ظلم میں میرا کوئی ہاتھ نہیں تھا اور میں وہ ایم پی اے نہیں ہوں۔

وزیر خزانہ: جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ میں نے خدانخواستہ یہ بات کرنے کی کوشش نہیں کی کہ حاجی صاحب کی ذاتی سوچ یا رائے اس معاملے میں کیا ہے جو ان کی رائے ہے وہ ان کے پاس ہے ہم اس کا احترام کرتے ہیں لیکن میں ان کی خدمت میں یہ عرض کر رہا تھا کہ چونکہ وہ اس وقت ایوان کے ممبر تھے جس ایوان نے اس کو پاس کیا تھا اس قانون کو پاس کیا اور اس شق کو قانونی حیثیت دی گئی تو میرا خیال تھا کہ ان کو علم ہو گا کہ کن وجوہات کے تحت اس قانون کو پاس کیا گیا تھا۔

بہرحال یہ ان کی خواہش ہے کہ ان کو بتایا جائے کہ کیا یہ پرنسپلز آف اسلام' Injunctions of Islam سے تو یہ متضاد نہیں تو جناب سپیکر اس بارے میں میری رائے یہ ہے کہ یہ اسلام کے اصولوں کے منافی نہیں ہے اور اگر اس کی کوئی وضاحت چاہئے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کا صحیح Forum شریعت کورٹ وہی اس کو Interpret کر سکے گا۔

حاجی محمد افضل چن: جناب والا! میں نے سوال کیا تھا کہ Out of turn سے ان کی کیا مراد ہے اس کو وزیر موصوف نے بیان نہیں کیا دوسرے وہ یہ بیان فرما رہے ہیں کہ بیشک اسلام کے بالکل خلاف ہے لیکن اس کیلئے کورٹ موجود ہے تو جناب والا میری یہ گزارش ہے کہ جس قانون کو یہ ادارہ بنا سکتا ہے تو کیا وہ اسے منسوخ نہیں کر سکتا۔

ملک اقبال احمد خان لنگڑیال: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! یہی سوال جو چن صاحب نے یہاں دیا ہوا ہے اور اس کے جزو (ب) کا جو مخدوم زادہ صاحب نے جواب دیا ہے اس میں کچھ ابہام ہے جس بارے میں میں وضاحت چاہوں گا یہاں کہا گیا ہے کہ Civil Servants Act, 1974 کی شق 8 (A) میں دی گئی شرائط پوری کرنے والے انتہائی محنتی' دیانتدار اور ایماندار افسران کی حوصلہ افزائی کیلئے یہ قانون ضروری ہے۔ اور جناب والا اس جواب کے جزو (ج) میں یہ ہے کہ صوبائی کابینہ نے یہ فیصلہ کیا کہ آئندہ کسی ملازم کو Out of turn ترقی نہیں دی جائے گی۔ تو اس کا کیا مقصد ہوا میرا اس

بارے میں وضاحت چاہوں گا؟

جناب سپیکر: ملک صاحب' یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

وزیر خزانہ: بہرحال اگر جناب والا مناسب سمجھیں تو میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: مخدوم زادہ صاحب میں کہوں گا کہ اس پر وزیر متعلقہ جواب نہیں دے سکتے۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ حاجی صاحب آپ کا ضمنی سوال ہو گیا۔

حاجی محمد افضل چن: جناب والا میں نے جو سوال کیا تھا اس کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: آپ نے کیا سوال کیا تھا؟

حاجی محمد افضل چن: جناب والا! میں نے سوال کیا تھا کہ Out of turn سے ان کی کیا مراد ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے اپنے جواب میں Out of turn کی تشریح کی ہے۔

حاجی محمد افضل چن: جناب والا! انہوں نے اس کی تشریح نہیں کی ہے۔

وزیر خزانہ: جناب والا! اگر حاجی صاحب Out of turn کی وضاحت چاہتے ہیں تو اس کی وضاحت یہ ہے کہ کسی افسر کو اس کی حسن کارکردگی کی بنا پر اس کی ترقی کی حد سے پہلے اسے ترقی دے دی جائے۔

حاجی محمد افضل چن: جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وہ یہ فرما رہے ہیں کہ یہ ان کی محنت' ایمانداری اور دیانتداری کی بنا پر دی گئی ہے۔ تو جناب والا میں یہ عرض کروں گا کہ جن لوگوں کو انہوں نے Out of turn ترقی دی ہے کیا وہ سارے دیانتدار ہیں اور ان میں وہ کونسی خاصیت ہے جو دوسروں میں نہیں ہے جناب والا! یہ اس کی وضاحت کریں۔ یہ ان کے نام بتائیں نہیں تو میں ان کے نام بتاؤں گا کہ صرف ان لوگوں کو Out of turn ترقی دی گئی جو نہایت ہی بددیانت لوگ تھے کیا یہ ان کی ایمانداری کی کوئی مثال پیش کر سکتے ہیں جو دوسرے وہ کام نہ کر سکتے ہوں۔

وزیر خزانہ: جناب والا! اس بارے میں میں یہ گزارش کر سکتا ہوں کہ حکومت نے قانون میں اس

شق کا اضافہ کر کے Out of turn promotion کو Leagal cover دیا ہے۔ جیسا کہ فاضل دوست نے کہا کہ ایک طرف تو یہ ذکر کیا جا رہا ہے کہ Out of turn promotion دی جا رہی ہے اور یہ قانوناً" دی جا سکتی ہے اور دوسری طرف یہ کہا جا رہا ہے کہ کابینہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ Out of turn promotion نہیں دی جائے گی تو جناب سپیکر! اس بارے میں میں عرض کرنا چاہوں گا کہ گو قانون میں ایسا کرنے کی اجازت ہے اور اس قانون کو پنجاب اسمبلی کے forum اور اس معزز ایوان نے پاس کیا ہے تو جہاں تک قانون کا تقاضا ہے اس کے مطابق آپ اس کو منظور کر سکتے ہیں۔ اب اگر منظور نہ کیا جائے تو یہ ایک policy decision ہے۔ یہ ایک رضاکارانہ بندش ہے جو کابینہ نے اپنے آپ پر لگائی ہے۔ جہاں تک حاجی افضل چن صاحب کا ضمنی سوال ہے اس کے بارے میں' میں یہ وضاحت کرنا چاہوں گا کہ حکومت نے ایک قانون بنایا ہے۔ اسمبلی نے ایک قانون پاس کیا ہے۔ اس قانون کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک ضابطہ تشکیل دیا گیا ہے۔ ایک Board Selection تشکیل دیا گیا ہے۔ مختلف Categories کے افسران' مثلاً گریڈ 18 اور اس کے اوپر کے افسران کو اگر Out of turn promotion دینی ہے تو اس کا طریقہ کار کیا ہو گا؟ اگر گریڈ 18 اور اس کے نیچے کے افسران کو ترقی دینی ہے تو اس کا طریقہ کار کیا ہو گا؟ اس کی وضاحت ہے Board Selection ہے اور جناب والا اس Selection Board کی Chief Secretary پنجاب صدارت کرتے ہیں۔ جب ایک Out of turn promotion کا کیس آتا ہے تو اس کی باقاعدہ ایک ضابطے اور طریقے کے تحت کارروائی ہوتی ہے۔ ایک کیس پیش ہوتا ہے اور متعلقہ محکمے کا وزیر اس کو منظور کرتا ہے پھر اس کو Recommend کر کے متعلقہ Selection Board کو بھیجتا ہے۔ متعلقہ Board Selection اس کے لئے جو قواعد و ضابطہ طے شدہ ہے اسکی رو سے اس کو examine کرتا ہے۔ اور examine کر کے متعلقہ محکمے کے وزیر کی سفارشات اور اپنی سفارشات جناب وزیراعلیٰ پنجاب کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ اور پھر وزیراعلیٰ اپنی صوابدید کے مطابق اس کا فیصلہ کرتے ہیں۔ جناب سپیکر یہ اس کا طریقہ کار ہے۔

جناب سپیکر: بیگم فوزیہ بہرام کا ضمنی سوال ہے۔

بیگم فوزیہ بہرام: شکریہ جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ جیسے اس سوال

کے جواب (ب) میں انہوں نے کہا کہ ۔

" جی نہیں۔ Civil Servants Act, 1974 کی شق (A) 8 میں دی گئی شرائط پوری کرنے والے انتہائی محنتی' دیانتدار اور ایماندار افسران کی حوصلہ افزائی کے لئے یہ قانون ضروری ہے "۔

اب جو لوگ Out of turn promote ہو گئے ہیں وہ مجھے نہیں معلوم محنتی' دیانتدار اور ایماندار تھے یا نہیں تھے لیکن ایک بات ضروری ہے کہ جو ان کی bad ACRs تھیں ان میں سے Remarks expunge کئے گئے اور ان کی Out of turn ترقی کو Legalize کر دیا گیا۔ میرے علم کے مطابق ابھی بھی کچھ افسران ایسے ہیں جو Out of turn ترقی تو لے چکے ہیں لیکن ان کے bad remarks ان کے محکمے نے جن کو وہ شاید نہیں سمجھتے ہوں گے کہ ان کو expunge کیا جائے expunge نہیں کئے تو کیا ایسے افسران جن کے ACRs کے bad remarks آج تک بھی expunge نہیں کئے گئے اور وہ Out of turn Promotion enjoy کر رہے ہیں ان کے متعلق وزیر موصوف کا کیا خیال ہے ؟ کیا ان کو واپس revert کیا جائے گا۔ یا ان کے Remarks کو expunge کر دیا جائے گا ؟

وزیر خزانہ : اس بارے میں' میں محترمہ کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کہ جیسا کہ میں نے وضاحت سے ایوان کی خدمت میں عرض کیا ہے کہ حکومت نے اس کا ایک ضابطہ مرتب کیا ہے اور یقیناً جب Selection Board کے سامنے ایسے کیس آتے ہیں تو وہ ان سب کیسوں کی باریکی سے چھان بین کرتے ہیں۔ اب ہم توقع کر سکتے ہیں کہ جب case آگے recommend کئے جاتے ہیں تو ان سارے ضابطوں کا اور ان ساری موشگافیوں کا مطالعہ کر کے ہی کیس آگے بھیجے جاتے ہیں۔

بیگم فوزیہ بہرام : جناب سپیکر یہ تو میری بات کا جواب نہ ہوا۔ میں نے پوچھا ہے کہ وہ bad remarks کے حامل بڑے محنتی' دیانتدار افسران جو Out of turn Promote ہو گئے اور ان کی ACRs پر ان کے محکمے نے ان کی ترقی کی حالانکہ یہی bad ACRs ان کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ بنتی تھیں وہ Remarks expunge کر کے ان کو کلین کارڈ دے دیا۔ کچھ افسران ایسے بھی ہیں جو Out of turn promote ہو گئے ہوئے ہیں لیکن محکمے کے افسران نے ان کے

bad remarks expunge نہیں کئے۔ ان کے لئے کیا خیال ہے ؟ کیا ان کے بھی had remarks بالآخر expunge کئے جائیں گے اور ان کو Leagalize کیا جائے گا یا ان کو واپس Revert کیا جائے گا ؟

وزیر خزانہ : اس بارے میں' میں عرض کرنا چاہوں گا کہ میرے علم میں ایسے Cases نہیں ہیں اگر محترمہ ایسے Cases کی نشاندہی کریں یا اس کے لئے Fresh question کریں تو پھر اس کے لئے معلومات فراہم کی جا سکتی ہیں۔

بیگم فوزیہ بہرام : جناب سپیکر! یہ تو بالکل ہی کوئی commitment نہیں ہوئی۔ یہ commitment کریں کہ ایسے تمام لوگ جو Out of turn Promote ہوئے ہیں ان کے متعلق یہ خود معلومات حاصل کریں۔ میں تو پرائیویٹ ممبر ہوں میں کیسے معلومات اکٹھی کروں گی۔ یہ معلومات اکٹھی کریں اور جو فیصلہ ہے وہ بتائیں۔

جناب سپیکر: بیگم صاحبہ آپ specific کسی مخصوص آفیسر کا نام ظاہر کریں کہ کس کیس کے بارے میں آپ دریافت کرنا چاہتی ہیں ؟ اگر کوئی ہے تو آپ بتائیے۔

بیگم فوزیہ بہرام : جناب سپیکر! ایک نہیں ہے بہت سارے کیسز ہیں اگر یہ چاہیں گے تو میں ان کو بتا بھی دوں گی لیکن اپنے طور پر بھی تو ان کو معلومات اکٹھی کرنی چاہئیں۔ میں ہاؤس میں بھی بتا دوں گی۔ یہ collect تو کریں اور یقین دہانی کرائیں کہ اس کے متعلق فیصلہ کیا ہو گا ؟

They should either be legalized, I have no objection or be reverted.

جناب سپیکر: چودھری فاروق صاحب ضمنی سوال۔

چودھری محمد فاروق : جناب سپیکر سوال 29 کے جواب جز (ب) میں جناب وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ :-

> " Civil Servants Act, 1974 کی شق (A) 8 میں دی گئی شرائط پوری کرنے والے انتہائی محنتی' دیانتدار اور ایماندار افسران کی حوصلہ افزائی کے لئے یہ قانون ضروری ہے "۔

جناب سپیکر: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا محنتی سے مراد وہ افسران ہیں کہ جو سفارش کے لئے زیادہ بہتر بھاگ دوڑ کر لیتے ہیں۔ آیا ایماندار سے مراد ایسے افسران ہیں کہ جن کی پشت پر مناسب سفارش موجود ہوتی ہے یا وہ corruption بہتر طریقے سے کر لیتے ہیں اور جناب سپیکر! اگر ایمانداری سے مراد صرف اپنے فرائض منصبی کو بہتر طریقے سے ادا کرنا ہے کہ آیا وہ لوگ جو ملازمت کے لحاظ سے سینئر ہوتے ہیں اور ان کو پیچھے چھوڑ دیا جاتا ہے' ان کو ترقی نہیں دی جاتی اور ان سے کئی درجے جونیئر افسران کو جب ترقی دی جاتی ہے تو کیا اس سے مراد یہ ہے کہ سینئر افسران محنتی نہیں ہوتے' اور آیا وہ دیانتدار نہیں ہوتے' اور اگر وہ دیانتدار نہیں ہوتے تو پھر محکمہ ان کے خلاف قانونی کارروائی کیوں نہیں کرتا؟

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! یہ تو ضمنی سوال نہیں۔ ایک چھوٹی موٹی تقریر تھی۔

جناب سپیکر: میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔

وزیر خزانہ: شکریہ۔ لیکن میں اس کی وضاحت ضرور کرنا چاہوں گا۔ جناب سپیکر! جب قانون بنایا جاتا ہے تو اس کے پیچھے کچھ سوچ کارفرما ہوتی ہے اور Spirit of the Law کو دیکھا جاتا ہے۔ جب یہ قانون بنایا گیا جب اس شق کا اضافہ کیا گیا تو یقیناً اس وقت کی مقننہ اور جو قانون ساز تھے ان کے پیچھے ایک سوچ کارفرما تھی اور وہ یہ تھی کہ جو دیانتدار افسر ہیں' جو محنتی افسر ہیں ان کی حوصلہ افزائی ہونی چاہئے۔

جناب والا! ایک طرف ہم آئے دن Corruption کا ذکر کرتے ہیں' ہم آئے دن شور مچاتے ہیں کہ فلاں لوٹ کر لے گیا' فلاں کھا گیا اور حکومت کچھ نہیں کر رہی اور اس کے برعکس بہت سے وہ سرکاری ملازمین' کیونکہ جناب سپیکر پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوا کرتیں' بہت سے آج بھی اس معاشرے میں سرکاری ملازمین ایسے موجود ہیں جو ایماندار ہیں اور حلال کی روزی کماتے ہیں۔ لیکن ان کی داد رسی نہیں ہوتی ان کی بات کو کوئی نہیں پوچھتا۔ قانون ان کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا۔ اور اگر اس ایوان نے ایک ایسا قانون بنایا ہے' ایک ایسی شق کا اضافہ کیا ہے جو پنجاب کے اور اس ملک کے دیانتدار' ایماندار اور محنتی ملازمین کی حوصلہ افزائی کے لئے بنائی گئی ہے تو جناب سپیکر کونسا آسمان گر گیا ہے۔ جناب سپیکر! اگر اس قانون کے بنانے کی Spirit of the Law کو دیکھا جائے تو میں سمجھتا

ہوں کہ یہ درست ہے اور اس کو ہونا چاہئے۔

حاجی محمد افضل چن: پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: جی حاجی چن صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

حاجی محمد افضل چن: جناب سپیکر! میرے یہ فاضل بھائی بڑے جذبے میں بات کر رہے تھے۔ مجھے افسوس اس بات پر ہوتا ہے کہ ایک تو ہم کام غلط کریں اور دوسرا پھر اس پر اکڑ جائیں کہ ہم نے یہ بالکل صحیح کیا ہے۔ کم از کم غلط کو غلط تو کہہ دیں۔ جناب سپیکر! یہ دیانتداروں کی حوصلہ افزائی کیلئے بالکل نہیں بنایا گیا تھا۔ یہ اپنی من پسند تھی اور یہ غاصبانہ اقدام ہے۔ میں پھر بھی کہوں گا کہ ہماری بہتری اس میں ہے کہ اس کو ختم کر دینا چاہئے۔

جناب سپیکر: حاجی صاحب یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ ضمنی سوال کریں۔

جناب سکندر حیات ملہی: جناب یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ صوبائی کابینہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کسی ملازم کو Out of turn ترقی نہیں دی جائے گی۔

This is absolutely wise decision taken by the Cabinet. What is the guarantee for this decision which they have taken themselves? Are they going to change the law again or provide some guarantees ?

MINISTER FOR FINANCE: There is nothing wrong with the law. There is nothing wrong with the spirit of the law. It is very clear. it depends on the implementores of the law whether they implement the law judiciously or not.

جناب ارشاد حسین سیٹھی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اب تک وزیر موصوف نے اس بارے میں جو وضاحت کی ہے' جناب والا میرے ذہن میں یہ ابہام پیدا ہو گیا ہے کہ محنتی' دیانتدار اور ایماندار افسران کیلئے انہوں نے Out of turn ترقی دینے کی جو بات کی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ

ان لوگوں کے ساتھ زیادتی کا قانون بنایا گیا ہے جو بیچارے محنتی' دیانتدار اور مخلص ہیں اور اس تاک میں تھے کہ کل کو ہمیں بھی اس منصب پر فائز کیا جائے گا اور ہمارا یہ وقت آ رہا ہے کہ ہم اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں گے۔ مگر ان کی حوصلہ شکنی کرتے ہوئے اور ان کے حقوق پر ڈاکہ ڈالتے ہوئے ۔۔۔ اور میں وزیر خزانہ جناب شاہ محمود قریشی کی تائید کروں گا کہ جنہوں نے یہ کہا کہ مخصوص لوگوں کیلئے Out of turn ترقی دینے کیلئے قانون بنایا گیا تھا۔ یہ ان لوگوں کی حق تلفی کی گئی تھی جو بیچارے اس انتظار میں تھے' اس قطار میں کھڑے تھے اور اس کے حق دار تھے میں سمجھتا ہوں کہ ان کو اس کا حق ملنا چاہئے اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں ۔۔۔

جناب سپیکر: یہ شاہ محمود قریشی صاحب نے نہیں کہا بلکہ حاجی افضل چن صاحب نے کہا ہے۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی: جناب سپیکر! میں چونکہ نیا ہوں اس لئے مجھے نام کا صحیح طرح علم نہیں ہے اس لئے مغالطہ لگ گیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ان لوگوں کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے اس لئے ان لوگوں سے ہمدردی کرتے ہوئے انہیں اس بات کا اعتراف کرنا چاہئے کہ یہ ان لوگوں سے زیادتی کا قانون بنایا گیا تھا۔

چودھری صداقت علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کے جز (ب) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ صوبائی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کسی ملازم کو Out of turn ترقی نہیں دی جائے گی۔ کیا اس سے ہمیں یہ تاثر لینا چاہئے کہ کیا گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ موجودہ قانون بالکل غلط ہے ؟ اور اس سے بہت زیادہ نقصان کا احتمال ہے ؟

سید طاہر احمد شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر میں جناب کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔۔۔۔

چودھری صداقت علی: جناب والا! پہلے میرے ضمنی سوال کا جواب تو آنے دیں کہ صوبائی کابینہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ Out of turn ترقی نہیں دی جائے گی۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صوبائی کابینہ نے یہ سمجھا ہے کہ موجودہ قانون مناسب نہیں ہے' اس لئے کیا موجودہ حکومت اس قانون کو ختم کرنا چاہتی ہے ؟

جناب سپیکر: کیا حکومت اس قانون کو ختم کرنا چاہتی ہے یہ متعلقہ ضمنی سوال ہے' وزیر موصوف اس بارے میں کچھ فرمائیں گے ؟

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی): جناب سپیکر میں سمجھا نہیں ؟

جناب سپیکر: مخدوم زادہ صاحب ضمنی سوال یہ ہے چودھری صداقت صاحب یہ پوچھ رہے ہیں کہ صوبائی کابینہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اب کسی کو آؤٹ آف ٹرن ترقی نہیں ملے گی' جب یہ فیصلہ ہو گیا ہے تو کیا صوبائی حکومت اس قانون میں ترمیم کرنا چاہے گی ؟

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! قانون میں ترمیم کرنے کا تو حکومت نے ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا گزارش یہ ہے کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے قانون میں ابھی تک یہ شق موجود ہے کہ آپ اس شق 8 (اے) کے تحت Out of turn ترقی دے سکتے ہیں۔ لیکن کابینہ کا یہ فیصلہ ایک پالیسی فیصلہ ہے اور کابینہ نے اور وزیراعلیٰ نے یہ فیصلہ کیا ہے لیکن قانون ابھی تک اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ Out of turn ترقی ہو سکتی ہے۔ لیکن قانوناً" اس کو روکنے کیلئے قانون میں ترمیم کرنا ہو گی اور اس کیلئے تو صوبائی کابینہ کو دوبارہ غور کرنا ہو گا۔

چودھری محمد فاروق: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ ایک قانون اسمبلی پاس کرتی ہے اور اس کے بعد کابینہ اس کے برعکس کوئی فیصلہ کرتی ہے تو ایسی صورت حال میں حکومت کی طرف سے بیک وقت دو متضاد فیصلوں میں کس پر کسی طرح سے عمل ہو گا ؟ آیا وہ قانون صوبے میں لاگو کیا جائے گا جو اسمبلی نے پاس کیا ہے یا جو کابینہ نے فیصلہ کیا ہے وہ اس وقت prevail کر رہا ہے ؟ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہ دونوں متضاد چیزیں ہیں۔ صوبے میں صرف ایک پالیسی رائج کی جا سکتی ہے۔ یا تو کابینہ نے جو فیصلہ دیا ہے اس کو رائج کیا جا سکتا ہے یا جو قانون اسمبلی نے پاس کیا ہے اسے رائج کیا جا سکتا ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ اس وقت کونسا قانون prevail کر رہا ہے ؟ اور کونسی چیز کو prevail کرنا چاہیے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب اس میں جو اسمبلی قانون ہے یقیناً وہ prevail کرے گا اور اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہونی چاہئے لیکن اس پر عملدرآمد تو گورنمنٹ نے کرنا ہوتا ہے۔ اور

گورنمنٹ وقتی طور پر کابینہ کی رضامندی سے یہ فیصلہ کر سکتی ہے کہ اس قانون پر سروست عمل درآمد عوام کے مفاد میں روک دیا جائے۔ میاں منظور احمد موہل کچھ فرمانا چاہیں گے ؟

میاں منظور احمد موہل: پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ.....

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر تو ہو چکا آپ اس بارے میں ہماری کوئی راہ نمائی فرمانا چاہتے ہیں.....

میاں منظور احمد موہل: جناب سپیکر! میں جناب کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں رول 184 (8):-

Rule 184 (8) A member shall not raise a point of Order -

(a) to ask for information

اب یہاں پر اکثر جو پوائنٹ آف آرڈر ہوئے ہیں وہ صرف اطلاع کیلئے ہوئے ہیں کہ کیا ہو سکتا ہے ؟ تو کسی اطلاع کو حاصل کرنے کیلئے پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر: میاں منظور احمد موہل صاحب کی بات درست ہے۔ لیکن میرے خیال کے مطابق میں نے جو آپ کو کہا ہے پوائنٹ آف آرڈر پر میری رائے ہے کہ ایک قانون موجود ہے اگر اس میں کسی تبدیلی کی ضرورت ہے تو اس میں قانون سازی کے ذریعے ترمیم کرنا ہو گی۔ لیکن قانون پر عملدرآمد چونکہ حکومت نے کرنا ہوتا ہے لہٰذا یہ حکومت کی صوابدید پر ہے کہ وہ کابینہ کے فیصلے کے ذریعے قانون پر عملدرآمد کو عارضی طور پر روک سکتی ہے۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور انکے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ملازمت میں توسیع نہ کرنے کیلئے اقدام

*30- حاجی محمد افضل چن: کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت نے سرکاری ملازمین کی ملازمت میں مزید توسیع نہ دینے کا اعلان کیا تھا۔

(ب) حکومت نے یکم جنوری 1989ء سے 30 دسمبر 1990ء تک کتنے سرکاری ملازمین کو ملازمت میں توسیع دی یا کنٹریکٹ پر دوبارہ ملازم رکھا ایسے سرکاری ملازمین کے نام' عمر' پتہ اور محکمہ سے آگاہ کیا جائے۔

(ج) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت آئندہ سرکاری ملازمین کی ملازمت میں توسیع کا سلسلہ قطعی طور پر بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ؟

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی)

(الف) یہ درست ہے کہ صوبائی کابینہ کی میٹنگ مورخہ 90- 8- 13 میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ کسی بھی سرکاری ملازم کو ریٹائرمنٹ کے بعد ملازمت میں توسیع نہیں دی جائے گی۔

(ب) حکومت نے یکم جنوری 1989ء سے 90- 8- 13 تک محکمہ امور ملازمت و انتظام عمومی کے سروسز ونگ کے دائرہ کار میں 68 ملازمین کو ملازمت میں توسیع کر کے یا کنٹریکٹ پر رکھا گیا ان ملازمین کے کوائف منسلک "ب" پر ملاحظہ فرمائیں۔ 90- 8- 13 سے 90- 12- 30 تک کسی سرکاری ملازم کی نوکری میں توسیع نہیں کی گئی۔

(ج) موجودہ پالیسی کے تحت حکومت آئندہ کسی بھی ملازم کی ملازمت میں توسیع کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

فہرست ملازمان جن کو یکم جنوری 1989ء سے 30 دسمبر 1990ء تک ملازمت میں توسیع دی

نمبر شمار	نام	عمر	پتہ	محکمہ
(1)	چودھری بشیر احمد	60 سال	ایس پی کرائمز برانچ پنجاب لاہور	پولیس
(2)	چودھری محمد زمان	65 سال	ایس پی انسداد دہشت گردی سیل سپیشل برانچ	پولیس
(3)	راجہ اورنگ زیب خان	64 سال	ایس پی انسداد دہشت گردی سیل سپیشل برانچ	پولیس
(4)	علی اصغر	63 سال	ایس پی انسداد دہشت گردی سیل سپیشل برانچ	پولیس
(5)	ملک خورشید احمد	69 سال	ایس پی انسداد دہشت گردی سیل سپیشل برانچ	پولیس
(6)	راجہ سرفراز خان	64 سال	ڈپٹی ڈائریکٹر پراونشیل کنٹرول روم۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ	پولیس
(7)	محمد نواز مہر	61 سال	ایس پی رینج کرائمز۔ سرگودھا	پولیس
(8)	اللہ بخش	61 سال	ایڈیشنل ڈائریکٹر انٹی کرپشن لاہور	پولیس
(9)	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد اشرف	55 سال	ڈی آئی جی انسداد دہشت گردی سیل سپیشل برانچ پنجاب لاہور۔	پولیس

آرمی آفیسرز

نمبر شمار	نام	عمر	پتہ محکمہ
(1)	بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) ایم ممتاز ملک	25-5-32	ڈائریکٹر جنرل 'سماجی بہبود پنجاب' لاہور (دوبارہ ملازمت میں توسیع)
(2)	ونگ کمانڈر (ریٹائرڈ) اے جی خٹک	1-11-36	ڈائریکٹر (ایڈمنسٹریشن) واسا' ایل ڈی اے لاہور۔ (دوبارہ ملازمت میں توسیع)
(3)	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) عبدالواحد ملک	12-4-42	ڈائریکٹر جنرل 'گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی۔ گوجرانوالہ۔ (دوبارہ ملازمت)
(4)	میجر (ریٹائرڈ) محمد اختر حسین	--	ممبر 'ٹی ڈی سی پی' لاہور (دوبارہ ملازمت)
(5)	میجر (ریٹائرڈ) محمد اقبال مرزا	20-10-43	ہیلی کاپٹر پائلٹ چیف منسٹر سیکرٹریٹ' لاہور (دوبارہ ملازمت میں توسیع)
(6)	بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) ایاز احمد	15-7-34	ایم ڈی واسا' ایل ڈی اے' لاہور (دوبارہ ملازمت)
(7)	بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد عزیز خاں	5-5-36	ایم ڈی' پی ایس سی' لاہور۔ (دوبارہ ملازمت)
(8)	میجر جنرل (ریٹائرڈ) صلاح الدین	--	ڈائریکٹر جنرل 'ہائی ویز' پنجاب' لاہور۔
(9)	میجر جنرل (ریٹائرڈ) حکیم ارشد قریشی	1-11-32	ممبر' پنجاب پبلک سروس کمیشن' لاہور۔ (دوبارہ ملازمت)

(10)	بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد تاج	29-3-28	ڈائریکٹر جنرل، مری کہوٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی، راولپنڈی۔ (دوبارہ ملازمت میں توسیع)
(11)	کرنل (ریٹائرڈ) ناصر عباس	10-7-36	ڈائریکٹر جنرل (پروٹوکول) پنجاب تعلقات عامہ پنجاب، لاہور۔ (دوبارہ ملازمت میں توسیع)
(12)	کرنل (ریٹائرڈ) محمد اشرف	31-12-25	ڈپٹی انسپکٹر جنرل (سپیشل برانچ) پنجاب، لاہور۔
(13)	میجر (ریٹائرڈ) عامر خاں	–	ایڈیشنل ڈائریکٹر، رشوت ستانی، راولپنڈی (دوبارہ ملازمت)
(14)	میجر (ریٹائرڈ) شہزاد حسین خاں	–	ڈائریکٹر مری کہوٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی، راولپنڈی۔ (دوبارہ ملازمت میں توسیع)
(15)	میجر (ریٹائرڈ) راجہ فرمان حسین	27-7-34	ڈائریکٹر صوبائی کنٹرول روم، محکمہ داخلہ پنجاب، لاہور۔ (دوبارہ ملازمت میں توسیع)
(16)	میجر (ریٹائرڈ) ساجد خاں	16-7-48	ڈائریکٹر (آپریشن) ریلیف ڈیپارٹمنٹ، بورڈ آف ریونیو پنجاب، لاہور۔ (دوبارہ ملازمت)
(17)	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) گلاب خاں	30-11-35	ڈائریکٹر (ٹیکنیکل) ٹریننگ پروگرام، آباد، راولپنڈی۔ (دوبارہ ملازمت)
(18)	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد سلیم		چیف پائلٹ گورنر فلیٹ آف ایئر کرافٹ، لاہور۔ (دوبارہ ملازمت)

(19)	میجر جنرل (ریٹائرڈ) محمد اکرم	9-5-32	ممبر، پنجاب پبلک سروس کمیشن، لاہور۔ (دوبارہ ملازمت میں توسیع)
(20)	میجر (ریٹائرڈ) محمد سعید	--	کو۔پائلٹ، گورنر فلیٹ آف ایئر کرافٹ، لاہور۔ (دوبارہ ملازمت)
(21)	مسٹر محمد انور کریم مرزا	--	کو۔پائلٹ، گورنر فلیٹ آف ایئر کرافٹ، لاہور۔ (دوبارہ ملازمت)
(22)	بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) امتیاز احمد	--	آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی، ایس اینڈ جی اے ڈی (دوبارہ ملازمت)

محکمہ نظامت انسداد رشوت ستانی پنجاب میں یکم جنوری 89ء سے 30 دسمبر 1990ء تک ملازمت میں توسیع حاصل کرنے والے افسران کی فہرست

نمبر شمار	نام	عمر	پتہ	محکمہ
(1)	چودھری اللہ بخش	60 سال	ایڈیشنل ڈائریکٹر انسداد رشوت ستانی لاہور ریجن، لاہور	انسداد رشوت ستانی لاہور ریجن، لاہور۔
(2)	حاجی عبدالکریم	60 سال	اسسٹنٹ ڈائریکٹر انسداد رشوت ستانی ملتان ریجن، ملتان	انسداد رشوت ستانی ملتان ریجن، ملتان۔

نمبر شمار	نام	عمر	(سول آفیسرز) عہدہ جس پر تعیناتی کی گئی
(1)	چودھری محمد حسین اختر (سابق پی سی ایس)	1-1-27	سیکرٹری (آبادیات) بورڈ آف ریونیو۔ (دوبارہ ملازمت میں توسیع)
(2)	شیخ علی ذوالقرنین (سابق پی سی ایس)	29-1-27	کمشنر (پی ای ایس آئی) لاہور۔ (دوبارہ ملازمت میں توسیع)
(3)	چودھری عنایت اللہ	9-7-18	ممبر' پنجاب لوکل کونسل الیکشن اتھارٹی' لاہور۔ (دوبارہ ملازمت میں توسیع)
(4)	ایم ایس چودھری (ڈی۔ایم۔جی)	15-10-28	ایم ڈی (پی آئی ڈی بی) لاہور۔ (دوبارہ ملازمت)
(5)	شیخ حمید الٰہی (سابق پی سی ایس)	25-12-27	ایڈیشنل ڈائریکٹر' سوشل ویلفیئر۔ (دوبارہ ملازمت)
(6)	منظور احمد خان لغاری (سابق پی سی ایس)	28-10-26	ممبر' انکوائری۔ ایس اینڈ جی اے ڈی۔ (دوبارہ ملازمت میں توسیع)
(7)	غیور احمد قریشی	16-3-24	وزیر اعلیٰ پنجاب کے سیکرٹریٹ میں سٹاف آفیسر۔ (دوبارہ ملازمت میں توسیع)
(8)	ایم اے ایچ بیگ	2-8-29	ڈپٹی سیکرٹری' لیبر ڈیپارٹمنٹ۔ (دوبارہ ملازمت)
(9)	غلام مرتضیٰ پراچہ	1-10-26	ممبر' پنجاب پبلک سروس کمیشن۔ لاہور (دوبارہ ملازمت میں توسیع)

(10)	سید سرفراز حسین	1-11-29	ممبر' بورڈ آف ریونیو پنجاب' لاہور۔ (دوبارہ ملازمت میں توسیع)
(11)	ذوالفقار علی شاہ	4-8-28	سیکرٹری فنانس پنجاب' لاہور۔
(12)	میاں محمد ظریف	1-9-29	سیکرٹری قانون پنجاب' لاہور۔ (دوبارہ ملازمت)
(13)	علی محتشم	1-12-28	ممبر' پنجاب پبلک سروس کمیشن' لاہور (دوبارہ ملازمت)
(14)	شفقت حسین قریشی	19-2-28	ممبر' پنجاب پبلک سروس کمیشن' لاہور۔ (دوبارہ ملازمت)
(15)	اے آر بلوچ	1-11-29	سیکرٹری' سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ' لاہور۔ (دوبارہ ملازمت)
(16)	قاضی محمد لطیف	13-11-28	ایڈیشنل سیکرٹری' محکمہ قانون' لاہور۔ (دوبارہ ملازمت)
(17)	چودھری محمد اسلم	5-9-29	ڈائریکٹر' لوکل گورنمنٹ و دیہی ترقی سرگودھا ڈویژن لاہور (دوبارہ ملازمت)

(18)	ایم آر خالد	29-1-27	ڈائریکٹر، پی اے ڈی اینڈ ایس سی لاہور (دوبارہ ملازمت)
(19)	تقی الدین پال	1-4-24	آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی، محکمہ داخلہ (دوبارہ ملازمت میں توسیع)
(20)	عبدالحمید چودھری	15-4-28	آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی، محکمہ امور ملازمت انتظام عمومی و اطلاعات (دوبارہ ملازمت میں توسیع)
(21)	مسٹر اسد علی شاہ	11-7-30	ممبر، بورڈ آف ریونیو پنجاب، لاہور۔ (دوبارہ ملازمت)
(22)	چودھری محمد اقبال	20-9-29	ممبر (ٹیکنیکل) پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ (دوبارہ ملازمت)
(23)	ایم اے عباسی	23-8-28	ممبر (انکوائری) ایس اینڈ جی اے ڈی (دوبارہ ملازمت)
(24)	مسٹر کرامت علی خاں	3-3-30	سیکرٹری انفارمیشن اینڈ کلچر ڈیپارٹمنٹ۔ (دوبارہ ملازمت)
(25)	مسٹر ایم بی حسن	20-6-23	ڈائریکٹر، چلڈرن لائبریری کمپلیکس لاہور۔ (دوبارہ ملازمت)

یکم جنوری 1989ء سے 30 دسمبر 1990ء تک ملازمت میں توسیع حاصل کرنے والے افسران کی فہرست

نمبر شمار	نام	عمر	پتہ	محکمہ
(1)	سردار ہدایت اللہ خان موکل	62 سال	ڈائریکٹر افرادی قوت و تربیت پنجاب لاہور	محکمہ محنت پنجاب
(2)	ظفرالدین شیخ	60 سال	چیف انجینئر (پاور)	محکمہ آبپاشی و برقیات لاہور
(3)	میاں محمد شریف	61 سال	او ایس ڈی محکمہ تعلیم	محکمہ تعلیم پنجاب لاہور
(4)	شفقت حسین غوری	61 سال	رکن پنجاب پبلک سروس کمیشن لاہور	پنجاب پبلک سروس کمیشن لاہور۔
(5)	محمد اعجاز چودھری	60 سال	رکن (فنی) پی اینڈ ڈی بورڈ لاہور	محکمہ منصوبہ بندی و تعمیرات لاہور۔
(6)	فیض عمر سید	60 سال	فنی مشیر پنجاب ہائی ویز اتھارٹی لاہور	محکمہ پنجاب ہائی ویز اتھارٹی لاہور۔
(7)	عبدالرحمان بلوچ	60 سال	سیکرٹری محکمہ مواصلات و تعمیرات پنجاب	محکمہ مواصلات و تعمیرات پنجاب لاہور
(8)	سلطان خالد جان	60 سال	سینئر چیف آف سیکشن	محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات پنجاب لاہور
(9)	حبیب اے کے درانی	62 سال	سینئر انجینئر وی آئی پی فلائٹ لاہور	وی آئی پی فلائیٹ لاہور ایئرپورٹ لاہور
(10)	ڈاکٹر ثریا سلیم	60 سال	میڈیکل آفیسر محکمہ بہبود آبادی	محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات پنجاب لاہور۔

سرکاری گاڑیوں کے ناجائز استعمال کی تفصیل

*54-جناب غلام سرور خان۔ کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 1988ء سے 30 دسمبر 1990ء تک کتنی سرکاری گاڑیوں کے ناجائز استعمال کا چالان کیا گیا ہر گاڑی کا نمبر محکمہ کا نام غلط استعمال کرنے والے افسر کا نام' عہدہ' پتہ اور تاریخ کیا ہے۔

(ب) جز (الف) میں بیان کی گئی گاڑیاں کس کس جگہ سے پکڑی گئیں اور ان افسران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہر گاڑی کا نمبر اور افسر جس کے خلاف کارروائی کی گئی کی تفصیل الگ الگ بیان کی جائے۔

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی)

(الف) سرکاری گاڑیوں کے ناجائز استعمال پر چالان نہیں ہوتا بلکہ محکمانہ انکوائری کی جاتی ہے۔ حکومت پنجاب نے حال ہی میں اس ضمن میں ایک اعلیٰ کمیٹی تشکیل دی ہے جس نے اپنی سفارشات مرتب کر لی ہیں ان سفارشات کو فوری طور پر نافذ العمل کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

(ب) ایضاً

سرکاری ملازمین کو سرکاری کوارٹرز مالکانہ حقوق پر دینا

*56- میاں محمود الرشید۔ کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت نے لاہور اور صوبہ کے دیگر شہروں میں سرکاری رقبہ پر قابض عوام کو وہ رقبہ مالکانہ حقوق پر دینے کا اعلان کیا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ لاہور میں سرکاری ملازمین جن مکانوں میں بطور الاٹی رہائش پذیر ہیں ملازمین ان مکانوں کا کرایہ ہر ماہ ادا کرتے ہیں۔

(ج) کیا حکومت ان مکانوں کے الاٹیوں کو بھی مکان مالکانہ حقوق پر دینے کو تیار ہے اگر نہیں تو

وجہ ؟

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی)

(الف) حکومت نے منظور شدہ کچی آبادیوں میں رہائش پذیر قابضین کو مالکانہ حقوق دینے کی سکیم شروع کی ہے۔ لاہور ترقیاتی ادارہ نے اسکی ملکیتی زمین پر ناجائز قابضین سے بھی درخواستیں طلب کی ہیں۔ جن کو وہ بازاری نرخ کے علاوہ 20 فیصد جرمانہ کے حساب سے فروخت کیا جانا زیر غور ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) جی نہیں۔ یہ مکانات لاہور میں تعینات ہونے والے ایسے سرکاری ملازمین کی رہائش کے لئے تعمیر کئے گئے۔ جن کے پاس لاہور میں اپنے مکانات موجود نہیں اور اگر ان کے مالکانہ حقوق موجودہ الاٹیوں کو دیئے گئے تو مستقبل میں جو سرکاری ملازمین تبدیل ہو کر لاہور آئیں گے۔ ان کے لئے سہولتیں مہیا نہیں ہو سکیں گی۔

ملازمتوں کے کوٹہ کی تفصیل

* 161- **رانا اکرام ربانی**۔ کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ انتخابات کے دوران اسلامی جمہوری اتحاد کے امیدواران قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کو ملازمتوں کا کوٹہ دیا گیا تھا۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو متذکرہ امیدواران کا الگ الگ کتنا کوٹہ تھا۔ مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی)

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) جواب (الف) میں درج ہے۔

وزیراعلیٰ کے دوروں کی تفصیل

*65- رانا اکرام ربانی۔ کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 86- 1985ء سے 90- 1989ء کے دوران وزیراعلیٰ نے کن کن مقامات بشمول اسلام آباد' مری' پشاور' کراچی' آزاد کشمیر اور دیگر غیر ممالک کا کن کن تاریخوں میں دورہ کیا علاوہ ازیں متذکرہ عرصے کے دوران پنجاب کے علاوہ ملک کے کن کن دیگر صوبوں میں کے دورے پر گئے مکمل تفصیلات تاریخ دورہ و جگہ / شہر سمیت ایوان میں پیش کریں۔

(ب) متذکرہ عرصے کے دوران وزیراعلیٰ نے جن مقامات کا دورہ کیا ان کے ہمراہ کون کونسے وزراء اور عملہ کے ارکان شامل تھے ان کے کیا کیا نام و عہدے ہیں ان کی تفصیلات ایوان میں پیش کریں۔

(ج) متذکرہ عرصے کے دوران وزیراعلیٰ اور ان کے ساتھ دورہ کرنے والے وزراء و عملہ نے کتنی کتنی مالیت کا ٹی اے / ڈی اے وصول کیا اور متذکرہ دوروں پر گاڑیوں کے پٹرول / ڈیزل / ٹکٹوں کی خرید وغیرہ اور دیگر مدوں میں کتنے کتنے اخراجات ہوئے مکمل تفصیلات ایوان میں پیش کریں۔

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی)

وزیراعلیٰ پنجاب نے سال 86- 1985ء سے 90- 1989ء کے درمیان ملک کے جن مقامات کا دورہ کیا انکی تفصیل لف " الف اور ب " ہے۔ اس دوران نہ ہی انہوں نے سرکاری تنخواہ نہ ہی سرکاری ٹی اے / ڈی اے لیا۔

سال 86- 1985ء سے 90- 1989ء کے درمیان عملہ کے جو ارکان ان کے ہمراہ گئے ان کے نام عہدہ اور تفصیل لف " ب " ہے۔

عملہ کے ارکان کے ٹی اے وغیرہ کی تفصیل " ب " میں دے دی گئی ہے۔ متذکرہ دوروں پر گاڑیوں کے پٹرول / ڈیزل کی خرید وغیرہ کے اخراجات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

وزیراعلیٰ = 1,29,658 .22 روپے

عملہ کے ارکان = 11626. 73 روپے

علاوہ ازیں ٹکٹوں کی تفصیل جواب " ب " کے متعلقہ ہے اور ٹی اے / ڈی اے میں یہ اخراجات شامل ہوتے ہیں۔

DETAILS OF TOURS OF THE CHIEF MINISTER PUJAB FROM 1985 TO 1990

Date and Month	Places of Visit	Purpose of Journey
7.8.1986	Lahore to Multan	On official tour
9.8.86	back to Lahore	-do-
28.8.86	Lahore to Multan	-do-
29.8.86	Multan to Lahore	-do-
2.9.86	Lahore to Bahawalpur and back Lahore	-do-
7.9.86	Lahore to Islambad	-do-
8.9.86	Stay at Murree	-do-
9.9.86	Murree to Lahore	-do-
17.9.86	Lahore to Okara and back Lahore	-do-
21.9.86	Lahore to Gujranwala and back Lahore	-do-
28.10.86	Lahore to Karachi	-do-
29.10.86	Stay at Karachi	-do-
30.10.86	Karachi to Lahore	-do-
01.11.86	Lahore to	-do-
	and back to Lahore	-do-
10.11.86	Lahore to Bhawalpur	-do-
12.11.86	Bhawalpur to Lahore	-do-
13.11.86	Lahore to Sialkot and back Lahore	-do-
30.11.86	Lahore to Gujrat	-do-
1.12.86	Gujrat to Lahore	-do-
3.12.86	Lahore to Bhawalpur	-do-
4.12.86	Bhawalpur to Lahore	-do-

صوبائی اسمبلی پنجاب
۲۷ فروری

نشان زدہ سوالات اور انکے جوابات

6.12.86	Bhawalpur to Lahore Lahore to Multan	-do-
7.12.86	Multan to Lahore	-do-
16.1.87	Lahore to Karachi	-do-
17.1.87	Stay at Karachi	-do-
18.1.87	Karachi to Lahore	-do-
19.1.87	Lahore to Multan and back Lahore	-do-
4.2.87	Lahore to Khenewal	-do-
5.2.87	Khenewal to Lahore	-do-
9.2.87*	Lahore o Sangla Hill and Sangla to Lahore	-do-
11.2.87	Lahore to Rawalpindi	-do-
12.2.87	Rawalpindi to Lahore	-do-
14.2.87	Lahore to Gujranwala and Gujranwala to Lahore	-do-
25.2.87	Lahore to Sadiqabad	-do-
26.2.87	Sadiqabad to Lahore	-do-
8.3.87	Lahore to Faisalbad Faisalabad to Lahore	-do-
9.3.87	Lahore to Shorkot Shorkot to Lahore	-do-
14.3.87	Lahore to Multan Multan to Lahore	-do-
Date and Month	**Places of Visit**	**Purpose of Journey**
1.11.1987	Lahore to Rawalpindi	Official Business
2.11.1987	Rawalpindi to Lahore	-do-
7.11.1987	Lahore to R/pindi and back to Lahore	-do-

8.11.1987	Lahore to Islamabad to lahore	-do-
10.11.1987	Lahore to Multan and back to Lahore	-do-
27.11.1987 to 28.11.1987	Lahore to Faisalabad and back to Lahore	-do-
30.11.1987	Lahore to Okara, Bahawalpur, Multan Kumeffer Gora and back to Lahore	-do-
12.12.1987	Lahore to R/pindi and back to Lahore	-do-
17.12.1987	Lahore o Okara, Arif Wala and Lakiwal and back to Lahore	-do-
18.12.1987	Lahore to Sena Satta	-do-
19.12.1987	Samm Satta t Bahwal Pur and stay at Bahwal pur	-do-
20.12.1987	Stay at Bama Bahawal Pur	-do-
21.12.1987	Bama to Bahawal Pur and back to Lahore	-do-
2.1.1988	Lahore to Kasur and back to Lahore	-do-
19.1.1988	Lahore to Vehari and back Lahore	-do-
24.1.1988	Lahore to B/pur to Lahore	-do-
26.1.1988 to 27.1.1988	Lahore to Rawalpindi and back to Lahore	-do-
		-do-
7.2.1988	Lahore to R/pindi and back to Lahore.	-do-
8.2.1988	Lahore to B/pur and back to Lahore	-do-
14.2.1988	Lahore to R/pindi	-do-
15.2.1988	R/pindi to Lahore	-do-

31.3.1988	Lahore to Karachi and Abu Dubai stay there and back Karachi and back to Lahore	-do-
4.4.1988	Lahore to Isalamabad	-do-
5.4.1988	Islamabad to Lando (England) and stay at London from 8.4.88 to 10.4.88	-do-
11.4.1988 to 12.4.1988	Landon to Karachi and back Lahore	-do-
		-do-
14.4.1988	Lahore to Islamabad and back Lahore	-do-
15.4.1988	Lahore to Islamabad	-do-
16.4.1988	Eslamabad to Lahore	-do-
23.4.1988 to 24.4.1988	Lahore to R/pindi and back Lahore	-do-
		-do-
6.5.1988	Lahore to R/pindi and stay for one day	-do-
8.5.1988	R/pindi to Lahore	-do-
11.5.1988	Lahore to R/pindi	-do-
12.5.1988	R/pindi to (Saudi Arabia)	-do-
13.5.1988	Mecca to Madina	-do-
14.5.1988	Kadira to Islamabad and Lahore	-do-
25.5.1988	Lahore to Chicha Watni to Lahore	-do-
29.5.1988	Lahore to R/pindi and Lahore	-do-
30.5.1988	Lahore to R/pindi to herket and back to Lahore	-do-
3.6.1988	Lahore to Kharepur (Shikhupura) and back to Lahore	-do-
14.6.1988	Lahore to D/pur and back Bakoro	-do-

15.6.1988	Bakoro to Multan to Bakoro 9	-do-
22.6.1988	Bakoro to R/pindi to Lahore	-do-
26.6.1988	Lahore to Gujranwal and back to Lahore	-do-
30.6.1988	Lahore to R/pindi to Murree and back Lahore	-do-
4.7.1988	Muree to Lahore	-do-

TOUR STAIL OF CAPT. (RETA) MUHAMMAD USMAN,
PERSONAL STAFF OFFICER G.P SECRETARIAT
PERIOD FROM 1985,90 (1985-86 TO 1989-90)

Date and Month	Places of Visit	Purpose of Journey	Amount of Pa8 BA
18.4.90	Lahore to Abu Dabi	On official Tour	Rs.
19.4.90	Stay at Abu Dabi	-do-	
20.4.90	Abu Dabi to Jaddah and Makkah	-do-	
21.4.90	Makkah Madina	-do-	
22.4.90 to 23.4.90	Stay at Madina	-do-	
24.4.90	Madina to Jaddah	-do-	
25.4.90	Jaddah to Karachi	-do-	
26.4.90	Stay at Karachi	-do-	
27.4.90	Karachi to Lahore	-do-	
6.5.90	Rawalpindi to Lahore		
7.5.90	Rawalpindi to Kohat and back to Rawalpindi	-do-	
8.5.90	Rawalpindi to Lahore		

صوبائی اسمبلی پنجاب
۲۷ فروری ۱۹۹۱ء

13.5.90	Lahore to Mangla, and Shawa, back Hangla and Mangla to Lahore	-do-	
14.5.90	Lahore to Rawalpindi to Kotli (A.J.K), Kotli to Mangla and back Lahore.	-do-	
15.5.90	Lahore to Faisalabad, and back to Lahore	-do-	
16.5.90	Lahore to Rawalpindi, and Murree	-do-	
17.5.90	Muree to Bagh (A.J.K) and back to Lahore	-do-	
19.5.90	Murree to Islamabad Lahore	-do-	
20.5.90	Lahore to Rawalpinid and back to Lahore	-do-	
24.5.90	Lahore to Rawalpindi	-do-	
25.5.90	Rawalpindi to Murree	-do-	
26.5.90	Stay at Murree.	-do-	Rs.3,025.00
27.5.90	Murree to Rawalpindi	-do-	
7.6.90	Lahore to Islamabad and back Lahore	-do-	
11.6.90	Lahore to Islamabad and back to Lahore	-do-	
15.6.90	Lahore to Islamabad	-do-	
16.6.90	Stay at Islamabad	-do-	
17.6.90	Islamabad to Lahore	-do-	
19.6.90	Lahore to Islamabad and back Lahore	-do-	

21.6.90	Lahore to Islamabad and back Lahore	-do-
24.6.90	Lahore to Islamabad	-do-
25.6.90	Islamabad to Lahore	-do-

DETAIL OF TOUR PROGRAMME OF
CAPT. TARIQ MASOOD (Retd)
PERSONAL STAFF OFFICER TO C.M.
FOR THE PERIOD FROM 1985-86 TO 1989-90

Month and Date	Places of visit	Purpose of Journey	Amount of TA/DA
7.3.90	Lahore to Islamabad	On On official tour	
8.3.90	Islamabad to lahore	-do-	
9.3.90	Lahore to Peshawar and back Lahore	-do-	
10.3.90	lahore to Sialkot and back Lahore	-do-	
14.3.90	Lahore to Layyah and back Lahore	-do-	
16.3.90	Lahore to Risalpur, Rawalpindi, Islamabad to Lahore	-do-	
25.3.90	Lahore to Rawalpindi and Islamabad	-do-	
26.3.90	Stay at Islamabad	-do-	
27.3.90	Islamabad to Lahore	-do-	Rs. 1,700.00
1.4.90	Lahore to Rawalpindi	-do-	

2.4.90	Rawalpini to Lahore	-do-	
7.3.90	Lahore to Rawalpindi and Murree	-do-	
8.4.90	Murree to Rawalpindi and Lahore	-do-	
13.4.90	Lahore to Karachi and back to Lahore	-do-	
14.4.90	Lahore to Rawalpindi and back to Lahore	-do-	
16.4.90	Lahore to Shorkot and back to Lahore	-do-	
30.4.90	Lahore to Rawalpindi and back to Lahore	-do-	Rs. 3,562.00
18.4.90	Lahore to Abu Dabai	-do-	
19.4.90	Stay at Abu Dhabai	-do-	
20.4.90	Abu Dhabai to Jeddah and Makkah	-do-	
21.4.90	Stay at Makkah	-do-	
22.4.90	Makkah to Madina	-do-	
23.4.90	Stay at Madina	-do-	
24.4.90	Madina to Jeddah	-do-	
25.4.90	Jeddah to Karachi	-do-	
26.4.90	Stay at Karachi	-do-	
27.4.90	Karachi to Lahore		Rs. 36,020.00
6.5.90	Lahore to Rawalpindi and back to Lahore	-do-	
7.5.90	Rawalpindi to Kohat and back Rawalpindi	-do-	
8.5.90	Rawalpindi to Lahore	-do-	

12.5.90	Lahore to Mangl (A.J.K) to Mirpur and back Mangla and Lahore	-do-	
13.5.90	Lahore to Mangla, Sohawa to Mangla to Lahore	-do-	
14.5.90	Lahore to Rawalpindi to Kotli (A.J.K), Mangla and back Lahore	-do-	
15.5.90	Lahore to Faisalaba, to Rawalpindi	-do-	
16.5.90	Rawalpindi to Lahore, Rawalpindi to Muree	-do-	
17.5.90	Murree to Bagn (A.J.K) and back Murree	-do-	
18.5.90	Murree to Muzaffergarh (A.J.K) and back Murree	-do-	
19.5.90	Muree to Islamabad and back to Lahore	-do-	
20.5.90	Lahore to Rawalpindi and back to Lahore	-do-	
24.5.90	Lahore to Rawalpindi and back to Lahore	-do-	
25.5.90	Lahore to Rawlpindi and Murree	-do-	
26.5.90	Stay at Murree	-do-	
27.5.90	Murree to Rawalpindi and Lahore	-do-	Rs,230.00
11.6.90	Lahore to Islamabad and back Lahore	-do-	
15.6.90	Lahore to Islamabad	-do-	
16.6.90	Stay at Islamabad	-do-	

17.6.90	Islamabad to Lahore	-do-	
19.6.90	Lahore to Islamabad nd bacl to Lahore	-do-	
21.6.90	Lahore to Islamabad and back to Lahore	-do-	
24.6.90	Lahore to Islamabad	-do-	
25.6.90	Islamabad to Lahore	-do-	Rs. 4,740.00

TOUR DETAIL CH. MR. SALEEM AKHTAR KAYANI C.M. SECRETAIAT PERIOD FROM 1985-86 TO 1989-90

Date and Month	Place of visit.	Purpose of jouney	Amount of TA/DA
12.12.1987	Lahore to Rawalpindi	On Official Tour	
16.12.1987	Lahore to Sahiwal	-do-	
17.12.1987	Sahiwal to Lahore	-do-	Rs.330/-
9.3.1988	Lahore to Sargodha	-do-	Rs.110/-
13.3.1988	Lahore to Okara and back Lahore	-do-	
15.3.1988	Lahore to Rajan Pur and back to Lahore	-do-	Rs.260/-
20.2.1988	Lahore to Fart Alias	-do-	
21.2.1988	Fart Abbas to Bonna Check Post	-do-	
22.2.1988	Bona Check Post to Bahawalpur and back Lahore	-do-	
22.3.1988	Lahore to Rawalpindi and back to Lahore	-do-	
27.3.1988	Lahore to Faisalabad, Jhang, Faisalabad and back to Lahore	-do-	

28.3.1988	Lahore to Sialkot and back to Lahore	-do-	
8.6.1988	Lahore to Sharakpur back to Lahore	-do-	
15.6.1988	Lahore to Bahawalpur and Multan and back to Lahore	-do-	
29.6.1988	Lahore to Rawalpindi	-do-	
30.6.1988	Rawalpindi to Check Roli Khan and Muree	do-	
1.7.1988	Murree to Rawalpindi	-do-	
2.7.1988	Stay at Raalpindi	-do-	
3.7.1988	Rawalpindi to Lahoe	-do-	
11.7.1988	Lahore to Deska back to Lahore	-do-	
13.7.1988	Lahore to Islamabad Rawalpindi	-do-	
14.7.1988	Rawalpindi to Lahore	-do-	
15.7.1988	Lahore to Multan and back to Lahore	-do-	
16.7.1988	Lahore to Rawalpindi	do-	
17.7.1988	Rawalpindi to Chakwal and back to Lahore	-do-	
19.7.1988	Lahore to Multan	do-	
20.7.1988	Multan to Lahore	do-	
1.8.1988	Lahore to Kasur and back to Lahore	do-	
25.8.1988	lahore to Rawalpindi	do-	
26.8.1988	Stay at Rawalpindi	-do-	
27.8.1988	Rawalpindi to Lahore	-do-	Rs.875/-
15.9.1988	Lahore to Harapa and Sahiwal	-do-	
16.9.1988	Sahiwal to Lahore	do-	

30.9.1988	Lahore to Okara amd back to Lahore	-do-	
31.10.1988	Lahore to Sahiwal	-do-	
1.11.1988	Sahiwal to Arifwala, Burewala, Thing Mero and back to Lahore	-do-	
10.1.1989	Lahore to Multan and Muzaffargarh	-do-	
11.1.1989	Muzaffargarh to Kot Adu and Multan and back to Lahore	-do-	
18.1.1989	Lahore to Faisalabad	-do-	
19.1.1989	Faisalabad to Lahore	-do-	
20.1.1989	Jhang to Lahore	do-	
21.1.1989	Jhang to Lahore	-do-	
23.1.1989	Lahore to Okara	-do-	
24.1.1989	Okara o Lahore	-do-	
25.1.1989	Lahore to Pasrur and back to Lahore	-do-	
30.1.1989	Lahore to Multan and Bahwalpur	-do-	
31.1.1989	Bahawalpur to Multan and back to Lahore	-do-	
4.2 1989	Lahore to Bahawalpur and Rehimyarkhan	-do-	
5.2.1989	Stay at Rehimyarkhan	-do-	
6.2.1989	Rehimyarkhan to Multan and back to Lahore	-do-	
15.2.1989	Lahore to Multan	-do-	
16.2.1989	Multan to Jhanian and Multan and back to Lahore	-do-	
20.2.1989	Lahore to Multan and back to Lahore	-do-	Rs.5290/-
26.3.1989	Lahore to Sahiwal and Multan	-do-	

27.3.1989	Multan to Lahore	-do-	
28.3.1989	Lahore to Jhang and back to Lahore	-do-	
3.3.1989	lahore to Karachi	-do-	
1.4.1989	karachi to lahore	-do-	
3.4.1989	Lahore to D.I.Khang and back to Lahore	-do-	Rs.2940/-
4.4.1989	Lahore to Islamabad and Rawalpindi	-do-	
5.4.1989	Rawalpindi to Abbottabad and Islamabad and back to Lahore	-do-	Rs.950/-
19.8.1989	Lahore to Farooqabad and back to Lahore	-do-	
26.8.1989	Lahore to Farooqabad and Rawalpindi	-do-	
27.8.1989	Rawalpindi to Islambad and back to Lahore		Rs.1100/-
5.10.1989	Lahore to Rawalpindi and back to Lahore	-do-	
10.10.1989	Lahore to Rawalpindi and back to Lahore	-do-	
13.10.1989	Lahore to Okara, Sahiwal and back to Lahore	-do-	Rs.1645/-
18.11.1989	Lahore to Bahawalpur and Rahimyarkhan	-do-	
19.11.1989	Rahimyarkhan to Sadaqabad and and back to R.Y.Khan	-do-	
20.11.1989	Rahimyarkhan o Liaquatpur back to Lahore	-do-	
21.11.1989	Sahiwal to Pakpatten and back to Lahore	-do-	

24.11.1989	Lahore to Mangla	-do-	
25.11.1989	Mangla to Dina and back to Lahore	-do-	
17.12.1989	Lahore to Bahawalpur	-do-	Rs.1420/-
18.1.1989	Behawalpur to Khanqah and Kotla Kusa Khan and Ahmed pur mist and back to Bahawalpur	-do-	
19.12.1989	Bahawalpur to Khairpur and Hasilpur and back to Lahore	-do-	
24.12.1989	Lahore to Islamabad and Murree	-do-	
25.12.1989	Murree to Islamabad and back to Lahore	-do-	
26.12.1989	Lahor to Islamabad & Rawalpind & Islamabad	-do-	
27.2.1989	Islmabad to Saidu Sharif	-do-	
28.12.1989	Stay at Sadu Sharif	-do-	
29.12.1989	Sadidu Sharif to Islamabad and Rawalpindi	-do-	
30.12.1989	Rawalpindi to in Dadan Khan and back to Lahore	-do-	
10.3.1990	Lahore o Sialkot and back to Lahore	-do-	Rs.3305/-
13.3.1990	Lahore to Multan	-do-	Rs.1275/-
14.3.1990	Multan to Layyah and back multan and Lahore	-do-	
17.4.1990	Lahore to Sherikot and back to Lahore	-do-	
30.4.1990	Lahore to Islamabad	-do-	
1.5.1990	Islamabad to lahore	-do-	
6.5.1990	Lahore to Islamabad	-do-	

8.5.1990	Islamabad to lahore	-do-	
12.5.1990	Lahore to Mangla	-do-	
13.5.1990	Stay at Mangla	-do-	
14.5.1990	Mangla to Islamabad and back to Lahore	-do-	
16.5.1990	Lahoe to Islambad and Murree	-do-	
17.5.1990 to 18.5.90	stay at Murree	-do-	
19.5.1990	Murree to Islamabad and back to Lahore	-do-	
20.5.1990	Lahore to Islamabad and back to Lahore	-do-	Rs.4785/-
16.6.1990	Lahore to Islamabad	-do-	
17.6.1990	Islamabad to Lahore	-do-	Rs.995/-

DETAIL OF TOUR PROGRAMME OF Mr. MUHAMMAD JAVID BHATTI TO C.M. SECRETARIAT FOR THE PERIOD FROM 1985-86 TO 1989-90

Month and Date	Pleaces of visit	Purpose of Journey	Amount of TA/DA
1.12.1989	Lahore to Rawalpini	On Official Tour	
16.12.1989	Lahore to Rawalpindi	-do-	
17.12.1989	Rawalpindi to Lahore	-do-	
25.12.1989	Lahore to Rawalpindi	-do-	
26.12.1989	Stay at Rawalpindi	-do-	
27.12.1989	Rawalpindi to Lahore	-do-	Rs. 1710/-

TOUR DETAILS OF Mr. MUHAMMAD ZAHIR
PERSONAL STAFF OFFICER TO C.M.
FORM 1985 TO 1990

Date and Month	Pleaces of Visit	Purpose of journey	Amoun of T.A/D.A
31.7.89	Rawalpindi to Lahore	Transfer Grant	Rs.3853-15
1.8.89	Lahore to Islamabad Islamabad to Lahore	On Official tour	
3.8.89	Lahore to Islambad	-do-	
4.8.89	Islamabad to Murree	-do-	
5.8.89	Stay at Murree	-do-	
6.8.89	Murree to Lahore	-do-	
7.8.89	Lahore to Okara Okara to Lahore	-do-	
14.8.89	Lahore to Murree	-do-	
15.8.89 to 18.8.89	Stay at Murree	-do-	
19.8.89	Murree to lahore	-do-	
26.8.89	Lahoe to Rawalpindi	-do-	
27.8.89	Rawalpindi to Peshwar	-do-	
28.8.89	Reshwar to Lahore	-do-	
30.8.89	Lahore to Murree	-do-	
31.8.89 to 1.9.89	Stay at Murree	-do-	
2.9.89	Murree to lahore	-do-	
4.9.89	lahore to Faisalbad Faislabad to Lahore	-do-	
5.9.89	Lahore to Multan and Multan to Lahore	-do-	
21.9.89	Lahore to Islamabad	-do-	
22.9.89	Islamabad to Lahore	-do-	
23.9.89	Lahore to Rawalpindi	-do-	

24.9.89	Rawalpindi to Lahore	-do-	
2.10.89	Lahore to Sialkot and Sialkot to Lahore	-do-	
9.10.89	Lahore to Islamabad and Islamabad to Lahore	-do-	
11.10.89	Lahore to Islamabad and Islamabad to Lahore	-do-	
13.10.89	Lahore to Sahiwal and Sahiwal to Lahore	-do-	
18.10.89	lahore to Islamabad Islambad to Lahore	-do-	
22.10.89	Lahore to Rawalpindi	-do-	
23.10.89 to 2.11.89	Stay at Rawalpindi	-do-	
3.11.89	Rawalpindi to Lahore	-do-	
11.11.89	Lahore to Quetta	-do-	
12.11.89	Quetta to Islambad	-do-	
13.11.89	Islamabad to Lahore	-do-	
14.11.89	Lahore to Karachi and Karachi to Lahore	-do-	
18.11.89	Lahore to Sadiqabad	-do-	
19.11.89	Stay at Sadiqabad	-do-	
20.11.89	Sadiqabad to Sahiwal	-do-	
21.11.89	Sahiwal to lahore	-do-	Rs.16836.00
1.12.89	Lahore to Islambad and Islamabad to Lahore	-do-	
2.12.89	Lahore to Faisalbad and Faisalbad to Lahore	-do-	
17.12.89	Lahore to Samma Satta	-do-	
18.12.89	Samma Satta to Bahawalpur	-do-	
19.12.89	Stay at Bahawalpur	-do-	

20.12.89	Bahawalpur to Lahore	-do-

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA	Amount spent on purchase of petrol
24.12.89	Lahore to Rawalpindi	On Official tour	Not yet drawn	Rs. 2285.00
25.12.89	Rawalpindi to Murree	-do-	-do-	
26.12.89	Stay at Murree	-do-	-do-	
27.12.89	Lahore to Islamabad	-do-	-do-	
28.12.89	Islamabad to Murree	-do-	-do-	
29.12.89	Murree to Lahore	-do-	-do-	
30.12.89	Lahore to Jhelum and Jhelum to Lahore	-do-	-do-	
31.12.89	Lahore to Bahawalpur	-do-	-do-	
1.1.90	Bahawalpur to Lahore	-do-	-do-	
5.1.90	Lahore to Karachi	-do-	-do-	
6.1.90	Karachi to Lahore	-do-	-do-	
7.1.90	Lahore to Kanganpur and Kanganpur to Lahore	-do-	-do-	
18.1.90	Lahore to Okara and Okara to Lahore	-do-	-do-	
26.1.90	Lahore to Karachi	-do-	-do-	
27.1.90	Karachi to Lahore	-do-	-do-	
28.1.90	Lahore to Murree	-do-	-do-	
29.1.90	Murree to Rawalpindi	-do-	-do-	
1.2.90	Stay at Rawalpindi	-do-	-do-	
2.2.90	Rawalpindi to Lahore	-do-	-do-	
4.2.90	Lahore to Rawalpindi and Rawalpindi to Lahore	-do-	-do-	
7.2.90	Lahore to Rawalpindi and Rawalpindi to Lahore	-do-	-do-	
11.2.90	Lahore to Rawalpindi and Rawalpindi to Lahore	-do-	-do-	
12.2.90	Lahore to Khana and Khana to Lahore	-do-	-do-	
13.2.90	Lahore to Manga Manga to Lahore	-do-	-do-	

16.2.90	Lahore to Paiwind and Paiwind to Lahore	-do-	-do-	
23.2.90	Lahore to Karachi and Karachi to Lahore	-do-	-do-	
26.2.90	Lahore to Rawalpindi	-do-	-do-	
27.2.90	Rawalpindi	-do-	-do-	
28.2.90	Rawalpindi to Lahore	-do-	-do-	
3.3.90	Lahore to Murree	-do-	-do-	
4.3.90	Murree to Lahore	-do-	-do-	
8.3.90	Lahore to Mangla and Mangla to Lahore	-do-	-do-	
9.3.90	Lahore to Peshwar and Peshwar to Lahore	-do-	-do-	
10.3.90	Lahore to Pasrur and Pasrur to Lahore	-do-	-do-	Rs. 16285.00
			Total	Rs.41,049.15/-

TOUR DETAILS OF MR. SHAHAWAR BABARPERSONAL STAFF OFFICER TO C.M. PUNJAB FOR THE PERIOD FROM 185-66 TO 1989-90

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA
20.5.88	Lahore to Rawalpindi and back Lahore	Official Business	Rs. 47,991.32
28.5.88	Lahore to Islamabad and back Lahore	-do-	
29.5.88	Lahore to Islamabad to Lahore	-do-	
18.6.88	Lahore to Islamabad to Lahore (England)	-do-	
20.6.88	London to Islamabad	-do-	Rs.41565.00
22.6.88	Islamabad to Lahore	-do-	
27.6.88	Rawalpindi to Lahore	-do-	
30.6.88	Lahore to Islamabad	-do-	
2.7.88	Islamabad to Lahore	-do-	
5.7.88	Lahore to Islamabad	-do-	Rs. 1,865.00
6.7.88	Islamabad to Lahore	-do-	

8.7.88 to 9.7.88	Lahore to Islamabad to Lahore	-do-	
9.7.88 to 22.7.88	Lahore to Islamabad to Lahore	-do-	
22.7.88 to 25.7.88	Lahore to Islamabad to Lahore	-do-	
15.9.88	Lahore to Sakiwal	-do-	
16.9.88	Sahiwal to Lahore	-do-	
18.9.88	Lahore to Peshawar	-do-	
20.9.88	Peshawar to Lahore	-do-	
26.9.88	Lahore to Rawalpindi to Lahore	-do-	Rs. 1,305.00
30.9.88	Lahore to Islamabad to Lahore	-do-	
4.10.88	Lahore to Islamabad	-do-	
5.10.88	Islamabad to Lahore	-do-	
6.10.88	Lahore to Islamabad to Lahore	-do-	
17.10.88 to 19.88	Lahore to Islamabad to Lahore	-do-	
20.10.88	Lahore to Islamabad and stay two days	-do-	Rs. 2,970.00
23.10.88	Islamabad to Lahore	-do-	
25.10.88	Lahore to Islamabad and stay two days	-do-	
28.10.88	Islamabad to Lahore	-do-	
16.11.88	Lahore to Faisalabad to Islamabad and back Lahore	-do-	
18.11.88	Lahore to Karachi and back Lahore	-do-	
28.12.88	Lahore to Islamabad and back Lahore	-do-	
5.1.89 to 6.1.89	Lahore to Islamabad and back Lahore	-do-	
9.1.89 to 10.1.89	Lahore to Rawalpindi to Bahawalpur and back to Lahore	-do-	
11.1.89	Lahore to Karachi stay and back Lahore	-do-	
14.1.89	Lahore to Skorkot and back Lahore	-do-	
21.1.89	Lahore to Bahawalpur R.Y.Khan and back Lahore	-do-	
4.2.89 to 6.2.89	Lahore to Faisalabad to Lahore	-do-	
19.2.89	Lahore to Multan to Lahore	-do-	

20.2.89	Lahore to Islamabad to Lahore	-do-	
15.3.89	Lahore to Islamabad to Lahore	-do-	
17.3.89	Lahore to Karachi stay and back Lahore	-do-	Rs. 11,722.50
31.3.89 to 1.4.89	Lahore to Rawalpindi to Lahore	-do-	
19.3.89 to 20.3.89	Lahore to Faisalabad to Lahore	-do-	
28.3.89	Lahore to Faisalabad to Lahore	-do-	Rs. 385.00
14.4.89	Lahore to Peshawar to Lahore	-do-	
9.6.89 to 10.6.89	-do-	-do-	
11.6.89 to 12.6.89	-do-	-do-	
14.6.89 to 15.6.89	-do-	-do-	
25.6.89	Lahore Islamabad to Lahore	-do-	
26.6.89	Lahore to Sheikhupura to Lahore	-do-	
27.6.89	Lahore to Rawalpindi	-do-	
28.6.89	Rawalpindi to Lahore	-do-	
30.6.89	Lahore to Islamabad to Lahore	-do-	
2.7.89	Lahore to Islamabad and stay	-do-	
4.7.89	Islamabad to Lahore	-do-	
5.7.89 to 7.7.89	Lahore to Islamabad and stay and back Lahore	-do-	
30.7.89	Lahore to Rawalpindi and stay two days	-do-	
3.8.89	Rawalpindi to Lahore	-do-	
4.8.89 to 6.8.89	Lahore to Rawalpindi to Lahore	-do-	
12.8.89	Lahore to Rawalpindi stay and back Lahore	.	
25.6.89	Lahore Islamabad to Lahore	-do-	
26.6.89	Lahor to Sheikhupura to Lahore	-do-	
27.6.89	Lahore to R/pindi	-do-	
28.6.89	R/pindi to Lahore	-do-	
30.6.89	Lahore to Islamabad to Lahore	-do-	
2.7.89	Lahore to Islamabad and stay	-do-	Rs. 6,705.60

4.7.89	Islambad to Lahore	-do-	
5.7.89 to 7.7.89	Lahore to Islamabad to stay and back Lahore	-do-	
30.7.89	Lahore to R/pindi and stay two days	-do-	
3.8.89	R/pindi to Lahore	-do-	
4.8.89 to6.8.89	Lahore to R/pindi stay and back Lahore	-do-	
12.8.89	Lahore to R/pindi to Lahore	-do-	
13.8.89 to 16.8.89	Lahore to R/pindi stay and back Lahore	-do-	
18.8.89	Lahore to Karachi	-do-	
19.8.89	Karachi to Lahore	-do-	Rs. 5,195,00
20.8.89	Islamabad to Lendon (England)	-do-	
21.8.89 to 7.9.89	Stay at London	-do-	
8.9.89	London to Karachi	-do-	
9.9.89	Karachi to Lahore	-do-	
19.10.89	Lahore to Peshawar and Peshawar to Islamabad	-do-	Rs. 1,08255.41
20.10.89	Islamabad to Lahore	-do-	
24.10.89	Bekro to Islamabad	-do-	
25.10.89 to 26.10.89	Stay to Islamabad	-do-	
27.10.89	Islamabad to Lahore	-do-	
2.12.89	Lahore to R/pindi and back Lahore	-do-	
6.12.89	Lahore to Karachi	-do-	
7.12.89	Karachi to Lahore	-do-	
5.12.90	Lahore to Karachi	-do-	
6.12.90	Karachi to Lahore	-do-	
11.12.90	Lahore to Bawalpur	-do-	
12.12.90 to 14.12.90	Stay at Bahawal pur	-do-	
15.12.90	Bahawal pur to Lahore	-do-	
18.12.90	Lahore to Okara and back to Lahore	-do-	
26.12.90	Lahore to Karachi	-do-	
27.12.90	Karachi to lahore	-do-	Rs. 8,550.00
23.12.90	Lahore to Karachi and back Lahore	-do-	Rs. 2,944.00

TOUR DATIEL OF MR. MUHAMMAD PERVEZ RATHORE PERSONAL STAFF OFFICER TO CHIEF MINISTER PUNJAB AB FOR THE PERIOED FOR 1985-86 TO 1989-90

Date and Month	*Places of visit	Persoose o Joureny	Amount TA/DA
26.3.89	Lahore to Sahiwal and back to Lahore	Official tour with Chief Minister Punjab	
28.3.89	Lahore to Jhang and back Lahore	-do-	
29.3.89 to 30.3.89	Lahore to Peshawar, Rawalpindi, and back to Lahore	-do-	
31.3.89 to 2.4.89	Lahore to Karachi and back Lahore	-do-	
3.4.89	Lahore to D.I Khan and back Lahore	-do-	
5.4.89 to 7.4.89	Lahore to pindi, Murree, Pindi and back to Lahore	-do-	
17.4.89	Lahore to Bhaipkra and back Lahore	-do-	
19.4.89	Lahore to Multan and back Lahore	-do-	
20.4.89 to 21.4.89	L - de-	-do-	
22.4.89 to 24.4.89	Laore to Sargodha and back Lahore	-do-	
25.4.89	Lahore to Faislabad and back to Lahore	-do-	
26.4.89	Lahore to Gujranwala and back to Lahore	-do-	
12.05.89 to 14.05.89	Lahore to Karachi and back to Lahore	-do-	
16.5.89	Lahore to Chitral and back to Lahore	-do-	
19.5.89	Lahore to Manshra and back to Lahore	-do-	
22.5.89 to 23.5.89	Lahore to Islamabad and back to Lahore	-do-	
29.5..89	Lahre to Islamabad and back Lahore	-do-	
30.5.89	Lahore to Karachi, Islamabad, and back Lahore	-do-	Rs. 12,130.00
22.3.89	Attack to Lahore	Transfer Tax	Rs. 6, 133.00
1.6.89	Lahore to Islmabad and back to Lahore	-do-	

4.6.89 to 5.6.89	-do-		
8.6.89	Lahore to Pindi	-do-	
11.6.89 to 12.6.89	Lahore to Pindi and back Lahore		
14.6.89	Lahore to Islamabad and back to Lahore		
30.6.89 to 7.7.89	-do-	-do-	Rs. 3,915.00

Total Rs. 212128.00

TOUR DETAIL OF L. COL. SULTAN HAIDER
PERSONAL STAFF OFFICER TO C.M. PUNJAB
FOR THE PERIOD 1985-86 TO 1989-90

Date of Month	Pleace visit	Purpose of Journey	Amount of TA/DA
1.11.1987	Lahore to Rawalpindi	Official Businese	
2.11.1987	R/pindi to Lahore	-do-	
7.11.1987	Lahore to R/pindi and back to Lahore	-do-	
9.11.1987	Lahore to Islamabad to Lahore	-do-	
10.11.1987	Lahore to Multan and back to Lahore	-do-	
27.11.1987 to 28.11.1987	Lahore to Faislabad and back to Lahore	-do-	
30.11.1987	Lahore to Okara, Bahawalpur, Multan Musaffar Garh and back to Lahore	-do-	Rs. 2,005.00
12.12.1987	Lahore to R/pindi and back to Lahore	-do-	
17.12.1987	Lahore to Okara, Arif Wala and Sahiwal and back to Lahore	-do-	
18.12.1987	Lahore to Sena Satta	-do-	
19.12.1987	Sena Satta to Bahawal Pur and Stay at Bahawal Pur	-do-	
20.12.1987	Stay at Banna Bahawal Pur	-do-	

نشان زدہ سوالات اور انکے جوابات

21.1.1987	Berra to Bahawal Pur and back to Lahore	-do-	
2.1.1988	Lahore to Kasure and back to Lahore	-do-	
19.1.1988	Lahore to Veiari and back Lahore	-do-	
24.1.1988	Lahore to B/pur to Lahore	-do-	
26.1.1988 to 27.1.1988	Lahore to Rawalpindi and back to lahore	-do-	
7.2.1988	lahore to R/pindi and back to Lahore	-do-	
8.2.1988	Lahore to B/pur and back to Lahore	-do-	
14.2.1988	Lahore to R/pindi	-do-	
15.2.1988	R/pindi to Lahore	-do-	Rs. 645.00
31.3.1988	Lahore to Karachi and Abu Dubai stay there and back Karachi and to Lahore	-do-	
4.4.1988	Lahore to Islamabad	-do-	
5.4.1988	Islamabad to Lendon (England) and stay at Lendon From 6.4.88 to 10.4.1988-do-	-do-	
11.4.1988 to 12.4.1988	Lendon to Karachi and back to Lahore	-do-	Rs. 97,666.69
14.4.1988	Lahore to Islamabad and back Lahore	-do-	
15.4.1988	Lahore to Islamabad	-do-	
16.4.1988	Islamabad to Lahore	-do-	
23.4.1988 to 24.4.1988	Lahore to R/pindi and back Lahore	-do-	Rs.9,518.00
6.5.1988	Lahore to R/pindi and stay for one day	-do-	
8.5.1988	Rawalpindi to Lahore	-do-	
11.5.1988	Lahore to R/pindi	-do-	

12.5.1988	R/pindi to Seceat (Saudi Arabia)	-do-	
13.5.1988	Mecca to Madina	-do-	
14.5.1988	Madina to Islamabad and lahore	-do-	
25.5.1988	Lahore to R/pindi and Lahore	-do-	
29.5.1988	Lahore to R/pindi and Lahore	-do-	
30.5.1988	Lahore to R/pindi to Shorkot and back to Lahore	-do-	
13.4.1988	Lahore to Sharqpur (Shaikhupura) and back to Lahore	-do-	
14.6.1988	Lahore to B/pur and back Lahore	-do-	
15.6.1988	Lahore to Multan to lahore 9	-do-	
22.6.1988	Lahore to Gujranwala and back to Lahore	-do-	
30.6.1988	Lahore to R/pindi to Murree and back Lahore	-do-	
4.7.1988	Murree to Lahore	-do-	
1.8.1988	Lahore to Kasur to Lahore	-do-	
2.8.1988	Lahore to Sialkot and back Lahore	-do-	
3.8.1988	Lahore to Wasirabad and back Lahore	-do-	
18.8.1988	Lahore to R/pindi and stay	-do-	
20.8.1988	R/pindi to Lahore	-do-	
22.8.1988 to 23.8.1988	Lahore to R/pindi and back to Lahore	-do-	
27.8.1988	Lahoe to R/pindi	-do-	
28.8.1988	R/pindi to Lahore	-do-	Rs. 2,770.00
1.9.1988	Lahore to R/pindi and stay	-do-	
3.9.1988	R/pindi to Lahore	-do-	
11.9.1988	Lahre to Karachi and stay	-do-	
12.9.1988	Karachi to Lahore	-do-	
13.9.1988	Islamabad to Lahore	-do-	

3.10.1988	Lahore to Multan and back Lahore	-do-	
23.10.1988	Lahore to-Islambad and back Lahore	-do-	Rs. 770.00
29.10.1988	Lahre to R/pindi and back Lahore	-do-	
1.11.1989	Lahore to Vehari and back Lahore	-do-	
2.11.1988	Lahore to Peshawar and back Lahore	-do-	
3.11.1988	Lahore to Sialkot and back Lahore	-do-	
4.11.1988	Lahore to R/pindi to Multan	-do-	
5.11.1989	Multan to Lahore	-do-	
6.11.1989	Lahore to Gujranwala to R/pindi and back to Lahore	-do-	
8.11.1988	Lahore to Vehari and back Lahore	-do-	
9.11.1988	Lahore to Faisalabad and back Lahore	-do-	
10.11.1989	Lahore to R/pindi and back Lahore	-do-	
11.11.1989	Lahore to Multan to Lahore	-do-	
12.11.1989	Lahore to Karachi	-do-	
13.11.1989	Karachi to Lahore	-do-	
23.11.1989	Lahore to R/pindi and back Lahore	-do-	
25.11.1989	Lahore to R/pindi and back Lahore	-do-	
26.11.1988	Lahore to Okara and back Lahore	-do-	
29.11.1988	Lahore R/pindi to Lahore	-do-	Rs.2,105.00
3.12.1988	Lahore to Islamabad and back Lahore	-do-	
11.12.1988	Lahore to Islamabad and back Lahore	-do-	
13.12.1988	-do-	-do-	
15.12.1988	-do-	-do-	
17.12.1988	-do-	-do-	
21.12.1988	-do-	-do-	
27.12.1988	Lahore to R.Y.Khan	-do-	
28.12.1988	Rahim Yar Khan to Lahore	-do-	Rs. 2,045.00
31.12.1988	Lahore to Karachi to Jaddah	-do-	
1.1.1989	Jeddah to Madina	-do-	

3.1.1989	Karachi to Karachi	-do-	
4.1.1989	Jeddah to Lahore	-do-	
5.1.1989	Lahore to Lahore	-do-	Rs. 30.086.93
11.1.989	Lahore to Multan and back Lahore	-do-	
15.1.1989	Lahore to Peshawar, and back Lahore	-do-	
19.1.1989	Lahore to Faisalabad and back Lahore	-do-	
22.1.1989	Lahore to R/pindi, Khan pur to R/pindi and Lahore-do-	-do-	
23.1.1989	Lahore to Sewat and back Lahore	-do-	
24.1.1989	Lahore to Peshawr and back Lahore	-do-	
25.1.1989	Lahore to Pasroor and back Lahore	-do-	Rs. 6,155.00
26.1.1989	Lahore to Rajan Pur and back Lahore	-do-	Rs. 6,155.00
8.2.1989	Lahore to R/pindi	-do-	
9.2.1989	Rawalpindi to Lahore	-do-	
9.2.1989	Lahore to Berewal to Lahore	-do-	
13.2.1989	Lahore to Karachi	-do-	
14.2.1989	Karachi to Lahore	-do-	
18.2.1989	Lahore to Multan to Lahore	-do-	
29.2.1989	Lahore to Islamabad to Lahore	-do-	Rs. 4,765.00
30.2.1989	Lahore to R/pindi and back Lahore	-do-	Rs. 2.930.00
31.2.1989 to 2.4.1989	Lahore to Karachi and back Lahore	-do-	
12.3.1989	Lahore to Karachi	-do-	
14.5.1989	Karachi to Lahore	-do-	
22.5.1989	Lahore to Karachi	-do-	
23.5.1989	Karachi to Lahore	-do-	675.00
3.7.1989	Lahore to Karachi to Jeddah	-do-	
10.7.1989	Jeddah to Madina to Mecca to Jeddah and to Macca	-do-	
16.7.1989	Mecca to Jeddah to Karachi	-do-	Rs.41,410.60
17.7 1989	Karachi to Lahore		
			Total Rs. 2,15,7,59.63

DETAIL OF TOUR PROGRAMME OF Mr. AKHTR, P.S.O. TO CHIEF-MINISTER SECRETARIAT FOR THE PERIOD FROM 1985-86 TO 1989-90

Month and Date	Places of vist	Purpose of Journey	Acmount of TA/DA
NIL	NIL	NIL	NIL .

(TOUR DETAILS OF Mr. ISRAR AHMAD P.S.O TO) CHIEF MINISTER PUNJAB FROM 1985 TO 1990

Date and Month	Places of Visit	Purpose of Journey	Amount of TA/DA
7.8.1986	Lahore to Multan and	-do-	
9.8.1986	back to Lahore	-do-	
9.8.1986	Lahore to Multan	-do-	
9.8.1986	Mutlan to Lahore	-do-	
2.9.1986	Lahore to Bahawalpur and back Lahore	-do-	Rs. 1207.50
7.9.1986	Lahore to Islamabad	-do-	
8.9.1986	Stay at Murree	-do-	Rs. 797.50
9.9.1986	Murree to Lahore	-do-	
17.9.1986	Lahore to Okara and back Lahore	-do-	
21.9.1986	Lahore to Gujranwala and back Lahore	-do- -do-	

29.9.1986	Lahore to Sialkote and back Lahore	-do-	Rs.212.50
28.10.1986	Lahore to Karachi	-do-	
29.10.1986	Stay at Karachi	-do-	
1.11.1986	Karachi to Lahore and back Lahore	-do-	
10.11.1986	Lahore to Bhawalpur	-do-	
11.11.1986	Stay at Bhawalpur	-do-	Rs. 3932.50
12.11.1986	Bhawalpur to Lahore	-do-	
17.11.1986	Lahore to Sialkot and back Lahore	-do-	
30.11.1986	Lahre to Gujrat	-do-	
1.12.1986	Gujrat to Lahore	-do-	
3.12.1986	Lahore to Bhawlpur	-do-	
4.12.1986	Bhawalpur to Lahore	-do-	
6.12.1986	Bahawalpur to Lahore	-do-	
	Lahore to Multan	-do-	
7.12.1986	Multan to Lahore	-do-	
16.1.1986	Lahore to Karachi	-do-	
7.1.1987	Stay at Karachi	-do-	
18.1.1987	Karachi to Lahore	-do-	
29.1.1987	Lahore to Multan and back to Lahore	-do-	Rs. 2400.00
4.2.1987	Lahore to Khenewal	-do-	
5.2.1987	Khenewal to Lahore	-do-	
9.2.1987	Lahore to Sangla Hill and Sangla to Lahore	-do-	
11.2.1987	Lahore to Rawalpindi	-do-	
12.2.1987	Rawalpindi to Lahore	-do-	

14.12.1987	Lahore to Gujranwala and Gujranwala to Lahore	-do-	
25.2.1987	Lahore to Sadiqabad	-do-	
26.2.1987	Sadiqabad to Lahore	-do-	Rs. 550.00
8.3.1987	Lahore to Faisalbad Faisalbad to Lahore	-do-	
9.3.1987	Shorkot to Lahore	-do-	
14.3.1987	Lahore to Multan Multan to Lahore	-do-	Rs. 250.00
			Total Rs. 9350.00

بہبود فنڈ کی تاحیات فراہمی

*96- حافظ سلمان بٹ۔ کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت نے حال ہی میں قواعد میں ترمیم کی ہے جس کی رو سے مرحوم سرکاری ملازمین کے خاندان 8 جون 1989ء سے تاحیات بہبود فنڈ (حصہ اول) سے ماہانہ امداد وصول کرنے کے حقدار ہوں گے۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ اس ترمیم کا اطلاع پہلے سے ماہانہ امداد وصول کرنے والوں پر بھی کر دیا گیا ہے۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ گزٹیڈ سرکاری ملازمین کے خاندان جنہوں نے صرف دس سال تک امدادی رقم وصول کی اور پھر اس وقت نافذ العمل قواعد کے مطابق انہیں امداد ملنی بند ہو گئی کہ صرف اس بناء پر محولہ بالا جز (الف) اور (ب) کے مساوی سلوک نہیں کیا جا رہا کہ بند کئے گئے معاملات کو دوبارہ نہیں کھولا جا سکتا ہے۔

(د) کیا یہ امر واقع ہے کہ ہنگامی قانون اور مذکورہ بالا ترمیم جاری کرنے کا مقصد مرحوم سرکاری ملازمین کے خاندانوں کو بلا امتیاز مالی امداد فراہم کرنا تھا۔

(ہ) کیا یہ حقیقت ہے کہ مرحوم سرکاری ملازمین کی بیواؤں کو نئے قواعد کے نافذالعمل ہونے کی تاریخ سے تاحیات فیملی پنشن لینے کی اجازت دے دی گئی تھی اگرچہ سابقہ قواعد کی رو سے دس سال تک پنشن کی وصولی کے بعد ان کے کیس ختم کر دیئے گئے تھے۔

(و) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس فرق کو (جو غیر اسلامی نیز آئین اور ہنگامی قانون بہبود فنڈ کے احکامات سے متعارض ہے) ختم کرنے اور جز (ج) میں مذکورہ امداد کی ادائیگی مرحوم سرکاری ملازمین کے خاندانوں کو بھی از سرنو جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی)

(الف) بہبود فنڈ کے قواعد میں مورخہ 9 ستمبر 1990ء کو جو ترامیم عمل میں لائی گئی ہیں ان کے

مطابق سرکاری ملازمین کی بیوگان کے لئے تاحیات ماہانہ امداد یکم جنوری 1990ء سے نافذ العمل کی گئی ہے۔

(ب) اس ترمیم کا اطلاق ان تمام بیوگان پر ہے جو کہ یکم جنوری 1990ء کو یا اس کے بعد سے بہبود فنڈ سے ماہانہ امداد وصول کر رہی ہیں۔

(ج) ماہانہ امداد کی مدت یکم ستمبر 1987ء سے دس سال کی بجائے پندرہ سال کر دی گئی تھی۔ جن بیوگان نے یکم جنوری 1990ء سے قبل اپنے پندرہ سال مکمل کر لئے تھے ان کی امداد منظور شدہ مدت کے ختم ہونے کے بعد صوبائی بہبود فنڈ بورڈ کے حکم کے بموجب انتظامیہ کی مالی مجبوریوں کے سبب بند کر دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں۔

(ہ) بہبود فنڈ کا فیملی پنشن سے کوئی تعلق نہ ہے تاہم اگر یہاں فیملی پنشن سے مراد بہبود فنڈ کی ماہانہ امداد ہے تو جواب اثبات میں ہے۔

(و) بہبود فنڈ کے موجودہ قوانین اور قواعد اسلامی قوانین اور آئین سے متعارض نہیں ہیں انتظامیہ کے محدود وسائل کے پیش نظر ایسے کیسوں کو دوبارہ نہیں کھولا جا سکتا ہے جو پہلے ہی بند ہو چکے ہیں۔

گریڈ سترہ میں کام کرنے والے مجسٹریٹوں کے عرصہ ملازمت کی تفصیل

*151- جناب حاکم علی بھٹی۔ کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

اس وقت صوبہ میں کل کتنے مجسٹریٹ گریڈ سترہ میں کام کر رہے ہیں اور ان کا زیادہ سے زیادہ عرصہ ملازمت کتنا ہے؟

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی)

اس وقت صوبہ میں گریڈ 17 میں مجسٹریٹ صاحبان کی 378 آسامیاں ہیں ان کے محاذ 371 صاحبان

تعینات ہیں۔ باقی ماندہ 7 آسامیوں کے لئے 4 افراد کی تعیناتی کی سفارشات پنجاب پبلک سروس کمیشن سے موصول ہو چکی ہیں۔ دو کے لئے تحصیلدار صاحبان کی ترقی کی منظور کی جا چکی ہے اور ایک آسامی جو معذور افراد کے لئے مختص شدہ ہے ہائی کورٹ میں کیس کی وجہ سے خالی ہے۔

2- اس وقت سب سے سینئر گروپ کا عرصہ ملازمت بطور مجسٹریٹ بارہ برس ہے۔ ماسوائے ایک مجسٹریٹ جن کا تعلق 1975ء براہ راست گروپ سے ہے اور دیگر 14 جو Superseded یا Deferred ہیں۔

صوبہ میں تعینات اسسٹنٹ کمشنر اور ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) کی تفصیل

*152- جناب حاکم علی بھٹی۔ کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اس وقت صوبہ میں کتنے اسسٹنٹ کمشنر اور ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) تعینات ہیں۔

(ب) منظور شدہ آسامیوں کی تعداد کیا ہے جو آسامیاں خالی ہیں ان کے لئے ڈی پی سی کا اجلاس کب ہو رہا ہے؟

وزیر خزانہ (شاہ محمود حسین قریشی)

(الف) اس وقت صوبہ میں 98 سب ڈویژنوں میں 97 اسسٹنٹ کمشنر اور اضلاع میں 31 ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جنرل تعینات ہیں۔

(ب) صوبہ میں اسسٹنٹ کمشنر / ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کی سطح کی 240 آسامیاں ہیں۔ ان میں اسسٹنٹ کمشنر جنرل۔ اسسٹنٹ کمشنر (ڈویلپمنٹ) وغیرہ شامل ہیں۔ 240 آسامیوں میں سے کوئی آسامی خالی نہ ہے۔

گریڈ سترہ میں کام کرنیوالے مجسٹریٹوں کے عرصہ ملازمت کی تفصیل

*154- جناب ریاض فتیانہ۔ کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

اس وقت صوبہ میں کل کتنے مجسٹریٹ گریڈ سترہ میں کام کر رہے ہیں اور ان کا زیادہ سے زیادہ عرصہ ملازمت کتنا ہے؟

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی)

(1) اس وقت صوبہ میں گریڈ 17 میں مجسٹریٹ صاحبان کی 378 آسامیاں ہیں ان کے محاذ 371 صاحبان تعینات ہیں۔ باقی ماندہ 7 آسامیوں کے لئے 4 افراد کی تعیناتی کی سفارشات پنجاب پبلک سروس کمیشن سے موصول ہو چکی ہیں۔ دو کے لئے تحصیلدار صاحبان کی ترقی منظور کی جا چکی ہے۔ اور ایک آسامی جو معذور افراد کے لئے مختص شدہ ہے۔ ہائی کورٹ میں کیس کی وجہ سے خالی ہے۔

(2) اس وقت سب سے سینئر گروپ کا عرصہ ملازمت بطور مجسٹریٹ بارہ برس ہے۔ ماسوائے ایک مجسٹریٹ جن کا تعلق 1975ء براہ راست گروپ سے ہے اور دیگر 14 جو Superseded یا Deferrred ہیں۔

صوبہ میں تعینات اسسٹنٹ کمشنر اور ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) کی تفصیل

*155- **جناب ریاض فتیانہ**۔ کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت صوبہ میں کتنے اسسٹنٹ کمشنر اور ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) تعینات ہیں۔

(ب) منظور شدہ آسامیوں کی تعداد کیا ہے جو آسامیاں خالی ہیں ان کی ترقی کے لئے ڈی پی سی کا اجلاس کب ہو رہا ہے؟

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی)

(الف) اس وقت صوبہ میں 98 سب ڈویژنوں میں 97 اسسٹنٹ کمشنر اور اضلاع میں 31 ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جنرل تعینات ہیں۔

(ب) صوبہ میں اسسٹنٹ کمشنر / ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کی سطح کی 240 آسامیاں ہیں۔ ان میں

اسسٹنٹ کمشنر جنرل۔ اسسٹنٹ کمشنر (ڈویلپمنٹ) وغیرہ شامل ہیں۔ 240 آسامیوں میں سے کوئی آسامی خالی نہیں ہے۔

صوبہ پنجاب میں پی سی ایس (انتظامیہ) افسران کی ترقی

*161- حاجی غلام صابر انصاری۔ کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان میں گریڈ سترہ کے پی سی ایس (انتظامیہ) افسران اور اے پی یو جی افسران کو ایس ڈی ایم / اسسٹنٹ کمشنر تعینات کیا جاتا ہے اور اس کے بعد ان کی ترقی یکساں طور پر گریڈ اٹھارہ میں ہوتی ہے اور دونوں افسران ہی گریڈ اٹھارہ میں ترقی پانے کے بعد ڈپٹی سیکرٹری / ڈپٹی کمشنر تعینات ہونے کے اہل ہوتے ہیں۔

(ب) اگر جز (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو پھر صرف صوبہ پنجاب میں ایک متضاد طریقہ کار کیوں روا رکھا ہوا ہے جس سے سراسر پی سی ایس (انتظامیہ) افسران کے ترقی کے مواقع جات مزید مسدود ہو جاتے ہیں؟

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی)

(الف) اور (ب)

یہ اطلاع صوبہ سندھ اور بلوچستان سے طلب کی جا رہی ہے جواب آنے پر اس سوال کا جواب عرض کر دیا جائے گا۔

پنجاب اسمبلی میں منظور کی جانے والی سفارشات پر عملدرآمد

*162- حاجی غلام صابر انصاری۔ کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی سی ایس (انتظامیہ) افسران کے بارہ میں سال 1986ء میں صوبائی اسمبلی کی جانب سے متفقہ طور پر سفارشات منظور کی گئی تھیں اور ان سفارشات میں سے ایسی سفارشات جن کا وفاقی حکومت یا وفاقی سول سروس سے کوئی تعلق نہ ہے پر عملدرآمد کو التواء میں رکھا ہوا ہے حالانکہ حکومت پنجاب نے اس بارہ میں سابقہ صوبائی اسمبلی میں ایک پالیسی

بیان بھی داخل کیا تھا۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ سفارشات پر عملدرآمد کرنے کو تیار ہے؟

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی)

(الف) یہ درست ہے کہ 1986ء میں صوبائی اسمبلی نے پی سی ایس (انتظامیہ) افسران کے بارہ میں سفارشات منظور کی تھیں۔ ان سفارشات کی روشنی میں مندرجہ ذیل اقدامات کئے جا چکے ہیں۔

1) صوبائی افسران کی سکیل نمبر 18 اور اگلے سکیلوں میں ترقی کیلئے کم از کم مدت ملازمت کا تعین کر دیا گیا ہے۔

2) ای اے سی عہدے کی 55 آسامیوں کا درجہ بڑھا کر انہیں اے سی رینک میں کر دیا گیا ہے۔ ان آسامیوں میں سابقہ پی سی ایس کے ای اے سی درجہ کے ملازمین کو ترقی دے کر متعین کر دیا گیا ہے۔

3) صوبائی حکومت کے تمام کیڈر کے ملازمین کو سرکاری وظائف پر بیرون ملک تربیت کیلئے اہلیت اور موزونیت کی بنیاد پر مواقع فراہم کئے جا رہے ہیں اور کسی گروپ کے ساتھ ترجیحی سلوک نہیں کیا جا رہا۔

4) سابقہ پی سی ایس کیڈر میں بھرتی کیلئے مقابلے کا امتحان باقاعدگی اور تسلسل سے ہو رہا ہے۔

5) سابق پی سی ایس اور دیگر صوبائی افسران کی تربیت کیلئے ایک اکیڈمی کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔

6) ایڈیشنل کمشنر کی 13 آسامیوں کو "اپ گریڈ" کر کے سکیل 19 / 18 میں کر دیا گیا ہے۔

7) ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) اور اسسٹنٹ کمشنر (جنرل) کی آسامیوں کو "اپ گریڈ" کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ جس سے پی سی ایس افسران کے ڈپٹی کمشنر / ڈپٹی سیکرٹری رینک میں ترقی کے مزید مواقع فراہم ہو جائیں گے۔

8) پی سی ایس (انتظامیہ) کے چار اور صوبائی سیکرٹریٹ سروس کے ایک افسر کو سکیل 21 میں ترقی

دی گئی ہے۔

9) حالات ملازمت بہتر بنانے کیلئے مزید اقدامات کا جائزہ لینے کیلئے ایک کمیٹی وزیر مال کی سربراہی میں تشکیل دی گئی ہے۔ جس کی سفارشات کا انتظار ہے۔

ب) چونکہ اکثر سفارشات کا تعلق ایسے معاملات سے ہے جو وفاقی حکومت کے مشورے ہی سے طے پائے جاتے ہیں۔ اس لئے ان پر عملدرآمد کے ارادے سے اسٹیبلشمنٹ ڈویژن سے تحرک کیا گیا۔ اسٹیبلشمنٹ سیکرٹری کی زیر صدارت تمام صوبائی چیف سیکرٹریوں پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ یہ معاملات اس کمیٹی کے زیر غور ہیں۔ مرکزی حکومت کی خدمت میں یہ عرض کیا گیا ہے کہ وہ جلد از جلد ان امور پر فیصلہ کرے۔

اسسٹنٹ کمشنر کی آسامی کیلئے گریڈوں میں فرق کی وجوہات

*163- حاجی میاں شہباز احمد۔ کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملک بھر میں جملہ سرکاری ملازمین وفاقی و صوبائی سول سروسز کے لئے ایک ہی پے سکیل نافذ ہیں۔ اور جملہ آسامیوں پر مقرر کردہ سکیل کے حامل افسران کو ہی تعینات کیا جاتا ہے ماسوائے مخصوص حالات میں جب اس سکیل میں موزوں آفیسر دستیاب نہ ہو۔

(ب) صوبہ میں اسسٹنٹ کمشنر کی آسامی پر پی سی ایس (انتظامیہ) کے افسران کو گریڈ اٹھارہ میں بطور اسسٹنٹ کمشنر تعینات کیا جاتا ہے مگر اسی آسامی پر اے پی یو جی افسران کو گریڈ سترہ میں تعینات کیا جاتا ہے۔

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس بارہ میں واضح اور غیر مبہم اعلان کرے کہ آیا اسسٹنٹ کمشنر کی آسامی گریڈ سترہ کی ہے یا گریڈ اٹھارہ کی نیز یہ بھی بتایا جائے کہ پی سی ایس (انتظامیہ) افسران کے ساتھ یہ امتیازی سلوک کرنے کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی)

(الف) درست ہے۔ صوبائی اور مرکزی سروسز کے تمام گریڈوں میں تنخواہ کے سکیل یکساں ہیں۔

(ب) درست ہے۔

(ج) پنجاب سول سروس (Pay Revision) قواعد 1973ء کے مطابق اے۔ پی۔ یو۔ جی افسران کے لئے اسسٹنٹ کمشنر کا عہدہ گریڈ 17 میں ہے جبکہ پی سی ایس انتظامیہ کے لئے گریڈ 18 میں ہے۔ پی سی ایس انتظامیہ کے افسران اپنے قواعد ملازمت کے مطابق گریڈ 17 میں بطور EAC بھرتی ہوتے ہیں اور ترقی پانے کے بعد گریڈ 18 میں بطور اسسٹنٹ کمشنر تعینات ہوتے ہیں۔

پی سی ایس افسران کی ترقی کو آسان بنانے کیلئے اقدام

*168- جناب ذوالفقار احمد اعوان۔ کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی سی ایس (انتظامیہ) افسران کو گریڈ سترہ سے گریڈ اٹھارہ میں ترقی پانے کے لئے دو دفعہ ترقی کے مراحل سے گذرنا پڑتا ہے یعنی ایک دفعہ انہیں سکیل نمبر اٹھارہ میں اور پھر گریڈ اٹھارہ میں دوبارہ ترقی دی جاتی ہے جو کہ طریقہ کار نہ تو ملک کے کسی دیگر صوبوں میں ہے اور نہ ہی اس صوبہ کے کسی دیگر محکمہ میں مروج ہے۔

(ب) اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس تفاوت کو دور کرنے کو تیار ہے؟

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی)

(الف) صوبائی سول سروس (سابقہ پی سی ایس) کے افسران کی بھرتی بطور ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوتی ہے۔ قواعد و ضوابط کے تحت وہ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سے بطور اسسٹنٹ کمشنر اور بعد ازاں بطور ڈپٹی کمشنر/ڈپٹی سیکرٹری ترقی پاتے ہیں۔ جس کے ساتھ "سپیشل تنخواہ" منسلک ہے۔ صوبہ پنجاب میں ترقی کا یہ نظام صوبائی سیکرٹریٹ سروس اور دیگر محکموں مثلاً لیبر، محکمہ صنعت و معدنی ترقی میں بھی رائج ہے۔ یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ ترقی آسامی پر ہوتی ہے نہ کہ سکیل میں۔

(ب) جواب (الف) کی روشنی میں اس کا جواب غیر ضروری ہے۔

ایک ہی گریڈ میں دو بار ترقی کے طریقہ کو ختم کرنا

*169- جناب ذوالفقار احمد اعوان۔ کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دسمبر 1986ء میں خصوصی کمیٹی کی متفقہ طور پر کی جانے والی سفارشات میں ایک ہی گریڈ اٹھارہ میں پی سی ایس (انتظامیہ) افسران کو دوبارہ ترقی کے طریقہ کار کو غیر قانونی اور خلاف قاعدہ قرار دیا جا چکا ہے۔

(ب) اگر ایسا ہے تو اس بارہ میں حکومت نے کیا عملی اقدامات کئے ہیں ؟

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی)

(الف) اس حد تک درست ہے کہ 1986ء میں خصوصی کمیٹی نے گریڈ اٹھارہ میں پی سی ایس کی دوبارہ ترقی کو ختم کرنے کی سفارش کی تھی۔

(ب) ان سفارشات پر عملی اقدامات سے پہلے وفاقی حکومت سے مشاورت اور منظوری ضروری ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق اے۔ پی۔ یو۔ جی افسران سے بھی ہے۔ وفاقی سطح پر چیف سیکرٹریز کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے۔ صوبائی سطح پر بھی وزیر مال کی صدارت میں ایک کمیٹی لائحہ عمل پر غور کر رہی ہے۔ ان کمیٹیوں کی سفارشات آنے پر مزید اقدامات کئے جائیں گے۔

پی سی ایس اور وفاقی سروس کے مابین پچاس فیصد کوٹہ کی تقسیم پر عملدرآمد

*189- ملک احمد علی اولکھ۔ کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 1978ء میں گورنر پنجاب نے پی سی ایس سروس کی زبوں حالی کے پیش نظر اس وقت کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری جو وفاقی سروس کے افسر تھے کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی اور اس کمیٹی کی رپورٹ پر فیصلہ صادر فرمایا تھا کہ پنجاب میں گریڈ 19 اور اس سے اوپر انتظامی امور کی تمام آسامیاں پی سی ایس اور وفاقی سروس کے مابین پچاس پچاس فیصد کی بنیاد پر تقسیم ہونگی

مگر تاحال اس فیصلہ پر عملدرآمد نہیں کیا گیا۔

(ب) اگر ایسا ہے۔تو اس سلسلے میں حائل مشکلات کے بارے میں معزز ایوان کو آگاہ فرمایا جائے۔ اور کیا حکومت پنجاب اس فیصلہ پر عملدرآمد کرانے کے بارے میں سنجیدہ ہے اگر ہے تو کب تک ؟

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی)

(الف) یہ درست ہے۔ تمام آسامیوں پر وفاقی افسران یا صوبائی افسران تعینات کئے جا سکتے ہیں۔ اس سفارش پر عملدرآمد سے قبل سی۔ ایس۔ پی (سکیل و کیڈر) رولز 1954ء کی ترمیم ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت پنجاب اور وفاقی حکومت کے درمیان مشاورت جاری ہے۔

(ب) اس کا جواب جزو (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

صوبائی انتظامی آسامیوں پر وفاقی افسروں کی تعیناتی کی وجوہات

* 190- ملک احمد علی اولکھ۔ کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آئین کی آرٹیکل 240 کے تحت وفاق اور صوبوں کی علیحدہ علیحدہ سول سروسز قائم ہیں اور ان میں تقرر اور قواعد و ضوابط مرتب کرنے یا ترمیم کرنے کے اختیارات بالترتیب پارلیمنٹ (وفاقی حکومت) صوبائی اسمبلی (صوبائی حکومت) کو حاصل ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس آرٹیکل کی رو سے صوبائی نظم و نسق اور امن عامہ کی ذمہ داری صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی انتظامی آسامیوں پر وفاقی سول سروس اے پی او جی افسران کی تعیناتی خلاف آئین ہے۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبوں میں وفاقی اور دوسرے صوبوں کے افسران کی تعیناتی متعلقہ صوبائی حکومت کی مرضی اور خواہش پر صرف چند آسامیوں پر رول گیارہ پنجاب سول سروسز اپوائنٹمنٹ اینڈ کنڈیشن آف سروس رولز 1974ء کے تحت ہی کی جا سکتی ہے ؟

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی)

(الف) اس حد تک درست ہے کہ آئین کے آرٹیکل 240 کے تحت صوبائی سروسز اور صوبائی معاملات سے متعلق آسامیوں کے لئے تقرری اور سروس کے قواعد و ضوابط طے کرنا صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں آتا ہے اور آل پاکستان سروس جو کہ صوبوں اور وفاق کے درمیان ایک مشترکہ سروس ہے' کے قواعد و ضوابط کا اختیار پارلیمنٹ کو ہے۔

(ب) آئین کی دفعہ 240 سول سروسز سے متعلق ہے۔

(ج) آئین کی دفعہ 240 کے تحت آل پاکستان سروس صوبوں اور وفاق کے درمیان مشترکہ سروس ہے جو کہ 1950ء میں اس وقت کے گورنر جنرل پاکستان اور صوبوں کے گورنروں کے مابین ایک معاہدہ کے تحت وجود میں آئی اور صوبوں میں وفاقی ملازمین کی تعیناتی (کمپوزیشن اینڈ کیڈر) رولز کی شیڈول میں مختص کی گئی آسامیوں پر کی جاتی ہے۔ مزید برآں رول گیارہ کے تحت صوبائی حکومت کو کلی اختیار ہے کہ وہ کسی بھی وفاقی ملازم کو صوبہ کی کسی بھی آسامی پر اس کی اہلیت و موزونیت کے مطابق تعینات کر سکتی ہے۔

(د) جزو (ج) میں جواب دیا جا چکا ہے۔

صوابدیدی فنڈ حاصل کرنے والوں کی تفصیل

*194- ڈاکٹر سید خاور علی شاہ۔ کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ۔

1988ء سے لے کر آج تک ضلع خانیوال میں کن کن افراد کو وزیراعلیٰ کے صوابدیدی فنڈز سے کتنی کتنی رقوم فراہم کی گئی صوابدیدی فنڈ حاصل کرنے والے افراد کے نام اور پتہ جات نیز یہ رقم کن کن مقاصد کے تحت ان کو دی گئی؟

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی)

صوابدیدی فنڈ سے امداد خالصتاً" انسانی ہمدردی کی بنیاد پر دی جاتی ہے۔ اس فنڈ سے امداد کرتے وقت کسی شخص' حلقے یا علاقے کے ساتھ ترجیحی سلوک نہیں کیا جاتا اور نہ ہی کسی علاقے یا حلقے

کا جدا جدا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ ضلع خانیوال کے افراد کا جنہوں نے وزیر اعلیٰ کے صوابدیدی فنڈ سے اعانت حاصل کی کے علیحدہ ریکارڈ کے نہ ہونے کے وجہ سے اس علاقے کے افراد کی فہرست مہیا کرنا ممکن نہیں ہے۔ تاہم اس فنڈ سے جن افراد کی اعانت کی جاتی ہے ان میں غریب' نادار' مفلس اور بے سہارا لوگ' ہونہار' نادار طلباء' ناگہانی آفات سے متاثرہ لوگ' مہلک امراض میں مبتلا ضرورت مند مریض جن کا علاج اندرون ملک ممکن نہ ہو۔ یتیم بچیوں کی شادی کے لئے امداد' کارہائے نمایاں کرنے والے فن کاروں' ادیبوں اور صحافیوں کی حوصلہ افزائی جیسے مقاصد شامل ہیں۔

وزیراعلیٰ اور وزراء کے دوروں کی تفصیل

*223- **خان غلام سرور خان**۔ کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) موجودہ کابینہ کے ارکان بشمول وزیراعلیٰ نے اپنے عہدے کا حلف اٹھانے سے لے کر 15 جنوری 1991ء تک صوبہ کے کس کس مقام کا کس مقصد کے لئے دورہ کیا ؟

(ب) متذکرہ دوروں میں وزیراعلیٰ اور وزراء صاحبان کے ساتھ جانے والے افسران اور عملہ کے نام اور تعداد کیا تھی اور اخراجات کیا کئے۔ ہر دورہ کی تفصیل الگ الگ بیان کی جائے۔

(ج) وزیراعلیٰ اور وزراء صاحبان نے ہر دورہ پر کتنا ٹی اے / ڈی اے اور کتنا پٹرول خرچ ہوا۔ تفصیل الگ الگ بیان کی جائے۔

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی)

حکومت پنجاب کی موجودہ کابینہ بشمول وزیراعلیٰ اکیس (21) ارکان پر مشتمل ہے۔ وزیراعلیٰ صاحب نے اپنے عہدہ کا حلف 8 نومبر 1990ء اور وزراء صاحبان نے اپنے عہدوں کا حلف 17 نومبر 1990ء کو اٹھایا۔ انہوں نے اپنے عہدوں کا حلف اٹھانے سے لے کر 15 جنوری 1991ء تک مع عملہ جن جن مقامات کا دورہ کیا اس کے مقاصد' وصول کردہ ٹی اے / ڈی اے اور پٹرول پر اٹھنے والے اخراجات کی تفصیل الگ الگ لف ہے۔

TOUR DETAILS OF MR. GHULAM HAIDER WYNE
CHEIF MINISTER PUNJAB.

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA	Amount spent on purchase of petrol
12.11.1990	Lahore to Islamabad	On official tour		Rs.949.76
13.11.1990	Islamabad to Lahore	"		
15.11.1990	Lahore to Multan and back	"		
16.11.1990	Lahore to Faisalabad and back	"		Rs. 875.00
24.11.1990	Lahore to Wazirabad and back Lahore	"		
25.11.1990	Lahore to Rawalpindi	"		
26.11.1990	Rawalpindi to Lahore	"		
3.12.1990	Lahore to Mianchannu & back	"	"	
6.12.1990	Lahore to Mianchannu & back	"	"	
7.12.1990	Lahore to Mianchannu & back	"	"	
11.12.1990	Lahore to Bahawalpur & back	"	"	
12.12.1990	Lahore to D.G.Khan and back	"	"	
13.12.1990	Lahore to Sargodha and back	"	"	
15.12.1990	Lahore to Gujranwala & back	"	"	
16.12.1990	Lahore to Multan & back	"	"	
21.12.1990	Lahore to Islamabad & back.	"	TA/DA not yet drawn.	
1.1.1991	Lahore to Gujranwala & Mianchannu and back.	"	"	
2.1.1991	Lahore to Faisalabad & back	"	"	
3.1.1991	Lahore to Talagang/Faisalabad & back	"	"	
4.1.1991	Lahore to T.T.Singh & back	"	"	
5.1.1991	Lahore to Sargodha/Narowal & back	"	"	
7.1.1991	Lahore to Multan/Muzaffargarh/ Mianchannu and back.	"	"	
9.1.1991	Lahore to Mianchannu & back.			

نشان زدہ سوالات اور انکے جوابات

10.1.1991	Lahore to Jhang/Chak Jhumra/ T.T.Singh/Okara & back.	"	"
11.1.1991	Lahore to Islamabad & back.	"	"
12.1.1991		"	"
13.1.1991		"	"

DETAIL OF TOUR PROGRAMME OF CAPT, (RETD.) MUHAMMAD USMAN, PERSONAL STAFF OFFICER, TO THE CHIEF MINISTER PUNJAB, FROM 16.11.1990 TO 15.1.1991.

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA
16.11.90	Lahore to Faisalabad & back to Lahore	Official	
24.11.90	Lahore to Wazirabad & back to Lahore		
25.11.90	Lahore to Rawalpindi and stay		
26.11.90	Rawalpindi to Lahore.		
10.12.90	Lahore to Islamabad & back to Lahore	"	
11.12.90	Lahore to Bahalwalpur & Multan	"	
12.12.90	Multan to D.G.Khan and back to Lahore	"	
13.12.90	Lahore to Sargodha & back to Lahore.	"	
14.12.90	Lahore to Rawalpindi & stay	"	
15.12.90	Rawalpindi to Lahore'	"	
16.12.90	Lahore to Multan & stan	"	
17.12.90	Multan to Rawalpindi & stay	"	
18.12.90	Rawalpindi to Lahore	"	
21.12.90	Lahore to Rawalpindi & back to Lahore	"	
24.12.90	Lahore to Salalpur Sharif and back	"	Rs.2780.00
1.1.91	Lahore to Faisalabad & stay	"	

2.1.91	Faisalabad to Lahore	"
3.1.91	Lahore to Gujranwala/Talagang Faisalabad & back to Lahore.	"
4.1.91	Lahore to Toba Tek Singh & back	"
5.1.91	Lahore to Narowal/Sargodha & back	"
7.1.91	Lahore to Multan & back to Lahore	"
9.1.91	Lahore to Multan & stay	"
10.1.91	Multan to Lahore.	"
11.1.91	Lahore to Rawalpindi & stay	"
12.1.91	Stay at Rawalpindi/Islamabad	"
13.1.91	Rawalpindi to Lahore	"
16.1.91	Lahore to Faisalabad & stay	"

DETAIL OF TOUR PROGRAMME OF CPAT. (R) TARIQ MASUD,
PERSONAL STAFF OFFICER TO THE CHIEF MINISTER, PUNJAB FROM 16-11-90 TO 15-1-1991.

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA
2.12.90	Lahore to Rawalpindi	Official Tour	Rs. 2555.00
3.12.90 to 6.12.90	Stay at Rawalpindi/Islamabad	"	"
7.13.90	Rawalpindi to Lahore	"	"
16.12.90	Lahore tro Islamabad	"	"
17.12.90	Islamabad to Lahore	"	"

TOUR DETAILS OF MR. MUHAMMAD ARSHAD BHATTI
DEPUTY SECY. TO C.M. PUNJAB FROM 16.11.90 TO 15.1.91

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA
16.11.90	Lahore to Faisalabad and back Lahore	On Official Tour	
24.11.90	Lahore to Wazirabad and back Lahore	"	
25.11.90	Lahore to Rawalpindi	"	
26.11.90	Rawalpindi to Lahore		
3.12.90	Lahore to Mianchannu and back Lahore		
6.12.90	Lahore to Mianchannu		
7.12.90	Mianchannu to Lahore		
11.12.90	Lahore to Bahawalpur and back Lahore		
12.12.90	Lahore to D.G. Khan and back Lahore		
13.12.90	Lahore to Sargodha and back Lahore		
15.12.90	Lahore to Gujranwala and back Lahore		
16.12.90	Lahore to Multan and back Lahore		
21.12.90	Lahore to Islamabad and back Lahore		
1.1.91	Lahore to Gujranwala		
2.1.91 to 4.1.91	Stay at Gujranwala and Faisalabad and T.T. Singh		
5.1.91	T.T. Singh to Lahore		
7.1.91	Lahore to Multan and back Lahore		
9.1.91	Lahore to Mianchannu and back Lahore		
10.1.91	Lahore to Jhang and back Lahore		
11.1.91	Lahore to Islamabad		
12.1.91 to 13.191	Stay at Islamabad		(Not Yet drawn)

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA
16.11.90	Lahore to Faisalabad and back Lahore	Official	Not Yet claimed
24.11.90	Lahore to Wazirabad and back Lahore	-do-	
25/25.11.90	Lahore to Rawalpindi and back Lahore	-do-	
3.12.90	Lahore to Mianchannu and back Lahore	-do-	
6.12.90	Lahore to Mianchannu	-do-	
7.12.90	Mianchannu to Lahore	-do-	
11.12.90	Lahore to Bahawalpur and back Lahore	-do-	
12.12.90	Lahore to D.G. Khan and back Lahore	-do-	
13.12.90	Lahore to Sargodha and back Lahore	-do-	
15.12.90	Lahore to Gujranwala and back Lahore	-do-	
16.12.90	Lahore to Multan and back Lahore		
21.12.90	Lahore to Islamabad and back to Lahore	-do-	
1.1.91	Lahore to Gujranwala/Mianchannu and back	-do-	
2.1.91	Lahore to Faisalabad and back	-do-	
3.1.91	Lahore to Talagang/Faisalabad and back	-do-	
4.1.91	Lahore to Toba Tek Singh and back	-do-	
5.1.91	Lahore to Sargodha/Narowal and back	-do-	
7.1.91	Lahore to Multan/Muzaffargarh/Mian Channu and back	-do-	
9.1.91	Lahore to Mian Channu and back	-do-	
10.1.91	Lahore to Jhang/Chak Jumra/TT Sing/Okara & back	-do-	
11.1.91	Lahore to Islamabad	-do-	
12.1.91	Lahore to Islamabad	-do-	
13.1.91	Lahore to Islamabad	-do-	

TOUR DETAILS OF MR. MUHAMMAD ARSHAD LODHI, MINISTER FOR REVENUE PUNJAB.

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA	Amount spent on purchase of petrol
20.11.90	Lahore to Sahiwal	On Official Tour	Rs. 3250.00	Rs.3216.90
23.11.90	Stay at Sahiwal	" "		
24.11.90	Sahiwal to Lahore	" "		
7.12.90	Lahore to Faisalabadf & back to Lahore	"		
13.12.90	Lahore to Harappa	" "		
14.12.90 to 16.12.90	Stay at Harappa	" "		
17.12.90	Harappa to Lahore	" "		
20.12.90	Lahore to Harappa	" "		
21.12.90	Harappa to Lahore	" "		
1.1.91	Lahore to Gujranwala & back Lahore	"		
2.1.91	Lahore to Pasrur & back Lahore	" "		
3.1.91	Lahore to Narowal	" "		
4/5.1.91	Stay at Narowal	" "		
6.1.91	Narowal to Lahore	" "		
7.1.91	Lahore to Faisalabad	" "		
8/9.1.91	Stay at Faisalabad	" "		
10.1.91	Faisalabad to Lahore	" "		
11.1.91	Lahore to Harappa	" "		
12.1.91	Stay at Harappa	" "		
13.1.91	Harappa to Lahore	" "		
31.1.91	Lahore to Harappa	" "		
1.2.91	Harappa to Lahore	" "		

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

TOUR DETAILS OF Mr: GHULAM HUSSAIN DRIVER WITH MINISTER REVENUE PUNJAB FROM 16.11.90 TO 15.191

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA
22.11.90	Lahore to Sahiwal	On Official Tour	Not Yet Drawn
23.11.90	Stay at Sawhiwal	" "	
24.11.90	Sahiwal to Lahore	" "	
7.12.90	Lahore to Faisalabad and Lahore	" "	
13.12.90	Lahore to Sahiwal	" "	
14/16.12.90	Stay at Sahiwal	" "	
17.12.90	Sahiwal to Lahore	" "	
20.12.90	Lahore to Harappa	" "	
21.12.90	Harappa to Lahore	" "	
1.1.91	Lahore to Gujranwala	" "	
2.1.91 to 6.1.91	Stay at Gujranwala and Narowal	" "	
7.1.91	Gujranwala to Lahore	" "	
8.1.91	Gujranwala to Lahore	" "	
9.1.91 to 12.1.91	Stay at Harappa and Sahiwal	" "	
13.1.91	Sahiwal to Lahore	" "	

TOUR DETAILS OF MR. REHMAT ALI NAIB QASID WITH MINISTER FOR REVENUE PUNJAB FROM 16.11.90 TO 15.1.91

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA
22.11.90	Lahore to Sahiwal	On Official Tour	
23.11.90	Stay at Sahiwal	" "	

21.11.90	Sahiwal to Lahore	"	"	
[illegible].12.90	Lahore to Faisalabad and back	"	"	
13.12.90	Lahore to Sahiwal	"	"	
14.12.90 to 16.12.90	Stay at Sahiwal	"	"	
17.12.90	Sahiwal to Lahore	"	"	
20.12.90	Lahore to Harappa	"	"	
21.12.90	Harappa to Lahore	"	"	
1.1.91	Lahore to Gujranwala	"	"	
2.1.91 to 6.191	Stay at Narowal Gujranwala	"	"	
7.1.91	Gujranwala to Lahore	"	"	
8.1.91	Lahore to Harappa	"	"	
9.1.91 12.1.91	Stay at Harappa and Sahiwal	"	"	
13.1.91	Sahiwal to Lahore	"	"	Not Yet Drawn

TOUR DETAILS OF SARDAR NASRULLAH KHAN DRESHIK MINISTER FOR PLANNING & DEVELOPMENT PUNJAB

Date and month	Places visited	Purpose of journey		Amount of TA/DA	Amount spent on purchase of petrol
21.11.90	Lahore to Rajja pur	On Official Tour		Not Yet drawn	Rs. 6,583.50
22.11.90	Stay at Rajjanpu	"	"		
23.11.90	Rajjanpur to Lahore	"	"		
2.12.90	Lahore to Islamabad	"	"		
3.12.90	Islamabad to Lahore	"	"		
5.12.90	Lahore to Islamabad	"	"		
7.12.90	Islamabad to Lahore	"	"		

11.12.90	Islamabad to Lahore	"	"
12.12.90	Stay at Rajjanpur	"	"
13.12.90	Rajjanpur to Lahore	"	"
4.1.91	Lahore to Rajjanpur	"	"
5.1.91 to 9.1.91	Stay at Rajjanpur	"	"
10.1.91	Rajjanpur to Lahore	"	"
11.1.91	Lahore to Islamabad	"	"
12.1.91	Islamabad to Lahore	"	"

نشان زدہ سوالات اور انکے جوابات

TOUR DETAILS OF CH. MUHAMMAD ASLAM P.S. WITH MINISTER FOR P & D PUNJAB FROM 16.11.90 TO 15.191

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA
21.11.90	Lahore to Rajjan pur	On Official Tour	(Not Yet Drawn)
22.11.90	Stay at Rajjanpur	"	"
23.11.90	Rajjanpur to Lahore	"	"
2.12.90	Lahore to Islamabad	"	"
3.12.90	Islamabad to Lahore	"	"
7.12.90	Lahore to Islamabad	"	"
7.12.90	Islamabad to Lahore	"	"
11.12.90	Lahore to Rajjanpur	"	"
12.12.90	Stay at Rajjanpur	"	"
13.12.90	Rajjanpur to Lahore	"	"
4.1.91	Lahore to Rajjanpur	"	"
5.1.91 to 9.1.91	Stay at Rajjanpur	"	"
10.1.91	Rajjanpur to Lahore	"	"

11.1.91	Lahore to Islamabad
12.1.91	Islamabad to Lahore

TOUR DETAILS OF MR. MUHAMMAD SHARIF BUTT, ASSISTANT WITH MINISTER FOR P & D PUNJAB FROM 16.11.90 TO 15.1.91

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA
21.11.90	Lahore to Rajjan pur	On Official Tour	
22.11.90	Stay at Rajjanpur	" "	
23.11.90	Rajjanpur to Lahore	" "	
2.12.90	Lahore to Islamabad	" "	
3.12.90	Islamabad to Lahore	" "	
7.12.90	Lahore to Islamabad	" "	
7.12.90	Islamabad to Lahore	" "	
11.12.90	Lahore to Rajjanpur	" "	
12.12.90	Stay at Rajjanpur	" "	
13.12.90	Rajjanpur to Lahore	" "	
4.1.91	Lahore to Rajjanpur	" "	
5.1.91 to 9.1.91	Stay at Rajjanpur	" "	
10.1.91	Rajjanpur to Lahore	" "	
11.1.91	Lahore to Islamabad	" "	
12.1.91	Islamabad to Lahore	" "	Not yet drawn

صوبائی اسمبلی پنجاب
۲۷ فروری ۱۹۹۱ء

نشان زدہ سوالات اور انکے جوابات

TOUR DETAILS OF MR. MUHAMMAD SAFDAR STAFF CAR DRIVER WITH MINISTER FOR P & D PUNJAB FROM 16.11.90 TO 15.1.91

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA
21.11.90	Lahore to Rajjan pur	On official Tour	(Not Yet Drawn)
22.11.90	Stay at Rajjanpur	" "	
23.11.90	Rajjanpur to Lahore	" "	
2.12.90	Lahore to Islamabad	" "	
3.12.90	Islamabad to Lahore	" "	
7.12.90	Lahore to Islamabad	" "	
7.12.90	Islamabad to Lahore	" "	
11.12.90	Lahore to Rajjanpur	" "	
12.12.90	Stay at Rajjanpur	" "	
13.12.90	Rajjanpur to Lahore	" "	
4.1.91	Lahore to Rajjanpur	" "	
5.1.91 to 9.1.91	Stay at Rajjanpur	" "	
10.1.91	Rajjanpur to Lahore	" "	
11.1.91	Lahore to Islamabad	" "	
12.1.91	Islamabad to Lahore	" "	

TOUR DETAILS OF MR. MAKHDOOMZADA SHAH MAHMOOD HUSSAIN QURESHI MINISTER FOR FINANCE PUNJAB

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA	Amount spent on purchase of petrol
24.11.90	Lahore to Multan	On Official Tour	Rs. 1365.00	Rs. 2853.50
25.11.90	Stay at Multan	"		

26.11.90	Stay at Multan	"	
2.12.90	Multan to Lahore	"	
3.12.90	Lahore to Multan	"	
11.12.90	Lahore to Karachi	"	
12/13.12.90	STay at Karachi and Multan	"	
14.12.90	Multan to Lahore	"	
16.12.90	Lahore to Multan & back to Lahore	"	
19.12.90	Lahore to Multan	"	
20.12.90	Stay at Multan	"	
21.12.90	Multan to Lahore	"	
25.12.90	Lahore to Multan	"	
26.12.90	Multan to Lahore	"	Rs. 8987.00
29.12.90	Lahore to Multan & back to Lahore	"	
1.1.91	Lahore to Mian Channu	-do-	
2.1.91	Stay at Mian Channu	-do-	
3.1.91	Mian Channu to Lahore	-do-	
4.1.91	Stay at Mian Channu	-do-	
5.1.91 to 10.1.91	Stay at Mian Channu	-do-	
12.1.91 to 16.1.91	Lahore to Multan, Rawalpindi, Islamabad	-do-	
17.1.91	Rawalpindi to Lahore	-do-	
18.1.91	Lahore to Multan, Lahore	-do-	
23.1.91	Lahore to Karachi	-do-	
24.1.91	Lahore to Karachi	-do-	Not Yet Drawn

DETAIL OF TOUR PROGRAMME OF MR. MUHAMMAD SHAFI CHAUDHRY PRIVATE SECRETARY TO MINISTER FINANCE

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DAI
24.11.90	Lahore to Multan Night stay at Multan 25.11.90 stay at Multan	Official Tour	Not Yet Drawn
25.11.90	Multan to Lahore		

DETAIL OF TOUR PROGRAMME OF MR. SHAUKAT ALI, ASSISTANT IN THE OFFICE OF MINISTER FOR FINANCE PUNJAB DURING 16.11.90 TO 15.1.1991

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA
20.11.90	Left for Multan	Official Tour	Not Yet Drawn
21.11.90 to 29.11.90	Stay at Multan		
30.11.90	Left for Lahore		

TOUR DETAIL OF MR. MANZIL MAHMOOD STAFF CAR DRIVER, MINISTER FOR FINANCE DEPTT. PB. FROM 16.11.90 TO 15.1.91

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA
1.1.91	Lahore to Mian Channu	On Official Tour	Not Yet Drawn
3.1.91	Mian Channu to Lahore	-do-	

نشان زدہ سوالات اور انکے جوابات

4.1.91	Lahore to Mian Channu	-do-
5.1.91 to 10.1.91	Stay at Mian Channu	-do-
11.1.91	Mian Channu to Lahore	-do-

TOUR DETAILS OF RANA PHOOL MUHAMMAD KHAN
MINISTER FOR COOPERATIVES PUNJAB

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA	Amount spent on purchase of petrol
18.11.90	Lahore to Bhai Pheru	On Official Tour	Rs. 3965.00	
19/20.11.90	Stay at Bhai Pheru	" "		
21.11.90	Bhai Pheru to Lahore	" "		
22.11.90	Lahore to Wazirabad & back Lahore	"		
29.11.90	Lahore to Bahawalpur	" "		
30.11.90	Bahawalpur to Lahore	" "		
9.12.90	Lahore to Karachi	" "		
10.12.90	Karachi to Lahore	" "		
28.12.90	Lahore to Narowal	" "		
2.1.91	29.12.90 to 1.1.91 Stay at Narowal	" "		
3.1.91	Lahore to Islamabad	" "		
4.1.91	Lahore to Narowal	" "		
5.1.91	Narowal to Lahore	" "		

سرکاری اسمبلی پنجاب

۲۷ فروری ۱۹۹۱ء

DETAIL OF TOUR PROGRAMME OF MR. ABDUL REHMAN PRIVATE SECRETARY TO MINISTER FOR COOPERATIVES

Date and month	Places visited	Amount of Purpose of journey	Amount spent on TA/DA
29.11.90	Lahore to Bahawal Nagar	Official Tour	Not Yet drawn
30.11.90	Bahawal Nagar to Lahore	-do-	-do-
9.12.90	Lahore to Karachi		
	9.12.90 Stay at Karachi		
10.12.90	Karachi to Lahore		
28.1290	Lahore to Narowal		
	29.12.90 to 2.1.91 Stay at Narowal		
2.1.91	Narowal to Lahore	-do-	-do-
3.1.91	Lahore to Islamabad		
4.1.91	Lahore to Narowal		
	Night Stay at Narowal		
5.1.91	Narowal to Lahore		

DETAIL OF TOUR PROGRAMME OF MR. MUHAMMAD TUFAIL P.A. TO MINISTER FOR COOPERATIVE, PUNJAB FROM 16.11.90 TO 15.1.91

Date and month	Places visited	Amount of Purpose of journey	Amount spent on TA/DA
18.11.90	Lahore to Bhai Pheru	Official Tour	Not Yet Drawn
19.11.90 to 21.11.90	Stay at Bahawalpur	" "	
22.11.90	Bhai Pheru to Lahore	" "	
29.11.90	Lahore to B/Nagar	" "	
30.11.90	B/Nagar to Lahore	" "	
28.12.90	Lahore to Narowal	" "	

نشان زدہ سوالات اور اُنکے جوابات

29.12.90 to 4.1.91	Stay at Narowal	" "
5.1.91	Narowal to Lahore	" "

DETAIL OF TOUR PROGRAMME OF MR. ALEEM ABBAS ASSISTANT IN THE OFFICE OF MINISTER FOR COOPERATIVE PUNJAB DURING 16.11.90 TO 15.1.91

Date and month	Places visited	Amount of Purpose of journey	Amount spent on TA/DA
18.11.90 to 21.11.90	Left Lahore for Bhai Pheru and stay	Official Tour	Not Yet Drawn
21.11.90	Left Bhai Pheru for Lahore	-do-	-do-
22.11.90	Left Lahore for Wazirabad and back to Lahore	-do-	-do-
29.11.90	Left Lahore for Bahawal Nagar	-do-	-do-
30.11.90	Left Bahawal Nagar for Lahore	-do-	-do-
28.12.90	Left Lahore for Narowal	-do-	-do-
29.12.90 to 4.1.91	Seven days stay at Narowal	-do-	-do-
5.1.91	Left Narowal for Lahore	-do-	-do-

نشان زدہ سوالات اور اسکے جوابات

TOUR DETAILS OF MR. ZAFAR IQBAL JUNIOR CLERK WITH MINISTER FOR COOPERATIVE PUNJAB FROM 16.11.90 TO 15.1.91

Date and month	Places visited	Amount of Purpose of journey	Amount spent on TA/DA
18.11.90	Lahore to Bhai Pheru	On Official Tour	Not Yet Drawn
19.11.90 to 20.11.90	Stay at Bhai Pheru	-do-	-do-
21.11.90	Bhai Pheru to Lahore	-do-	-do-
23.11.90	Lahore to Wazirabad	-do-	-do-
23.11.90 to 28.11.90	Stay at Wazirabad	-do-	-do-
29.11.90	Lahore to Bahawalnagar	-do-	-do-
30.11.90	Bahawalnagar to Lahore	-do-	-do-
28.12.90	Lahore to Narowal	-do-	-do-
29.12.90 to 4.1.91	Stay at Narowal	-do-	-do-
5.1.91	Narowal to Lahore	-do-	-do-

TOUR DETAIL OF MUHAMMAD YOUSAF STAFF CAR DRIVER WITH MINISTER FOR COOPERATIVE PUNJAB FROM 16.11.90 TO 15.1.91

Date and month	Places visited	Amount of Purpose of journey	Amount spent on TA/DA
28.12.90	Lahore to Narowal	On Official	Not Yet Drawn
29.12.90 to 8.1.91	Stay at Narowal	-do-	-do-
5.1.91	Narowal to Lahore	-do-	-do-

TOUR DETAILS OF MR. NAZIR AHMAD, QUASID WITH MINISTER FOR COOPERATIVE PUNJAB FORM 16.11.90 TO 15.1.91

Date and month	Places visited	Amount of Purpose of journey	Amount spent on TA/DA
18.11.90	Lahore to Bhai Pehru and stay	On Official Tour	Not Yet Drawn
19.11.90 to 20.11.90	Stay at Bhai Pehru	-do-	-do-
21.11.90	Bhai Pehru to Lahore	-do-	-do-
22.11.90	Lahore to Wazirabad and back to Lahore		
29.11.90	Lahore to Bahawalnagar and stay	-do-	-do-
30.11.90	Bahawalnagar to Lahore	-do-	-do-
28.12.90	Lahore to Narowal	-do-	-do-
29.12.90 to 4.1.91	Stay at Narowal	-do-	-do-
5.1.91	Narowal to Lahore	-do-	-do-

TOUR DETAILS OF MEHR AKHTAR ABBAS BHARWANA MINISTER FOR INDUSTRIES & MINERAL DEVELOPMENT PUNJAB

Date and month	Places visited	Amount of Purpose of journey	Amount spent on TA/DA	Amount spent on the purchase of petrol
22.11.90	Lahore to Jhang	On Official Tour	Rs. 2500.00	
23.11.90	Stay at Jhang	-do-		
24.11.90	Jhang to Lahore	-do-		
30.11.90	Lahore to Jhang	-do-		
1.12.90	Jhang to Rawalpindi	-do-		
2.12.90	Stay at Rawalpindi	-do-		
3.12.90	Rawalpindi to Lahore	-do-		

23.12.90	Lahore to Gujrat & back Lahore	-do-
31.12.90	Lahore to Jhang	-do-
1.1.91	Jhang to Lahore	-do-
2.1.91	Lahore to Rawalpindi	-do-
3.1.91	Rawalpindi to Jhang	-do-
4/10.1.91	Stay at Jhang	-do-
11.1.91	Jhang to Lahore	-do-

DETAIL OF TOUR PROGRAMME OF MR. MUHAMMAD LATIF BUTT PRIVATE SECRETARY TO MINISTER FOR INDUSTRIES AND MINERAL DEVELOPMENT

Date and month	Places visited	Amount spent on TA/DA
22.11.90	Lahore to Jhan	Not Yet Drawn
	23.11.90 Stay at Jhang	
24.11.90	Jhang to Lahore	

TOUR DETAIL OF ZAFAR YASEEN STAFF CAR DRIVER WITH MINISTER FOR INDUSTRIES FROM 16.11.90 TO 15.1.91

Date and month	Places visited	Amount of Purpose of journey	Amount spent on TA/DA
22.11.90	Lahore to Jhang	On Official Tour	Not Yet Drawn
23.11.90	Stay at Jhang	-do-	-do-
24.11.90	Jhang to Lahore	-do-	-do-

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

30.11.90	Lahore to Jhang	-do-	-do-
1.12.90 to 2.1.12.90	Stay at Jhang	-do-	-do-
3.12.90	Jhang to Lahore	-do-	-do-
23.12.90	Lahore to Gujrat and back to Lahore	-do-	-do-
31.12.90	Lahore to Faisalabad	-do-	-do-
1.1.91 to 10.1.91	Stay at Faisalabad and Jhang and Islamabad	-do-	-do-
11.1.91	Islamabad to Lahore	-do-	-do-

TOUR DETAILS OF CH. AAMIR SULTAN CHEEMA
MINISTER FOR LIVESTOCK PUNJAB

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA	Amount spent on the purchase of petrol
20.11.90	Lahore to Sargodha	Official Tour	Not Yet Drawn	Rs. 3555.10
22.11.90 to 23.11.90	Stay at Sargodha	-do-	-do-	
24.11.90	Sargodha to Lahore	-do-	-do-	
29.11.90	Lahore to Bhalwal to Sargodha	-do-	-do-	
30.11.90 & 3.12.90	Stay at Sargodha	-do-	-do-	
4.12.90	Sargodha to Lahore	-do-	-do-	
7.12.90	Lahore to Sargodha	-do-	-do-	
8.12.90	Sargodha to Lahore	-do-	-do-	
11.12.90	Lahore to Sargodha	-do-	-do-	
12/13.12.90	Stay at Sargodha	-do-	-do-	
14.12.90	Sargodha to Lahore	-do-	-do-	
17.12.90	Lahore to Rakh Dera Chhal & return	-do-	-do-	
18.12.90	Lahore to G'wala and back Lahore	-do-	-do-	

19.12.90	Lahore to LES Bhunikey and back	-do-	-do-
27.12.90	Lahore to Sargodha	-do-	-do-
28.12.90	Sargodha to Lahore	-do-	-do-
31.12.90	Lahore to Sargodha	-do-	-do-
1.1.91 to 6.1.91	Stay at Sargodha	-do-	-do-
7.1.91 to 8.1.91	Sargodha to Khushab	-do-	-do-
9.1.91 to 14.1.91	Khushab to Sargodha	-do-	-do-
15.1.91	Sargodha to Lahore	-do-	-do-
19.1.91	Lahore to Sheikhupura & back	-do-	-do-

DETAIL OF TOUR PROGRAMME OF MR. MUHAMMAD YUSUF MALIK PRIVATE TO MINISTER FOR L & DD

Date and month	Places visited	Amount of Purpose of journey	Amount spent on TA/DA
21.11.90	Lahore to Sargodha , 21.11.90 to 22.11.90 stay at Sargodha	Official Tour	Not Yet Drawn
23.11.90	Sargodha to Lahore	-do-	-do-
29.11.90	Lahore to Bhalwal Bhalwal to Sargodha	-do-	-do-
30.11.90	Sargodha to Gujrat 1.12.90 stay at Sargodha	-do-	-do-
2.12.90	Sargodha to Lahore	-do-	-do-
11.12.90	Lahore to Sargodha 12.12.90 stay at Sargodha 13.12.90 stay at Sargodha	-do-	-do-
14.12.90	Sargodha to Lahore	-do-	-do-
17.12.90	Lahore to Rakh Dera Chhal	-do-	-do-
17.12.90	Rakh Dera Chhal to Lahore	-do-	-do-
18.12.90	Lahore to Gujranwala	-do-	-do-

نشان زد سوالات اور انکے جوابات

19.12.90	Lahore to LES Bhunikey	-do-	-do-
27.12.90	Lahore to Sargodha	-do-	-do-
28.12.90	Sargodha to Lahore	-do-	do
31.12.90	Lahore to Sargodha	-do-	-do-
7.1.91	1.1.91 to 6.1.91 stay at Sargodha Sargodha to Khushab	-do-	-do-
9.1.91	8.1.91 stay at Khushab Khushab to Sargodha	-do-	do
15.1.91	10.1.91 to 14.1.91 Stay at Sargodha Sargodha to Lahore		

TOUR DETAILS OF MR. MUMTAZ ALI BHATTI SENIOR CLERK WITH MINISTER FOR L & DD PUNJAB FORM 16.11.90 TO 15.1.91

Date and month	Places visited	Amount of Purpose of journey	Amount spent on TA/DA
20.11.90	Lahore to Sargodha	On Official Tour	Not Yet Drawn
21.11.90 to 28.11.90	Sargodha to Lahore	-do-	-do-
30.11.90	Sargodha to Gujrat	-do-	-do-
1.12.90 to 3.12.90	Stay at Sargodha	-do-	-do-
4.12.90	Sargodha to Lahore	-do-	-do-
5.12.90 to 5.12.90	Lahore to Sargodha	-do-	-do-
7.12.90	Stay at Sargodha	-do-	-do-
8.12.90	Sargodha to Lahore	-do-	-do-
9.12.90 to 10.12.90	Lahore to Sargodha	-do-	-do-

11.12.90	Stay at Sargodha	-do-	-do-
12.12.90 to 14.12.90	Sargodha to Lahore	-do-	-do-
17.12.90	Lahore to Rakh Dera Chhal	-do-	-do-
18.12.90	Lahore to Gujranwala and back Lahore	-do-	-do-
19.12.90	Lahore to Bhunikey and back Lahore	-do-	-do-
27.12.90	Lahore to Sargodha	-do-	-do-
28.12.90 to 4.1.91	Stay at Sargodha and Khushab	-do-	-do-
5.1.91	Khushab to Lahore	-do-	-do-
9.1.91	Lahore to Sheikhupura and back to Lahore	-do-	-do-
19.1.91	Lahore to Sheikhpura	-do-	-do-
19.1.91	Sheikhupura to Lahore	-do-	-do-

TOUR DETAIL OF MR. HAIDER ALI STAFF CAR DRIVER WITH MINISTER FOR L & DD PUNJAB FROM 16.11.90 TO 15.1.91

Date and month	Places visited	Amount of Purpose of journey	Amount spent on TA/DA
20.11.90	Lahore to Sargodha	On Official Tour	Not Yet Drawn
21.11.90 to 22.11.90	Stay at Sargodha	-do-	-do-
23.11.90	Sargodha to Lahore	-do-	-do-
29.11.90	Lahore to Bhawal	-do-	-do-
30.11.90 to 1.12.90	Stay at Bhalwal and Sargodha	-do-	-do-
2.12.90	Sargodha to Lahore	-do-	-do-
7.12.90	Lahore to Sargodha	-do-	-do-
8.12.90	Sargodha to Lahore	-do-	-do-
11.12.90	Lahore to Sargodha	-do-	-do-
12.12.90 to 13.12.90	Stay at Sargodha	-do-	-do-

14.12.90	Sargodha to Lahore	-do-	-do-
19.12.90	Lahore to Sargodha	-do-	-do-
20.12.90 to 23.12.90	Stay at Sargodha	-do-	-do-
24.12.90	Sargodha to Lahore	-do-	-do-
30.12.90	Lahore to Sargodha	-do-	-do-
31.12.90 to 14.1.91	Stay at Sargodha and Khuahab	-do-	-do-
15.12.90	Khushab to Lahore	-do-	-do-

TOUR DETAILS OF MR. MUHAMMAD AKRAM CHAUDHRY
MINISTER FOR AUQAF USHAR AND ZAKAT

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA	Amount spent on the purchase of petrol
20.11.90	Lahore to Islamabad & back Lahore	On Official Tour	Rs. 2005.00	Rs. 12520.13
22.11.90	Lahore to Jaranwala	" "		
23.11.90 to 24.11.90	Stay at Jaranwala	" "		
25.11.90	Jaranwala to Lahore	" "		
28.11.90	Lahore to Faisalabad	" "		
29.11.90 to 1.12.90	Stay at Faisalabad	" "		
2.12.90	Faisalabad to Lahore	" "		
5.12.90	Lahore to Baranwala	" "		
	7.12.90 to 8.12.90 Stay at Jaranwala			
9.12.90	Lahore to Jaranwala	" "		
12.12.90	Lahore to Jaranwala	" "		
	13.12.90 to 15.12.90 Stay at Jaranwala			
16.12.90	Jaranwala to Lahore	" "		
20.12.90	Lahore to Jaranwala	" "		
	21.12.90 to 22.12.90 stay at Jaranwala			

23.12.90	Jaranwala to Lahore	"	"
26.12.90	Lahore to Faisalabad	"	"
	28.12.90 stay at F/Abad		
	6.1.91 F/Abad to Jaranwala		
	7.1.91 Jaranwala to Faisalabad		
	8.1.91 to 12.1.91 Stay at F/Abad		
13.1.91	Faisalabad to Lahore	"	"

DETAIL OF TOUR PROGRAMME OF CH. MUHAMMAD HUSSAIN PRIVATE SECRETARY TO MINISTER ZAKAT & USHR

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA
20.11.90	Lahore to Islamabad	Official Tour	Not Yet Drawn
20.11.90	Islamabad to Lahore	-do-	-do-
22.11.90	Lahore to Jaranwala	-do-	-do-
	23.11.90 to 24.11.90 Stay at Jaranwala	-do-	-do-
25.11.90	Jaranwala to Lahore	-do-	-do-
28.11.90	Lahore to Faisalabad	-do-	-do-
29.11.90	Faisalabad to Lahore	-do-	-do-
29.11.90	Lahore to Jaranwala	-do-	-do-
	30.11.90 to 1.12.90 stay at Jaranwal		
2.12.90	Jaranwala to Lahore	-do-	-do-
6.12.90	Lahore to Jaranwal	-do-	-do-
9.12.90	Jaranwal to Lahore	-do-	-do-
12.12.90	Lahore to Jaranwala	-do-	-do-
13.12.90	Jaranwala to Faisalabad	-do-	-do-
	Faisalabad to Jaranwal		
	14.12.90 to 15.12.90 Stay at Jaranwala		

16.12.90	Jaranwala to Lahore	-do-	-do-
20.12.90	Lahore to Faisalabad	-do-	-do-
21.12.90	Faisalabad to Jaranwal	-do-	-do-
	22.12.90 Stay at Jaranwala		
23.12.90	Jaranwala to Lahore	-do-	-do-
26.12.90	Lahore to Faisalabad	-do-	-do-
	27.12.90 stay at Faisalabad		
28.12.90	Faisalabad to Jaranwala	-do-	-do-
30.12.90	Lahore to Faisalabad	-do-	-do-
	31.12.90 to 5.1.91 Stay Faisalabad		
6.1.91	Faisalabad to Jaranwala	-do-	-do-
7.1.91	Jaranwala to Faisalabad	-do-	-do-
8.1.91 to 12.1.91	Stay at Faisalabad	-do-	-do-
13.1.91	Faisalabad to Lahore	-do-	-do-

DETAIL OF TOUR PROGRAMME OF MR. MUNIR AHMAD CIL PA/ TO MINISTER FOR AUQAF USHER AND ZAKAT, PUNJAB FROM 16.11.90 TO 15.1.90

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA
22.11.90	Lahore to Jaranwala	Official Tour	Not Yet Drawn
23.11.90 to 24.11.90	Stay at Jaranwala	-do-	-do-
25.11.90	Jaranwala to Lahore	-do-	-do-
28.11.90	Lahore to Faisalabad	-do-	-do-
29.11.90	Faisalabad to Jaranwala	-do-	-do-
30.11.90 to 1.12.90	Stay at Jaranwala	-do-	-do-
6.12.90	Lahore to Jaranwala	-do-	-do-
7.12.90 to 8.12.90	Stay at Jaranwala	-do-	-do-

9.12.90	Jaranwala to Lahore	-do-	-do-
12.12.90	Lahore to Jaranwala	-do-	-do-
13.12.90 to 15.12.90	Stay at Jaranwala	-do-	-do-
15.12.90	Jaranwala to Lahore	-do-	-do-
20.12.90	Lahore to Faisalabad	-do-	-do-
21.12.90	Faisalabad to Jaranwala	-do-	-do-
22.12.90	Stay at Jaranwala	-do-	-do-
23.12.90	Lahore to Faisalabad	-do-	-do-
26.12.90	Stay at Faisalabad	-do-	-do-
27.12.90	Faisalabad to Lahore	-do-	-do-
28.12.90	Lahore to Faisalabad		
31.12.90 to 5.1.91	Stay at Faisalabad	-do-	-do-
6.1.91	Faisalabad to Jaranwala	-do-	-do-
7.1.91	Jaranwala to Faisalabad	-do-	-do-
8.1.91 to 12.1.91	Stay at Faisalabad	-do-	-do-
13.1.91	Faisalabad to Lahore		

TOUR DETAILS OF MR. MUHAMMAD ASHFAQ SENIOR CLERK WITH MINISTER FOR ZAKAT PUNJAB 16.11.90 TO 15.1.91

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA
22.11.90	Lahore to Jaranwala	On Official Tour	Not Yet Drawn
23.11.90 to 24.11.90	Stay at Jaranwala	-do-	-do-
25.11.90	Jaranwala to Lahore	-do-	-do-
24.11.90	Lahore to Faisalabad	-do-	-do-
29.11.90 to 1.12.90	Stay at Faisalabad & Jaranwala	-do-	-do-

نشان زدہ سوالات اور اُنکے جوابات

2.12.90	Jaranwala to Lahore	-do-	-do-
6.12.90	Lahore to Jaranwala	-do-	-do-
7.12.90 to 8.12.90	Stay at Jaranwala	-do-	-do-
9.12.90	Jaranwala to Lahore	-do-	-do-
12.12.90	Lahore to Jaranwala	-do-	-do-
13.12.90 to 15.12.90	Stay at Jaranwala	-do-	-do-
16.12.90	Jaranwala to Lahore	-do-	-do-
20.12.90	Lahore to Faisalabad	-do-	-do-
21.12.90 to 22.12.90	Stay at Faisalabad	-do-	-do-
23.12.90	Faisalabad to Lahore	-do-	-do-
26.12.90	Lahore to Faisalabad	-do-	-do-
27.12.90 to 12.1.91	Stay at Faisalabad & Jaranwala	-do-	-do-
13.1.91	Faisalabad to Lahore	-do-	-do-

TOUR DETAILS OF MR. ABDUL HAMID, SENIOR CLERK WITH
MINISTER FOR AUQAF PUNJAB FROM 16-11-90 TO 15-1-91

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA
6.12.90	Lahore to Jaranwala	On official tour	Not yet drawn.
7.12.90 to 8.12.90	Stay at Jaranwala	"	
9.12.90	Jaranwala to Lahore	"	
12.12.90	Lahore to Jaranwala	"	
13.12.90 to 15.12.90	Stay at Jaranwala	"	
16.12.90	Jaranwala to Lahore	"	
20.12.90	Lahore to Faisalabad	"	
21.12.90 to 22.12.90	Stay at Faisalabad	"	
23.12.90	Faisalabad to Lahore	"	

26.12.90	Lahore to Faisalabad	"	
27.12.90 to 12.1.91	Stay at Faisalabad and Jaranwala	"	
13.1.91	Jaranwala to Lahore	"	(Not yet drawn)

TOUR DETAIL OF MR. ASIB ALI STAFF CAR DRIVER WITH MINISTER
FOR ZAKAT PUNJAB FROM 16.11.90 TO 15.1.1991.

Date & Month	Places of visit	Purpose of journey	Amount of TA/DA
22.11.90	Lahore to Jaranwala	On official Tour	
23.11.90 to 24.11.90	Stay at Jaranwala		
25.11.90	Jaranwala to Lahore		
26.11.90	Lahore to Faisalabad	"	
29.11.90 to 1.12.90	Stay at Faisalabad & Jaranwala		
2.12.90	Jaranwala to Lahore		
6.12.90	Lahore to Jaranwala	"	(Not yet drawn)
7.12.90 to 8.12.90	Stay at Jaranwala	"	
9.12.90	Jaranwala to Lahore	"	
12.12.90	Lahore to Jaranwala	"	
13.12.90 to 15.12.90	Stay at Jaranwala	"	
16.12.90	Jaranwala to Lahore	"	
20.12.90	Lahore to Faisalabad		
21.12.90 to 22.12.90	Stay at Faisalabad	"	
23.12.90	FAisalabad to Lahore	"	
24.12.90	Lahore to Faisalabad	"	
27.12.90 to 12.1.91	Stay at Faisalabad & Jaranwala		
13.1.91	Jaranwala to Lahore	"	

نشان زدہ سوالات اور اُنکے جوابات

۳۲

TOUR DETAILS OF MR. MUHAMMAD HANIF, QASID, WITH MINISTER FOR AUQAF, USHR AND ZAKAT, PUNJAB FROM 16.11.90 TO 15.1.1991

Date & Month	Places of Visit	Purposes of Journey	Amount of TA/DA
22.11.90	Lahore to Jaranwala	On official tour	
23.11.90 to 24.11.90	Stay at Jaranwala	"	
25.11.90	Jaranwala to Lahore	"	
28.11.90	Lahore to Faisalabad & stay	"	
29.11.90	Faisalabad to Lhr & Jaranwala.	"	
30.11.90 to 1.12.90	Stay at Jaranwala	"	
2.12.90	Jaranwala to Lahore	"	
6.12.90	Lahore to Jaranwala	"	
7.12.90 to 8.12.90	Stay at Jaranwala	"	
9.12.90	Jaranwala to Lahore	"	
12.12.90	Lahore to Jaranwala and stay	"	
13.12.90	Jaranwala to Faisalabad & back to Jaranwala	"	
14.12.90 to 15.12.90	Stay at Jaranwala	"	(Not yet drawn)
16.12.90	Jaranwala to Lahore	"	
20.12.90	Lahore to Faisalabad	"	
21.12.90	Faisalabad to Jaranwala & stay	"	
22.12.90	Stay at Jaranwala	"	
23.12.90	Jaranwala to Lahore	"	
26.12.90	Lahore to Faisalabad		
27.12.90	Stay at Faisalabad	"	
28.12.90	Faisalabad to Jaranwala & back to Lahore.	"	

سربراہ آبکاری پنجاب

۲۷ فروری ۱۹۹۱

30.12.90	Lahore to Faisalabad & stay	"
31.12.90 to 5.1.91	Stay at Faisalabad	"
6.1.91	Lahore to Faisalabad & Jaranwala	"
7.1.91	Jaranwala to Faisalabad & stay.	"
8.1.91 to 12.1.91	Stay at Faisalabad	"
13.1.91	Faisalabad to Lahore.	"

TOUR DETAILS OF MR. LIAQAT ALI, NAIB QASID WITH MINISTER FOR AUQAF, USHR & ZAKAT, PUNJAB, FROM 16.11.90 TO 15.1.91

Date & Month	Places Visited	Purposes of Journey	Amount of TA/DA
22.11.90	Lahore to Jaranwala	On Official tour	
23.11.90 to 24.11.90	Stay at Jaranwala	"	
25.11.90	Jaranwala to Lahore.	"	
28.11.90	Lahore to Faisalabad	"	
29.11.90	Faisalabad to Lahore	"	
30.11.90	Lahore to Jaranwala	"	
1.12.90	Stay at Jaranwala	"	
2.12.90	Jaranwala to Lahore	"	(Not yet drawn)

TOUR DETAILS OF MALIK KHUDA BAKHSH TIWANAÈ MINISTER FOR EXCISE TAXATION PUNJAB.

Date & Month	Places of visit	Purposes of journey	Amount of TA/DA	Amount Spent on the purchase of petrol.
		On official tour	(Not yet drawn)	Rs. 7597.80
8.12.90	Lahore to Karachi	"		
9.12.90	Karachi to Lahore	"		
13.12.90	Lahore to Sargodha	"		
15.12.90 to 16.12.90	Stay at Sargodha	"		
17.12.90	Sargodha to Lahore	"		
19.12.90	Lahore to Sargodha	"		
20.12.90 to 21.12.90	Stay at Sargodha	"		
22.12.90	Sargodha to Lahore	"		
24.12.90	Lahore to Jhelum & back Lhr.	"		
26.12.90	Lahore to Faisalabad	"		
27.12.90	Faisalabat to Lahore	"		
31.12.90	Lahore to Jauharabad	"		
1.1.91 to 13.1.91	Stay at Jauharabad	"		
14.1.91	Jauharabad to Lahore	"		

DETAIL OF TOUR PROGRAMME OF MR. MUHAMMAD RAFIQUE KHOKHAR PRIVATE SECRETARYTO MINISTER FOR EXCISE AND TAXATION/JAILS.

Date & Month	Places of visit.	Purposes of Journey	Amount of TA/DA
08.12.90	Lahore to Karachi.	Official tour.	Not yet drawn.
09.12.90	Karachi to Lahore.		

DETAIL OF TOUR PROGRAMME OF MR. MUHAMMAD AFZAL, P.A. TO MINISTER FOR EXCISE AND TAXATION AND JAILS, PUNJAB FROM 16.11.90 TO 15.1.1991.

Date & Month	Places of Visit	Purpose of journey	Amount of TA/DA.
19.12.90	Lahore to Khushab	Official Tour	
20.12.90	Khushab to Sargodha	"	
21.12.90	Sargodha to Faisalabad	"	
22.12.90	Faisalabad to Lahore	"	
26.12.90	Lahore to Faisalabad	"	
27.12.90	Faisalabad to Lahore	"	
31.12.90	Lahore to Faisalabad	"	
1.1.91 to 7.1.91	Stay at Jauharabad	"	
8.1.91	Jauharabad to Lahore	"	
	to Jauharabad Back.	"	
9.1.91 to 13.1.91	Stay at Jauharabad		
14.1.91	Jauharabad to Lahore	"	
17.1.91	Lahore to Sail Sharif	"	
18.1.91 to 19.1.91	Stay at Sail Sharif	"	
20.1.91	Sail Sharif to Lahore	"	(Not yet drawn)

TOUR DETAILS OF HAJI MUSHTAQ AHMAD STAFF CAR DRIVER WITH MINISTER FOR EXCISE,TAXATION AND JAILS PUNJAB FROM 16.11.90 TO 15.1.91

Date & Month	Places visited	Purposes of journey	Amount of TA/DA
8.12.90	Lahore to Karachi	On official tour	
9.12.90	Karachi to Lahore	"	

13.12.90	Lahore to Sargodha	"	
14.12.90 to 16.12.90	Stay at Sargodha	"	
17.12.90	Sargodha to Lahore	"	
19.12.90	Lahore to Sargodha.	"	
20.12.90 to 21.12.90	Stay at Sargodha	"	
22.12.90	Sargodha to Lahore	"	
24.12.90	Lahore to Jhelum & back Lahore	"	
26.12.90	Lahore to Faisalabad	"	
27.12.90	Faisalabad to Lahore	"	
31.12.90	Lahore to Jauharabad	"	
1.1.91 to 13.1.91	Stay at Jauharabad	"	
14.1.91	Jauharabad to Lahore	"	(Not yet drawn)

TOUR DETAILS OF MR. MUHAMMAD SHARIF, NAIB QASID WITH
MINISTER FOR E&T/JAILS,PUNJAB,FROM 16.11.90 TO 15.1.91

Date & Month	Places of Visit	Purpose of Journey	Amount of TA/DA
31.12.90	Lahore to Jauharabad	On official tour	
1.1.91 to 7.1.91	Stay at Jauharabad	"	
8.1.91	Jauharabad to Lahore & back to Jauharabad.	"	
9.1.91 to 13.1.91	Stay at Jauharabad	"	(Not yet drawn)
14.1.91	Jauharabad to Lahore	"	
29.11.90	Lahore to Khushab, Komoka	"	
30.11.90 to 3.12.90	Stay at Kamoka	"	
4.12.90	Kamoka to Lahore	"	(Not yet drawn)

TOUR DETAILS OF RAJA MUHAMMAD KHALID KHAN MINISTER FOR LABOUR PUNJAB

Date & Month	Places visited	Purposes of Journey	Amount of TA/DA	Amount spent on purchase of petrol
21.11.90	Lahore to Sohawa	On official tour		
22,24.11.90	Stay at Sohawa	"	Rs.1005.00	Rs.4143.70
25.11.90	Sohawa to Lahore	"	"	"
3.12.90	Lahore to Faisalabad	"		
4.12.90	Faisalabad to Lahore	"		
5.12.90	Lahore to Rawalpindi	"		
10,14.12.90	Stay at Rawalpindo & Sohawa	"		
15.12.90	Sohawa to Lahore	"		
17.12.90	Lahore to Multan & back to Lhr.	"	Rs. 3495.00	
19.12.90	Lahore to Rawalpindi	"		
20.21.12.90	Stay at Rawalpindi	"		
22.12.90	Rawalpindi to Lahore	"		
30.12.90	Lahore to Sohawa	"		
31.12.90 to 3.1.91	Stay at Sohawa and Islamabad	"		
14.1.91	Sohawa to Lahore	"		

TOUR DETAIL OF MR. ALTAF HUDDAIN BUTT, STAFF CAR DRIVER WITH MINISTER FOR, LABOUR PUNJAB FROM 16.11.1990 TO 15.1.1991

Date & Month	Places of visit	Purpose of journey	Amount of TA/DA
3.12.90	Lahore to Faisalabad	On Official Tour	
4.12.90 to 5.12.90	Faisalabad to Sohawa	"	

نشان زدہ سوالات اور انکے جوابات

5.12.90	Sohawa to Lahore	"	
9.12.90	Lahore to Sohawa	"	
10.12.90 to 13.12.90	Stay at Sohawa	"	
14.12.90	Sohawa to Lahore	"	
16.12.90	Lahore to Multan	"	
17.12.90 to 21.12.90	Stay at Multan	"	
22.12.90	Multan to Lahore	"	
24.12.90	Lahore to Jhelum and back to Lahore	"	
30.12.90	Lahore to Sohawa	"	
31.12.90 to 3.1.91	Sohawa to Rawalpindi	"	(Not yet drawn)
4.1.91	Sohawa to Lahore	"	
5.1.91	Lahore to Sohawa	"	
10.1.91 to 13.1.91	Stay at Sohawa and Rawalpindi	"	
14.1.91	Sohawa to Lahore	"	(Not yet drawn)

TOUR DETAILS OF MR. MEHMOOD BUTT, NAIB QASID WITH MINISTER FOR LABOUR, PUNJAB, FROM 16.11.90 TO 15.1.1991.

Date & Month	Places Visited	Purpose of Journey	Amount of TA/DA
3.12.90	Lahore to Faisalabad	On official tour	
4.12.90	Faisalabad to Lahore	"	
16.12.90	Lahore to Multan	"	
17.12.90	Stay at Multan	"	
18.12.90	Multan to Lahore	"	
19.12.90	Lahore to Rawalpindi	"	
20.12.90 to 22.12.90	Stay at Rawalpindi & back to Lahore	"	

31.12.90	Lahore to Rawalpindi	"		
31.12.90 to 3.1.91	Stay at Rawalpindi	"		
4.1.90	Rawalpindi	"		(Not yet drawn)

TOUR DETAILS OF SARDAR ZULFIQAR ALI KHAN KHOSA
MINISTER FOR IRRIGATION AND POWER.

Date & Month	Place visited	Purpose of Journey	Amount of TA/DA.	Amount spent on purchase of petrol.
18.12.90	Lahore to Islamabad	OfficiaL tour		Rs.2,137.30
19.11.90	Stay at Islamabad	"	Not yet drawn	
20.11.90	Islamabad to Lahore	"		
11.12.90	Lahore to D.G.Khan			
12.12.90	Stay at D.G.Khan	"		
13.12.90	D.G.Khan to Multan & Multan to Lahore.	"		
26.12.90	Lahore to D.G.Khan and D.G.Khan to Lahore.	"		
5.1.91	Lahore to Multa and Multan to D.G. Khan.	"		
6.1.91	D.G.Khan to Mahmood Kot and Mehmood Kot to D.G.Khan.	"		
7.1.91	D.G.Khan to Multan & Multan to Lahore.	"		
22.1.91	Lahore to Karachi	"		
23.1.91	Stay at Karachi.	"		
24.1.91	Karachi to Lahore	"		

DETAIL OF TOUR PGOGRAMME OF MR. MUHAMMAD AKRAM MALIK PRIVATE SECRETARY TO MINISTER IRRIGATION AND POWER

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA
18.11.90	Lahore to Islamabad 19.11.90 stay at Islamabad	Official tour	Not yet drawn
20.11.90	Islamabad to Lahore	-do-	-do-
11.12.90	Lahore to D.G.Khan 12.12.90 stay to D.G.Khan	-do-	-do-
13.12.90	D.G. Khan to Multan	-do-	-do-
26.12.90	Lahore to Multan Multan to D.G.Khan	-do-	-do-
26.12.90	Multan to Lahore	-do-	-do-
05.12.91	Lahore to Multan	-do-	-do-
06.12.91	D.G. Khan to Mahmood Kot Kot Mahmood ot D.G. Khan	-do-	-do-
07.12.91	D.G.Khan to Muzaffargarh Muzaffargarh to Multan Multan to Lahore	-do-	-do-
22.1.91	Lahore to Karachi 23.1.91 stay at Karachi	-do-	-do-
24.1.91	Karachi to Lahore	-do-	-do-

TOUR DETAILS OF MR. USMAN IBRAHIM MINISTER FOR EDUCATION

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA	Amount spent on purchase of petrol
24.11.90	Lahore to Mian Channu and back	Official	Not yet drawn	Rs. 5320.95
27.11.90	Lahore to Gujranwala & back	-do-	-do-	

28.11.90	Lahore to Sheikhupura & back	-do-	-do-
6.12.90	Lahore to Gujranwala & back	-do-	-do-
7.12.90	Lahore to Gujranwala & back	-do-	-do-
8.12.90	Lahore to Rawalpindi & back	-do-	-do-
11.12.90	Lahore to Multan and back	-do-	-do-
12.12.90	Lahore to Multan and back	-do-	-do-
15.12.90	Lahore to Gujranwala and back	-do-	-do-
16.12.90	Lahore to Gujranwala and back	-do-	-do-
19.12.90	Lahore to Gujranwala and back	-do-	-do-
24.12.90	Lahore to Gujranwala and back	-do-	-do-
29.12.90	Lahore to Gujranwala and back	-do-	-do-
31.12.90	Lahore to Gujranwala and back	-do-	-do-
1.1.91	Lahore to Gujranwala and Faisalabad & back	-do-	-do-
2.1.91	Lahore to Faisalabad and Gujranwala and back to Lahore	-do-	-do-
3.1.91	Lahore to Sheikhupura and Faisalabad	-do-	-do-
4.1.91	Stay at Faisalabad	-do-	-do-
5.1.91	Faisalabad to Gujranwala	-do-	-do-
6.1.91 to 9.1.91	Gujranwala to Lahore	-do-	-do-
10.1.91 and 11.1.91	Lahore to Sahiwal and back	-do-	-do-
12.1.91	Lahore to Gujranwala and back	-do-	-do-
12.1.91	Lahore and Lahore to Rawalpindi/Islamabad	-do-	-do-
14.1.91	Stay at Islamabad and back to Lahore	-do-	-do-
15/16.1.91			

TOUR DETAILS OF MR. ABDUL HAMEED CHISHTY, PRIVATE SECRETARY TO MR. USMAN IBRAHIM, MINISTER FOR EDUCATION

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA
24.11.90	Lahore to Mian Channu and back	Official	Not yet drawn
27.11.90	Lahore to Gujranwala & back	-do-	-do-
28.11.90	Lahore to Sheikhupura & back	-do-	-do-
6.12.90	Lahore to Gujranwala & back	-do-	-do-
7.12.90	Lahore to Gujranwala & back	-do-	-do-
8.12.90	Lahore to Rawalpindi & back	-do-	-do-
11.12.90	Lahore to Multan and back	-do-	-do-
12.12.90	Lahore to Multan and back	-do-	-do-
15.12.90	Lahore to Gujranwala and back	-do-	-do-
16.12.90	Lahore to Gujranwala and back	-do-	-do-
19.12.90	Lahore to Gujranwala and back	-do-	-do-
24.12.90	Lahore to Gujranwala and back	-do-	-do-
29.12.90	Lahore to Gujranwala and back	-do-	-do-
31.12.90	Lahore to Gujranwala and back	-do-	-do-
1.1.91	Lahore to Gujranwala and		
2.1.91	Faisalabad and back	-do-	-do-
3.1.91	Lahore to Faisalabad and	-do-	-do-
4.1.91	Gujranwala and back to Lahore		
5.1.91	Lahore to Sheikhupura and Faisalabad	-do-	-do-
6.1.91 to 9.1.91	Stay at Faisalabad	-do-	-do-
10.1.91 and 11.1.91	Faisalabad to Gujranwala	-do-	-do-
12.1.91	Gujranwala to Lahore	-do-	-do-
12.1.91	Lahore to Sahiwal and back	-do-	-do-
14.1.91	Lahore to Gujranwala and back	-do-	-do-
	Lahore and Lahore to Rawalpindi/Islamabad		

15/16.1.91	Stay at Islamabad and back to Lahore	-do-	-do-

TOUR DETAILS OF MR. ABDUR REHMAN, STAFF CAR DRIVER TO MR. USMAN IBRAHIM, MINISTER FOR EDUCATION

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA
24.11.90	Lahore to Mian Channu and back	Official	Not yet drawn
27.11.90	Lahore to Gujranwala & back	-do-	-do-
28.11.90	Lahore to Sheikhupura & back	-do-	-do-
6.12.90	Lahore to Gujranwala & back	-do-	-do-
7.12.90	Lahore to Gujranwala & back	-do-	-do-
8.12.90	Lahore to Rawalpindi & back	-do-	-do-
11.12.90	Lahore to Multan and back	-do-	-do-
12.12.90	Lahore to Gujranwala and back	-do-	-do-
15.12.90	Lahore to Gujranwala and back	-do-	-do-
16.12.90	Lahore to Gujranwala and back	-do-	-do-
19.12.90	Lahore to Gujranwala and back	-do-	-do-
24.12.90	Lahore to Gujranwala and back	-do-	-do-
29.12.90	Lahore to Gujranwala and back	-do-	-do-
31.12.90	Lahore to Gujranwala and back	-do-	-do-
1.1.91	Lahore to Gujranwala and	-do-	-do-
2.1.91	Faisalabad and back		
3.1.91	Lahore to Faisalabad and	-do-	-do-
4.1.91	Gujranwala and back to Lahore		
5.1.91	Lahore to Sheikhupura and Faisalabad	-do-	-do-
6.1.91 to 9.1.91	Stay at Faisalabad		
10.1.91 and 11.1.91	Faisalabad to Gujranwala		

۳۳	12.1.91	Gujranwala to Lahore		
	12.1.91	Lahore to Sahiwal and back	-do-	-do-
	14.1.91	Lahore to Gujranwala and back Lahore		

TOUR DETAILS OF DR. ANWAR UR HAQ.
MINISTER FOR SOCIAL WELFARE PUNJAB.

	Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA	Amount spent on purchase of petrol
سوشل ویلفیئر پنجاب	18.11.90	Lahore to Rawalpindi	On official tour	Rs. 3270.00	Rs.3469.90
	19 to 22.11.90	Stay at Rawalpindi	"		
	23.11.90	Rawalpindi to Lahore	"		
	24.11.90	Lahore to Rawalpindi	"		
	25.11.90 to 30.11.90	Stay at Rawalpindi	"		
	1.12.90	Rawalpindi to Lahore	"		
	20.12.90	Lahore to Rawalpindi	"	Rs. 2062.50	
	21.22.12.90	Stay at Rawalpindi	"		
	23.12.90	Rawalpindi to Lahore	"		
	25.12.90	Lahore to Rawalpindi	"		
	26.12.90	Rawalpindi to Lahore	"		
۲۷ فروری ۱۹۹۱	27.12.90	Lahore to T.T.Singh	"		
	28 to 30 12.90	Stay at T.T.Singh	"		
	31.12.90	T.T.Singh to Lahore	"		
	1.1.91	Lahore to T.T.Singh	"		

2 to 4.1.91	Stay at T.T.Singh	"
5.1.91	T.T.Singh to Rawalpindi	"
6 to 17.1.91	Stay at Rawalpindi	"
18.1.91	Rawalpindi to Lahore.	

TOUR DETAILS OF LT.COL (RETD) MOHAMMAD YAMIN, MINISTER FOR COMMUNICATION & WORKS PUNJAB.

Date and month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA	Amount spent on purchase of petrol
21.11.90	Lahore to Rawalpindi	On official tour	Rs. 2140.00	
22/23.11.90	Stay at Rawalpindi	"		
24.11.90	Rawalpindi to Lahore	"		
28.11.90	Lahore to Rawalpindi	"		
29/30.11.90	Stay at Rawalpindi	"		
1.12.90	Rawalpindi to Lahore	"		
5.12.90	Lahore to Jhelum	"		
6.12.90	Jhelum to Lahore	"		
7.12.90	Lahore to Rawalpindi	"		
8.12.90	Rawalpindi to Lahore	"		
11.12.90	Lahore to Sahiwal	"		
12.12.90	Sahiwal to Lahore	"		
14.12.90	Lahore to Rawalpindi	"		
15.12.90	Stay at Rawalpindi	"		
16.12.90	Rawalpindi to Lahore	"		
19.12.90	Lahore to Gujranwala to Rawalpindi	"		

20,21,22.12.90	Stay at Rawalpindi		Rs. 4327.50
23.12.90	Rawalpindi to Lahore	"	
27.12.90	Lahore to Sargodha	"	
28.12.90	Sargodha to Mianwali	"	
29.12.90	Mianwali to Lahore	"	
05,01.90	Lahore to Chakwal	"	
06,01,90 to 07.01.91	Stay at Chakwal and Mianwali	"	
08.01.91	Mianwali to Lahore	"	
18.01.91	Lahore to Jhelum	"	
19.01.91	Jhelum to Lahore	"	

DETAIL OF TOUR PROGRAMME OF CR. MUHAMMAD NASEER

PRIVATE SECRETARY TO MINISTER FOR C&W

Date & Month	Places of visit.	Purpose of Journey.	Amount of TA/DA
29.11.90 30.11.90 01.12.90	Lahore to Rawalpindi. stay at Rawalpindi. Rawalpindi to Lahore	Official tour.	Not yet drawn.
05.12.90 06.12.90	Lahore to Jhelum. Jhelum to Lahore	"	"
11.12.90 12.12.90	Lahore to Sahiwal. Sahiwal to Lahore.	"	"
19.12.90	Lahore to Gujranwala.	"	"

20.12.90	Gujranwala to Sialkot. Sialkot to Lahore.		
27.12.90 28.12.90	Lahore to Sargodha. Sargodha to Mianwali.	"	"
29.12.90 05.01.91 06.01.91 08.01.91	Mianwali to Lahore. Lahore to Chakwal. Chakwal to Mianwali. Mianwali to Lahore.	"	"
18.01.91 19.01.91	Lahore to Jhelum. Jhelum to Lahore.	"	"

نشان زدہ سوالات اور اگے جوابات

DETAIL OF TOUR PROGRAMME OF MR. AFTAB AHMAD, P.A. TO MINISTER FOR COMMUNICATION AND WORKS. PUNJAB FROM 16.11.90 TO 15.1.91.

Date & Month	Places of Visit	Purpose of Journey	Amount of TA/DA
29.11.90	Lahore to Rawalpindi	Official Tour	
30.11.90	Stay at R/Pindi	"	
1.12.90	R/Pindi to Lahore	"	
5.12.90	Lahore to Jhelum	"	
6.12.90 to 8.12.90	Stay at Jhelum and R/Pindi	"	NOt yet drawn

8.12.90	R/Pindi to Lahore.	"
11.12.90	Lahore to Sahiwal	"
12.12.90	Sahiwal to Lahore	"
14.12.90	Lahore to R/Pindi	"
15.12.90	Stay at R/Pindi	"
16.12.90	R/Pindi to Lahore	"
19.12.90	Lahore to Gujranwala	"
20.12.90 to 22.12.90	Stay at Gujranwala and R/Pindi	"
23.12.90	R/Pindi to Lahore	"
27.12.90	Lahore to Sargodha	"
28.12.90	Sargodha to MIanwali	"
29.12.90	Mianwali to Lahore.	"
5.1.91	Lahore to Chakwal	"
6.1.91 to 7.1.91	Stay at Chakwal and M/Wali	"
8.1.91	Mianwali to Lahore	"
18.1.91	Lahore to Jhelum	"
19.1.91	Jhelum to Lahore.	"

TOUR DETAIL OF MR. MUHAMMAD FARID,
STAFF CAR DRIVER WITH MINISTER FOR, C&W PUNJAB
FROM 16.11.90 TO 15.1.91

Date & Month	Places of visit	Purpose of journey	Amount to TA/DA
29.11.90	Lahore to R/Pindi	On official Tour	
30.11.90	Stay at R/Pindi	"	
1.12.90	R/Pindi to Lahore	"	

5.12.90	Lahore to Jhelum	"	
6.12.90	Jhelum to Lahore	"	
11.12.90	Lahore to Sahiwal	"	
12.12.90	Sahiwal to Lahore	"	
19.12.90	Lahore to Gujranwala	"	
20.12.90	Gujranwala to Lahore	"	
23.12.90	Lahore to Dipalpur and Back Lhr	"	
27.12.90	Lahore to Sargodha	"	
28.12.90	Sargodha to Mianwali	"	
29.12.90	Mianwali to Lahore	"	(Not yet drawn)
5.1.91	Lahore to Chakwal	"	
6.1.91 to 7.1.91	Stay at Chakwal and Mianwali	"	
8.1.91	Mianwali to Lahore	"	
18.1.91	Lahore to Jhelum	"	
19.1.91	Jhelum to Lahore.	"	

TOUR DETAILS OF MR. DEWAN ASHIQ HUSSAIN BOKHARI, MINISTER FOR FOOD PUNJAB

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of W.F	Amount spent on purpose of petrol.
22.11.90	Lahore to Multan	On Official Tour		
23.11.90 to 24.11.90	Stay at Multan	"	Not yet drawn	Rs.6403.45
25.11.90	Multan to Lahore	"		

12.12.90	Lahore to Multan	"
13.12.90	Multan to Lahore	"
15.12.90	Lahore to Multan	"
16.12.90	Multan to Lahore.	"
23.12.90	Lahore to Multan	"
24.12.90	Multan to Multan	"
31.12.90	Lahore to Multan	"
1.1.91 to 4.1.91	Stay at Multan	"
5.1.91	Multan to Lahore.	"

DETAIL OF TOUR PROGRAMME OF CH. FAQIR MUHAMMAD PRIVATE SECRETARY TO MINISTER FOR FOOD.

Date and Month.	Places of visit.	Purpose of Journey	Amount of TA/DA.
22.11.90	Lahore to Multan.	Official tour.	Not yet drawn.
22.11.90	Multan to Jalalpur Mirwala		
23.11.90	Stay at Jalalpur Pirwal.		
22.11.90	J/Pirwal.		
25.11.90	Multa to Lahore.	Official tour.	Not yet drawn.
15.12.90	Lahore to Multan.	"	"
23.12.90	Lahore to Multan.		
24.12.90	Stay at Multan.	"	"
25.12.90	Multan to Lahore.	"	"
31.12.90	Lahore to Multan.		
1.1.91 to 4.1.91	Stay at Multan.		"
05.01.91.	Multan to Lahore.		

نشان زدہ سوالات اور اُنکے جوابات

TOUR DETAILS OF MR. ABDUR REHMAN CHEEMA P.A. WITH MINISTER FOR FOOD FROM 16.11.90 TO 15.1.91.

Date and Month	Places visited	Purposes of journey	Amount of TA/DA
20.11.90	Lahore to Multan	On official Tour	
21.11.90 to 25.11.90	Stay at Multan	"	
26.11.90	Multan to Lahore	"	
11.12.90	Lahore to Multan	"	
12.12.90 to 16.12.90	Stay at Multan	"	
17.12.90	Multan to Lahore	"	
22.12.90	Lahore to Multan	"	
23.12.90 to 24.12.90	Stay at Multan		
25.12.90	Multan to Lahore	"	
30.12.90	Lahore to Multan	"	
31.12.90 to 4.1.91	Stay at Multan	"	
5.1.91	Multan to Lahore	"	Not yet drawn

TOUR DETAILS OF MR. SYED HAIDER ALI SHAH, SENIOR CLERK WITH MINISTER FOR FOOD PUNJAB FROM 16.11.90 TO 15.1.91

Date and Month	Places visited	Purposes of Journey	Amount of TA/DA
21.11.90	Lahore to Multan	On official tour	
22.11.90 to 25.11.90	Stay at Multan	"	NOt yet drawn
26.11.90	Multan to Lahore	"	

TOUR DETAIL OF MR. SAFDAR ALI, NAIB QASID, WITH MINISTER FOR FOOD, FROM 16.11.90 TO 15.1.1991

Date & Month	Places of Visit	Purposes of Journey	Amount of TA/DA
21.11.90	Lahore to Multan and	On official tour	
22.11.90 to 25.11.90	Stay at Multan	"	
26.11.90	Multan to Lahore	"	
11.12.90	Lahore to Multan and	"	
12.12.90 to 16.12.90	Stay at Multan	"	
17.12.90	Multan to Lahore	"	
22.12.90	Lahore to Multan and	"	
23.12.90 to 24.12.90	Stay at Multan	"	
25.12.90	Multan to Lahore.	"	Not yet drawn.

TOUR DETAILS OF CH. MUHAMMAD IQBAL, MINISTER FOR AGRICULTURE PUNJAB, FROM 16.11.90 TO 15.1.1991.

Date & Month	Places visited	Purposes of journey	Amount of TA/DA	Amount spent on the W.F
16.11.90	Lahore to Gujranwala	On official tour		
17.11.90	Gujranwala to Lahore	"		
22.11.90	Lahore to Gujranwala	"		Rs.12,939.70
23.11.90	Gujranwala to Lahore	"		
24.11.90	Lahore to Wazirabad and back to Lahore.			
26.11.90	Lahore to Gujranwala			
27.11.90	Stay at Gujranwala			

28.11.90	Gujranwala to Lahore
29.11.90	Lahore to Gujranwala
30.11.90	Stay at Gujranwala
12.90	Gujranwala to Lahore
1.12.90	Lahore to Faisalabad
3.12.90	Faisalabad to Lahore
.12.90	Lahore to Gujranwala
.12.90	Stay at Gujranwala
.12.90	Gujranwala to Lahore
0.12.90	Lahore to Gujranwala
1.12.90 to 14.12.90	Stay at Gujranwala and R/Pindi
5.12.90	Rawalpindi to Lahore
20.12.90	Lahore to Gujranwala
24.12.90 to 24.12.90	Stay at Gujranwala and R/Pindi
25.12.90	Rawalpindi to Lahore
27.12.90	Lahore to Gujranwala
.12.90 to 1.1.91	Stay at Gujranwala and Narowal
1.1.91	Narowal to Lahore
3.1.91	Lahore to R/Pindi and Back Lahore

Date & Month	Places visited	Purposes of journey	Amount of TA/DA	Amount spent on the purchase of petrol.
0.1.91	Lahore to Gujranwala	On Official Tour	Not yet drawn	
.1.91 to 6.1.91	Gujranwala to Narowal			
.1.91	Gujranwala to Lahore			
.1.91	Lahore to Gujranwala			
0.1.91 to 12.1.91	Stay at G/Wala and Sheikhupura			
3.1.91	Sheikhupura to Lahore			
5.1.91	Lahore to Gujranwala and Back to Lahore			

TOUR DETAILS OF HAJI MUHAMMAD KHALID, PRIVATE SECRETARY TO MINISTER FOR AGRICULTURE.

Date & Month	Place visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA.
16.11.90	Lahore to Gujranwala	"	
17.11.90	Gujranwala to Lahore	On Official Tour	Not yet drawn.
22.11.90	Lahore to Gujranwala	"	
23.11.90	Gujranwala to Lahore	"	
24.11.90	Lahore to Wazirabad & back to Lahore.	"	
26.11.90	Lahore to Gujranwala	"	
27.11.90	Stay at Gujranwala.	"	
28.11.90	Lahore to Gujranwala	"	
29.11.90	Lahore to Gujranwala	"	
30.11.90	Stay at Gujranwala	"	
1.12.90	Gujranwala to Lahore	"	
6.12.90	Lahore to Gujranwala	"	
7.12.90	Stay at Gujranwala	"	
8.12.90	Gujranwala to Lahore	"	
10.12.90	Lahore to Gujranwala	"	
11.12.90	Gujranwala to Rawalpindi	"	
12.12.90	Stay at Rawalpindi	"	
13.12.90	Rawalpindi to Gujranwala.	"	
14.12.90	Stay at Gujranwala	"	
15.12.90	Gujranwala to Lahore.	"	
20.12.90	Lahore to Gujranwala	"	
21.12.90	Stay at Gujranwala	"	
22.12.90	Gujranwala to Rawalpindi	"	
23.12.90	Stay at Rawalpindi	"	
24.12.90	Rawalpindi to Gujranwala	"	
25.12.90	Gujranwala to Lahore	"	

27.12.90	Lahore to Gujranwala	"
28.12.90	Stay at Gujranwala	"
29.12.90	Gujranwala to Narowal & back Gujranwala	"
30.12.90	Gujranwala to Lahore	"
2.1.91	Lahore to Narowal	"
3/4.1.91	Stay at Narowal	"
5.1.91	Narowal to Gujranwala	"
6.1.91	Stay at Gujranwala	"
7.1.91	Gujranwala to Lahore	"
9.1.91	Lahore to Gujranwala	"
10/11.1.91	Stay at Gujranwala	"
12.1.91	Gujranwala to Lahore	"
13.1.91	Lahore to Sheikhupura and Back to Lhr.	"
15.1.91	Lahore to Gujranwala & back to Lhr.	"
17.1.91	Lahore to Gujranwala	"
18.1.91	Gunjranwala to Lahore	"
24.1.91	Lahore to Burewala	"
25.1.91	Burewala to Gujranwala	"
26.1.91	Gujranwala to Lahore	"
31.1.91	Lahore to Gujranwala	"
1.2.91	Stay at Gujranwala	"
2.2.91	Gujranwala to Lahore.	"

TOUR DETAILS OF MR. MUHAMMAD AZAM, P.A. TO MINISTER AGRICULTURE.

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA.
26.11.90	Lahore to Gujranwala	On Official tour	Not yet drawn
27.11.90	Stay at Gujranwala	"	
28.11.90	Gujranwala to Lahore	"	
29.11.90	Lahore to Gujranwala	"	
30.11.90	Stay at Gujranwala	"	
1.12.90	Gujranwala to Lahore	"	
2.12.90	Lahore to Faisalabad	"	
3.12.90	Faisalabad to Lahore	"	
6.12.90	Lahore to Gujranwala	"	
7.12.90	Stay at Gujranwala	"	
8.12.90	Gujranwala to Lahore	"	
10.12.90	Lahore to Gujranwala.	"	
11.12.90	Gujranwala to Rawalpindi	"	
12.12.90	Stay at Rawalpindi	"	
13.12.90	Rawalpindi to Gujranwala	"	
14.12.90	Stay at Gujranwala	"	
15.12.90	Gujranwala to Lahore	"	
20.12.90	Lahore to Gujranwala	"	
21.12.90	Stay at Gujranwala.	"	
22.12.90	Gujranwala to Lahore	"	
24.12.90	Lahore to Gujranwala	"	
25.12.90	Gujranwala to Lahore	"	
27.12.90	Lahore to Gujranwala	"	
28.12.90	Stay at Gujranwala	"	
29.12.90	Gujranwala to Narowal & back to Gujranwala	"	
30.12.90	Gujranwala to Lahore	"	

سربراہ آبپاشی پنجاب
۲۷ فروری ۱۹۹۱ء

2.1.91	Lahore to Narowal	"
3/4.1.91	Stay at Narowal	"
5.1.91	Narowal to Gujranwala	"
6.1.91	Stay at Gujranwala	"
7.1.91	Gujranwala to Lahore	"
9.1.91	Lahore to Gujranwala	"
10/11.1.91	Stay at Gujranwala	"
12.12.91	Gujranwala to Lahore	"
17.1.91	Lahore to Gujranwala	"
18.1.91	Gujranwala to Lahore	"
26.1.91	Lahore to Gujranwala and back to Lhr.	"
31.1.91	Lahore to Gujranwala	"
1.2.91	Stay at Gujranwala	"
2.2.91	Gujranwala to Lahore	"

TOUR DETAILS OF MR. ABDUL WAKEEL FAROOQI,
SENIOR CLERK TO MINSISTER AGRICULTURE, PUNJAB.

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA
26.11.90	Lahore to Gujranwala	On official Tour	Not yet drawn
27.11.90	Stay at Gujranwala	"	
28.11.90	Gujranwala to Lahore	"	
2.12.90	Lahore to Faisalabad	"	
3.12.90	Faisalabad to Lahore.	"	
22.12.90	Lahore to Rawalpindi	"	
23.12.90	Stay at Rawalpindi	"	
24.12.90	Rawalpindi to Lahore	"	

TOUR DETAILS OF MR. MUHAMMAD JAMIL
STAFF CAR DRIVER TO MINISTER AGRICULTURE

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA.
16.11.90	Lahore to Gujranwala	On Official Tour	Not yet drawn
17.11.90	Gujranwala to Lahore	"	
22.11.90	Lahore to Gujranwala	"	
23.11.90	Gujranwala to Lahore	"	
24.11.90	Lahore to Wazirabad and back to Lahore	"	
26.11.90	Lahore to Gujranwala	"	
27.11.90	Stay at Gujranwala	"	
28.11.90	Gujranwala to Lahore	"	
29.11.90	Lahore to Gujranwala	"	
30.11.90	Stay at Gujranwala	"	
1.12.90	Gujranwala to Lahore	"	
2.12.90	Lahore to Faisalabad	"	
3.12.90	Faisalabad to Lahore	"	
6.12.90	Lahore to Gujranwala	"	
7.12.90	Stay at Gujranwala	"	
8.12.90	Gujranwala to Lahore	"	
10.12.90	Lahore to Gujranwala	"	
11.12.90	Stay at Rawalpindi	"	
12.12.90	Rawalpindi to Gujranwala	"	
13.12.90	Gujranwala to Lahore	"	
14.12.90	Stay at Gujranwala	"	
15.12.90	Gujranwala to Lahore	"	
20.12.90	Lahore to Gujranwala	"	
21.12.90	Stay at Gujranwala	"	
22.12.90	Gujranwala to Rawalpindi	"	
23.12.90	Stay at Rawalpindi	No Official Tour	

سرکاری اسکیل پنجاب
۲۷ فروری ۱۹۹۱ء

24.12.90	Rawalpindi to Gujranwala	"
25.12.90	Gujranwala to Lahore	"
27.12.90	Lahore to Gujranwala	"
28.12.90	Stay at Gujranwala	"
29.12.90	Gujranwala to Narowal and back to Gujranwala	"
30.12.90	Gujranwala to Lahore and back ot Gujranwala	"
31.12.90	Gujranwala to Narowal & back to Gujranwala	"
1.1.91	Gujranwala to Narowal & back to Gujranwala	"
2.1.91	Gujranwala to Lahore	"
3.1.91	Lahore to Gujranwala	"
4.1.91	Gujranwala to Narowal & back to Gujranwala	"
5.1.91	Gujranwala to Narowal & back to Gujranwala	"
6.1.91	Stay at Gujranwala	"
7.1.91	Gujranwala to Lahore	"
9.1.91	Lahore to Gujranwala	"
10/11.1.91	Stay at Gujranwala	"
12.1.91	Gujranwala to Lahore	"
13.1.91	Lahore to Sheikhupura & back to Lahore	"
15.1.91	Lahore to Gujranwala & back to Lahore	"
17.1.91	Lahore to Gujranwala	"
18.1.91	Gujranwala to Lahore	"
19.1.91	Lahore to Burewala, and back to Lahore	"
22.1.91	Lahore to Gujranwala	"
24.1.91	Gujranwala to Lahore	"
25.1.91	Lahore to Burewala, and back to Lahore	"
26.1.91	Lahore to Gurat and back Lahore	"
31.1.91	Gujranwala to Lahore	"
1.2.91	Stay at Gujranwala	"
2.2.91	Gujranwala to Lahore	"

TOUR DETAILS OF MR. MUNIR AHMAD
NAIB QASID TO MINISTER FOR AGRICULTURE

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA.
22.11.90	Lahore to Gujranwala	On Official Tour	Not yet drawn
23.11.90	Gujranwala to Lahore		
26.11.90	Lahore to Gujranwala		
27.11.90	Stay at Gujranwala		
28.11.90	Gujranwala to Lahore		
30.11.90	Lahore to Gujranwala		
1.12.90	Gujranwala to Lahore		
2.12.90	Lahore to Faisalabad		
3.12.90	Faisalabd to Lahore		
6.12.90	Lahore to Gujranwala		
7.12.90	Stay to Gujranwala		
8.12.90	Gujranwala to Lahore		
10.12.90	Lahore to Gujranwala		
11.12.90	Gujranwala to Rawalpindi		
13.12.90	Rawalpindi to Gujranwala		
14.12.90	Stay at Gujranwala		
15.12.90	Gujranwala to Lahore		
20.12.90	Lahore to Gujranwala		
21.12.90	Stay at Gujranwala		
22.12.90	Gujranwala to Rawalpindi		
23.12.90	Stay at Rawalpindi		
24.12.90	Rawalpindi to Gujranwala		
25.12.90	Gujranwala to Lahore		
27.12.90	Lahore to Gujranwala		
28.12.90	Stay at Gujranwala		
29.12.90	Gujranwala to Narowal and back to Gujranwala		

۲۷ فروری ۱۹۹۱ صوبائی اسمبلی پنجاب

30.12.90	Gujranwala to Lahore and back to Gujranwala
31.12.90	Gujranwala to Narowal and back to Gujranwala
1.1.91	Gujranwala to Narowal and back to Gujranwala
2.1.91	Gujranwala to Narowal to Lahore
3.1.91	Stay at Gujranwala
4.1.91	Gujranwala to Lahore
5.1.91	Lahore to Gujranwala
6.1.91	Stay at Gujranwala
7.1.91	Gujranwala to Lahore
9.1.91	Lahore to Gujranwala
10/11.1.91	Stay at Gujranwala
12.1.91	Gujranwala to Lahore
17.1.91	Lahore to Gujranwala
18.1.91	Gujranwala to Lahore
24.1.91	Lahore to Burewala
25.1.91	Burewala to Gujranwala
26.1.91	Gujranwala to Lahore
31.1.91	Lahore to Gujranwala
1.2.91	Stay at Gujranwala
2.2.91	Gujranwala to Lahore

نشان زدہ سوالات اور اُنکے جوابات

TOUR DETAIL OF MR. MALIK SALIM IQBAL
MINSTER FOR TRANSPORT, PUNJAB.

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA.	Amount Spent on the purchase of petrol
22.11.90	Lahore to Islamabad	On Official Tour	Not yet drawn	Rs. 4303.20
23.11.90	Islamabad to Talagang			

24.11.90 to 25.11.90	Stay at Talagang	"
26.11.90	Talagang to Islamabad	"
27.11.90	Islamabad to Lahore	"
28.11.90 to 6.12.90	Stay at Islamabad	"
7.12.90	Lahore to Islamabad	"
8.12.90	Stay at Islamabad	"
9.12.90	Islamabad to Lahore	"
10.12.90 to 13.12.90	Stay at Islamabad	"
14.12.90	Lahore to Islamabad	"
15.12.90	Islamabad to Lahore	"
30.12.90	Lahore to Islamabad	"
31.12.90	Stay at Islamabad	"
1.1.91	Islamabad to Talagang	"
2.1.91	Stay at Talagang	"
8.1.91	Talagang to Jhang	"
9.1.91	Stay at Jhang	"
10.1.91	Jhang to Lahore	"
12.1.91	Lahore to Islamabad	"
13.1.91	Islamabad to Lahore	"

TOUR DETIALS OF MR. MUHAMMAD IFTIKHAR, SENIRO CLERK WITH MINISTER FOR TRANSPORT FROM 6.11.90 TO 15.191

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA.
5.1.91	Lahore To Jhang	On Official Tour	
6.1.91 to 9.1.91	Stay at Jhang		
10.1.91	Jhang to Lahore		Not yet drawn

TOUR DETAILS OF MR. MUHAMMAD ALEEM STAFF CAR DRIVER WITH MINISTER FOR TRANSPORT PUNJAB FROM 16.11.90 TO 15.1.91

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA.
23.11.90	Lahore to Talagang	On Official Tour	
24.11.90 to 254.11.90	Stay at Talagang	"	
26.11.90	Talagang to Lahore	"	
22.12.90	Lahore to Talagang	"	
23.12.90	Talagang to Lahore	"	
1.1.91	Lahore to Talagang	"	
2.1.91 to 9.1.91	Stay at Talagang and Jhang	"	
10.1.91	Jhang to Lahore	"	(Not yet drawn)

TOUR DETAILS OF CH. MUHAMMAD JAFFAR IQBAL MINISTER FOR HEALTH PUNJAB

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA.	Amount spent on the
19.11.90	Lahore to Rahim Yar Khan			
20.11.90 to 22.11.90	Stay at Rahim Yar Khan	On Official Tour	Not yet drawn	Purchase of petrol
23.11.90	R.Y.K to Lahore			Rs. 8830.95
2.12.90	Lahore to Bahawalpur			
3.12.90	Bahawalpur to Lahore			
4.12.90	Lahore to Gujranwala and back to Lahore			
10.12.90	Lahore to Multan			
11.12.90	Multan to Lahore			

نشان زدہ سوالات اور اُنکے جوابات

14.12.90	Lahore to Gujranwala and back to Lahore
16.12.90	Lahore to Rahim Yar Khan
17.12.90 to 20.12.90	Stay at Rahim Yar Khan
21.12.90	Rahim Yar Khan to Lahore
27.12.90	Lahore to Multan
28.12.90 to 10.1.91	Stay at Multan and Rahim Yar Khan
11.1.90	Rahim Yar Khan to Lahore

DETIAL OF TOUR PROGRAMME OF MR. MUHAMMAD ASLAM BAJWA, PERSONAL ASSISTANT TO MINISTER FOR HEALTH, PUNJAB FROM 16.11.91 TO 15.1.91

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA.
19.11.90	Lahore to Rahim Yar Khan	Official Tour	Not yet drawn
19.11.90 to 22.11.90	Stay at Rahim Yar Khan		
23.11.90	Rahim Yar Khan to Lahore		
2.12.90	Lahore to Multan		
3.12.90	Stay at Multan		
4.12.90	Multan to Lahore		
10.12.90	Lahore to Bahawalpur		
11.12.90	B/pur to Multan		
12.12.90	Multan to Lahore		
14.12.90	Lahore to Gujranwala to Lahore		
16.12.90	Lahore to Rahim Yar Khan		
17.12.90	Stay at Rahim Yar Khan		
22.12.90	Rahim Yar Khan to Lahore		
27.12.90	Lahore to Multan		

28.12.90	Multan to Bahawalpur
29.12.90	Bahawalpur to Lahore
2.1.91	Lahore to Haroona Abad
3.1.91 to 10.1.91	Stay at Harnooa Abad
11.1.91	Haroona Abad to Lahore

TOUR DETAILS OF MR. MUHAMMAD IQBAL ZAFAR SENIOR CLERK WITH MINISTER FOR HEALTH PUNJAB FROM 16.11.90 TO 15.1.91

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA.
19.11.90	Lahore to Rahim Yar Khan	On official Tour	Not yet drawn
20.11.90 to 22.11.90	Stay Rahim Yar Khan	.do.	
23.11.90	Rahim Yar Khan to Lahore	.do.	
24.11.90	Lahore		
25.11.90 to 15.12.90	.do.		
16.12.90	Lahore to Rahim Yar Khan		
17.12.90 to 22.12.90	Stay at Rahim Yar Khan		
	Rahim Yar Khan to Lahore by Karachi		
23.12.90	Lahore		
24.12.90 to 1.1.91	Lahore		
2.1.91	Lahore to Haroonabad		
	Bahawalanagar, Haroonabad	.do.	
3.01.91 to 11.01.91	Stay at Haroonabad and Back Lahore		

TOUR DETIAL OF MR. HADAYAT ALI
STAFF CAR DRIVER WITH MINISTER HEALTH PUNJAB
FROM 10.11.90 TO 15.1.91.

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA.
19.11.90	Lahore to Rahim Yar Khan	On Official Tour	Not yet drawn
20.11.90 to 22.11.90	Stay at Rahim Yar Khan	"	
23.11.90	Rahim Yar Khan to Lahore	"	
2.12.90	Lahore to Bahawalpur	"	
3.12.90	Bahawalpur to Multan	"	
4.12.90	Multan to Lahore	"	
10.12.90	Lahore to Multan	"	
11.12.90	Multan to Bahawalpur	"	
12.12.90	Bahawalpur to Lahore	"	
14.12.90	Lahore to Gujranwala and back to Lahore	"	
16.12.90	Lahore to Rahim Yar Khan	"	
17.12.90 to 21.12.90	Stay at Rahim Yar Khan	"	
22.12.90	Rahim Yar Khan to Lahore	"	
27.12.90	Lahore to Multan	"	
28.12.90 to 10.1.91	Stay at Multan and Rahim Yar Khan	"	
11.1.91	Rahim Yar Khan to Lahore	"	

TOUR DETAILS OF CH. PARVEZ ELAHI, MINISTER FOR LOCAL GOVT. & RURAL DEVELOPMENT, PUNJAB.

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA.	Amount spent on the
12.1.1991	Lahore to Gujrat, Phalia etc.	Official Tour	No. TA/DA was claimed	Purchase of petrol Rs. 1117.95

13.1.91	Gujrat to Lahore	.do.
14.1.91	Lahore to Gujrat	.do.
15.1.91	Gujrat to Islamabad	.do.

TOUR DETAILS OF MR. CH. NAZIR AHMAD,
MINISTER FOR HOUSING PHYSICAL PUNJAB FROM 16.11.90 TO 15.1.91

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA.	Amount Spent on
21.11.90	Lahore to Burewala	On Official Tour	Not yet drawn	purchase of petrol Rs. 8515.75
22.11.90 to 24.11.90	Stay at Burewala			
25.11.90	Burewala to Lahore	"		
28.11.90	Lahore to Faisalabad	"		
29.11.90	Faisalabad to Burewala	"		
30.11.90	Stay at Burewala	"		
1.12.90	Burrawala to Lahore	"		
2.12.90	Lahore to Sheikupura and back Lahore	"		
5.12.90	Lahore to Multan and back Lahore	"		
27.12.90	Lahore to Okara and back to Lahore	"		
29.12.90	Lahore to Okara and back to Lahore	"		

DETAIL OF TOUR PROGRAMME OF MR. NAZIR AHMAD PRIVATE SECRETARY TO MINISTER FOR HOUSING PHYSICAL

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA.
21.11.90	Lahore to Burewala	Official Tour	Not yet drawn
25.11.90	Stay at Burewala from 22.11.90 to 24.11.90	"	
25.11.90	Burewala to Lahore	"	
28.11.90	Lahore to Faisalabad	"	
29.11.90	Faisalabad to Burewala	"	
	Stay at Burewala from 30.11.90	"	
1.12.90	Burewala to Lahore	"	
2.12.90	Lahore to Sheikhpura	"	
2.12.90	Sheikhpura to Lahore	"	
5.12.90	Lahore to Multan	"	
5.12.90	Multan to Lahore	"	
27.12.90	Lahore to Okara	"	
27.12.90	Okara to Lahore	"	
29.12.90	Lahore to Okara	"	
29.12.90	Okara to Lahore	"	

DETAIL OF TOUR PROGRAMME OF MR. MUHAMMAD ARSHAD, P.A. TO MINISTER FOR HOUSING AND PHYSICAL & ENVIRONMENTAL PLANNING, PUNJAB FROM 16.11.90 TO 15.1.91.

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA.
21.11.90	Lahore to Burewala	Official Tour	Not yet drawn
22.11.90 to 24.11.90	Stay at Burewala	"	
25.11.90	Burewala to Lahore	"	

28.11.90	Lahore to Burewala	"
29.11.90 to 1.12.90	Stay at Burewala	"
2.12.90	Burewala to Lahore	"
13.12.90	Lahore to Burewala	"
14.12.90 to 20.12.90	Stay at Burewala	"
21.12.90	Burewala to Lahore	"

TOUR DETAILS OF MR. MUHAMMAD AYOB SHAH, SENIOR CLERK WITH MINISTER FOR HP and EP PUNJAB FOR 16.11.90 TO 15.1.91

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA.
13.12.90	Lahore to Burewala	On Official Tour	Not yet drawn
14.12.90 to 15.12.90	Stay at Burewala	.do.	
16.12.90	Lahore to Multan, Burewala	.do.	
17.12.90 to 20.12.90	Stay at Burewala	.do.	
21.12.90	Lahore	.do.	
27.12.90 to 28.12.90	Lahore to Okara, Lahore	.do.	
29.12.90	Okara to Lahore	.do.	

TOUR DETAILS OF MR. LIAQAT ALI, SENIOR CLERK WITH MINISTER FOR HP & EP PUNJAB FROM 16.11.90 TO 15.1.91

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA.
21.11.90	Lahore to Burewala	On Official Tour	

22.11.90 to 24.11.90	Stay at Burewala	.do.	
25.11.90 to 27.11.90	Lahore		
28.11.90 to 29.11.90	Stay at Burewala	.do.	
30.11.90	.do.	.do.	
01.12.90 to 03.12.90	Lahore to Sheikhupura, Lahore		
04.12.90	Lahore to Multan and Stay Multan		
05.12.90	Lahore	.do.	Not yet drawn

TOUR DETIILS OF MR. ZULFIQAR ALI STAFF CAR DRIVER WITH MINISTER FOR HP & EP PUNJAB FROM 16.11.90 TO 15.1.91

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA.
21.11.90	Lahore to Burewala	On Official Tour	
22.11.90 to 23.11.90	Stay at Burewala	"	
25.11.90	Burewala to Lahore	"	
28.11.90	Lahore to Faisalabad	"	
29.11.90 to 1.12.1990	Stay at Faisalabad and Burewala	"	
2.12.90	Burewala to Lahore	"	
4.12.90	Lahore to Multan	"	
5.12.90	Multan to Lahore	"	
13.12.90	Lahore to Burewala	"	
14.12.90 to 20.12.90	Stay at Burewala and Multan	"	
21.12.90	Multan to Lahore	"	
27.12.90	Lahore to Okara and back Lahore	"	
29.12.90	Lahore to Okara and back to Lahore	"	(Not Yet drawn)

TOUR DETAILS OF MR. HABIB ULLAH, NAIB QASID, WITH MINISTER, HP & EP PUNJAB, FROM 16.11.90 TO 15.1.1991

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA.
21.11.90	Lahore to Burewala	On Official Tour	
22.11.90 to 24.11.90	Stay at Burewala	.do.	
25.11.90	Burewala to Lahore and back to Burewala		
30.11.90	Stay at Burewala		
1.12.90	Burewala to Lahore	.do.	
2.12.90	Lahore to Shiekhupura and back to Lahore	.do.	
4.12.90	Lahore to Multan	.do.	
5.12.90	Multan to Lahore	.do.	(Not yet drawn)

TOUR DETAILS OF MR. MUHAMMAD IQBAL, NAIB QASID, WITH MINISTER FOR HP & EP PUNJAB, FROM 16.11.90 TO 15.1.1991

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA.
13.12.90	Lahore to Burewala and stay	On Official Tour	
14.12.90 to 15.12.90	Stay at Burewala	.do.	
16.12.90	Burewala to Multan and back to Burewala	.do.	
17.12.90 to 20.12.90	Stay at Burewala	.do.	
21.12.90	Burewala to Lahore	.do.	
27.12.90	Lahore to Okara and back to Lahore	.do.	
29.12.90	Lahore to Okara and back to Lahore	.do.	(Not yet drawn)

۱۷۲

DETAILS OF TOUR PROGRAMME OF RAJA ASHFAQ SARWAR, MINISTER FOR FORESTRY, WILDLIFE & FISHRIES, LAHORE.

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA.	Amount spent on the purchase of petrol
21.11.90	Lahore to Islamabad	Official Tour	Not yet drawn	Rs. 2.56
25.11.90	Islamabad to Lahore	.do.	.do.	
26.11.90	Lahore to Gujranwala	.do.	.do.	
	Gujranwala to Lahore			
29.11.90	Lahore to Rawalpindi	.do.	.do.	
	30.11.90 to 1.12.90 stay at Rawalpindi			
2.12.90	Rawalpindi to Lahore	.do.	.do.	
5.12.90	Lahore to Jhelum	.do.	.do.	
6.12.90	Jhelum to Rawalpindi	.do.	.do.	
	7.12.90 to 8.12.90 stay at Rawalpindi			
9.12.90	Rawalpindi to Lahore	.do.	.do.	
13.12.90	Lahore to Islamabad	.do.	.do.	
14.12.90	Islamabad to Karachi	.do.	.do.	
17.12.90	Karachi to Lahore	.do.	.do.	
19.12.90	Lahore to Changa Manga	.do.	.do.	
20.12.90	Lahore to Islamabad	.do.	.do.	
	21.12.90 stay at Islamabad			
22.12.90	Islamabad to Lahore	.do.	do.	
27.12.90	Lahore to Islamabad	.do.	.do.	
28.12.90	Islamabad to Lahore			
1.1.91	Lahore to Rawalpindi	.do.	.do.	
	2.1.91 to 8.1.81 stay at Rawalpindi			
9.1.91	Rawalpindi to Lahore	.do.	.do.	
10.1.91	Lahore to Rawalpindi	.do.	.do.	
	11.1.91 to 12.1.91 stay at Rawalpindi			

صوبائی اسمبلی پنجاب

۲۷ فروری ۱۹۹۱ء

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA.	Amount spent on the purchase of petrol
13.1.91	Rawalpindi to Lahore	.do.	.do.	
17.1.91	Lahore to Rawalpindi			
	18.1.91 to 19.1.91 stay at Rawalpindi	.do.	.do.	
20.1.91	Rawalpindi to Lahore	.do.	.do.	
24.1.91	Lahore to Islamabad	.do.	.do.	
	25.1.91 stay at Islamabad			
26.1.91	Islamabad to Lahore			

DETAIL OF TOUR PROGRAMME OF MR. SAEED.UD.DIN
PRIVATE SECRETARY TO MINISTER FOR FORESTRY

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA.	Amount spent on the purchase of petrol
21.11.90	Lahore to Islamabad	Official Tour	Not yet drawn	
	22.11.90 to 24.11.90 stay at Islamabad			
25.11.90	Islamabad to Lahore	.do.	.do.	
26.11.90	Islamabad to Lahore	.do.	.do.	
27.11.90	Lahore to Gujranwala	.do.	.do.	
	Gujranwala to Lahore			
29.11.90	Lahore to Rawalpindi			
	30.11.90 to 1.12.90 stay at Rawalpindi	.do.	.do.	
2.12.90	Rawalpindi to Lahore			

DETAIL OF TOUR PROGRAMME OF MR. MUHAMMAD IRSHAD SINDHU
P.A. TO MINISTER FOR FORESTRY, WILDLIFE & FISHERIES, PUNJAB
FROM 16.11.90 TO 15.1.91

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA.
21.11.90	Lahore to Islamabad	Official Tour	Not yet drawn
22.11.90 to 24.11.90	Stay at Islamabad	"	
25.11.90	Islamabad to Lahore	"	
27.11.90	Lahore to Gujranwala to Lahore back	"	
29.11.90	Lahore to Rawalpindi	"	
30.11.90 to 1.12.90	Stay at Rawalpindi	"	
2.12.90	Rawalpindi to Lahore	"	
5.12.90	Lahore to Jhelum	"	
6.12.90	Jhelum to Rawalpindi	"	
7.12.90 to 8.12.90	Stay at Rawalpindi	"	
9.12.90	Rawalpindi to Lahore	"	
13.12.90	Lahore to Islamabad	"	
14.12.90	Stay at Islamabad	"	
15.12.90	Islamabad to Lahore	"	
19.12.90	Lahore to Islamabad	"	
20.12.90 to 22.1.90	Stay at Islamabad	"	
23.12.90	Islamabad to Lahore	"	
27.12.90	Lahore to Islamabad	"	
28.12.90	Stay at Islamabad	"	
29.12.90	Islamabad to Lahore	"	

TOUR DETAILS OF MR. AYAZ MASROOR, JUNIOR CLERK WITH MINISTER FOR FW & F PUNJAB FROM 16.11.90 TO 15.1.91

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA.
21.11.90	Lahore to Rawalpindi	On Official	Not yet drawn
22.11.90 to 26.12.90	Stay at Rawalpindi	"	
27.11.90	Rawalpindi to Lahore	"	
29.11.90	Lahore to Rawalpindi	"	
30.11.90 to 1.12.90	Stay at Rawalpindi	"	
2.12.90	Rawalpindi to Lahore	"	

TOUR DETAILS OF MR. KHALIQ.UR.REHMAN, NAIB QASID WITH MINISTER FOR FORESTRY, WILDLIFE & FISHERIES PUNJAB FROM 16.11.90 TO 15.1.1991

Date & Month	Places visited	Purpose of journey	Amount of TA/DA.
21.11.90	Lahore to Islamabad	On Official Tour	Not yet drawn
22.11.90 to 24.11.90	Stay at Islamabad	.do.	.do.
25.11.90 to 26.11.90	Islamabad to Lahore	.do.	.do.
27.11.90	Lahore to Gujranwala and back to Lahore	.do.	.do.
29.11.90	Lahore to Rawalpindi	.do.	.do.
30.11.90 to 1.12.90	Stay at Rawalpindi	.do.	.do.
2.12.90	Rawalpindi to Lahore	.do.	.do.
5.12.90	Lahore to Jhelum	.do.	.do.
6.12.90	Jhelum to Rawalpindi	.do.	.do.
7.12.90 to 8.12.90	Stay at Rawalpindi	.do.	.do.

9.12.90	Islamabad to Lahore	.do.	.do.
13.12.90	Lahore to Islamabad	.do.	.do.
14.12.90	Stay at Islamabad	.do.	.do.
15.12.90	Islamabad to Lahore	.do.	.do.
19.12.90	Lahore to Changa Managa and back to Lahore	.do.	.do.
20.12.90	Lahore to Islamabad		
21.12.90 to 22.12.90	Stay at Lahore	.do.	.do.
23.12.90	Islamabad to Lahore	.do.	.do.
27.12.90	Lahore to Islamabad	.do.	.do.
28.12.90	Stay at Islamabad	.do.	.do.
29.12.90	Islamabad to Lahore	.do.	.do.

سروسز ہسپتال لاہور میں لفٹ کی خرابی کی تحقیقات

*250- میاں محمود احمد۔ کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چیف منسٹر انسپکشن ٹیم سروسز ہسپتال لاہور میں لگنے والی لفٹ کے سلسلہ میں تحقیقات کر رہی ہے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ تحقیقات ابھی تک مکمل نہیں کی گئی ہے۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا تحقیقاتی رپورٹ وزیراعلیٰ کو ابھی تک نہ بھیجی گئی۔

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ابھی تک تحقیقات مکمل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں اور اگر مکمل ہو گئی ہے تو انکوائری رپورٹ میں کن کن لوگوں کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے تحقیقاتی افسروں کے نام اور عہدے کیا ہیں اور کیا حکومت انکوائری رپورٹ معزز ایوان میں پیش کرنے کے لئے تیار ہے ؟

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی)

(الف) چیف منسٹر انسپکشن ٹیم سروسز ہسپتال میں لگنے والی لفٹ کے سلسلہ میں کوئی انکوائری نہیں کر رہی ہے۔

(ب) اوپر جز الف میں جواب دے دیا گیا ہے۔

(ج) ایضاً

(د) ایضاً

سرکاری ملازمین کے خلاف تحقیقات کی تفصیل

*256- میاں محمود احمد۔ کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چیف منسٹر انسپکشن ٹیم کے پاس مختلف محکموں کے سرکاری افسروں یا ملازمین کے خلاف تحقیقات ہو رہی ہیں۔ اگر ایسا ہے تو ان کی مکمل تفصیلات' نام' محکمہ' سرکاری

اہلکاروں کے مکمل کوائف کے ساتھ مہیا کریں۔

(ب) متذکرہ تحقیقات کو شروع ہوئے کتنا عرصہ ہوا ہے اور کب مکمل ہونگی؟

(ج) 1990ء کے دوران کتنی تحقیقات مکمل کی گئیں اور ان پر کیا ایکشن لیا گیا کیا حکومت مذکورہ بالا تحقیقات کی تمام تفصیل فراہم کرنے کے لئے تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی)

(الف) مختلف محکموں کے سرکاری افسران و ملازمین کے خلاف ای اینڈ ڈی رولز کے تحت تحقیقات ایس اینڈ جی اے ڈی کے ممبران انکوائری یا محکمانہ تحقیقاتی افسر کرتے ہیں۔ رشوت ستانی سے متعلقہ الزامات کی تحقیقات محکمہ انسداد رشوت ستانی کرتا ہے۔ تاہم جناب وزیراعلیٰ پنجاب کی خصوصی ہدایات کے مطابق سال 1990ء میں وزیراعلیٰ معائنہ ٹیم نے مختلف محکموں کی کارکردگی کے بارے میں ابتدائی تحقیقات کیں اور متعلقہ افسران کے بارے میں وزیراعلیٰ پنجاب کو اپنی سفارشات پیش کیں۔ ملازمین کے خلاف قانونی کارروائی وزیراعلیٰ معائنہ ٹیم کے دائرہ اختیار میں نہیں۔

(ب) جزو الف کے جواب میں اس بارہ میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

(ج) سال 1990ء کے دوران وزیراعلیٰ کی خصوصی ہدایات پر معائنہ ٹیم نے مختلف محکموں اور معاملات کے متعلق ابتدائی تحقیقات کر کے اپنی سفارشات وزیراعلیٰ کو پیش ہیں۔ تفصیل لف ہذا ہے۔

نمبر شمار	الزامات	محکمہ	انکوائری شروع ہونے کی تاریخ	انکوائری مکمل ہونے کی تاریخ	سفارشات
(1)	فخر ایڈو کو گورنمنٹ کنٹریکٹر نے بل کی ادائیگی نہیں کی	تعمیرات	19 مارچ 1990ء	25 اپریل 1990ء	تعمیراتی کمپنی کے حصہ داروں کے مابین بل کی ادائیگی نہ ہونے کی بنا پر سول عدالت کیس کی وجہ سے معاملہ سیکرٹری تعمیرات کو بھیج دیا گیا کیونکہ یہ بات وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم کے دائرہ کار میں نہ آتی ہے۔
(2)	لاہور پرنٹنگ پریس میں سپرنٹنڈنٹ اور یونین کی ملی بھگت سے خریداری کرنے میں سرکاری رقوم کی خردبرد	صنعت	26 ستمبر 1990ء	5 دسمبر 1990ء	فرضی درخواست ہونے کی بنا پر معاملہ داخل دفتر کر دیا گیا۔
(3)	ممبر صوبائی اسمبلی سے سرد مہری سے پیش آنا	انہار	17 جون 1990ء	2 جولائی 1990ء	1) ایگزیکٹو انجینئر کی فوری تبدیلی کر دی جائے اور اسکے خلاف ممبر صوبائی اسمبلی سے ناروا سلوک کی بناء پر ناپسندیدگی کا مراسلہ جاری کیا جائے۔ 2) سرکل انسپکٹر انٹی کرپشن کی بھی فوراً تبدیلی کر دی جائے اور اسکے خلاف محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جائے۔ 3) ایس ڈی او جڑانوالہ کو بھی تبدیل کر دیا جائے اور محکمانہ انہار اسکے خلاف تحقیق کرے۔ 4) مجسٹریٹ کو فوری تبدیل کر دیا جائے۔
(4)	موضع شاہ پور کانجراں کے بالمقابل دریائے راوی کی ٹریننگ کے سلسلہ میں سرکاری رقوم میں خردبرد۔	انہار	16 جون 1990ء	10 اگست 1990ء	خردبرد ثابت نہ ہو سکا۔

(5)	ملتان روڈ لاہور میں:- 1) ناقص میٹریل کا استعمال 2) سرکاری رقوم میں خردبرد الخبن۔	مواصلات و تعمیرات (ہائی وے)	10-4-1990	تحقیقی رپورٹ زیر تکمیل ہے۔	
(6)	بسال چوک تا خوشحال گڑھ سڑک کی ناقص دیکھ بھال اور تارکول کی کمی	ایضاً	8-7-90	22-7-90	محکمہ مواصلات و تعمیرات سے کہا گیا ہے کہ وہ ڈائریکٹر روڈ ریسرچ کی رپورٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے کارروائی کرے۔ سیکرٹری مواصلات و تعمیرات کو چاہئے کہ:- 1) تکنیکی منظوری نہ ہونے کی تحقیق کریں اور قصوروار کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے۔ 2) زائد رقم خرچ کرنے کی بھی تحقیق کی جائے۔ 3) سڑک کے کنارے بنے ہوئے برساتی نالے کی تکمیل کروائی جائے۔ اس طرح پشتوں پر لگے ہوئے بجلی کے پول ہٹائے جائیں۔ 4) متعلقہ ایکسین' ایس ڈی او' اور سب انجینئر کے خلاف غفلت برتنے کی بناء پر تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ 5) ٹمبرز مرچنٹس کو نوٹس جاری کیا جائے کہ وہ سڑک پر لگی ہوئی گیلیاں نہ اتاریں۔
(7)	زیر تعمیر گوجرانوالہ حافظ آباد سڑک کی ناقص تعمیر اور مکمل ہونے سے پہلے ٹوٹ پھوٹ۔	ایضاً	24-6-90	27-6-90	
(8)	حلقہ نمبر 116 پی پی میں واقع کچی آبادیوں میں کام کا ناقص ہونا۔ انجینئروں اور ٹھیکیداروں کی ملی بھگت سے سرکاری رقوم کا خردبرد	ایل ڈی اے	21-11-90	تحقیقی رپورٹ زیر تکمیل ہے۔	

(9)	گھریالی گلی تا دیر کوٹ میں اخراجات کی زیادتی' غلط تخمینہ	مواصلات وتعمیرات (ہائی وے)	12-9-90	ایضاً	
(10)	عائشہ شادباغ لاہور میں واسا/لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے ہائی پاس سیوریج کی ناکامی۔	ہاؤسنگ وفزیکل ڈیپارٹمنٹ (واسا/ ایل۔ڈی۔اے	23-8-89	27-2-90	1) محکمہ واسا کے افسران کو آئندہ ڈیزائن اور کام کرنے میں احتیاط کرنے کو کہا گیا۔ 2) آئندہ ڈیزائن کو بہتر بنانے کیلئے واسا کے افسران کو اس سیوریج کی ناکامی کے اصل حقائق جاننے کو کہا گیا۔ 3) واسا کو اپنے کام کے معیار کو زیادہ بہتر بنانے کو کہا گیا۔
(11)	محلہ احاطہ بلاکی شاہ لنڈا بازار میں لوگوں کے مکانوں کو نقصان	ایضاً	30-4-90	15-5-90	1) واسا/میونسپل کارپوریشن کو اس نقصان کی ذمہ داری/تلافی کے لئے کہا گیا۔ 2) اس نقصان کے ذمہ دار عملہ کو تنبیہہ کو کہا گیا۔ میونسپل کارپوریشن کو خطرناک عمارت گرانے کا نوٹس دینے کو کہا گیا اور نقشوں کے متعلق زیادہ سخت رویہ اختیار کرنے کو کہا گیا۔ 3) واسا کو اندرونی شہر میں رہنے والے پانی کو جانچنے کیلئے شعبے کے قیام کا کہا گیا۔
(12)	محکمہ ہاؤسنگ پر جعلی دستخط کرنے کا الزام درخواست گذار اسلم قریشی سابقہ ڈسٹرکٹ ہاؤسنگ آفیسر	ہاؤسنگ وفزیکل ڈیپارٹمنٹ	2-5-90	21-6-90	سروس ٹریبونل اور انٹی کرپشن کی عدالتوں کے فیصلے کا انتظار کیا جائے۔

(13)	اسسٹنٹ ڈائریکٹرز لوکل گورنمنٹ نے رشوت لے کر یونین کونسل نمبر 19 سلطان برکھا میں تعینات کر دیا	لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ	28-6-90	16-7-90	مرمحمد نواز خان (ایم پی اے) نے جو درخواست سیکرٹری یونین کونسل جھنگ کے خلاف دی ہے واپس لے لی ہے اور ڈائریکٹرز جنرل لوکل گورنمنٹ نے پہلے والے آرڈرز منسوخ کر دیئے اور ایم پی اے کی تصدیق والا آرڈر جاری کر دیا ہے۔
(14)	1) مسلم ٹاؤن میں غیر مستحق لوگوں کو پلاٹ الاٹ کئے گئے۔ 2) بلدیہ رینالہ خورد کی دکانات کے حقوق منسوخ کئے جائیں۔ 3) بلدیہ سڑکوں 'گرل' ٹیلیفون' سولنگ' مٹی اڈا وغیرہ کی انکوائری۔ 4) جناح ہال کی مرمت کے اخراجات کی انکوائری۔	لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ	18-4-90	7-8-90	1) چکل روڈ پر دکانوں کی نیلامی' قانون کی پاسداری نہ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ 2) صدر بازار میں ٹیلیفون ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے توڑی گئی سڑک کو مرمت کیا جائے۔ اور ٹھیکیدار کو سستی پر جرمانہ / سزا دی جائے۔ 3) ٹاؤن کمیٹی کی مجوزہ لائبریری بلڈنگ کو کسی اور جگہ پر تبدیل کیا جائے۔
(15)	راولپنڈی ہاؤسنگ سکیم نمبر 2 میں غیر قانونی الاٹمنٹ	ہاؤسنگ فزیکل ڈیپارٹمنٹ	18-12-89	12-8-90	1) ولی احمد ملک — ڈائریکٹر ہاؤسنگ 2) راشد منظور — ڈپٹی ڈائریکٹر — محکمانہ 3) محمد صدیق — سب انجینئر — کارروائی 4) محمد نسیم الدین — ڈپٹی ڈائریکٹر — معطلی 5) خضر حیات — اسسٹنٹ ڈائریکٹر — کے بعد 6) عنایت اللہ چوہان — " — محکمانہ 7) نثار احمد شیخ — " — کارروائی

					8) محمد یوسف پٹواری محکمہ ریونیو 9) شہباز عباس ڈپٹی ڈائریکٹر 10) محمد اقبال ریکارڈ کیپر محکمانہ 11) ظفر احمد ڈپٹی ڈائریکٹر کارروائی 12) محمد یاسین ایل اے سی 13) میاں محمود اسسٹنٹ ڈائریکٹر تمام افسران/اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کی سفارش کی گئی۔ 5 افسران کو معطل کرنے کی سفارش کی گئی۔
(16)	درخواست بخلاف افسران محکمہ بحالیات، پنجاب لاہور منجانب محمد دین سکنہ سعدی پارک مزنگ لاہور۔	بحالیات (موجودہ سال)	15-1-90	25-3-90	سائل کے لئے اس وقت عدالتی چارہ جوئی کے سوا اور کوئی راستہ نہ ہے۔ ہدایت کی جائے کہ وہ جنہوں نے اپنے حکام بالا کو غلط مشورہ دیا ان کے متعلق اپنی رپورٹ جلد مکمل کر کے وزیر اعلیٰ کو پیش کریں تاکہ ذمہ دار افسران/اہلکاران محکمہ کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔
(17)	درخواست برائے تحقیقات ناجائز قابضین سرکاری اراضی چک نمبر 1/217 اب نزد الا روڈ فیصل آباد۔	مال/کمشنر/ ترقیاتی ادارہ فیصل آباد زرعی یونیورسٹی فیصل آباد	27-3-90	21-2-90	1) کمشنر فیصل آباد کو ہدایت کی جائے کہ وہ ذمہ دار افسران/اہلکاران کے خلاف قوائد وضوابط کے مطابق کارروائی کریں۔

2) ضلعی انتظامیہ بل آباد کو ہدایت کی گئی کہ وہ سرکاری اراضی پر ناجائز قابض 30 افراد سے قبضہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور آئندہ کیلئے غیر قانونی قابضین سے حفاظتی اقدامات کریں۔

3) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد اور ترقیاتی ادارہ فیصل آباد نے سرکاری اراضی کی دیکھ بھال میں غفلت سے کام لیا۔ لہٰذا شیخ الجامعہ کو ہدایت کی جائے کہ وہ جامعہ کے متعلقہ عملہ کو جو اس غفلت کے ذمہ دار پائے گئے ہیں کے خلاف مناسب کارروائی کریں۔

4) ناظم اعلیٰ ترقیات فیصل آباد کو ہدایت کی جائے کہ وہ ادارہ کے متعلقہ آفیسر/اہلکاران جو کہ اس معاملہ میں غفلت کے مرتکب پائے جائیں گے خلاف مناسب کارروائی کریں۔

5) شیخ الجامع کو ہدایت کی جائے کہ وہ فیصل آباد کے ضلع کے افسران مال سے رابطہ قائم کریں اور جامع کی اراضی کا ضابطے کے مطابق قبضہ حاصل کریں۔

6) ادارہ ترقیات فیصل آباد کو ہدایت کی جائے کہ وہ 227 ایکڑ اراضی کا ضلعی عملہ مال کے ذریعے ضابطے کے مطابق قبضہ حاصل کریں تاکہ شہر میں پانی صاف کرنے کے منصوبوں پر کام شروع ہو سکے۔

نشان زدہ سوالات اور انکے جوابات

(18)	تحقیقات در معاملہ خرد برد 31000 بوری در آمدہ گندم۔	خوراک	20-6-90	31-7-90	چونکہ معاملہ ہذا کی تحقیقات پہلے ہی محکمہ خوراک پنجاب کر رہا ہے لہٰذا وزیر اعلیٰ سے بذریعہ سیکرٹری گذارش کی گئی کہ وہ رہنمائی فرمائیں کہ محکمہ خوراک میں مذکورہ انکوائری کی موجودگی میں آیا معائنہ ٹیم دوسری انکوائری شروع کرے یا پھر پہلی انکوائری جس پر محکمہ خوراک سرگرم عمل ہے اس کا انتظار کیا جائے۔
(19)	تحقیقات برخلاف دو پٹواریاں ضلع ساہیوال	مال	20-6-90	16-7-90	چونکہ دونوں پٹواری برادران پر سرکاری اثر و رسوخ کا ناجائز استعمال کر کے سرکاری اراضی خرد برد کرنے کا الزام ثابت ہوا ہے۔ چنانچہ سفارش کی گئی کہ ہر دو پٹواریوں کو جبری ریٹائرمنٹ پر بھیج دیا جائے۔ وزیر اعلیٰ نے یہ سفارشیں منظور فرمالیں۔
(20)	تحقیقات برخلاف چودھری غلام حیدر سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع لیہ بابت ناجائز سرکاری اختیارات	پولیس	27-6-90	27-8-90	1) شکایت کنندہ کے معاملہ کی پولیس انکوائری مقامی پولیس سے واپس لے کر کرائمز برانچ کے حوالے کی جائے۔

7) محکمہ مال کے حکام کو ہدایت کی جائے کی وہ تمام متعلقہ حکومتی اداروں کو واضح ہدایات جاری کریں کہ آئندہ سرکاری اراضی کا لین دین' باقاعدہ قبضہ حاصل کرنے اور قبضہ دینے کی کارروائی ضوابط کے مطابق کیا کریں تاکہ اس قسم کی پیچیدگیوں سے بچا جا سکے۔ وزیر اعلیٰ نے مندرجہ بالا سفارشات کو منظور فرمایا۔

(21)	چودھری شوکت علی سابقہ آبکاری افسر' آبکاری فیصل آباد کی التجابابت بحالی ملازمت	آبکاری و محصولات	22-7-90	31-7-90	2)انسپکٹر جنرل پولیس نچلے درجے پولیس اہلکاروں کے خلاف جو ایک پارٹی کی طرف داری کرتے ہوئے بے انصافی کے مرتکب ہوئے کے خلاف مناسب کارروائی کریں۔ 3)چودھری غلام حیدر سپرنٹنڈنٹ پولیس لیہ کو خبردار کیا جائے کہ وہ سرکاری اثر ورسوخ اور پولیس کی طاقت کو غلط طور پر استعمال نہ کرے۔ وزیراعلیٰ نے درج بالا سفارشات منظور فرمائیں۔
(22)	تحقیقات برخلاف غلام مرتضیٰ تھانیدار تلہ گنگ ضلع چکوال	پولیس	22-7-90	2-8-90	درخواست گذار مختلف محکمانہ بے ضابطگیوں میں ملوث تھا۔ جس پر محکمہ نے اسے نوکری سے برطرف کردیا۔ معائنہ ٹیم کی تحقیقات میں پتہ چلا کہ یہ معاملہ پنجاب سروسز ٹریبونل میں عدالتی چارہ جوئی اور غور وخوض کے سلسلہ میں جاچکا ہے لہٰذا عدالتی امور میں مداخلت ٹیم کے دائرہ اختیار سے باہر ہے وزیراعلیٰ نے سفارشات کو منظور فرمایا۔ تھانیدار متعلقہ پر لگائے گئے بیشتر الزامات درست پائے گئے۔ لہٰذا سفارش کی گئی کہ متعلقہ تھانیدار غلام مرتضیٰ کو تبدیل کردیا جائے۔ وزیراعلیٰ صاحب نے حکم دیا کہ ایسے بدعنوان عناصر کا تبادلہ ہی ضروری نہیں بلکہ اس کے خلاف انضباطی کارروائی

(23)	تحقیقات برخلاف حبیب انڈسٹریل کوآپریٹو کارپوریشن لمیٹڈ لاہور	امدادباہمی	22-9-90	23-10-90	کیوں نہ کی جائے مذکورہ رپورٹ برائے عملدرآمد انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کو بھیج دی گئی۔ محکمہ کو ہدایت کی جائے کہ وہ ان سوسائٹیوں کے معاملات کی چھان بین خصوصی آڈٹ کے لئے ایک بھرپور مہم چلائیں۔
(24)	تحقیقات برخلاف ملی ملٹی پرپز کوآپریٹو سوسائٹی 31- گلبرگ II لاہور	امدادباہمی	31-10-90	2-12-90	محکمہ کو ہدایت کی جائے کہ وہ ان سوسائٹیوں کے معاملات کی چھان بین خصوصی آڈٹ کے لئے ایک بھرپور مہم چلائیں۔
(25)	تحقیقات بابت بوگس / جعلی الاٹمنٹ زمین چک نمبر 556/ٹی اے ڈی تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ	مال	20-12-90	-12-90	کیس عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہے۔

پی سی ایس (انتظامیہ) افسران کی ترقی میں تفاوت کی وجوہات

*302- چودھری نذر محمد دوگل۔ کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان میں گریڈ سترہ کے پی سی ایس (انتظامیہ) افسران اور اے پی یو جی افسران کو ایس ڈی ایم / اسسٹنٹ کمشنر تعینات کیا جاتا ہے اور اس کے بعد ان کی ترقی یکساں طور پر گریڈ اٹھارہ میں ہوتی ہے۔ اور دونوں افسران ہی گریڈ اٹھارہ میں ترقی پانے کے بعد ڈپٹی سیکرٹری / ڈپٹی کمشنر تعینات ہونے کے اہل ہوئے ہیں۔

(ب) اگر جز (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو پھر صرف صوبہ پنجاب میں ایک متضاد طریقہ کار کیوں روا رکھا ہوا ہے جس سے سراسر پی سی ایس (انتظامیہ) افسران کے ترقی کے مواقع جات مزید مسدود ہو جاتے ہیں؟

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود قریشی)

اس موضوع اور نوعیت کا سوال نمبر 161 بھی برائے وضاحت موصول ہوا تھا۔ ہر دو صوبائی حکومتوں سے تفصیلات کی درخواست کی گئی ہے جن کے موصول ہونے پر اور ان کی صوبائی سول سروسز کے قوانین کے مطالعہ کے بعد جواب دیا جا سکے گا۔

سابق پی سی ایس افسران کے بارے میں اسمبلی کی منظور کردہ سفارشات پر عمل درآمد نہ کرنا

*303- چودھری نذر محمد دوگل۔ کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا حکومت پی سی ایس (انتظامیہ) افسران کے بارے میں سال 1986ء میں صوبائی اسمبلی سے متفقہ طور پر منظور کی جانے والی سفارشات پر عملدرآمد کا ارادہ رکھتی ہے اور نیز ایسی سفارشات جن کا وفاقی حکومت یا وفاقی سول سروس سے کوئی تعلق نہ ہے پر عملدرآمد میں کیا امر مانع ہے؟

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی)

سال 1986ء میں منظور کی جانے والی اکثر سفارشات کا تعلق ایسے معاملات سے ہے جو وفاقی حکومت کے مشورے سے طے پائے جاتے ہیں۔ اسٹیبلشمنٹ سیکرٹری کی صدارت میں تمام صوبائی چیف سیکرٹریوں پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے جو ان معاملات پر غور کر رہی ہے۔ وفاقی حکومت سے درخواست کی گئی ہے کہ ان امور پر جلد از جلد فیصلہ کرے۔ جہاں تک صوبائی حکومت کا تعلق ہے۔ سفارشات کی روشنی میں مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے جا چکے ہیں۔

(1) صوبائی افسران کی سکیل نمبر 18 اور اگلے سکیلوں میں ترقی کیلئے کم از کم مدت ملازمت کا تعین کر دیا گیا ہے۔

(2) ای اے سی عہدے کی 55 آسامیوں کا درجہ بڑھا کر انہیں اے سی رینک میں کر دیا گیا ہے۔ ان آسامیوں پر سابقہ پی سی ایس کے ڈی اے سی درجہ کے ملازمین کو ترقی دے کر متعین کر دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں یہ کوشش بھی کی جا رہی ہے کہ صوبہ کی تمام میٹروپولیٹن اور میونسپل کارپوریشن کی آسامیوں کو پی ایس۔ 18 میں کر دیا جائے۔

(3) صوبائی حکومت کے تمام کیڈر کے ملازمین کو سرکاری وظائف پر بیرون ملک تربیت کے لئے اہلیت اور موزونیت کی بنیاد پر مواقع فراہم کئے جا رہے ہیں اور کسی گروپ کے ساتھ ترجیحی سلوک نہیں کیا جا رہا۔

(4) سابقہ پی سی ایس کیڈر میں بھرتی کے لئے مقابلے کا امتحان باقاعدگی اور تسلسل سے ہو رہا ہے۔

(5) سابق پی سی ایس اور دیگر صوبائی افسران کی تربیت کے لئے ایک اکیڈمی کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔

(6) ایڈیشنل کمشنر کی 13 آسامیوں کی "اپ گریڈ" کر کے سکیل 19 / 18 میں کر دیا گیا ہے۔

(7) ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) اور اسسٹنٹ کمشنر (جنرل) کی آسامیوں کی "اپ گریڈ" کرنے کی تجویز بھی زیر غور ہے جس سے پی سی ایس افسران کے ڈپٹی کمشنر / ڈپٹی سیکرٹری رینک میں ترقی کے مزید مواقع فراہم ہو جائیں گے۔

(8) پی سی ایس (انتظامیہ) کے چار اور صوبائی سیکرٹریٹ سروس کے ایک افسر کو سکیل 21 میں ترقی

دی گئی ہے۔

مزید برآں پی سی ایس افسران کے حالات ملازمت مزید بہتر بنانے کے سلسلے میں غور کے لئے صوبائی حکومت نے وزیر مال کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جس میں پی سی ایس افسران کو بھی نمائندگی دی گئی ہے۔ اس کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں مزید اقدامات کئے جائیں گے۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب
سیکشن آفیسرز کی حق تلفی کا ازالہ

14- **میاں محمود الرشید۔** کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مغربی پاکستان ڈپٹی سیکرٹریز بھرتی قواعد مجریہ 1963ء کے مطابق ماہ فروری 1980ء تک کل آسامیوں کا پچاس فیصد پنجاب سیکرٹریٹ سیکشن آفیسرز / سروس سے متعلقہ افسروں میں سے بھرتی کیا جانا ضروری تھا جسے تبدیل کر کے بذریعہ نوٹیفکیشن مجریہ 2 مارچ 1980ء کو پنجاب سول سیکرٹریٹ سیکشن آفیسرز سروس سے متعلق کل آسامیوں کا چالیس فیصد (اس سے زیادہ نہیں) مقرر کر دیا گیا۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو وضاحت کی جائے کہ سیکشن آفیسرز سروس سے متعلقہ سروس سے ڈپٹی سیکرٹریز کی بھرتی کا کوٹہ پچاس فیصد سے کم کر کے چالیس فیصد کیا گیا اور کیا مجوزہ تبدیلی سے سیکشن آفیسرز سروس سے متعلقہ افسروں کو ان کے حق سے محروم نہیں کیا گیا۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت پنجاب میں ڈپٹی سیکرٹریز کی کل ایک سو گیارہ آسامیوں میں سے سیکشن آفیسرز سروس سے متعلقہ افسران کی تعداد صرف چوبیس ہے جبکہ ان کے حصہ میں چالیس آسامیاں تبدیل شدہ قواعد کی رو سے ہونی چاہیئے تھیں۔

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا پنجاب سیکرٹریٹ آفیسرز سے متعلقہ افسروں کو ان کے حقوق سے محروم نہیں کیا گیا اگر انہیں حقوق سے محروم کیا گیا تو کیا حکومت اس حق تلفی کا ازالہ کرنے کے لئے تیار ہے اگر تیار ہے تو کتنا عرصہ درکار ہو گا؟

وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی)

(الف) یہ درست نہ ہے۔ 1963ء کے مغربی پاکستان ڈپٹی سیکرٹریز بھرتی رولز میں کل آسامیوں کے 1/3 کا پچاس فیصد سیکرٹریٹ سروس کے افسران کے لئے مخصوص تھا۔ جس کو 1980ء میں بڑھا کر کل آسامیوں کا 40 فیصد تک کر دیا گیا۔

(ب) جزو (الف) میں دیئے گئے جواب کے بعد مزید وضاحت ضروری نہ ہے۔

(ج) اس وقت پنجاب سیکرٹریٹ میں ڈپٹی سیکرٹریز کی کل 96 آسامیاں ہیں۔ جن میں سے صوبائی سیکرٹریٹ سروس کے افسران کے کوٹہ میں 38 آسامیاں آتی ہیں اور اس وقت سیکرٹریٹ سروس کے 24 افسران بطور ڈپٹی سیکرٹری کام کر رہے ہیں۔

(د) حکومت کوٹہ کی اس کمی کو دور کرنے کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔ 5 افسران کی ترقی کا کیس صوبائی سلیکشن بورڈ کی میٹنگ منعقدہ 91-2-12 میں پیش کیا گیا۔ باقی نشستوں کے لئے بھی صوبائی سلیکشن بورڈ کی اگلی میٹنگ میں پینل پیش کیا جا رہا ہے۔

مجالس خصوصی کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

میاں منظور احمد موہل: جناب سپیکر! پچھلے اجلاس کے دوران آپ نے خصوصی مجالس تشکیل دی تھیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو مسودات قانون کی رپورٹیں ایوان میں پیش کر دوں۔

جناب سپیکر: پہلے تحاریک استحقاق کو نہ لے لیں؟

میاں منظور احمد موہل: جناب والا یہ وقفہ سوالات کے فوراً بعد ہو گا۔

جناب سپیکر! میں مسودہ قانون حق شفع پنجاب مصدرہ 1990ء (مسودہ قانون نمبر 26 1990ء) اور مسودہ قانون ترمیم حق شفع پنجاب مصدرہ 1990ء (مسودہ قانون نمبر 27 1990ء) کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ رپورٹ پیش کر دی گئی۔

میاں منظور احمد موہل: میں مسودہ قانون ترمیم تجدید شہری کرایہ پنجاب مصدرہ 1990ء (مسودہ قانون

نمبر28 بابت 1990ء) کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کی گئی۔

میاں منظور احمد موہل: میں مسودہ قانون ترمیم پنجاب انضباط کارخانہ جات (چینی) مصدرہ 1990ء (مسودہ قانون نمبر29 بابت 1990ء) کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کی گئی۔

میاں منظور احمد موہل: میں مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب تحفظ، نگہداشت و انتظام جنگلی جانوراں مصدرہ 1990ء (مسودہ قانون نمبر30 بابت 1990ء) کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کی گئی۔

میاں منظور احمد موہل: میں مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب بینک مصدرہ 1990ء (مسودہ قانون نمبر31 بابت 1990ء) کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کی گئی۔

راجا خلیق اللہ خاں: میں مسودہ بیت المال پنجاب مصدرہ 1990ء (مسودہ قانون نمبر21 بابت 1990ء) کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کی گئی۔

راجا خلیق اللہ خاں: جناب سپیکر، میں مسودہ (ترمیم) بھتا خصوصی ملازمین پنجاب مصدرہ 1990ء اور مسودات قانون نمبر22 اور 23 بابت 1990ء کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر1 کی رپورٹس ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کی گئی۔

راجا خلیق اللہ خاں: جناب سپیکر' میں مسودہ قانون تعلیمی فاؤنڈیشن پنجاب مصدرہ 1990ء (مسودہ قانون نمبر24 بابت 1990ء) کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کی گئی۔

راجا خلیق اللہ خاں: جناب سپیکر' میں مسودہ قانون ترقیاتی ادارہ ڈیرہ غازی خاں مصدرہ 1990ء (مسودہ قانون نمبر25 بابت 1990ء) کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کی گئی۔

میاں محمود الرشید: جناب سپیکر' میں نے پچھلی بار بھی یہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا کہ یہاں اسمبلی کے اراکین کو جو نشستیں مخصوص کی گئی ہیں یہ انگریزی حروف تہجی کے حساب سے ملی ہیں اور آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ اجلاس میں اردو کے حروف تہجی کے حساب سے نشستیں الاٹ کی جائیں گی۔ تو میری آپ سے گزارش ہے کہ جب یہ ہماری آئینی ضرورت بھی ہے اور آئین میں بڑا واضح دیا گیا ہے کہ دس سال کے اندر بتدریج ہر شعبہ زندگی کے اندر ہم اردو کو رائج کریں گے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے پچھلے دنوں مختلف محکموں کو یہ ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ تو ہمیں اب اس انگریزی کا پیچھا چھوڑنا چاہیے اور اردو کے حروف تہجی کے اعتبار سے ہمیں نشستیں الاٹ ہونی چاہیں۔ یہ میں نے پچھلی بار بھی نکتہ اعتراض اٹھایا تھا اور آپ کا یہ جواب تھا کہ آئندہ اجلاس میں آپ اسے ایسے ہی کریں گے۔

مسئلہ استحقاقات

جناب سپیکر: اس پوائنٹ آف آرڈر کو ہمارے پچھلے بنچوں کی طرف سے سراہا گیا ہے۔

ایک معزز رکن: میں نے بھی اس بارے میں کہا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ غور کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: عام طور پر ہم ایسے کرتے ہیں کہ ایک دفعہ انگریزی کے حروف تہجی کے حساب سے اور ایک دفعہ اردو کے حروف تہجی کے حساب سے نشستیں الاٹ کرتے ہیں۔ تاکہ تھوڑی تبدیلی آتی رہے۔ اگلے ممبران پیچھے چلے جائیں اور پچھلے آگے آجائیں۔ اب تحاریک استحقاق کو ٹیک اپ کر لیں۔ مخدوم زادہ صاحب' کل وقفہ سوالات نہیں ہے۔ اور جو سوالات موخر کے گئے ہیں ان کو کل Take up نہیں

کیا جا سکے گا۔ اس لئے ان کو آپ اور غلام سرور صاحب چیمبر میں ہی Take up کر لیں۔

جناب غلام سرور خاں: لغاری صاحب بھی تشریف لے آئے ہیں۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب بھی میرے چیمبر میں آجائیں گے۔ غلام سرور خاں صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 2 ہے۔

پیپلز پارٹی کے امیدوار کے خلاف انتقامی کارروائیاں

جناب غلام سرور خاں: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "جنگ" مورخہ 14 نومبر 1990ء کے شمارہ میں پیپلز پارٹی کے صوبائی حلقہ نمبر پی پی 2 کے ایک امیدوار فاروق انجم پراچہ کے خلاف انتقامی کارروائیوں کے بارے میں راولپنڈی کے دو سابق ارکان صوبائی اسمبلی اور عوام کی طرف سے احتجاج تھا۔ اس بیان میں انہوں نے پیپلز پارٹی کے امیدوار کے خلاف انتقامی کارروائی میں انتظامیہ کی جانبداری اور ان کے غلط رویہ کے بارے میں وزیر اعلیٰ پنجاب سے ذاتی طور پر اس معاملہ کا نوٹس لینے کے بارے میں کہا گیا ہے۔

بالکل اسی طرح جن لوگوں نے ان انتخابات میں میرا ساتھ دیا تھا ان کے خلاف بھی مقامی پولیس اور انتظامیہ انتقامی کارروائی کر رہی ہے۔ مورخہ 22 اکتوبر کو چک بیلی خاں کے مقام پر آئی جے آئی نے ہمارے جلوس کا راستہ روکا۔ ہم پر فائرنگ کی گئی۔ ہمارے خلاف نعرے اور نازیبا الفاظ استعمال کئے گئے۔ اور ہماری درخواست پر آئی جے آئی کے ورکروں کے خلاف کارروائی نہ کی گئی۔ الٹا ہمارے دو آدمیوں کے خلاف دفعہ 325،324،342 کا پرچہ درج کر دیا گیا۔ جو کہ سراسر جھوٹ پر مبنی ہے۔ اس کی اطلاع مقامی پولیس افسروں کو بھی دی گئی شہادت صفائی بھی دی گئی۔ لیکن اس کے باوجود ہمارے آدمیوں کا بے گناہ چالان کیا جا رہا ہے۔

اس کے علاوہ موضع صوبہ تھانہ اور چونتھہ میں بھی ہمارے 9 کارکنوں کے خلاف بے گناہ قتل کا مقدمہ درج کر دیا گیا ہے۔ سینکڑوں لوگوں کو شہادت صفائی کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ لیکن پولیس نے

سے مس نہ ہوئی اور پولیس نے آئی جے آئی سے ناجائز اسلحہ لے کر ہمارے کارکنوں کے پیچھے ڈال دیا اور انہیں قتل اور 65 / 20 / 13 میں چالان کر دیا ہے۔ یہ سب زیادتیاں اور انتقامی کارروائیاں پیپلز پارٹی کے کارکنوں اور عوام کو ہراساں کرنے کے لئے کی جا رہی ہیں۔ حلقہ این اے 40 کو پولیس سٹیٹ بنا دیا گیا ہے پیپلز پارٹی کے کارکنوں کو قتل کیا جاتا ہے۔ ہم پرچہ درج کرواتے ہیں لیکن پرچہ درج نہیں ہوتا کیونکہ زیادتی کرنے والوں کا تعلق آئی جے آئی سے ہوتا ہے۔ ہمارے اس حلقہ میں پولیس نے 147 ناجائز پرچے ہمارے کارکنوں کے خلاف دیئے ہیں اور ہمارے کارکنوں اور رشتہ داروں کے تین قتل اب تک Un trace چلے آرہے ہیں۔ یہ ظلم نہیں تو اور کیا ہے۔ مقامی پولیس کی ان تمام زیادتیوں کی سرپرستی اس علاقہ کا آئی جے آئی کا ایک وزیر کر رہا ہے۔ ان تمام کارروائیوں سے اس علاقہ میں خوف و ہراس اور غم و غصہ پایا جاتا ہے اور ساتھ ہی لوگ ہمیں بھی تحفظ دینے میں بے بس اور عاجز سمجھتے ہیں لوگ اس جمہوریت سے مارشل لا کو بہتر سمجھنے لگے ہیں۔ اس اہم معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے اور پولیس کو انتقامی کارروائیوں سے باز رکھنے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر' مجھے مختصر بیان دینے کی اجازت ہے؟ ویسے میں نے اس تحریک استحقاق میں تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ Self Explanatory ہے۔ آپ اگر ضرورت محسوس کرتے ہیں تو مختصر بیان دے سکتے ہیں۔

جناب غلام سرور خاں: میرے خیال میں ضرورت تو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے' لا منسٹر صاحب کچھ ارشاد فرمائیں گے؟

وزیر مال: جناب والا' میرے فاضل دوست نے اس میں چار پانچ نکات اٹھائے ہیں۔ پہلی گزارش تو میں یہ کروں گا کہ جیسے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس اسمبلی کے ایوان میں یہ اعلان کیا ہے کہ الیکشن کے دوران جو بھی فساد ہوئے ہیں یا جھگڑے ہوئے ہیں اور پرچے ہوئے ہیں۔ انہوں نے احکامات صادر کئے ہیں کہ وہ دونوں طرف سے واپس ہوں۔ اگر اس کو فاضل دوست زیر غور لائیں تو یہ مسئلہ اٹھایا بھی جا سکتا ہے۔ اس تحریک استحقاق کو میں پہلے تکنیکی طور پر اس پر بات کرتا ہوں۔ اس میں خاص معاملہ بیان

نہیں کیا گیا ہے۔ اس میں میرے فاضل دوست نے چار نکات اٹھائے ہیں۔ وہ میں ھاؤس کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا۔ اور پہلے تو انہوں نے صوبائی اسمبلی حلقہ پی پی نمبر2 میں ایک امیدوار فاروق انجم پراچہ کے خلاف مقدمات کا اندراج اور نمبر3 موضع بھوٹہ تھانہ چونترہ میں پارٹی کے 9 کارکنان کے خلاف قتل کا مقدمہ اور حلقہ این اے 40 میں پولیس کی زیادتیاں وغیرہ اور نمبر4 حلقہ این اے 40 میں پی پی کے کارکنوں کے خلاف 147 ناجائز پرچوں کا اندراج اور کارکناں کی ماؤں بہنوں کے ساتھ زیادتی۔ نمبر5 یہ الزام لگایا ہے کہ مقامی پولیس کی ان تمام زیادتیوں کی سرپرستی اس علاقے کا آئی جے آئی کا ایک وزیر کر رہا ہے۔

جناب والا میرے دوست نے ایک ہی سوال میں پانچ نکات کو اٹھایا ہے جناب والا ہمارے فاضل ممبر نے اس تحریک استحقاق میں پانچ نکات اٹھائے ہیں۔ جب کہ قاعدہ 55 ذیلی پیرا سوم میں ہے کہ :-

The Question shall relate to a specific matter of recent occurrence,

It is not a specific matter.

یہ بہت سارے معاملات ہیں جو کہ ایک ہی تحریک استحقاق میں اٹھائے گئے ہیں۔ فنی طور پر میرا ایک یہ اعتراض ہے۔ نمبر2 جناب والا یہ جتنے واقعات اس میں درج کئے گئے ہیں یہ سب الیکشن کے دوران تصادم کا نتیجہ ہیں۔ اور دوران الیکشن ایسے جذبات ابھر جاتے ہیں اور اس میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ ہم ان کیسوں کو Either Side واپس لیں گے۔ نمبر3 جناب والا اس میں تمام مقدمات آج تک تحقیقات کے بعد عدالت کے سپرد کر دئے گئے ہیں اور یہ معاملہ Subjudice declare ہو چکا ہے۔ تو میں گزارش کروں گا جناب والا ! آپ سے کہ میرے دوست کی یہ تحریک استحقاق فنی اعتبار سے نہیں بنتی۔ مہربانی فرما کر اس کو خلاف ضابطہ قرار دیا جائے۔

جناب اختر علی چودھری : جناب والا ' پوائنٹ آف آرڈر' اس تحریک استحقاق میں ایک انجم پراچہ نامی شخص کا ذکر کیا گیا ہے۔ جناب والا میں آپ کی وساطت سے جناب سرور خان صاحب سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انجام پراچہ صاحب جب پی ڈی اے کے امیدوار Declare نہیں ہوئے تھے۔ اس وقت جو حادثہ ہوا جس میں انہوں نے کسی شخص کی ٹانگیں توڑی تھیں اور یہ پرچہ الیکشن سے دو اڑھائی مہینے پہلے ان کے خلاف درج ہو چکا تھا۔ اس کے بعد ضمانت قبل از گرفتاری پر رہا تھے جب انہیں پی ڈی اے کا ٹکٹ

ملا تو اس ٹکٹ پر ان لوگوں نے عدالت میں موقف اختیار کیا کہ میں چونکہ امیدوار ہوں اور چونکہ میں الیکشن میں حصہ لے رہا ہوں میری ضمانت منظور کی جائے لہٰذا ان کی ضمانت میں توسیع ہوتی رہی۔ الیکشن کے بعد سیشن جج نے ان کی ضمانت منسوخ کی تھی اور بعد میں ان کی پھر ہائی کورٹ سے ضمانت ہوئی تھی۔ اس معاملے کا میرا خیال ہے کہ ان کے حلقے سے کوئی تعلق نہیں بنتا۔

جناب سپیکر: جی شکریہ! یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

راجا خلیق اللہ خان: جناب والا میں کچھ عرض کروں۔

جناب سپیکر: راجا صاحب میں اس پہ فیصلہ دینا چاہتا ہوں آپ کی ضرورت ہوئی تو میں مدد حاصل کروں گا۔

The question shall relate to a privilege granted by the Constitution, any law or rules made under any law;

کہ یہ Specific Matter نہیں ہے اور تحریک استحقاق کے لئے Specific Matter ہونا بڑا ضروری ہے۔ اور اس میں Mover خود ذاتی طور پر Aggrieved پارٹی بھی نہیں ہیں' اور اس میں چند ایک باتیں شامل کی گئی ہیں اور یہ تحریک استحقاق فنی طور پر خلاف ضابطہ ہے۔

جناب غلام سرور خان: جناب والا' میری تحریک استحقاق کو Knock out کرنے کی کوشش کی گئی ہے میں یہ مانتا ہوں کہ کئی ایک واقعات کے میں نے اس میں حوالہ جات دیئے ہیں لیکن ان واقعات سے مجھے ذہنی صدمہ ہوا ہے' میں ان کی وجہ سے اسمبلی میں اپنے فرائض بطریق احسن سرانجام نہیں دے سکتا۔ اسمبلی میں حاضر ہونا بھی میرے لئے مشکل ہو گیا ہے۔ اور اب تو میں آپ کو یہاں تک بھی کہہ سکتا ہوں کہ میری اپنی جان کو بھی خطرہ ہے کیونکہ میرے ذاتی حالات اس قسم کے ہیں۔ میرے والد کا قتل بھی ہوا ہے' میرے بھائی کا قتل بھی ہوا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ آئی جے آئی کا ایم این اے اور اس کی سرپرستی میں کہیں کسی پولیس مقابلے میں' کہیں کسی معاملے میں مجھے قتل نہ کر دیا جائے۔ سر یہ تو مجھے ذہنی صدمہ پہنچایا جا رہا ہے میں نے تو اس معزز ایوان کے سامنے حالات کی نشاندہی کی ہے' کہ وہاں آج بھی' تو کہا جاتا ہے کہ آج بھی کسی کے خلاف انتقامی کارروائیاں نہیں کی جائیں گی۔ میرے تین عزیزوں کو قتل

کر دیا گیا ہے آج تک ان کے قتل Untraced چلے آرہے ہیں میں نے چیف منسٹر صاحب سے بھی مل کر استدعا کی تھی کہ فلاں فلاں لوگ ہمارے قاتل ہیں انہیں آج تک پولیس نے ایک دن کے لئے شامل تفتیش نہیں کیا یہ ظلم نہیں تو اور کیا ہے۔

جناب سپیکر: غلام سرور صاحب' آپ پرانے پارلیمنٹرین ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ کس تحریک استحقاق پہ فیصلہ ہو جانے کے بعد یا اس کی رولنگ آ جانے کے بعد پھر اس کو زیر بحث نہیں لانا چاہیے۔ آپ کی بات جس حد تک ہے اس میں اس کو Personal Level پر لیا جا سکتا ہے۔ اب تو میں یہ فیصلہ دے چکا ہوں اور فنی اعتبار سے یہ تحریک استحقاق نہیں بنتی۔ لیکن اس کو ذاتی طور پر لیا جا سکتا ہے اور آپ کے اگر کوئی Grievances ہیں تو آپ اس ہاؤس کے قابل احترام ممبر ہیں اور آپ کے Grievances دور کرنا میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی اور ہماری سب کی ذمہ داری ہے اور ہم آپ کے معاملات کو دیکھ سکتے ہیں لا منسٹر صاحب سے اور لودھی صاحب سے میں یہ کہوں گا کہ ہم ذاتی طور پر غلام سرور خان کے معاملات کو دیکھیں اور دیکھ کر ان کو Resolve کرنے کی کوشش کریں۔

وزیر مال (جناب محمد ارشد خان لودھی): جناب والا' میں قابل احترام ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر ان کو ذاتی قسم کی کوئی تکلیف ہوئی ہے یا علاقے میں کوئی ایسے مقدمات ہیں جن سے ان کو تکلیف ہو رہی ہے تو خوش آمدید وہ ہمیں ملیں اور میں انشاء اللہ ان کو Resolve کراؤں گا۔

جناب غلام سرور خان: جناب یہ ملنے کے لئے نہیں۔ میں اس معزز ایوان سے یقین دھانی چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: غلام سرور صاحب یہ فرد واحد کی بات نہیں ہے' میں آپ سے یہ بات کرتا ہوں کہ ہم اس کو مل کر Resolve کرنے کی کوشش کریں گے۔ میں لودھی صاحب کو کہوں گا کہ وہ میرے پاس تشریف لائیں' آپ بھی تشریف لائیں' اور ہم مل کر اس پہ بات کریں اور ہم اس کو Resolve کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ٹھیک ہے جی۔ جی چودھری فاروق صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر

چودھری محمد فاروق: جناب والا ! پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ رول نمبر 36 کے تحت اس تحریک استحقاق کا جواب جناب لاء منسٹر کو دینا چاہیے تھا یا Law and Parliamentary Affairs کے جو

Parliamentary Secretary ہیں ان کو اس کا جواب دینا چاہیے تھا۔ وزیر مال اس تحریک استحقاق کا جواب نہیں دے سکتے۔

جناب سپیکر: کیا وزیر قانون چودھری فاروق صاحب کے نکتہ اعتراض پر رہ نمائی فرمائیں گے؟

وزیر قانون: جناب والا چیف منسٹر صاحب نے جو محکمہ جات ان کے پاس ہیں ان کے لئے باقاعدہ اعلامیہ جاری کیا ہے کہ Assembly Business کو Follow Up کرنے کے لئے اور Assembly Business کو نمٹانے کے لئے ان تمام محکمہ جات کو جناب ارشد خان لودھی کو تفویض کیا گیا ہے تو اس لحاظ سے وہ جواب دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا اعلامیہ جاری ہو چکا ہے؟

وزیر قانون: جی ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: اس کی کاپی ہمیں بھی مل جانی چاہیے۔

وزیر قانون: جناب مل جائیگی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب یہ کاپی ہمیں بھجوا دیں ـــــ جی میاں منظور احمد موہل صاحب۔

میاں منظور احمد موہل: جناب والا! میں عرض کروں گا کہ قواعد انضباط کار جو ہیں وہ اس اسمبلی پر لاگو ہیں اور ان میں یہ لکھا ہوا ہے کہ جب وزیر اعلیٰ نہ ہوں تو ان کی غیر موجودگی میں وزیر قانون ان کے Behalf پر جواب دیں گے۔ اور یوں میرے فاضل دوست نے کہا ہے کہ اس میں ابھی قاعدہ 56 میں ترمیم ہوئی ہے۔ قاعدہ 56 کے بعد یہی لکھا ہے کہ جو کوئی ہو گا متعلقہ وزیر یا اس کا پارلیمانی سیکرٹری تحریک استحقاق کا جواب دے گا۔ چونکہ یہ وزیر اعلیٰ کے متعلقہ ہے۔ وزیر اعلیٰ کی غیر حاضری میں وزیر قانون ہیں یا پھر ان کا پارلیمانی سیکرٹری ہے۔

چودھری محمد فاروق: جناب والا میں میاں منظور احمد موہل صاحب کے موقف کو Support کرنے کے لئے اس میں جو ترمیم ہوئی ہے میں اس کو پڑھتا ہوں اور اس کے تحت وزیر مال جو کسی بھی قسم کے سرکاری اعلان کے ذریعے بھی میرے خیال میں یہ جواب نہیں دے سکتے۔ جس طرح جناب سپیکر اسمبلی

ایک قانون بناتی ہے اور کابینہ اس سلسلہ میں الٹ فیصلے کرتی جاتی ہے اس طرح اس اسمبلی کے جو قواعد انضباط کار ہیں میرے خیال میں ان کا مذاق نہیں بنایا جانا چاہیے۔ اس ترمیم میں ہے کہ:

Provided further that a Minister or the Parliamentary Secretary concerned shall have the right to reply.

تو جناب سپیکر اس لحاظ سے جو متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں یا منسٹر وہ ظاہر ہے لاء منسٹر بنتے ہیں یا چیف منسٹر کے ایماء پر یہاں صرف لاء منسٹر جواب دے سکتے ہیں۔ اس لئے قواعد انضباط کار کے تحت میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ وزیر مال اس اعلان کے ذریعے بھی جواب نہیں دے سکتے۔ اسمبلی کے قواعد جو ہیں ہمیں یہاں پہ ان کی اتھارٹی کو تسلیم کرنا ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے کس قاعدے کا حوالہ دیا ہے؟

میاں منظور احمد موھل: قاعدہ 56 پرانا قانون تھا۔ 1990ء میں اس میں ترمیم ہوئی ہے۔ کیونکہ یہی ابہام تھا کہ کون جواب دے گا۔ تو اس کو واضح کیا گیا ہے۔ جناب والا' یہ صفحہ 24 اور 25 ہے۔ اس میں یہ ہے:-

In Rule 56 - the full-stop appearing at the end of the Proviso be replaced by a colon and add the following Proviso:-

" Provided further that a Minister or the Parliamentary Secretary concerned shall have the right th reply. "

اب یہ ہے:-

Provided further that a Minister or the Parliamentary Secretary concerned shall have the right th reply.

یہ پہلے نہیں تھا۔ یہ اب ہوا ہے۔ اس میں ترمیم ہوئی ہے۔ ترمیم یہ ہوئی ہے:

..... be replaced by a colon with the following proviso ...
Provieded further that a Minister or the Parliamentary Secretary concerned shall have the right to reply.

جناب سپیکر: میاں صاحب' یہ ٹھیک ہے۔ جن قواعد کا آپ حوالہ دے رہے ہیں' اس میں ترمیم ہوئی ہے۔ لیکن جہاں تک اس میں ترمیم کا ذکر ہے۔ اس میں وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک تازہ اعلامیہ کے ذریعے' جو اعلامیہ وہ گورنمنٹ آف پنجاب کے بزنس قواعد کے تحت وہ کر سکتے ہیں کہ کسی محکمے کا کچھ حصہ کسی وزیر کو دیا جا سکتا ہے۔ کسی وزیر کو دو محکمہ جات دیے جا سکتے ہیں۔ ایک محکمے کا کچھ حصہ دیا جا سکتا ہے۔ اور Rules of Business کے تحت وہ اعلامیہ جاری کر سکتے ہیں اور اعلامیہ میں انہوں نے اسمبلی کے متعلقہ معاملات میں ایس اینڈ جی اے ڈی مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی صاحب کو دیا ہے اور محکمہ امور داخلہ محمد ارشد خان لودھی صاحب کو دیا ہے۔ اس کے تحت ایس اینڈ جی اے ڈی کے وزیر متعلقہ مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی صاحب ہیں اور محکمہ امور داخلہ کے جناب محمد ارشد خان لودھی ہیں۔ اس حیثیت میں جناب محمد ارشد خان لودھی صاحب نے جواب دیا ہے۔

میاں منظور احمد موحل: یہ اسمبلی میں Circulate کرنا چاہیے تاکہ ہمیں علم ہو جائے۔

جناب سپیکر: اس کو اسمبلی میں Circulate کروا دیتے ہیں۔

چیئرمین پلاننگ ڈویلپمنٹ کا منتخب ارکان اسمبلی کو ترقیاتی فنڈز کی فراہمی سے انکار

جناب سپیکر: اگلی تحریک استحقاق جناب رانا اکرام ربانی صاحب کی طرف سے ہے۔

رانا اکرام ربانی: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "پاکستان ٹائمز" لاہور مورخہ 5 دسمبر 1990ء کو ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ سول سیکرٹریٹ میں وزیر اعلیٰ کی صدارت میں منعقد ہونے والے کابینہ کے اجلاس میں پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے چیئرمین نے بتایا ہے کہ الیکشن سے قبل اسلامی جمہوری اتحاد کے امیدواروں نے جو ترقیاتی پروگرام شروع کئے تھے ان کی

تکمیل کے لئے حکومت پنجاب نے ہر حلقہ انتخاب کے لئے دس لاکھ روپے دوسری قسط کے طور پر جاری کر دیے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ان پروگراموں کے لئے پہلی قسط کے طور پر 25 لاکھ روپے ہر حلقہ میں انتخابات سے پہلے ہی دیے جا چکے ہیں۔ تیسری قسط 15 لاکھ روپے جون 1990ء کو ادا کر دی جائے گی۔

انتخابات ہو جانے کے بعد ہر حلقہ کے ایم پی اے کا یہ استحقاق ہے کہ ترقیاتی پروگرام ان کی زیر نگرانی ہو اور تمام فنڈز ان کے توسط سے جاری ہونے چاہیں پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے چیئرمین نے منتخب ارکان اسمبلی کے توسط سے دوسری قسط جاری نہ کر کے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے۔ لہٰذا اس تحریک کو منظور کر کے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر' جمہوری تقاضوں کے مطابق یہ ایک مروجہ قانون ہے کہ کسی حلقہ انتخاب سے متعلق کوئی ایسی ترقیاتی تجاویز ہوں یا کوئی دوسرا ایسا مسئلہ ہو جس میں فرداً" فرداً" ہر آدمی سے اس کی رائے لی جانی ممکن نہ ہو اس کے لئے اس حلقے کے نمائندے سے رابطہ قائم کیا جاتا ہے۔ الیکشن تک تو ٹھیک تھا۔ اور اس میں یہ الفاظ موجود ہیں:-

Election oriented development expenses

کہ انتخابات پر اثر انداز ہونے کے لئے اس قسم کی سکیمیں بنائی گئیں۔ اور اس کے اثرات بھی مرتب ہوئے۔ لیکن الیکشن ہو جانے کے بعد کسی حلقے کی ترقیاتی سکیموں کے بارے میں اگر اس حلقے کے منتخب نمائندے کو اعتماد میں نہ لیا جائے تو پھر یہ اراکین کس لئے منتخب ہوئے ہیں؟ یہ جو الیکشن کی ساری پریکٹس کی جاتی ہے' وہ کس لئے کی جاتی ہے؟ اسی لئے کہ اس حلقے کے لوگوں کو ان کا حق اس حلقے کے نمائندے کے ذریعے دیا جائے یا اس سے مشورہ کیا جائے۔ اگر الیکشن سے پہلے' الیکشن کے دوران اور الیکشن کے بعد سارا کچھ چند حضرات نے اپنی صوابدید پر کرنا ہوتا ہے تو پھر یہ اسمبلی' اور یہ الیکشن اور ساری پریکٹس بے کار ہو جاتی ہے۔ جمہوریت میں تو Actions یہ ثابت کرتے ہیں کہ اے بی سی ڈی جو بات کہہ رہا ہے اس میں کس حد تک سچائی ہے اور وہ کس حد تک دیانتداری سے چاہتا ہے کہ اس پر

عمل درآمد ہو۔ جناب والا' یہ مسئلہ استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور اس معاملے کی چھان بین کی جائے کہ جن حلقوں سے آئی جے آئی کے نمائندے منتخب نہیں ہوئے وہاں اس قسم کی زیادتی کا تدارک کیا جائے۔

راجا جاوید اخلاص: پوائنٹ آف آرڈر جناب والا' آج جناب چیف منسٹر کی تقریر کے بعد' جس میں انہوں نے قائد حزب اختلاف کو ایک وزیر کے برابر مراعات دے دی ہیں' تو کیا وہ تحریک استحقاق پیش کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: اس میں یہ مناسب ہو گا کہ آپ یہ کہیں کہ کیا ان کو تحریک استحقاق پیش کرنی چاہیے؟ _____ تو قائد حزب اختلاف کی تحریک استحقاق کے بارے میں لاء منسٹر صاحب کچھ ارشاد فرمانا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (سردار نصر اللہ خان دریشک): جناب سپیکر' ضابطہ کار کے مطابق ان چیزوں کے بارے میں تحریک استحقاق دی جا سکتی ہے' جو استحقاق معزز اراکین کو آئین کے مطابق دیا گیا ہے۔ جناب والا کی ایک سے زیادہ رولنگز پہلی اسمبلیوں کے ریکارڈ پر موجود ہیں کہ ترقیاتی کاموں کے بارے میں کسی قسم کی مراعات جو دی جاتی ہیں وہ کسی معزز رکن کا استحقاق نہیں بنتا۔ اور نہ ہی جناب والا اس قسم کی کوئی رقوم معزز اراکین کو دی جاتی ہیں۔ بلکہ معزز اراکین سے ان کے حلقہ نیابت میں جو منصوبہ جات ہوتے ہیں ان کے بارے میں منصوبہ بندی و ترقیات ان کی رائے کو اہمیت دیتا ہے لیکن یہ کوئی ان کا استحقاق نہیں ہے۔ جناب والا۔ ترقیاتی رقوم کی تخصیص اور خرچ کا حق آئین اور قانون یا کسی قانون کے تحت بننے والے ضابطہ کے تحت کسی منتخب رکن کو حاصل نہیں ہے۔ شعبہ وار اور سکیم وار رقوم کی تخصیص اور خرچ کا انحصار ایک طے شدہ ضابطہ اور منصوبہ کی اقتصادی سود مندی حکومت کی سرمایہ کاری کی پالیسی اور ذرائع کی دستیابی پر کی جاتی ہے۔ بعض اوقات ایسے بھی ہوتا ہے کہ سکیمیں بن جاتی ہیں اس کے باوجود فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے وہ Drop کر دی جاتی ہیں۔ اور اسلامی جمہوریہ اتحاد

کے صوبائی اسمبلی کے کسی معزز رکن کو الیکشن سے پہلے منصوبہ بندی کے محکمے کی طرف سے کوئی رقوم فراہم نہیں کی گئی ہیں لہٰذا یہ تحریک عمومی نوعیت کی ہے اور کسی خاص مسئلہ سے بھی اس کا تعلق نہیں ہے اور اس کے ساتھ یہ ترقیاتی فنڈز کو استحقاق کی بنیاد نہیں بنا سکتے تو میں اس وجہ سے جناب والا کی خدمت میں گزارش کرونگا کہ اس تحریک استحقاق کو خلاف ضابطہ قرار فرمایا جائے۔

جناب سپیکر: اس سلسلے میں آپ قائد حزب اختلاف سے بات کرنا مناسب نہیں سمجھیں گے؟ اب جب وزیر اعلیٰ صاحب نے پہلے ہی اس بارے میں فرما دیا ہے کہ حزب اختلاف کو ہم ترقیاتی سکیموں میں شامل کریں گے تو ان کی اس پالیسی کی روشنی میں اب تو ان Grievances کا کوئی سوال نہیں پیدا ہونا چاہیے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا۔ یہ تحریک استحقاق تو میرے بھائی کو دینی ہی نہیں چاہیے تھی کیونکہ اس سلسلہ میں پہلے ہی چیف منسٹر صاحب بہت liberal ہیں۔ استحقاق نہیں بھی بنتا ہے۔ تب بھی ایک بات استحقاق نہ بننے کے باوجود انہوں نے پیش کی ہے۔ اور جس فراخدلی کا جناب وزیر اعلیٰ نے مظاہرہ کیا ہے اس فراخدلی سے اس کا جواب نہیں دیا جا رہا ہے۔ میں تو سمجھتا تھا اس کے لانے کی ضرورت نہیں تھی۔ اب اس کو آپ قانون کے مطابق نپٹا دیں۔ قائد حزب اختلاف میرے بھائی ہیں۔ مجھے ان کا بے حد احترام ہے۔ چیف منسٹر صاحب نے بھی معزز اراکین حزب اختلاف کو بلایا تھا ہم خود اس میں موجود تھے۔ میں بھی موجود تھا۔ اس میں انہوں نے کہا تھا کہ ہماری پوری کوشش ہو گی کہ ترقیاتی سکیموں میں آپ کے استحقاق کا پوری طرح خیال رکھیں گے۔ جس طرح ہم اپنے اراکین کا خیال رکھتے ہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو چیز قانون اور آئین میں نہیں دی گئی ہے اس کو اس طریقے سے لاکر اس کو Impose کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو میری یہ گزارش ہو گی کہ اس تحریک کو آپ استحقاق پر Dispose of فرما دیں۔ اس سلسلہ میں اگر قائد حزب اختلاف کی مزید تسلی و تشفی کی ضرورت ہے تو میں اور وہ آپس میں بات کر لیں گے۔ اور ضرورت پڑی تو اس سلسلے میں جناب چیف منسٹر صاحب

سے بھی بات کی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر: اب قائد حزب اختلاف کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

رانا اکرام ربانی: (قائد حزب اختلاف) جناب سپیکر جہاں تک اس کے تکنیکی پہلوؤں کا تعلق ہے کچھ Traditions اور کچھ چیزیں عملی طور پر ہمارے سامنے آرہی ہیں۔ میں نے اس حوالے سے بات کی تھی۔ جو باتیں آج معزز قائد ایوان نے فرمائیں ہیں ان کا اعادہ وزیر قانون نے کیا ہے تو میں یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ اس موقع پر میں اس پر اپنے شک کا اظہار کروں کہ یہ درست نہیں ہو گی تو میں اپنی اس تحریک پر زور نہیں دیتا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ سید طاہر احمد شاہ صاحب کی تحریک استحقاق درمیان میں رہ گئی ہے۔ آپ چاہیں گے کہ اسے ابھی Take up کرلیں یا کل اس کو Take up کرلیں؟

سید طاہر احمد شاہ: جناب والا۔ جیسے جناب کی مرضی ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: تو اسے کل Take up کرلیں گے اور تحاریک التوائے کار لیتے ہیں ملک احمد علی اولکھ صاحب کی تحریک التوائے کار ہے ان کو کاپی مہیا کی جائے۔

تھل کے مظلوم، ستم زدہ کاشتکاروں کی مشکلات کا ازالہ

ملک احمد علی اولکھ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب والا۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تھل کینال کے علاقہ میں کاشتکاروں سے نہری پانی کے عوض تین چوتھائی ملکیتی اراضی لوکل مالکان سے حاصل کرنے کی منفرد مثال تھی۔ لیکن ستم بالائے ستم نہ تو پانی کی مقررہ

پوری مقدار فراہم کی جا رہی ہے نہ ہی حکومت اس پانی کی کمی کی شکایت کا ازالہ کرنے کے لئے کوئی مناسب اقدام کر پائی ہے۔ مسلسل نہروں کی بندش اور وارہ بندی کے نتیجے سے فصلات کی تباہی سے تھل کے کاشتکاروں میں سخت بے چینی و اضطراب پایا جاتا ہے فطری بات ہے۔

سال 1949ء میں کالا باغ کے مقام سے دریائے سندھ سے نکالی جانے والی موجودہ تھل کینال کا ڈسچارج 7500 کیوسک مقرر کیا گیا ہے جس نے تھل کے سولہ لاکھ ایکڑ اراضی کو سیراب کرنا تھا لیکن نہر کی گنجائش بڑھائے بغیر مزید چھ لاکھ ایکڑ اراضی کو اس نہر سے پانی فراہم کر دیا گیا۔ دوسری طرف نہر کی مناسب دیکھ بھال اور مرمت کے معاملے میں مسلسل لاپرواہی و غفلت برتی گئی نہر کی بار بار شکست و ریخت کے نتیجے میں پانی کی مقدار کی فراہمی میں خاصی کمی کر دی گئی جس سے برانچ نہروں اور راجباہوں کو وارہ بندی کے ذریعے چلانا پڑا حتیٰ کہ بعض کاشتکاروں کو مہینہ میں ایک یا دو مرتبہ بمشکل پانی دستیاب ہوتا رہا۔ موگہ جات تنگ کر دئے گئے تین چوتھائی اراضی کے حصول اور بھاری آبیانہ کے بوجھ تلے دبے ہوئے مفلوک الحال کاشتکاروں کا کوئی پرسان حال نہیں۔ حکومتوں کی سنگ دلی کا یہ منہ بولتا ثبوت ہے۔ جس کا گزشتہ تیس سال سے تھل کے مظلوم کاشتکار شکار چلے آرہے ہیں۔ فوری طور پر موجودہ نہر کو مزید گہرا اور کشادہ کر کے دس ہزار سے بارہ ہزار کیوسک پانی کی مقدار فراہم کی جائے تاکہ تھل کے مظلوم ستم زدہ کاشتکاروں کی مشکلات کا ازالہ ہو سکے ممکن ہے اس سے کسی قانتو سرمائے کی ضرورت نہ پڑے۔ نہروں کے کنارے تن آور کروڑوں روپے مالیت کے درخت جو کھڑے ضائع ہو رہے ہیں سرمایہ فراہم کرنے کے لئے کام میں لائے جا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ اب وزیر قانون ارشاد فرمائیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر۔ یہ ایک بہت ہی اہم مسئلے کی نشاندہی میرے بھائی نے کی ہے۔ یہ محکمہ چونکہ پہلے میرے پاس رہا ہے اور مجھے تھوڑا بہت اس کا اندازہ ہے اور میں اپنے ذاتی تجربے اور علم کی بنا پر بات اس وجہ سے نہیں کرنا چاہتا کیونکہ اس کا ہمیں محکمے کی جانب سے ابھی جواب

موصول نہیں ہوا۔ ویسے اس سلسلہ میں پہلے بھی میری اپنے بھائی سے بات ہو چکی ہے۔ پچھلے سیشن میں بھی یہ اس قسم کی ایک تحریک التوا لائے تھے۔ میں ان کی خدمت میں گزارش کرونگا کہ اگر وہ میرے پاس تشریف لے آئیں تو میں متعلقہ محکمہ کے افسران کو بلا کر بات کرونگا ویسے اس سلسلے میں مجھے اتنا معلوم ہے کہ محکمہ کے ساتھ کوئی سلسلہ جنبانی ہو رہی ہے اور اس مسئلے کا نوٹس انہوں نے لیا ہوا ہے اور اس بارے میں وہ عملی طور پر اقدامات کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز اس بارے میں محکمے کی طرف سے جو بھی زیادہ سے زیادہ ہو سکے گا اپنے بھائی کے حکم کی تعمیل میں کوشش کرونگا۔ تو یہ میرے پاس تشریف لے آئیں۔ ابھی ہم اس سیشن سے فارغ ہو کر آپس میں بات چیت کر لیں گے۔ لیکن اگر وہ اصرار کرتے ہیں کہ اس کا جواب تفصیل سے ہاؤس میں آئے تو پھر آپ اسے Pending کر چھوڑیں۔ جب محکمے کی جانب سے جواب آجائے گا تو پھر میں یا وزیر آبپاشی آپ کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی ملک صاحب!

ملک احمد علی اولکھ: جناب والا! جس طرح سے وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے میں اس بارے میں یہ عرض کرونگا کہ علاقہ تھل میں جو ہزاروں ایکڑ زمین نیلام ہو رہی ہے اس کی وجہ سے وہاں کے کاشتکاروں میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ اگر وزیر قانون صاحب یہ مسئلہ حل کرا دیتے ہیں تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں لیکن اگر محکمہ کی طرف سے کوئی جواب آجائے تو بہتر ہے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب کا یہ خیال ہے کہ آپ اس پر زور نہ دیں اور وہ اس مسئلے کو آپ کے ساتھ محکمہ آبپاشی والوں کو بٹھا کر یہ مسئلہ حل کرواتے ہیں تو اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ملک احمد علی اولکھ: ٹھیک ہے جی! میں وزیر قانون صاحب کی اس یقین دہانی پر اس پر زور نہیں دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: تو آپ اسے پریس نہیں کرتے ہیں۔

ملک احمد علی اولکھ: نہیں جناب!

جناب سپیکر: شکریہ! دوسری تحریک التوائے کار بھی ملک احمد علی اولکھ صاحب کی ہے۔ جی ملک صاحب!

ملک احمد علی اولکھ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہونگا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیربحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بارانی تھل کے کاشتکار حکومت پاکستان کی مسلسل بے اعتنائی اور نظرانداز ــــ

جناب غلام سرور خان: پوائنٹ آف آرڈر! جناب والا! میں یہ عرض کرونگا کہ رول 67 کے مطابق کسی دن ایک سے زائد تحریک التوائے کار پیش نہیں کی جا سکیں گی۔ اس کی روشنی میں فاضل ممبر آج ایک ہی تحریک پیش کر سکتے ہیں، دوسری نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک استحقاق ہے یا تحریک التوائے کار۔

جناب غلام سرور خان: جناب والا! یہ تحریک التوائے کار کے بارے میں ہے۔

جناب سپیکر: آپ اسے پڑھیں۔ آپ کیا انگریزی میں پڑھ رہے ہیں یا اردو میں۔

جناب غلام سرور خان: جی اردو میں!

جناب سپیکر: آپ اردو میں پڑھ رہے ہیں۔ کیا رول 67 ہے؟

جناب غلام سرور خان: جی یہ رول 67 ہے۔

جناب سپیکر: آپ اسے پڑھیئے۔

جناب غلام سرور خان: رول 67 (الف)۔ کسی دن ایک سے زائد تحاریک التوائے کار پیش نہیں کی جائیں گی لیکن اگر کوئی ایسی تحاریک ہوں جنہیں پیش کرنے کی اجازت کے بارے میں غور نہ ہوا

ہو اگلے روز تک ملتوی کر دی جائیں گی اور ان پر ان تحاریک سے پیشتر جن کے نوٹس بعد میں موصول ہوئے ہوں اس ترتیب سے غور کیا جائے گا جس ترتیب سے وہ موصول ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا یہ 67 ہے؟

جناب غلام سرور خان: جی جناب والا!

جناب سپیکر: غلام سرور صاحب پچھلے سالوں میں یہاں اس پر کافی discussion ہو چکی ہے لیکن میں یہ کہونگا کہ اس اردو ترجمہ درست نہیں ہے اور اسے درست کرنے کی ضرورت ہے' اصل میں جو رولز ہیں ان کا انگریزی Version اگر آپ دیکھیں تو اس میں یہ ہے کہ

Not more than one such motion shall be made on any one day but motions, if any, remaining unconsidered as regards their admissibility shall be held over for the next day and shall be taken up in the same order in which they were received.

تو یہ یہیں پر ختم ہو جاتی ہے کہ

Not more than one such motion shall be made on any one day but motions.....

تو اس میں یہ ہے کہ یہ تحریک جب تمام مراحل سے گزر کر admit ہو جاتی ہے تو اس بارے میں یہ الفاظ ہیں کہ The motion is made تو اس کے بعد جب موشن admit ہو جاتی ہے تو اس کے بعد پھر دوسری تحریک التوائے کار نہیں آسکتی لیکن تمام مراحل سے گزر کر جب وہ admit ہو جاتی ہے لیکن ایسی کئی تحاریک التوائے کار ایک کے بعد دوسری پیش کی جا سکتی ہیں تو پیش کرنے میں کسی قسم کی کوئی قباحت نہیں ہے لیکن جب تمام مراحل سے گزر کر جب تحریک admit ہو جاتی ہے تو اس کے بعد دوسری تحریک التوائے کار کو take-up نہیں کیا جا سکتا۔ تو یہ تحریک پیش کی جا سکتی ہے ـــ جناب احمد علی اولکھ۔

گریٹر تھل کینال پراجیکٹ پر عملدرآمد میں رکاوٹ

ملک احمد علی اولکھ: جناب سپیکر! میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے مجھے تحریک پیش کرنے کی اجازت فرمائی ہے۔

جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیربحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ بارانی تھل کے کاشتکار حکومت پاکستان کی مسلسل بے اعتنائی اور نظرانداز کئے جانے کے برتاؤ کی وجہ سے معاشی طور پر تباہ ہو گئے ہیں ان کی ایک نسل مشہور و معروف منصوبہ آبپاش گریٹر تھل کینال پراجیکٹ کی تعمیر کی انتظار کرتے کرتے کہ شاید ان کے بچوں کے جواب ہونے تک ان کی زمینیں نہری پانی سے سیراب ہو سکیں۔ منوں مٹی تلے قبروں میں چلی گئی ہے۔ بدقسمتی سے اس ملکی ترقی کے حامل اہم منصوبہ سے ہر حکومت نے چشم پوشی کی۔ تھل کے کاشتکاروں کی پریشان کن معاشی بدحالی و پسماندگی نے ان کے ذہنوں میں علاقائی اور لسانی مسئلہ کو ابھارا۔ اس منصوبہ کی اہمیت کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس گریٹر تھل کینال پراجیکٹ کی تعمیر سے جہاں پنجاب کے چار پسماندہ اضلاع خوشاب، بھکر، لیہ اور جھنگ پر محیط علاقہ تھل کی وسیع و عریض بے آب و گیاہ ساڑھے پندرہ لاکھ ایکڑ اراضی سیراب ہوگی جس سے

ا) سالانہ قومی آمدنی میں پانچ سو کروڑ روپے کا اضافہ ممکن ہو سکے گا۔

ب) ایک لاکھ سے زائد خاندانوں کو بذریعہ کاشت روزگار مہیا ہو سکے گا۔

ج) پانچ لاکھ پیداواری آسامیاں بھی پیدا ہو سکیں گی۔

اس منصوبہ کے علاوہ میں تقریباً آٹھ لاکھ ایکڑ بنجر سرکاری زمین کی فروخت سے سرمایہ کاری کے لحاظ سے یہ خودکفیل ہے۔ 1984ء کے تخمینہ جات بابت لاگت تعمیر نہر منصوبہ ہذا ایک صد تریسٹھ کروڑ روپے تھی اور منصوبہ کا مقصد 10500 کیوسک دریائے سندھ کے سیلاب کے فالتو پانی کو 100 سے 120 دنوں تک یعنی 20 جون سے 30 ستمبر تک استعمال کرنا ہے۔ مختلف مطالعات جو واپڈا اور دیگر ایجنسیوں سے کرائے گئے ثابت ہوا کہ موسم گرما میں گریٹر تھل کینال کو 90 تا 120 دن چلانے کیلئے فالتو پانی کی مقدار موجود ہے (2- اے - ایم - ایف) دو ملین ایکڑ فٹ کی ضرورت پانی کیلئے دریائے سندھ کا تاریخی

ریکارڈ اس پانی کے متعلق جو کہ کوٹری بیراج سے نیچے سمندر کی طرف بہتا ہے جو (35- اے ایم ایف) 35 ملین ایکڑ فٹ ہے پہلے بتائے گئے حقائق کو ثابت کرتا ہے - میں پر زور انداز میں واضح کرنا چاہونگا کہ اس طرح اس منصوبہ کیلئے کسی ذخیرہ آب و استعمال کرنے کی ضرورت نہ ہے بلکہ موسم گرما کا فالتو سیلابی پانی جو سمندر میں گرتا ہے میں سے ہی خاصا پانی میسر ہوسکتا ہے - 1984ء میں مرتب کئے گئے تخمینہ کے مطابق 1506 لاکھ ایکڑ رقبہ فی یونٹ لاگتی سرمایہ 1050 روپے فی ایکڑ کے حساب سے آبپاشی ہو سکے اس طرح یہ قیمت چشمہ رائٹ بنک کینال کی قیمت لاگت کا دسواں حصہ بنتی ہے گزشتہ اٹھارا سال سے یہ منصوبہ وفاقی حکومت کے زیرغور اور زیرالتواء ہے کئی مرتبہ یہ اہم قومی منصوبہ قومی اقتصادی کونسل کے سامنے منظوری کیلئے پیش کیا گیا لیکن ہر مرتبہ کے درمیان دریائے سندھ کے پانی کی تقسیم کے تنازعے کی وجہ سے تصفیہ تک کیلئے موخر ہوگیا - یہ منصوبہ وفاقی حکومت کے پاس 1972ء سے زیر غور چلا آرہا ہے آخر 85-4-23 کو قومی اقتصادی کونسل Executive Committee کے زیرغور آیا اور تسلیم کیا گیا کہ نہری نظام کی ترویج و ترقی کا راستہ بند کر دینے سے زبردست قومی اقتصادی نقصان سے دوچار ہونا پڑا ہے اور فیصلہ کیا گیا کہ تمام صوبوں کے زیرالتواء نہری منصوبوں کو ECNEC کی خصوصی میٹنگ میں زیرغور لایا جائے لیکن نامعلوم وجوہ کی بنا پر یہ میٹنگ منعقد نہ ہو سکی قومی زندگی میں اقتصادی انقلاب لانے والے ایسے سرمایہ کاری کے لحاظ سے خودکفیل منصوبوں کی پس پشت ڈالنا قومی خودکشی کے مترادف ہے خصوصاً گریٹر کینال پراجیکٹ جیسے منصوبوں کو جس کیلئے صرف موسم گرما کا فالتو سیلابی پانی زیر استعمال آنا ہو جلد پایہ تکمیل تک پہنچانا چاہئے - وفاقی حکومت کو قومی نوعیت کے اہم معاملات کو نمٹانے کیلئے ترجیحی بنیادوں پر غور کرنا چاہئے تھا - صوبوں کے درمیان سندھ طاس معاہدہ کے تحت پانی کی تقسیم کے تنازعہ کی وجہ سے گریٹر تھل کینال پراجیکٹ کو روک دینا نہایت افسوسناک ہے کیونکہ اس طرح منصوبہ کی لاگت بڑھتی جائے گی اور حاصل ہونے والا مالی فائدہ بھی متاثر ہو گا اس لئے قومی اقتصادی کونسل کا اجلاس جلد از جلد بلا کر گریٹر تھل کینال پراجیکٹ کی تعمیر شروع کر دینی چاہئے کیونکہ اس علاقہ کے کاشتکاروں میں سخت اضطراب پایا جاتا ہے - میری استدعا ہے کہ اس قومی نوعیت کے فوری مسئلہ کو اسمبلی میں زیربحث لایا جائے -

جناب سپیکر: اولکھ صاحب شکریہ! یہ تحریک التواء جو ہے یہ آپ کے احترام میں، میں نے آپ کو

پڑھنے کی اجازت دی ہے لیکن اس کو آپ دو دفعہ پہلے پیش کر چکے ہیں پھر یہ ہے کہ یہ وفاقی موضوع ہے - یہ صوبائی موضوع ہی نہیں ہے - اس لئے اس کو یہاں take up نہیں کیا جا سکتا تو اس بارے میں میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اس قسم کی تحاریک التوائے کار جو ہیں ان کو entertain نہیں کیا جا سکے گا اور نہ اس کے پڑھنے کی اجازت دی جائے گی - میں نے آپ کو اس لئے اجازت دی کہ اس موقع پر میں یہ بات کروں کہ اس قسم کی تحاریک التوائے کار جو ہیں ان کو پڑھنے کی بھی اجازت نہیں ہونی چاہئے - یہ بالکل ایوان کے وقت کا ضیاع ہے کہ جو مکمل طور پر اس ایوان کے دائرہ اختیار میں ہی نہیں ہے اور وہ وفاقی موضوع ہے تو ان کو یہاں پڑھنے سے کوئی نتیجہ خیز بات نہیں ہو سکتی - اس لئے اس ایوان کا وقت ہمیں ضائع نہیں کرنا چاہئے اور ایسی تحریک التواء کو آئندہ میں entertain نہیں کروں گا اور پڑھنے کی بھی اجازت نہیں دوں گا۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر پڑھنے کی حد تک تو اجازت ہونی چاہئے اس طرح شاید اس کا کوئی حل ہی نکل آئے -

جناب سپیکر: چودھری صاحب جو یہاں پنجاب گورنمنٹ کے دائرہ اختیار میں ہی نہیں ہے اس کو ہم کیسے لے لیں ؟

چودھری اصغر علی گجر: Resolation کر لیں -

جناب سپیکر: تحریک التواء پر قرارداد پیش نہیں ہو سکتی - قرارداد ویسے آپ لائیں -

چودھری اصغر علی گجر: ٹھیک ہے -

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: تحاریک التوائے کار کا نصف گھنٹہ ختم ہوتا ہے اب ہم اگلی کارروائی پر آتے ہیں - میرے پاس کچھ قراردادیں ہیں - جو لاء منسٹر صاحب پیش کریں گے -

رانا صاحب تشریف نہیں رکھتے ؟ لیڈر آف دی اپوزیشن نہیں ہیں ؟ اپوزیشن لیڈر تشریف نہیں رکھتے - ان کی عدم موجودگی میں کون صاحب یہاں تشریف رکھتے ہیں - رانا اکرام ربانی صاحب کی عدم موجودگی میں اپوزیشن کی نمائندگی کون کریں گے ؟

جناب غلام سرور خان: جی ہم ہیں -

جناب سپیکر: تو آپ میں سے کوئی صاحب یہاں آجائیں -

جناب غلام سرور خان: جناب سپیکر! کس معاملے میں بات کرنی ہے ؟

جناب سپیکر: کسی بھی معاملے میں -

یہ قراردادیں میرے پاس آئی ہیں اور لاء منسٹر صاحب نے دی ہیں - جب یہ قراردادیں آئی تھیں - کچھ حزب اختلاف کی طرف سے تھیں اور کچھ حکومت کی طرف سے تھیں تو میں نے انہیں یہ مشورہ دیا تھا کہ آپ آپس میں مذاکرات کریں اور متفقہ قراردادیں لائیں تو زیادہ بہتر ہے - چنانچہ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ لاء منسٹر صاحب اور قائد حزب اختلاف کے آپس میں مذاکرات کے سلسلے میں یہ متفقہ قراردادیں آئی ہیں تو انہیں لاء منسٹر صاحب پیش کریں گے - درست ہے ؟

جناب غلام سرور خان: اگر ان قراردادوں پر مذاکرات ہو چکے ہیں اگر یہ متفقہ طور پر طے ہو چکی ہیں تو ٹھیک ہے -

جناب سپیکر: ہاں! مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ اس پر فیصلے ہو چکے ہیں -

جناب غلام سرور خان: ٹھیک ہے -

جناب سپیکر: تو یہ ہاؤس کا consensus ہے کہ قراردادیں پیش کی جائیں تو میں لاء منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ اپنی قرارداد پیش کریں -

خلیج کی جنگ بند کروانے اور کشمیر اور فلسطین کے بارے میں اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عملدرآمد کروانے کیلئے اقدامات

وزیر قانون: میں جناب والا کی خدمت میں اپنی طرف سے اور اپنے حزب اختلاف کے بھائیوں کی طرف سے یہ متفقہ قرارداد پیش کر رہا ہوں۔

"یہ ایوان خلیج میں ہونے والی جنگ کے دوران اتحادی فوجوں کی بغداد، بصرہ اور عراق کے دوسرے علاقوں میں شہری آبادی پر بلاتمیز بلا دریغ بمباری پر غم و غصے کا اظہار کرتا ہے اور ملت اسلامیہ پر جنگ کے تباہ کن اثرات کو گہرے دکھ اور تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اب جبکہ اقوام متحدہ کی قرارداد کے مطابق عراق نے کویت سے اپنی افواج نکال لی ہیں اور اب جنگ جاری رکھنے کا کوئی جواز نہ ہے۔ لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ خلیجی جنگ کو فوری طور پر بند کیا جائے اور علاقے میں جلد از جلد امن بحال کیا جائے یہ ایوان بھی مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیر اور فلسطین کے بارے میں اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عملدرآمد کرنے کے لئے اقوام متحدہ فوری طور پر ایسے ہی اقدامات کرے۔ یہ ایوان وزیراعظم پاکستان سے درخواست کرتا ہے کہ وہ خلیج میں جنگ بند کرانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔"

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! اجازت ہے! یہ میں ایک بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ بات تو صرف یہ ہے کہ یہ بات درست کی گئی ہے لیکن کس سے کی گئی ہے یہ معلوم نہیں۔ عراق کی فوجیں واپس آگئیں۔ جنگ بند کی جائے۔ کس کو کہا جائے کہ جنگ بند کی جائے۔ اس شخص کا نام، اس ملک کا نام، اس ادارے کا نام اس میں میرا خیال ہے کہ آجانا چاہئے۔ اس کا نام تو آئے جس سے ہم بات کر رہے ہیں۔

حاجی محمد افضل چن: امریکہ کا نام ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: کہاں ہے ؟ آیا ہی نہیں۔

حاجی محمد افضل چن: امریکہ کا نام دے دیا جائے۔

چودھری اصغر علی گجر: یعنی کہ پوری کی پوری قرارداد پیش کر دی گئی اور اس میں سے اصل حقیقت یعنی نام غائب ہے۔ یہ کیسی قرارداد ہے ؟ اس میں اس کا نام آنا چاہئے۔ نام کی حد تک ترمیم کرلیں۔ اس میں امریکہ کا نام آئے کہ امریکہ کو چاہئے کہ جنگ بند کر دے۔ That is all

جناب سپیکر: میں یہ قرارداد دھراتا ہوں کہ ۔۔

"یہ ایوان خلیج میں ہونے والی جنگ کے دوران اتحادی فوجوں کی بغداد، بصرہ اور عراق کے دوسرے علاقوں میں شہری آبادی پر بلاتمیز بلا دریغ بمباری پر غم و غصے کا اظہار کرتا ہے اور ملت اسلامیہ پر جنگ کے تباہ کن اثرات کو گہرے دکھ اور تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اب جبکہ اقوام متحدہ کی قرارداد کے مطابق عراق نے کویت سے اپنی افواج نکال لی ہیں اور اب جنگ جاری رکھنے کا کوئی جواز نہ ہے۔ لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ خلیجی جنگ کو فوری طور پر بند کیا جائے اور علاقے میں جلد از جلد امن بحال کیا جائے یہ ایوان بھی مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیر اور فلسطین کے بارے میں اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عملدرآمد کرنے کے لئے اقوام متحدہ فوری طور پر ایسے ہی اقدامات کرے۔ یہ ایوان وزیراعظم پاکستان سے درخواست کرتا ہے کہ وہ خلیج میں جنگ بند کرانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب دوسری قرارداد پیش کریں۔

صوبہ سرحد اور شمالی علاقہ جات میں زلزلہ کے متاثرین کی امداد کیلئے حکومت پنجاب کے اقدام کی ستائش

وزیر قانون: جناب والا! یہ ایوان صوبہ سرحد میں مالاکنڈ، چترال، دیر، سوات اور شمالی علاقوں میں حالیہ زلزلہ سے غیر معمولی جانی و مالی نقصان پر گہرے غم و افسوس اور زلزلہ زدگان سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور اس امر پر اطمینان کا اظہار کرتا ہے کہ قائد ایوان اور وزیراعلیٰ پنجاب جناب غلام حیدر وائیں نے بڑے بھائی کی حیثیت سے بروقت اپنی ذمہ داری نبھائی اور متاثرہ علاقوں کا دورہ کرکے نہ صرف سوگوار خاندانوں سے ہمدردی کا اظہار کیا بلکہ وزیراعلیٰ سرحد کو فوری امدادی اقدامات کے لئے ایک کروڑ روپے کی رقم بھی عطا کی اور مزید امداد کی پیشکش بھی کی۔ یہ ایوان حکومت پنجاب کے اس اقدام کو بھی سراہتا ہے کہ اس نے مسلم لیگ اور دیگر رفاہی اداروں نیز مخیر حضرات سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ صوبہ سرحد اور شمالی علاقہ جات میں اس قدرتی آفت سے متاثر ہونے والوں کی امداد کے لئے فراخدلی سے عطیات دیں۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے:

> "کہ یہ ایوان صوبہ سرحد میں مالاکنڈ، چترال، دیر، سوات اور شمالی علاقوں میں حالیہ زلزلہ سے غیر معمولی جانی و مالی نقصان پر گہرے غم و افسوس اور زلزلہ زدگان سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور اس امر پر اطمینان کا اظہار کرتا ہے کہ قائد ایوان اور وزیراعلیٰ پنجاب جناب غلام حیدر وائیں نے بڑے بھائی کی حیثیت سے بروقت اپنی ذمہ داری نبھائی اور متاثرہ علاقوں کا دورہ کرکے نہ صرف سوگوار خاندانوں سے ہمدردی کا اظہار کیا بلکہ وزیراعلیٰ سرحد کو فوری امدادی اقدامات کے لئے ایک کروڑ روپے کی رقم بھی عطا کی اور مزید امداد کی پیشکش بھی کی۔ یہ ایوان حکومت پنجاب کے اس اقدام کو بھی سراہتا ہے کہ اس نے مسلم لیگ اور دیگر رفاہی اداروں نیز مخیر حضرات سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ صوبہ سرحد اور شمالی علاقہ جات میں اس قدرتی آفت سے متاثر ہونے والوں کی امداد کے لئے

فراخدلی سے عطیات دیں۔"

آیا یہ قرارداد منظور ہے؟

رانا اکرام ربانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر! مجھے افسوس ہے کہ ہاؤس میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ قراردادیں متفقہ طور پر پیش کی گئی ہیں۔ ہمیں تو جناب والا! اس قرارداد کا پتہ ہی نہیں اور نہ ہی ہمارے علم میں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! پہلی قرارداد کے بارے میں کہا ہے کہ متفقہ ہے دوسری کے بارے میں تو نہیں کہا۔ پہلی قرارداد پر میں نے لکھا بھی ہے کہ یہ متفقہ قرارداد ہے۔ دوسری قرارداد میں نے اپنی طرف سے دی ہے اس پر متفقہ کا لفظ لکھا ہی نہیں ہے۔ جناب! اسے چیک فرما سکتے ہیں۔

رانا اکرام ربانی: جناب والا! اس کی ایک کاپی ہمیں بھی بھیج دی جائے تاکہ یہ بھی ایوان کی طرف سے متفقہ ہی ہو جائے۔

جناب سپیکر: قائد حزب اختلاف کو اس کی کاپی مہیا کی جائے۔

رانا اکرام ربانی: جناب سپیکر! اس پر تھوڑی دیر کیلئے غور ملتوی کر دیا جائے تاکہ ہم اسے دیکھ سکیں اور اس میں اپنی ترمیم پیش کر سکیں۔ تاکہ ایوان میں کوئی اختلاف نہ ہو۔

جناب سپیکر: رانا صاحب اب یہ قرارداد ایوان میں پیش ہو گئی ہے تو اس پر ابھی One way or the other فیصلہ کرنا ہوگا۔ آپ اس کو دیکھ لیں۔ اگر آپ اس کی حمایت کرتے ہیں تو متفقہ ہو جائے گی اگر آپ اس کی مخالفت کرتے ہیں تو یہ ووٹ کیلئے put کر دیتے ہیں۔

میاں شہباز احمد: پوائنٹ آف آرڈر

جناب والا! عرض یہ ہے کہ زلزلے کے بعد آج ہمارا اسمبلی کا پہلا اجلاس شروع ہوا ہے اور ہمارے ایک صوبائی اسمبلی کے رکن بھی فوت ہوئے ہیں، ان کیلئے بھی دعائے مغفرت کی گئی۔ خلیج میں بھی جتنے لوگ فوت ہوئے ان کیلئے بھی دعائے مغفرت کی گئی اور یہاں تک کہ اگر کسی کی والدہ فوت

ہوئی ہیں تو ان کیلئے بھی دعائے مغفرت کی گئی - جب کہ ہمارے پاکستان کے صوبہ سرحد میں بے شمار لوگ زلزلے کی وجہ سے شہید بھی ہوئے ہیں اور ہزاروں افراد بے گھر بھی ہوئے ہیں جو شہید ہوئے ہیں ان کیلئے فاتحہ خوانی نہیں کی گئی مہربانی فرما کر ان کیلئے فاتحہ خوانی کی جائے -

جناب سپیکر: میاں صاحب آپ اگر اس کو صبح ہی ساتھ پیش کر دیتے تو اس میں کیا حرج تھا صبح اجلاس جب شروع کرتے ہیں تو ایسی تحاریک پیش کی جا سکتی ہیں اب اگر آپ اس کو پیش کرنا چاہتے ہیں تو کل صبح اجلاس شروع ہونے پر اسے پیش کر دیں -

جناب شہباز احمد: جناب! میں اس وقت موجود نہیں تھا - اب میں موجود ہوں -

جناب سپیکر: آپ صبح بھی موجود تھے تو اس کو اب آپ کل پیش کر دیں - اب سارا دن فاتحہ خوانی میں گزاریں تو یہ بھی اچھا نہیں لگتا - ایک ہی ٹائم میں ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے -

بیگم فوزیہ بہرام: پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر! میں آپ سے انفارمیشن لے سکتی ہوں کہ بیورو کریسی کے سیکرٹری صاحبان جو یہاں پر اجلاس میں تشریف لاتے ہیں ' تو وہ اسی لئے آتے ہیں کہ کیا کارروائی ہو رہی ہے اور عوامی نمائندوں کی شکایات کیا ہیں - گورنمنٹ کے فیصلے کیا ہیں ؟ کیا ان کیلئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ صرف آدھے گھنٹے کیلئے بیٹھیں اور پھر آہستہ آہستہ کھسک جائیں یا ان کیلئے پورا اجلاس attend کرنا ضروری ہے - مجھے معلوم نہیں میں آپ سے اس کے متعلق انفارمیشن حاصل کرنا چاہتی ہوں -

جناب سپیکر: کیا یہ آپ وزیر قانون صاحب سے انفارمیشن چاہتی ہیں ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! وہ تو آپ سے پوچھنا چاہتی ہیں لیکن آپ مجھ سے زبردستی جواب دلوانا چاہتے ہیں - بہرحال میں آپ کے حکم کی تعمیل کرتا ہوں -

جناب والا! ہوتا یہ ہے کہ جب وقفہ سوالات ہوتا ہے تو اس وقت اس کے متعلقہ سیکرٹری صاحبان لابی میں تشریف رکھتے ہیں - جب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے تو وہ افسران چلے جاتے ہیں - تحاریک استحقاق سے متعلقہ افسران تشریف رکھتے ہیں ' اس کے بعد اسی طرح تحاریک التوائے کار کے

متعلقہ افسران تشریف لے آتے ہیں اور اس طرح یہ سلسلہ جاری رہتا ہے - کسی سیکرٹری کیلئے کوئی پابندی نہیں ہے کہ جس وقت سے اجلاس شروع ہو اور آخر وقت تک بیٹھا رہے - متعلقہ افسران آتے رہتے ہیں جب ان کا بزنس ختم ہوتا ہے تو اس کے بعد وہ چلے جاتے ہیں -

جناب سپیکر: یہ قرارداد جو زیرغور ہے یہ بھی متفقہ قرارداد ہو سکتی ہے اس میں قائد حزب اختلاف نے تھوڑی سی ترمیم پیش کی ہے - سردار صاحب یہ آپ دیکھ لیں تو پھر میں اسے پڑھ دوں یا آپ میرے پاس تشریف لے آئیں تو میں آپ کو بتا دوں -

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! قائد حزب اختلاف نے جو بھی ترمیم کی ہے مجھے وہ منظور ہے ' انہوں نے جو بھی ترمیم کی ہوگی وہ کوئی ایسی نہیں ہوگی -

آوازیں: ہمیں تو بتائیں ؟

جناب سپیکر: اس ترمیم میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے -

چودھری محمد فاروق: پوائنٹ آف آرڈر

جناب والا! کوئی ترمیم جو قرارداد میں پیش کی جائے اس کے الفاظ اگر ایوان میں پیش نہ ہوں تو میرا نقطہ نظر یہ ہے کہ وزیر قانون اس ترمیم کو ازخود منظور کرنے یا نامنظور کرنے کے بارے میں رائے نہیں دے سکتے فیصلہ نہیں کر سکتے - ایوان میں جو الفاظ On the floor of the house بیان کر دیئے جائیں انہی کے منظور کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں جواب دیا جا سکتا ہے - اس پر آپ رولنگ فرما دیں -

جناب سپیکر: چودھری صاحب کا یہ پوائنٹ آف آرڈر جائز ہے - کیونکہ جب ایک قرارداد ایوان میں پیش ہوتی ہے تو وہ ایوان کی ملکیت بن جاتی ہے اور محض آپس کی بات چیت سے اس کو طے نہیں کیا جا سکتا - ایوان کو بتانا ہوگا کہ اس میں کیا تبدیلی آئی ہے - اس قرارداد میں جو تبدیلی تجویز کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ

" یہ ایوان حکومت پنجاب کے اس اقدام کو بھی سراہتا ہے کہ اس نے مسلم لیگ

کی اور دوسرے رفاہی اداروں کی بجائے ' وہ کہتے ہیں کہ سیاسی جماعتوں اور رفاہی اداروں ـــ

اس میں سردار صاحب کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اب اس ترمیم کے ساتھ قرارداد کا متن یہ ہوگا کہ

یہ ایوان صوبہ سرحد میں مالاکنڈ ' چترال ' دیر سوات اور شمالی علاقوں میں حالیہ زلزلہ سے غیر معمولی جانی و مالی نقصان پر گہرے غم و افسوس اور زلزلہ زدگان سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور اس امر پر اطمینان کا اظہار کرتا ہے کہ قائد ایوان اور وزیراعلیٰ پنجاب جناب غلام حیدر وائیں نے بڑے بھائی کی حیثیت سے بروقت اپنی ذمہ داری نبھائی اور متاثرہ علاقوں کا دورہ کرکے نہ صرف سوگوار خاندانوں سے ہمدردی کا اظہار کیا ' بلکہ وزیراعلیٰ سرحد کو فوری امدادی اقدامات کیلئے ایک کروڑ روپے کی رقم بھی عطا کی اور مزید امداد کی پیش کش بھی کی۔ یہ ایوان حکومت پنجاب کے اس اقدام کو بھی سراہتا ہے کہ اس نے سیاسی جماعتوں اور رفاہی اداروں نیز مخیر حضرات سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ صوبہ سرحد اور شمالی علاقہ جات میں اس قدرتی آفت سے متاثر ہونے والوں کی امداد کیلئے فراخدلی سے عطیات دیں۔ یہ قرارداد منظور ہے؟

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

مسودات قانون

جناب سپیکر: اب آرڈی نینز lay کئے جائیں گے۔

ہنگامی قانون سروس ٹریبونل ماتحت عدلیہ پنجاب مصدرہ 1991ء

جناب وزیر قانون: جناب سپیکر! میں ہنگامی قانون سروس ٹریبونل ماتحت عدلیہ پنجاب مصدرہ 1991ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: ہنگامی قانون سروس ٹریبونلی ماتحت عدلیہ پنجاب مصدرہ 1991ء ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے - قاعدہ 75 (6) کے تحت ہنگامی قانون اب مسودہ قانون کی شکل اختیار کر چکا ہے - اسے متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے - متعلقہ مجلس قائمہ ابھی نہیں بنی ہے - اس کے لئے مجلس خصوصی تشکیل دی گئی ہے - جو اپنی رپورٹ 31 مارچ 1991ء تک ایوان میں پیش کرے گی - یہ مجلس خصوصی سردار امجد حمید خاں دستی ' خان خالد محمود خاں ' چودھری سکندر حیات ملھی ' مخدوم زادہ مرید حسین قریشی ' چودھری اختر رسول ' جناب محمد اکرم بٹ ' سردار طفیل احمد خاں ' پیر احمد شاہ کھگہ ' ملک سلطان محمود اور جناب حاکم علی بھٹی پر مشتمل ہوگی - اب اگلا آرڈی نینس پیش کیا جائے -

ہنگامی قانون (ادائیگی) بھتا خصوصی ملازمین پنجاب مصدرہ 1991ء

جناب وزیر قانون: جناب سپیکر! میں ہنگامی قانون (ادائیگی) بھتا خصوصی ملازمین پنجاب مصدرہ 1991ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں -

جناب سپیکر: ہنگامی قانون ادائیگی بھتا خصوصی ملازمین پنجاب مصدرہ 1991ء ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے اور قاعدہ 75 (6) کے تحت یہ ہنگامی قانون اب مسودہ قانون کی شکل اختیار کر گیا ہے اور اسے مجلس خصوصی کے سپرد کیا جاتا ہے - جو اپنی رپورٹ 31 مارچ 1991ء تک ایوان میں پیش کرے گی - یہ مجلس خصوصی میاں محمود احمد ' شیخ روحیل اصغر ' جناب فرید احمد پراچہ ' ملک محمد رفیق ' چودھری ظفر اقبال ' جناب قیصر افراہیم سرویا ' جناب اخلاق احمد خاں ' چودھری امجد علی وڑائچ ' سید سلمان احمد گردیزی اور چودھری مسعود احمد پر مشتمل ہوگی۔

جناب غلام سرور خاں: جناب سپیکر! ان مجالس میں اپوزیشن کو نمائندگی نہیں دی گئی -

جناب سپیکر: یہ مجالس وہی ہیں جو قائد حزب اختلاف اور قائد ایوان کی مرضی سے تشکیل دی گئی ہیں اور جن کا ڈھانچہ ابھی بنا ہے - یہ وہی مجالس ہیں کہ جن کو مجلس خصوصی کی شکل دی گئی ہے - ابھی مجالس قائمہ ایوان میں پیش نہیں ہوئیں ' نہ ہمارے پاس پہنچی ہیں اور نہ ہی ایوان میں پیش ہوئی ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ یہ مجالس قائمہ دو تین روز میں ہمارے پاس آجائیں گی اور ان کو ایوان میں پیش کر دیا جائے گا - اب ان کو آخری شکل دینی ہے - وزیراعلیٰ پنجاب نے بھی کہا ہے کہ لاء منسٹر

قائد حزب اختلاف سے بات چیت کریں گے اور پھر اس کی متفقہ شکل سے مجھے آگاہ کریں گے - اس میں آپ کوئی تبدیلیاں تجویز کر سکتے ہیں - ابھی موقع ہے - اب لاء منسٹر صاحب پنجاب پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہیں گے۔

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت 1987ء

جناب وزیر قانون: جناب سپیکر! میں پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ بابت سال 1987ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں -

جناب سپیکر: پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 1987ء ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے -

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت 1988ء

جناب وزیر قانون: جناب والا! میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ برائے سال 1988ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں -

امن عامہ کی صورتحال پر بحث

جناب سپیکر: پنجاب پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ برائے سال 1988ء ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے - اب امن و امان کی صورتحال پر بحث کا آغاز کرتے ہیں - آج کی یہی آخری Item ہے - اس پر جو صاحبان بات کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے اسمائے گرامی کی چٹیں میرے پاس بھیج دیں - جو صاحبان آج بات کرنا چاہتے ہیں وہ بھی اپنے نام دے دیں - میں ابھی اسی وقت بحث میں حصہ لینے کے لئے ان کا نام پکاروں گا - اسی ترتیب کے ساتھ جس ترتیب کے ساتھ میرے پاس نام آئیں گے - ایک بات میں کہنا چاہوں گا کہ ایوان کے باقی ارکان کے لئے بھی یہ مفید ہوگا کہ جب آپ اپنی تقریر شروع کریں یا بات شروع کریں آپ اپنا نام اور ضلع بتا دیں تاکہ پریس میں آپ کی reporting کے لئے بھی آسانی ہو اور مجھے بھی آپ سے ذاتی شناسائی پیدا کرنے میں آسانی ہو تاکہ میں آپ کا نام لے کر آپ کو پکار سکوں تو آج بحث میں حصہ لینے کے لئے جو نام میرے پاس آیا ہے وہ صرف ایک ہے - جو اراکین

امن و امان کی صورت حال پر بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھیج دیں - موقع غنیمت ہے ' زیادہ وقت مل سکتا ہے -

جناب وزیر قانون: جناب والا! روایت تو یہی ہے کہ ابتدائی تقریر قائد حزب اختلاف کی ہوتی ہے - اگر وہ کرنا چاہتے ہیں تو بسم اللہ کریں - یہ زیادہ بہتر ہوگا -

جناب سپیکر: عام طور پر یہ طریقہ کار ہوتا ہے کہ قائد حزب اختلاف ہی بحث کا آغاز کرتے ہیں - تو جناب قائد حزب اختلاف کیا ارشاد فرمائیں گے - کیا آج آپ بات کرنا چاہیں گے ؟

رانا اکرام ربانی: جناب والا! میں کل آپ سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن موقع نہ مل سکا - میں نے سیکرٹری صاحب سے بات کی تھی کہ میں حادثے کی وجہ سے اس کی تیاری نہیں کر سکا - میں یہی گزارش کرنا چاہتا تھا کہ مجھے اس کے لئے موقع دیا جائے کہ روایت کے مطابق میں ہی اس موضوع پر بات کر سکوں -

جناب سپیکر: کل بھی امن و امان کی صورتحال پر بحث ہے - قائد حزب اختلاف مناسب وقت پر امن عامہ کی صورتحال پر بحث کریں گے - آج ہم اس بحث کا آغاز کرتے ہیں وہ افتتاح نہیں کریں گے آج میرے پاس جو نام آئے ہیں اور جو صاحبان آج بات کرنا چاہتے ہیں ان میں میاں شہباز احمد بات کرنا چاہتے ہیں ' محمد حنیف چودھری صاحب راولپنڈی ' سے وہ بھی آج بات کرنا چاہتے ہیں '
فرید احمد پراچہ صاحب ' آج بات کرنا چاہتے ہیں ' ان تین صاحبان کے نام ابھی تک میرے پاس آئے ہیں - ابھی صرف تین نام ہیں تو ہم میاں شہباز احمد صاحب سے افتتاح کرواتے ہیں -

میاں شہباز احمد: میرا خیال ہے کہ میں نے اپنی جو چٹ بھجوائی تھی وہ چوتھے یا پانچویں نمبر پر بھجوائی تھی کہ پہلے میں کچھ لوگوں کے خیالات سنوں گا لیکن اب چونکہ آپ نے مجھے سب سے پہلے موقع دیا ہے یہ آپ کی مہربانی ہے اور میں ممنون ہوں ' میں سب سے پہلے جی اپنے حلقے پی پی 129 سے شروع کروں گا کہ وہاں پہ جو حالت ہوئی ہے ' میں اپنے حلقے سے آگے چلوں گا کیونکہ پورے پنجاب کا معاملہ ہے اور میرے حلقے میں ایک واقعہ ہوا جو ناقابل بیان ہے اور ہمارے ہاں رات کو پولیس نے گشت کرتے ہوئے دو ڈاکے مارے ' جس کے متعلق ہم نے یہاں پر ایس ایس پی صاحب کو مطلع کیا '

متعلقہ افسران کو بتایا لیکن اس کے متعلق کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔

جناب محمد لطیف مغل: جناب والا! ابھی رات کو جو واقعہ ہوا ہے اس میں پولیس نے رات کو دو ڈاکے مارے - ہمیں ذرا اس کی تفصیل چاہئے کہ پولیس نے خود ڈاکے مارے یا ڈاکوؤں کو پکڑنے میں ڈاکے مارے -

جناب سپیکر: آپ کو میاں شہباز احمد کی بات پر تو اعتراض ہے لیکن آپ اپنی نشست پر نہیں بیٹھے ہوئے اور آپ بات کر رہے ہیں اس کا آپ کو کوئی خیال نہیں ہے -

میاں شہباز احمد: ہاں! سب سے پہلے تو آپ اپنی نشست پر تشریف لے جائیں تو میں عرض کر رہا تھا کہ ہم نے باقاعدہ طور پر پولیس کے آدمیوں کے نام وہاں دیئے ہیں اور انہوں نے یہ تسلیم بھی کیا کہ ہم اس رات وہاں پر گشت کر رہے تھے اور وہاں پر موجود تھے لیکن ابھی تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی اور یہ واقعہ تھانہ سانده میں ہوا ہے -

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر، میاں مناظر علی رانجھا، کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی!

میاں شہباز احمد: جب میں نے اپنی بات کا آغاز کیا تھا تو سپیکر صاحب مصروف تھے اور اب ڈپٹی سپیکر صاحب آگئے ہیں اور میں اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے اس کو مکمل کروں گا تو میں عرض کر رہا تھا کہ جو واقعہ ہوا ہے اس کے متعلق ہم نے متعلقہ پولیس کو اور ایس پی صاحبان کو تمام معلومات دیں - یہاں تک کہ جب کوئی واقعہ چوری یا ڈاکے کا رونما ہوتا ہے تو خاص طور پر افسران یا تھانہ کی پولیس ہوتی ہے وہ اس پرچے کو درج کرنے کیلئے بالکل تیار نہیں ہوتی - یہ سراسر زیادتی ہے - اس ملک میں جبکہ سفارش اور رشوت عام ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اسے ختم کرنے کیلئے قانون میں ہمیں کوئی نہ کوئی ترمیم کرنی چاہئے اور ایسے لوگوں کا محاسبہ کرنا چاہئے جو غریبوں کی حفاظت کرنے کی بجائے ان کا مال اور ان کی عزتوں کو لوٹنے کے درپے ہیں، میں آپ کو اس کا ثبوت ایک دو دنوں میں مہیا کر دوں گا کہ جن لوگوں نے یہ حرکت کی ہے ان کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے اور آئندہ کیلئے کوئی مناسب اقدام کیا جائے اور ایسا قانون بنایا جائے جو ایسے لوگ ہیں جو قانون کے محافظ بن کر بیٹھے

ہوئے ہیں وہ ایسی حرکت نہ کریں جس سے وہ امانت دار ہونے کے باوجود امانتوں کو نہ سنبھال سکیں۔ شکریہ۔

چودھری محمد اقبال: جناب والا! میں عرض کروں کہ کہیں پولیس والوں نے ان کا بینر تو نہیں پھاڑ دیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب کے بینر ابھی تک محفوظ ہیں جناب فرید احمد پراچہ صاحب۔

جناب فرید احمد پراچہ صاحب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○
جناب والا!.....

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی آپ کی کوئی اور بات رہ گئی ہے

میاں شہباز احمد: ابھی چودھری صاحب نے فرمایا تھا کہ بینر تو نہیں پھٹ گئے۔ یہ ہمارے محسن ہیں اور فوزیہ بہرام صاحبہ نے بینروں کے متعلق بات کی ہے میں ان دوستوں کو اس ایوان میں بیٹھے اتنا بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں نے ان 20 ماہ میں جتنی بینرنگ پورے پاکستان میں کی آج خدا کی رحمت سے کا صلہ ہے کہ ہماری اکثریت آئی جے آئی کی اس ایوان میں بیٹھی ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ درست فرما رہے ہیں لیکن یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ جی فرمایئے سرور صاحب۔

جناب غلام سرور خان: میرے محترم دوست نے ابھی فرمایا ہے کہ 20 ماہ میں، میں نے جو محنت کی ہے اور جو بینرنگ کی ہے اس کا صلہ آج یہ ہاؤس ملا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ یہ صلہ انہیں آج ایم پی اے ہونے کا ملا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پراچہ صاحب اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب فرید احمد پراچہ: جناب والا! میں امن عامہ کے سلسلہ میں عرض کر رہا تھا، دو مختلف نقطہ نظر ہیں، ایک نقطہ نظر پولیس کا اور وہ اپنے نقطہ نظر سے امن عامہ کو دیکھتے ہیں، اور ان کا گراف سابقہ حالات کے مطابق ہوتا ہے کہ پہلے کتنے جرائم تھے اور اب کتنے کم ہوگئے ہیں اور ہمیشہ پولیس

افسر کمی کا ہی تخمینہ لوگوں کے سامنے لاتے ہیں یا اس کا تقابل وہ بین الاقوامی حالات سے کرکے کہ امریکہ میں اتنے جرائم ہوتے ہیں اور پاکستان میں اتنے ہیں اور اس کے ساتھ وہ اپنی بہتر کارکردگی سامنے لاتے ہیں۔ ایک نقطہ نظر ان کا ہے اور اس کے مطابق اگر ہم دیکھیں تو بسا اوقات یوں محسوس ہوتا ہے جیسے حالات پہلے سے کچھ بہتر ہیں لیکن امن عامہ کو دیکھنے کا جو ایک عام آدمی کا ہے وہ آدمی جو کہ شہروں اور دیہاتوں میں بستا ہے وہ آدمی کہ جس کے ساتھ تھانوں میں مظالم ہوتے ہیں، اس آدمی کا ایک اپنا نقطہ نظر ہے اور وہ امن عامہ کو اس طرح سے نہیں دیکھتا کہ پہلے کیا ہوتا تھا اور اب کیا ہے، پہلے کتنے جرائم ہوتے تھے اور اب جرائم کے اندر کتنی کمی واقع ہوئی ہے وہ یہ دیکھتا ہے کہ میرے دروازے تک انصاف پہنچا ہے یا نہیں۔ مجھے تھانے سے امن مل رہا ہے یا نہیں مل رہا، میرے ساتھ انصاف ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا، چادر اور چاردیواری محفوظ ہے یا نہیں، اس کا نقطہ نظر یہ ہے اور میں ایک عام آدمی کے نقطہ نظر سے ہی امن عامہ کی صورتحال پر کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب والا! اس وقت جب ہم حالات کو دیکھیں، اخبارات کو اٹھائیں تو ہر روز ہمیں چیختی چنگھاڑتی ہوئی سرخیاں اس میں سے دکھائی دیتی ہیں کہ کہیں پر ٹرینوں کے اندر لوگوں پر زیادتی ہوئی ہے، ڈاکے پڑتے ہیں اور کہیں شہری عام طور پر کاروباری لوگ عدم تحفظ کا شکار ہیں اور کہیں بھی انہیں اس لحاظ سے تحفظ نہیں ملتا کہ وہ اپنا کاروبار بہتر انداز میں کر سکیں اور سرعام ڈاکے پڑتے ہیں اور اس لحاظ سے اس کا تدارک کرنے کے کوئی ٹھوس اقدامات کسی بھی انداز میں نہیں کئے جا رہے اس لحاظ سے اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم کچھ بنیادی چیزوں پر غور کریں اور ان کے مطابق ہم حالات کو تبدیل کرنے کی کوشش کریں تاکہ یہ صورتحال جو کہ ایک خرابی کی طرف جا رہی ہے یہ بہتری کی طرف آئے اور ہم یہ دیکھ سکیں کہ جو اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت ہے جس نے لوگوں کے ساتھ بہتر مستقبل کے وعدے کئے ہیں اس نے حالات کے اندر ایک ایسی خوش گوار تبدیلی پیدا کی ہے جس خوش گوار تبدیلی کا اثر ملک کے دیہاتوں اور شہروں کے اندر بسنے والا ہر آدمی پورے طور پر محسوس کرتا ہے اس سلسلے میں، میں یہ گزارش کروں گا کہ کئی ایسے واقعات ہیں جن کو ثبوت کے طور پر یہاں ایوان کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے کہ جہاں پر برس ہا برس تک تفتیش کا مرحلہ ہی طے نہیں ہو سکا۔ بعض ایسے ایف آئی آر ہیں جن پر محض تفتیش کا ہی مرحلہ تین تین سال بلکہ پانچ پانچ سال تک ہو رہا ہے۔ اس کو مکمل نہیں کیا گیا۔ اس طرح سے لوگوں کو ابتدائی طور پر جو انصاف ملنا چاہئے کہ وہ

تھانے میں پہنچیں تو ایف آئی آر درج ہو اس کے بعد تفتیش ہو اور فیصلہ کیا جائے تو اس طرح کے بھی بے شمار کیس ہیں جن کے بارے میں حالات ہمارے سامنے آئے۔

جناب والا! دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے جتنے بھی واقعات اس وقت ہو رہے ہیں ان میں اگر آپ دیکھیں تو جو نوجوان ہیں، جو Frustrated نوجوان ہیں، وہ بہت زیادہ ان واقعات کے اندر ملوث ہیں اور اس لحاظ سے یہ بات ضروری ہے کہ اس بات کا تجزیہ کیا جائے ڈکیتیوں میں، چوریوں میں نوجوان کس لئے ملوث ہیں، ہمارا یہ مستقبل کیوں تباہ ہو رہا ہے اور ہم نے وہ جو ایک سہانا خواب اپنے مستقبل کا دیکھا ہے وہ کس انداز میں بہتر ہو سکتا ہے۔

اس لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ اس بات کا تجزیہ کیا جائے کہ ڈکیتیوں اور چوریوں میں نوجوان کس لئے ملوث ہیں؟ ہمارا یہ مستقبل کیوں تباہ ہو رہا ہے؟ اور ہم نے اپنے مستقبل کا جو سہانا خواب دیکھا ہے وہ کس طریقے سے بہتر ہو سکتا ہے۔ اگر لوگوں کو روزگار کا تحفظ ملے، اگر انہیں یقین ہو کہ ان کی تعلیم انہیں بہتر مستقبل اور بہتر روزگار دے سکتی ہے تو پھر وہ جرائم کے راستے پر نہیں نکل سکتے۔ اس لحاظ سے یہ بنیادی بات ہے کہ جس پر توجہ دینے کی اور جس کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح سے ہمارا ریڈیو، ٹیلی ویژن اور ذرائع ابلاغ سے تربیت دی جائے۔ یہاں سے لوگوں کو بہتر انداز میں اخلاق، کردار، شرافت، معاشرے کے اندر رہنا، یہ سب کچھ سکھایا جائے۔ وہ بھی اس کے مطابق لوگوں کی تربیت نہیں کرتے۔ وہاں سے بھی جرائم کی تربیت ملتی ہے جس کی وجہ سے ان جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے۔

جناب والا! اسی طرح سے ایک اور بات جو مدنظر رکھنے والی ہے، وہ یہ ہے کہ ایک طویل عرصے سے اسلحے لائسنس کے اوپر پابندی ہے۔ اس وجہ سے ایک عام آدمی کس طرح سے اپنا تحفظ کر سکتا ہے جب اسے کے پاس کوئی چیز نہیں ہے اور اس کے مقابلے پر کلاشنکوف اور ناجائز اسلحے کے ساتھ ڈاکو آتے ہیں اور اس کو لوٹ کر لے جاتے ہیں۔ اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ اب اس پابندی کو ایک خاص انداز سے ختم کیا جائے تاکہ لوگ اپنا تحفظ خود کر سکیں اور وہ اپنے آپ کو بہتر انداز میں محفوظ کر سکیں۔ اس ضمن میں مجھے ایک بات عرض کرنی ہے کہ پولیس کے اندر دیانت دار افسر بھی موجود ہیں لیکن حوصلہ افزائی کے بجائے ان کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ جب بھی کسی علاقے پر کوئی ایسا

کنٹرول شروع کرتا ہے ' وہ منشیات کے اڈوں کو ختم کرتا ہے ' جرائم کے اوپر قابو پانے کی کوشش کرتا ہے تو اس کا وہاں سے تبادلہ کر دیا جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں حوصلہ شکنی ہوتی ہے کہ جرائم پر قابو پانے والے دیانتدار افسروں کے مسلسل تبادلے ہوتے ہیں تو پھر کوئی بھی آئندہ اس بات کی جرات نہیں کرے گا - مجھے آخر میں جو بات عرض کرنی ہے وہ یہ ہے کہ آج ہماری یہ ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کو اس ایوان میں ادا کرنا ہے اور اس لحاظ سے ہمیں مکمل طور پر اس پر گہری نظر اور گرفت بھی رکھنی ہے کہ جرائم کے اس سلسلے میں اضافہ نہ ہو اور ہم جرائم میں کمی کے لئے کوشش کریں - یہ بات ہم اپنی بنیادی ذمہ داری سمجھیں - ایوان اس پر نظر رکھے اور اس پر گرفت کرے اور پورے طور پر اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرے -

جناب علی حسن رضا قاضی: پوائنٹ آف آرڈر ! مہربانی فرمائیں اور گن لیں - کورم پورا نہیں ہے -

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ سنجیدگی سے اعتراض کر رہے ہیں ؟

جناب علی حسین رضا قاضی: جناب اعتراض کر رہا ہوں -

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے - (گنتی کی گئی) کورم نہیں ہے ' گھنٹی بجائی جائے (گھنٹی بجائی گئی) گنتی کی جائے (گنتی کی گئی) ' کورم نہیں ہے ہاؤس پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے -

(نو بجکر سات منٹ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے -

(گنتی کی گئی)

کورم نہیں ہے لہذا اجلاس کی کارروائی کل مورخہ 28 فروری 1991ء دس بجے صبح تک کیلئے ملتوی کی جاتی ہے -

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی جمعرات 28 فروری 1991ء دس بجے صبح تک کیلئے ملتوی کی گئی -)

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا چوتھا اجلاس

جمعرات 28 فروری 1991ء

(پنجشنبہ 13 شعبان 1411ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے دس بجے صبح منعقد ہوا۔ جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ﴿١٥﴾ قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٦﴾ يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا ۖ قُل لَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُم ۖ بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٧﴾ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾

پارہ 26 سورہ الحجرات آیات 15 تا 18

مومن تو وہ ہیں جو خدا اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک میں نہ پڑے اور خدا کی راہ میں جان اور مال سے لڑے یہی لوگ (ایمان کے) سچے ہیں۔ ان سے کہو کیا تم خدا کو اپنی دینداری جتلاتے ہو۔ اور خدا تو آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں سے واقف ہے۔ اور خدا ہر شے کو جانتا ہے

یہ لوگ تم پر احسان رکھتے ہیں کہ مسلمان ہو گئے ہیں۔ کہہ دو کہ اپنے مسلمان ہونے کا مجھ پر احسان نہ رکھو بلکہ خدا تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کا رستہ دکھایا بشرطیکہ تم سچے (مسلمان) ہو

بے شک خدا آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے دیکھتا ہے

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

اراکین اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر۔ کچھ ہمارے نئے منتخب شدہ ممبران اسمبلی کی حلف برداری باقی ہے اور وہ اس ایوان میں تشریف لے آئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر تین ممبران کی حلف برداری ہوئی۔)

جناب سپیکر۔ اب آپ صاحبان فرداً فرداً یہاں اوتھ رجسٹر پر اپنے دستخط فرمائیں گے۔

سیکرٹری اسمبلی۔

1۔ چودھری وقار علی خان صاحب۔

2۔ جناب واجد علی خان صاحب۔

3۔ خواجہ محمد منشاء اللہ صاحب۔

جناب پیٹرگل۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔۔۔۔

جناب سپیکر۔ پیٹرگل صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب پیٹرگل۔ جناب سپیکر 20 تاریخ کو ایک وقوعہ ہوا ہے جس کے لئے آپ کی وساطت سے اس ہاؤس سے میری گذارش ہے کہ میری تحریک استحقاق کو out of turn لیا جائے۔

مسئلہ استحقاقات

جناب سپیکر۔ جی وزیر قانون کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ کی Privilege motion کون سے نمبر پر ہے؟ آپ نے ہاؤس میں دے دی ہے؟

جناب پیٹرگل۔ جی ہاں۔

جناب سپیکر۔ یہ نمبر 23 پر ہے۔

MR TAJ MUHAMMAD KHANZADA :

point of information. Sir, when we come here on the one side of the parking place it is written VVIP and on the other side VIPs. Could the House be informed who are the VIPs and who are the VVIPs, so that we can give them the answer and also tell us what is our category and the comman people sitting there.

جناب سپیکر ۔ یہ پیرزگل صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر پر اپنی Privilege motion out of turn کرنے کے لئے کہا ہے ۔ میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ اس سے پیشتر کہ آپ کوئی نیا پوائنٹ آف آرڈر پیش کریں اس کو Dispose of کرنا ضروری ہے ۔ پیرزگل صاحب کی Privilege motion کو out of turn لینے کے بارے میں وزیر قانون اپنی رائے کا اظہار کریں گے ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر اس کی اگر ایک کاپی مجھے دے دیں تو اندازہ ہو جائے گا ۔

جناب سپیکر ۔ وزیر قانون کو کاپی مہیا کی جائے ۔ آپ اس کو دیکھ لیں اس دوران میں ہم دوسری Privilege motion جس کی اب باری ہے اس کو take up کر لیتے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ اس کا بھی میں نے ہی جواب دینا ہے ۔ یہ ایک آدھ منٹ میں میں دیکھ لیتا ہوں ۔ اگر اس کی اہمیت ہے تو ابھی کر لیتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ ٹھیک ہے آپ دیکھ لیں ۔ لیکن اس میں ایک بات ہے جو ٹیکنیکلی بڑی مضبوط ہے ۔

پیرزگل صاحب یہ Privilege motion آپ نے 26 فروری کو دی ہے اور آپ کا outh (حلف)

کب ہوا ہے؟

جناب پیٹرگل ۔ کل ہوا ہے۔

جناب سپیکر ۔ 27 فروری کو ہوا ہے تو 26 فروری کو آپ یہ دے ہی نہیں سکتے تھے۔

You were not membter at all time

جناب پیٹرگل ۔ جناب سپیکر جب Notification ہو جاتا ہے تو آدمی سرکاری کاغذوں میں ایم پی اے بن جاتا ہے۔

جناب سپیکر ۔ جی نہیں! منتخب ایم پی اے بن جاتا ہے لیکن ایم پی اے باقاعدہ طور پر اس وقت بنتا ہے جب حلف لیتا ہے۔ حلف لینے سے پہلے بحیثیت ایم پی اے آپ اپنے اختیارات کا استعمال نہیں کر سکتے اور نہ ہاؤس سے متعلقہ معاملات میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اس لئے آپ کو یہ تحریک استحقاق از سر نو دینا ہو گی اگر آپ اس کو take up کرنا چاہتے ہیں تو 26 فروری کی جو تحریک استحقاق ہے یہ باضابطہ تصور نہیں کی جا سکتی کیونکہ آپ اس وقت ممبر ہی نہیں تھے۔ اس کو آپ از سر نو آج دیں۔

جناب پیٹرگل ۔ شکریہ جی

جناب سپیکر ۔ ٹھیک ہے آج کی تاریخ میں اس کو ہم entertain کر لیں گے۔

جناب پیٹرگل ۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر ۔ تو سردار صاحب اس میں وہ نئے سرے سے اپنی تحریک استحقاق پیش کرتے ہیں جب وہ دیتے ہیں تو اس کو پھر دیکھ لیتے ہیں۔

وزیر قانون ۔ جی اس کے بعد دیکھ لیں گے۔

MR TAJ MUHAMMAD KHANZADA:

From the hunourable Chair I have raised the question of information. if you are in a position to answer I shall be grateful.

جناب سپیکر ۔ مجھے بات سمجھ نہیں آئی۔ آپ ذرا اس کو تھوڑا سا واضح کریں۔

جناب تاج محمد خانزادہ ۔ جناب سپیکر جب ہم یہاں آتے ہیں تو باہر پارکنگ کی جگہ پر ایک طرف

لکھا ہے V V P - Extra respect دینے کے لئے ہے۔ اس ہاؤس کو آپ بتلا دیں کہ V V I P کون سے ہیں اور V I P کون سے ہیں اور یہ جو ہاؤس ہے یہ کیا ہے؟

جناب سپیکر۔ خانزادہ صاحب یہ کہاں لکھا ہے؟

جناب تاج محمد خانزادہ۔ یہ Car Parking پر لکھا ہے۔

It is a discrimination given for parking and even the same discrimination in the augwt House.

جناب سپیکر۔ Car Parking کی discrimination ہے۔

جناب تاج محمد خانزادہ۔ یہاں پر آپ کے گیٹ کے سامنے ہے۔ آپ جا کر دیکھ لیں۔

جناب سپیکر۔ آپ کا اس میں تو کوئی شک شبہ نہیں ہونا چاہیے کہ آپ سب V I Ps ہیں۔ آپ V I P ہیں

MR TAJ MUHAMMAD KHANZADA:

Then what is the necessity of writing VIP out side?

جناب سپیکر۔ تو اس میں لکھنے میں کیا حرج ہے؟

جناب تاج محمد خانزادہ۔ وہاں پر ہم جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہاں آپ کار مت کھڑی کریں۔ یہ V I P کے لئے ہے۔ آپ کا پولیس مین وہاں پر ایک ڈنڈا لے کر کھڑا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ V I P کے لئے ہے۔ ہمیں وہ distinction بتلائیں کہ وہ کونسے وی آئی پی ہیں۔

Who are super human in this house?

جناب سپیکر۔ نہیں، میں تو سمجھتا ہوں کہ آپ سب V I P ہیں۔

جناب تاج محمد خانزادہ۔ پھر آپ اس کو ہٹا لیں یہ آپ کے Premises ہیں۔

You are incharge of the premises. You see that these are removed.

جناب سپیکر۔ خانزادہ صاحب یہ میں Check کرتا ہوں۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے معزز ایوان کے سامنے یہ چاہوں گا کہ کل ہمیں بتایا گیا تھا کہ 28 فروری کا اجلاس صبح 9 بجے شروع ہوگا۔

جناب سپیکر۔ میں نے آپ کو کل یہ عرض کی ہے کہ ابھی کچھ عرصہ تک جو صاحبان بھی نئے منتخب ہو کر آئے ہیں سب پرانے یا نئے without any discrimination کوئی بھی پوائنٹ آف آرڈر ہو یا Debate میں حصہ لینا ہو تو اگر آپ پہلے اپنا نام اور حلقہ نیابت بتا دیں تو آپ کی coverage میں آسانی ہوگی۔ پریس کے لوگوں کو ابھی آپ کا پتہ نہیں ہے۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی۔ میرا نام ارشاد حسین سیٹھی ہے اور پی پی 117 لاہور سے میرا تعلق ہے

جناب سپیکر گذارش یہ ہے کہ 9 بجے کی بجائے 10 بجکر 40 منٹ پر آج یہ اجلاس شروع ہوا ہے۔

جناب والا! کل اس معاملے میں Efficiency ، کارکردگی، محنت اور دیانتداری کی بنیاد پر اس ہاؤس میں بہت سی باتیں کی گئی ہیں۔ کیا یہ کسی اسمبلی ممبر کی Efficiency نہیں ہے کہ وہ وقت پر ہاؤس میں پہنچتا ہے مگر پہنچنے کے بعد اس کے ساتھ سلوک یہ کیا جاتا ہے کہ Lobbey کا دروازہ صرف پانچ منٹ پیشتر اس کے لئے کھولا جاتا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ نہ صرف ارکان اسمبلی کی توہین ہے کہ جو بروقت اسمبلی کے اجلاس میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ میری گذارش یہ ہے کہ اگر ان روایات کو اس طرح برقرار رکھا گیا تو اس کے لئے میں یہ ترمیم چاہوں گا کہ آپ ان صاحبان کے لئے ان اراکین کے لئے جو کہ بروقت اسمبلی کے اجلاس میں شامل ہونا چاہتے ہیں ان کے اعزاز یہ مقرر کریں۔ یہ ان کی Efficiency اور کارکردگی سمجھی جائے گی کہ یہ آدمی بروقت ایوان میں آکر پورے پنجاب کے عوام کی صحیح ترجمانی کا حق ادا کرتے ہیں۔ اسی لئے میری یہ گذارش ہے کہ اس بارے میں غور و خوض کیا جائے اور آئندہ اس کے لئے کوئی پیش بندی کی جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر۔ سیٹھی صاحب! آج اسمبلی کے اجلاس کا وقت 9 بجے نہیں تھا 10 بجے تھا۔ جناب غلام سرور خان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب غلام سرور خان۔ پوائنٹ آف آرڈر! جناب سپیکر کل کے اجلاس میں میرے کسی دوست نے کورم کا point out کیا تھا۔ جب کہ پریس نے اس پر میرا نام منسوب کر دیا ہے۔ ایک تو میں اس کی درستگی چاہوں گا اور اس کے ساتھ ہی کل میری ایک تحریک استحقاق تھی جو کہ آئی۔ جے۔ آئی کے کارکنوں

یا موجودہ حکومت کی پیپلز پارٹی کے کارکنوں کے ساتھ زیادتیوں پر مبنی تھی اسے کسی پریس میں کوئی Coverage نہیں دی گئی ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنے پریس کے دوستوں سے یہ گذارش کروں گا کہ کم از کم ہماری جائز بات کو اپنے کسی کونے میں جگہ ضرور دے دیا کریں ۔

جناب شوکت داؤد ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر! میں نے ایک تحریک التوائے کار بھیجی تھی جو کہ امن عامہ اور پولیس کے کردار سے متعلق تھی ۔ معلوم نہیں کسی وجہ سے مجھے وہ تحریک واپس بھیج دی گئی ۔ حالانکہ یہی امن عامہ جو آپ کے ایجنڈے میں بھی شامل ہے اور کل بھی اس پر بحث ہوئی آج بھی اس پر بحث ہونی ہے ۔ میں اس سلسلے میں وضاحت چاہوں گا کہ مجھے یہ بتایا جائے کہ کیا وجہ تھی کہ مجھے وہ تحریک واپس بھیجی گئی؟

جناب سپیکر ۔ تحریک استحقاق تھی؟

جناب شوکت داؤد ۔ جناب والا تحریک استحقاق نہیں تحریک التوائے کار تھی ۔ میں نے یہ کہا تھا کہ امن عامہ کی صورت حال کو زیر بحث لایا جائے اور اس میں پولیس کے کردار کا خاص طور پر ذکر تھا ۔ مجھے وہ دونوں تحریکیں واپس بھیج دی گئیں کہ ان کو شامل نہیں کیا جا سکتا ، اس کے متعلق میں وضاحت چاہوں گا ۔

جناب سپیکر ۔ میں یہ کہوں گا کہ سیکرٹریٹ کا یہ کام نہیں ہے کہ اگر معزز اراکین اسمبلی کی طرف سے کوئی تحریک موصول ہو ، چاہے وہ باضابطہ ہو یا بے ضابطہ ہو ان کو واپس کیا جائے میں نہیں سمجھتا کہ ان کو واپس کرنا چاہیے ۔

جناب شوکت داؤد ۔ میں آئندہ اجلاس میں اس کی کاپی جناب کی خدمت میں پیش کر دوں گا

جناب سپیکر ۔ آپ اپنی تحاریک التوائے کار اجلاس کے بعد مجھے دکھائیں اور اس بارے میں ، میں سیکرٹریٹ کے عملے سے یہ کہوں گا کہ کسی قسم کی تحریک التوائے کار یا تحریک استحقاق کی واپسی کا ان کو کوئی اختیار نہیں ہے کہ آپ ان معزز اراکین اسمبلی کو واپس کریں ۔

جناب شوکت داؤد ۔ شکریہ ۔

جناب سپیکر ۔ جناب شوکت صاحب سیکرٹری اسمبلی یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے یہ لکھ کر بھیجا تھا امن عامہ پر بحث کی جائے اور پولیس کے کردار پر بحث کی جائے ۔

جناب شوکت داؤد ۔ میرا تو یہی خیال تھا کہ جب اس پر بحث ہو گی تو باقی واقعات ـــــ

جناب سپیکر ۔ تو اسی طرح میرے بھائی یہ تحریک التوائے کار تو نہیں بنتی ۔ تحریک التوائے کار کے لئے باقاعدہ ایک Subject matter ہوگا اور قواعد کے تحت آپ کو دینا پڑے گی اس لئے یہ تحریک التوائے کار کے ضمن میں پوری نہیں اترتی تھی، اس لئے انہوں نے آپ کو واپس بھیجی ہے کہ کن رولز کے تحت آپ اسے پیش کرنا چاہتے ہیں ۔ بہرحال تحاریک التوائے کار کسی بھی شکل میں ہوں آپ اسے معزز اراکین اسمبلی کو واپس نہ کریں بلکہ میرے نوٹس میں لائیں ۔ میاں منظور احمد موحل

میاں منظور احمد موحل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ ہمارے ہاؤس میں ہماری ایک بہن معزز رکن اسمبلی فوزیہ بہرام صاحبہ جو کہ پنجاب میں واحد خاتون ہیں جو عام انتخابات میں منتخب ہو کر آئی ہیں جناب والا آج کے "جنگ" اخبار نے کل کی اسمبلی کارروائی کے متعلق جو جھلکیاں دی ہیں اس میں انہوں نے ان کے بارے میں ایک ایسی بات لکھی ہے جو کہ نہیں لکھنی چاہیے تھی یعنی اس سے کوئی اور تاثر ملتا ہے ۔ انہوں نے کہا ہے کہ فوزیہ بہرام صاحبہ تین مرتبہ وزیر قانون کے پہلو میں جا کر بیٹھیں ۔ جناب والا! یہ پہلو کا لفظ کوئی اچھی بات نہیں ہے ۔ اخبار والوں کو اس طرح کی باتیں نہیں لکھنی چاہیں ۔ اس لئے آپ اس کا نوٹس لیں وہ اس معزز ایوان کی ایک معزز خاتون رکن ہیں ۔ اس طرح کی جھلکیاں یا ایسی بات پیش نہیں کرنی چاہیے تھی ۔

جناب سپیکر ۔ بیگم صاحبہ اس بارے میں کچھ فرمانا چاہیں گی؟

محترمہ فوزیہ بہرام ۔ جناب سپیکر میاں منظور احمد موحل صاحب کی بہت مہربانی کہ انہوں نے مجھے encourage کیا ورنہ میں تو اتنا گھبرا گئی تھی کہ میں تو اس موضوع پر بات ہی نہیں کرنا چاہتی تھی ۔ جناب سپیکر سب سے پہلے تو میں آپ کی وساطت سے پریس کو بتانا چاہتی ہوں کہ یہاں پر جو خواتین آتی ہیں وہ کسی کے پہلو میں بیٹھنے نہیں آتیں اگر ہم اپنے colleague کے ساتھ بیٹھتی ہیں تو اس وقت بھی میں اپنے ایک Male member کے ساتھ بیٹھی ہوں، میں ان کے ساتھ بیٹھی ہوں ان کے پہلو میں نہیں بیٹھی ۔ جناب سپیکر! ایسی بات کہنے کی کسی کو جرات نہیں ہونی چاہیے ۔ میں کل ایک مرتبہ معزز وزیر قانون کے پاس اپنے ایک ذاتی کام کے سلسلے میں گئی ۔ میں پچھلے 18 ماہ سے وزراء کے ساتھ جا کر کاموں کے سلسلے میں بیٹھتی رہی ہوں ۔ تمام خواتین ممبران جتنی یہاں اس ایوان میں رہی ہیں اور وہ انشاء اللہ واپس آجائیں گی ہم سب اپنے Male colleagues کے ساتھ بیٹھتی رہی ہیں ۔ اس وقت بھی میرے دائیں بائیں میرے دو Male colleagues بیٹھے ہیں لیکن یہ میرے ساتھ بیٹھے ہیں میرے پہلو میں

نہیں بیٹھے اور نہ میں ان کے پہلو میں بیٹھی ہوں اور نہ ہی یہاں کوئی خاتون کسی کے پہلو میں بیٹھنے کے لئے آتی ہے ۔ میں سمجھتی ہوں کہ اتنی بے عزتی ، اتنا گندہ طریقہ صحافت میں نے اپنی 36 سال کی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا

اور میں حیران ہوں کہ اخبار کا وہ رپورٹر یہ لکھتا ہے ؟ اور میں یہ حیران ہوں اس معزز اخبار کو کوئی In Time روکتا نہیں ہے اور وہ پریس میں آجاتا ہے ۔ اور میں چاہوں گی کہ آپ اس کا جتنا نوٹس لے سکیں لیں ، میں نے یہاں پر 18 مہینے انتہائی عزت اور وقار کا مظاہرہ کیا ، اور میں آئندہ بھی ایسا ہی کرنا چاہتی ہوں ۔ اور میں قطعی ایسا کوئی کام نہ کرتی ہوں اور نہ کرنا چاہتی ہوں جو اس صوبے کی خواتین کے لئے باعث شرم ہو ۔ لیکن یہ جو بات ہے کوئی معزز عورت چاہے وہ اسمبلی کی ممبر ہو ، چاہے نہیں اور کی ہو برداشت نہیں کر سکتی ۔ میں چاہوں گی کہ آپ اس کا نوٹس لیں اور اس اخبار کے نمائندے کو کم از کم سب کے سامنے نہیں تو اتنی اخلاقی جرات ہونی چاہیے کہ وہ مجھ سے معذرت کرے

سید چراغ اکبر شاہ ۔ جناب سپیکر میری یہ گذارش ہے کہ معزز رکن تحریک استحقاق پیش کریں ۔ یہ صرف محترمہ فوزیہ بہرام کی بے عزتی نہیں ہے بلکہ یہ سارے ایوان کی بے عزتی ہے ۔ اس رپورٹر کے خلاف تحریک استحقاق پیش کی جائے اور جتنی جلدی ممکن ہو سکے اسے take up کیا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ چودھری خادم حسین صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں ۔

چودھری خادم حسین ۔ پوائنٹ آف آرڈر میرے ایک فاضل دوست نے یہ فرمایا ہے کہ اس سلسلے میں تحریک استحقاق پیش کی جائے ، اس سے قبل کہ کوئی تحریک پیش کی جائے میں ہاؤس سے آپ کی وساطت سے یہ عرض کروں گا کہ احتجاج کے طور پر دو منٹ کے لئے Walk out کرتے ہیں ۔

(اس مرحلہ پر حکومتی پارٹی کے اراکین ، اپوزیشن کے اراکین اور وزراء صاحبان نے واک آؤٹ کیا) ۔

(تمام معزز اراکین دو منٹ کے واک آؤٹ کے بعد ایوان میں تشریف لے آئے)

چودھری محمد فاروق ۔ جناب سپیکر ، ایک اخبار کی ایسی رپورٹنگ کہ جس کی بنا پر اس ایوان سے تمام ممبران نے Walk out کیا ہے ۔ میرے نزدیک یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے ۔ بہرحال یہ تمام صحافیوں کا جو اس ایوان کی کارروائی کی coverage کے لیے یہاں آتے ہیں ان سب کا قصور نہیں ہے اس لیے ساری صحافت کو تو خراب نہیں کہا جا سکتا ۔ لیکن وہ اخباری رپورٹر کہ جس نے اس خبر کے ذریعے

عوام کے سامنے اس ایوان کی ایک معزز خاتون ممبر کا وقار مجروح کرنے کی کوشش کی ہے، اس سے یقیناً صرف ہماری اس بہن کا وقار مجروح نہیں ہوا بلکہ یہ اس پورے ایوان کی توہین ہے۔ بے شک اس معاملہ پر ایوان میں تحریک استحقاق آنی چاہیے اور ضرور لائی جانی چاہیے لیکن جناب والا! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جب اخباری صفحات پر غلط خبریں آنے کے بارے میں کسی ممبر کی طرف سے نادانستگی سے چند الفاظ تمام صحافیوں کے بارے میں زبان سے نکل جائیں تو ہمارے یہ معزز اخباری رپورٹر تمام کے تمام اٹھ کر فوراً Press Gallery سے باہر چلے جاتے ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی صاحب جب اس Press gallery کی توہین کرتے ہیں اور ایسے الفاظ اخبارات کے صفحات تک پہنچاتے ہیں کہ جس سے اس پورے ایوان کا وقار خاک میں مل جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس وقت تمام رپورٹر صاحبان کو اس رپورٹر کے خلاف واک آؤٹ کرنا چاہیے کہ جس کی وجہ سے ان کے بارے میں باتیں ہو رہی ہیں۔ اور جناب سپیکر! یہ معمولی سا واقعہ نہیں ہے کہ وہ رپورٹر جو اس ایوان کی کارروائی کی Coverage کے لیے اس ایوان میں آتے ہیں وہ تو اس ایوان کے اندر موجود ہوں وہ ممبر جنہیں عوام نے منتخب کر کے اس ایوان میں بھیجا ہو وہ تو ایوان سے باہر ہوں اور رپورٹر ایوان میں موجود ہوں۔ میرے نزدیک اس سے قبل اتنی بڑی گھناؤنی خبر اس انداز میں نہیں آئی ہو گی کہ جس کی وجہ سے یہ صورتحال پیدا ہوئی ہو۔ اس لیے جناب سپیکر پریس کے صحافیوں کو جو یہاں پر بیٹھے ہیں ان کو اخلاقی ذمہ داری کے ضمن میں پابند کیا جائے اور اس ایوان کی مناسب کارروائی کے لیے انہیں ضابطے کا پابند کیا جائے۔ بہت بہت شکریہ!

جناب فرید احمد پراچہ۔ جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر! گذارش یہ ہے کہ یہ واقعہ فی الواقع بڑا ہی سنگین نوعیت کا ہے اس پر ایوان نے اپنے جذبات، اپنے رد عمل اور اپنے تعلق کا بھرپور انداز میں اظہار کیا ہے۔ اس ضمن میں میں عرض کروں گا کہ آپ بحیثیت سپیکر اس بارے میں رولنگ دیں کہ وہ صحافی کہ جس نے یہ خبر شائع کی ہے اس پر اس ایوان میں داخلے پر پابندی لگائی جائے اور وہ اخبار بھی معذرت کرے اور معذرت کسی کونے کھترے میں نہ لگائی جائے بلکہ اتنی ہی اور اس سے زیادہ نمایاں لگائی جائے۔ اس لیے کہ یہ زرد صحافت کا انداز ہے۔ یہاں یہ ایوان ایک اپنا استحقاق رکھتا ہے لیکن جو عام شہریوں کے ساتھ یہ صحافت کا انداز ہے۔ یہاں یہ ایوان ایک اپنا استحقاق رکھتا ہے لیکن جو عام شہریوں کے ساتھ یہ صحافت کر رہی ہے اس لحاظ سے یہ بڑا ہی ضروری ہے کہ کوئی احتساب کا مقام بھی آئے۔ یہ فی الواقع ایک احتساب کا مقام ہے۔

بادشاہ میر خاں آفریدی ۔ جناب سپیکر ، میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کروں گا کہ آج اخبار میں میری محترم بہن فوزیہ بہرام کے متعلق جو خبر شائع کی ہے یہ قطعاً صحافتی آداب کے خلاف ہے اور یہ اس مہم کا ایک حصہ نظر آتی ہے کہ جس کے تحت ہم منتخب لوگوں کو de-grade کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ آپ کی وساطت سے میرا معزز ایوان سے مطالبہ ہے کہ جب تک اخبار کے کرتا دھرتا واضح طور پر آپ سے اور ایوان سے اور میری بہن فوزیہ بہرام سے معذرت نہیں کرتے اس وقت تک اس اخبار کے نمائندوں کو پنجاب اسمبلی میں داخلہ مت دیا جائے دوسرا صوبائی سطح پر اس اخبار کا بائیکاٹ کیا جائے ۔ تاکہ باقی صحافیوں کو پتہ چل سکے کہ ہم لوگ تعمیری کاموں کے لیے اس ہاؤس میں آئے ہیں اور کوئی عزت رکھتے ہیں ۔ ہم آپ کے ہاتھوں میں کھلونا نہیں ہیں کہ آپ خواہ مخواہ ہمیں اپنا نشانہ بناتے رہیں ۔ میری یہی گزارش ہے کہ جب تک اس اخبار والے معذرت نہیں کرتے اس وقت تک ان کا یہاں داخلہ بند کیا جائے ۔ اور اخبار کا بائیکاٹ کیا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ شوکت داؤد پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتے ہیں ۔

جناب شوکت داؤد ۔ جناب والا میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں کہ جن الفاظ میں اس واقعہ کی مذمت کی جائے جیسے کہ میرے بھائی نے ابھی فرمایا ہے کہ جتنی دیر تک اس معاملے کا واضح ثبوت کے ساتھ اس واقعہ کے سلسلہ میں ان کو کوئی جرمانہ سزا یا تدارک نہیں کیا جائے گا اتنی دیر تک اس متعلقہ اخبار کے رپورٹر کے لیے اسمبلی کی حدود میں داخلے پر پابندی لگا دینی چاہیے اور اسی سلسلے میں پہلے بھی میرے ذہن میں تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ عام طور پر رپورٹر جن کی میں دلی طور پر قدر کرتا ہوں ، معاشرے میں ایک موثر کردار ادا کرتے ہیں لیکن بد قسمتی سے ہر طبقے میں اور ہر جگہ کالی بھیڑیں ہوتی ہیں ۔ تو اس میں بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو صرف اپنے اخبارات کے اشتہارات کو بڑھانے کے لیے اور کشش پیدا کرنے کے لیے طرح طرح کے Scandal پیدا کرتے ہیں ۔ جس سے نہ صرف یہ ہوتا ہے کہ بغیر کسی ثبوت کے اور بغیر کسی واقعے کے ایسے افراد اور ایسے خاندانوں کے متعلق خبریں شائع ہوتی ہیں اور خاص طور پر میں سمجھتا ہوں کہ بچیوں کے متعلق جس سے ان کے خاندان تباہ ہو جاتے ہیں ۔ جس کی بعد میں جتنی بھی تردید کی جائے اس کا ازالہ نہیں ہو سکتا ۔ تو میں یہ درخواست کروں گا کہ واضح طور پر قانون وضع کیا جائے کہ آئندہ نہ صرف ممبران اسمبلی بلکہ ملک میں بسنے والے ہر شہری کو یہ تحفظ فراہم ہو کہ اس کے متعلق غلط خبر جو صرف ایک اخبار کی اشاعت کو بڑھانے کے لیے اور لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانے کے لیے شائع ہوتی ہیں ان

پر پابندی عائد کی جائے۔ اور ان کو زیادہ سے زیادہ سزا دی جائے۔ اس کے لیے قانون سازی کی جائے۔

چودھری سکندر حیات ملہی۔ جناب سپیکر! یہ جو بات آج یہاں پر ایوان میں محترمہ فوزیہ بہرام کے بارے میں چل رہی ہے کہ خبر شائع ہوئی، اور ایوان نے ہمدردی میں walk out کیا اس سلسلے میں میں اس کو ایک اور پہلو سے دیکھتا ہوں کہ محترمہ فوزیہ بہرام جنرل الیکشن میں جنرل امیدوار منتخب ہو کر آئی ہیں۔ ان کی حیثیت Femal member ایوان میں نہیں ہے جس کا ہم احترام کرتے ہیں۔

MR TAJ MUHAMMAD KHANZADA:

I submit that the question of sex should not be discussed here. Whether she is a male or female. She is an honourable lady Memeber and there is no need to discuss sex.

CHAUDHRI SIKANDAR HAYAT MALHI:

I think, my honourable friend has not followed me. I was traying to say that there should be no discrimination in this House. My point is that the lady was elected in the general elections and there should be no discrimination. I have sympathy with my Law & Parliamentary Affairs Minister also who has been equally maligned in the Press. I ask my friend why the House walked out for only one member. Under the islamic Law the Law Minister should also have walked out. My request is that this House must have an Urdu dictionary to consult the basic meanings of the words used by the Reporter.

جناب سپیکر۔ آپ ذرا تشریف رکھیں ۔۔۔۔ محترمہ فوزیہ بہرام کی طرف سے اس واقعہ کے بارے میں تحریک استحقاق آئی ہے، اور وہ چاہتی ہیں ان کی درخواست ہے کہ اس کو take up کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ہاؤس کا Consensus ہے کہ اس کو out of turn take up کیا جائے یہ تحریک استحقاق محترمہ فوزیہ بہرام صاحبہ کی طرف سے ہے

روزنامہ جنگ کی جانب سے خاتون رکن کے متعلق غیر شائستہ الفاظ کا استعمال

محترمہ فوزیہ بہرام - میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ روزنامہ جنگ میں میرے متعلق آج مورخہ 28/02/91 کو یہ شائع کیا گیا ہے کہ محترمہ فوزیہ بہرام وقفہ وقفہ سے وزیر قانون کے پہلو میں بیٹھی رہیں حالانکہ کل میں ایک مرتبہ محترم عزت مآب وزیر قانون کے پاس ایک ضروری کام سے گئی اور چند لمحے ان کے پاس سیٹ پر بیٹھی رہی - اخبار کے الفاظ میرے وقار کو خراب کرنے کے لیے شائع کئے گئے ہیں - میری اس ایوان سے اور آپ سے درخواست ہے کہ میری تحریک استحقاق کو منظور کیا جائے - اس خبر سے نہ صرف میرا بلکہ تمام ایوان اور تمام صوبائی خواتین کا وقار مجروح ہوا ہے "-

جناب سپیکر - لاء منسٹر صاحب اس بارے میں کچھ فرمانا چاہیں گے ؟

وزیر قانون - جناب والا! یہ تو آپ نے ایوان کے consensus سے فیصلہ فرما دیا ہے - کہ اس تحریک استحقاق کو مجلس قائمہ برائے استحقاقات کے سپرد ہونا چاہیے -

جناب سپیکر - نہیں اسے out of turn take up کرنے کا فیصلہ کیا ہے - مجلس قائمہ برائے استحقاقات کو سپرد کرنے کا فیصلہ نہیں کیا -

وزیر قانون - جی اسے فوراً take up کرنے کا فیصلہ کیا ہے - جناب والا جیسا کہ یہاں میرے بھائیوں نے اظہار کے دوران یہ فرمایا ہے کہ بعض اوقات ہمارے اخبار والے بھائی اپنی اخبار کی Sale کو بڑھانے کے لیے تمام اخلاقی اقدار کو بھی پامال کر جاتے ہیں، حد ہوتی ہے کسی چیز کی بھی، جناب والا! ایک ہی خاتون رکن ہمیں ہماری اس اسمبلی میں، جو کہ مسلمان خواتین میں سے صرف ایک ہیں - اسلام میں جو عورت کا مقام ہے اس سے ہمارا یہ معزز ایوان بخوبی واقف ہے، اور اسلام میں کس پر تہمت لگانے کی جو سزا ہے یہ اسے بھی جانتے ہیں - ہماری اسلامی مملکت میں اس قسم کی بات درست نہیں ہے - ہمارے ایک پریس والے صحافی دوست تھے میں نے ایک مرتبہ ان سے کہا کہ آپ خبروں میں ایسے کیوں کرتے ہیں کہ جس سے لوگوں کی دل آزاری ہوتی ہو، جس سے لوگوں کو پریشانی ہوتی ہے اور Scandal بنتے ہیں - وہ مجھے فرمانے لگے کہ جی یہ تو کوئی خبر نہ ہوئی کہ "کتے نے آدمی کو کاٹا ہے" - ہماری خبر تو تب بنتی ہے کہ "آدمی نے کتے کو کاٹا ہے" - جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ آزادی صحافت کا جو انداز ہے وہ آزادی صحافت پر اس سے بڑا اس کے منہ پر کوئی طمانچہ نہیں ہے - اس سے زیادہ آزادی صحافت کو misuse

کرنے کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ فوزیہ بہرام صاحبہ اس ایوان کی معزز رکن ہیں۔ میری بہنوں کی طرح ہیں اور میرے لیے قابل صد احترام ہیں اس خبر سے جو ان کی دل آزاری ہوئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ جتنا ان کو اس خبر سے دکھ پہنچا ہے اس سے کہیں زیادہ مجھے اس سے دکھ پہنچا ہے۔ جناب والا! میں اس موضوع پر زیادہ لمبی بحث میں نہیں پڑنا چاہتا، اور آپ ہاؤس کے جذبات سے اچھی طرح آگاہ ہیں اور میں آپ کی خدمت میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اس تحریک استحقاق کو باضابطہ قرار دے دیا ہے تو اس کو فوری طور پر مجلس خصوصی کے سپرد کر دیں کیونکہ ابھی تک مجالس نہیں بنی ہیں۔ تو مہربانی کر کے اس تحریک استحقاق کو مجلس خصوصی کے سپرد کر دیں، اور جناب والا اس کی رپورٹ بھی جلدی سے جلدی آپ وقت مقرر کر دیں آنی چاہیے۔ شکریہ جناب والا۔

جناب سپیکر۔ میرا خیال ہے کہ اس تحریک استحقاق پہ حزب اختلاف کی طرف سے بھی اظہار خیال ہو گیا ہے اور حکومت کی طرف سے وزیر قانون نے اس پر اظہار خیال کیا ہے۔ کیا آپ مناسب سمجھتے ہیں کہ اس پر بحث کروائی جائے۔

جناب سہیل ضیاء بٹ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں یا اس تحریک کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سہیل ضیاء بٹ۔ جناب والا! اس ایوان میں ایک خاتون مسلمان ہے اور دوسری عیسائی لیکن وزیر قانون نے صرف مسلمان خاتون کے لیے احترام کے بارے میں کہا ہے۔ تو میں یہ معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ یہاں پر سب کا استحقاق اور عزت برابر ہے ان کو ان کے احترام کے بارے میں بھی کہنا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر درست ہے کہ دونوں ہماری محترم بہنیں ہیں اور دونوں کے عزت وقار ہمارے لیے ہر لحاظ سے بہت اہم ہے۔

جناب طاہر رشید۔ جناب والا پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔۔۔

وزیر قانون۔ جناب والا! نکتہ وضاحت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر۔ وزیر قانون نکتہ وضاحت پر کچھ کہنا چاہتے ہیں اس کے بعد آپ پوائنٹ آف آرڈر پہ بات

کر سکتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا! میرے بھائی سہیل ضیاء بٹ صاحب کے جذبات کا میں احترام کرتا ہوں اور میں ان کے ساتھ دلی طور پر اتفاق کرتا ہوں۔ دراصل میں نے مسلمان بہن اور اسلام میں بہتان تراشی کی جو سزا ہے، اس حوالے سے میں نے یہ specify کیا تھا، کیونکہ اسلامی قانون صرف مسلمانوں پر ہی لاگو ہوتا ہے۔اس حوالے سے میں نے عرض کیا تھا۔ورنہ کسی قسم کی غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے۔ ہمارے لیے ہماری دونوں بہنیں قابل احترام ہیں اور ہمارے لیے برابر حیثیت میں قابل احترام ہیں۔اس میں کوئی ambiguity اور کوئی discrimination کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

خانزادہ محمد ضرغام خان خاکوانی:۔ پوائنٹ آف آرڈر۔جناب والا! انہوں نے جو الفاظ استعمال کیے ہیں، اپنے وہ الفاظ واپس لیں۔ کیونکہ یہاں ہماری دو معزز رکن بیٹھی ہوئی ہیں۔ یہ نہ کہیں کہ ایک مسلمان ہے اور دوسری کو وہ بالکل خالی ہی چھوڑ دیں۔وہ اپنے الفاظ واپس لیں اور یہ کہیں کہ ہماری دو معزز رکن بیٹھی ہوئی ہیں، ہمیں ان کا احترام ہے۔شکریہ۔

جناب سپیکر: سردار صاحب نے اپنی ذاتی وضاحت پر اس بات کی وضاحت کر دی ہے۔

خانزادہ محمد ضرغام خان خاکوانی: جناب والا! انہوں نے جو الفاظ کہے ہیں، وہ آپ tape پر سن لیں

جناب سپیکر۔ وہ الفاظ میں نے سنے ہیں۔ان میں کوئی ابہام نہیں ہے۔میں نے بھی اس کی وضاحت کر دی ہے اور اس پر وزیر قانون نے وضاحت کر دی ہے کہ ان کے نزدیک کوئی فرق نہیں ہے۔

چودھری سکندر حیات ملھی:۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ وزیر قانون نے جو فرمایا تھا اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ہماری تجویز ہے، انہوں نے وضاحت بھی جس بات کی دی اس میں بھی انہوں نے اسی چیز پر زور دیا جس پر ہمیں بنیادی اعتراض ہے۔انہوں نے کہا ہے کہ اسلام کے قانون کی رو سے ہم نے یہ الفاظ کہے ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہاں پر ملک میں جو بھی prevalent law ہے اس کے بارے میں بات کریں، کیونکہ ہماری جو دوسری خاتون ہیں، وہ کرسچین ہیں اور ان کے کہنے پر ان کا استحقاق علیحدہ ہو رہا ہے۔ہم یہ کہتے ہیں کہ یا تو یہ کہیں کہ ملک کے prevalent law کے مطابق ۔۔۔بجائے اس کے کہ شریعت کے جو قوانین ابھی نافذ ہی نہیں ہوئے، ان کا حوالہ دیا جا رہا ہے۔اس لیے ہم لا۔ منسٹر صاحب سے یہ کہتے ہیں کہ وہ اپنے الفاظ واپس لے لیں یا اس میں کچھ اضافہ کر دیں۔

جناب سپیکر: واجد علی خان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں ۔ لیکن ایک چیز میں آپ کو بتادوں کہ ایک پوائنٹ آف آرڈر پر دوسرا پوائنٹ آف آرڈر قواعد کے مطابق نہیں ہو سکتا۔

جناب واجد علی خان: ۔ جناب والا! وزیر قانون کی طرف سے وضاحت آئی ہے ۔۔۔

جناب سپیکر ۔ آپ میری عرض سنیں ۔ سکندر حیات ملھی صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی ہے اس پوائنٹ آف آرڈر کو پہلے dispose of ہونا چاہیے ۔ اس کے بعد واجد علی خان صاحب بات کر سکتے ہیں ۔ اس کے بعد کوئی اور صاحب بات کر سکتے ہیں ۔ شوکت داؤد صاحب اس کے بعد بات کر سکتے ہیں جب ملھی صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر dispose of ہو جائے گا۔

میں وزیر قانون صاحب سے کہوں گا کہ وہ اپنی بات کی دوبارہ وضاحت فرمائیں کہ انہوں نے کیا کہا تھا اور وہ کیا کہنا چاہتے تھے ۔ سکندر حیات ملھی صاحب کا یہ خیال ہے کہ آپ نے دوبارہ بھی اپنی وضاحت میں وہ بات کہی ہے جس کو وہ قابل اعتراض سمجھتے ہیں ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ موجودہ ملکی قوانین کے تحت پاکستان کے ہر شہری سے مساوی سلوک ہونا چاہیے ۔ ان دونوں خواتین کی بات ہونی چاہیے تھی ۔ وہ یہ کہتے ہیں ۔ اس میں discrimination نہیں ہونی چاہیے ۔ اس میں آپ اپنی پوزیشن کی وضاحت فرمائیں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں ملھی صاحب سے اتفاق کرتا ہوں ۔ میں نے اپنی جو وضاحت دی ہے اس میں میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ میرے لیے دونوں معزز بہنیں اور انشاء اللہ ابھی اور بھی الیکشن ہو گا اور اس میں اور بھی ہماری بہنیں آئیں گی ۔ دونوں برابر ہیں اور ان میں کوئی فرق نہیں

جناب سپیکر: ۔ شوکت داؤد صاحب ، اب میرے خیال میں اس تحریک استحقاق کو نمٹانا چاہیے اور ہمیں آگے بڑھنا چاہیے ۔ ہمارے پاس بہت تحاریک استحقاق ہیں ۔ ہمارے پاس بہت بزنس ہے ۔ آپ کو پوائنٹ آف آرڈر اٹھانے کے بہت مواقع ملیں گے ۔ آپ فکر نہ کریں ۔

جناب شوکت داؤد: یہ تحریک صرف محترمہ فوزیہ بہرام صاحبہ کی طرف سے ہی نہیں ، بلکہ اس تحریک کو مشترکہ قرار دیا جائے ۔ اور وزیر قانون کی جانب سے بھی یہ پیش ہونی چاہیے ۔ دونوں کی طرف سے یہ پیش ہونی چاہیے ۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ ۔ اس میں ایک چیز میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ بلاشبہ بہت اہم نوعیت کا مسئلہ ہے اور سارے ایوان کے جذبات سے میں بخوبی واقف ہوں جس کا آپ نے اظہار کیا ہے

اس سلسلے میں محترمہ فوزیہ بہرام کی طرف سے باقاعدہ تحریک استحقاق آچکی ہے اور اس کو ایوان میں بغیر باری کے لیا جا چکا ہے۔ اب یہ فیصلہ ہونا ہے کہ اس تحریک استحقاق کا کیا کیا جائے؟ اس سے قبل کہ ہم اس بارے میں کوئی فیصلہ کریں، خالد کاشمیری صاحب پریس گیلری کمیٹی کے صدر ہیں، ان کی طرف سے مجھے ابھی ابھی ایک ریزولیوشن موصول ہوا ہے کہ انہوں نے پریس گیلری کمیٹی کا اجلاس بلایا ہے، اس واقعے کے فوراً بعد جب کہ اس کو ایوان میں agitate کیا گیا اور انہوں نے مجھے یہ تحریر لکھ کر بھیجی ہے کہ پریس گیلری کمیٹی کا اجلاس خالد کاشمیری صاحب، جو پریس گیلری کمیٹی کے صدر ہیں، ان کی زیر صدارت منعقد ہوا اور یہ اجلاس ایوان کی معزز خاتون رکن محترمہ فوزیہ بہرام کے بارے میں روزنامہ "جنگ" میں شائع ہونے والی خبر کے بارے میں شدید افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اس کی مذمت کرتا ہے اور ایسی خبر کی اشاعت کے ذمہ دار اخبار نویس کو بھی قابل سرزنش قرار دیتا ہے۔ ہم یقین دلاتے ہیں کہ ہمیں اس ایوان کا وقار پوری طرح ملحوظ خاطر رکھنے میں کوئی تامل ہیں اور ہم ایوان کے جذبات کے ہم آہنگ ہیں۔

خالد کاشمیری
صدر پریس گیلری کمیٹی
(نعرہ ہائے تحسین)

اس سلسلے میں خالد کاشمیری صاحب اور ہماری پریس گیلری کمیٹی کا کردار قابل تحسین ہے کہ انہوں نے اس پر بروقت اقدام کیا اور اپنا اجلاس بلا کر، سب سے مشورہ کر کے انہوں نے یہ قرار دادا میرے توسط سے ایوان میں بھجوائی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اب اس معاملے کو ختم ہونا چاہیے اب 1985ء سے لے کر انتخابات کو تین terms ہو گئی ہیں اور اب دوبارہ پارلیمانی جمہوری نظام کو بحال ہوئے ہم چھٹے سال میں داخل ہو چکے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ممبر صاحبان جو 1985ء سے مسلسل ممبر چلے آرہے ہیں یا اس سے پہلے سے آرہے ہیں ان کی بھی کافی تربیت ہوئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے پارلیمانی رپورٹر حضرات کی بھی کافی تربیت ہوئی ہے۔ کیونکہ تربیت گاہیں ہماری اسمبلیاں اور یہ پارلیمنٹس ہیں۔ تو

اب یہ سلسلہ ختم ہونا چاہیے کہ پارلیمانی رپورٹنگ میں ایسی غیر ذمہ دارانہ باتیں شائع کی جائیں جس سے ملک کے وقار پر بھی حرف آئے، جس سے جمہوری اداروں کے وقار پر بھی حرف آئے اور جس سے اسمبلیوں

کے وقار اور پارلیمنٹ کے وقار پر بھی حرف آئے ۔ تو اس سلسلے کو ختم ہونا چاہیے اور ہمارے صحافی بھائیوں کو اسے بہت سنجیدگی سے لینا چاہیے اور اخبار "جنگ" کو ذاتی طور پہ اس کو بہت سنجیدگی سے لینا چاہیے اور جو کوئی بھی اس رپورٹنگ کے ذمہ دار ہیں، ان کو قرار واقعی سزا ملنی چاہیے ۔ یہ بہت گمبھیر مسئلہ ہے، اور بہت اہم نوعیت کا ہے اور یہ صرف ایک خاتون رکن کی عزت اور وقار کا سوال نہیں ہے، یہ ساری پنجاب اسمبلی کی عزت اور وقار کا سوال ہے، اور یہ پنجاب کے پانچ کروڑ، ساڑھے پانچ کروڑ عوام اور ہماری ماؤں اور بہنوں کی عزت کا سوال ہے اور اس سے کھیلنے کی کسی کی اجازت نہیں دی جا سکتی، چاہے وہ کسی مرتبے کا ہو، چاہے اس کا کسی اخبار سے تعلق ہو ۔ تو میں محترمہ فوزیہ بہرام کی تحریک استحقاق کو باضابطہ قرار دیتا ہوں اور اس کو مجلس خصوصی کے سپرد کرتا ہوں کہ وہ اس کی چھان بین کرے اور اس کے ذمہ دار صاحبان کے بارے میں وہ فیصلہ دے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

میاں منظور احمد موھل ۔ جناب سپیکر! سپیشل کمیٹی کے ممبران کا اعلان کر دیا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ اس مجلس خصوصی کے کنوینر راجا خلیق اللہ خاں ہیڈ ہوں گے ۔ اور اس میں ممبر ہوں گے ارشاد حسین سیٹھی صاحب ۔ سردار امجد حمید دستی صاحب ۔ میاں منظور احمد موھل صاحب ۔ چودھری محمد فاروق صاحب ۔ سکندر حیات ملہی صاحب ۔ سید طاہر احمد شاہ صاحب ۔ سید چراغ اکبر صاحب ڈاکٹر محمد شفیق صاحب یہ نو صاحبان پر مجلس خصوصی ہو گی ۔ راجا خلیق اللہ خاں صاحب اس کے کنوینر ہوں گے ۔ اور یہ کمیٹی راجا صاحب کتنی دیر میں رپورٹ دے سکے گی؟

راجا خلیق اللہ خاں ۔ جناب والا! ایک ہفتے میں رپورٹ دے سکے گی ۔

جناب سپیکر ۔ ایک ہفتہ کافی ہے؟

راجا خلیق اللہ خاں ۔ جی ہاں ۔

جناب سپیکر ۔ یہ مجلس خصوصی اس تحریک استحقاق پر ایک ہفتے کے اندر رپورٹ دے گی ۔ رانا اکرام ربانی صاحب کی تحریک استحقاق ہے اور ہم اس پر کافی وقت لے چکے ہیں ۔ لیکن رانا صاحب تو موجود نہیں ہیں ۔ وہ اپنے ایک عزیز کی تعزیت کے لئے تشریف لے گئے ہیں اب اس میں غلام سرور خاں صاحب کی تحریک استحقاق ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر کافی ٹائم ہو گیا ہے اور اسے کل take up کر لیں ۔ کوئی

اتنی زیادہ تحاریک استحقاق نہیں ہیں اسے کل take up کر لیں گے۔

جناب غلام سرور خاں۔ جی ہاں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر۔ اب ہم تحاریک التوائے کار کو لیتے ہیں۔جناب غلام سرور خاں صاحب!آپ کی تحریک التوا نمبر3 ہے۔

کھاد کی قیمتوں میں اضافہ

جناب غلام سرور خاں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ میں گندم کی کاشت جاری ہے مگر کاشت کے وقت استعمال ہونے والی Phospliatic Fertilizer کی شدید قلت پیدا ہو گئی ہے اور ساتھ ہی مختلف قسم کی کھادوں کی قیمت بلاجواز اور بغیر اعلان کے تقریباً پچاس روپے فی بوری کے حساب سے بڑھا دی گئی ہے۔جو تھوڑی بہت کھاد دستیاب ہے اس میں بھی ملاوٹ اور بلیک قیمت پر فروخت کی شکایات عام ہیں۔میں نے ذاتی طور پر Nitrophos اور DAP کھادیں 220 روپے فی بوری اور 260 روپے فی بوری کے حساب سے خریدی ہیں۔ان تمام شکایات کی وجہ کھاد کی فروخت میں کی پالیسی ہے جس کی وجہ سے پرائیویٹ ڈیلروں کے رحم و کرم پر کاشتکاروں کو چھوڑ دیا گیا ہے جو ان کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔اور یہ ان کی ہوس زر بلآخر قومی پیداوار میں بھی بحران کا موجب بنے گی اور اس طرح موجودہ حکومت زمینداروں اور کاشتکاروں کی حامی اور خیرخواہ ہونے کا بھرم بھرتی ہے اس نے صوبہ کے غریب کاشتکار کا استحصال بھی شروع کر دیا ہے۔اس سنگین صورتحال پر پنجاب اسمبلی کا ایوان جملہ کاشتکاران کا نمائندہ forum بھی ہے اسے فوری طور پر مداخلت کرنی چاہیے۔اور خاموش تماشائی کا کردار ادا نہیں کرنا چاہیے اس لئے میں اس ایوان کے سامنے اسمبلی کی کارروائی کو ملتوی کر کے اس تحریک کو زیر بحث لانے کی درخواست کرتا ہوں۔

وزیر زراعت (چودھری محمد اقبال) جناب والا!اگر مجھے آپ اجازت دیں تو میں اس سلسلے میں کچھ

عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ جی! وزیر زراعت چودھری محمد اقبال صاحب۔

وزیر زراعت (چودھری محمد اقبال)۔ جناب والا! موجودہ فصل ربیع کی بوائی کے دوران فاسفورس والی کھادوں کی قلت نہیں تھی البتہ کہیں کہیں قیمت زیادہ وصول کرنے کی شکایات وصول ہوئی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت وفاقی حکومت جو فاسفورس والی کھادیں درآمد کرتی ہے وہ کل ملکی ضروریات کا 80 فیصد ہیں۔ اس درآمد شدہ کھادوں میں سے پنجاب کا حصہ 67 فیصد ہے جو کہ پبلک سیکٹر (PAD & SC) اور پرائیویٹ سیکٹر کو درج ذیل طریقہ سے مہیا کیا جاتا ہے۔ اس میں جناب سپیکر حصہ 18.23 فیصد PAD & SC کو ملتا ہے۔ اور 8.57 فیصد NFML کو ملتا ہے۔ اس میں 8.71 فیصد EXXON کو ملتا ہے۔ 19.43 فیصد FFC کو ملتا ہے اور 12.06 فیصد BCL کو ملتا ہے۔ اور یہ ٹوٹل جناب 67 فیصد بنتا ہے۔

PAD & SC اس وقت صوبہ پنجاب میں 178 Bulk and Sale Depot کام کر رہے ہیں جن کے ذریعے کسانوں کو براہ راست کھاد مہیا کی جاتی ہے۔ ہر بوری پر اس کی قیمت Print کی گئی تھی اور مقامی انتظامیہ و دیگر عملہ زراعت کے تعاون سے اس بات کو یقینی بنایا گیا تھا کہ کھاد کے حصول میں زمینداروں کو پریشانی نہ ہو۔ البتہ پرائیویٹ سیکٹر جس کے پاس کھاد کا بیشتر حصہ تھا اس کا اپنے ڈیلروں پر موثر کنٹرول نہ ہونے کی وجہ سے کہیں کہیں زیادہ قیمت وصول کرنے کی شکایات موصول ہوئی ہیں۔ کیونکہ کھاد بیچنے والی ایجنسیوں کا عملہ اپنے ذاتی فائدہ کے لئے ایسے طریقے استعمال کرتا ہے جس سے عمدہ کھاد میں کم قیمت والی کھاد شامل کر کے منافع اندوزی کی جاتی ہے۔ جہاں تک قیمت بڑھانے کا تعلق ہے وفاقی حکومت کے دائرہ کار میں آتا ہے۔ لہذا اسے پنجاب اسمبلی میں زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔

جناب والا! جو اہم نکات ہیں ان کی نشاندہی سردار صاحب نے خود فرما دی ہے۔ اصل میں وفاقی حکومت قیمتوں کے معاملے میں ملوث ہوتی ہے ان کی قیمتوں پر وفاقی حکومت کا کنٹرول ہے انہیں صوبائی حکومت کنٹرول نہیں کرتی۔

دوسرا جناب والا! انہوں نے [illegible] کا نکتہ خود ہی اٹھا لیا ہے یہ بھی وفاقی حکومت کے دائرہ کار میں آتا ہے اور یہ صوبائی حکومت کے دائرہ کار میں نہیں آتا۔ اس کے علاوہ اور کوئی قرارداد جناب سردار صاحب اس ایوان میں لانا چاہیں اور وفاقی حکومت کو سفارشات بھیجنا چاہیں اس میں ہم سب شامل

ہو سکتے ہیں اس بارے میں ہمیں کسی قسم کا کوئی اعتراض نہیں۔ تو میں یہ گذارش کرنا چاہتا تھا۔

جناب غلام سرور خاں۔ جناب والا! جس طرح سے وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ یہ وفاق کا موضوع ہے اور اسے یہاں زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔ تو جناب والا میں عرض کرتا ہوں کہ اس اسمبلی کا ریکارڈ اس بات کا گواہ ہے کہ پچھلے اجلاس میں اسی تحریک التوائے کار کو admit کیا گیا تھا اور اس پر بحث بھی ہوئی تھی اس لئے چودھری صاحب کی خدمت میں میری یہ گذارش ہے کہ ٹھیک ہے کہ یہ معاملہ وفاقی حکومت کا ہے لیکن یہاں پر precedent موجود ہے کہ گذشتہ اسمبلی میں اس پر بحث ہوئی تھی اور آپ نے اس کو بحث کے لئے admit کیا تھا اور جہاں تک irregularities کا تعلق ہے وہ یہ خود تسلیم کر چکے ہیں کہ Black Marketing بھی ہو رہی ہے تو جناب والا Black Marketing بھی اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ جناب مناسب مقدار میں کھاد سپلائی نہ ہو اس لئے میری یہ گذارش ہے کہ جس طرح پچھلی اسمبلی میں کھاد کی قیمتوں پر غور کرنے کے لئے تحریک التوائے کار منظور فرما کر آپ نے اس پر بحث کی اجازت دی تھی اسی طرح آپ میری اس تحریک التوائے کار کو منظور فرمائیں اور اس پر بحث کی اجازت دیں۔

وزیر زراعت۔ جناب والا! اس کی صورتحال تو وہی ہے جو میں نے عرض کی ہے کہ ایک قرارداد Draft کر لی جائے اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا اور وہ ایک قسم کی وفاقی حکومت سے سفارش بھی ہو جائے گی اس کے باوجود اگر خان صاحب اسے مزید elaborate کرنا چاہتے ہیں تو یہ کچھ عجیب سی بات ہو گی کیونکہ یہ ہمارے دائرہ کار میں نہیں آتی ہے کہ ہم اس پر بحث کریں۔ جناب والا اس کا تو کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

پارلیمانی سیکرٹری (میاں طارق محمود) جناب والا! جہاں تک اس بارے میں میری معلومات کا تعلق ہے وہ یہ ہے کہ جب پیپلز پارٹی کی وفاق میں حکومت تھی تو اس وقت انہوں نے اپنے منظور نظر ایم این۔ اے صاحبان کو ٹھیکے دیئے تھے اور یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ انہوں نے ترسیل کا نظام درہم برہم کر دیا تھا اور اب جب سے وفاق میں ہماری حکومت آئی ہے اس وقت سے اس کی کوئی قلت نہیں ہے اور کوئی Black Marketing نہیں ہو رہی۔ شروع شروع میں اور ابتدائی دنوں میں کچھ قلت رہی تو جناب والا میرے خیال میں قرارداد کی کوئی ضرورت نہیں ہے انشاء اللہ اب کبھی بھی کھاد کی قلت نہیں ہو گی۔

جناب غلام سرور خان۔ جناب والا! میں نے تو اس دور کی بات کی تھی پتہ نہیں ان کی نظر کیوں پچھلے دور پر پڑ گئی۔ جناب سپیکر! میں خود ایک زمیندار ہوں اور میں نے تحریک التوائے کار پیش کی ہے

اور اس سلسلے میں میری یہ گذارش ہے کہ آپ اس اسمبلی کے جو قواعد انضباط کار ہیں ان میں ترمیم کے لئے بھی کوئی مجلس تشکیل دیں تاکہ جب کوئی تحریک بھیجی جائے تو تحریک پر فوری طور پر کارروائی ہونی چاہیے اور وہ تحریک Process کیلئے جانی چاہیے تاکہ فوری طور پر اس میں پیش کردہ مسئلے کا کوئی سدباب ہو سکے۔ جس طرح سے ہم اسمبلی میں کوئی سوال دیتے ہیں تو وہ سوال اسمبلی کی Property بن جاتا ہے اور اسی وقت اس سوال پر Process شروع ہو جاتا ہے اس لئے جناب والا میری یہ گذارش ہے کہ خواہ یہ تحریک التوائے کار ہو یا تحریک استحقاق ہو اس پر بھی فوراً Process شروع ہو جانا چاہیے۔

جناب والا! ہماری اس اسمبلی کا تو ضابطہ یہ ہے کہ جب اسمبلی کا اجلاس بلایا جاتا ہے اسی وقت اس پر کوئی ایکشن ہوتا ہے آپ مہربانی کر کے اس کے لئے بھی ایک مجلس خصوصی بنائیں تاکہ کوئی بھی تحریک پیش کی جائے فوری طور پر اس پر Process ہو تاکہ فوری طور پر اس مسئلے کا کوئی سدباب ہو سکے جس کے بارے میں وہ تحریک ہو۔

جناب سپیکر۔ میرے خیال میں اس تحریک التوائے کار کے دو پہلو ہیں ایک تو یہ ہے Fertilizers کی Procduction اور اس کی Import۔ مگر یہ وفاقی حکومت کا موضوع ہے اور یہ صوبائی حکومت کے دائرہ کار میں نہیں آتا۔ دوسری بات Fertilizer کی Black Marketing سے متعلقہ ہے اور یہ یقیناً پنجاب حکومت کے دائرہ کار میں آتی ہے اس لئے کہ جو ادارے اس کی پنجاب کے اندر تقسیم کرتے ہیں ان کو Black Marketing سے روکنا یہ پنجاب حکومت کے دائرہ کار میں آتا ہے تو اس بارے میں میں وزیر زراعت سے بھی بات کرنا چاہوں گا اور اس ایوان سے چاہوں گا کیونکہ آپ میں سے اکثر لوگ کاشتکار طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں کہ اگر ایسا کوئی واقعہ ہوا ہے جس کی غلام سرور صاحب نشاندہی کر رہے ہیں کہ کھاد کی پنجاب میں Black Marketing ہوتی رہی ہے اور اس کے اصل نرخ پہلے سے بڑھ گئے تھے تو اس کو اگر آپ Discuss کرنا چاہیں تو اس تحریک التوائے کار کو admit کیا جا سکتا ہے اور اگر آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ اس کی ضرورت نہیں ہے اور Fertilezer کے نرخ نہیں بڑھے تو پھر ٹھیک ہے غلام سرور صاحب کو کہتے ہیں کہ جیسے وزیر زراعت صاحب نے ایک تجویز دی ہے کہ نرخوں کا بڑھنا اور Production کا زیادہ ہونا یا کھاد کو Import کرنا اس جیسے مسائل ہیں تو پھر اس کو قرارداد کی شکل میں پاس کر کے وفاقی حکومت کو بھیجا جا سکتا ہے۔

وزیر زراعت۔ جناب والا! میں اپنے جواب میں عرض کر رہا تھا کہ ایک ادارہ کھاد سے متعلقہ ہے جو

صوبائی حکومت کے زیر نگرانی چل رہا ہے اور یہ محکمہ زراعت سے متعلقہ ہے اور یہ ادارہ 18 فیصد کھاد سے deal کرتا ہے۔ اس بارے میں میرے دوست کو اگر کوئی شکایت ہو تو وہ ضرور اس ایوان میں point out کریں۔ اس ادارے میں نہ تو کوئی Black Sheep ہے اور نہ ہی Black ہونے کا کوئی احتمال ہے۔ یہ بالکل حکومت کا ادارہ ہے اور یہ حکومت کے مقررہ نرخوں پر کھاد بیچتا ہے اس کے علاوہ کچھ کھاد پرائیویٹ سیکٹر میں بکتی ہے اور پرائیویٹ سیکٹر اس کو Deal کرتا ہے اس سیکٹر میں واقعی Black میں فروخت کی شکایات تھیں اس بارے میں ہم نے باقاعدہ ایک میٹنگ کر کے کمشنر صاحبان، پولیس والے دوستوں کو اور ڈی۔سی صاحبان کو یہ ہدایت دی کہ جہاں جہاں پرائیویٹ سیکٹر والے کھاد کی Black کر رہے ہیں ان کے خلاف سختی سے نوٹس لیا جائے۔ جناب والا آپ کو علم ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر میں Black چلتی ہے اور یہ ہر صوبے میں چلتی ہے لیکن اس کو کنٹرول کرنے کے لئے پوری حکومت پنجاب اور جناب وزیر اعلیٰ کے حکم کے مطابق وہاں پر raids کئے اور لوگوں کو پکڑا اور بہت سارے ڈیلروں کو گرفتار کروایا تاکہ زمیندار بھائیوں کو کوئی تکلیف نہ پہنچے تو جناب والا یہاں تک تو معاملہ ہو چکا ہے اس کے علاوہ اگر میرے فاضل دوست کی کوئی تجویز ہے تو اسے زیر غور لایا جائے۔

جناب سہیل ضیاء بٹ۔ (پوائنٹ آف آرڈر)۔ جناب والا! میں نے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا ہے کہ کتنے فیصد کھاد پنجاب کے لیے استعمال ہوتی ہے جناب والا معاملہ Black marketing کا نہیں یہ پنجاب کے حقوق کی بات ہے کہ کتنے فیصد کھاد پنجاب میں استعمال ہو رہی ہے اگر یہ 65 فیصد ہے تو اس کا سب سے زیادہ استعمال پنجاب میں ہو رہا ہے اس لئے ہمیں اس کے اوپر ضرور بحث کرنی چاہیے۔

جناب ایم لطیف مغل۔ (پوائنٹ آف انفارمیشن)۔ جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ سہیل ضیاء بٹ اور کھاد کا کیا تعلق ہے؟

جناب سہیل ضیاء بٹ۔ جناب والا۔ میرا تو کوئی تعلق نہیں ہے میں نے تو جو کھاد کا پنجاب کے ساتھ تعلق ہے اس کا ذکر کیا ہے۔ میں نے اپنے ذات کے تعلق کی تو کوئی بات نہیں کی۔

مہر غلام دستگیر لک۔ پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر۔ کیا آپ اسی تحریک التوائے کار کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں؟

مہر غلام دستگیر لک۔ میں جناب والا! کھاد کے متعلق گذارش کروں گا کیونکہ یہ بلیک ہو رہی ہے۔ جناب میں عرض کرتا ہوں کہ اس وقت جتنی کھادیں ہیں وہ بازار میں بلیک میں میسر ہیں میں نے خود

مائٹروفاس اور دوسری کئی کھادیں اس دفعہ کافی زیادہ نرخ دے کر، کم از کم بیس روپے یا پچیس روپے زیادہ دے کر balck میں خریدیں۔اور اس بارے میں انتظامیہ کوئی نوٹس نہیں لے رہی۔اسی طرح دوسرے اضلاع میں بھی ہے یہ پہلا سال ہے جو ایسا ہو رہا ہے اس لئے آپ مہربانی فرمائیں اور اسے بحث کے لئے منظور فرمائیں۔

جناب غلام سرور خان۔ جناب سپیکر! دو ارکان صوبائی اسمبلی خود کہہ رہے ہیں کہ ہم نے خود Black Marketing میں کھاد خریدی ہے تو اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ کھاد کی Black marketing ہو رہی ہے۔

ایک فاضل ممبر۔ جناب والا! میں اس تحریک التوائے کار کے بارے میں

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب اس تحریک التوا پر بحث نہیں ہو سکتی میں نے اسے آپ کی زاد طبع کے لئے اور اس لئے ذرا لمبا کیا تھا کہ آپ میں اکثر حضرات زراعت سے تعلق رکھتے ہیں اگر آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ اس کی بلیک مارکیٹنگ ہوتی رہی ہے اور یہ نہیں ہونی چاہیے یا اس کے نرخ بڑھ گئے ہیں اور یہ نہیں بڑھنے چاہیں اور اگر آپ اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں تو اس تحریک کے بارے میں میں وزیر زراعت سے کہوں گا کہ اسے admit ہونے دیں اور اس پر آپس میں مباحثہ کر لیں لیکن مجھے یہ تاثر نہیں ملا کہ آپ کا خیال یہ ہے کہ Black Marketing ہوئی ہے یا اس کے نرخ بڑھے ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس پر بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

چودھری محمد فاروق۔ جناب سپیکر! میں اسی ضمن میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک تحریک التوائے کار اگر اپوزیشن کے ممبر سے آئی ہے تو محض اس لیے اسے پیچھے نہیں کر دینا چاہیے۔ کھاد کا جو معاملہ ہے یہ ہمارے پورے پنجاب کے عوام کا معاملہ ہے۔جب دو معزز ممبران یہ بات کہتے ہیں کہ انہوں نے کھاد خریدی اور کھاد انہیں مہنگی یا Black میں ملتی ہے تو میرے خیال میں اس کے بعد اس پر مزید اگر بات نہ بھی ہو تو تب بھی اس کا مطلب یہ ہے کہ ممبران چاہتے ہیں کہ اس Issue پر بحث کی جائے اور یہ تحریک التوائے کار جو ہے اس کی چھان بین کی جائے اور ظاہر ہے کہ یہ تحریک التوائے کار کسی واقعہ کے ساتھ منسوب کر کے معزز ممبر نے یہاں پر پیش کی ہے۔

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب تشریف رکھیے۔آپ چاہتے ہیں کہ اس کو زیر بحث لایا جائے۔

چودھری محمد فاروق۔ جی ہاں۔

جناب سپیکر۔ آپ میں سے کتنے صاحبان چاہتے ہیں کہ اس کو زیر بحث لایا جائے؟

میاں منظور احمد موحل۔ پوائنٹ آف آرڈر ـــــ

جناب سپیکر۔ جی میاں منظور احمد موحل صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں۔

میاں منظور احمد موحل۔ جناب والا رول 69 جو ہے میں یہی گذارش کروں گا کہ ایک طریق کار ہے۔ جب ایک تحریک التوا ہاؤس میں آتی ہے تو اگر وہ ان آرڈر ہو اور آپ اسے Admit کر لیں تو پھر اس کے بعد ہاؤس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ وہ اپنی سیٹ پر کھڑے ہوں اگر 1/6 یعنی 44 ممبر کھڑے ہو جائیں تو پھر اس کے لیے دو گھنٹے کی بحث ہوتی ہے۔

جناب سپیکر۔ جی میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ 1/6 اگر چاہتے ہیں کہ اس پر بحث ہو تو پھر اس کو admit کر لیتے ہیں۔

میاں منظور احمد موحل۔ جناب والا پہلے admit ہو گی تو بعد میں آئے گی۔ یعنی in order ہو گی۔

جناب سپیکر۔ میاں صاحب آپ کی بات درست ہے۔ میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔

چودھری محمد اقبال (وزیر زراعت)۔ جناب والا اگر اس کی Technicalities کے اوپر جائیں تو پھر یہ تحریک التوا بنتی ہی نہیں ہے لیکن اس میں چونکہ زمینداروں کا مفاد ہے اس لیے اگر آپ اس کو discuss کروانا چاہتے ہیں تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ میں اس تحریک التوا کو admit کرتا ہوں اور آپ میں سے جو صاحبان چاہتے ہیں کہ اس پر بحث ہو تو وہ اپنی نشستوں میں کھڑے ہو جائیں۔ تو یہ تحریک التوا جو ہے اس کا جو required standard ہے وہ meet نہیں کرتا۔ 42 ممبر اس کے حق میں نہیں ہیں کہ اس پر بحث کی جائے اس لئے اس تحریک التوا کو قابل پذیرائی نہیں سمجھا جا سکتا۔

اگلی تحریک التوائے کار نمبر 4 غلام سرور خان صاحب کی ہے۔

جناب غلام سرور خان۔ جناب سپیکر! میں نے اس سے پہلے ایک درخواست کی تھی آیا اس سلسلے میں آپ کچھ غور فرمائیں گے؟ اس میں کوئی مجلس خصوصی بنانے کی ضرورت محسوس کریں گے کہ جو بھی تحاریک چاہے تحریک استحقاق ہے یا تحریک التوائے کار ہے جب وہ تحاریک اسمبلی چیمبر پہنچ جائیں تو اس پر کارروائی شروع ہو جانی چاہیے۔ اس سلسلے میں میری یہ گذارش ہے۔

جناب سپیکر ۔ آپ یہ اپنی تحریک التوائے کار پیش کیجیے اور اس سلسلے میں اگر آپ کو کوئی دقت پیش آرہی ہے تو مجھ سے رابطہ کیجیے ۔

نارووال مرید کے روڈ پر ڈاکوؤں کی حکمرانی

جناب غلام سرور خان ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ "روزنامہ جنگ 22 نومبر کی اشاعت کے مطابق نارووال مرید کے روڈ پر ڈاکوؤں کی حکمرانی ،3 بسوں کو لوٹ لیا گیا ۔ سڑک پر 3 ، 3 میل کے فاصلہ پر "کاغذی خاکے" موجود تھے ۔ پولیس ریکارڈ کے مطابق گشت بھی جاری تھی ۔ اس قسم کے واقعات اکثر رونما ہوتے رہتے ہیں ۔ جبکہ بعض واقعات میں پولیس کے ملوث ہونے کے ثبوت بھی ملتے ہیں لیکن آج تک ان راہ زنوں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی ایسی خبریں پڑھ کر عوام کا حکومت وقت سے اعتماد اٹھ چکا ہے اور وہ مایوس اور اضطراب کی حالت میں ہیں لہذا اس تحریک التواء کو زیر بحث لانے کے لئے منظور کیا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ لا منسٹر صاحب کچھ ارشاد فرمانا چاہیں گے ؟

وزیر قانون ۔ جی ۔

جناب سپیکر ۔ ارشاد فرمائیے ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ! یہ تحریک التوائے کار جو ہے اس کا امن عامہ کے ساتھ تعلق ہے اور امن عامہ پر عام بحث ہو رہی ہے ۔ طریقہ کار تو ہمیشہ یہی رہا ہے کہ جب امن عامہ زیر بحث ہو تو اس قسم کی تحاریک التوائے کار نہیں آتیں تو اس پر میں فاضل رکن سے کہوں گا کہ یہ تقریر کرنا چاہتے ہیں اور معزز اراکین کو بھی میں دعوت دینا چاہتا ہوں کہ ہم تو امن عامہ پر خود دعوت دے رہے ہیں کہ بحث کریں تو اس میں یہ زیر بحث لے آئیں تقریریں کریں ہم خوش آمدید کہیں گے لیکن فنی طور پر امن عامہ کی بحث کے دوران اس قسم کی تحریک التوائے کار آ نہیں سکتی ۔

جناب غلام سرور خان ۔ جناب والا اس سلسلے میں آپ کو Policy decision دینا پڑے گا کیونکہ اس بارے میں ہماری کافی تحاریک التوائے کار ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ اس بارے میں policy decision یہی ہے جو قواعد کے اندر آتا ہے اور رول (ای)

67 اس کو cover کرتا ہے کہ امن عامہ کی صورتحال پر جب آپ بحث کر رہے ہوں تو اس لئے میں اس تحریک التوا کو اور اسی قسم کی دیگر تحاریک التوائے کار جو امن عامہ کی صورتحال کے بارے میں ہیں جبکہ ہاؤس میں امن عامہ کی صورتحال کو زیر بحث لایا جا رہا ہے اس میں آپ تقریر کر سکتے ہیں۔ وہ بات کر سکتے ہیں۔ اس کو آپ Stress کر سکتے ہیں تو پھر ان تحاریک التوائے کار کو علیحدہ طور پر entertain نہیں کیا جا سکتا اس لئے میں اسے خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔

سعید احمد خان صاحب کی طرف سے تحریک التوا ہے وہ موجود نہیں ہیں۔ رانا اکرام ربانی صاحب تشریف نہیں رکھتے ہیں ان کی تحاریک کو پینڈنگ کرتا ہے۔ یہ جناب محمد ضرغام خان خاکوانی اور جناب انوار الحق پراچہ صاحبان کی طرف سے ایک تحریک التوا ہے۔ جناب ضرغام خان خاکوانی صاحب اسے پیش کریں۔

شیخ انوار الحق پراچہ۔ جناب سپیکر ضرغام خان خاکوانی صاحب موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر۔ پراچہ صاحب پھر آپ پیش کر دیں۔

وزیر قانون۔ یہ اسی زمرے میں آتی ہے۔

جناب سپیکر۔ چلیں پیش کرنے دیں۔

سابق سپیکر قومی اسمبلی حامد ناصر چٹھہ کے گھر مسلح ڈاکہ

شیخ انوار الحق پراچہ۔ ہم یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہیں گے کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ "روزنامہ مساوات لاہور کی مورخہ 7 ۔ نومبر 1990 کی اشاعت میں یہ خبر چھپی ہے کہ "سابق سپیکر قومی اسمبلی حامد ناصر چٹھہ کے گھر ڈاکہ مسلح افراد سٹیٹ گیسٹ ہاؤس کے عقب میں ایک گھنٹہ لوٹ مار کرتے رہے۔ دادی اور پوتی کو قتل کی دھمکی دے کر 2 ۔ لاکھ روپے کے زیورات اور نقدی لے گئے۔ اطلاع ملنے کے باوجود ریس کورس روڈ پر پولیس دو گھنٹے تاخیر سے پہنچی۔ ڈاکو یہ دیدہ دلیری اس بنا پر کر رہے ہیں کہ انہیں حکومت کی سرپرستی حاصل ہے"۔ اس خبر سے صوبہ بھر کے عوام میں بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ متذکرہ واقع اس امر کا متقاضی ہے کہ اسے فوری طور پر ایوان میں زیر بحث لایا جائے۔

جناب سپیکر۔ یہ تحریک التوائے کار بھی رول 67 (ای) کی زد میں آتی ہے اس لئے ا۔ے

entertain نہیں کیا جا سکتا اس لئے اسے خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے ۔اس کو امن عامہ پر بحث کے دوران آپ take up کر سکتے ہیں ۔اس سے اگلی تحریک رانا اکرام ربانی صاحب کی طرف سے ہے اسے مؤخر کیا جاتا ہے ۔اس سے اگلی تحریک التوائے کار جناب غلام سرور خان کی ہے ۔

محکمہ صحت کی طرف سرکاری ہسپتالوں اور میڈیکل کالجوں کو غیر معیاری ادویات آلات اور دیگر سامان کی فراہمی

جناب غلام سرور خان ۔ تحریک التوائے کار نمبر10

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "امروز" لاہور کی مورخہ 18 نومبر1990ء کی اشاعت میں یہ خبر چھپی ہے سرکاری ہسپتالوں کے لیے غیر معیاری دوائیں اور سامان خریدنے کا سکینڈل "پسندیدہ فرموں سے خریداری کے لئے افسروں نے پرانا طریقہ کار ختم کر دیا ہے ۔ محکمہ صحت کی طرف سے سرکاری ہسپتالوں اور میڈیکل کالجوں کو غیر معیاری ادویات آلات اور دیگر سامان فراہم کر کے عوام کی صحت سے کھیلا جا رہا ہے ان افسران سے کوئی بازپرس کرنے والا نہیں ہے ۔حکومت چشم پوشی سے کام لے رہی ہے ۔اس خبر سے صوبہ بھر کے عوام میں بے چینی اضطراب اور غم و غصہ پایا جاتا ہے متذکرہ واقعہ اسی امر کا متقاضی ہے کہ اسے فوری طور پر ایوان میں زیر بحث لایا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ چودھری صاحب آپ اس بارے میں کچھ فرمائیں گے ؟

وزیر صحت ۔(چودھری جعفر اقبال) جناب والا میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔جناب والا اس بارے میں گذارش یہ ہے کہ محکمہ صحت کا ایک خاص طریقہ کار ہے جس کے تحت ادویات بھیجی جاتی ہیں اور اس طریقہ کار کے متعلق میں کچھ اس طرح سے عرض کروں گا کہ جب ہسپتالوں کی تمام ڈیمانڈیں ہم تک پہنچتی ہیں تو اس کے لئے باقاعدہ ٹینڈر طلب کئے جاتے ہیں ۔ٹینڈر کے بعد جب آرڈر دیا جاتا ہے تو صوبائی سطح پر باقاعدہ ایک testing Laboratory ہے ،اس میں نمونے پاس کئے جاتے ہیں ،اس کے بعد اس پر بیچ نمبر لگتے ہیں اس کے بعد یہ تمام ادویات ایم ایس میڈیکل سٹور ڈپو کو سپلائی کی جاتی ہیں ۔جہاں سے تمام دوسرے

سرکاری ہسپتالوں میں یہ ادویات پہنچائی جاتی ہیں ۔ جہاں تک فاضل رکن کا یہ کہنا کہ جعلی ادویات ہیں ۔ تو میں اس سلسلے میں یہ کہوں گا کہ محکمہ صحت تو جعلی ادویات سپلائی کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا ۔ حال ہی میں محکمہ صحت نے اپنے ایک

Departmental clean up Operation Programme کے تحت پورے پنجاب میں ٹیمیں ترتیب دی ہیں ۔ مختلف علاقوں میں انہوں نے اچانک معائنے بھی شروع کئے ہیں اور حال ہی میں چند ایک

چیزیں اخبارات میں بھی آئی ہیں کہ راولپنڈی میں ہمارا ایک بہت کامیاب چھاپہ رہا ہے ۔ جناب والا یہاں پر Drug testing laboratory اس وقت پنجاب کی سطح پر ایک ہے ۔ اس شعبہ کو مزید فعال بنانے کے لئے محکمہ صحت اس بارے میں سوچ رہا ہے کہ ہم مزید ڈویژنل سطح

Drug tasting laborataries بنائیں ۔ کیونکہ یہ ایک ایسا کاروبار اور دھندا ہے اور میرے فاضل رکن نے جعلی ادویات کا جو یہاں پر ذکر کیا ہے جس کو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی پنجاب کا یا پاکستان کا شہری اس بات کی حوصلہ افزائی نہیں کر سکتا ۔ کیونکہ یہ وہ ظالم لوگ ہیں جو انسانی زندگیوں کے ساتھ کھیلتے ہیں اور یہ سب کچھ صرف اور صرف اپنا منافع کمانے کے لیے کرتے ہیں ۔ جعلی ادویات کا کاروبار جس طرح سے ہمارے صوبہ میں چل رہا ہے اس کو ختم کرنے کے لیے ، بلکہ اس سلسلے میں میری طرف سے ایک اپیل عنقریب اخبارات میں بھی آ رہی ہے جس کے لیے میں یہ چاہوں گا کہ عوام ہمارے ساتھ تعاون کریں ، ہمارے فاضل رکن ہمارے ساتھ تعاون کریں تاکہ ہم اس قسم کا پروگرام مرتب کریں کہ جہاں جہاں بھی شہروں میں اس قسم کا کاروبار یا دھندا ہو رہا ہے ایسے لوگوں کو مضبوطی سے پکڑیں اور میں آپ کی خدمت میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے یہاں پنجاب کی سطح پر ایک Drug court ہے جہاں پر اس قسم کے cases پہنچائے جاتے ہیں اور ان کا باقاعدہ Trail ہوتا ہے ۔ محکمہ صحت اس سلسلے میں بھی سفارشات پیش کر رہا ہے کہ Drug courts میں speedy trail ہوں اور مجرموں کو سخت سے سخت سزا دی جا سکے ۔ اس لئے جناب والا یہ جو تحریک التوائے کار پیش کی گئی ہے اور میرے دوست فاضل رکن کے علم میں جو بات لائی گئی ہے جہاں تک تو جعلی ادویات کا ذکر ہے وہ بات تو درست ہے میں مانتا ہوں کہ اس ملک اور صوبے میں جعلی ادویات کا کاروبار ہو رہا ہے لیکن محکمہ صحت اس کاروبار میں ملوث نہیں ہے بلکہ محکمہ صحت اس کا سدباب کرنے کے لئے مزید پروگرام بنا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے اس میں بہتری پیدا ہو گی ۔

جس طرح محکمہ صحت نے اپنے پچھلے پروگرام کو یعنی ڈاکٹروں کو دیہی علاقوں میں پہنچانے کا کام سرانجام دیا ہے۔ اسی طرح تھوڑے سے عرصہ میں آپ کے اور عوام کے تعاون کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ اس منزل پر پہنچ جائیں گے کہ جعلی ادویات کا کاروبار کرنے والوں کے خلاف سخت سے سخت سزائیں بھی ہوں اور ان پر ہماری گرفت مضبوط ہو۔ شکریہ۔

کرجناب غلام سرور خان۔ جناب والا مجھے خوشی ہوئی ہے کہ جناب وزیر صحت نے یہ تسلیم کر لیا ہے صوبہ پنجاب میں جعلی ادویات کا کاروبار عروج پر ہے۔ جناب سپیکر! میں نے اس تحریک میں ایک اخباری خبر کے حوالے سے ایک بات کو زیادہ اہمیت دی ہے کہ محکمہ صحت کے افسروں نے پرانا طریقہ کار ختم کر کے نیا طریقہ کار شروع کیا ہے کیا وزیر موصوف اس پر روشنی ڈال سکیں گے۔؟

وزیر صحت۔ جناب والا! اسی سلسلے میں، میں یہ عرض کروں گا کہ پرانا طریقہ کار جو خرید و فروخت کے متعلق تھا وہ میری ذات تک نہیں، بلکہ محکمہ صحت میں وہ کافی عرصہ سے چل رہا تھا اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ طریقہ کار کوئی اچھا طریقہ کار نہیں تھا۔ اب جو نیا طریقہ کار وضع کیا گیا ہے جو کہ پچھلے سال سے متعارف کروایا گیا ہے۔ اس کا طریقہ کار کچھ اسی طرح سے ہے کہ پہلے محکموں سے جتنی ادویات کی ڈمانڈ آیا کرتی تھی محکمہ صحت اس کے ٹنڈر float کیا کرتا تھا اور اس کے مطابق ادویات خرید کرتا تھا۔ لیکن اب محکمہ صحت نے باقاعدہ ایک لسٹ ترتیب دی ہے اور اس میں وہ مخصوص ادویات جن کی ہسپتالوں میں ضرورت ہوتی ہے اور وہ ادویات جن کی ہسپتالوں میں اشد ضرورت نہیں ہوتی ان کو لسٹ میں سے نکالا گیا ہے۔ لسٹ میں صرف وہ ادویات شامل کی گئی ہیں جن کی ہسپتالوں میں ضرورت ہے۔ اور لسٹ کو ہماری ٹیکنیکل کمیٹی نے float کیا ہے۔ ہمارے جو پروفیسر صاحبان ہیں ان کے مشورے سے وہ لسٹ ترتیب دی گئی ہے اور ہماری اس لسٹ کے مطابق پورے صوبے سے ادویات کی ڈمانڈز مل رہی ہیں۔ اس کے مطابق ہم tender float کر رہے ہیں اور ہم نے ایک اوپن ٹنڈر سکیم جاری کی ہے ہم نے یہ contract کیا ہے کہ ہمارا جو ٹنڈر آج قبول ہو گا یا جو ٹنڈر سال کے شروع میں قبول ہو گا پورے سال کے لئے وہ فرم پابند ہو گی کہ اسی نرخ پر وہ فرم ہمیں ادویات فراہم کرے۔ پرانے طریقہ کار کے تحت جب ٹنڈر float کیا جاتا تھا تو وہ ادویات بھی شامل ہوتی تھیں جن کی ہسپتالوں میں ضرورت نہیں تھی۔ لہذا ہم نے پرانا طریقہ کار ختم کر دیا اور نیا طریقہ کار اپنا لیا ہے۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ چودھری صاحب ۔

جناب غلام سرور خان ۔ جناب والا! میں ایک چھوٹی سی گذارش کرنا چاہوں گا کہ ۔۔۔۔

جناب سپیکر ۔ خان صاحب میرے خیال میں وزیر صاحب کی وضاحت کے بعد اب آپ کو مطمئن ہو جانا چاہیے ۔

جناب غلام سرور خان ۔ جناب سپیکر! وزیر صحت نے تسلیم بھی کر لیا ہے کہ صوبہ پنجاب میں جعلی ادویات کا کاروبار ہو رہا ہے اور اس بات کی یقین دہانی بھی کروائی ہے کہ حکومت کی یہ کوشش ہو گی کہ جعلی ادویات کے کاروبار کا سدباب کیا جائے ۔ لہذا میں اس پر زور نہیں دیتا ۔

جناب سپیکر ۔ ان کی approach realastic لگتی ہے ۔ آپ اس کو stress نہیں کرتے ۔

غلام سرور خان ۔ میں اس کو stress نہیں کرتا ۔

امن عامہ کی صورتحال پر بحث

جناب سپیکر ۔ تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے امن و امان کی صورتحال پر بحث جاری ہے ۔ جناب فرید احمد پراچہ اپنی بات جاری رکھیں ۔

جناب فرید احمد پراچہ ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب سپیکر ، میں اپنی کل کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے عرض کروں گا کہ اگر امن و امان کی صورتحال پر اس نقطہ نظر سے نگاہ دوڑائی جائے کہ سابقہ ادوار میں امن و امان کی صورتحال کیا رہی ہے اور آج امن و امان کی صورتحال کیا ہے تو کئی خوش آئند پہلو سامنے آتے ہیں لیکن ہم اندھیرے کا تقابل اندھیرے سے نہیں بلکہ اندھیرے کا تقابل اجالے کے ساتھ کرنے کے لیے امن عامہ کے پہلو کو سامنے لانا چاہتے ہیں کہ جو ہم سب کے لیے باعث تشویش بھی ہے اور جن کی اصلاح کی بھی ضرورت ہے ۔ جناب والا! گذارش یہ ہے کہ تھانے کہ جن کی پیشانی کے اوپر دارالعمل لکھا گیا ہے وہاں کوئی شریف آدمی داخل ہوتے ہوئے ڈرتا ہے ۔ خوف محسوس کرتا ہے جھجکتا ہے اور وہاں صورتحال یوں ہے کہ خاص طور پر دیہی علاقوں کے تھانوں کے اندر رشوت کے بغیر کسی بھی ایف آئی آر کا درج ہونا ممکن نہیں ہے یہ صورتحال اتنی زیادہ ہے کہ اس کا آپ بے شک تجربہ کر کے دیکھ لیں ، یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے دکانداری ہے کہ جہاں پر آپ نے پیسے دینے ہیں اور سودا خریدنا ہے ۔ اور اس لحاظ سے جب ہم دیکھتے ہیں تو

ہمیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہاں پر ایک کاروبار کا انداز ہے اور لوگوں کو جو انصاف ملنا چاہیے وہ انصاف پیسے اور رشوت کے ساتھ ملتا ہے اور صورتحال یہاں تک بگڑ چکی ہے کہ دونوں اطراف سے پیسے لیے جاتے ہیں اور اس کے باوجود بھی انصاف لوگوں کو نہیں ملتا۔ اسی طرح سے جناب والا! یہ صورتحال ہے کہ بعض ایسے تھانے بھی ہیں اور بعض ایسے تھانیدار اور ایسے افراد بھی ہیں کہ جو خود جرائم کی آماجگاہ ہیں۔ اور جرائم کو پروش کرنے میں، بڑھانے میں ان کا نمایاں کردار ہے۔ بلکہ لوگ سمجھتے ہیں کہ جیسے باوردی غنڈے ہیں۔ بعض مقامات پر یوں محسوس ہوتا ہے کہ جو تھانوں کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں وہ لوگوں کو انصاف دینے کی بجائے لوگوں کو ظلم اور زیادتی کا شکار بناتے ہیں۔ جناب والا! یہ چند اخبارات آپ کے سامنے ہیں کہ وزیرآباد اور جلال پور بھٹیاں روڈ پر پچاس ٹرکوں کو ایک ہی رات میں روک کر ان کو لوٹا گیا۔ یہ ملک ہے کہ جہاں امن و سلامتی کی بنیادی ضمانت حکومت کی طرف سے ملنی چاہیے لیکن جہاں کھلے عام اس طرح سے ٹرکوں کے ٹرک لوٹے جائیں اور یوں محسوس ہو کہ جیسے ان کا اپنا ایک قانون ہے اور اس کے مطابق وہ چل رہے ہیں تو صورتحال کچھ خوش آئند نہیں ہے۔

اسی طرح سے کئی واقعات ہیں کہ جہاں دن دہاڑے لوگوں کے گھروں کو لوٹا جاتا ہے اور یوں بھی ہوتا ہے کہ ایک گھر کے اندر دو چار روز کے بعد پھر نئے ڈاکو آتے ہیں اور گھر والے ان کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہیں کہ اس سے پہلے بھی ہم لٹ چکے ہیں اب ہمارے پاس آپ کو پیش کرنے کے لیے کچھ نہیں بچا۔ اخبارات کے اندر یہ بھی واقعات آچکے ہیں۔ یہ بھی ہے کہ لاہور کے اندر چوالیس راکٹ لانچر اور بھاری مقدار میں اسلحہ پکڑا گیا اور پھر ان کے متعلق کبھی بھی کوئی بات سامنے نہیں آئی کہ یہ تفتیش کہاں تک پہنچی ہے اور ان کے پیچھے جو لوگ تھے ان کو کیوں بے نقاب نہیں کیا جاتا۔

ہسپتال کہ جہاں پر لوگ اپنے علاج اور صحت کے لیے جاتے ہیں سروسز ہسپتال سے تین دن کے بچے کو اغوا کر لیا جاتا ہے۔ دیپال پور جو آپ کا اپنا علاقہ ہے وہاں صورتحال یہ ہے کہ لوگ قتل ہوتے ہیں اور جن پر قتل کا الزام ہوتا ہے وہ کھلے عام پھرتے ہیں۔ اس کے باوجود ان کو گرفتار نہیں کیا جاتا۔ اشتہاری ملزم جو باقاعدہ جیل توڑ کر نکلے ہوئے ہیں انہوں نے اپنی حکومتیں بنائی ہوئی ہیں اور تھانوں کے اندر یہی جلال پور بھٹیاں اور حافظ آباد اور دوسرے علاقوں کے اندر ان کی باقاعدہ چٹیں چلتی ہیں تھانوں کے اندر اور ان کی چٹوں کے اوپر ملزم چھوڑے جاتے ہیں اور یہ اشتہاری ملزم ایم این اے اور ایم پی اے سے بھی بڑھ کر اثر و

رسوخ کے مالک ہیں ۔ ان کا اپنا ایک اقتدار ہے کہ جو چل رہا ہے ۔ جناب سپیکر! اس ضمن میں میں عرض کروں گا کہ اس وقت جو صورتحال ہے اس کو ہم نے مدنظر رکھنا ہے ۔ ایک خبر آپ نے اخبار میں یہ پڑھی ہے کہ جی ٹی روڈ پر رات کی تاریکی میں کچھ سنگدل لوگ ایک چھوٹی سی بچی کے ساتھ زیادتی کرنے کے بعد اس کو جی ٹی روڈ پر پھینک گئے اور تمام رات بسیں اور ٹرک گذرتے رہے اور اس معصوم بچی کے جسم کے چیتھڑے اڑتے رہے ۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کون تھی، مجھے اس کا نام بھی معلوم نہیں لیکن مجھے اتنا معلوم ہے کہ پاکستان اور اسلام کی بیٹی تھی اس لحاظ سے ہم سب کے یہ ذمے ہے کہ امن و امان کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے اپنے اپنے کردار کو ادا کرنا چاہیے ۔ اس ضمن میں میں کل کے اجلاس میں چند تجاویز عرض کر چکا ہوں ۔ ان کو آگے بڑھاتے ہوئے میں عرض کروں گا کہ خود پولیس کے معیار کو بھی مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے ۔ اور پولیس کے وقار کو بھی بڑھانے کی بھی ضرورت ہے ۔ یہ تجربہ لوگوں کے سامنے آچکا ہے کہ پڑھے لکھے لوگوں اور اعلیٰ تعلیمیافتہ لوگوں کو اے ایس پی کے طور پر لیا گیا تو ان کی کارکردگی ان کی نسبت بہتر تھی کہ جو ایک نظام تربیت میں سے خود تربیت حاصل کر کے آئے ۔ ان کی سنگدلی اور ان کی شقاوت کے برعکس ہے ۔ پڑھے لکھے لوگوں کا طرز عمل نسبتاً بہتر رہا ہے ۔ اس لیے پولیس کے معیار کو بڑھانے کی ضرورت ہے اور ان کی تنخواہیں، ان کی مراعات بڑھانے کے ساتھ ساتھ اتنی سختی بھی کی جائے کہ اگر کسی کی طرف سے کوئی واقعہ ہو تو پھر اس کے بعد بھی وہ قابل رحم نہ سمجھا جائے ۔

اسی طرح سے اب یہ وقت ہے کہ جب ہم امن و امان کی صورتحال پر بحث کر رہے ہیں کہ اسلامی نظام اور اسلامی سزاؤں کے تصور کو بھی ہم سامنے لائیں کہ جس کے ساتھ سعودی عرب اور دوسرے ممالک کے اندر جہاں ہم صرف یہ دیکھتے ہیں کہ اسلامی نظام کا ایک پہلو یعنی اسلامی سزائیں نافذ ہیں تو وہاں جرائم نہیں ہوتے ۔ بلکہ مدت ہائے دراز کے بعد اگر کوئی قتل یا کوئی چھوٹا سا واقعہ ہو جائے تو وہ ایک مثال بن جاتی ہے اور اس کی یہی وجہ ہے کہ جہاں اسلام کے نظام کی سزائیں ہیں جہاں اسلام کے نظام کی کچھ برکتیں ہیں اس کی وجہ سے معاشرے کے اندر امن اور سلامتی ہے ۔ آج یہ وقت ہے کہ ہم اس طرف توجہ دیں ۔ اسلامی قانون کے نفاذ کے لیے ایوان اپنا کردار ادا کرے تاکہ ہم امن امان کی صورتحال کو اس طریقے سے بہتر کر سکیں اور اسی طرح سے وہ طالب علم کہ جن کے ہاتھوں میں کتابوں کی بجائے کلاشنکوف تھما دی گئی ہے، جو بھی جس سطح پر ان کی سرپرستی کر رہے ہیں وہ معاشرے کا، ملک کا اور قوم کا دین کا اور مذہب کا مجرم ہے، ان کو بے نقاب کیا جائے کہ

یہ کتاب جو طالب علم کے بہتر مستقبل کی ضمانت ہے اس کے بجائے اس کو کلاشنکوف دے کر تعلیمی اداروں کو جو قتل گاہیں بنانے کا سلسلہ ہے اس کو ختم کیا جائے۔ کراچی کے جو حالات ہیں۔ اگرچہ وہ صوبائی مسئلہ ہے اور اس علاقے کا ہے لیکن اس آگ کی تپش ہم یہاں بھی محسوس کر سکتے ہیں۔ یہاں جو طالب علم کی لاش آئی ہے وہ پنجاب کا رہنے والا ایک طالب علم ہے اور اس سے پہلے کہ وہ مسئلہ کسی طرح سے بھی علاقائی نوعیت کا بنے ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے صوبے میں امن عامہ کی صورتحال کو بہتر کرنے کی کوشش کریں۔ خدانخواستہ اگر یہ نہ ہوا تو سندھ کے حالات کہ جہاں پر پولیس والے اغوا ہوتے ہیں اور تاوان دے کر چھوٹتے ہیں۔ وہ حالات خدانخواہ یہاں پیدا نہ ہوں۔ اس پہ اپنی بات کو ختم کرتا ہوں کہ ایک وقت تھا کہ اس ملک کے اندر ایسی حکومت بھی رہی کہ جس حکومت نے لوگوں پر ظلم کیا زیادتی کی، لوگوں کے گھر لوٹے گئے سیاسی قتل کیے گئے اور ایک وقت تھا کہ اس حالات کے مطابق شعراء نے کہا کہ

تا حد نظر شعلے ہی شعلے ہیں چمن میں
گلشن کے نگہباں سے کوئی بھول ہوئی ہے
جس عہد میں چھن جائے فقیروں کی کمائی
اس عہد کے سلطان سے کوئی بھول ہوئی ہے

اس ملک کے لوگوں نے اس بدترین عہد کو بڑی قربانیاں دے کر ختم کیا ہے۔ اب ہمیں اس کا تحفظ کرنا ہے۔ لوگوں کی ان قربانیوں کا تحفظ کرنا ہے جو اس دور کو اور اس عہد کو ختم کرنے کے لیے کی گئی ہیں اور امن عامہ کی اس صورتحال کو بہتر کرنے کے لیے ایوان کو اپنا بھرپور کردار ادا کرنا ہے تاکہ لوگ سکھ اور چین کا سانس لے سکیں۔ اور محسوس کریں کہ ملک کے اندر جو تبدیلی آئی ہے، صوبے کے اندر جو تبدیلی آئی ہے وہ تبدیلی پاکستان کے لوگوں کے لیے خوش آئند ہے۔ اور بہتر مستقبل کی ضمانت ہے۔ وآخر دعوانا عن الحمد للہ رب العالمین۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جناب ڈاکٹر محمد افضل اعزاز۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔

جناب [illegible]۔ تشریف نہیں رکھتے، جناب شوکت داؤد صاحب۔

جناب شوکت داؤد۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر! جب ہم امن عامہ کی بات کرتے ہیں تو ہمارے ذہن میں بلکہ اس میں ایسے تین عوامل ہمارے سامنے آتے ہیں جہاں جرم، پولیس اور عوام۔ ان تینوں

کو زیر بحث لایا جاتا ہے ۔اس میں کوئی شک نہیں کہ آج جو حکومت ، وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت معرض وجود میں آئی ہے ان سے ہمیں بڑی امیدیں وابستہ ہیں کیونکہ بہت دیر کے بعد لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ لوگوں کے ذہنوں کے مطابق یا لوگوں کی جو محرومیاں ہیں

ایک معزز ممبر۔ جناب والا کورم نہیں ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ گنتی کی جائے (گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر۔ کورم نہیں ہے گھنٹیاں بجائی جائیں ۔

گھنٹیاں بجائی گئیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ اب گنتی کریں جی ،۔۔۔۔۔

(گنتی کی گئی اور کورم ہو گیا)۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جی شوکت داؤد صاحب ،۔۔۔۔۔

جناب شوکت داؤد۔ میں عرض کر رہا تھا کہ جب امن عامہ کا مسئلہ زیر بحث لایا جاتا ہے تو تین کردار جو پولیس ، عوام اور مجرم یا جرائم پیشہ افراد کا ذکر آتا ہے ۔پولیس کا کردار اس لئے سب سے زیادہ آتا ہے کہ ان جرائم کو یا امن عامہ کو برقرار رکھنے کے لئے یہی ایک ادارہ ہے جو اس چیز کو کنٹرول کرتا ہے ۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ چھوٹی موٹی چوریاں اتنی اہم نہیں جبکہ جہاں پر انسانوں کو گھروں سے اغوا کر کے تاوان وصول کیا جائے یا اگر تاوان وصول نہ ہو تو ان کو قتل کر دیا جائے ۔اگر ایسے واقعات رونما ہو رہے ہوں تو ہم کسی صورت یہ نہیں کہہ سکتے کہ امن عامہ کا مسئلہ صحیح ہے ۔یا پھر وہاں کی انتظامیہ بڑی ہوشیار ہے اور اس کی ہوشیاری بڑی قابل تعریف ہے کہ اس نے اتنے پرچے کاٹے ہیں اور اتنے لوگوں کو گرفتار کیا ہے جبکہ ان ہی پرچوں کے موجود ہونے کے باوجود وہاں لوگوں کا اغوا ہوا اگرچہ میں کہتا ہوں کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ۔صادق آباد تحصیل جہاں سے میرا تعلق ہے 1982 سے وہاں پر لوگوں کا اغوا ہوتا آیا ہے لیکن آج بھی انہیں دو تین ماہ کے دوران تین آدمیوں کو میرے ہی حلقے سے اغوا کیا گیا جس میں سے دو آج تک واپس نہیں آئے جس میں سے ایک شیر محمد نامی ہے بلکہ ایک آدمی جو چک 117 کی تحصیل صادق آباد کا باسی تھا ، اس کو پندرہ روز پہلے اغوا کیا گیا تاوان کا مطالبہ کیا گیا جب تاوان نہ ملا تو چار یا پانچ روز پہلے اس کو قتل کر کے اس کے گھر کے باہر پھینک دیا گیا تو ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ امن عامہ یا وہاں کی انتظامیہ جو ہے وہاں پر اس کا کنٹرول ہے جبکہ یہی دیکھنے میں

آیا چک 143 پی، جہاں پولیس نے پیسے لے کر دوسرے فریق کو نہ صرف گرفتار کیا بلکہ مسجد تک کی بے حرمتی کی، پورے گاؤں کو آگے لگا لیا گیا جس کی انکوائری کے لئے ڈی آئی جی اور چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں بھی یہ بات لائی گئی لیکن آج تک پولیس نے اس ظلم کے خلاف کوئی کارروائی نہیں بلکہ اس چک کے لوگوں کے خلاف جس میں 40 لوگ شامل ہیں ان کے خلاف جھوٹے پرچے درج کر دیئے گئے نہ تو ان کے پرچے خارج کئے گئے ہیں اور ان پولیس والوں کو جنہوں نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے ان کو Suspend تک نہیں کیا گیا۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ میرے ہی حلقے میں 208 چک میں دفعہ 24 کے ایک پرچے کے سلسلے میں پولیس ایک شریف آدمی کے گھر میں داخل ہوئی۔ کھینچا تانی میں اس آدمی کی موت واقع ہو گئی۔ ان پولیس اہلکاروں کے خلاف آج تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ بلکہ میں نے ڈی آئی جی صاحب سے خود رابطہ قائم کیا تھا۔ کیونکہ ہوتا یہ ہے کہ جن افراد کے خلاف آپ انکوائری کروا رہے ہیں، جن کے خلاف شکایت کر رہے ہیں جب وہی لوگ انہی لوگوں کے محافظ ہیں، انہی لوگوں کے ہاتھوں میں انکوائریاں ہیں تو اس کا نتیجہ آپ کے سامنے نکلتا ہے۔ اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ انکوائری کے لیے دوسرے افراد کو منتخب کیا جائے۔ اسی محکمے کے لوگ نہیں ہونے چاہییں۔ ایک طرف عوام ہیں اور ایک طرف پولیس۔ تو پولیس اپنے لوگوں کے خلاف کیسے کارروائی کر سکتی ہے۔ وہ اپنے ہی لوگوں کو مجرم کیسے قرار دے سکتی ہے۔ اسی طرح چھوٹے چھوٹے واقعات ہیں۔ انہوں نے امن عامہ کو برقرار رکھنے کے لیے ایک دفعہ بنائی ہوئی ہے: 109 ۔ اس کے تحت پولیس کو اتنے اختیارات ہیں کہ وہ کسی بھی شریف آدمی کو رات کو پکڑ کر جیل میں بند کر دیتی ہے۔ میرے ہی حلقے میں یہ ہوا ہے کہ کاشتکار بے چارے گنے کی ٹرالیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں، انہیں ٹرالیوں سے اتار اتار کر جیلوں میں بند کر دیا گیا۔ جب ان سے کہا تو کہنے لگے کہ کوئی بات نہیں جی، ضمانت کروا لو۔ اور میرے ہی سامنے ایک اہلکار کو حکم دیا جا رہا ہے کہ تم نے آج کی تاریخ میں اتنے پرچے کرنے ہیں۔

جناب والا! ایک آدمی چوری کے سلسلے میں گرفتار ہے۔ اور وہ جیل میں ہے۔ بعد میں چھوٹتا ہے۔ لیکن اسی دوران ایک ڈکیتی ہو گئی۔ وہ گھر پہنچتا ہے۔ اس کے جیل میں ہونے کے دوران جو ڈکیتی ہوئی، اس الزام میں اس کو پکڑ کر بند کر دیا گیا۔ جب متعلقہ انتظامیہ سے بات کی گئی تو انہوں نے یہ کہا کہ جی، آپ کسی شریف آدمی کی بات کریں۔ جس نے چوری کی ہے وہ تو مجرم ہے چاہے اس کے اوپر ڈاکہ ڈال دیا جائے۔

جناب والا! اس ملک میں رہنے والے ہر آدمی۔ ہر باسی کو اس کا تحفظ کا حق حاصل ہے کہ جو جرم اس نے نہیں کیا وہ اس پر نہ ڈالا جائے۔ ابھی پچھلے ہی دنوں کی بات ہے کہ میرے ہی حلقے کا رہنے والا ایک آدمی ہے

جس کے اوپر صرف سیاسی بنیاد پر ایک مقدمہ بنایا گیا ہے۔ ڈیرہ اسماعیل خان کی پولیس آئی۔ اس پر ہیروئن کا پرچہ درج کیا۔ حالانکہ وہ پرچہ اب خارج بھی ہو چکا ہے۔ پولیس والوں سے ان کی بات ہوئی۔ پولیس والوں نے چالیس ہزار روپیہ طے کیا کہ جناب، ہم آپ کو ادھر نہیں جانے دیں گے، ادھر ایک پرچہ کاٹ لیتے ہیں اور ڈیرہ اسماعیل خان جو صوبہ سرحد میں آتا ہے نہیں جانے دیں گے اور آپ کو یہاں تحفظ فراہم کر دیں گے۔ جب اس آدمی سے لین دین طے ہوا تو انتظامیہ کے پاس پیسے نہ پہنچے تو انہوں نے وہی ہیروئن کا جھوٹا پرچہ اس کے اوپر دائر کر دیا۔ ڈیرہ اسماعیل خان والوں نے پرچہ خارج کر دیا ہے لیکن وہاں کی انتظامیہ نے اس کے اوپر پرچے دائر کر دیے ہیں۔ جب ہمارے محافظ ہی ہمارا استحصال کرنے لگیں تو کیا ہو گا؟ اس ایوان میں بیٹھنے والا ہر آدمی دیکھتا ہے، ہم بھی دیکھتے ہیں کہ ہم سڑک پر جا رہے ہیں۔ ٹریفک پولیس کھڑی ہے۔ وہ ڈاکے ڈال رہی ہے۔ لوگوں سے ماہوار رقوم وصول کر رہی ہے۔ لیکن بتائیں کہ آج تک کوئی کارروائی ہوئی ہو۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ پولیس والے یا انتظامیہ یہ جواب دے کہ کتنا پیسہ ٹریفک پولیس وصول کرتی ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم ڈی آئی جی اور آئی جی تک کو ماہانہ رقوم ادا کرتے ہیں۔ ہم ذمہ دار شہری ہوتے ہوئے اس لوٹ کھسوٹ کو دیکھتے ہیں اور اپنی آنکھیں بند کر کے چلے جاتے ہیں، کیونکہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ میں معزز ایوان سے ایک اور درخواست کروں گا کہ جس تحریک کو بھی یہاں زیر بحث لایا جائے اس کا اثر ضرور اثر ہونا چاہیے کہ متعلقہ محکمہ اور متعلقہ افراد یہی سمجھتے ہیں کہ ہم اسمبلی کے ممبر ہیں اور عوام کے ساتھ کوئی زیادتی ہوئی تو اسمبلی میں زیر بحث لائی جائے گی۔ اگر پھر بھی اس کے اوپر کوئی کارروائی نہیں ہوتی، پھر بھی ان کے متعلق موثر طریق کار اپنایا نہیں جاتا تو میں سمجھتا ہوں کہ امن عامہ پر یہ بحث بھی فضول ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ جو تھوڑا بہت ڈر ہے، یا جو تھوڑا بہت ہمارا خوف ہے کہ یہ اسمبلی میں زیر بحث آئے گا، وہ بھی ختم ہو جائے گا اور انتظامیہ بے لگام ہو جائے گی۔ میں یہی درخواست کروں گا کہ اس کے لیے موثر کارروائی ضرور ہونی چاہیے۔ چند واقعات جن کی نشاندہی کی جائے ان کے متعلق کمیٹیاں تشکیل دینی چاہییں تاکہ تحقیقات ہوں۔ اگر درست ہوں تو ان لوگوں کو قرار واقعی سزا ملنی چاہیے۔ شکریہ۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین۔ امن عامہ پر بحث کے سلسلے میں ایوان میں بہت ساری باتیں آچکی ہیں۔ اس میں سب سے زیادہ زیر بحث محکمہ پولیس رہتا ہے۔ میں اس کے ساتھ ساتھ کچھ دوسرے عوامل کی بھی نشان دہی کروں گا۔ کیونکہ امن عامہ کے مسائل اور جرائم کا

تعلق صرف پولیس سے ہی نہیں ہوتا۔ میں اپنی گفتگو کا آغاز تعلیمی اداروں سے کروں گا۔ یہ بات اپنی جگہ موجود ہے کہ قیام پاکستان کے وقت طلباء نے بہت اہم کردار ادا کیا تھا اور یہ اس وقت کی ضرورت بھی تھی۔ لیکن قیام پاکستان کے بعد طلبا کے مزاج کو، طلباء کی سرگرمیوں کو مختلف انداز میں Channelize کرنے کی ضرورت تھی۔ لیکن اس طرف توجہ نہ دی گئی اور جو ایک مزاج بن چکا تھا اسی کو آگے چلایا گیا اور اس کے اندر جہاں اور بہت سی باتیں ہیں وہاں پر ہمارے سیاستدان اور مختلف سیاسی جماعتیں مختلف لسانی گروہ، انہوں نے اس منظم قوت سے موقع بے موقع جائز و ناجائز فوائد بھی حاصل کئے۔ اس وقت تعلیمی اداروں کے اندر مختلف نظریاتی اور غیر نظریاتی تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔ اور نظریاتی تنظیموں میں بالخصوص کچھ ایسی طلباء تنظیمیں بھی ہیں جو مذہبی نوعیت کی ہیں اور جو اپنی مخالف طلباء تنظیموں اور ان سے تعلق رکھنے والے طلبہ کو اسلام کے دائرے سے بھی خارج سمجھتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جو غیر نظریاتی تنظیمیں ہیں میں مثال دوں گا اے پی ایم ایس او کی آل پاکستان مہاجر سٹوڈنٹس آرگنائزیشن، جو کہ کراچی، حیدرآباد اور سکھر کے اندر گذشتہ چار سالوں سے کام کر رہی ہے اور بے شمار معصوم انسانی جانیں ان کی نذر ہو چکی ہیں۔ آپ نے اخبارات میں پڑھا ہو گا کہ پچھلے چند روز سے بلااشتعال اپنے مخالفین کو کلاشنکوفوں کی بھینٹ چڑھایا جا رہا ہے اور کراچی میں پانچ طلبا کو ختم کیا گیا ہے۔ ایک بس ڈرائیور کو ختم کر دیا گیا اور اس دہشت گردی میں جہاں یہ طلبا ملوث ہیں وہاں پولیس بھی ان کی ممد و معاون بن رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی جو تنظیمیں ہیں اور یہ جو رجحان ہے اس کے نتیجے میں نہ صرف صوبہ سندھ کے بڑے شہروں بلکہ پنجاب میں بھی بالخصوص لاہور، بہاولپور اور ملتان میں ایسے مسائل پیدا ہو رہے ہیں جو نہ صرف تعلیمی اداروں میں تعلیمی امن کو خراب کر رہے ہیں، بلکہ اب تو معاملات اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ کچھ طلبا تنظیموں کے ممبران نہ صرف سڑکوں پر آنے کے بجائے مختلف ٹولیوں میں اپنے مختلف پروگراموں کے حوالے سے، اپنی مختلف سرگرمیوں کے حوالے سے مختلف دکانداروں کے پاس جاتے ہیں، مختلف اداروں کے پاس جاتے ہیں

اور وہاں پر ڈنکے کی چوٹ پر اپنی قوت کار اور دہشت گردی کی بنا پر چندہ وصول کرتے ہیں اور یہ چیز اس بات کی متقاضی ہے کہ نہ صرف یہ ایوان بلکہ اس ملک کی جتنی بھی سیاسی جماعتیں ہیں ان سب کے سربراہ اور ان کے نمائندگان مل کر بیٹھیں اور یہ ایک factor جو ہے جو کہ اس ملک کے امن و سکون کو برباد کر رہا ہے اس کے سدباب کے لئے کوئی موثر منصوبہ بندی کر سکیں۔

جناب والا! اس کے ساتھ ساتھ میں اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ بھی عرض کروں گا کہ ہمارے ملک کے اندر جو مذہبی تفرقہ بازی ہے جسے بظاہر ہم جھنگ کے اندر دیکھ رہے ہیں اور مختلف مواقع کے اوپر ایک دوسرے کے اوپر طعن و تشنیع دلآزار لٹریچر کی اشاعت ۔ یہ تمام چیزیں اور اس کے ساتھ ساتھ لاؤڈ سپیکر کا بے محل استعمال جو اپنی دوسری مخالف تنظیموں کو اشتعال دلانے کے لیے نہ صرف مسجدوں میں بلکہ اپنے جلسے جلوسوں کے اندر بھی کیا جاتا ہے ۔ اس سے معاشرے کے اندر ایسی تحریکیں چلتی ہیں ، مخالف فریق کے ایسے جذبات مجروح ہوتے ہیں کہ معاملہ اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ امن عامہ کے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں ۔ اس سلسلے میں علماء کرام کو بھی باہم اکٹھا کیا جا سکتا ہے ۔ اور حکومت وقت بھی مختلف اقدامات تجویز کر سکتی ہے

جناب والا! اس کے بعد میں معاشرے کے اندر پائے جانے والے معاشی تفاوت کی طرف آؤں گا جو کہ پاکستان کے اندر ہر سطح پر موجود ہے ۔ تنخواہوں کے معاملات لیں ۔ ایک گریڈ سے لے کر بائیس گریڈ تک ہمارے ملک کے اندر تنخواہوں کے گریڈ بنے ہوئے ہیں بائیسواں گریڈ لینے والا بھی گندم کی دو روٹیاں کھاتا ہے ۔ اور ایک سکیل کے اندر جو چپراسی ہیں اور جو دیگر مختلف اہلکار ہیں وہ بھی وہی روٹی کھاتے ہیں ۔ لیکن ہمارے ملک کے اندر ضروریات کے پیش نظر ان سکیلوں کو نہیں دیکھا جاتا ۔ بلکہ ان سکیلوں کو اپنی چودھراہٹ کے لئے اور اپنے بڑے پن کا اظہار کرنے کے لیے رکھا جاتا ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے اس ملک کے اندر ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے شہروں کے اندر بھی ، چھوٹے چھوٹے شہروں کے اندر بھی بڑے بڑے بنگلہ جات بنانے کا رواج ہے ۔ اس سے جو غریب لوگ ہیں ان کے اندر بھی ایک تحریک پیدا ہوتی ہے ۔ کہ ہم بھی انسان ہیں ۔ اور ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے ۔ اور یہ جو شخص ہے جو کہ آٹھ ، آٹھ دس دس اور بیس بیس کنال کے بنگلے کے اندر رہتا ہے یہ بھی انسان ہے ۔ اور یہ اتنی ساری سہولیات enjoy کر رہا ہے ۔ ہمیں بھی حق حاصل ہے کہ یہ سہولیات ہمیں ملنی چاہییں ۔ تو اس طرح ایک معاشرے کے اندر آپس کے اندر ایک کھینچا تانی شروع ہوتی ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بڑی بڑی کاریں حالانکہ ہمارے ملک کے اندر الحمد اللہ ایک ادارہ موجود ہے جو کہ سوزوکی کے نام سے کاریں بناتا ہے ۔ لیکن ہمارے جو پالیسی بنانے والے ہیں وہ اس بات کی طرف توجہ نہیں دیتے اور نہ صرف ہمارے ملک کا کثیر زر مبادلہ بڑی بڑی گاڑیوں کو import کرنے میں صرف ہوتا ہے ۔ اور پھر ان بڑی بڑی گاڑیوں کو چلانے کے لئے پٹرول import کرنا پڑتا ہے ۔ کیا یہ اچھی بات ہے کہ ہمارا یہ ایوان یہ

فیصلہ کرے اس پر غور کرے اور مرکزی حکومت کو بھی اس بارے میں تحریک کی جائے اور پنجاب کے اندر بھی پرائیویٹ سطح پر اس بات کی تحریک کی جائے کہ ہم لوگ بڑی گاڑیوں کا استعمال ترک کر دیں اور سرکاری سطح کے اوپر چھوٹی گاڑیوں کے استعمال کو رواج دیا جائے ۔ سابقہ ایک حکومت نے اس بارے میں فیصلہ کیا تھا لیکن اس فیصلے کو جس طرح عملی جامہ پہنایا گیا وہ فیصلہ خود ایک مذاق بن کر رہ گیا ۔ اس کے ساتھ ساتھ معاشی تفاوت کے حوالے سے میں گذارش کروں گا کہ ہمارے ملک کے اندر cadet Schools ہیں جو سرکاری سطح پر چلتے ہیں ۔ اور کچھ سکولز ایسے ہیں جو نجی سطح پر بھی چلتے ہیں اور ان کی بڑی بڑی فیسیں پندرہ سو سے تین ہزار تک ہیں ۔ بلکہ ملک کے اندر ایک ایسا American public school ہے کہ جس کی سالانہ فیس جو کہ یک مشت لی جاتی ہے ڈیڑھ لاکھ کے قریب ہے ۔ اور ان تعلیمی اداروں کے اندر جو لوگ اپنے بچے پڑھاتے ہیں وہ پھر باہر اپنی محفلوں کے اندر بڑے بڑے فخر سے اظہار کرتے ہیں ۔ کہ ہمارا بچہ فلاں سکول میں پڑھ رہا ہے اور اس کی فیس اتنی ہے ۔ اس سے بھی غریب لوگوں کے ذہنوں کے اندر اپنی معاشی کم مائگی کا احساس پیدا ہوتا ہے ۔ اور معاشرہ جرم کی طرف چلنا شروع کر دیتا ہے ۔

جناب والا ! اس کے ساتھ ساتھ ذرائع ابلاغ جو کہ کسی بھی معاشرے کا موجودہ دور کے اندر reflection ہوتا ہے اور اس معاشرے کی اصلاح بھی کر سکتے ہیں اور اس معاشرے کو بگاڑ بھی سکتے ہیں لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے ملک کے ذرائع ابلاغ جو کردار ادا کرتے ہیں اس کی تھوڑی سی جھلک تو صبح ایوان کے اندر ہم سب نے دیکھ لی ہے خصوصاً اخبارات چن چن کر ایسی اخلاق باختہ اور دہشت گردی کی خبریں بڑی بڑی سرخیوں کے ساتھ لگاتے ہیں اور ان کے پیش نظر صرف اور صرف اپنے اخبارات کی اشاعت بڑھانا ہوتا ہے ۔ اور وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ یہ چیز ہمارے اس معاشرے کو بگاڑنے کا باعث بن رہی ہے ۔ پھر ہمارے ملک کے اندر جو video cassette کی ایک وبا چل پڑی ہے اور پچھلے کچھ عرصے سے ہر گلی محلے کے اندر بے شمار دکانیں video cassette کی موجود ہیں ۔ اور یہ مختلف ہوٹلوں کے اندر V C R کے جو Licences جاری کئے گئے ہیں اور ان سینماؤں کے اندر ہندوستانی ، پاکستانی بلکہ انگریزی اخلاق باختہ فلمیں دکھائی جاتی ہیں ۔ اور یہ ہمارے معاشرے کو بگاڑنے کا باعث بن رہی ہیں ۔ اور ہمارے 18 سال کی عمر کے اور نوجوان لوگ جو یہ فلمیں دیکھتے ہیں تو پھر ان کے اندر بھی یہ احساس پیدا ہوتا ہے یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے ۔ یہ تحریک پیدا ہوتی ہے کہ وہ بھی ایسے کوئی

کارنامے کر کے دکھائیں جو اس عمر کے لئے بڑے فخر کا باعث ہوتے ہیں ۔ اور بالخصوص اس کے ساتھ پاکستان ٹیلی وژن کا جو کردار ہے وہ بھی کوئی مثبت نہیں ہے ۔ اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت جو کہ مرکز کے اندر بھی ہے اور صوبہ پنجاب کے اندر بھی ہے اور باقی صوبوں کے اندر بھی ہے اور عوام کو یہ توقع تھی کہ کچھ نہ کچھ تبدیلی مختلف اداروں کے اندر مختلف محکموں کے اندر آئے گی اور بالخصوص ذرائع ابلاغ میں جو T V کا کردار ہے اور T V جو reflection دے سکتا ہے وہ دے نہیں پایا ۔ اور اسی طرح فحش ڈرامے ، فحش پروگرام اس کے اندر نشر ہوتے ہیں اور جو اصلاح اس موثر سائنس ایجاد سے ہم حاصل کر سکتے ہیں وہ ہم نہیں کر پا رہے ۔ تو اس بارے میں بھی اس ایوان کو غور کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے مرکزی حکومت کو بھی تحریک کرنا چاہیے کہ وہ اس ادارے کو تعلیم ، تفریح اور informations کی ہدایات کرے کہ جس کے لئے یہ ادارہ بنیادی طور پر بنایا گیا ہے اس ادارے کو موثر طور پر استعمال کیا جائے ۔ اس کے علاوہ اور بہت سارے پہلو عوامل بھی امن عامہ میں موجود ہیں ۔

سب سے آخر میں میں جناب والا پولیس کو لوں گا اور اس سے پہلے کچھ باتیں اپنی عدالتوں کے حوالے سے بھی کرنا چاہوں گا کہ ہمارا جو عدالتی طریقہ کار ہے ایک تو یہ بہت طویل ہے اور دوسرا یہ بہت مہنگا ہے اس کے نتیجے میں کوئی ایسا واقعہ ، کوئی ایسی ناانصافی جو کسی ایک فرد کے ساتھ ہوتی ہو وہ عدالت میں جانے کی بجائے اس بات پر ترجیح دیتا ہے کہ وہ اس کا ازالہ خود کرے کیونکہ عدالت کے اندر جب وہ اپنے معاملے کو لے کر جاتا ہے چاہے وہ فوجداری ہو یا دیوانی ہو تو ہمارے ان عدالتوں کے جو ضوابط اور طریقے ہیں ان کے اندر اسے انصاف کے حصول کے لئے سالہا سال انتظار کرنا پڑتا ہے اور اس پر مزید زیادتی یہ کہ ہماری عدالتوں کے اندر نیچے سے لے کر اوپر تک رشوت کا چلن ہے اور یہ بات چھپی ہوئی نہیں ہے ہم میں سے ہر فرد مختلف قسم کے واقعات پیش کر سکتا ہے کہ ہماری عدالتوں کے اندر کس طرح رشوت لی جاتی ہے اور کس طرح ان عدالتوں کے مقرر ہیں جناب والا! میں یہ گذارش کروں گا کہ کوئی بھی معاشرہ کفر کی بنیاد پر تو قائم رہ سکتا ہے لیکن بے انصافی کی بنیاد پر قائم نہیں رہ سکتا آخر میں میں پولیس کے کردار کو لوں گا اس ادارے کے اندر ـــــ

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ ڈاکٹر صاحب ، آپ اپنی تقریر کو ذرا مختصر فرمائیں ـــــ

ڈاکٹر سید وسیم اختر ۔ جی میں اسے wind up کر رہا ہوں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ اور عدلیہ کے متعلق جو باتیں ہو گئی ہیں آپ انہیں یہاں پر بحث نہیں کر سکتے

بہرحال آپ اپنی تقریر کو wind up کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر۔ جناب والا! میں نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے جناب والا! پولیس کے حوالے سے میں یہ گذارش کروں گا کہ اس ادارے کے اندر دو قسم کے ملازمین ہیں ایک سی۔ایس۔پی افسران ہیں اور دوسرے ڈی۔ایس۔پی، تھانیدار اور پولیس کے سپاہی ہیں جناب والا سی۔ایس۔پی افسران کا جو مزاج بنا ہوا ہے یہ ہمیں تجربہ ہے کہ پولیس کے حوالے سے کوئی بھی معاملہ پولیس کی کارکردگی کے بارے میں علاقے کے ایس۔پی، یا ڈی۔آئی۔جی یا اس سے آگے آئی۔جی صاحب کے نوٹس میں لایا جاتا ہے تو اس میں عام رجحان اپنے ادارے کی protection کا ہوتا ہے تو اس رجحان کو ختم کرنا چاہیے ہمارے یہ تھانے یا police stations نہیں ہیں بلکہ یہ تو business station بن چکے ہیں۔جناب والا! اگر کہیں کوئی واقعہ ہوتا ہے یا کوئی قتل ہو جاتا ہے یا کہیں کوئی چوری ہو جاتی ہے یا کہیں کوئی موٹر سائیکل لاوارث پڑی ہوتی ہے تو کوئی آدمی یہ جرات نہیں کرتا کہ کسی تھانے کو اس کی اطلاع کرے کیونکہ کسی واقعے کی اگر اطلاع کی جاتی ہے تو سب سے پہلے اطلاع کنندہ کو ہی پکڑ لیا جاتا ہے اور نیکی اس کی وبال جان بن جاتی ہے اور آپ جانتے ہیں کہ تھانوں کے اندر جس قسم کا لب و لہجہ استعمال کیا جاتا ہے جس قسم کی گالی گلوچ دی جاتی ہے اور جس طرح سے تفتیش کی جاتی ہے یہ رویہ انسانوں والا رویہ نہیں ہوتا اور جس طرح تھانوں کے اندر پولیس نے ٹاؤٹ رکھے ہوتے ہیں پرچہ درج کرانے کے وقت اور پرچہ خارج کرانے کے وقت رشوت کا ایک بازار گرم ہو جاتا ہے اور جس طرح ناجائز پرچے درج کیے جاتے ہیں اس کے بارے میں سب کو علم ہے اور یہ بڑی افسوسناک صورتحال ہے اور یہ بات اب ہر جگہ کھل کر کہی جاتی ہے کہ ہماری سیاست تھانوں کے گرد گھومتی ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ پولیس کے لوگ جائز اور ناجائز پرچے درج کرتے ہیں اور ہمارا اچھا خاصا زور ان پرچوں کو خارج کروانے میں لگ جاتا ہے۔

یہ چند گذارشات میں نے امن و امان کے حوالے سے آپ کے سامنے رکھی ہیں باقی انفرادی واقعات تو بیشمار ہیں میں اس سلسلے میں یہ چاہوں گا کہ ہمارا یہ ایوان اس بحث کے علاوہ جو آج ہو رہی ہے کوئی ایسی کمیٹی بھی تشکیل دے کہ یہ جو مختلف عوامل میں نے یہاں بیان کیے ہیں اور اس کے علاوہ بھی بیشمار عوامل ہیں ان کو علیحدہ علیحدہ لیا جائے ان پر غور کیا جائے اور جو ہمارا یہ ایوان کر سکتا ہے جو کچھ حکومت پنجاب کر سکتی ہے وہ کیا جائے اور جو باتیں مرکزی حکومت کر سکتی ہے ان کے لئے مرکزی حکومت سے

سفارش کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جناب نور محمد تارڑ صاحب۔

صاحبزادہ محمد عثمان خان عباسی۔ جناب سپیکر! میں ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ جناب والا! یہاں پر امن عامہ کی بحث ہو رہی ہے لہذا میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا محکمہ پولیس یا محکمہ داخلہ سے کوئی صاحب ان باتوں کو سننے کے لئے آئے بھی ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جی! یہاں پر موجود ہیں اور وہ آپ کی تقاریر کے نوٹس وغیرہ تیار کر رہے ہیں

جناب نور محمد تارڑ صاحب۔

(فاضل ممبر ایوان میں تشریف فرما تھے)

جناب خالق سردار خان صاحب۔

جناب حاجی سردار خان۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے امن عامہ پر بحث کے لئے موقع فراہم کیا۔ جناب والا! امن عامہ پر میرے بھائی ڈاکٹر صاحب نے کافی کچھ کہا ہے میں ان باتوں کو دہرانا نہیں چاہتا بہرصورت اس کی نشاندہی کرنا لازمی ہے کہ ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ امن عامہ کی حالت جو آج پنجاب میں خراب ہو رہی ہے اس کی ابتدا کہاں سے ہو رہی ہے اور اس کی وجوہات کیا ہے پہلے ہمیں یہ فکر رہتی تھی کہ سندھ میں امن عامہ کی حالت بہت خراب ہے وہاں فائرنگ ہوتی ہے اور آدمی قتل ہو جاتے ہیں اغوا ہوتے ہیں اور ان سے تاوان وصول کیا جاتا ہے یا اس قسم کی لوٹ مار ہوتی ہے یا فسادات ہوتے ہیں اور ہم اس کے لئے مطمئن تھے کہ پنجاب میں کم از کم ایسا نہیں ہے لیکن آپ سب جانتے ہیں کہ پچھلی مرکزی حکومت منتخب ہونے کے اور اس کے اقتدار کے دوران پنجاب میں بھی کچھ ایسے واقعات رونما ہوئے جن کا سلسلہ آج تک جاری ہے اس کے عوامل کیا ہیں؟ یہ کون لوگ ہیں جو یہ سب کچھ کر رہے ہیں؟ نوجوان جو کالج میں زیر تعلیم ہیں ان کی تنظیمیں اپنے اقتدار کے لئے تشدد کے راستے پر آ گئی ہیں اور انہوں نے قلم کی بجائے کلاشنکوف اٹھالی ہے اور ان کی رہنمائی کے لئے غیر طالب علم جو کالج کے باقاعدہ طالب علم نہیں ہوتے وہاں اڈے بناتے ہیں اور اپنی بالادستی قائم کرنے کے لئے ہر قسم کا خوف اور دہشت پیدا کرتے ہیں اور پھر ان کی اس چارہ جوئی کے سلسلے میں جو بھی گروپ تشکیل پاتے ہیں کہ اپنے ذرائع پیدا کرنے کے لئے ڈاکے بھی ڈالتے ہیں راہزنیاں بھی کرتے ہیں اور black mailing بھی کرتے ہیں جیسا کہ میرے بھائی نے پہلے ارشاد فرمایا تو سب سے پہلے اس بات کی ضرورت میں سمجھتا ہوں کہ کالج کے ماحول کو

کلاشنکوف سے پاک کیا جائے ۔ ہم بھی کالج میں پڑھتے رہے ہیں ۔ آزادی سے پہلے ہم نے پاکستان کے لیے کام بھی کیا لیکن ہم جھنڈا اٹھا کر چلتے تھے ڈنڈا اٹھا کر نہیں چلتے تھے ۔ پھر اس کے بعد پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد محترم قائداعظم رحمہ اللہ علیہ نے بارہا کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اس چیز کا تقاضا کیا کہ پاکستان وجود میں آچکا ہے اب طلباء کو میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے تعلیمی ماحول میں تعلیم کو زیادہ سے زیادہ حاصل کریں ۔ ہنرمند بنیں اور پاکستان کی تعمیر کریں لیکن ہمیں یہ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ طلباء جو والدین کی محنت کی کمائی سے پڑھنے کے لئے آتے ہیں جن کو حکومت وسائل مہیا کرتی ہے ۔ استاد مہیا کرتی ہے وہ بجائے ہنرمند بننے کے وہاں سے کچھ اور بن کر نکلتے ہیں اور معاشرے کے لیے خوف و دہشت کا سبب بن رہے ہیں ۔

جناب والا! اس کے علاوہ ہمارے جو ذرائع ابلاغ ہیں خاص طور پر ٹی وی ایک ایسا Media ہے کہ جس سے ہم قوم کو تربیت کی بجائے اخلاق باختگی کا سبب بن رہا ہے ۔ کمرشل اشتہارات میں اس طرح کی فحش تصاویر اور ان کی رونمائی کی جاتی ہے کہ جس سے انسانیت، یعنی خواتین جو ہیں وہ مائیں بھی ہیں، بہنیں بھی ہیں، بیٹیاں بھی ہیں ان کی وہاں تشہیر کی جاتی ہے اور بے عزتی کی جاتی ہے پھر میں نہیں سمجھتا کہ کیا ضرورت ہے کہ انگریزی فلمیں درآمد کی جائیں اور وہ ٹی وی پر روزانہ دکھائی جائیں ۔ وہ ہمیں سوائے غنڈہ گردی کے، شراب نوشی کے اور اس قسم کے کاموں کے کیا سبق سکھاتی ہیں تو میں ایوان سے یہ درخواست کروں گا کہ مرکزی حکومت کو اس چیز کی سفارش کی جائے کہ ٹی وی کے Media کو قوم کی تربیت کے لئے اور اس کی اصلاح کے لئے استعمال کیا جائے ۔ فحش قسم کے اشتہارات اور انگریزی فلموں کی رونمائی اس پر بند کی جائے ۔

پولیس امن عامہ کی ذمہ دار ہوتی ہے ۔ پولیس محتسب بھی ہوتی ہے اور یہ ضرور ہے کہ آج کے دور میں صرف پولیس تھانوں میں ہی نہیں ہر دفتر میں، آپ نے پہلے منع فرما دیا کہ عدالت کا ذکر نہ کیا جائے لیکن یہ ہمارے لئے مشکل ہو گیا ہے کہ عدالت میں بھی کوئی فیصلہ بغیر رشوت کے نہیں ہوتا ۔ اس سے مجرموں کو بھی حوصلہ افزائی ملتی ہے کہ کوئی بات نہیں پیسے دے دیں گے اور چھوٹ جائیں گے اور پولیس کے تھانوں میں بھی مجرم یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی بات نہیں وہاں پیسے سے کام چل جائے گا ۔ میرا خیال ہے کہ یہ رشوت اور سفارش جرائم کی موجب بن رہی ہے اس کے لئے سیاسی جماعتوں پر کیونکہ اب تو

صوبوں میں بھی اور مرکز میں بھی سیاسی حکومتیں ہیں ان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے نمائندوں کو اپنے کارکنوں کو اپنے اجلاسوں میں اپنی میٹنگوں میں اس بات پر آمادہ کریں کہ سیاسی طور پر جھوٹے پرچے نہ کروائے جائیں، جھوٹی سفارشیں نہ کی جائیں اور مجرموں کی پشت پناہی بھی نہ کی جائے البتہ پولیس کی کارکردگی کو بھی بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ دفعہ 109 کے تحت بے گناہ آدمیوں کے چالان کئے جاتے ہیں اور پھر میرے دیکھنے میں آیا ہے کہ ہر مہینے میں ایک دن یا دو دن شاید ایک General hold up کیا جاتا ہے اور اس general hold up میں بے گناہ غریب لوگوں پر افیون، چرس، ہیروئن اور کارتوس ڈال کر ان کا چالان کیا جاتا ہے اور ظاہر یہ کیا جاتا ہے کہ ہم مجرموں کو پکڑ رہے ہیں اور جرائم کو ختم کر رہے ہیں لیکن ایسا نہیں ہے میں یہ بلاشک و شبہ کہہ سکتا ہوں کہ جرم کو ختم کرنے کی بجائے مجرموں میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ ایک غریب آدمی کا جب ہیروئن میں یا کارتوس میں چالان ہوتا ہے تو پھر اس کی ضمانت دینے والا کوئی نہیں ہوتا۔ اس کے پاس کوئی سفارش نہیں ہوتی۔ وہ جیل میں جاتا ہے۔ وہاں وہ تکلیف اٹھاتا ہے اس کے بچے جن کو وہ روزی کما کر دے رہا ہوتا ہے پھر وہ بھوکے مرتے ہیں اور جب وہ جیل سے واپس آتا ہے تو وہاں اسے ایسے استاد ملتے ہیں اور اسے ایسی باتیں سکھاتے ہیں کہ باہر آکر وہ جرم کرتا ہے۔ جناب سپیکر اس کے لئے میں آپ کی وساطت سے یہ گذارش کروں گا کیونکہ یہاں ہمارے صوبے کے پولیس کے سربراہ بھی بیٹھے ہیں، ہوم سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے ہیں کہ یہ general hold up ختم کی جائے۔

اس کے علاوہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ضلعے جو ہیں وہ تو ایک ایک تحصیل کے بنائے جا رہے ہیں لیکن تھانوں کا حدود اربعہ ابھی تک وہی ہے جو آزادی سے پہلے تھا۔ حالانکہ آزادی کے بعد اب تک ملک کی آبادی کئی گنا بڑھ چکی ہے۔ دو گنی بلکہ تین گنی ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ موجودہ معاشرے میں جرم کی نوعیت اس کے لئے وسائل اور ذرائع بھی تبدیل ہو چکے ہیں لیکن پولیس کی نفری میں کوئی اضافہ نہیں ہوا اور اب اگر ہم یہ توقع کریں کہ وہی نفری اس بڑھتی ہوئی آبادی اور بڑھتے ہوئے جرائم کی نوعیت اور مسائل سے عہدہ برآ ہو گی تو یہ ناممکن ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ تھانوں کی پولیس پٹرول پمپوں کی اور بینکوں کی حفاظت کرتی ہے۔ لوگ یہ خواہش کرتے ہیں، لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ پولیس ہمارے گھروں کی حفاظت کرے گی لیکن پولیس گھروں کی حفاظت کس طرح کر سکتی ہے جب تک کہ اس کی نفری میں اضافہ نہ کیا جائے۔ ان کی حدود نئے سرے سے متعین نہ کی جائیں۔

اس کے علاوہ ایک اور بات جو ہے وہ میں بڑی شدت سے محسوس کرتا ہوں کہ پنجاب حکومت نے اسلحہ لائسنس کا اجرا بند کر رکھا ہے حالانکہ جو لوگ لائسنس لیتے ہیں وہ اپنی حفاظت کے لئے لیتے ہیں اور میں یہ دعوی سے کہہ سکتا ہوں کہ لائسنس والا آدمی کبھی جرم نہیں کرتا اللہ ماشاء اللہ کسی دشمنی کی وجہ سے کوئی ایک آدھ ایسی بات ہو جائے تو ٹھیک ہے وہ اس کا حق بھی ہے کہ اپنی حفاظت خود کرے لیکن جو لوگ جرم کرتے ہیں وہ ہیں جن کے پاس بغیر لائسنس کے اسلحہ ہوتے ہیں۔ ہمارے دیکھنے میں یہ بات آئی ہے اور اکثر لوگ بھی اس کے گواہ ہوں گے کہ آزادی سے پہلے اور اس کے کچھ عرصہ بعد تک ایک سپیشل سٹاف مقرر کیا جاتا تھا جو دیہات میں، تھانوں میں ہر سال ایک دورہ لگا کر اپنے ذرائع سے اپنی اطلاعات کے مطابق ناجائز اسلحہ برآمد کرتا تھا اس وقت ناجائز اسلحہ بھی برچھی، کلہاڑی یہ اس قسم کی چیزیں ہوتی تھیں لیکن اب جو مفرور لوگ ہیں، جو مجرم لوگ ہیں وہ کلاشنکوف اور قسم قسم کی رائفلیں اٹھا کر دندناتے پھرتے ہیں اور ان سے اسلحہ واپس لینے کے لئے کوئی جدوجہد نہیں کی جاتی اور جو شریف لوگ اپنی حفاظت کے لئے اسلحے کا لائسنس لینا چاہتے ہیں ان کے لیے رکاوٹیں پیدا کر دی گئی ہیں۔ جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے یہ بھی درخواست کروں گا حکومت پنجاب سے کہ جو شخص اپنی حفاظت خود اختیاری کے لئے اسلحہ لینا چاہتا ہے اس کو اسلحہ دیا جائے اس سے حکومت کو کوئی نقصان نہیں بلکہ اسلحہ لائسنس فیس حکومت کے خزانہ میں جمع ہوتی ہے اور ہر سال ہوتی ہے۔ ان گذارشات کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ امید ہے کہ میری ان معروضات پر عمل کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جناب محمد حنیف چودھری صاحب (وہ تشریف نہیں رکھتے تھے)

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر قانون سے ایک وضاحت چاہتا ہوں۔ قصاص اور دیت آرڈیننس جو کہ نافذ العمل ہو چکا ہے۔ اس کے تحت شہریوں کو حفاظت خود اختیاری کا حق ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور ذرا توجہ فرمائیں گے؟ جناب شاہ صاحب نے ایک سوال پوچھا تھا میں شاہ صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ دوبارہ ـــــ

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا سوال نہیں میں نے وضاحت چاہی تھی ـــــ

جناب ڈپٹی سپیکر۔ چلیں جو بھی نام دے دیں آپ ذرا دوبارہ فرمائیں

سید طاہر احمد شاہ ۔ حاجی صاحب محترم، موصوف معزز رکن اسمبلی نے یہ فرمایا ہے کہ اپنی حفاظت کے لئے شہریوں کو اسلحہ لائسنس جاری کرنے کی پالیسی کو دوبارہ جاری کیا جائے میں نے یہ وضاحت طلب کی تھی کہ قصاص اور دیت آرڈیننس جو اسی وقت نافذ العمل ہے اس کے تحت شہریوں کو حفاظت خود اختیاری کے تحت، اپنی حفاظت کرنے کے سلسلے میں اسلحہ استعمال کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ اسلامی قانون کے بارے میں چونکہ میرا علم کم ہے اس لئے میں نے یہ وضاحت طلب کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ اس سلسلے میں شاہ صاحب میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں میں ان کو پوری تسلی سے مطمئن کروں گا۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ ٹھیک ہے جناب میں ان کی بات سے مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جناب لیاقت علی خان صاحب (تشریف نہیں رکھتے) جناب غلام سرور خاں صاحب

جناب غلام سرور خان ۔ جناب میں اتوار کو اپنی تقریر کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جناب ارشاد حسین سیٹھی صاحب۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید یاایھاالذین آمنو لم تقولون مالا تفعلون کبر مقتاً عند اللہ ان تقولو مالا تفعلون

صدق اللہ العظیم

کلام مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمادیا "کہ اے ایمان والو وہ بات تم کہتے کیوں ہو جو تم کرتے نہیں۔ اللہ کے ہاں یہ بات بڑی ناراضگی کا باعث ہے کہ ایک آدمی اپنی بات سے ان کلمات کو ادا کرے اور اس پر عمل نہ کرے۔"

جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے آج مجھے اس معزز ایوان میں امن عامہ پر بحث کرنے کا موقع میسر آرہا ہے۔ امن کے بارے میں ایک concept جو کہ ہر باشعور آدمی کے ذہن میں ہونا چاہیے اور ہے، اس لئے کہ یہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ امن کا لفظ ایک ایسا پرکشش لفظ ہے کہ ہر آدمی اس کے دائرے میں اور خول میں خود تو رہنا پسند کرتا ہے مگر دوسرے کے معاملات میں دخل اندازی کرنے کا، وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس سے امن کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے یہ الفاظ جس پر آج یہ بحث کی جارہی ہے "امن" کا ایک لفظ "عامہ" کا ایک لفظ اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے جو انگریزی

الفاظ ہیں کہ " Law and Order " ان چاروں کی مختلف جزیات میں جاتا ہوں اور اپنے انداز میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جس سے اس معزز ایوان میں یہ بات سامنے آسکے کہ امن عامہ کا لفظ آسانی سے بول دینے کے بعد یہ اپنے اندر کیا معنی پنہاں رکھتا ہے۔

جناب والا! امن کا تصور تو آج کی اس دنیا میں جس میں ہم بس رہے ہیں ان اداروں نے تہہ و بالا کر دیا ہے جو دنیا میں متمدن، دنیا میں مہذب دنیا میں ترقی یافتہ اور دنیا میں امن کے علمبردار تھے میں اس کی طوالت میں جائے بغیر اس بات کو اپنے نقطہ نظر سے یہ سمجھتا ہوں کہ امن کی نئی ترجیحات مقرر ہونی چاہیں۔ اس لئے کہ دنیا میں اب تک امن کے بارے میں جو الفاظ استعمال کیے جاتے تھے ان کو تو ملیامیٹ کر دیا گیا ہے اور اسی کے ساتھ ساتھ " عامہ " کے الفاظ میں، اس " امن " اور " عامہ " کا جو تعلق ہے کہ ہر ایک عام آدمی اس سے کس انداز سے متاثر ہوتا ہے، اور اس کے لئے اس کے حقوق و فرائض ایک آدمی کی شکل میں کس انداز سے اسے میسر آنے چاہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بہت سے معاشرتی اقدار جس سے تمام انسان وابستہ ہیں اس پر اگر ہم بحث کریں تو ایک آدمی کن کن حالات سے دوچار ہے اور وہ کس کس بندے کی وجہ سے ستایا ہوا ہے تو یہ ایک بڑی طویل اور لمبی بحث ہے مگر عموماً یہ ہوتا ہے کہ جب " امن عامہ " کا لفظ آتا ہے تو اس میں اس کا دائرہ ایک پولیس کے گرد گھومتا ہے جس کے متعلق ہم یہ سمجھتے ہیں کہ شاید پولیس اس بات کی ذمہ دار ہے کہ وہ امن و سکون کو قائم کرے، پولیس اس بات سے بری الذمہ نہیں ہے کہ اس سے پوچھ گچھ نہیں ہونی چاہیے اور پولیس کو ہی اس کا سزاوار ٹھہرایا جانا چاہیے۔ حالانکہ حقیقت حال بالکل اس کے برعکس ہے۔ Law جس کا مطلب قانون ہے، جس کا مطلب ہے کہ ہم سب افراد کسی قاعدے اور قانون کے تحت کسی Law میں بندھے ہوئے ہیں اور وہ Law ، بحیثیت انسان، بحیثیت قوم اور بحیثیت ملک اپنے اپنے انداز میں اپنایا ہوا ہے اس کے مطابق اس کی وہ تشریح کرتا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب قانون کی بات ہوتی ہے تو اس کے بعد امن عامہ کا مسئلہ آتا ہے یعنی حکم آتا ہے۔ میں اس معزز ایوان کے روبرو یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا قانون کی دھجیاں صرف پولیس ہی بکھیر رہی ہے یا کہ ہمارے معاشرے کے دیگر ادارے بھی جو امن عامہ کا مسئلہ پیدا کر رہے ہیں کبھی اس پر کسی نے غور کیا ہے؟ کیا اس کے بارے میں کبھی سوچا ہے؟ میں اپنی بات طویل نہیں کروں گا۔ اس لئے کہ میرے معزز رکن فاضل دوست جناب ڈاکٹر وسیم نے چند ایک باتوں کی نشاندہی کر دی تھیں کہ مذہبی فرقہ بندی، ذرائع ابلاغ کا کردار، حاقی صاحب نے Video Cassettes کے بارے میں بھی ذکر کیا کہ وہ کس

طرح سے امن و امان کا مسئلہ ہمارے معاشرے میں پیدا کر رہے ہیں ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمہ پولیس کے متعلق تو یہ کہا جاتا ہے کہ پولیس جب تھانے میں کسی معزز آدمی کو بلاتی ہے تو اس سے اگر اس نے رشوت لینی ہوتی ہے تو اس کی توہین بھی کی جاتی ہے ، اس کو مارا بھی جاتا ہے ۔ یعنی انسان پر جسمانی تشدد یا سختی کی جاتی ہے ۔ مگر جناب والا! مجھے اس بات کا جواب دیجیئے ایک عام آدمی جو قواعد و ضوابط کے تحت ملکی قوانین کی پابندی کرتے ہوئے محکمہ تعلیم میں ان لوگوں کے ہاتھ ستایا جاتا ہے ، جب وہ کسی مدرسے میں کالج میں تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہے ۔ یا اس ادارے میں ملازمت کی تلاش میں جاتا ہے وہ افراد پانچ پانچ دس دس ہزار روپے لے کر ان کو PTC کی ملازمتیں دیتے ہیں تو کیا اس سے امن عامہ میں کوئی خلل نہیں آتا ۔ حالانکہ اس شہری کا یہ حق تھا ، کیونکہ وہ اس ملک کا شہری تھا اگر اس شخص کو استحقاق کی بنیاد پر ملازمت کا موقع میسر ہو تو وہ ملازمت حاصل کر سکے ، وہ اس ادارے میں استحقاق کی بنیاد پر جا سکتا تھا مگر یہ معاملہ اس کے ساتھ ہو گیا اور اس کے گھر کا امن تباہ ہو گیا ، اس کے گھر کا سکون تباہ ہو گیا ۔ مگر کسی نے اس بات کو کبھی نہیں پوچھا کہ پولیس سے دائرہ کار سے باہر بھی امن تباہ کرنے کا ایک ذریعہ ہے یا ایک ادارہ ہے ۔ کبھی اس سے تو پوچھا جائے ۔ اس کے بعد میں یہ کہوں گا کہ ایک آدمی نے سوئی گیس کے لئے درخواست دی ۔ اس کا یہ حق تھا ، اس نے زرضمانت جمع کروائی ۔ تمام قواعد و ضوابط پورے کیے ۔ وہ لوگ کہ جو connection دینے کے پابند تھے ، انہوں نے اس کی راہ میں اس انداز سے روڑے اٹکائے کہ وہ مجبور ہو گیا کہ وہ اس رقم کا بندوبست کرے اس رقم کا کہ جس کے ذریعے اسے Connection مل سکتا ہے ۔ تو میں یہ کہتا ہوں کہ کیا یہ Corruption ، یہ رشوت اور یہ بددیانتی امن عامہ میں خلل کا باعث نہیں بنتی ۔ یقیناً بنتی ہے ۔

اسی طرح جناب والا! میں یہ کہوں گا کہ کئی معزز ادارے ہیں ۔ ان میں ایک صحت کا ادارہ ہے ۔ اس کو انسانیت کا مسیحا کہا جاتا ہے ۔ کبھی آپ اس کا جائزہ لیں ۔ کبھی Basic health unit کا جائزہ لیں ، کبھی آپ ان لوگوں کو چیک کریں کہ جن کی ذمہ داری لگائی جاتی ہے وہ Gazetted officers ہوتے ہیں ۔ وہ اپنی ڈیوٹی کا ایک چوتھائی حصہ بھی ادا نہیں کرتے ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی بے اعتنائی اور اپنے فرائض سے غفلت برتنے کا مرتکب ہونا کیا کسی مجرم کی حیثیت سے نہیں ہے ؟ کیا یہ جرم نہیں ہے ؟ کہ جس فرائضی منصبی پر اسے لگایا جائے اور وہ اپنے فرائض منصبی ادا نہ کرے ؟ کیا اس سے امن عامہ میں خلل واقع نہیں ہو گا ۔ صحافی کو جس منصب پہ لگایا گیا ہے اس سے

اس نے تجاوز کیا ہے۔

جناب والا! اسی طرح حکومت وقت نے اور حکومت پنجاب نے یہ دعویٰ کیا تھا اور بڑے جپاک سے دعوی کیا تھا۔ اور آج ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری حکومت اس بات کی پابندی کرے گی کہ ہم لوگوں کے دروازے پر فوری اور سستا انصاف مہیا کریں گے مگر میں انتہائی افسوس کے ساتھ کہوں گا کہ ہم نے ابھی تک اس طرف ایک قدم بھی نہیں بڑھایا کہ ہم اس کی کوئی پیش بندی کر سکیں۔ اور اسی کے ساتھ میں یہ سمجھتا ہوں کہ امن عامہ کا مسئلہ ان نوجوانوں کی ذہنی Tension کی وجہ سے پیدا ہو رہا ہے کہ جنہوں نے ہم جیسے ناتواں لوگوں کو کندھوں پر اٹھا کر ایوانوں میں پہنچایا۔ اگر ہم ان کے روزگار کے لئے کوئی متبادل اور بہتر بندوبست نہیں کر رہے تو کیا یہ امن عامہ میں خلل کا باعث نہیں ہے۔ میں اپنی تقریر کو آپ کے حکم کے مطابق مختصر کرتے ہوئے کہوں گا کہ امن عامہ کے معاملات میں پولیس کے علاوہ جتنے بھی محکمے شامل ہیں ان کے بارے میں لائحہ عمل مرتب کیا جانا چاہیے۔ پولیس کے بارے میں تو یہ کہا جاتا ہے کہ پولیس کے ایک سپاہی نے پیسے لیے ہیں، رشوت لی ہے کسی ڈی ایس پی نے بددیانتی کی ہے، غلط F.I.R درج کی ہے۔ اس کے خلاف پرچہ بھی درج کر لیا جاتا ہے، اخبارات میں بھی دے دیا جاتا ہے افسران بالا کو بھی شکایت کی جاتی ہے۔ مگر آج تک اس افسر سے، اس سیکرٹری سے، اس ڈپٹی سیکرٹری سے، اس ڈائریکٹر سے کبھی کسی نے نہیں پوچھا کہ جس نے بے انتہا دولت عوام کی لوٹی ہے اور ایسے غیر محسوس طریقے سے لوٹی ہے کہ جس کا ازالہ بھی نہیں ہوتا۔ مگر وہ محلات میں رہتا ہے، وہ کوٹھیاں بھی تعمیر کرتا ہے۔ وہ ملک میں امن عامہ کا مسئلہ بھی پیدا کرتا ہے۔ وہ لوگوں کا روزگار بھی چھینتا ہے لہذا اس بارے میں اس ایوان کو موثر کارروائی کرنی چاہیے۔ تاکہ امن عامہ کے مسئلے میں ہم تمام محکموں کا احاطہ کر سکیں۔ شکریہ جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر۔ سید طاہر احمد شاہ۔

سید طاہر احمد شاہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! اس معزز ایوان میں امن عامہ پر بحث جاری ہے۔ میں اس ضمن میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمارے ملک میں اور ہمارے صوبے میں نظم و ضبط اور امن و امان کی صورت حال پہلے سے بہتر ہے۔ میں اسے خوش آئند تو قرار نہیں دیتا مگر چونکہ ایک تقریر کے لیے وقت مقرر ہوتا ہے اور ہر رکن اسمبلی وضاحت کے ساتھ بات نہیں کر سکتا تو اس لیے میں اپنی تقریر اس طریقے سے شروع کروں گا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ شاہ صاحب! آپ مجھے ایک منٹ کے لیے اجازت دیں گے؟ میں آپ حضرات سے گذارش کرنا چاہوں گا کہ جن دوستوں نے امن و امان پر بحث کرنے کے لیے نام دیئے تھے وہ سب تقریر کر چکے ہیں اگر کوئی اور دوست امن عامہ پر تقریر کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو براہ کرم اپنا نام سپیکر تک پہنچا دے۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب سپیکر! امن عامہ بحال رکھنے کی بنیادی ذمہ داری محکمہ پولیس، پولیس ایڈمنسٹریشن اور سول ایڈمنسٹریشن کی ہے اور ہر حکومت وقت کا یہ فرض بھی ہوتا ہے کہ اپنے صوبے میں، اپنے ملک میں لوگوں کو تحفظ کا یقین دلائے، جان و مال کے تحفظ کا یقین دلائے اور پولیس کی ذمہ داری اس میں سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ ہمارے ملک میں رائج پولیس ایکٹ 1881ء میں بنایا گیا اور پولیس رولز 1934ء میں بنائے گئے۔ اس وقت آبادی کتنی تھی، اس وقت صنعتیں کتنی تھیں۔ اس وقت ٹرانسپورٹ کتنی تھی اس وقت ٹریفک کے مسائل کتنے تھے۔ اس وقت انصاف کی ضرورت کتنی تھی، اس وقت وسائل کتنے تھے اور آج کے زمانہ میں جب اس کا مقابلہ کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ پولیس ایکٹ اور پولیس رولز میں خاصی ترامیم ہونی چاہییں۔ اب تک پولیس رولز میں بہت معمولی ترامیم ہوئی ہیں۔ پولیس کا محکمہ جس کے لفظ "پولیس" کو انگریزی حروف تہجی میں اس طرح سمجھتا ہوں کہ "P" سے "Polite"، "O" سے "Obedient" ہونا چاہیے۔ "L" سے "Loyal" ہونا چاہیے، اور "I" سے "Intellegent" ہونا چاہیے اور "C" سے Cooperative ہونا چاہیے۔ اور "E" سے Efficient ہونا چاہیے۔ میں کچھ اس طریقے سے اس کا مفہوم نکالتا ہوں یا مجھے بتایا گیا ہے، تو میں آپ کی وساطت سے اور اس معزز ایوان کی وساطت سے یہ دیکھتا ہوں کہ یہاں پر ہوم سیکرٹری صاحب اور آئی جی پولیس بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور امور داخلہ سے متعلق کئی دیگر افسران بھی موجود ہیں کیا آج کی ہماری پولیس ان الفاظ کے مفہوم پر پورا اترتی ہے۔ اور دوسری بات میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ پولیس قانون کے اختیارات استعمال کرنے کے لیے بنائی جاتی ہے لیکن تھانوں میں میں پورے وثوق سے اور معذرت سے کہتا ہوں کہ ہماری انتظامیہ اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتی کہ تھانوں میں پولیس رولز کی بنیادی طور پر خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ ایف۔ آئی۔ آر کا مفہوم تو وہی رہتا ہے لیکن جب کوئی سائل اور کوئی مظلوم یا شکایت کنندہ تھانے میں جاتا ہے تو فوری طور پر تھانے میں اس کی رپورٹ درج نہیں کی جاتی۔ پولیس

رولز کا ایک باب ایسا ہے جس کے مطابق تھانے میں کوئی بھی شخص، کسی بھی مرتبے کا ہو سرکاری ہو یا شہری ہو، جب وہ جائے تو یہ پولیس رولز میں درج ہے کہ اس کا وہاں پر اندراج، اس کے اغراض و مقاصد اور وہ وہاں پر جتنی دیر قیام کرے اور جب وہ تھانے سے باہر جائے تو اس کا بھی اندراج روزنامچہ میں جسے Daily Diary کہا جاتا ہے۔ وہاں پر یہ درج ہونا چاہیے مگر ہمارا ایک روائتی قسم کا نظام ہے جسے آج کے سائنسی دور میں ہماری انتظامیہ نے تبدیل نہیں کیا ہے۔ پولیس کی بے پناہ مجبوریاں ہیں، پولیس کے پاس وسائل کم ہیں، پولیس کی تنخواہیں کم ہیں، پولیس کو مراعات کم ہیں۔ میں اس بات سے بھی اتفاق کرتا ہوں، اور یہ بھی حقیقت ہے کہ پولیس کی تعداد بھی حالات سے نپٹنے کے لئے کم ہے پولیس رولز کے مطابق ایک پولیس کانسٹیبل بھی پولیس آفیسر ہے اور ان کے پاس اختیارات کا ایک لمبا چوڑا خزانہ ہے، اس کے پاس لازوال اختیارات ہیں، وہ جس شہری کو بھی قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یا نہ کرتے ہوئے وہ جس کو چاہیں عزت دیں، جس کو چاہیں ذلت دیں، جس کے ساتھ چاہیں انصاف کریں، جس کے ساتھ چاہیں ناانصافی کریں۔ جس کے ساتھ چاہیں وہ ظلم کریں۔ دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا public representative یا جسے منتخب عوامی نمائندہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے اور دوسری طرف پولیس افسران ہوں یا دیگر کسی محکمے کا کوئی افسر ہو وہ سرکاری ملازم ہے، کیا سرکاری ملازم کی انتظام میں بالادستی ہونی چاہیے یا منتخب نمائندوں کی اس نظام میں بالادستی ہونی چاہیے کیونکہ جب ہم عوام کے منتخب نمائندے کسی پولیس افسر کو کسی تھانے میں ٹیلی فون کرتے ہیں جو کہ جدید ذریعہ پیغام رسانی ہے۔ اب فاصلے سمٹ گئے ہیں وقت کم ہو گئے ہیں جب وہاں پر تھانے میں ایک D.S.P ٹیلی فون کرتا ہے تو محرر بڑے ادب کے ساتھ بات کرتا ہے اور وہ اپنے افسر کو کہتا ہے کہ جی ڈپٹی صاحب کا ٹیلی فون آیا ہے۔ ایس ایس پی صاحب کا ٹیلی فون آیا ہے۔ اور جب ایک قوم کا منتخب نمائندہ ٹیلی فون کرتا ہے تو ہم لوگ سنتے ہیں اور وہی محرر کہتا ہے کہ یہ طاہر شاہ کا فون آیا ہے یہ رب نواز خان بول رہا ہے وہاں پر وہ اردو زبان میں صاحب کا لفظ بھی استعمال کرنا نہیں جانتے۔ اور پھر جب ان کو یہ کہا جاتا ہے تو پھر یہ کہہ دیتے ہیں کہ میٹنگوں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ میٹنگز کریں مگر اتنی طویل میٹنگ نہ کریں کہ ایک عام آدمی کی رسائی تو کجا، بلکہ عوام کے منتخب نمائندے بھی رکن اسمبلی بھی، جسے آئین وی آئی پی کہتا ہے جس کا order of precedence میں protocol-wise مقام کا تعین قانون اور آئین نے کیا ہوا ہے اس کا مقام کیا ہے۔ ایک ڈی ایس پی

ٹیلی فون کرتا ہے تو اس پر لازم ہوتا ہے کہ آکر جواب دے۔ مگر ایک عوام کا نمائندہ جب اس کو بار بار ٹیلی فون کرتا ہے تو وہ میسر نہیں آتا۔

جناب والا! ایک انسان جرم کرتا ہے اس کو تو سزا ملنی چاہیئے وہ تو قابل گرفت ہے ہی مگر اس کے لواحقین کا خاص طور پر میں یہاں پر یہ ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ خواتین کا معصوم خواتین کا کیا قصور ہوتا ہے ایک مجرم جو کہ پولیس کی نااہلی کی وجہ سے گرفتار نہیں ہوتا تو خواتین کو تھانے میں لاکر بند رکھا جاتا ہے اگر کوئی ایک شخص کو کسی شخص کو حبس بے جا میں رکھتا ہے تو اس کے لئے تعزیرات پاکستان میں دفعات موجود ہیں تو اس کے خلاف حبس بے جا میں رکھنے کا مقدمہ درج کر دیا جاتا ہے۔ جو پولیس والے معصوم انسانوں کو تھانوں میں حبس بے جا میں رکھتے ہیں کئی کئی دنوں حوالات خانوں میں رکھتے ہیں اور قید تنہائی میں رکھتے ہیں اور ان کا قصور بھی کوئی نہیں ہوتا۔ میں جناب والا! ارباب اقتدار سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں، اب ہماری حکومت ہے مگر جب تک ہم ہی ان کی نشاندہی نہیں کریں گے تو منصوبہ سازی کرتے وقت اس کو پیش نظر نہیں رکھا جائے گا۔

جناب والا! میں ایک مثال دینا چاہتا ہوں کہ میرے شہر میں ایک تھانہ ہے اسلم لودھی وہاں کا انچارج ہے اس نے ایک آدمی کو پکڑنا تھا مجھے صبح پتہ چلا کہ وہ ایک خاتون کو اور چار بے گناہ اشخاص کو پکڑ کر لے گیا۔ میں نے ٹیلی فون کیا تو پتہ چلا کہ صاحب بہادر اپنے تھانے میں موجود نہیں ہیں۔ میں نے ڈی ایس پی کو ٹیلی فون کیا تو پتہ چلا کہ افسران بالا کا منظور نظر ہے شاہ صاحب، میں تو اس کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا۔ میں پولیس کے مہتمم ضلع سے شکایت کی، انہوں نے کہا شاہ صاحب ہم ملزموں کو کیسے پکڑیں۔ میں نے کہا کہ ان بے گناہ لوگوں کا کیا قصور ہے۔ میرے اس استفسار سے یہ ہوا کہ پرچہ کسی اور کے خلاف ہونا تھا، ان لوگوں کو بھی پرچے میں ملوث کر لیا گیا اور سارا دن ان کو پاؤں میں بیڑیاں پہنا کر وہاں پہ رکھا گیا جناب سپیکر! اگر آپ نے اس ملک میں قوانین پر امن عامہ کی صورت حال کو بہتر بنانا ہے تو پہلے پولیس کو اور پولیس رولز کی قانون کی پابندی کرنا ہوگی اور معصوم انسانوں کی عزتوں سے ان کو کھیلنے سے روکنا پڑے گا جناب والا! دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب ہمارا پی اے یا ہمارا کوئی نائب کسی افسر کو ٹیلی فون کرتا ہے تو وہ لوگ کہتے ہیں کہ جی لائن پر پہلے لائیں۔ ہمیں اس سے کوئی فرق

نہیں پڑتا کہ ہم کسی صاحب بہادر کی خدمت میں ٹیلی فون پر پہلے حاضر ہو جائیں، مگر اس بات کا فیصلہ ہونا چاہیے کہ پہلے لائن پر ان کو آنا چاہیے یا پہلے ٹیلی فون لائن پر ہم لوگوں کو آنا چاہیے۔

جناب والا! اس میں آپ دیکھیں کہ ماضی میں یہ ایک عوامی دور کے نام سے شروع ہوا تھا یہ جو عدم تفاوت ہے معیشت میں، یہ جو تعلیمی اداروں میں استاد اور شاگرد ایک دوسرے کا شفقت اور احترام کا رشتہ ٹوٹ گیا تھا یہ اس عوامی دور کی پیداوار ہے جس کا ہم نے ہی آغاز کیا تھا۔ آج بیٹا باپ کا نافرمان ہے، آج شاگرد استاد کا نافرمان ہے، آج مزدور صنعت کار کی پرواہ نہیں کرتا، اور آج دہقان زمین کا مالک کی پرواہ نہیں کرتا یہ ساری اس عوامی دور کی پیدا کردہ خرابیاں ہیں جو کہ آج تک چلی آرہی ہیں۔

جناب والا میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ جو تھانوں میں مقدمات کم ہونے یا مقدمات زیادہ درج ہونے میں کسی پولیس افسر کی efficiency یا اس کے خلاف کارروائی کا سلسلہ ہے یہ مقدمات کی تعداد پر منحصر نہیں ہونا چاہیے۔ یہ دیکھنا چاہیے کہ مقدمات کتنے درج ہوئے ہیں اور کتنے مقدمات میں تعداد کے لحاظ سے کتنے صحیح ملزمان گرفتار کیے گئے۔ کتنی ڈکیتی کی وارداتیں ہوئی ہیں اور کتنی چوری کی وارداتیں ہوئی ہیں جن کی برآمدگی ہوئی ہے۔ مگر جہاں میں پولیس کے خلاف بات کرتا ہوں وہاں میں اپنی معلومات کے مطابق یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ترقی پذیر ممالک کے مقابلے میں ہمارا rate of detection کیا ہے کہ وہاں پر جرائم پیشہ افراد کے مقدمات کے سلسلے میں detection ، نشان دہی صرف بیس فی صدہ اور ہمارے ہاں اللہ کے فضل و کرم سے ہمارے صوبے میں تقریباً ستر فی صد ہے۔ تو اگر کسی پولیس افسر کی appreciation کا، یا ترقی کا معیار کارکردگی یہ بنایا جائے کہ اس کے تھانے میں کتنے مقدمات درج ہوئے اور کتنوں کی detection ہوئی۔ اس نے کتنے ملزمان کو گرفتار کیا اور کتنے ملزمان مجرم ٹھہرائے گئے۔ اس طریقے سے ہم زیادہ بہتر نظام کو چلا سکتے ہیں۔ آج نوجوان طبقہ بے روزگاری اور معاشی ناہمواری کی وجہ سے جرائم میں ملوث ہو رہا ہے۔ آج ہم اعلیٰ تعلیمی اداروں سے فارغ التحصیل ہونے والے غیر طالب علموں کے بارے میں خبریں پڑھتے ہیں (وقت ختم ہونے کی گھنٹی بجی)۔

جناب سپیکر! آپ سے میری استدعا ہے کہ اگر میں کوئی غیر متعلقہ بات کروں تو مجھے آپ کہہ دیں۔ میں ابھی اپنی تقریر ختم کر دیتا ہوں۔ لیکن میں معاشرے کی بہتری کے لیے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ ضرور باتیں کریں، مگر ذرا مختصر فرمائیں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ آج حالت یہ

ہے کہ ہماری یونیورسٹیاں، کالج اعلےٰ تعلیمی ادارے اور ان کے ہوسٹل اسلحہ خانے بن چکے ہیں۔ آج سب سے زیادہ اسلحہ اگر کسی کے پاس ہے تو وہ طلباء کے پاس ہے یا سابق طلباء کے پاس ہے۔ جناب والا! ہمیں اس امن امان کو بہتر بنانا ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہماری حکومت نے کی ایک بہت بڑی پالیسی وضع کی ہے۔ جب تک ہم بیروزگاری اور بے راہروی کو ختم نہیں کریں گے۔ جب تک ہم ناجائز اسلحے کو برآمد نہیں کریں گے۔ جب تک ہم تعلیمی اداروں کو اسلحے سے پاک نہیں کرتے، ہمیں امن و امان کی صورتحال کو بہتر بنانے میں اس حد تک کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی جتنی ہماری خواہش ہے، یا جتنی کسی بھی حکومت کی خواہش ہونی چاہیے۔ تو اس سلسلے میں ہمیں منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔

جناب والا! چونکہ امن و امان کا تعلق corruption کے ساتھ ہے۔ ہمارے ہاں محکمہ Anti-corruption ہے۔ اگر اس محکمے کو corruption deptt کا نام دیا جائے تو یہ کوئی عجیب بات نہ ہو گی۔ پھر ماضی میں ایک پالیسی بنائی گئی کہ محکمہ Anti Corruption میں مختلف محکموں سے Engeneering Deptt اور ہر شعبے میں سے افسران لیے جاتے ہیں جو کہ Deputation پر جاتے ہیں۔ انہیں پتا ہوتا ہے کہ ہم نے وقتی طور پر، سال، دو سال یا تین سال اس محکمے میں کام کرنا ہے اور پھر اپنے Parent Deptt میں ان کی repatriation ہونی ہے تو وہ رولز کے مطابق کوئی فیصلہ نہیں کرتے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ محکمہ Anti corruption کو بہترین بنیادوں پر استوار کیا جائے۔ ہمارے معاشرے میں پولیس میں بھی ایسے افسران موجود ہیں جن کی دیانتداری پر کوئی شبہ نہیں کرتا۔ ان کی شہرت علاقوں میں سب لوگ جانتے ہیں۔ عوامی نمائندگان کا کردار یا افسران کا کردار ایک دوسرے سے ڈھکا چھپا نہیں ہوتا۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ محکموں سے Deputation پر۔ Anti corruption Deptt میں افسران کے بھیجے جانے کی پالیسی کو ترک کیا جائے۔ محکمہ پولیس میں سے یا براہ راست لوگوں سے Anti Corruption کا پاک اور صاف محکمہ بنایا جائے تاکہ وہ انصاف کی بنیادوں پر فیصلہ کر سکیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک Welfare State میں ویلفیئر پولیس کا تصور یہ ہے۔

Police should be friend . guide and gauard to the public

میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا پولیس کو عوام الناس اپنا محافظ، اپنا رہنما اور اپنا دوست تصور کرتے ہیں۔

ہر ذی شعور شخص میرے سوال کا جواب نفی میں دے گا۔

جناب سپیکر! ایک اور بات یہ بھی ہے کہ اس وقت قانون کا اطلاق یکساں طور پر نہیں ہوتا۔ بااثر شہریوں کے لیے، بااثر شخصیات کے لیے اور دولت مند حضرات کے لیے قانون دوسرے طریقے سے استعمال کیا جاتا ہے اور ایک عام شہری کے لیے، جس کے پاس اثر نہیں ہے، جس کے پاس کسی کا ضمیر خریدنے کے لیے دولت نہیں ہے، اس پر قانون کا اطلاق دوسرے طریقے سے کیا جاتا ہے۔ ایک ہی معاشرے میں، ایک ہی صوبے میں، ایک ہی تھانے میں دو طبقات کے ساتھ قانون کی تشریحات اور ترجیحات اور اس کا استعمال دو طریقوں سے جب ہوتا ہے تو پھر انصاف نہیں ملتا۔ اور جب انصاف نہیں ملتا تو پھر مایوسی پیدا ہوتی ہے اور پھر جب مایوسی پیدا ہوتی ہے تو پھر اس کا منطقی نتیجہ ہوتا ہے کہ مایوسی ہمیشہ تخریب کو جنم دیتی ہے اور پھر وہ انسان جو ایک امن پسند اور قانون پسند شہری ہوتا ہے وہ جرم کی طرف راغب ہوتا ہے۔ پھر وہ تمام ضابطہ اخلاق تمام قواعد اور تمام قوانین کو ملیامیٹ کرنے پر تیار ہو جاتا ہے۔

جناب والا! میں آپ کی وساطت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج عام شہری عدم تحفظ کا شکار ہو گیا ہے بچے جب تک سکولوں سے واپس نہیں آجاتے ان کے والدین کو چین نہیں آتا۔ کوئی علم نہیں ہوتا کہ کس وقت کوئی ڈاکو، کوئی چور یا کوئی غنڈہ دندناتا ہوا بندوق اور پستول کی نالی سے کسی گھر کا صفایا کر کے چلا جائے اور ہماری پولیس ان پر گرفت کرنے میں، ان کو گرفتار کرنے میں اور انہیں کیفر کردار تک پہنچانے میں ناکام رہتی ہے۔ اس نوعیت کے ہمارے ہاں بے شمار مقدمات ہیں جو لمبے عرصے سے چلے آ رہے ہیں۔ جناب والا! یہاں پر اسلحہ کی فراہمی کا یا لائسنسوں کا ذکر کیا گیا۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پروٹوکول کے لحاظ سے اراکین اسمبلی کا منصب کہاں ہے؟ اگر ایک ریٹائرڈ کرنل، ایک ریٹائرڈ میجر، اگر ایک ریٹائرڈ فوجی کا اس قسم کا استحقاق ہے کہ جب وہ ریٹائر بھی ہو جاتا ہے تو وہ اپنے تحفظ اور اپنے ذاتی استعمال کے لیے بغیر لائسنس کے اور بغیر لائسنس کی فیس کے اسلحہ رکھ سکتا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کو یہ بھی تجویز دینا چاہتا ہوں کہ اراکین اسمبلی پر حصول اسلحہ لائسنس کی پابندی نہیں ہونی چاہیے۔ بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ اراکین اسمبلی، جو کہ عوام کے منتخب نمائندے ہیں اور اس لحاظ سے ان کا معاشرے میں ایک بڑا مقام ہے، ان پر فیس کا اطلاق بھی نہیں ہونا چاہیے۔ اور ان پر لائسنس کا بھی اطلاق نہیں ہونا چاہیے وہ جو اسلحہ چاہیں، اپنی جان و مال کی حفاظت کے لیے اپنے پاس رکھ سکیں۔ البتہ اس اسلحے کا متعلقہ انتظامیہ کے پاس وہ اندراج کرائیں کہ ہمارے پاس یہ اسلحہ ہے۔

جناب والا! جب تک قوانین پر عملدرآمد صحیح طریقے سے نہیں ہوگا اور اس کا سب پر یکساں اطلاق نہیں ہوگا اور جناب والا جب تک بے روزگاری کو ختم نہیں کیا جائے گا جب تک معاشی عدم تفاوت اور اس میں جو تفریق ہے اور ہوس زر ختم نہیں ہوگی، جب تک یونیورسٹیوں کو، جب تک کالجوں کو اسلحہ خانوں کی بجائے کتابوں کے مرکز نہیں بنایا جائے گا اس وقت تک ہمارے صوبے میں امن و امان ٹھیک نہیں ہو سکتا۔

جناب والا۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور ایک بات اور کرنا چاہوں گا، ممکن ہے کہ اس سے اتفاق کیا جائے یا نہ کیا جائے کہ سول انتظامیہ اور پولیس انتظامیہ دونوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ امن و امان بحال رکھیں۔ ماضی میں ایک مرتبہ ہم نے یہ سنا تھا پڑھا تھا کہ تجرباتی طور پر یہاں پر بھی بڑے شہروں میں یا چند شہروں میں Police Commissionerate قائم کئے جا رہے ہیں۔ ہندوستان میں اور برطانیہ میں تو Police Commissionerate ہیں۔ میری معلومات کے مطابق ہندوستا کے کئی شہروں میں ہیں۔ تو اگر Police Commissionerate کا نظام اگر کلی طور پر نہیں تو تجرباتی طور پر کر دیا جائے بڑے بڑے شہروں میں Police Commissionerate کا نظام قائم کر دیا جائے۔ کیونکہ انتظامی اختیارات کے سلسلے میں یہ ہے کہ اگر ایک طرف کوئی گڑبڑ ہو جاتی ہے، ایک مجسٹریٹ صاحب فائرنگ کا حکم دیتے ہیں۔ ڈی ایس پی صاحب فائرنگ کر دیتے ہیں۔ کوئی انسان مرجاتے ہیں۔ چونکہ اس میں ان دونوں کا آپس میں تعلق ہوتا ہے تو وہ ایک دوسرے کے ساتھ ملی بھگت کے ساتھ عدالتی تفتیش کو بھی اپنے مقاصد کے مطابق ڈھال لیتے ہیں۔ حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر Police commissionerate قائم کر کے ان کو انتظامی صوابدیدی اختیارات دے دیے جائیں تو پھر وہ عدلیہ کو جوابدہ ہوں گے۔ اور انتظامیہ کو جوابدہ نہیں ہوں گے۔ اگر یہ تجربہ کر لیا جائے تو ممکن ہے کہ صورتحال کی اصلاح ہو سکے۔ شکریہ جناب والا!

جناب ڈپٹی سپیکر۔ شیخ محمد طاہر رشید صاحب۔

ملک اقبال احمد خاں لنگڑیال۔ جناب والا۔ کورم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ یہ ہمارا آخری سپیکر تھا اگر آپ کورم کی نشاندہی نہ بھی کرتے تو میرے خیال میں معاملہ ختم ہونے والا تھا۔ حاجی لنگڑیال صاحب!

ملک اقبال احمد خاں لنگڑیال ۔ ٹھیک ہے جناب ۔ میں اپنا اعتراض واپس لیتا ہوں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ شیخ محمد طاہر رشید صاحب تشریف رکھتے ہیں ؟ آپ کے پاس دس منٹ ہیں ۔

شیخ محمد طاہر رشید ۔ جناب والا! پرسوں کو تقریر کرنے کے لئے حکم ملا ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جی جناب!

شیخ محمد طاہر رشید ۔ جناب والا! پرسوں کے لئے تجویز ملی ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ ٹھیک ہے! اگر آپ آئندہ کے لئے وقت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو انشاء اللہ آپ کو اگلے دن وقت دیا جائے گا ۔

شیخ محمد طاہر رشید ۔ جناب والا! بڑی مہربانی ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ چونکہ اب کوئی صاحب امن عامہ پر تقریر نہیں کرنا چاہتے اور وقت بھی ختم ہو رہا ہے ۔ لہٰذا اجلاس کی کارروائی آئندہ اتوار چار بجے سہ پہر تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی اتوار 3 مارچ 1991ء چار بجے سہ پہر تک کے لئے ملتوی کی گئی)

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا چوتھا اجلاس

اتوار، 3 مارچ، 1991ء

(یک شنبہ، 16 شعبان، 1411ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں شام 4 بجکر 55 منٹ پر منعقد ہوا۔ جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ
لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا
فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝

پارہ ۔۵۔ سورہ النساء (آیت ۳۵)

اے ایمان لانے والو! انصاف کے علمبردار اور خدا واسطے کے گواہ بنو اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔ فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب، اللہ تم سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہے لہذا اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو۔ اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔

وما علینا الا البلاغ

میاں منظور احمد موحل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔۔۔ جناب سپیکر میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اجلاس آج چار بجے کے لئے بلایا گیا تھا۔ پچھلے اسمبلی میں بھی اکثر یہ مسئلہ اٹھایا گیا۔ اس اسمبلی میں بھی اس مسئلہ کو اٹھایا گیا ہے ۔ جناب والا جو وقت ہمیں دیا جائے کم از کم اس کی پابندی کرنا چاہیے ۔ اس میں جو رول 12 ہے وہ بالکل واضح ہے ۔

یہ آپ کے بارے میں ہے ۔

12. "In addition to the specific functions and powers provided by these rules, the Speaker shall take the Chair at every sitting of the Assembly at the hour to which the Assembly was adjourned at the last sitting or at the hour at which the Assembly has been summoned to meet."

جناب والا کو کرسی صدارت عین اس وقت سنبھال لینی چاہیئے ۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ کورم پورا نہیں ہوتا اس لئے آپ تشریف نہیں لاتے تو میں یہ کہوں گا کہ جناب والا جب وقت مقرر کر دیا گیا ہے ۔ اگر آج آپ چار بجے تشریف لاتے کورم بھی نہ ہو، تو دوستوں کو پتہ چل جاتا کہ سپیکر صاحب عین وقت مقررہ پر اپنی کرسی صدارت پر آجاتے ہیں تو ہر ایک اس طرح آئے گا ۔ اب جناب والا دس بجے صبح جو وقت مقرر ہوتا ہے تو لوگ یہی تصور کرتے ہیں کہ اجلاس ساڑھے دس یا پونے گیارہ شروع ہو گا تو میں جناب والا یہی کہوں گا کہ آئندہ ہمیں اس چیز کا خیال رکھنا چاہیئے کیونکہ ہم قانون بنانے والے ہیں اور آپ اس قانون ساز ادارے کے سربراہ ہیں تو ہمیں اس کی مکمل طور پر پابندی کرنا چاہیئے یا اس بارے میں ایک فیصلہ ہو جائے کہ چار کا مطلب ساڑھے چار ہو گا یا دس کا مطلب ساڑھے دس ہو گا ۔

جناب سپیکر ۔ میاں منظور احمد موحل صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر درست ہے ۔ اور میں یہ کہوں گا کہ ہمیں اجلاس کے بارے میں چار بجے کی بجائے اس کو تھوڑا سا آگے کر لینا چاہیئے ۔ چار بجے شام کی بجائے اگر ساڑھے چار بجے کر لیا جائے تو بہتر ہو گا ۔ اس لیے کہ یہ عصر کی نماز کا وقت ہوتا ہے ۔ عصر کی نماز ساڑھے چار بجے تک پڑھی جا سکتی ہے ۔ اگر چار بجے اجلاس ہو اور پھر ساڑھے چار بجے عصر کی نماز کے لیے پھر ملتوی کیا جائے ۔ میرے خیال میں آئندہ اجلاس چار بجے کی بجائے ساڑھے چار بجے کر دیا جائے ۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے ۔

جناب فرید احمد پراچہ ۔ جناب سپیکر ، پوائنٹ آف آرڈر ! گذشتہ اجلاس میں بھی ہمارے صحافی

حضرات کے رویہ کے بارے میں تحریک پیش ہوئی اور آپ نے بھی توجہ دلائی کہ یہ پارلیمانی روایت کی تربیت کا ایک عرصہ ہے اور ان صحافی حضرات کو بھی اس میں تربیت حاصل کرنی چاہیئے۔ آپ کے توسط سے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ گذشتہ روز روزنامہ "پاکستان" میں جھلکیوں میں اس ایوان کے ایک رکن کا نام لئے بغیر یہ لکھا گیا کہ جب تک بحث کے دوران آئی جی صاحب یہاں موجود تھے تو پولیس کے حق میں بولتے رہے اور جب آئی جی صاحب اٹھ کر چلے گئے تو انہوں نے پولیس کے خلاف بولنا شروع کر دیا۔ یہ بات امر واقع کے خلاف ہے۔ نہ ایسا کوئی واقعہ ہوا ہے اور نہ ہی کسی رکن نے کسی منافقت سے کام لیا ہے۔ اس لیے آپ کے توسط سے عرض کرنا ہے کہ اس قسم کی صحافت کے سلسلہ میں آپ توجہ فرمائیں اور صحافی حضرات کو ان کے مقام کا شعور دلائیں۔

جناب سپیکر۔ شکریہ فرید احمد پراچہ۔ میں آپ کی بات کی تائید کرتا ہوں کہ غیر ذمہ داران رپورٹنگ اسمبلی کے وقار کو مجروح کرتی ہے اور اخبار کے وقار کو اور زیادہ مجروح کرتی ہے۔ ان باتوں سے ہمیشہ اجتناب کرنا چاہیے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

راجباہ کی صفائی کے لیے اقدام

☆17۔ ڈاکٹر عاور علی شاہ۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ـــــ

(الف) تحصیل کبیر والہ کے گھگھ اور درکھانہ کے تقریباً بیس چکوک کو کون کون سے راجباہ پانی مہیا کرتے ہیں اور کیا کبھی ان کی صفائی کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس علاقہ کو پانی مہیا کرنے والے مائنر بالکل بند پڑے ہیں؟

(ج) اگر جزحائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مستقبل قریب میں ان کی صفائی اور کھدائی کرنے کا کوئی پروگرام حکومت کے زیر غور ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی (سردار ذوالفقار علی خاں کھوسہ)

(الف) تحصیل کبیر والہ کے چکوک کو مندرجہ ذیل راجباہ جات اور مائنر پانی مہیا کرتے ہیں۔

ا۔(i) گگھ راجباہ (ڈسٹری بیوٹری) (ii) دوران پور مائنر (iii) پپلی مائنر

II۔ (i) در کھانہ راجباہ ۔(ڈسٹری بیوٹری) (ii) جڑالہ مائنر (iii) مودی مائنر (iv) ڈانگرہ مائنر راجباہ گگھ اور پپلی مائنر کی مرمت ISRP منصوبہ (بحالی انہار) کے تحت جاری ہے ۔ راجباہ در کھانہ کی صفائی سالانہ بندی 90۔1989 میں کی گئی تھی ۔ علاوہ ازیں محکمہ کا فیلڈ عملہ بھی وقتاً فوقتاً صفائی کرتا رہتا ہے ۔

(ب) درست نہ ہے ۔

(ج) جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں نہ ہے ۔ راجباہ در کھانہ کی صفائی سالانہ بندی 90۔1989 میں کرائی گئی تھی ۔ راجباہ گگھ اور پپلی مائنر کی مرمت ISRP منصوبہ (بحالی انہار) کے تحت کی جا رہی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ ڈاکٹر صاحب کوئی ضمنی سوال ہے ؟

ڈاکٹر محاور علی شاہ ۔ انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ راجباہ ترکھانہ کی سال 90 ۔ 1989 ء میں سالانہ بندی کے دوران صفائی کی گئی تھی ۔ میری گذارش یہ ہے کہ کتنے عرصے کے بعد اس کی صفائی کی گئی اور اس پر کتنی لاگت آئی تھی ۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی ۔ یہ تفصیل میرے پاس موجود نہیں ہے لیکن میں محکمہ سے حاصل کر کے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں پیش کر دوں گا ۔

جناب سپیکر ۔ ڈاکٹر صاحب ، وزیر آبپاشی و قوت برقی فرما رہے ہیں کہ فوری طور پر آپ کو اس کا جواب فراہم نہیں کر سکتے لیکن اس کا جواب ایوان کی میز پر رکھ دیں گے ۔

ڈاکٹر محاور علی شاہ ۔ جناب سپیکر! سردار صاحب نے فرمایا ہے کہ آئی ایس پی آر کے تحت گگھ اور پپلی مائنر کی صفائی کی جا رہی ہے ۔ یہ اس صفائی کے بارے میں بتا سکیں گے کہ یہ صفائی کب تک مکمل کر لی جائے گی ۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی ۔ جناب سپیکر! یہ چند مائنر نہیں ہیں بلکہ یہ سات سو سے زائد مائنر ہیں آئی ایس آر پی کے تحت جن پر کام ہو رہا ہے ۔ اور اس وقت بھی بیک وقت دو سو مائنر پر صفائی کا کام جاری ہے اگر یہ تفصیل چاہیئے تو میں بعد میں ایوان کی میز پر رکھ دوں گا ۔

جناب سپیکر ۔ ڈاکٹر صاحب کا مطالبہ یہ ہے کہ کیا آپ یہ فرمانے کی پوزیشن میں ہیں کہ کب تک ان

کی صفائی مکمل ہو جائے گی۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب سپیکر، اندازاً میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس مالی سال کے دوران اس کی تکمیل ہو جائے گی۔

ڈاکٹر خاور علی شاہ۔ جناب والا، سردار صاحب نے فرمایا ہے کہ دو راجباہ اور پانچ مائنر پانی سپلائی کرتے ہیں ایک راجباہ کی تو سال 90 ۔ 1989ء کے دوران صفائی ہو گئی تھی اور دوسرے راجباہ کے بارے میں سردار صاحب نے فرمایا ہے کہ اس مالی سال میں اس کی صفائی ہو گی لیکن جو باقی پانچ مائنر رہ گئے ہیں اس کے بارے میں بھی کوئی مہربانی ہو سکے گی۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب سپیکر، میں نے ایک ضمنی سوال کے جواب میں بتایا تھا کہ کم و بیش سات سو ایسی سکیمیں ہیں کہ جن پر کام ہونا ہے۔ یہ چار سالہ منصوبہ ہے۔ جن میں سے تقریباً دو سو سکیمیں اس وقت زیر تکمیل ہیں۔ جوں جوں ہمیں سکیموں کے لیے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ سے کلیرنس ملتی جائے گی ان سکیموں کو ٹیک اپ کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر۔ ڈاکٹر صاحب کا سوال یہ ہے کہ کیا ان کو بھی آپ زیر غور لانے کے لیے تیار ہیں۔ ان راجباہ کی صفائی کے لیے آپ کا محکمہ کچھ اقدام کرے گا۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب والا، یہ تو ایک نیا سوال بن جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی نوعیت ہی کچھ اور ہے۔ پہلے تو انہوں نے مائنرز کے بارے میں پوچھا تھا کہ اس علاقے میں مائنرز کتنے ہیں۔

جناب سپیکر۔ لیکن ان کا مطلب تو آپ سمجھتے ہیں۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جی ہاں، جناب سپیکر میں ان کی بات کو سمجھتا ہوں۔ لیکن وہ لسٹ کہ جو سات سو بیس کے قریب ہے وہ آئی ایس آر پی نے لیے ہوئے ہیں وہ لسٹ دیکھ کے بتا سکتا ہوں اگر دو چار ہوتے تو مجھے یاد ہوتا۔

جناب سپیکر۔ تو آپ ان پر غور کرنے کے لیے تیار ہیں۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب والا، غور تو ضرور کریں گے۔

جناب سپیکر۔ اگلا سوال ڈاکٹر خاور علی شاہ صاحب۔

جناب ریاض فتیانہ۔ جناب سپیکر، اسی سلسلہ میں میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر۔ ڈاکٹر صاحب تو مطمئن ہو گئے ہیں لیکن آپ کا اطمینان نہیں ہوا۔

جناب ریاض فتیانہ۔ کیا مجھے بات کرنے کا حق حاصل نہیں۔

جناب سپیکر۔ آپ کو حق ہے۔ اگر آپ بات کرنا چاہیئے تو بالکل کریں۔

جناب ریاض فتیانہ۔ کیا معزز وزیر آبپاشی اس امر کی وضاحت فرمائیں گے کہ نہر یا راجباہ کی صفائی کتنے عرصے بعد کی جاتی ہے۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب سپیکر، اس کے لیے تازہ سوال دے کر جب بھی چاہیں پوچھ سکتے ہیں۔

مہر سعید احمد ظفر۔ جناب والا، یہ ایک پالیسی فیصلہ ہے جس کے بارے میں سردار صاحب کو بطور منسٹر پتا ہونا چاہیئے کہ کتنے عرصے کے بعد کس مائنر یا راجباہ کی صفائی کی جاتی ہے۔ ایک سال بعد، دو سال بعد تین سال بعد یا چار سال بعد۔

ایک معزز ممبر۔ اور جناب والا، اس کی صفائی کون کنڈکٹ کرتا ہے۔

جناب سپیکر۔ آپ اپنی باری پر یہ ضمنی سوال پوچھیئے گا۔ ابھی تو سوال ریاض فتیانہ صاحب کی طرف سے ہے کہ عموماً صفائی کتنے عرصے کے بعد کی جاتی ہے۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب سپیکر۔ میں یہاں کوئی پالیسی سٹیٹمنٹ تو نہیں دے سکتا کہ ہر علاقے میں نہروں اور راجباہوں میں فرق ہوتا ہے۔ کسی میں سلٹ زیادہ ہوتی ہے اور کسی میں کم۔ میں پالیسی دیکھے بغیر عرض کر رہا ہوں۔ اس کے لیے میں کوئی Undertaking نہیں دے رہا۔ وہ تو میں پالیسی پڑھ کے ایوان کے سامنے بیان کر سکوں گا۔ لیکن مختلف ضلعوں میں بھی نہروں کی اور مائنرز کی مختلف نوعیت ہے دوسرا یہ ہے کہ مائنرز کی دستیابی بھی اس میں ایک شرط ہے تو جہاں زیادہ خراب حالت ہو وہاں ہم پہلے ٹیک اپ کر لیں گے جہاں نسبتاً کم ہو وہاں بعد میں کر لیں گے۔ اس کام کے لئے مائنرز کی دستیابی بھی ایک اہم پہلو ہے۔

جناب سپیکر۔ میرا خیال ہے کہ آپ اب اگلے سوال پر آجائیے گا۔ میاں شہباز صاحب ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں ـــ میرا خیال ہے کہ اگلا سوال ٹیک اپ کر لیں، کیونکہ سوال کے محرک تو مطمئن ہو گئے ہیں

میاں شہباز احمد۔ وہ تو مطمئن ہو گئے لیکن ہم تو مطمئن نہیں ہوئے جناب، مسئلہ یہ ہے کہ لاہور

کے جتنے راجباہ ہیں میں ان کے متعلق وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کئی کئی سالوں سے ان کی صفائی نہیں ہوئی۔ اب ذرا یہ بھی بتا دیں کہ ضلع لاہور میں جو راجباہ ہیں ان کی صفائی کتنے سالوں کے بعد ہوتی ہے۔

جناب سپیکر۔ اس سوال کا جواب وہ دے چکے ہیں۔

میاں شہباز احمد۔ نہیں جی کئی سالوں سے ان کی صفائی نہیں ہو رہی دس دس سالوں سے نہیں ہو رہی ہے اس کے متعلق اگر وضاحت کر دیں تو زیادہ بہتر ہے۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب والا میں آپ کی وساطت سے میاں شہباز احمد کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں کئی سالوں سے وزیر آبپاشی نہیں ہوں، مجھے غالباً دو اڑھائی ماہ ہوئے ہیں، اگر یہ میرے پاس تشریف لائیں تو میں ہر ممکن ان کو مطمئن کرنے کی کوشش کروں گا۔ میں نے ویسے جواباً عرض کیا ہے کہ ہمارے لیے کام شروع کرنے کے لئے فنڈز کی Availablity بھی ایک اہم پہلو ہے اور جن نہروں کا یا راجباہوں کا لاہور شہر کا ذکر کر رہے ہیں اگر یہ مجھے بتا سکیں تو میں ان کے ساتھ موقع پر جا کر انہیں دیکھنے کے لیے تیار ہوں اور اگر ان کی حالت اس قدر بری ہوئی تو ہم پہلی فرصت میں ان کو لے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر۔ ملک اقبال احمد خان لنگڑیال ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں۔

ملک اقبال احمد خان لنگڑیال۔ جناب والا! ابھی انہوں نے فرمایا کہ میں تو ابھی منسٹر بنا ہوں اس میں کسی کا قصور تو نہیں ایجوکیشن کی بجائے اگر آبپاشی دی گئی ہے ویسے بھی یہ زمیندار ہیں اور جانتے ہیں، میرا ان سے سوال یہ ہو گا کہ ان کی صفائی محکمہ کرواتا ہے یا لوگوں سے کروائی جاتی ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب والا یہ سوال اس سے متعلقہ تو نہیں ہے لیکن میں بحیثیت ایک کاشتکار کے ان کو جواب دے دیتا ہوں۔ بعض علاقوں میں کاشتکاران مل کر محکمہ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ اپنے راجباہ کی صفائی خود کرنا چاہتے ہیں ہمیں اجازت دی جائے۔ اور میں ضلع ڈیرہ غازی خان کی مثال دے سکتا ہوں کہ وہاں پر اس طرح ہوا ہے۔ ورنہ دوسری حالت وہی ہے جو میں یہاں پر آپ کی وساطت سے عرض کر چکا ہوں۔ سات سو کچھ سکیمیں اس وقت ہیں جن پر کام ہو رہا ہے کچھ پی لینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کے پاس منظوری کے لئے رکھی ہوئی ہیں، اور جوں جوں وہاں سے منظور ہوتی جائیں گی ہم لیتے

جائیں گے۔

جناب سپیکر۔ کھگہ صاحب آپ کوئی سوال کرنا چاہتے ہیں؟

پیر محمد شاہ کھگہ۔ جناب والا جو سوال میں کرنا چاہتا تھا وہ یہ تھا کہ پنجاب حکومت ہر سال نالوں کی یا نہروں کی کھدائی کے لئے ایک رقم مخصوص کرتی ہے۔ ان میں ترجیحات محکمہ بناتا ہے یا منسٹر صاحب بناتے ہیں یا سیکرٹری صاحب بناتے ہیں، اس کا طریقہ کار کیا ہوتا ہے۔ اور دوسرا جس طرح میرے بھائی لنگڑیال صاحب نے سوال کیا ہے، کیا وہ یہ کام کاشتکاروں سے کرواتے ہیں یا محکمہ اسے ٹھیکے پر دیتا ہے؟ اس چیز کی اگر وہ تھوڑی سی وضاحت فرما دیں تو بہتر ہوگا۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب والا میرے تین چار مرتبہ جواب دینے پر شاہ صاحب غور نہیں فرما رہے تھے، میں تو ان کے سوال کا جواب دے چکا ہوں، بعض جگہوں پر کاشتکار مل کر اپنے راجباہوں کی صفائی محکمہ کی منظوری سے کر لیا کرتے ہیں، ورنہ محکمہ اپنے فنڈز کی دستیابی کو دیکھتے ہوئے جو اہم ترین منصوبے ہوتے ہیں انہیں پہلے لیتا ہے اور بتدریج باقی منصوبے بھی اس طرح لے لئے جاتے ہیں۔ میں یہ پہلے عرض کر چکا ہوں لیکن شاہ صاحب سن نہیں رہے تھے۔

پیر محمد شاہ کھگہ۔ سردار صاحب کا جواب میں نے سن لیا ہے۔ مگر میں ایک چھوٹی سی مثال دیتا جاؤں کہ اس دفعہ ہمارے لئے 90 لاکھ روپیہ مختص کیا گیا تھا، جس میں ہمیں کہا گیا تھا کہ چار نہریں ہیں جو ہم کھدائی کروائیں گے۔ اب چونکہ وہ سیزن بھی ختم ہو چکا ہے اور ابھی تک ان چار نہروں میں سے کسی ایک نہر پر بھی کام شروع نہیں ہوا۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ اس کا ذمہ دار کون ہے؟ اور ہم کس سے پوچھیں؟ ہمیں سال کے شروع میں بتایا جاتا ہے کہ اس کے لئے ہم نے اتنی رقم رکھ دی ہے، ہم کوشش کرتے ہیں اور بجٹ میں وہ رقم رکھ دی جاتی ہے لیکن وہ رقم کہاں جاتی ہے؟ وہ کہاں خرچ ہوتی ہے؟ اس سلسلے میں تھوڑی سی وضاحت کر دیں، کہ ہم کس سے جا کر پوچھیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب والا، اول تو میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اس سوال کا اصل سوال سے کوئی تعلق بھی نہیں، یہ ضلع بھی اور ہے ان کا حلقہ بھی اور ہے، اور یہ ایک نیا سوال بنتا ہے یہ جب بھی چاہیں ہاؤس میں مجھ سے سوال کا جواب لے سکتے ہیں۔ ویسے یہ اگر اپنی ذاتی تسلی کے لیے چاہیں تو جب بھی فرصت پائیں میرے دفتر میں چلے آئیں، میں متعلقہ ریکارڈ منگوا کر ان کی تسلی کروا دوں

گا۔

میاں منظور احمد موھل ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر، ـــــ معزز وزیر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ ان کا ضلع بھی یہ نہیں ہے، ان کا علاقہ بھی نہیں ہے۔ جناب والا میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اسمبلی کا ہر ممبر پنجاب کے ہر ضلع کے بارے میں پوچھ سکتا ہے، قطعاً یہ تفریق نہیں کی جا سکتی کہ یہ اس کا ضلع نہیں ہے اور وہ اس کا ضلع ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا جناب والا۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی ۔ جناب والا جو میں نے جواب دیا اس پر میاں صاحب نے شائد غور نہیں کیا اس میں میں نے عرض کیا تھا کہ اصل سوال سے اس ضمنی سوال کا کوئی تعلق نہیں اس بارے میں جناب میاں صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر جائز نہ ہو گا۔

جناب سپیکر ۔ یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر درست ہے مگر وزیر آبپاشی نے یہ کہا ہے اس ضمنی سوال کا اس اصل سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے، یہ ان کے اپنے خیال کے مطابق یہ ہو گا۔ یہ انہوں نے ان کی بات کا جواب دیا ہے۔ لیکن میں آپ کے پوائنٹ آف آرڈر کے بارے میں یہ کہوں گا کہ ہر معزز رکن پنجاب کے کسی بھی ضلع کے بارے میں ہونے والے معاملات پر بات کر سکتا ہے اور سوال پوچھ سکتا ہے۔ ـــــ تو اگلا سوال ـــــ

ملک امان اللہ ۔ جناب والا معزز وزیر صاحب نے جن سوالات کے جوابات دیئے ہیں میں ان سے مطمئن ہوں اور ان کو معاف کرتا ہوں، خدا حافظ۔

جناب سپیکر ۔ اگلا سوال سید خاور علی شاہ۔

ہیڈ بلوکی کی مرمت

☆18 ۔ ڈاکٹر خاور علی شاہ ۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ـــــ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اکتوبر 1988ء کے سیلاب کے دوران ہیڈ بلوکی کے بندوں کو کافی نقصان پہنچا۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ہیڈ بلوکی اور اس کے بندوں کی مرمت پر کتنی رقم خرچ ہوئی اور یہ کس کس مد پر خرچ کی گئی؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی (سردار ذوالفقار علی کھوسہ)

(ا) یہ درست ہے۔

(ب) ہیڈ بلوکی اور اس کے بندوں کی بحالی پر اٹھنے والے اخراجات درج ذیل ہیں۔ جن کاموں پر یہ رقم خرچ کی گئی ان کی تفصیل بھی نیچے دی گئی ہے۔

	تفصیل کام	تخمینہ لاگت	اخراجات	ورک آئیٹم	موجودہ کیفیت
(1)	لیفٹ مار جنل بند بلوکی ہیڈ ورکس (Out Flanked Creek)	32ء97 لاکھ روپے	32ء01 لاکھ روپے	مٹی کا کام	تکمیل شدہ
(2)	رائٹ مار جنل بند بلوکی ہیڈ ورکس کی بحالی و مرمت	98ء09 لاکھ روپے	91ء31 لاکھ روپے	مٹی کا کام	بیشتر کام تکمیل شدہ بحوزہ تاریخ برائے تکمیل 1-3-91
(3)	لیفٹ کائیڈ بند اور سپر نمبر 2، 3، 4، 5، 6، 7A، 8، 10، 11 اور 12 اور ہیڈ سپر کنڈیو ہو	278ء88 لاکھ روپے	273ء62 لاکھ روپے	مٹی کا کام پتھر کا کام	تکمیل شدہ

(4)	بحالی ٹریننگ (Training) ورکس ہیڈ بلوکی اور پر نمبر8	12ء25 لاکھ روپے	12ء40 لاکھ روپے	مٹی کا کام	تکمیل شدہ
(5)	بحالی نقصانات برائے بلوکی ہیڈ ورکس	3ء04	3ء08	متفرق کام	تکمیل شدہ
(6)	نہر LBDC اور گوگیرہ نہر کے شگافوں کی بندی۔	77ء84 لاکھ روپے	68ء55 لاکھ روپے	مٹی اور پتھر کا کام	معمولی کام بقایا بندی نہر میں کیا جائے گا۔

DETAIL OF RESTORATION WORKS

نمبر شمار	نام سکیم	کل تخمینہ لاگت لاکھ روپے	تفصیل تخمینہ کام: کام کی نوعیت	تفصیل تخمینہ کام: مقدار 1000CFT	تفصیل اصل کام ہو کرائے: کام کی نوعیت	تفصیل اصل کام ہو کرائے: مقدار 1000CFT	کل اخراجات لاکھ روپے	موجودہ کیفیت
(1)	لیفٹ مار جنل بند ہلوکی ہیڈ ورکس (Out Flanked Creek)	32ء97	مٹی کا کام	5334	مٹی کا کام	4641	32ء04	تکمیل شدہ
(2)	رائٹ مار جنل بند ہلوکی ہیڈ ورکس کی بحالی و مرمت	98ء09	مٹی کا کام	17900	مٹی کا کام	17200	91ء31	بیشتر کام تکمیل شدہ۔ بقایا کام مٹی 115 لاکھ CFT بذریعہ مشنری 31-3-91 تک متوقع
(3)	Pitched Island upstream لیفٹ گائیڈ اور پر نمبر 2-3-4-5-6-7 اور 7-8-10-11 اور 12 اور ہیڈ پر کنڈ پر۔	278ء88	مٹی کا کام پتھر کا کام	6250 2473	مٹی کا کام پتھر کا کام	6841 2379	273ء62	تکمیل شدہ

(4)	بحالی نقصانات برائے بلوکی ہیڈ ورکس	3.04					3.08	تکمیل شدہ
(5)	بحالی ٹریننگ ورکس ہیڈ بلوکی اور پیر نمبر8	12.25	مٹی کا کام	4200	مٹی کا کام	3900	12.40	تکمیل شدہ
(6)	نہر LBDC اور گوگیرہ برانچ نہر کے شگاف	77.84	مٹی کا کام پتھر کا کام	67.28 43	مٹی کا کام پتھر کا کام	55	28.55 34.3	بیشتر کام کی تکمیل شدہ۔ بقایا کام مٹی (manual) معمولی مقدار اور کام پتھر معمولی مقدار نہر کی بندی کے دوران ہوگا۔

جناب سپیکر۔ یہ اس سوال کا جواب اس میں دیا گیا ہے اور بڑا تفصیل کے ساتھ جواب ہے۔ اس کو پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے کوئی ضمنی سوال۔۔۔۔۔

ڈاکٹر خاور علی شاہ۔ یہ جی اس میں تقریباً 5 کروڑ روپے ہیڈ بلوکی کی مرمت پر خرچ لاگت آئے ہیں، اور جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ لیفٹ مارجنل بند، رائٹ مارجنل بند اور ہیڈ ورکس اور ساتھ اس کے جو سٹرکچر ہیں ایل بی ڈی سی اور گوگیرہ نہر۔ تو جناب والا اس سیلاب میں یہ تمام کے تمام تباہ ہوئے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس ہیڈ کا بچا کیا تھا؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب والا یہ کس ہیراج کا ذکر کر رہے ہیں اور میں آپ کی وساطت سے پوچھوں گا کہ کس ہیراج کا؟

ڈاکٹر خاور علی شاہ۔ ہیڈ بلوکی۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب سپیکر۔ "ب" میں جواباً" میں نے عرض کیا ہے کہ "ہیڈ بلوکی اور اس کے بندوں کی بحالی پر اٹھنے والے اخراجات درج ذیل ہیں ۔۔۔" کس مد پر اعتراض ہے؟ کسی خاص جگہ کی نشان دہی کریں گے یا سب پر ہے؟

جناب سپیکر۔ میں ڈاکٹر صاحب سے کہوں گا کہ آپ کا جو سوال ہے وہ مخصوص ہونا چاہیے۔ آپ کس بارے میں ضمنی سوال فرما رہے ہیں؟

ڈاکٹر سید خاور علی شاہ۔ میں دوسرے طریقے سے عرض کروں گا کہ 1988ء کے سیلاب میں دونوں بند ٹوٹ گئے' بلوکی نہر اڑ گئی' گوگیرہ برانچ اڑ گئیں' ان کے جو Spurs تھے ان کو نقصان پہنچا۔ وہاں پر کوئی سٹرکچر ایسا نہیں بچا۔ تو کیا اس کی وجہ بتا سکیں گے' کیونکہ بند جو بنائے جاتے ہیں' وہ ہیڈ ورکس اور اس کے سٹرکچر کو بچانے کے لئے بنائے جاتے ہیں؟ سردار صاحب یہ بتا سکیں گے کہ اس ہیڈ ورکس کو یا اس سٹرکچر کو بچانے کی کوشش کی گئی یا نہیں؟

جناب سپیکر۔ آپ نے سوال کو سمجھ لیا ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب والا۔ جو کچھ میں سمجھ سکا ہوں' میں اپنی دانست کے مطابق جواب دیتا ہوں۔ غالباً" انھوں نے پہلے پوچھا تھا' جو میں سمجھ سکا ہوں' کہ ہیڈ ورکس کا کیا بچا؟ تو اگر وہ سیریل نمبر 5 پر دیکھیں تو "بحالی نقصانات برائے بلوکی ہیڈ ورکس" ایک علیحدہ مد ہے جس میں خرچ اور تخمینہ جات کی

رپورٹ موجود ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب غالباً" یہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ جو گائیڈ بند وغیرہ بنتے ہیں یہ ہیڈ ورکس کو بچانے کے لئے بنتے ہیں۔ یہ درست ہے' لیکن سیلاب میں ہی ان گائیڈ ورکس کا یا جو بند بنائے جاتے ہیں' ان کا نقصان ہوتا ہے۔ سیلاب ہی کی صورت میں نقصان ہوتا ہے۔ یہ تو قدرت کے کام ہیں۔ اپنی طرف سے تو' انجینئرنگ کے نقطہ نظر سے جس قدر اس میں تحفظ دیا جاسکتا تھا وہ دیا گیا ہے۔ اور عرصے سے یہ ہیڈ ورکس قائم ہے۔ یہ ایک سال' یا دو سال یا دس سال سے نہیں ہے۔ لیکن ایک سیلاب جو 1982ء میں آیا' یہ نقصانات ہوئے ہیں۔ یہ قدرت کا کام ہے۔ اس قسم کے سیلاب unforeseen ہوتے ہیں اور بہرحال ان کی مرمت اور دیکھ بھال صحیح طور پر کی گئی ہے۔

جناب سپیکر۔ یہ درست ہے۔

جناب سعید احمد ظفر۔ ضمنی سوال۔ گذارش یہ ہے کہ میں اتفاق سے ہیڈ بلوکی کے قریب رہتا ہوں۔ کاش' اچھا ہوتا کہ اگر اس رقم کا ٹوٹل بھی کر دیا جاتا۔ لیکن میرے اندازے کے مطابق اس ہیڈ ورکس کی مرمت پر تقریباً" چھ کروڑ روپے سے زیادہ خرچ کیے گئے ہیں۔ سردار صاحب سے میرا سوال یہ ہے کہ اس چھ کروڑ روپے کی خطیر رقم سے کیا نیا ہیڈ ورکس نہ بن سکتا تھا؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب سپیکر۔ یہ بالکل نئی نوعیت کا سوال ہے۔ لیکن آپ کی وساطت سے میں سعید ظفر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ بلوکی ہیڈ ورکس جو تعمیر ہوا تھا وہ دو لاکھ پچیس ہزار کیوسک کے ڈسچارج کے لئے تیار ہوا تھا اور یہ جو 1988ء میں سیلاب آیا ہے' یہ unprecedented تھا اور اس میں تین لاکھ نواسی ہزار کیوسکس پانی گزرا ہے۔ تو اتنا زیادہ پانی اس کی capacity سے گزرنے کے باعث اس ہیڈ ورکس کا نقصان ہوا ہے۔ یہ نہ محکمے کے روکنے کے بس کی بات ہے نہ کسی انسان کے بس کی بات ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے کام ہیں۔ اس کی capacity سے تقریباً" ڈیڑھ گنا زیادہ پانی گزرا ہے۔

جناب سعید احمد ظفر۔ جناب والا۔ میں نے یہ سوال نہیں کیا تھا۔ ہیڈ ورکس کو سیلاب میں نقصانات ہوتے ہیں۔ اصولاً" ہم یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ جب سیلاب آتے ہیں تو نقصانات ہوتے ہیں۔ جناب والا' میرا سوال یہ تھا کہ جتنی خطیر رقم اس ہیڈ ورکس کی مرمت کے لئے خرچ کی گئی اس خطیر رقم سے ہیڈ ورکس کی مرمت کرنے کی بجائے کیا وہاں نیا ہیڈ ورکس نہ بن سکتا تھا؟ میں تھوڑی سے وضاحت کر دوں۔ جیسے سردار صاحب نے فرمایا' بہت کم capacity کے لیے یہ ہیڈ ورکس بنا ہوا ہے اور سال 1988ء میں

بہت زیادہ سیلاب آیا جس کی وجہ سے اتنا نقصان ہوا۔ میری بھی یہی خواہش تھی کہ کاش یہ روپیہ اس رقم کے برابر ہوتا جس سے ہم capacity کو بھی زیادہ کر سکتے اور ہیڈ ورکس بھی نئے سرے سے تعمیر ہو جاتا اور اسی رقم میں تعمیر ہو جاتا تو شاید یہ نہ صرف حکومت پنجاب کا فائدہ ہوتا بلکہ مقامی زمینداروں اور مقامی لوگوں کو بھی فائدہ پہنچتا۔ جہاں تک میری یادداشت ہے' جیسے سردار صاحب نے فرمایا' 1988ء سے پہلے اس ہیڈ ورکس پر غالباً" 1955ء میں سب سے زیادہ سیلاب اس ہیڈ ورکس سے گزرا ہے۔ اور اس وقت بھی اس رقم کا عشر عشیر بھی اس ہیڈ ورکس پر خرچ نہیں کیا گیا۔ جناب والا' میں پھر وہی سوال دھراتا ہوں کہ کیا یہ ممکن نہ تھا کہ اس سے بہتر capacity کا ہیڈ ورکس اسی رقم میں بنا دیا جاتا تاکہ وہاں کے لوگوں کو سیلاب کی لعنت سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا مل جاتا۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی - جناب سپیکر۔ آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ فاضل ممبر نے سوال کرتے کرتے تقریر کر ڈالی۔ اصل سوال تو غالباً" ان کا یہ تھا کہ اسی چھ کروڑ روپے کی خطیر رقم سے کیا نیا ہیڈ ورکس نہ بن سکتا تھا؟ تو میں آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جو آج کل کی مہنگائی اور ریٹ ہیں' اندازاً" یہ ہیڈ ورکس تقریباً" 80 کروڑ میں بنتا ہے۔

چودھری اصغر علی گجر - ضمنی سوال' جناب سپیکر' میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ دریاؤں کے سیلاب کو روکنے کے لئے جس سے زمینوں اور انسانوں کا تحفظ ہو سکے محکمہ اکثر دریاؤں پر بند باندھتا ہے۔ لیکن دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ جب محکمے نے کسی بند کا آغاز کیا اس وقت تک بہت سے لوگ بے گھر ہو چکے ہوتے ہیں اور سینکڑوں ہزاروں ایکڑ رقبے دریا بود ہو چکے ہوتے ہیں۔ تو کیا محکمہ انسانوں کی بربادی اور زمینوں کے دریا بود ہونے کو دیکھ کر یہ اندازہ لگاتا ہے کہ دریا بربادی کر رہا ہے تو اس لئے بند باندھنا چاہیے یا ان کے پاس کوئی الگ سروے ٹیم ہے کہ یہ اندازہ لگا سکیں کہ یہاں پر دریا اگلے سال زمینوں اور انسانوں کی بربادی کا باعث بنے گا اور یہاں پر بند بنانا شروع کیا جائے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی - جناب سپیکر۔ پہلی بات تو میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کروں گا کہ یہ سوال اس ہیڈ ورکس سے متعلقہ نہیں ہے۔ یہ نیا سوال بنتا ہے۔ کیونکہ ایک بالکل جداگانہ موضوع پر چودھری صاحب نے سوال کیا ہے۔ لیکن ایوان کی اطلاع کے لئے میں یہ ضرور عرض کروں کہ دریاؤں کا رخ بدلتا رہتا ہے۔ دریا کبھی بھی مستقل راستے پر نہیں چلے۔ یہ تاریخ ثابت کرتی ہے۔ بعض اوقات

سیلاب کے موسم میں پانی کے زور کی وجہ سے یکایک دریا رخ بدلنا شروع کر دیتے ہیں۔ میں بھی ایک ایسے ضلع سے تعلق رکھتا ہوں جہاں دریا کا کٹاؤ اکثر و بیشتر ہر سال رہتا ہے۔ تو پھر موقع کے مطابق نشان دہی کرنی پڑتی ہے۔ پہلے سے ہم ایسا نہیں کر سکتے کہ ہم پہلے سے بند باندھ دیں اور دریا وہاں ہو ہی نہ۔ جناب والا' یہ کوئی اس قسم کی بات نہیں ہے کہ کسی جانی نقصان پر یا اراضی کے ضائع ہونے پر محکمہ خوش ہو۔ لیکن دریا کے رخ کو نہ چودھری صاحب کنٹرول کر سکتے ہیں اور نہ محکمہ آبپاشی۔ اور اس کی movement دیکھنی پڑتی ہے اور اس کے بعد ہی اس پر Spur یا بند یا حفاظتی بند وغیرہ تعمیر کئے جاتے ہیں۔ شکریہ۔

چودھری اصغر علی گجر - جناب والا - اس کا مطلب یہ ہے کہ محکمہ انسانوں کی جانوں کے تلف ہونے سے' زمینوں کے دریا بود ہونے سے یہ اندازہ لگاتا ہے کہ یہاں پر اب بند باندھا جائے۔ یعنی اس موجودہ دور میں ہم اس چیز سے محروم ہیں کہ جدید دور میں ہم یہ اندازہ لگا سکیں کہ دریا کا رخ کیا ہے اور آنے والے وقت میں یہ کیا کرے گا۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی - جناب والا - مجھے جواب دینے کی اجازت دی جائے۔ یہ میرے بیان کو twist کیا گیا ہے۔ چودھری صاحب میرے جواب کو سمجھے ہیں۔ لیکن صرف ہاؤس کے سامنے اپنی بالادستی دکھانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ دریا کا behaviour انسان predict نہیں کر سکتا۔ دریا کا behaviour بدلتا رہتا ہے اور سیلاب کے دوران خاص طور پر دریا کا behaviour بڑا عجیب و غریب ہوتا ہے۔ اگر یہ چاہیں تو میں محکمے کو ہدایت کروں گا کہ سیلاب کے موسم میں ان کو کسی کشتی میں اپنے ہمراہ رکھیں اور یہ سیلاب کا نظارہ دیکھ کر خود اندازہ کریں۔ ورنہ جناب والا' کسی انسان کے دل کی یہ خواہش نہیں ہوگی کہ اپنے وطن میں جانی یا مالی نقصان بچانے کی کوئی صورت ہو اور اس کے اقدامات نہ اٹھائے جائیں۔

جناب سپیکر - ارشاد حسین سیٹھی صاحب۔ آخری ضمنی سوال۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی - جناب سپیکر - آپ کی وساطت سے میرا سوال وزیر موصوف سے یہ ہے کہ اس بند کی مرمت پر ایک کثیر رقم جو خرچ کی گئی اس کی مرمت پر کسی کمپنی نے کام کیا؟ آیا یہ ٹینڈر کال کئے گئے؟ جس کمپنی نے کام کیا اس کا نام کیا ہے؟ اور اس کے بعد محکمانہ طور پر اس کو کیا گیا؟ اور اس کے بعد تیسرا ان سے سوال یہ ہے کہ یہ ہنگامی مد جس میں سے یہ رقم خرچ کی گئی اس مد کا نام بتایا جائے

جس سے یہ ہنگامی طور پر یہ رقم خرچ کی گئی ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی - جناب سپیکر - فاضل ممبر نے بیک وقت چار سوال کر دیئے ہیں آپ کی اجازت ہوگی تو میں ان چاروں سوالوں کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دوں گا۔

جناب سپیکر - اگلا سوال حاجی محمد افضل چن صاحب۔

بھوال راجباہ کی بحالی

*26 - **حاجی محمد افضل چن** - کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ــــــــــ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ اور ایشین ڈویلپمنٹ بنک نے سال 1990ء کے دوران بھلوال راجباہ اور اس سے ملحقہ دیگر راجباہ اور مائنر کو انسٹھ لاکھ اور پچاس ہزار روپے (5950000 روپے) کی رقم اس نظام کی بحالی کے لئے محکمہ کو مہیا کی تھی۔

(ب) کی یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ رقم مہیا کرنے کے ساتھ یہ شرط بھی تھی کہ 35 لاکھ روپے یکم جون 1990ء تک اس نظام کی بحالی اور اصلاح پر خرچ کیا جائے۔

(ج) اگر جزحائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو جز (ب) میں فراہم کی گئی رقم کس کس جگہ خرچ ہوئی اگر رقم خرچ نہیں ہوئی تو اس کی وجوحات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی - (سردار ذوالفقار علی کھوسہ)

ا۔ بھوال راجباہ کی بحالی کی سکیم پنجاب کے نہری نظام کے 5 سالہ منصوبہ (89-1988ء تا 93-1992ء) میں شامل ہے۔ جس پر IDA/ ورلڈ بنک اور USAID کے تعاون سے عمل درآمد ہو رہا ہے۔ اس سکیم کی بحالی کے ابتدائی تخمینے کے طور پر انسٹھ لاکھ پچاس ہزار روپے منصوبہ کے PC-1 میں رکھے گئے ہیں۔ جس پر مرحلہ وار چار سالوں میں کام ہونا ہے۔

ب۔ بھوال راجباہ کی سکیم ورک پلان 90-1989ء میں شامل نہ تھی۔ نیز اس پر یکم جون 1990ء تک ہی رقم خرچ کرنے کی کوئی شرط نہ تھی۔

ج۔ اس سکیم پر ابھی تک کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی۔ کیونکہ پنجاب کے نہری نظام کی بحالی و اصلاح کے

منصوبے پر عمل درآمد میں PC-I کی منظوری اور دیگر ناگزیر وجوہات کی بنا پر ایک سال کی تاخیر ہوگئی۔ رواں مالی سال میں اس سکیم کے لئے 15 لاکھ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ سکیم کا سروے ہورہا ہے۔ جس کے بعد سکیم تیار کرکے اس پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

حاجی محمد افضل چن - جناب سپیکر - میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ سوال میں لکھا گیا ہے کہ "بھلوال راجباہ اور اس سے ملحقہ"۔ تو اس کے ساتھ جو ملحقہ ہیں ان کے نام بتائیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی - جناب سپیکر۔ میں آپ کی وساطت سے فاضل رکن سے معذرت چاہتا ہوں۔ اس وقت یہ معلومات میرے پاس موجود نہیں ہے۔ میں یہ معلومات حاصل کرکے ایوان کی میز پر رکھ دوں گا۔

حاجی محمد افضل چن - جناب سپیکر - میں ان کی معذرت قبول کرلونگا لیکن محکمہ نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے وہ کیوں نہ ہمارے وزیر موصوف کی حقیقت سے آگاہ کریں۔ میں اب ایک اور سوال پوچھوں گا تو پھر بھی مجھے یہی جواب آئے گا؟ جناب - صرف بات اتنی ہے کہ جب سوال میں لکھا ہوا ہے کہ "راجباہ کے ملحقہ"۔ تو وہ ملحقہ کا بھی تذکرہ تو آنا چاہیے تھا۔ لیکن نہیں آیا۔ تو میں ان کی بات مان جاتا ہوں۔ تو میں جناب سپیکر - اب وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہونگا کہ یہ Tails کے متعلق سوال تھا کہ یہ جو رقومات رکھی گئی ہیں یہ ان راجباہوں کی Tails کے لئے رکھی گئی ہیں۔ ہماری میٹنگ اس ضمن میں 20 جنوری 1988ء سیکرٹری صاحب کے زیرانتظام کی گئی تھی کیا اس سیکرٹری صاحب نے آپ کو آگاہ کیا ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی - جناب والا۔ میں یہ سوال سمجھ نہیں سکا۔ آپ کی اجازت سے سوال دوبارہ سننا چاہونگا۔

حاجی محمد افضل چن - جناب والا۔ میرے خیال میں اس میں کوئی ایسا ابہام نہیں تھا لیکن وہ میں نکال دیتا ہوں کہ کیا یہ حقیقت ہے انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ اور ایشن ڈویلپمنٹ بینک نے سال 1990ء کے دوران بھلوال راجباہ اور اس سے ملحقہ دیگر راجباہ اور مائنر کو ___ جناب جہاں یہ لکھا ہوا ہے یہ ان راجباہوں کی ٹیلوں کے لئے وہ رقم رکھی گئی ہے جس میں ٹیلوں کا ہونا ضروری ہے - تو 20 جنوری 1988ء کو اس کے متعلق ہماری میٹنگ ہوئی تھی اور یہی سیکرٹری صاحب تھے۔ تو میں صرف یہی عرض کررہا ہوں کہ اس میٹنگ میں جو فیصلہ ہوا تھا اس سے وزیر موصوف کو آگاہ کیا ہے یا نہیں۔ کیا ہے تو کیا بتایا ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی - جناب سپیکر - اس سوال میں Tails کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ یہ صرف راجباہ اور مائنرز کی بحالی کے لئے ہے۔ Tails کا ذکر یہاں نہیں ہے لیکن جس میٹنگ کا اور جن Tails کا یہ ذکر کررہے ہیں اگر یہ نیا سوال کریں گے تو انشاء اللہ آپ کی وساطت سے ہاؤس میں جواب ضرور دوں گا۔

جناب سپیکر - حاجی صاحب۔ اس سوال میں Tails کا تو کوئی ذکر نہیں ہے۔

حاجی محمد افضل چن - جناب والا۔ ذکر ہے۔ لیکن اگر Tails کا ذکر نہیں تو پھر ان راجباہوں کا انہوں نے کیا کرنا ہے؟

جناب سپیکر - یہ تو ان کی rehabilitation کے بارے میں سوال ہے۔

حاجی محمد افضل چن - جناب - پھر راجباہوں کا کیا کام کرنا ہے۔ نئے راجباہ تو نکالنے نہیں ہیں۔ ان کی دیکھ بھال ہے اور ان Tails کے لئے یہ رقم رکھی گئی ہے اگر Tails نہیں ہیں تو جناب وزیر موصوف یہ بتادیں کہ ان راجباہوں کا کیا کرنا ہے تاکہ ہمیں یہ پتا چل جائے کہ یہ رقم کس کام پر لگے گی؟

جناب سپیکر - آپ اپنا اگلا ضمنی سوال کیجئے؟

حاجی محمد افضل چن - جناب والا۔ انہوں نے جواب دیا ہے "اس سکیم پر ابھی تک کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی۔ کیونکہ پنجاب کے نہری نظام کی بحالی و اصلاح کے منصوبے پر عمل درآمد میں PC-1 کی منظوری اور دیگر ناگزیر وجوہات کی بنا پر ایک سال کی تاخیر ہوگئی۔ رواں مالی سال میں اس سکیم کے لئے 15 لاکھ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ سکیم کا سروے ہورہا ہے۔ جس کے بعد سکیم تیار کرکے اس پر عمل درآمد کیا جائے گا۔"

تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ سروے کو مکمل کئے ہوئے چھ ماہ ہوئے ہیں۔ تو وہ کونسی ایسی رکاوٹ ہے جو ہمیں رقم خرچ نہیں کرنے دیتی۔ تو جناب ہمیں وہ رکاوٹ بتائی جائے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی - جناب والا۔ اس سوال کا جواب میں پہلے حوالے سے دے چکا ہوں۔ جیسا میں نے عرض کیا تھا کہ یہ صرف ایک سکیم نہیں، دس سکیمیں نہیں بلکہ یہ سات سو سے زیادہ سکیمیں ہیں اور ہم اپنی طرف سے سکیموں کا سروے یا تیاری کرکے محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کو بھیج دیتے ہیں اور وہ اس کی منظوری دے کر پھر ہمارے پاس واپس بھیجتے ہیں تب اس پر عمل درآمد ہوتا ہے۔ یہاں جو الفاظ

استعمال کئے گئے ہیں جو فاضل رکن یہاں حوالہ دے رہے تھے کہ "ناگزیر وجوہات"۔ وہ ناگزیر وجوہات نہیں ہیں جن کو ہم avoid کر نہیں سکتے۔ ہم نے پلاننگ اینڈ ڈویلپمینٹ کی منظوری ہر منصوبے کے لئے لینی ہوتی ہے۔ وہاں سے سکیم منظور ہو کر پاس ہو کر ہماری پاس آئے گی اس کے بعد اس کے فنڈز کے لئے تحریک ہوگی اور ہم اس سکیم پر عمل شروع کردیں گے۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی - پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر۔ آپ کی وساطت سے یہ جو جواب دیا گیا ہے اس میں واضح طور پر جو بات بیان کی گئی ہے اس میں تضاد کا پہلو پایا جاتا ہے ہر کسی کام کا سروے کرنے کے بعد سکیم تیار ہوتی ہے۔ اس کے بعد اس کا تخمینہ لگتا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اتنا سروے ہونے کے بعد اس کام کا 59 لاکھ 50 ہزار روپے تخمینہ پی سی 1 میں رکھا گیا جبکہ اس سوال کے جز "ج" میں یہ بتایا جارہا ہے کہ اس سکیم کے لئے 15 لاکھ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ سکیم کا سروے ہورہا ہے جس کے بعد سکیم تیار کرکے اس پر عمل درآمد کیا جائے گا جو سوالات معزز رکن نے کئے ہیں ان کے جوابات میں تضاد پایا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر موصوف نے جو بات بیان کی ہے اس میں جو تضاد ہے اس پر میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے اعتراض ہے تو اس کے مطابق یہ جواب دیں کہ ایسا کیوں کیا گیا ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی - جناب والا۔ میرے جواب میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ فاضل رکن کی تسلی اور تسکین کے لئے مرحلہ وار جو اقدامات کرنے پڑتے ہیں وہ میں آپ کی وساطت سے بیان کر دیتا ہوں۔ پہلا قدم یہ ہوتا ہے کہ سروے کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر - سردار صاحب - میں اختصار کے ساتھ یہ عرض کرتا ہوں کہ اس میں بات یہی ہے اور ان کا مقصد بھی یہی ہے فاضل ممبر سیٹھی صاحب یہ چاہتے ہیں کہ جب سکیم کے لئے رقم بھی مخصوص کر دی گئی۔ تو رقم تو جب مخصوص ہوتی ہے پہلے اس کا تخمینہ بنتا ہے۔ اس کا سروے ہوتا ہے تخمینہ تیار ہونے کے بعد پھر فنڈز مختص کئے جاتے ہیں۔

وزیر آبپاشی - جی - میں بھی وہی عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر - تو اس کے بعد اب کس چیز کا سروے ہورہا ہے جس پر ایک سال لگ گیا ہے۔

وزیر آبپاشی - جی میں عرض کرتا ہوں کہ پہلے محکمہ آبپاشی اپنا سروے کرتا ہے اس کے بعد یہ محکمہ سکیم

تیار کرتا ہے اس کے بعد ہائیڈرولک سروے ہوتا ہی پھر جو اس کے consultants ہوتے ہیں جیسے کہ اس کیس میں NESPAK ہے ان کے پاس ان کی clearance کے لئے یہ جاتا ہے اور پھر اگر یہ ورلڈ بنک کا پراجیکٹ ہو تو World Bank کی clearance کے لئے ان کے پاس جاتا ہے تو ہمیں یہ اقدام مرحلہ وار اٹھانے پڑتے ہیں ان سے بچنا ہمارے لئے ممکن نہیں ہے۔

محترمہ فوزیہ بہرام - جناب سپیکر۔ میں اپنی اطلاع کے لئے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ پاکستان میں جو طریقہ کار رائج ہے اس کے مطابق پی۔ سی - 1 تمام مراحل کی آخری کڑی ہے پہلے سروے ہوتا ہے پھر تخمینہ تیار ہوتا ہے اور پھر سب سے آخر میں پی۔ سی - 1 بنتا ہے اور پھر منظور ہوتا ہے اس کے بعد پھر وہ اس محکمے کے پاس آجاتا ہے پھر ٹینڈرز وغیرہ ہو کر اس پر عمل درآمد شروع ہو جاتا ہے تو کیا محکمہ آبپاشی میں پی۔ سی - 1 پہلے بنتا ہے اور اس کے بعد partly سروے ہوتے رہتے ہیں۔

وزیر آبپاشی - جناب والا۔ میں محترمہ فوزیہ بہرام صاحبہ کا یہ اعتراض نہیں سمجھ سکا۔ میں نے جواب یہ پڑھا ہے کہ "نہری نظام کی بحالی و اصلاح کے منصوبے پر عمل درآمد میں پی۔سی۔1 کی منظوری اور دیگر ناگزیر وجوہات کی بنا پر" میں نے یہ تو نہیں کہا کہ اس کا پی۔ سی - 1 تیار ہو چکا ہے اس میں تو پی۔ سی - 1 کی منظوری کا ذکر کیا گیا ہے وہ تو ہمیں لینی پڑتی ہے۔

محترمہ فوزیہ بہرام - جناب والا۔ میں یہ پوچھنا چاہونگی کہ کیا نامکمل پی۔سی۔1 منظوری کے لئے بھیج دیا جاتا ہے ہمارا تو یہ خیال تھا کہ پی۔ سی - 1 کے تمام documents پہلے بن جاتے ہیں پھر یہ منظوری کے لئے بھیجا جاتا ہے۔

وزیر آبپاشی - جناب والا۔ میں جناب کی وساطت سے یہ عرض کروں گا کہ میں حیران ہوں کہ میں نے تو پی - سی - 1 کی منظوری کا ذکر کیا ہے اور منظوری تو ہمیں لینی ہی پڑتی ہے اب میں یہ کیسے کر سکتا ہوں کہ میں پی۔سی۔1 خود ہی بنالوں اور خود ہی اپنے محکمے سے منظور کروا لوں۔

جناب سپیکر - سردار صاحب - یہ آپ کو ماننا چاہیے کہ آپ کا یہ جواب تھوڑا سا misleading ہے۔

وزیر آبپاشی - جناب والا۔ میں عرض کر رہا ہوں .....

جناب سپیکر - اس میں جو معاملہ تھوڑا سا آگے پیچھے ہو گیا ہے اس میں آپ دیکھیں کہ اس میں جو (ج)

جزو ہے اس میں یہ ہے کہ اس سکیم پر ابھی تک کوئی رقم نہیں خرچ کی گئی کیونکہ پنجاب کے نہری نظام کی بحالی واصلاح کی منصوبے پر عمل درآمد میں پی۔ سی - 1 کی منظوری اور دیگر ناگزیر وجوحات کی بنا پر ایک سال کی تاخیر ہوگئی۔

وزیر آبپاشی - جناب والا۔ یہ تو صرف وجوحات بتائی گئی ہیں۔

جناب سپیکر - سردار صاحب - اس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ " پی - سی - 1 کی تکمیل میں اور دیگر ناگزیر وجوحات کی بنا پر ایک سال کی تاخیر تو پہلے ہی ہوچکی ہے۔ تو اس کا مطلب یہ کہ پی۔ سی - 1 ایک سال کی تاخیر میں تیار ہوا ہوگا۔"

وزیر آبپاشی - جناب والا۔ یہ تو وجوحات بتائی گئی ہیں۔

جناب سپیکر - تو اس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ پی - سی - 1 کی تکمیل میں اوپر دیگر ناگزیر وجوحات کی بنا پر تاخیر ایک سال کی پہلے ہی ہوچکی ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پی - سی - 1 ایک سال کی تاخیر میں تیار ہوا ہوگا۔

اس کے بعد یہ ہے کہ مالی سال میں اس سکیم کے لئے پندرہ لاکھ کی رقم رکھی گئی ہے اس کے بعد اس پر آپ جائیں کہ سکیم کا سروے بھی ہورہا ہے تو یہ ایک بڑی عجیب سی بات ہے۔

وزیر آبپاشی - جناب والا - میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جناب (ج) جزو میں یہ تاخیر کی وجوحات بیان کی گئی ہے۔ جہاں میں نے یہ پڑھا ہے۔

جناب سپیکر - سردار صاحب - اس کا ہم حل نکالتے ہیں۔ حاجی صاحب آپ اس میں کیا چاہتے ہیں۔ بھلوال راجباہ کے بارے میں آپ کیا چاہتے ہیں۔

حاجی محمد افضل چن - جناب والا۔ میری گزارش یہ ہے کہ سردار صاحب نے جو جواب دیا ہے اس کو ٹھیک کروا کر دو چار روز میں پھر پیش کردیا جائے۔

جناب سپیکر - آپ سوال کو ٹھیک کروا کر پیش کروانا چاہتے ہیں یا سکیم کو جاری کروانا چاہتے ہیں۔

حاجی محمد افضل چن - جناب والا۔ ہم تو سکیم کو جاری کروانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر - ٹھیک ہے۔ اصل بات تو یہ ہے۔

حاجی محمد افضل چن - جناب والا۔ جب رقم آچکی ہے تو پھر جناب اس پر فوری طور پر کام شروع کر دیا جائے۔

جناب سپیکر - ٹھیک ہے تو پھر اس پر کام شروع کر دیا جائے۔

وزیر آبپاشی - جناب والا - میں نے عرض کیا کہ میرا فاضل ممبر کو اس جواب سے کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ جناب میں نے تاخیر کی وجوہات بیان کی ہیں کہ مرحلہ وار ہمیں فلاں فلاں اقدام اٹھانے پڑتے ہیں جس کی بنا پر یہ تاخیر ہوئی ہے۔ اور پھر یہ کہا ہے کہ 15 لاکھ روپے اس سکیم کے لئے حاصل ہو چکے ہیں۔ اور اس پر عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔ یہ تو میں عرض کر چکا ہوں۔

جناب سپیکر - اس پر عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔

وزیر آبپاشی - جی جناب والا۔

جناب سپیکر - حاجی صاحب - پھر ٹھیک ہے معاملہ -

حاجی محمد افضل چن - جناب والا۔ کیا میں عرض کر سکتا ہوں .....

جناب سپیکر - نہیں - اب کیا کوئی گنجائش رہ گئی ہے۔

حاجی محمد افضل چن - نہیں جناب والا - کوئی گنجائش نہیں ہے۔

جناب سپیکر - تو پھر آپ کا کام ہو جائے گا۔

سردار عاشق حسین گوپلانگ - (پوائنٹ آف آرڈر) - جناب سپیکر - میں سوالات اور ان کے جوابات میں عرض کروں گا کہ سوالات عربی رسم الخط میں لکھے جاتے ہیں اور ان کے جوابات اردو رسم الخط میں لکھے جاتے ہیں اور یہ جو عربی رسم الخط میں لکھے ہوئے سوالات ہیں ان کے پڑھنے میں دقت محسوس ہوتی ہے تو جناب والا کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ سوالات اور ان کے جوابات دونوں کو اردو رسم الخط میں لکھا جائے۔

جناب سپیکر - سردار صاحب - کیا آپ نے یہ پوائنٹ آف آرڈر اپنی سیٹ سے اٹھایا ہے۔

سردار عاشق حسین گوپانگ - جناب والا - بات یہی ہے کہ اس کا خوبصورت جواب یہی ہونا چاہیے تھا۔

چیلیاں والا راجباہ کی بحالی

*27- حاجی محمد افضل چن - کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ _____

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت کو انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ ایجنسی اور ایشین ڈویلپمنٹ بنک سال 1990ء کے دوران چیلیانوالہ راجباہ کی بحالی اور اس سے ملحقہ مائنر اور راجباہ پر Tails ٹیلوں پر پانی کی فراہمی کے لئے مبلغ 44 لاکھ 40 ہزار روپیہ کی رقم مہیا کی تھی۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اس رقم کو مذکورہ منصوبہ پر یکم جون 1990ء تک خرچ کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔

(ج) اگر جزحائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے یہ رقم کس کس جگہ خرچ کی اس کی تفصیل مہیا کی جائے۔ اگر رقم خرچ نہیں کی گئی تو اس کی جوحات بیان کی جائیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی - (سردار ذوالفقار علی خاں کھوسہ)

ا۔ چیلیانوالہ راجباہ کی بحالی کی سکیم پنجاب کے نہری نظام کی بحالی و اصلاح کے 5 سالہ منصوبہ 89-1988ء تا 93-1992ء) میں شامل ہے۔ جس پر IDA/ ورلڈ بنک اور USAID کے تعاون سے عمل درآمد ہورہا ہے۔ اس سکیم کی بحالی و اصلاح کے ابتدائی تخمینے کے مطابق 44 لاکھ 40 ہزار روپے منصوبہ کے PC-1 میں رکھے گئے ہیں۔ جس پر مرحلہ وار تین سالوں میں کام ہونا ہے۔

ب۔ ایسی کوئی خصوصی ہدایت نہ تھی۔

ج۔ اس سکیم پر ابھی تک کوئی خرچ نہیں کی گئی۔ کیونکہ پنجاب کے نہری نظام کی بحالی و اصلاح کے منصوبے پر عمل درآمد میں PC-1 کی منظوری اور دیگر ناگزیر وجوہات کی بنا پر ایک سال کی تاخیر ہوگئی۔ رواں مالی سال میں اس سکیم کے لئے 25 لاکھ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ سکیم کا سروے ہورہا ہے۔ جس کے بعد سکیم تیار کرکے اس پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

جناب سپیکر - حاجی صاحب - کیا آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے۔

حاجی محمد افضل چن - جناب والا۔ بہت سے ضمنی سوالات ہیں۔ جناب والا میں نے ضمنی سوال تو نہیں کرنا تھا لیکن اس جواب میں بہت تضاد پایا جاتا ہے اور یہ تو آپ بھی دیکھ رہے ہیں کہ وہاں تو انہوں نے فرمایا تھا جواب وہی پیش کئے گئے ہیں لیکن جناب والا آپ سوال کو دیکھیں۔ وزیر موصوف نے فرمایا تھا کہ Tails کا کہیں تذکرہ نہیں ہے۔ تو جناب والا آپ خود ملاحظہ فرمائیں کہ سوال کے جزو (الف) میں یہ ہے کہ "کیا حقیقت ہے کہ حکومت کو انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ ایجنسی اور ایشین ڈویلپمنٹ بنک نے سال 1990ء کے دوران چیلیانوالہ راجباہ کے بحالی اور اس سے ملحقہ مائنر اور راجباہ پر ٹیلوں پر پانی کی فراہمی کے لئے مبلغ 44 لاکھ 40 ہزار روپیہ کی رقم مہیا کی تھی۔ تو جناب اگر Tails کا ذکر نہیں ہے تو یہ Tails یہاں کیوں آگئی ہیں۔ اگر اوپر میرے سوال ٹیلے ہیں تو نیچی والی ٹیلیں کہاں چلی گئی ہیں۔ تو جناب میں تو یہ پوچھنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر - حاجی صاحب - ٹھیک ہے اس میں Tails ہیں۔

حاجی محمد افضل چن - جناب والا سردار صاحب ہمیں یقین دلا دیں کیونکہ یہ ہماری کلاس کے آدمی ہیں۔ اگر یہ ہمیں یہ پانی نہیں دینا چاہیں گے تو ہم خاموش ہوجائیں گے لیکن ان کا حق بنتا ہے کہ سب سے پہلے ہمارا پانی دیا جائے پنجاب میں پوری Tails پر کہیں پانی نہیں ہے یہ ہمارے ساتھ بہت ظلم ہوا ہے اور یہ ہمارے ساتھ پانچ سالوں سے ظلم ہورہا ہے یہ ہمیں صرف پانی دے دیں ہم ان سے اور کچھ بھی نہیں مانگتے۔ ہمیں صرف پنجاب کی Tails پر پانی دیں ہم دیکھتے ہیں کہ گندم باہر سے کیوں لانی پڑتی ہے اور ہمیں چینی کیوں لانی پڑتی ہے یہ سب ہم دیں گے۔

وزیر آبپاشی - جناب سپیکر: میں نہایت ادب سے عرض کروں گا کہ یہ وقفہ سوالات ہے اور تقریر کے اوقات نہیں ہیں۔

جناب سپیکر - جی۔ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں۔

وزیر آبپاشی - ویسے میں جناب حاجی چن صاحب کے .....

حاجی محمد افضل چن - پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر۔ جی۔ آپ کے سوال کا جواب سردار صاحب دے رہے ہیں۔

حاجی محمد افضل چن۔ (پوائنٹ آف آرڈر۔) جناب والا! مجھے ان کی اس بات پر اعتراض ہے۔ جناب والا وہ ہمارے قابل احترام وزیر ہیں ہم ان کا بہت احترام کرتے ہیں لیکن بات کسی حد تک ہونی چاہیے میں دیکھ رہا ہوں کہ جتنے بھی ضمنی سوالات ہمارے بھائیوں نے کیے ہیں وزیر موصوف نے ہر ایک کو کچھ نہ کچھ طنز کے ساتھ جواب دینے کی کوشش کی ہے یہ بات ان کو زیب نہیں دیتی۔ جناب میں نے تقریر نہیں کی۔ میں تو اس بات کو ختم کرنا چاہتا تھا ورنہ جو ملتے Tails ہیں ان کے نام پوچھ سکتا ہوں تو جناب سپیکر! میں پوچھ کر ہی چھوڑوں گا یہ نام کیوں نہیں آئیں گے تو Tails کا نام بتا دیں کہ وہ Tails کون سی ہیں

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب سپیکر میں نے قطعاً کوئی طنز نہیں کی میں نے ایک حقیقت بیان کی ہے کہ یہ ضمنی سوال کر سکتے ہیں لیکن سوال کے روپ میں تقریر نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر۔ یہ تو رولز کی بات ہے۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ یہ رولز کی بات میں نے عرض کی ہے۔ اس میں نہ کوئی طنز ہے۔ یہ میرے 1985ء کے ساتھی ہیں۔ یہ مجھے اچھی طرح سے جانتے ہیں اور میں انہیں اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ میرا نہ ان کے ساتھ کوئی طنز والا رشتہ ہے اور نہ ان کا میرے ساتھ ہے۔ ہم ایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں۔ اگر یہ میری بات کو غلط معنوں میں سمجھتے ہیں تو یہ ان کی بھول ہے۔ میں نے کوئی طنز نہیں کی بلکہ ایک حقیقت بیان کی ہے کہ سوال کرتے ہوئے تقریر نہیں کی جا سکتی۔ باقی انہوں نے Tails کا ذکر کیا ہے۔

ممبر موصوف کے کس سوال میں Tails کا ذکر ہے۔اس سے پہلے سوال میں Tails کا ذکر نہیں تھا۔تو یہ پچھلی ٹیل، پہلی ٹیل، اگلی ٹیل پتہ نہیں وہ کیا الفاظ استعمال کرتے رہے ہیں؟اس جواب کا اس سوال سے تعلق ہے گذشتہ سوال سے تعلق نہیں تھا۔

حاجی محمد افضل چن۔ جناب سپیکر! میں ذرا سی عرض کرتا ہوں ۔۔۔۔

جناب سپیکر۔ حاجی صاحب آپ میری بات سنیں۔آپ تشریف رکھیں۔آپ تشریف تو رکھیں۔جیسے آپ کا حق بنتا ہے کہ اگر وزیر موصوف سوال کا جواب درست نہ دیں تو آپ کا حق بنتا ہے کہ آپ بھی نشان دہی کر سکتے ہیں کہ یہ جواب درست نہیں ہے ایسے ہی وزیر موصوف بھی یہ بات کر سکتے ہیں کہ جناب والا یہ ضمنی سوال کی صورت میں ضمنی سوال ہی کر سکتے ہیں اس پر تقریر نہیں کر سکتے۔یہ اعتراض وہ کر سکتے ہیں۔اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں۔وہ بھی بات کر سکتے ہیں لیکن اس میں دوسری کوئی بات نہیں ہے۔آپ کے سوال کا جواب اس میں پرا Self-explenatory ہے اور بڑا comprehensive ہے۔اس سوال کا جواب آچکا ہے۔رقم مخصوص ہو چکی ہے۔کام آپ کے منصوبے پر شروع ہونے والا ہے۔

حاجی محمد افضل چن۔ جناب والا! ان کا جواب صحیح نہیں آیا۔Tails کی بات ہو رہی ہے اور Tails کا کوئی تذکرہ نیچے جواب میں مجھے ثابت کر دیں تو پھر جواب آچکا۔سوالوں میں Tails ہے جواب میں Tails کا ذکر مجھے آپ ذرا دکھا دیں تو میں مان جاؤں گا۔

جناب سپیکر۔ نہیں۔اس میں سوال جو ہے حاجی صاحب وہ یہ ہے کہ ۔۔۔۔

حاجی محمد افضل چن۔ جناب یہ تو سوال گندم جواب چنا ہے۔

جناب سپیکر۔ نہیں۔نہیں۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا۔میں حاجی صاحب کو مطمئن کرنا چاہتا ہوں "راجباہ کی بحالی کی سکیم پنجاب کے نہری نظام کی بحالی و اصلاح" اس میں پنجاب کے نہری نظام کی بحالی و اصلاح، اس میں مائنرز، کینالز اور "ٹیلز" سب شامل ہیں۔جواب میں نہری نظام کا ذکر کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر۔ یہ بات درست ہے۔

حاجی محمد افضل چن۔ جناب سپیکر! ایک اور ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ کے بہت سے ضمنی سوال ہو چکے ہیں ۔

حاجی محمد افضل چن ۔ جناب والا! صرف ایک ضمنی سوال کروں گا اور ختم ۔ جناب والا اس نوعیت کا ایک سوال میری محترمہ فوزیہ بہرام صاحبہ نے بھی کیا تھا جن کو ٹوک دیا گیا تو جناب والا! یہ آپ پڑھیں کہ "پی سی 1 کی منظوری اور دیگر" یہاں تو انہوں نے یہ تذکرہ کیا ہے ۔ جناب "منصوبے پر عملدرآمد میں پی سی 1 کی منظوری" یعنی پی سی 1 بن چکا ہے ۔ اس کی صرف منظوری لینی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ حاجی صاحب! پچھلے سوال کے جواب میں اس پر بات ہو چکی ہے ۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی ۔ پوائنٹ آف آرڈر

جناب فرید احمد پراچہ ۔ جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے ۔

جناب سپیکر ۔ جی فرید پراچہ صاحب ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں ۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں ؟

جناب ارشاد حسین سیٹھی ۔ جی سر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ ارشاد فرمائیے ۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی ۔ جناب سپیکر! میری گذارش یہ ہے کہ وزیر موصوف نے جناب حاجی صاحب کو جس انداز سے مطمئن کیا ہے وہ تو شاید مطمئن ہو گئے ہیں یا یہ طریقہ جو استعمال کیا جاتا ہے یہ شاید اس ہاؤس کی رولت ہے کہ نئے آنے والے کو کچھ دیر سے آئے ۔ جناب میں نے جو سوال کیا ہے نہ اس کا جواب پہلے سوال میں آیا اور اس کی تائید میری بہن فوزیہ بہرام نے بھی کی اور اب پھر میں اس بات پر جناب سپیکر اعتراض کرتا ہوں کہ بات بالکل واضح بتائی گئی ہے مگر اس کا جواب جب جز(ج) میں دیا جا رہا ہے تو اس میں اچھا خاصا تضاد ہے ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ یہ تضاد دور ہو گیا ہے جناب سپیکر! میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ اس اعتراض کو دور کریں اور کم از کم ہم نئے آنے والے ممبران کی تسلی و تشفی کر دی جائے ۔

جناب سپیکر ۔ سیٹھی صاحب! میں نے آپ کی تسلی کے لئے ہی وزیر آبپاشی سے یہ کہا تھا کہ پچھلے سوال کا جواب بھی بالکل اس pattern پر ہے ۔ پچھلے سوال کا جواب جز(ج) اور اس سوال کا جز(ج) جو ہے یہ ایک ہی طرز پر ہے اور میں نے وزیر آبپاشی کو کہا تھا کہ اس سوال کا جواب جو ہے یہ تھوڑا سا ایسے لگتا ہے کہ

کوئی misleading ہے۔ آپ اس کا نوٹس لیں کہ یہ ڈیپارٹمنٹ نے اس انداز میں جو اس کے اعداد و شمار دیئے ہیں اس کو زیادہ جامع انداز میں اور بہتر انداز میں ہونا چاہیئے تھا۔ میں نے نئے ممبرز کے لئے ہی یہ بات کی تھی ورنہ ہمیں اس سوال کے جواب کی سمجھ بھی آگئی تھی اور جو پرانے ممبرز ہیں ان کو بھی اس بات کی سمجھ آگئی ہوگی۔ صرف آپ نئے ممبرز کی سمجھ کے لئے بات کی تھی کہ اس کو اس انداز میں پیش کرنا چاہیے تھا جس سے یہ زیادہ قابل فہم ہوتا۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب والا! میں آپ کی اجازت سے فاضل رکن سے عرض کروں گا۔

جناب سپیکر۔ سردار صاحب! یہ سوال ہو چکا ہے۔ وہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے تھے میں نے dispose of کر دیا ہے۔ سجی فرید پراچہ صاحب۔

جناب فرید احمد پراچہ۔ جناب سپیکر! گذارش یہ ہے کہ پنجاب کے نہری نظام کی بحالی و اصلاح کا جو یہ پانچ سالہ منصوبہ ہے اس پر دونوں سوالات کا جواب یکساں انداز کا ہے اور سوال کے جواب سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس میں نہری نظام کی اصلاح کی کسی ایک سکیم پر بھی عملدرآمد کا کام ابھی تک شروع نہیں ہوا تو گذارش یہ ہے کہ وزیر صاحب ہمیں بتائیں کہ آیا کس سکیم پر عملدرآمد کا آغاز ابھی تک ہوا ہے یا سارے ہی جوابات اسی انداز کے ہیں۔

جناب سپیکر۔ اب وقفہ سوالات جو ہے یہ ختم ہونے کو ہے اور میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقفہ سوالات میں ہم نے ڈاکٹر خاور علی شاہ صاحب کے دو سوالات کو take up کیا اور حاجی چن صاحب کے بھی دو سوالات کو take up کیا۔ تو کل چار سوالات کو take up کیا گیا اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے پوائنٹ آف آرڈر نے زیادہ ٹائم لیا اور ضمنی سوالات نے زیادہ ٹائم لیا۔ ہم نے پچھلی مرتبہ یہ فیصلہ کیا تھا کہ کل تین یا چار ضمنی سوالات ایک سوال پر ہوں اس میں اب آپ دیکھیے کہ یہ آپ کے بھائیوں کے سوالات ہیں جو آگے محکمہ آبپاشی سے متعلق ہیں۔ ہماری کارکردگی کا معیار یہ بھی ہونا چاہیئے کہ ہم اس ہاؤس میں زیادہ سے زیادہ سوالوں کے جوابات متعلقہ وزیر سے لے کر آپ کو دیں اور اب چار سوالات ہوئے ہیں۔ یہ چاہیئے تھا کہ کم از کم چودہ، پندرہ سوالات کے جوابات اس ایک گھنٹے میں ہونے چاہیئں تھے اس لئے میرے خیال میں ہمیں یہ فیصلہ کرنا چاہیئے کہ تین یا چار سے زیادہ ضمنی سوال نہیں ہونے چاہیئں۔ آپ کا کیا خیال ہے؟

معزز ممبران ۔ ٹھیک ہے ۔

جناب سپیکر ۔ لیکن اگر کوئی سوال بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے تو اس پر میں اپنی مرضی سے زیادہ سوالات entertain کر سکوں گا آپ سب لوگ اس میں دلچسپی لیتے ہیں لیکن عام طور پر تین یا چار سے زیادہ ضمنی سوال نہیں ہونے چاہئیں ۔

معزز ممبران ۔ ٹھیک ہے ۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی ۔ جناب سپیکر اگر کوئی محرک یہ سمجھتا ہے کہ وہ تین ضمنی سوالات اپنے سوال پر کرے تو پھر باقی جو افراد ہیں ظاہر بات ہے کہ وہ بھی کریں گے ۔ دو تین افراد بھی کریں گے تو پھر بھی یہ پانچ چھ سوالات تو بن جائیں گے تو اس پر ٹائم اتنا ہی لگے گا جتنا ٹائم ایک ایک سوال پر لگا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ سیٹھی صاحب! اس میں یہ ہوگا کہ اس میں آپ سب لوگ سوال بھی کر لیں گے ۔ ضمنی سوال بھی ہو جائیں گے اور سوالات زیادہ ہاؤس میں آجائیں گے ۔ ان کے جوابات زیادہ تعداد میں آ جائیں گے ۔ تو وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے ۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی ۔ جناب سپیکر! باقی جوابات ایوان کی میز پر رکھے گئے تصور کئے جائیں ۔

جناب سپیکر ۔ جی باقی جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں ۔ اور اب 15 منٹ کے لئے نماز کا وقفہ ہوتا ہے ۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پنڈ دادن خان میں آبپاشی کی سکیمیں

☆ ۴۳ ۔ راجہ ناصر علی خان ۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ وزیر اعلیٰ نے 30 دسمبر 1989ء کو پنڈ دادنخان ضلع جہلم میں یہ اعلان کیا تھا کہ تحصیل پنڈ دادنخان میں چار ایری گیشن سکیمیں جاری کی جائیں گی تاکہ زرعی زمین کی زرخیزی کو بحال رکھا جائے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ وزیر اعلیٰ نے اپنے تحریری حکم نمبر یو ۔ ایس ۔ آئی ۔ سی ۔ او ٹی ۔ 325/314/90/30 مورخہ 15 جنوری 1990ء کے ذریعے متعلقہ حکام کی منصوبہ پر

عمل درآمد کا حکم جاری کیا تھا۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ایک سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود ابھی تک اس سکیم پر کوئی عملی کام شروع نہیں ہوا۔

(د) اگر جز(ج) کا جواب اثبات میں ہے تو متذکرہ سکیم پر عملدرآمد نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں اور حکومت کب تک اس سکیم پر عملدرآمد کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی (سردار ذوالفقار علی خاں کھوسہ)

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) بموجب حکم وزیراعلیٰ پنجاب مندرجہ ذیل چار منصوبہ جات بعد از فیلڈ سروے تیار کر کے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو مورخہ 16 مئی 90ء کو بھجوائے جاچکے ہیں جہاں ان پر قبل از منظوری ضروری چھان بین کی جارہی ہے۔

1. Neela Whan spring Irrigation Scheme.
2. Makrach spring Irrigation Scheme.
3. Peer khara spring Irrigation Scheme.
4. Bagri spring Irrigation Scheme.

(د) متذکرہ بالا چاروں منصوبہ جات محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات میں قبل ازیں 19 جون 1990ء اور بعد ازاں مورخہ 4 نومبر 1990ء کو زیر بحث آئے۔ جہاں ان میں ضروری ردو بدل تجویز کیا گیا ان نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے منصوبہ جات میں ترامیم کی گئیں اور اب دوبارہ مورخہ 2 دسمبر 1990ء کو محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو بھجوائے جاچکے ہیں جہاں یہ جلد پراونشل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ سکیم ہذا کی منظوری کے بعد ان پر کام شروع کیا جاسکے گا۔

شاہ پور ڈیم اور سنڈے مار ڈیم کی تعمیر

☆۹۱۔ خان غلام سرور خان ۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ
(الف) شاہ پور ڈیم اٹک اور سنڈے مار ڈیم راولپنڈی کی تعمیر کب شروع ہوئی تھی؟
(ب) متذکرہ ڈیم کی تعمیر پر کل کتنا خرچ ہوا اور یہ کب تک مکمل ہو جائیں گے؟
(ج) متذکرہ ڈیم کی تعمیر سے کل کتنا رقبہ سیراب ہوگا اور اس سے حکومت کو کتنی آمدنی ہوگی؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی (سردار ذوالفقار علی خاں کھوسہ)
(الف) شاہ پور ڈیم (ضلع اٹک) کی تعمیر کا آغاز 84-5-31 کو ہوا تھا۔ اور ڈھوک سنڈے مار ڈیم (ضلع راولپنڈی) کی تعمیر 88-2-27 کو شروع ہوئی تھی۔
(ب) شاہ پور ڈیم کی تعمیر پر کل 3,39,93,858 روپے کی لاگت آئی ہے جس میں ڈیم کی تعمیر اور نہری نظام کی تعمیر شامل ہے اور یہ ڈیم 87-6-30 کو مکمل ہو چکا ہے ڈھوک سنڈے مار ڈیم کی تعمیر پر تقریباً 2 کروڑ 78 لاکھ روپے کی لاگت آچکی ہے۔ ڈیم کی تعمیر اور نہری نظام کی تعمیر کا کام 89-8-24 کو مکمل ہو چکا ہے۔ باقی ماندہ تھوڑا بہت کام بھی رواں مالی سال کے اختتام تک مکمل ہو جائے گا۔
(ج) شاہ پور ڈیم سے تقریباً 4308 ایکڑ رقبہ سیراب ہوگا۔ اور سالانہ آمدنی (اندازاً) 1,72000 روپے آبیانہ سے، ۱,۰۰,۰۰۰ روپے فیکٹریز و پینے کے پانی کے استعمال سے اور 30,000 روپے ماہی پروری سے ہوگی۔ ڈھوک سنڈے مار ڈیم سے تقریباً 550 ایکڑ رقبہ سیراب ہوگا اندازاً سالانہ آمدنی 22000 روپے آبیانہ سے اور ۱۰,۰۰۰ روپے ماہی پروری سے ہوگی۔

راولپنڈی ڈویژن میں تجرباتی ٹیوب ویلوں کی تفصیل

☆۹۲۔ خان غلام سرور خاں ۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔۔
(الف) واپڈا کے ہائیڈرالوجی ڈیپارٹمنٹ نے 68 ۔ 1958ء تک راولپنڈی ڈویژن کے دریا ھرو اور دریا سوان علاقوں میں کتنے تجرباتی ٹیوب ویل لگائے؟
(ب) متذکرہ ٹیوب ویلوں سے پانی کا siata کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت متذکرہ ٹیوب ویلوں سے پانی لینا چاہتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی ۔ (سردار ذوالفقار علی خاں کھوسہ)

(الف) واپڈا سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے اس کے مطابق ہائیڈرو جیالوجی ڈائریکٹوریٹ نے 1958 تا 1968ء کے دوران دریا ہمیرو اور دریا سوان کے علاقوں میں کوئی تجرباتی ٹیوب ویل نہیں لگایا ۔ البتہ واپڈا کے مذکورہ ادارہ نے ان علاقوں میں زیر زمین پانی کی تحقیقات کے پروگرام کے تحت 1979ء تا 1982ء کے دوران 4 عدد ہارو دریا اور 8 عدد سوان دریا کے علاقوں میں تجرباتی ٹیوب ویل لگائے ۔

(ب) تجرباتی ٹیوب ویلوں کے بور کی گہرائی 102 سے 405 فٹ تک ہے ۔ زیر زمین سٹریٹا (Strata) سے ان ٹیوب ویلوں سے مختلف مقدار میں میٹھا پانی ملنے کی نشاندہی کی گئی ہے

(ج) تجرباتی ٹیوب ویل زیر زمین پانی کی تحقیقاتی رپورٹ تیار کرنے کے لئے بور کئے گئے تھے ۔ حکومت کی پالیسی کے مطابق آبپاشی کے لئے سرکاری شعبہ میں ٹیوب ویل نہیں لگائے جاتے ۔ ان علاقوں میں نجی ٹیوب ویلوں کی تنصیب کے لئے واپڈا کی وساطت سے تحقیقاتی رپورٹوں سے استفادہ کیا جا سکتا ہے ۔

راجباہ 12/ایل نہر لوئر باری دوآب کے کنارے پختہ کرنا۔

☆۱۲۵ ۔ ملک اقبال احمد خان لنگڑیال ۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نہر لوئر باری دوآب کے راجباہ ایل ۔ 12 کے کنارے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو متذکرہ راجباہ کے کنارے سال 1990ء کے دوران کتنی بار ٹوٹے ہیں ؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت متذکرہ راجباہ کے کنارے پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی ۔ (سردار ذوالفقار علی خاں کھوسہ)

(الف) درست ہے کہ راجباہ 12 ۔ ایل کے کنارے کمزور ہیں ۔ دوران ماہ ستمبر 1990ء راجباہ

کے کناروں میں دو بار شگاف ہوئے تھے۔

(ب) جزو الف کا جواب اثبات میں ہے۔ حکومت متذکرہ راجباہ کی مکمل بحالی ISRP منصوبہ کے تحت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ لہذا برجی نمبر 120 تا 140 اور برجی نمبر 170 تا 200 ٹیل یعنی 10 میل کا حصہ پختہ کرانا بھی پروگرام میں شامل ہے۔ یہ منصوبہ امسال شروع ہو کر مرحلہ وار پروگرام کے تقریباً تین سال میں پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔

پی پی 165 میں راجباہوں کی ٹیلوں پر پانی کی کمی

☆143 - حاجی سکندر حیات بوسن - کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ---

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی -165 کے متعدد راجباہوں کی ٹیلوں پر پانی کی کمی رہتی ہے جس کی وجہ سے اس علاقے کے کاشتکاروں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے باوجود کہ ٹیلوں پر پانی کی کمی ہے مگر اس علاقہ کے کاشتکاروں سے حکومت آبیانہ پورا وصول کر رہی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان راجباہوں کی ٹیلوں پر پانی کی کمی دور کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی (سردار ذوالفقار علی خاں کھوسہ)

(الف) درست نہ ہے۔ پی پی 165 کے علاقہ کو کل 16 - راجباہ جات سیراب کرتے ہیں جن کی ٹیلوں پر پانی کی کمی نہ ہے۔ اس لئے کاشتکاروں کو کمی کا سامنا نہ ہے۔

(ب) درست نہ ہے کسی بھی راجباہ کی ٹیل پر پانی کی کمی نہ ہے۔ اس لئے حکومت پورا آبیانہ وصول کرنے میں حق بجانب ہے۔

(ج) جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں نہ ہے۔ راجباہوں کی ٹیلوں پر پانی کی کوئی کمی نہ ہے۔

حکومت ٹیلوں پر پانی کی سپلائی برقرار رکھنے کے لیے راجباہوں کی وقتاً فوقتاً صفائی کرواتی رہتی ہے۔

دریائے راوی پہ پشتے کی تعمیر

☆231 ۔ میاں محمود احمد ۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔۔۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شاہدرہ میں راوی کے کٹاؤ اور سیلاب سے بچنے کے لیے سابقہ وزیر اعلیٰ نے میری ایک درخواست پر پشتے تعمیر کرنے کا حکم جاری کیا تھا ۔ اگر ایسا ہے تو کیا متذکرہ درخواست محکمہ کے پاس موجود ہے اگر ہے تو اس کی نقول ایوان میں پیش کی جائے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سلسلہ میں ذاتی طور پر میں نے سیکرٹری اریگیشن سے کئی بار ملاقاتیں بھی کی ہیں مگر ابھی تک اس سلسلہ میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی

(ج) اگر جزمائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت شاہدرہ کی بیشمار آبادیوں اور کروڑوں روپے کی قیمتی اور زرعی زمینوں کو بچانے کے لیے متذکرہ احکامات پر عملدرآمد کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجہ بیان کریں ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی (سردار ذوالفقار علی خاں کھوسہ)

(الف) درست ہے اور اس درخواست کی فوٹو کاپی لف ہے

(ب) فاضل رکن کی درخواست پر فرخ آباد بیگم کوٹ ڈیرہ مالی ۔ سگیاں اور نین سکھ کی آبادیوں کو دریائے راوی کے سیلاب سے بچاؤ کے لئے اریگیشن ریسرچ انسٹیٹوٹ کے ذریعہ ماڈل سٹڈی (Model Study) کی گئی جس کی بنیاد پر 1.60 کروڑ روپے کی مالیت کی ایک سکیم تیار کی گئی ہے

مجوزہ سکیم کے تحت ایک عدد Head Spup ۔ J بنانا تجویز کیا گیا ہے ۔ سکیم حکومت پنجاب کی سفارش Clearance کے بعد وفاقی حکومت کو حتمی منظوری کے لیے بھیجی جائے گی وفاقی حکومت کی حتمی منظوری اور فنڈ کی فراہمی کے بعد سکیم پر فوری عمل درآمد کیا جائے گا

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ مجوزہ آبادیوں کو سیلاب سے محفوظ کرنے کے لیے حکومت پنجاب کوشاں ہے اور سکیم پر وفاقی حکومت کی منظوری اور فنڈ کی فراہمی کے بعد فوری عمل درآمد کیا جائے گا ۔

بخدمت جناب وزیر اعلیٰ پنجاب صاحب

جناب عالی۔

مؤدبانہ گذارش ہے کہ آپ نے ہماری درخواست پر 25 جون علاقہ بیگم کوٹ مین سکھ کا دورہ فرمایا تھا آپ نے وہاں ڈیرہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اس علاقہ کو دریائی کٹاؤ سے بچنے کے لیے موثر اقدامات کیے جائیں گے

جناب عالی اس سے قبل فرخ آباد۔ بیگم کوٹ مین سکھ ڈیرہ مالی والا کی بے شمار ذرخیز زمین اور باغات دریا برد ہو چکی ہے یہ ذرخیز زمین شہر لاہور کے قریب ہونے کے ناطے شہر کو وافر مقدار میں سبزیاں اور پھل مہیا کرتی تھیں۔

جناب سے التماس ہے کہ اس علاقہ کی ذرخیز زمینوں اور باغات کے لیے پشتے تعمیر کرنے کا حکم صادر فرمایا جائے۔

العارض

میاں محمود احمد

ایم پی اے لاہور

شاہدرہ سے راوی پل تک بجلی کے پولوں پر لائٹیں لگانے کے لئے اقدام

☆246-میاں محمود احمد-کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان کردیں گے کہ ۔ ۔ ۔ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نئے راوی پل اور پرانا راوی پل سے شاہدرہ موڑ تک بجلی کے پولوں پر نصب لائٹیں عرصہ دراز سے بند پڑی ہیں۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ روشنی نہ ہونے کی وجہ سے حادثات کا اکثر خطرہ رہتا ہے۔

(ج) اگر جزمائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ لائٹیں چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی (سردار ذوالفقار علی خاں کھوسہ)

(الف) اس سلسلہ میں محکمہ واپڈا میٹرو پولیٹن کارپوریشن لاہور اور محکمہ مواصلات و تعمیرات پنجاب

سے حاصل کردہ رپورٹ کے مطابق نیو راوی پل سے شاہدرہ موڑ تک کی لائنیں محکمہ ہائے وے (High way) کی زیر نگرانی ہیں۔ یہ درست ہے کہ یہ لائنیں عرصہ دراز سے بوجہ عدم ادائیگی بل بجلی اور متعلقہ ٹرانسفارمر کے چوری ہونے کی وجہ سے بند پڑی ہوئی تھی محکمہ واپڈا اور ہائے وے کی رپورٹوں کے مطابق بجلی کا بل ادا کر دیا گیا ہے۔ واپڈا نے ٹرانسفارمر محکمہ ہائے وے کی یقین دہانی کے بعد کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات ڈمانڈ نوٹس کی رقم بعد میں جمع کروا دے گا، دونوں پلوں کے ٹرانسفارمر چالو کر دیے ہیں۔ اور اس طرح بجلی کی سپلائی بحال ہو گئی ہے۔ جہاں تک پرانے راوی پل سے شاہدہ موڑ تک کی سٹریٹ لائٹوں کا تعلق ہے، کارپوریشن سے حاصل کردہ رپورٹ کے مطابق کچھ لائٹیں درست ہیں، جبکہ باقی ماندہ محکمہ واپڈا کے (Span) نہ بچھانے کی وجہ سے بند پڑی ہوئی ہیں۔ اس سلسلہ میں محکمہ واپڈا کو ہدایات جاری کر دی گئیں ہیں۔ کہ وہ ان کو چالو کرنے کا جلد از جلد بندوبست کرے

(ب) محکمہ مواصلات و تعمیرات پنجاب اور میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کی طرف سے حاصل کردہ رپورٹ کے مطابق ابھی تک کسی حادثہ کی اطلاع نہ ملی ہے۔ مگر یہ درست ہے کہ روشنی نہ ہونے کی وجہ سے حادثات ہونے کا خدشہ ہے۔ جیسا کہ ضمن الف میں بیان کر دیا گیا ہے، متوقع حادثات سے بچنے کے لیے محکمہ واپڈا کو ہدایات جاری کر دی گئیں ہیں۔

مسئلہ استحقاقات

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا۔ میری ایک تحریک استحقاق نمبر 25 ہے۔ میں التجا کروں گا کہ جناب والا یہ بہت اہم مسئلہ ہے اس لئے اس کو Out of turn لے لیا جائے اور اسی سلسلہ میں محمد شاہ کھگہ صاحب کی ہے اور چودھری اکرم صاحب کی ہیں ان کے نمبر 28 ۔ 29 ہیں۔ یہ بہت ہی اہم تحریک استحقاق ہے۔ کیونکہ ٹیلیفون کے محکمہ نے تحریک استحقاق کے قانون کو توڑا ہے۔ اگر جناب اجازت دیں اور آپ ایوان کی اجازت بھی لے لیں تو اس کو باری سے پہلے لے لیں۔ اور اسی بارے میں تحریک استحقاق نمبر 28 ۔ 29 بھی ہے۔

جناب سپیکر ۔ میاں صاحب! ابھی وزیر قانون صاحب نہیں آئے ہیں میں نے آپ کی تحریک استحقاق کو دیکھ لیا ہے ۔ اب ہم دوسری تحریک استحقاق کو شروع کرتے ہیں جو باری کے حساب سے آتی ہے ۔ وزیر قانون صاحب آجاتے ہیں تو ہم معاملہ take up کر لیتے ہیں ۔ اور اگر ایوان کی یہ مرضی ہو کہ اس کو باری سے پہلے لے لیا جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا ۔ جی شوکت داؤد صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں ۔

جناب شوکت داؤد جناب والا! میں آپ کی اجازت سے ایک اہم چیز کی طرف آپ کی اور اس ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ جب ہم اس بلڈنگ میں داخل ہوتے ہیں تو اس کی Grace سے کبھی انکار نہیں ہوتا ۔ لیکن آج جب ہم نماز پڑھنے گئے ہیں تو مجھے احساس ہوا ہے کہ چاہے اس بلڈنگ کی جتنی بھی عظمت ہے ۔ جتنی بھی Grace ہے یہ ایک ایسے دور کی یاد ہے ۔ اور اس کے علاوہ یہ بھی افسوس ہوا بلکہ یہاں کتنے سال گزر گئے اور یہاں کتنے سیشن ہو گئے ۔ لیکن کبھی کسی کو یہ احساس نہیں ہوا کہ اس کے ساتھ ایک اچھی سی مسجد کی جگہ ہونی چاہیئے تھی ۔ یا نماز کے لیے کوئی ایسا انتظام ہونا چاہیئے تھا ۔ آج جا کر تنگی داماں کا احساس ہوا ہے ۔ کہ بعض لوگ جماعت کے ساتھ اس لئے شامل نہیں ہو سکے اور نماز کے لیے ایک گیلری میں جگہ بنائی گئی ہے ۔ جہاں خشوع و خضوع کے ساتھ نماز بھی ادا نہیں کی جا سکتی ۔ جہاں آوازیں بھی رہی تھیں اور ایک سکرین کھڑی کر کے جیسے کسی غیر ضروری چیز کے لئے جگہ بنائی گئی ہے ۔ میں یہی عرض کروں گا کہ اس کے ساتھ ایک عالیشان مسجد کی تعمیر ہونی چاہیے ۔ نہیں تو جہاں وزراء کے لئے بڑے بڑے کمرے بلکہ میں ممبران کے لیے کہہ دیتا ہوں منسٹرز میں نہیں کہتا ان کو جہاں باقی سہولتیں دی جاتیں ہیں وہاں فوری طور پر فوقیت کی بنا پر نماز کے لئے کوئی جگہ مخصوص کرنی چاہیئے ۔ شکریہ ۔

جناب سپیکر ۔ شوکت داؤد صاحب نے بڑی جائز بات کی اور اس سلسلے میں بڑی تیزی کے ساتھ پنجاب اسمبلی سیکرٹریٹ میں کام ہو رہا ہے آپ کے ایم ۔ پی ۔ اے ہاسٹل کے ساتھ مسجد کی تعمیر کو ڈیزائن کیا جا رہا ہے اور اس اسمبلی بلڈنگ کی توسیع سے پہلے ہی ہم مسجد کی تعمیر کرنا چاہتے ہیں لیکن اس سے پہلے میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں کہ جو موجودہ انتظام ہے یہ انتظام اس سے بہتر ہونا چاہیئے چاہے یہ عارضی طور پر ہی ہو اس کی improvement ہم فوری طور پر انشاء اللہ کریں گے

اب ہم تحریک استحقاق نمبر 5 کو لیں گے ۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! میری بھی ایک تحریک استحقاق ہے اور اس کا نمبر 3 ہے۔

جناب سپیکر۔ جی! یہ نمبر 3 ہے۔ اور یہ شاہ صاحب، آپ کی تحریک استحقاق ہے۔ آپ اپنی تحریک استحقاق کو پڑھیے۔

ڈائریکٹر سکولز لاہور کا ایم پی اے کے ساتھ ناروا سلوک

SYED TAHIR AHMED SHAH:

It is sorrowfully being brought into your notice that as a Member of Provincial Assembly, I have not been paid the due regard to which an elected representative is entitled traditionally, legally and customarily, by the Director Schools, Lahore Division, Lahore.

The undersigned tried to contract Mr A.W. Sheikh, Director Schools, Lahore Division, Lahore, by paying a personal visit to his office on 8.12.1990 at about 12.20 afternoon. I was told that the Director was out in connection with some meeting. However, afterwards at about 3.30 p.m., I telephoned and told the P.A. of the Officer that I wanted to talk to the Director. The P.A. asked me to please hold on. After some time, the P.A. told the undersigned that the Director was not in his office. However, I used another tactic to unearth the truth. I again telephoned through another person, and told the Director through P.A. that Minister Housing wanted to talk to him. Now the Director came on line, on this occasion, I told the Director that he had not behaved properly with an elected public representative according to his status as is required under the law. He gave a lame excuse and apologised.

I , therefore, move this privilege motion which requires intervention of the Assembly.

MR. SPEAKER: Would you line to give a short statement?e

SYED TAHIR AHMED SHAH: Sir, I have already read out my privilege motion. If you like I am prepared to give a short statement.

MR. SPEAKER: I think there is not need of any short statement because your privilege motion is self-explanatory.

MINISTER FOR EDUCATION: MIAN USMAN IBRAHIM

I have inquired into the unfortunate incident which happened

on 8th December. The reply which I have received indicates that there was some misunderstanding and lapse on the part of the PA to the Director of Education. when the honourable Member rang up at about 12.20 PM, the Director of Education was busy in a meeting with the SO, Planning & Development Department. About the second call made by the Member at 3.30 PM, the explanation of the Director is that he was in the bath room and when the PA rang up in his room there was no reply from his office as he was not present in the room. The PA misunderstood that the Director had left his office and told the Member's that he was not in his room. In reply to the Member's other call, the Director of Education has said that he at once explained to him that it was all due to misunderstanding and lapse on the part of his PA and he tendered his unconditional apology. He has regretted this sad incident and has said that he never meant to avoid a call or an inquiry form an honourable member of the Punjab Assembly. I think, the Member should accept the apology tendered by the Director of Education. If he wants to probe again in order to satisfy himself we can go further deep into the reply given by the Director.If the member does not feel satisfied, I would request him to see me in my office and sort out the matter.

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب والا! بڑے افسوس کے ساتھ یہ تحریک استحقاق میں نے اس ایوان میں پیش کی ہے میں چاہتا تو نہیں تھا مگر جناب والا یہ روزمرہ کا معمول ہے کہ جب ہم ٹیلیفون کرتے ہیں تو عموماً ہمیں یہ جواب ملتا ہے کہ صاحب بہادر میٹنگ میں ہیں متعلقہ افسر میٹنگ میں ہیں اور کبھی انہوں نے یہ زحمت گوارا نہیں کی کہ عوام کے منتخب نمائندے جو عوام کے مسائل حل کرنے کے سلسلے میں افسران سے رابطہ قائم کرنے میں اپنا وقت ضائع کرتے ہیں مگر جناب والا میں اس بات کو اس ایوان کے

سامنے اس لئے لایا ہوں کہ حکومت کے علم میں یہ بھی بات آجائے کہ معزز ارکان اسمبلی کے ساتھ افسران کا عمومی طور پر کیا رویہ ہوتا ہے یہ Warrant of Precedence حکومت پاکستان نے ایک نوٹیفیکشن کے ذریعے جاری کیا ہے اس کو اگر ملاحظہ فرمایا جائے تو جو صوبائی اسمبلی کے ممبران ہیں یہ 24 نمبر پر آتے ہیں اور باقی تمام افسران اس کے بعد آتے ہیں میرا اس تحریک استحقاق کو پیش کرنے کا مقصد نہ ایوان کا وقت ضائع کرنا ہے نہ ہی کسی کے جذبات کو مجروح کرنے کا ہے مگر میں صرف یہ چاہتا ہوں جناب والا میرا Equipment ذرا کم سنائی دے رہا تھا اور میں پوری طرح سے تو follow نہیں کر سکا وزیر موصوف کے بیان کی مجھے تو تھوڑی بہت سمجھ آئی ہے وہ اس طرح کہ اس کے لئے پی۔اے کی غلطی ٹھہرائی گئی ہے میں وزیر موصوف صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ میں پورے وثوق کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں اس میں پی۔اے کا قطعاً قصور نہیں ہے وہ ایک چھوٹا ملازم ہے کوئی بھی پی۔اے اتنی جرات نہیں کر سکتا کہ منتخب نمائندے کے ساتھ ایسا سلوک کرے جس طریقے سے متعلقہ افسر کی کسی پی۔اے کو یا ماتحت کو ہدایت ہوتی ہے اس قسم کا وہ اس کو جواب دیتا ہے اگر جناب والا اس کا قصور نہیں تھا یعنی ڈائریکٹر آف ایجوکیشن لاہور کا قصور نہیں تھا تو پھر اسے معافی نہیں مانگنی چاہیئے تھی اور پھر میں اسی دفتر سے ٹیلیفون کرنے سے پہلے دوبارہ یہ پتہ کر لیا تھا کہ صاحب موصوف اپنے دفتر میں موجود ہیں یا نہیں میں تو اس تحریک استحقاق کے ذریعے ارکان اسمبلی کے وقار کی بحالی کے لئے ارکان اسمبلی کو ان کا جائز مقام دلانے کے لئے اور اگر حکومت وقت سے ممکن ہو سکے تو ان ارکان اسمبلی کے آئین اور قانونی طور پر دیئے ہوئے مقام اور اعزاز کی بحالی کے لئے میں نے یہ تحریک استحقاق دی ہے انہیں اس بات کا احساس ہونا چاہیے۔اب 1985ء سے تقریباً اسمبلیاں چل رہی ہیں۔سول حکومتیں بن رہی ہیں۔اب تو افسران کو اس بات کا احساس ہو جانا چاہیئے۔

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب! اس بارے میں، میں آپ کو عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر موصوف نے یہ کہا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ مجھے پوری طرح سمجھ نہیں آئی۔ان کے مائیک کی آواز شاید درست نہیں تھی۔انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ متعلقہ جو ڈائریکٹر ایجوکیشن ہیں انہوں نے کہا ہے کہ میرے پی اے کے بیان کرنے کی غلطی سے یہ غلط فہمی ہوئی ہے ورنہ میرا کوئی ایسا ارادہ نہیں تھا۔میں عوامی نمائندگان کی دل سے عزت اور قدر کرتا ہوں اور اگر شاہ صاحب کے جذبات مجروح ہوئے ہیں تو میں غیر مشروط طور پر

ان سے معافی چاہتا ہوں اور ان کو یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ ہرگز ہرگز ان کی طرف سے اس قسم کی ایسی بات نہیں ہو گی جس میں عوامی نمائندگان کی ہتک کا کوئی بھی پہلو نکلتا ہو ۔ یہ بات منسٹر صاحب نے کی ہے ۔اب اس کی روشنی میں آپ فرمایئے کہ آپ کیا چاہتے ہیں ؟

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب سپیکر! چونکہ آپ نے منسٹر صاحب کی وضاحت فرمادی ہے جو میں نے سن لی ہے اور منسٹر صاحب کی وضاحت کے بعد اور پھر اس یقین دہانی کے بعد کہ وہ کم سے کم اپنے محکمے کی حد تک اپنے تمام متعلقہ افسران کو یہ ہدایات جاری کریں گے کہ منتخب نمائندگان کے ساتھ اراکین کے ساتھ جو ان کا جائز مقام بنتا ہے ان کے ساتھ وہ سلوک کریں گے تو جناب والا میں ان کی اس یقین دہانی کے بعد اگر وہ یقین دہانی کراتے ہیں تو میں اپنی اس تحریک استحقاق پر زور نہیں دیتا ہوں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب سپیکر ۔ جناب طاہر شاہ صاحب نے یقین دہانی کے متعلق فرمایا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس یقین دہانی کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ ایک معزز ممبر کا یہ استحقاق ہے کہ اسکے ساتھ معززانہ سلوک کیا جائے تو اس سے پہلے کئی مرتبہ حکومت کی طرف سے یقین دہانیوں کے سرکلر آچکے ہیں ۔ محکمہ جات کو یہ سرکلر جاچکے ہیں کہ ممبران کے ساتھ ، ان کے مرتبہ کے مطابق سلوک کیا جائے ۔ بہرحال ان کی تسلی کے لئے میں دوبارہ سرکلر بھی بھجوا دوں گا لیکن میں نہیں سمجھتا کہ اس کی ضرورت ہے اس کے علاوہ میں نے شاہ صاحب کو ایک اور پیشکش کی تھی کہ اگر ان کی اس جواب سے تسلی نہیں ہوئی تو ہم اس کو further probe بھی کر سکتے ہیں ، اس کی انکوائری بھی کر سکتے ہیں ۔ میرا مقصد ڈائریکٹر ایجوکیشن کو Defend کرنا نہیں ہے ۔اگر شاہ صاحب ان کی وضاحت سے مطمئن نہیں ہیں تو میری پیشکش بدستور موجود ہے کہ ہم اس کے خلاف مناسب کارروائی کریں گے اور اگر واقعی اس نے یہ جان بوجھ کر حرکت کی ہے تو اس کے خلاف پورا ایکشن لیا جائے گا ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب سپیکر! ویسے بھی وزیر تعلیم جو میرے لئے بہت ہی قابل احترام ہیں ۔ہم لوگ ماضی میں اکٹھے رہے ہیں اور اکٹھے کام کرتے رہے ہیں ۔اگر یہ مجھے حکم صادر کر دیتے تو میں ویسے ہی اپنی تحریک استحقاق کو ایوان میں پیش ہی نہ کرتا ۔میرا مقصد کسی کی دلآزاری نہیں ہے ۔ میرا کسی کو نقصان پہنچانے کا مقصد نہیں ہے میں تو چاہتا ہوں کہ افسران کی اصلاح کی جائے اور اگر وہ اپنے مرتبے کے مطابق چاہتے ہیں کہ ان کا احترام کیا جائے تو ہمیں بھی اس طریقے سے احترام دیا جائے

Things go on reciprocal basis تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے مگر تھپڑ ایک ہاتھ سے پڑتا ہے تو چونکہ میں کسی کو سزا دلوانے کے حق میں نہیں ہوں میں اصلاح کے حق میں ہوں اس لئے وزیر موصوف کی اس یقین دہانی کے بعد میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے اب بھی عرض کیے دیتا ہوں کہ میں اپنی تحریک استحقاق کو پریس نہیں کرتا۔

جناب سپیکر۔ شکریہ شاہ صاحب۔ رانا اکرام ربانی صاحب۔۔۔۔۔

میاں منظور احمد موھل۔ جناب سپیکر! میں نے اپنی ایک تحریک استحقاق باری سے پہلے لینے کی استدعا کی تھی۔

جناب سپیکر۔ جی آپ نے فرمایا ہے۔ وزیر صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ وزیر صاحب آپ کی عدم موجودگی میں میاں منظور احمد موھل صاحب نے یہ پوائنٹ آؤٹ کیا ہے کہ ان کی تحریک استحقاق نمبر 25 باری سے پہلے لینے کی اجازت دی جائے اور اس کے ساتھ ہی اسی قسم کی ویسی ہی تحاریک استحقاق نمبر 28 اور 29 ہیں تو ان سب کو اکٹھے باری سے پہلے لینے کی اجازت دی جائے تو میں نے آپ کے ہاؤس میں تشریف نہ رکھنے کی وجہ سے اس معاملے کو مؤخر کر دیا تھا کہ وزیر صاحب آجاتے ہیں تو ان سے اور قائد حزب اختلاف سے مشورے کے بعد میں یہ فیصلہ کروں گا کہ اس کو باری سے پہلے لیا جائے یا نہ لیا جائے۔

وزیر قانون۔ میں ذرا دیکھ کر پھر عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ آپ اس کو دیکھ لیں تو اس اثناء میں، میں رانا اکرام ربانی صاحب کی تحریک استحقاق ٹیک اپ کر لوں۔

وزیر قانون۔ کر لیں۔

میاں منظور احمد موھل۔ جناب والا! اس سلسلہ میں چونکہ وزیر صاحب کو اور معزز اراکین کو پتہ نہیں ہے میں مختصراً یہ کہوں گا کہ جو ہمارا ٹیلیفون کا استحقاق ہے۔ پریویلج ایکٹ 1974 کی دفعہ 10 کے تحت ہر ممبر کو سرکاری خرچ پر ایک ٹیلیفون دیا جاتا ہے لیکن اب محکمہ ٹیلیفون والوں نے اکرم صاحب سے اور محمد شاہ کھگہ صاحب سے پچیس پچیس سو روپے ڈمانڈ کئے ہیں یعنی یہ تمام ممبران کے استحقاق کا مسئلہ ہے اور ٹیلیفون کے محکمہ والے ہمارے استحقاق کو مجروح کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر۔ اس میں استحقاق کا تو کوئی شک و شبہ ہی نہیں ہے لیکن سوال اس کو باری سے پہلے

لینے کا ہے۔ وزیر صاحب اس کو دیکھ لیتے ہیں اور قائد حزب اختلاف بھی دیکھ لیں گے تو ابھی رانا صاحب کی تحریک استحقاق کے بعد اس پر فیصلہ ہو جائے گا۔

جناب شوکت داؤد۔ جناب سپیکر ٹیلیفون کے بارے میں، میں بھی بات کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر۔ شوکت داؤد صاحب اس کے بعد کریں۔ جب اس تحریک استحقاق کو Take up کریں گے تو اس وقت اپ اپنی بات کیجیے گا۔ جی رانا اکرام ربانی صاحب۔

قاضی حسین احمد کی طرف سے ارکان اسمبلی پر الزام تراشی

رانا اکرام ربانی (قائد حزب اختلاف)۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "جنگ" لاہور مورخہ 6 - دسمبر 1990ء میں ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ جماعت اسلامی کے امیر اور اسلامی جمہوری اتحاد کے سرکردہ رکن قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ جرائم ارکان اسمبلی کی ملی بھگت سے ہو رہے ہیں۔ ایسا کہتے وقت جو ارکان ان کے ذہن میں تھے ان کا نام دے دیتے تو بہتر تھا لیکن صرف "ارکان اسمبلی" کہنے سے سارے ارکان اسمبلی کے کردار پر زد آ گئی ہے جس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر یہ تحریک استحقاق میں نے دی ہے ـــــ

میاں محمود الرشید۔ پوائنٹ آف آرڈر ـــــ

جناب سپیکر۔ میاں صاحب میرے خیال میں قائد حزب اختلاف اس تحریک استحقاق پر اپنا مختصر بیان دینا چاہتے ہیں۔

میاں محمود الرشید۔ جناب سپیکر مجھے اس پر اعتراض ہے کہ اگر تو یہ تحریک استحقاق بنتی ہے تو پھر تو وہ Short Statement دیں۔

جناب سپیکر۔ اس کے بعد اس پر بحث ہوگی کہ یہ بنتی ہے یا نہیں بنتی۔ انہیں Short Statement دینے کی اجازت میں دے چکا ہوں۔

رانا اکرام ربانی (قائد حزب اختلاف)۔ جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ میں اس چیز کی وضاحت کرنا بڑا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک استحقاق دیتے وقت اور نہ آج بات کرنے سے پہلے اور نہ جس وقت

میں یہ بات کر رہا ہوں خدانخواستہ میرے ذہن میں قاضی صاحب کے رتبے کا یا ان کے اس ملک کے بہت ہی محترم سیاسی شخصیت ہونے میں کوئی میرے ذہن میں شک ہے۔ اور نہ اس کا کوئی سیاسی پس منظر ہے اگر میری بات پوری ہونے دیتے تو شاید میاں محمود الرشید کو کوئی اعتراض نہ ہوتا۔ میں ذاتی طور پر اسلامی جمعیت طلبا کے بہت نزدیک رہا ہوں لیکن یہاں صرف مجھے یہ بات کہنا ہے کہ صرف ارکان اسمبلی کہنے سے ہر اس رکن کے کردار پر زد آئی ہے جس میں وہ خود بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے کبھی نہ جرائم کیے، نہ جرائم پیشہ افراد کی پرورش کی اور نہ ان کی حفاظت کی اور اس تحریک میں بھی میں نے لکھا ہے کہ جو کردار قاضی صاحب کے ذہن میں تھے اگر وہ ان کی وضاحت فرما دیتے تو نہ مجھے یہ تحریک دینے کی ضرورت پیش آتی اور نہ مجھے کوئی اعتراض ہوتا۔ مجھے صرف یہ اعتراض ہے کہ ارکان اسمبلی کہنے سے میاں محمود الرشید کے بارے میں بھی یہ شبہ ہو سکتا ہے۔ اس تحریک سے قطعاً ان کی شخصیت کے بارے میں منفی تصور ہو ہی نہیں سکتا یہ میں خود کہتا ہوں۔ صرف مجھے اس پر اعتراض تھا کہ ایک مبہم سی بات کہنے سے سارے اراکین کا کردار مشکوک ہوا ہے۔

میاں محمود الرشید۔ جناب والا، پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر۔ میاں صاحب مجھے اجازت دیں گے کہ میں اسے ضابطے کے مطابق Conduct کروں حکومت کی طرف سے وزیر مال اس کا جواب دیں گے۔ بعد میں اگر آپ چاہیں گے تو آپ کو اظہار خیال کا موقع ملے تو آپ کو موقع دیا جائے گا۔

وزیر مال۔ جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں۔ یہ تحریک استحقاق 6 دسمبر 1990ء کی ایک خبر کو بنیاد بنا کر پیش کی گئی ہے۔ اگر اس خبر کو دیکھا جائے تو یہ خبر اس اخبار میں آئی ہے جو کہ ایک آزاد اخبار کہلاتا ہے۔ اس کا پنجاب گورنمنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ تحریک ایک وسیع البنیاد تحریک ہے۔ اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ قاضی صاحب کے بیان کے بارے میں انہوں نے کہا ہے کہ "جرائم ارکان اسمبلی کی ملی بھگت سے ہو رہے ہیں" اس میں یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ آیا یہ کوئی پنجاب اسمبلی کا ممبر ہے یا بلوچستان اسمبلی کا ہے یا سندھ اسمبلی کا ہے یا قومی اسمبلی کا ہے یا کوئی سینٹ کا ممبر ہے۔ اس لیے میں تکنیکی طور پر بات کر رہا ہوں کہ یہ کوئی مخصوص معاملہ نہیں ہے۔ اس کے لیے یہ فورم نہیں ہے کہ یہاں پر اسے اٹھایا جائے۔ یہ بیان دینے والے کی بات ہے اور اخبار والوں کی یہ بات ہے۔ اس اخبار کا پنجاب گورنمنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی کسی پنجاب اسمبلی کے ممبر کے بارے میں بات

کی گئی ہے ۔ تو جناب والا ، میں خصوصی طور پر آپ سے گزارش کروں کہ یہ تحریک قاعدہ 55 کی زد میں آتی ہے ۔ یہ ایک عام معاملہ سے متعلق ہے ۔ اور یہ بھی ہے کہ جن کا بیان شائع ہوا ہے وہ محترم قاضی صاحب ممبر پارلیمنٹ ہیں ۔ اور وہ سینٹ کے ممبر ہیں ۔ انہوں نے یہ بیان دیا تھا یا نہیں دیا تھا یہ وہ جانتے ہوں گے یا اخبار والے لیکن اس کے تحت کسی قانون ، کسی ضابطے اور کسی آئین کی خلاف ورزی نہیں ہوئی جناب والا ، اس میں یہ خیال بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ کون سے جرم کی بات کرتے ہیں ، نہ ہی جرم کی تخصیص کی گئی ہے اور نہ ہی کسی ممبر کی تخصیص کی گئی ہے ۔ اس لیے یہ تکنیکی طور پر تحریک قابل پیش رفت نہیں بنتی ہے میں آپ سے گذارش کروں گا کہ اسے خلاف ضابطہ قرار دیا جائے ۔

چودھری اصغر علی گجر ۔ جناب سپیکر نکتہ ذاتی وضاحت ۔

جناب سپیکر ۔ چودھری صاحب ، آپ کے بارے میں تو کوئی بات ہی نہیں ہوئی ۔ جہاں تک قاضی صاحب کا سوال ہے تو وہ میاں محمود الرشید صاحب بات کرنا چاہتے ہیں ۔ اور ان کے بعد ڈاکٹر افضل اعزاز صاحب کرنا چاہتے ہیں ۔

چودھری اصغر علی گجر ۔ میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ آپ میرے ساتھ بات کرنا چاہتے ہیں تو میرے چیمبر میں آکر کریں ۔

چودھری اصغر علی گجر ۔ یہاں کی بات یہاں ہونی چاہیے اور چیمبر کی بات چیمبر میں ہونی چاہیے ۔ آپ مجھے اجازت دیں تو میں معمولی سی بات کروں گا ۔

جناب سپیکر ۔ مجھے محسوس ہوا ہے کہ میاں محمود الرشید صاحب اور ڈاکٹر افضل اعزاز صاحب کو کوئی اعتراض نہیں ہے کہ آپ بات کر لیں ۔

چودھری اصغر علی گجر ۔ جی ہاں ، انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اگر آپ نے سب کی نمائندگی کرنی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

چودھری اصغر علی گجر ۔ میں دراصل جو بات کرنا چاہتا تھا وہ صرف اتنی سی بات ہے کہ جیسے ایک بات کہنے میں آتی ہے کہ ایک مچھلی سارے جال کو گندہ کر دیتی ہے ۔ بات دراصل یہ ہے اور اس کے علاوہ کوئی بات نہیں کہ اخبارات میں اور عدالتوں میں ہمارے کچھ بھائیوں نے ہم سب کی پوزیشن کو داغ دار کر دیا ہے جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ پوری دنیا کی نشریات میں ہمارے نمائندگان کا ذکر ایسے لوگوں میں شمار ہوا

جو کہ بھیانک قسم کے جرائم کرتے ہیں اور عدالتوں میں ان کے خلاف مقدمات چل رہے ہیں۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ وہ لوگ جو غلام حسین انہڑ جیسے اور آصف زرداری جیسے اغوا اور قتل اور ڈکیتیوں کے الزامات میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ان کی پارٹیوں کو چاہیے یہ تھا کہ ایسے گندے انڈوں کو اپنی پارٹیوں سے علیحدہ کر دیتیں تاکہ ہم سب کی سبکی نہ ہوتی۔ میں بس اتنی سی بات کرنا چاہتا تھا۔

رانا اکرام ربانی۔ جناب سپیکر، میں نے کوشش کی تھی کہ کوئی ایسی بات اس ہاؤس میں نہ ہو جس سے اس ہاؤس کا وقار اور احترام مجروح ہو۔ میں نے جتنی بات کی اس میں سیاسی اختلاف رائے رکھنے کے باوجود میں نے کوشش کی کہ قاضی صاحب کی اپنی جماعت کی میٹنگ کے دوران جس قسم کے تحفظات ہے اور جس احترام سے، جس کے وہ حقدار بھی ہیں، میں نے کوشش کی کہ صرف ان الفاظ میں اور اس جملے کو میں اس ہاؤس میں بیان کروں جس پر مجھے بحیثیت رکن اسمبلی کرنا چاہیے تھا۔ اگر اس ہاؤس میں وہ روایت کہ جس کو ہمیشہ Condemn کیا گیا ہے کسی بھی حوالے سے اگر وہی روایت آج سے اگر شروع کرنا مقصود ہے تو میں سوائے افسوس کے اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔ یہ میں نے نہیں کہا کہ میرا بطور قائد حزب اختلاف استحقاق ہے لیکن اس ایوان کی روایات ہیں اور مجھے بات پوری کیے بغیر اس میں مداخلت کی گئی لیکن مجھے احساس تھا کہ شاید ان کے ذہن میں کوئی شبہ ہو کہ میں خدانخواستہ قاضی صاحب کی شان میں کوئی گستاخی کرنے لگا ہوں۔ میں نے ان کے اس جائز مقام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے بات کی لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس جذبے کا جو جواب ہے وہ ہماری توقعات کے مطابق نہیں تھا۔ یا اس ہاؤس میں پالیسی بیان دیتے وقت معزز ایوان نے جو بات کی تھی اس کا آج مظاہرہ نہیں ہوا۔ اگر اس قسم کی مثالیں واقعات اور کہانیاں جناب والا دہرائے جاتے رہے، اگر آج بھی وہی ہونا ہے جو 6 اگست 1990ء سے پہلے ہوتا رہا، اگر کسی کا گناہ آج بھی آئی جے آئی کے ممبرز کے لئے یا پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے والے ممبر کے لئے وجہ جواز بن سکتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ نہ یہ اسلامی لحاظ سے درست ہے کیونکہ ہر شخص نے اپنے گناہ کا حساب دینا ہے۔ پنجابی میں کہتے ہیں کہ "ہر ایک نے اپنی قبر وچ پینا اے۔" اگر سندھ کی منتخب حکومت کوئی غلط کام کرتی رہی یا پیپلز پارٹی کی حکومت کوئی غلط کام کرتی رہی تو جناب والا یہ کہنا چاہیے، کھلے دل کے ساتھ، اخلاقی جرات کے ساتھ کہ ہم یہ جرم اس لئے Cover کر رہے ہیں، ہم یہ گناہ اس لئے کر رہے ہیں کہ چونکہ تمہارے ساتھی بھی کرتے رہے ہیں۔ جناب والا میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ میں نے جتنی بات کی ہے اس کو اس context میں دیکھا جائے اور اس context میں

اس کا فیصلہ کیا جائے ۔ معزز قائد ایوان کی تقاریر کے دوران ہمارے ذہنوں میں بھی بے شمار سوالات آتے رہے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ میں چودھری اصغر علی گوجر صاحب کو یہاں پر اس لئے اس موقع پر بات کرنے کی اجازت نہیں دے رہا تھا ۔ کہ ڈاکٹر افضل اعزاز صاحب نمائندگی کر لیں یا میاں محمود الرشید صاحب نمائندگی کر لیں ۔ لیکن یہ بات ہو گئی ۔ بہر صورت چودھری صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں بات کرنا ہوتی ہے ۔ آپ کا اپنا مخصوص انداز ہے ، آپ اپنا مخصوص انداز نہ چھوڑیئے گا ۔ میں اور یہ سارا ہاؤس آپ سے یہ توقع کرتا ہے کہ آپ نے جس طریقے سے یہ تحریک استحقاق پیش کی ہے اور اپنے مختصر بیان میں آپ نے جو باتیں کہی ہیں وہ قائد حزب اختلاف کے شایان شان ہیں اور آپ کا یہ انداز ہر لحاظ سے قابل تحسین ہے ۔ آپ کو اس پر چودھری صاحب کی بات سننے کے بعد کوئی تعصب نہیں ہونا چاہیئے ۔ اور اس بارے میں میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر افضل اعزاز صاحب مناسب موقع پر اپنی طرف سے کچھ بات کرنا چاہتے ہیں ۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز ۔ جناب والا ! محترم ارشد لودھی صاحب (وزیر مال) کی اس وضاحت کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ اس تحریک استحقاق پر مزید گفتگو کی کوئی گنجائش نہیں ہے ، لیکن اس کے باوجود میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ قابل احترام قائد حزب اختلاف نے جن خیالات کا ، جن جذبات کا قاضی صاحب کے بارے میں اظہار کیا ہے ، میں ان کو قابل ستائش گردانتا ہوں اور اس کے بعد ان کی اور ان کے جذبے کی تعریف کرتا ہوں ۔ لیکن ساتھ ہی میں یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ قاضی صاحب کا یہ مقصد ہرگز نہیں تھا کہ کسی معزز رکن اسمبلی کے بارے میں اس قسم کے خیالات کا اظہار کریں اور دوسری بات یہ ہے کہ ہماری یہ پارلیمانی روایت ہے کہ ہم کسی اخباری خبر کو بنیاد بنا کر تحریک استحقاق پیش نہیں کرتے ۔ جس طرح کہ محترم ارشد لودھی صاحب نے فرمایا کہ یہ تحریک استحقاق نہیں بنتی ۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ اس پر اصرار نہ کیا جائے اور اسے خلاف ضابطہ قرار دیا جائے ۔

رانا اکرام ربانی ۔ جناب والا میں ڈاکٹر صاحب کے حکم کے بعد اپنی اس تحریک پر زور نہیں دیتا ۔ لیکن میں اس کے ساتھ ساتھ اپنی یہ گذارش کروں گا کہ آج کے اس ناخوش گوار تجربے کے بعد اگر جماعت اسلامی کے بارے میں کبھی اس ہاؤس میں کوئی ذکر آئے تو میری آپ سے استدعا ہے کہ آپ ڈاکٹر صاحب سے فرمایا کریں کہ وہ بات کیا کریں یا پھر اگر چودھری صاحب میرے فاضل دوست بضد ہوں بات کرنے کے لئے تو پھر میں ڈاکٹر صاحب سے گذارش کروں گا کہ وہ پہلے ان کے پاس [illegible] انہیں [illegible] کہ کیسے

بات کرنی ہے۔

چودھری اصغر علی گجر۔ مگر۔۔۔۔

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب، اب آپ اتنی سی بات سہہ جائیں، برداشت کر لیں۔

چودھری اصغر علی گجر سر ایک ایسے مسئلے کو ہٹا دیا ہے جو فی الواقع انہوں نے متنازعہ طور پر اٹھایا تھا۔ میں اس پر ان کا بے حد مشکور ہوں۔

جناب سپیکر۔ وہ پہلے سے ہی اس پر زور نہیں دینا چاہتے تھے۔ ان کی بات سے یہ بات عیاں تھی کہ وہ اس پر زور نہیں دینا چاہتے تھے کہ یہ تحریک استحقاق Admit ہو یہ تحریک استحقاق ہے اس کو ہم آج ہی ٹیک اپ کر سکیں گے۔ اور یہ جناب غلام سرور خان صاحب تحریک استحقاق نمبر 7 ہے

ترقیاتی منصوبوں پہ عمل درآمد میں تاخیر۔

جناب غلام سرور خان۔ "میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "جنگ" مورخہ 21 نومبر 1991ء کی اشاعت کے مطابق پنجاب کی تمام سرکاری اراضی کی نیلامی اور تمام کے تمام ترقیاتی منصوبوں پر عمل درآمد ملتوی کرنے کی خبر پنجاب کے عوام اور پنجاب اسمبلی کے منتخب ارکان پر بجلی بن کر گری۔ ارکان پنجاب اسمبلی الیکشن میں لوگوں کے مسائل حل کرنے کا وعدہ کر کے آئے تھے اور پنجاب کے عوام نے بھی اپنی تکلیفوں کے ازالہ کے لئے اپنے نمائندوں سے توقعات وابستہ کر رکھی تھیں۔ اس طرح میں نے بھی اپنے حلقہ نیابت میں لوگوں کے مسائل حل کرنے کا وعدہ کیا تھا اور مجھ سے بھی لوگوں نے بہت سی توقعات وابستہ کر رکھی تھیں۔ لوگوں نے مجھ پر یا اس مقدس ایوان کے منتخب ارکان پر جو اعتماد کیا تھا یہ خبر پڑھ کر دکھ ہوا ہے۔ اس سے میرا اور اس مقدس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری یہ گذارش ہے کہ اس تحریک استحقاق کو بحث کے لئے منظور کیا جائے۔"

جناب والا! مختصر بیان کی اگر اجازت ہو تو عرض کروں۔

جناب سپیکر۔ جی غلام سرور خان صاحب!۔۔۔۔

جناب غلام سرور خان۔ جناب والا 6 اگست کے الیکشن کے بعد جو نگران حکومت تشکیل دی گئی

تھی، اس حکومت کو تشکیل دینے کے بعد انہیں ایک ٹارگٹ دیا گیا تھا اور وہ ٹارگٹ کیا تھا کہ 24 اور 27 اکتوبر کے انتخابات میں اس طرح کی واضح اکثریت حاصل کرنا تھی اور اس طرح کی واضح اکثریت حاصل کرنے کے لئے جس طرح باقی جائز اور ناجائز ذرائع استعمال کئے گئے اس طرح پنجاب کے عوام کے خون پسینے کی کمائی الیکشن میں سیاسی رشوت کے طور پر تقسیم کی گئی۔ حکومت پنجاب کا لوکل گورنمنٹ کا ریکارڈ گواہ ہے کہ ہر حلقہ کے لئے چاہے وہ صوبائی اسمبلی کا تھا یا قومی اسمبلی کا حلقہ تھا ہر حلقہ کے لئے 75 لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی اور وہ رقم ان انتخابات میں لوگوں کی سیاسی رشوت کے طور پر پیش کی گئی لوگوں کا ضمیر خریدنے کی کوشش کی گئی۔ لوگوں کے ایمانوں کا سودا کیا گیا۔ بعض ضمیر فروشوں نے اپنا ایمان گلیوں اور نالیوں کے سپرد کیا اور اپنا ایمان گلیوں اور نالیوں میں بہایا۔ اسی طرح میں نے جو تحریک استحقاق دی ہے، اس میں مذکورہ خبر سے ظاہر ہوتا ہے کہ پنجاب حکومت کا محکمہ خزانہ مالی دیوالیے کا شکار ہو چکا ہے اور اس بارے میں مختلف اخبارات نے بھی اپنی سروے رپورٹ اور اپنے تجزیے پیش کیے ہیں۔ جناب سپیکر، سٹیٹ بنک کے ریکارڈ کے مطابق بھی پنجاب حکومت نے over-drafting کی ہے

MR TAJ MUHAMMAD KHANZADA: Point of order.

Sir, my honourable friend's statement is nothing more than maligning IJI and the Punjab Govt. I am fond of such young politicians but you are permitting this mess to be spoken on the floor of the House without stoppoing him. He is maligning the whole IJI and the Punjab Govt. you should not have allowed him. I know hundreds of MNAs at Government Cost were flown to SWAT, was that not maligning and also the malafide developments in Peoples Works Programme. MNAs of Punjab and MPAs of Punjab did not use a single pie for their personal reasons, investigations will show that more than 70 p.c. of funds made available for People Works Programme were pocketed by workers of the people party. He is condemning the Members in judicious majority of 224 elected in all fairness and justice. Sir, I suggest all such speeches should

be expunged from the proceedings of the Assembly, which is nothig but casting aspersions on this House, and on the Punjab Government, the judiciary, and the Election Commission.

جناب سپیکر ۔ خانزادہ صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر پر میں یہ کہوں گا کہ اس ایوان میں بیٹھنے والے ہر ممبر کو یہ معزز ایوان یہ حق دیتا ہے کہ وہ اپنا ماضی الضمیر بیان کرے اور اس فورم سے اپنا ماضی الضمیر بیان کرنے کے لیے کسی بھی معزز ممبر پر کوئی پابندی نہیں لگائی جا سکتی، بشرطیکہ اس میں کوئی ایسی بات نہ ہو کہ جو ناشائستہ ہو، کوئی ایسی بات نہ ہو جو رولز کے منافی ہو، کوئی ایسی بات نہ ہو جو روایات کے منافی ہو ۔ پارٹی پر تنقید کرنا، ایک دوسری پارٹی پر صحت مند تنقید کے ذریعے اپنا نقطہ نظر بیان کرنا آپ میں سے ہر ممبر کا حق ہے ۔ اس لیے میں غلام سرور خان صاحب کو بات کرنے کی اجازت دیتا ہوں جو اپنی تحریک استحقاق میں وہ اپنا نقطہ نظر بیان کر رہے ہیں ۔

MR TAJ MUHAMMAD KHANZADA: Sir, I am walking out in protest, against allowing a member to continue his speach full of aspersions

MR SPEAKER: You may walk out but I will allow him to give his opinion.

جناب ارشاد حسین سیٹھی: پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے معزز ایوان کے سامنے اپنے ایک معزز رکن کی طرف سے پیش کردہ تحریک پر اعتراض کے طور پر یہ بات کہنا چاہتا ہوں آپ نے انتہائی اچھے الفاظ میں اراکین اسمبلی کے ماضی الضمیر بیان کرنے کا ذکر کر دیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ دو ایک باتیں میرے بھائی کی گفتگو میں قابل اعتراض تھیں ۔ انہوں نے جو ضمیر فروشی کے الفاظ استعمال کیے ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہیں اس بارے میں محتاط رہنا چاہیے تھا ۔ دوسری بات یہ ہے کہ جس بات کو انسان ثابت نہ کر سکے اور جس کو اس انداز میں سامنے نہ لایا جا سکے وہ نہ کرنی چاہیے ۔ رشوت لینے اور دینے کا ایک طریق کار مقرر ہے ۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ رشوت دی گئی ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ معزز اراکین نے، کسی ایک نے بھی رشوت کے طور پر کوئی چیز وصول کی ہے یا رقم وصول کی ہے ۔ میں چاہوں گا کہ یہ قابل اعتراض الفاظ انہیں استعمال نہیں کرنے چاہیں ۔ اپنا ماضی الضمیر بیان کریں ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کی باتوں کا مدلل جواب دیں گے ۔

جناب سپیکر ۔ اصل بات یہی ہے ۔ آپ کو بھی یہ فورم مہیا ہے اور آپ اپنا نقطہ نظر بیان کر سکتے ہیں

جو بات وہ کرتے ہیں آپ اس کی تردید کر سکتے ہیں ۔ اور جس انداز میں چاہیں آپ تردید کریں ۔ سیٹھی صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے ۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

جناب فرید احمد پراچہ: پوائنٹ آف آرڈر ۔ تحریک استحقاق اگر تحریک استحقاق ہی ہو اور اسی انداز میں پیش کی جائے تو پھر انہی قواعد و ضوابط کے مطابق اس کا جواب بھی ہونا چاہیے اور انشاء اللہ تعالیٰ اسی طرح ہو گا جو پارلیمانی روایات ہیں ۔ لیکن اگر خود تحریک استحقاق میں ہی اراکین کا استحقاق مجروح کیا جائے ، اس کے الفاظ ایسے ہوں کہ ایک طرف اپنے استحقاق کی بات کی جائے اور دوسری طرف دوسروں کے استحقاق کو انہی الفاظ کے ساتھ زخمی کیا جائے تو وہ تحریک استحقاق نہیں بنتی بلکہ وہ ایوان کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے ۔

جناب سپیکر ۔ میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں ۔ آپ کی بات جائز ہے ۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر relevant کہ تحریک استحقاق میں دوسروں کے استحقاق کا بھی خیال کیجیے اور ایسی بات نہ کہیے کہ جس سے دوسروں کے جذبات مجروح ہوں ۔

حاجی عرفان احمد خان ڈاھا: پوائنٹ آف آرڈر ۔ معزز رکن میرے بھائی نے عوام کے متعلق جو الفاظ استعمال کیے ہیں ، میں سمجھتا ہوں کہ یہ افسوس کا مقام ہے ۔ جس وقت 1971 میں انہی عوام نے پیپلز پارٹی کو ووٹ دیئے تھے تو یہ باضمیر تھے اور آج اگر انہی عوام نے آئی جے آئی کو ووٹ دیئے ہیں تو یہ بے ضمیر ہو گئے ! میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ میرے بھائی کو پاکستانی عوام کے متعلق یہ الفاظ نہیں کہنے چاہییں تھے ۔

جناب غلام سرور خان: میرے فاضل اراکین اسمبلی نے میری تحریک استحقاق کو مختلف انداز میں لیا ہے ۔ میرا مدعا یا مقصد کسی رکن اسمبلی کی تضحیک یا تذلیل کرنا ہرگز نہ تھا ۔ نہ ہی میں ایسا چاہتا ہوں اور نہ ہی انشاء اللہ آئندہ ایسا کروں گا ۔ میں نے تو یہ بات ان لوگوں کے بارے میں کی ہے کہ جنہوں نے اپنا ضمیر ، اپنا ایمان چند ٹکوں کے عوض بیچ دیا ۔ میں نے انہیں ضمیر فروش کہا ہے اور میں اب بھی اپنی بات پر قائم ہوں ۔ کہ جن لوگوں نے پیسے لے کر ووٹ دیئے چاہے آئی جے آئی کے ممبر کو دیئے یا پی ڈی اے کے ممبر کو دیئے ہیں ، ضمیر فروشی یا ایمان فروشی کے الفاظ میں نے ان لوگوں کے لیے استعمال کیے ہیں ۔ میرے بھائیوں کو پریشان ہونے کی ہرگز ضرورت نہیں ۔ میں نے آپ کے بارے میں کوئی ایسی بات نہیں کی ۔

جناب سپیکر ۔ میرے خیال میں سرور صاحب کو اپنی بات مکمل کرنے دیں ۔۔۔ سرور خان صاحب ! آپ مختصر بیان دے رہے ہیں ۔ آپ تقریر نہیں کر سکتے ۔

جناب غلام سرور خان ۔ میں چند اعداد و شمار جناب کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب سپیکر ، سٹیٹ بنک سے جاری کیے گئے بیان کے مطابق دسمبر 1990ء تک تقریباً 425 کروڑ کے خسارے کے بجٹ سے بڑھ کر 500 کروڑ تک پہنچ گیا تھا ۔ اسی ترقیاتی پروگرام کے 900 کروڑ روپے میں سے 800 کروڑ روپے اکتوبر تک ہی خرچ کر دیئے گئے ۔ یہ کہاں کا انصاف ہے ؟ میری تحریک استحقاق بھی یہی ہے کہ پورے سال کے لیے اگر 900 کروڑ روپے مختص کیے گئے تو ان دو مہینوں میں ، اکتوبر کے مہینے میں 800 کروڑ روپے کیوں خرچ کیے گئے اور اس وجہ سے حکومت پنجاب کو اب مالی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا ۔

وزیر مال ۔ میرے دوست نے تحریک استحقاق پیش کی ہے ۔ لیکن میرے دوست غیر متعلقہ ہو رہے ہیں ۔ جو انہوں نے بنیاد بنائی ہے مہربانی کر کے اس پر بات کریں ۔ ان کو کہاں سے پتہ لگ گیا ہے کہ اتنا نقصان ہو گیا ہے ۔ اور وہاں ختم ہو گئی ۔ اور پنجاب گورنمنٹ کے پاس پیسہ نہیں رہا ۔ یہ اعداد و شمار انہوں نے کہاں سے لیے ہیں ۔ انہوں نے دو نکات پیش کیے ہیں میں ان سے التماس کروں گا کہ ہمارے معزز رکن اسی پر رہیں اور یہ ثابت کریں کہ یہ Technically تحریک استحقاق بن بھی سکتی ہے یا نہیں

جناب غلام سرور خان جناب والا وزیر موصوف نے فرمایا ہے میں ان کی اطلاع کے لئے گذارش کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ میں بھی صوبائی اسمبلی کا رکن ہوں اپنے حلقے میں میں بھی لوگوں کی خدمت کر رہا ہوں ۔ اور ان انتخابات کی وجہ سے اور ان بیجا اخراجات کی وجہ سے آج میری تمام کی تمام ترقیاتی سکیمیں بند پڑی ہیں ۔ حکومت کے پاس قطعی فنڈز نہیں ہے ٹھیکیداروں نے سڑکیں بنا دیں ان کو ادائیگی نہیں ہوئی اور اس کی وجہ ایک ہی بتائی جاتی ہے کہ حکومت کے پاس پیسے نہیں ہیں جناب سپیکر 80 کروڑ روپے کا ایک اثاثہ نقد اثاثہ اس حکومت کو ورثہ میں ملا تھا ۔ وہ بھی موجودہ حکومت نے بیجا ضائع کیا بہرحال مجھے اس پر اعتراض ہے کہ یہ تمام کے تمام فنڈز آئی جے آئی کے امیدواروں کے ذریعے Election Compaign پر خرچ ہوئے ۔ جب ہم اس معزز ایوان کے رکن منتخب ہو کر آئیں ۔ چیف منسٹر صاحب سے ہماری ملاقات بھی ہوئی ۔ ہم نے چیف منسٹر صاحب سے یہ عرض بھی کی کہ ہم لوگوں کا حق بنتا ہے ۔ کہ ہمیں بھی ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا جائے ۔ وزیراعلیٰ صاحب نے اس میٹنگ میں ہم سے وعدہ کیا تھا کہ انشاء اللہ آپ کو بھی ہم Accommodate کرنے کی کوشش کریں گے ۔ لیکن

جناب سپیکر دوسری طرف اب بھی وہ لوگ جنہوں نے ہمارے مقابلہ میں انتخابات میں حصہ لیا تھا۔ جو لوگ ہم سے ہارے ہیں۔ وہ لوگ اب بھی سکیمیں دے رہے ہیں۔ میرے حلقے میں اب بھی ہارنے والے Sponsor ہیں۔ اور اب بھی سکیمیں ان کے ذریعے تقسیم کی جا رہی ہیں۔ ان کی سفارش پر ان سکیموں کی منظوری دی جا رہی ہے۔ میرا استحقاق اس بات سے مجروح ہوتا ہے۔ اور اسی بات کو بنیاد بنا کر میں نے تحریک استحقاق پیش کی ہے۔

جناب سپیکر۔ وزیر قانون صاحب آپ بات کریں گے۔ جناب لودھی صاحب آپ ۔۔۔۔۔

وزیر مال۔ جناب سپیکر ایک بات کا جواب تو ہمارے معزز کن نے خود ہی دے دیا انہوں نے یہ کہا کہ ان کے حلقے میں جو ہارا ہوا امیدوار ہے اس کے ذریعے اب بھی ترقیاتی کام ہو رہے ہیں اور اس تحریک میں یہ فرمایا ہے۔ کہ ترقیاتی کام جو ہیں وہ بند ہو گئے ہیں۔ میں نے یہ گذارش کی ہے کہ میرے دوست نے اپنی بات کا جواب تو خود ہی دے دیا۔ ابھی آپ کے سامنے انہوں نے یہ فرمایا ہے۔ کہ ان کے حلقے میں ہارے ہوئے امیدوار کے ذریعے اب بھی ترقیاتی کام چل رہے ہیں۔ وہ اپنی بات کی خود ہی نفی کر رہے ہیں کہ پنجاب میں ترقیاتی کام بند ہو رہے ہیں۔ دوسری بات کی بنیاد یہ بنائی ہے جناب سپیکر! میں اپنے آپ کو اس کے اندر ہی محدود رکھوں گا انہوں نے جو بات کی ہے وہ یہ کہ پنجاب میں تمام سرکاری اراضی کی نیلامی اور دوسری بات یہ کی ہے تمام کے تمام ترقیاتی کاموں کے ملتوی کرنے کے خبر۔ دو باتیں انہوں نے کی ہیں اور یہ دونوں باتیں رول 55 میں نہیں آتی جناب سپیکر ترقیاتی کاموں کا عوام کو پتہ ہے لوگوں کو پتہ ہے اور ترقیاتی کام عوام کے لئے کئے جاتے ہیں۔ اور ممبران اسمبلی کو کوئی ضابطہ کوئی رول یہ اختیار نہیں دیتا کہ وہ ترقیاتی کام کرے گورنمنٹ ترقیاتی کام عوام کے لئے کرتی ہے اور ہم عوام کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اور ہم نے پہلے بھی 5 / 6 سال کام کئے ہیں۔ اور اس کے یہ لوگ گواہ ہیں۔ اور مسلم لیگ نے جو کام کئے ہیں اس کی گواہی تمام لوگ دیں گے۔ اور میں اب بھی یقین دلاتا ہوں کہ ترقیاتی کام جاری ہیں۔ اور انشاء اللہ ان کو ہم جاری و ساری رکھیں گے۔ اور اس میں کوئی Ambiguity کی بات نہیں ہے۔ جناب والا جہاں تک بند کرنے کی بات ہے۔ وہ اس ٹیکنیکل معاملے میں نہیں آتی حکومت کے کام چل رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ چلتے رہیں گے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ پنجاب کی سرکاری اراضی کی نیلامی۔ یہ پوائنٹ انہوں نے لیا ہے۔ تو جناب والا میں آپ کے سامنے یہ گذارش کروں گا۔ کہ اگر پنجاب گورنمنٹ یہ

فیصلہ کرے کہ ہم اپنی کوئی زمین فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس سے ہمارے کسی معزز ممبر کا استحقاق مجروح ہوتا ہے تو گورنمنٹ کو یہ اختیار ہے کہ اگر وہ نیلام کرنا چاہے تو وہ کر سکتی ہے۔ اور اگر نیلام نہ کرنا چاہے تو وہ اس کو روک بھی سکتے ہیں۔ یہ بات 1990ء جنوری کی ہے۔ اس وقت کی حکومت نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ وہ زمین جو میونسپل کمیٹی کی حدود کے اندر آتی ہے۔ جو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں واقع ہے جو ہماری متروکہ جائیداد ہے۔ یا وہاں کوئی چھوٹے موٹے ٹکڑے موجود ہیں ان کو لوگ ناجائز طور پر قبضہ کر رہے ہیں۔ ہم نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ بجائے لوگ اس پر قبضہ کریں ہم اس کو نیلام عام کے ذریعے فروخت کر دیں۔ تاکہ اسکا صحیح مصرف ہو سکے۔ لیکن اس کے بعد دسمبر میں اس کو بند کر دیا گیا اور کسی بھی زمین کو فروخت نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہی ہمیں فروخت کرنے کی ضرورت تھی۔ لیکن اگر کبھی ضرورت پڑے تو یہ معاملہ ٹیکنیکلی نہیں بنتا۔ کیونکہ اس میں کسی معزز ممبر کا استحقاق کو اختیار ہے اور جناب والا دوسری بات یہ ہے کہ میرے دوست نے یہ کہا ہے۔ کہ ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ کیونکہ ان کے حلقے میں کام نہیں ہو رہے میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ کام ان کے حلقے میں بھی ہوں گے ہمارے اور آپ کے حلقے میں بھی ہوں گے۔ لیکن کام عوام کے کہنے پر ہوں گے ممبران کے کہنے پر نہیں ہوں گے۔ یہ بات وہی ہے کہ میرے دوست نے عوام کی توہین کی ہے۔ وہ عوام جو ان کے قائد عوام بھی بنے میرے دوست نے کہا کہ جب ان کو ووٹ ملے۔ تو وہ قائد عوام بن گئے۔ جب ان کو 1988 میں ملے تو پرائم منسٹر بن گئے۔ اب جب عوام نے ان کو رد کر دیا تو پھر ان کی توہین کرنی شروع کر دی۔ یہ قابل افسوس بات ہے ایسی بات استعمال نہیں کرنی چاہیے۔ جناب والا میں یہ گزارش کروں گا کہ فنی اعتبار سے یہ تحریک استحقاق نہیں بنتی. I humbly request your Honour , it may be ruled out.

اس میں ٹیکنیکلی اور کسی کا کوئی استحقاق مجروح نہیں ہوتا۔ میری یہ گذارش ہے کہ اس کو Rule out کر دیا جائے۔

جناب سپیکر۔۔۔ The matter does not relate آپ مزید کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

جناب غلام سرور خان جی میں اس پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ آپ نے اپنی تحریک استحقاق کو پیش کیا اور اس پر آپ نے مختصر بیان دیا میں اسے مختصر بیان نہیں کہوں گا بلکہ طویل بیان اب وزیر متعلقہ نے اس پر حکومت کا موقف پیش کیا ہے۔ اب

مجھے اس پر رولنگ دینے دیں۔

جناب غلام سرور خان جناب سپیکر میں نے اس بات پر پہلے بھی زور دیا ہے۔ وزیر موصوف نے عوام کی بات کو بار بار زیادہ زور دیا ہے اور اس کو یہاں زیادہ high light نہیں کرنا چاہیے تھا۔ میں نے تو ان لوگوں کے بارے میں بات کی ہے۔ ہم بھی عوام ہی کے ووٹوں سے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ مجھے اپنے حلقے کی عوام پر فخر ہے کہ یہ تیسری مرتبہ ہے اور حزب اختلاف میں رہتے ہوئے اور اپنے لوگوں کی خدمت نہ کرتے ہوئے بھی وہ مجھ پر اعتماد کرتے ہیں۔

جناب سپیکر۔ غلام سرور خان شکریہ۔

جناب غلام سرور خان میرا مقصد پنجاب کے عوام کی توہین کرنا ہرگز نہ تھا۔ میرا مقصد صرف ان ضمیر فروشوں کے بارے میں بات کرنا تھا جنہوں نے چند سکوں کے عوض اپنے ایمان بیچے ہیں۔

جناب سپیکر۔ تشریف رکھیے تشریف رکھیے

جناب سہیل ضیاء بٹ۔ جناب والا! میں صرف ایک لفظ عرض کرنا چاہتا ہوں اگر جناب مناسب سمجھیں۔

جناب سپیکر۔ جی۔ ارشاد

جناب سہیل ضیاء بٹ۔ جناب والا فاضل ممبر نے کہا ہے کہ تیسری دفعہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ چوتھی دفعہ بھی حزب اختلاف میں ہی بیٹھیں گے۔ مجھے اس کی امید ہے۔

تحاریک التوائے کار

Mr SPEAKER: The matter does not relate to a Privilege granted by the Constitution, or by law or by rule made under any law. A mere statement appearing in the press will not call for intervention of the Assembly. So I rule this Privilege Motion out of order.

اب تحاریک التوا کو take up کرتے ہیں۔ یہ تحریک التوا نمبر 6 ہے یہ جناب رانا اکرام ربانی، جناب غلام سرور خان اور جناب سید چراغ اکبر کی مشترکہ تحریک ہے تو اسے کون پیش کرنا چاہیں گے۔

رانا اکرام ربانی۔ جی۔ میں اسے پیش کروں گا۔

جناب سپیکر۔ جناب اکرام ربانی صاحب۔

حکومت پنجاب کا مالی دیوالیہ

رانا اکرام ربانی۔ جناب والا۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "فرنٹیئر پوسٹ" لاہور کی مورخہ 12 نومبر 1990ء کی اشاعت میں یہ خبر چھپی ہے کہ "حکومت پنجاب مالی دیوالیہ کے دہانے پر پہنچ گئی ہے" یہ بیان سٹیٹ بنک آف پاکستان کی طرف سے جاری کیا گیا ہے۔ بیان میں بتایا گیا ہے کہ دسمبر 1990ء تک تقریباً 425 کروڑ روپے عوام کے خسارہ کے بجٹ سے بڑھ کر 500 کروڑ روپے تک پہنچ جائے گا۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے 900 کروڑ روپے میں سے 800 کروڑ نکلوا لئے گئے ہیں خسارے کو پورا کرنے کے لئے 224 کروڑ روپے کی وفاقی امداد کی رقم خرچ کر لی گئی۔ سال 90 - 1989ء کے دوران 80 کروڑ روپے نقد اثاثہ 200 کروڑ روپے کے خسارہ میں تبدیل کر دیا گیا اور سرکاری خریداری پر پابندی لگا دی گئی۔ اس خبر سے صوبہ بھر کے عوام میں بے چینی اور اضطراب، غم و غصہ پایا جاتا ہے متذکرہ واقع اس امر کا متقاضی ہے کہ اسے فوری طور پر ایوان میں زیر بحث لایا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری۔ (حاجی عرفان احمد ڈاھا)۔ جناب سپیکر! اس تحریک التوا کے ذریعے میرے معزز اراکین روزنامہ "فرنٹیئر پوسٹ" لاہور کی جو 12 نومبر 1990ء کی ایک خبر کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں ظاہر کہ چار ماہ سے زائد کی کوئی پرانی خبر فوری نوعیت کی حامل نہیں ہو سکتی۔ اور پنجاب اسمبلی کے رولز اور پروسیجر کے قاعدہ نمبر 65 کے مطابق تحریک التوا کے زمرے میں نہیں آتی لہذا اسے خلاف ضابطہ قرار دیا جائے۔

رانا اکرام ربانی۔ جناب والا! میرے فاضل دوست نے اس پوری statement کے کوئی facts and figure کوئی background اور کسی چیز پر بھی تبصرہ نہیں کیا اور میری یہ دلیل ہے کہ انہوں نے اس طریقے سے اس کے facts کو تسلیم کیا ہے جناب والا گذارش یہ ہے کہ جس وقت ہم نے یہ تحریک التوائے کار ایوان کے لیے دی تھی اس وقت یہ حال ہی میں ہونے والا واقعہ تھا اب جناب والا گورنر صاحب آج کے بعد پھر چار مہینے سیشن نہ بلائیں تو پھر کل جو واقعات ہوں گے یا پرسوں واقعات

ہوں گے اس پر ہم بات کر سکیں گے یا نہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری (حاجی عرفان احمد ڈاھا)۔ جناب والا! اگر رولز اور پروسیجر کے تحت یہ تحریک استحقاق بنتی ہے تو پھر میں اس پر جواب دینے کے لیے تیار ہوں۔ آپ اس بارے میں فیصلہ کر لیں۔

جناب سپیکر۔ حاجی صاحب! اس پر ایسا کرتے ہیں کہ اسے ملتوی کر لیتے ہیں اور اس کو آپ مزید دیکھ لیں اس کے تمام پہلوؤں کو دیکھ لیں۔ اور کل اس کو take up کر لیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری (حاجی عرفان احمد ڈاھا)۔ جناب والا۔ جس طرح آپ کا حکم لیکن جناب جواب بھی تیار ہے۔

جناب سپیکر۔ جواب اگر تیار ہے تو پھر بسم اللہ کیجیے۔

پارلیمانی سیکرٹری۔ (حاجی عرفان احمد ڈاھا)۔ ٹھیک ہے جی۔ پھر اسے کل پر رکھ لیں۔

جناب سپیکر۔ ٹھیک ہے پھر اسے کل پر کر لیتے ہیں۔

چودھری شفقت عباس (پوائنٹ آف آرڈر)۔ جناب والا! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ قانون نمبر 55 کے قاعدہ نمبر 2 کے تحت کوئی بھی ممبر ایک sitting میں دو تحاریک استحقاق پیش نہیں کر سکتا۔ جناب اکرام ربانی صاحب نے اس سے پہلے بھی ایک تحریک استحقاق پیش کی اور اب یہ دوسری ہے تو اب آ ہی نہیں سکتی۔

جناب سپیکر۔ نہیں وہ تحریک استحقاق تھی اور یہ اب تحریک التواء ہے۔ چودھری صاحب پچھلی سیٹ پر بیٹھ کر آپ کو تحریک استحقاق اور تحریک التوا میں کوئی فرق نہیں رہا۔۔۔۔۔

تو جناب نوابزادہ محمد ضرغام خان خاکوانی اور جناب انوار الحق پراچہ صاحب کی طرف سے ایک مشترکہ تحریک التوا ہے جناب ضرغام صاحب تشریف نہیں رکھتے تو کیا اب پراچہ صاحب اسے پیش کریں گے۔

جناب انوار الحق پراچہ۔ جی میں اسے پیش کروں گا۔

جناب سپیکر۔ پراچہ صاحب، ارشاد فرمائیے۔

جناب انوار الحق پراچہ۔ جناب والا! اس کا نمبر کیا ہے۔؟

جناب سپیکر۔ اس کا نمبر 8 ہے۔ پراچہ صاحب، یہ آپ کی تحریک التوا ٹیک۔ اپ نہیں ہو گی یہ 7

نمبر ہوئی ہے ۔ مجھے افسوس ہے کہ 7 نمبر جیسے ہے یہ بیچ میں سے miss ہو گئی ہے ۔ یہ 7 نمبر تحریک التوا جناب رانا اکرام ربانی ملک اقبال احمد لنگڑیال ، جناب علی حسن رضا قاضی صاحب کی طرف سے ہے اور اسے کون پیش کریں گے ۔

راوی پل کے قریب بم کا دھماکہ

جناب سپیکر ۔ علی حسن رضا قاضی صاحب پیش کریں گے ۔

جناب علی حسن رضا قاضی ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ہم یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہیں گے کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ " روزنامہ جنگ " لاہور مورخہ 20 نومبر 1990ء کی اشاعت میں یہ خبر چھپی ہے کہ " راوی پل کے قریب بم کے دھماکہ سے بے شمار افراد زخمی ہو گئے " صوبہ پنجاب تخریب کاری کا گڑھ بن چکا ہے ۔ گذشتہ دو سال میں بے شمار افراد تخریب کاری کا نشانہ بن چکے ہیں ۔ سابقہ اور موجودہ حکومت بار بار یہ اعلان کرتی رہی ہے کہ صوبہ میں امن و امان تسلی بخش ہے مگر صوبہ میں کوئی دن ایسا نہیں ہوتا

جس میں کوئی نہ کوئی تخریب کاری کا واقعہ رونما نہ ہوتا ہو ۔ اس خبر سے صوبہ بھر کے عوام میں بے چینی اور اضطراب ، غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔ متذکرہ واقعہ اس امر کا متقاضی ہے کہ اسے فوری طور پر ایوان میں زیر بحث لایا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ گورنمنٹ کا نقطہ نظر کون صاحب پیش کریں گے ؟ لا منسٹر صاحب آپ ذرا توجہ فرمائیے اس تحریک التوائے کار نمبر 7 پر آپ کیا فرماتے ہیں ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا امن عامہ پر بحث ہو رہی ہے تو یہ بم کا دھماکہ اس سے متعلقہ ہے ۔ اس سلسلے میں اگر آپ کہیں گے تو کوئی وضاحت کی جائے گی لیکن اگر یہ ہمارے دوست امن عامہ پر بحث کے دوران اپنی تقریر میں اس بارے میں اپنے خیالات کا اظہار فرما دیں تو بہتر ہو گا کیونکہ ہمارے جن دوستوں نے یہ تحریک التوائے کار دی ہے ان میں سے کسی نے بھی ابھی تک امن عامہ پر بحث نہیں فرمائی ۔ وہ اپنی تقریر میں جو فرمانا چاہتے ہیں وہ فرمائیں کیونکہ آج جناب والا موقع دے رہے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ یہ درست ہے کہ امن عامہ کی صورتحال پر بحث کے دوران اس موضوع پر بات ہو

سکتی ہے اور اس لئے یہ تحریک التوا۔ خلاف ضابطہ ہے۔ یہ اس Category میں آتی ہے کہ جو امن عامہ پر تحاریک التوائے کار دی گئی ہیں ان کی fate یہ ہے کہ وہ ٹیک اپ نہیں ہوں گی۔ ان کو withdrawn یا inadmissible قرار دیا جائے گا۔ امن عامہ کی صورتحال پر چونکہ بحث جاری ہے اس لئے امن عامہ کی صورتحال پر بحث میں وہ اپنے grievances کو ventilate کر سکتے ہیں۔ اگلی تحریک التوا نمبر 8 ہے یہ بھی لا اینڈ آرڈر کی صورتحال سے متعلق ہے یہ بھی اس میں کور ہوتی ہے۔ یہ تحریک التوا نمبر 9 جناب رانا اکرام ربانی اور جناب سید چراغ اکبر شاہ کی طرف سے ہے اور اس میں 28 اور 42 جو ہیں وہ بھی identical ہیں۔ 28 جو ہے یہ سردار منصور احمد خان لغاری صاحب کی طرف سے ہے اور 42 جو ہے یہ سید چراغ اکبر شاہ صاحب کی طرف سے ہے۔ 9 نمبر بھی ان کی طرف سے ہے تو یہ سید چراغ اکبر شاہ صاحب کی طرف سے ڈبل ہو گئی ہے۔ ایک 42 ان کی طرف سے ہے اور 9 نمبر میں بھی ان کا نام ہے۔ تو 9 نمبر تحریک التوا رانا صاحب آپ پیش کریں گے؟

سبزیوں کی مہنگے داموں فروخت

رانا اکرام ربانی ہم یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہیں گے کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ "روزنامہ مساوات" لاہور کی مورخہ 7 ۔ نومبر 1990ء کی اشاعت میں یہ خبر چھپی ہے کہ "سبزیاں گوشت کے بھاؤ فروخت ہونے لگیں" انتخابات کے بعد مہنگائی نے غریب شہریوں کو اپنے خوف ناک پنجوں میں جکڑ لیا۔ آئی جے آئی کی حکومت کا یہ کارنامہ ہے کہ اپنے وعدہ سے ہٹ کر عوام دشمنی کا ثبوت دے رہی ہے۔ آئی جے آئی والے صرف اپنے مخالفوں کو انتقامی نشانہ بنانے میں مصروف ہیں اور عوام کو مہنگائی کے چنگل میں پھنسا کر رکھ دیا ہے۔ اس خبر سے صوبہ بھر کے عوام میں بے چینی اور اضطراب، غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ متذکرہ واقعہ اس امر کا متقاضی ہے کہ اسے فوری طور پر ایوان میں زیر بحث لایا جائے۔

جناب والا میں اس میں یہ گذارش کروں گا کہ ٹیکنیکلی پڑھنے کے بعد میں اس کو واپس لے سکتا ہوں کہ نہیں؟ کیونکہ واقعی ایسی نوعیت کا ہے کہ 7 ۔ نومبر کو جن حالات میں ہم نے یہ تحریک پیش کی تھی اس وقت کچھ اور حالات تھے۔ کیا میں اس کو واپس لے سکتا ہوں؟

جناب سپیکر ۔ جی بالکل کسی وقت بھی واپس لے سکتے ہیں ۔

رانا اکرام ربانی ۔ میں اس کو واپس لیتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ رانا صاحب ۔ تو یہ 28 اور 42 بھی اس کے ساتھ ہی Dispose of تصور ہو گی ۔

وزیر صنعت (مہر اختر عباس بھروانہ) جناب والا! تحریک التوا نمبر 28 پر مجھے ایک اعتراض ہے ۔ انہوں نے پیاز کی قیمت سے متعلق جو فرمایا ہے اس پر میں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ مہر صاحب وہ تو dispose of ہو گئی ۔

وزیر صنعت ۔ نہیں سر! اس میں یہ ہے کہ انہوں نے عوام دشمن کا جو ذکر کیا ہے میں اس پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ یہ اخبار کی خبر ہے ۔ یہ ان کی طرف سے نہیں ہے ۔ اب تحریک التوا نمبر 11 جناب علی حسن رضا قاضی صاحب کی طرف سے ہے

تجارتی بینکوں کا مجوزہ حج فارم کی قبولیت سے انکار

جناب علی حسن رضا قاضی ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔

مسئلہ یہ ہے کہ "روزنامہ جنگ" لاہور کی مورخہ 18 نومبر 1990ء کی اشاعت میں یہ خبر چھپی ہے کہ "تجارتی بینکوں نے مجوزہ حج فارموں کو قبول کرنے سے انکار کر دیا" حج فارم میں تجویز کیا گیا ہے کہ 50 عازمین حج کا گروپ ایک خاص ذریعہ سفر اور ایک خاص قسم کی رہائش کے پابند ہوں اور ہر فارم پر عازم حج 50 دیگر عازمین حج کے نام مع گروپ لیڈر تحریر کرے اور بینک منیجر یہ تصدیق کرے کہ اس گروپ میں سب کی رائے شامل ہے ۔ عازمین حج کی مکۃ المکرمہ میں رہائش کے معاملے کو مہنگا بنا دیا گیا ہے ۔ اس خبر سے صوبہ بھر کے عوام میں بے چینی اور اضطراب غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔ متذکرہ واقع اس امر کا متقاضی ہے کہ اسے فوری طور پر ایوان میں زیر بحث لایا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ لا منسٹر صاحب اس میں کچھ رہنمائی فرمائیں گے ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا یہ تحریک التوا حج کے بارے میں ہے اور یہ وفاقی حکومت کا subject ہے

یہ صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں نہیں آتا۔ اس وجہ سے اس تحریک التوائے کار میں ہماری اسمبلی دخل اندازی نہیں کر سکتی۔ تو میں آپ کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ اس کو خلاف ضابطہ قرار دیا جائے۔

جناب علی حسن رضا قاضی۔ جناب سپیکر! یہ واقعی فیڈرل گورنمنٹ کے تحت آتا ہے لیکن اس سے پنجاب کے کروڑوں عوام متاثر ہو رہے ہیں۔ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنا ہر مسلمان کی دلی خواہش ہے اور ایک غریب آدمی جو حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے لیے تھوڑی تھوڑی کر کے ایک پونجی جمع کرتا ہے تاکہ وہ حج کی سعادت حاصل کر سکے تو اس کے لئے رہائش کے مسئلے کو اتنا مہنگا بنا دیا گیا ہے کہ ایک غریب آدمی کے لیے بہت مشکل ہے۔ جبکہ اسلام میں بھی حج بیت اللہ کے لئے 50 آدمیوں کا گروپ اور ایک گروپ لیڈر کا کوئی حذکرہ موجود نہیں ہے۔ اور یہ حکومت جس میں کہ بعض مذہبی جماعتیں بھی ساتھ ہیں اس کو چاہیئے کہ وہ اس غیر اسلامی چیز کو ختم کرے اور اس سلسلے میں پنجاب اسمبلی کو بھی چاہیئے کہ وہ ایک قرارداد فیڈرل گورنمنٹ کو بھیجے تاکہ یہ غیر اسلامی شق جو ہے کہ ایک گروپ لیڈر کے بغیر ایک آدمی حج نہیں کر سکتا اس کی اسلام میں گنجائش نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ اس بارے میں اگر آپ کی قرارداد ایوان میں پیش ہو تو شاید گورنمنٹ کو کوئی اعتراض نہ ہو۔ یہ جو آپ کی تحریک التوائے کار ہے اس کے بارے میں اگر آپ قاعدہ 67 (سی) دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ

"The motion shall relate to a matter which is primarily the concern of Government or a statutory body under the control of Government or to a matter in which the Governments have a substantial financial interest."

تو اس قاعدہ کے تحت یہ بات پنجاب حکومت کے دائرہ اختیار میں نہیں آتی۔ اس لیے کہ یہ قاعدہ 67 کی زد میں آ جاتی ہے اس لیے یہ آپ کی تحریک inadmissible امن عامہ کی صورت حال پر بحث ہے۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

امن عامہ کی صورت حال پر بحث

جناب سپیکر۔ آج میرے پاس لالٹنز آرڈر پر بات کرنے کے لئے جو اسمائے گرامی ہیں ان میں جناب

افضل اعزاز، حاجی افضل چن، جناب نور محمد تارڑ صاحب، لیاقت علی خاں، جناب سکندر حیات ملہی، ملک امان اللہ خاں کے نام ہیں۔ اس میں سردار فرحت عزیز مزاری صاحب کا نام شامل کر لیتے ہیں۔ اور اپوزیشن کی طرف سے رانا ثناء اللہ خاں، غلام سرور خاں۔ حاجی ملک گلاب خاں صاحب بھی آج تقریر کرنا چاہتے ہیں۔ حاجی صاحب آپ تقریر کرنا چاہیں گے؟

حاجی ملک گلاب خاں۔ میں آج تقریر نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر۔ بیشک آج آپ بات کر لیں۔ ایس اے حمید صاحب اور خانزادہ صاحب بھی آج بات کرنا چاہتے ہیں۔ خانزادہ صاحب باہر تشریف لے گئے ہیں۔ میں ڈاکٹر افضل اعزاز صاحب کو دعوت دوں گا کہ وہ آج بحث کا آغاز کریں۔۔۔۔۔۔ جی شاہ صاحب۔

سید طاہر احمد شاہ۔ میں امن عامہ کی صورت حال سے متعلق چند نکات یہاں ایوان میں لانا چاہوں گا

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب، آپ کیسے لائیں گے۔ میرے خیال میں آپ ان کو اجازت دیں گے کہ یہ آپ کا نقطہ نظر پیش کریں۔ یہ نکات آپ ملہی صاحب کو سمجھا دیں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر، انہیں سمجھانے میں دیر لگے گی۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ اور امن عامہ سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ امن عامہ پر بحث کے لیے آج کا دن ہے اور میرے پاس سترہ سپیکر ہیں جو بات کرنا چاہتے ہیں۔ اور وقت بہت کم ہے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا، میں نے تو ایک پوائنٹ اٹھانا ہے جو کہ اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے۔

جناب سپیکر۔ اس کے لیے میں آپ کو مناسب وقت پر ٹائم دے دوں گا۔ آپ تشریف رکھیں۔ بیگم فوزیہ بہرام صاحبہ آپ تشریف لے آئیں۔

(اس موقع پر محترمہ فوزیہ بہرام صاحبہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئیں)۔

ڈاکٹر افضل اعزاز۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محترمہ سپیکر صاحبہ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس مسئلہ کے مختلف پہلوؤں پر اظہار خیال کا موقع دیا یہ ہماری اسمبلی کی روایت بن گئی ہے کہ امن و امان کے موضوع پر ہر سیشن میں ممبران اسمبلی کو یہ موقع فراہم کیا جاتا ہے کہ وہ اس مسئلہ کے مختلف

پہلوؤں پر گفتگو کریں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار کریں اور اس کے بعد اس کے تمام پہلوؤں پر واضح طور پر کھل کر تجاویز پیش کریں اور ان کی وہ تمام تقاریر اخبارات کے صفحات کی زینت بنتی ہیں۔ اس کے بعد پھر گورنمنٹ ان پر عملدرآمد کرنے کے لیے مختلف تجاویز پیش کرتی ہے اور اس کی اصلاح کی کوشش کی جاتی ہے۔ جناب والا، میں آپ سے یہ بھی گذارش کرنا چاہوں گا کہ باوجود ان تمام کوششوں کے اور باوجود ان تمام باتوں کے آج تک امن و امان کا مسئلہ حل نہیں ہوا۔ اگر حکومت ان تقاریر سے ایسے مسائل حل کر سکتی تو میں سمجھتا ہوں آج سے کئی سال پہلے اس مسئلے کو حل کر لیا جاتا لیکن یہ بات پوری طرح واضح ہے اس پر تھوڑا سا زور دوں کہ یہ مسئلہ صرف تقاریر سے حل نہیں ہو گا۔ ہم جو طریقہ کار اختیار کرتے ہیں وہ صرف یہ ہے کہ معزز ممبران کی تقاریر سن لیں مگر تقاریر پر جہاں تک عملدرآمد کا تعلق ہے اس پر کوئی توجہ نہ دیں۔

محترمہ سپیکر صاحبہ، آج میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے اس ملک میں سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ ہم تقاریر کرتے ہیں، پریس کانفرنسیں کرتے ہیں، اور اس کے بعد اس موضوع پر گفتگو کرتے ہیں۔ لیکن جہاں تک عمل کی ضرورت پیش آتی ہے وہاں ہم عمل نہیں کرتے۔ اور اس کی سب سے بڑی وجہ بھی یہی ہے کہ ہم اس مسئلے کو حل نہیں کر پاتے۔ میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ اب صرف تقاریر سے حل نہیں ہو گا بلکہ ہمیں symptomatic treatment کی جگہ ہمیں بنیادی اور ٹھوس تبدیلیاں اس معاشرے میں لانی پڑیں گی۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ cosmetic treatement ہو بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ major operation کیا جائے اور اس کے بعد ایسی ٹھوس اور واضح حکمت عملی اختیار کی جائے جس سے ہم اس مسئلے کو حل کر سکیں اور ہم فخر سے یہ کہہ سکیں کہ واقعی ہم نے پنجاب کے صوبے میں کم از کم اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی اور کامیابی حاصل کی۔ آپ نے اور تمام معزز حضرات نے سنا ہو گا اور پڑھا بھی ہو گا کہ پچھلے دنوں ایک مقامی اخبار میں کرائمز برانچ کی طرف سے کچھ اعداد و شمار شائع ہوئے۔ اور ان اعداد و شمار میں یہ باقاعدہ تسلیم کیا گیا کہ پنجاب میں امن و امان کی صورتحال بگڑتی جا رہی ہے اور اس کے بعد جرائم کی شرح میں باقاعدہ اضافہ ہوا ہے، میں ان اعداد و شمار میں نہیں جانا چاہتا اور میں اختصار سے کام لے رہا ہوں۔ کرائمز برانچ کی طرف سے یہ بھی تسلیم کیا گیا کہ جو اعداد و شمار پولیس کی طرف سے جمع کیے جاتے ہیں یا حکومت کو پیش کیے جاتے ہیں ان اعداد و شمار کو

پوری طرح صحیح پیش نہیں کیا جاتا یا تو پولیس کو ہدایات ہوتی ہیں کہ وہ کسی خاص حد تک اپنے مقدمات درج کرے، اپنی ایف آئی آر اس خاص حد سے تجاوز نہ کریں تاکہ ان کی پراگرس اور ترقی دکھائی جاسکے۔ منظر عام پر جلوا گری سے محرومی کے باعث بیشتر مقدمات مخفی رہ جاتے ہیں اس کے بعد نہ تو وہ اخبارات میں چھپتے ہیں اور نہ ہی پولیس کی طرف سے پوری طرح حکومت کو وہ اعداد و شمار پیش کیے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہم یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ وہ تمام اعداد و شمار صحیح اور قابل اعتماد ہیں اور اس ملک میں جرائم کی رفتار اور شرح ان کے مطابق ہیں اس کے ساتھ ساتھ میں آپ سے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اگر کسی ملک میں امن و امان کی صورتحال بہتر ہوگی تو وہاں منصوبہ بندی بہتر ہوگی، اقتصادی ترقی، تجارتی اور صنعتی ترقی کا دارومدار اس بات پر ہے کہ اس صوبہ میں اس ملک میں اس معاشرہ میں کسی حد تک امن و امان قائم ہے۔ اگر لوگ اپنی جان و مال اور عزت و آبرو محفوظ سمجھتے ہیں تو وہاں ترقی و خوشحالی آئے گی لیکن جس ملک میں امن و امان کی صورتحال اتنی واضح نہ ہو بلکہ گرتی اور بگڑتی جارہی ہو تو وہاں پر لوگ زیادہ تر اس بات پر زور دیں گے کہ وہ اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی جان و مال کی حفاظت کریں، بجائے اس کے کہ وہ ملک کی تعمیر و ترقی میں حصہ لے سکیں۔ اس لئے میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ امن و امان کی صورتحال اس ملک کی ترقی کا باعث ہے اگر یہاں امن و امان ہوگا، یہاں پر لوگوں کے جان و مال محفوظ ہوگا تو پھر یہاں ترقی آئے گی، تعمیر ہوگی، خوشحالی آئے گی اور یہاں پر لوگوں کے چہروں پر خوشی اور مسرت کے آثار نظر آئیں گے۔ لیکن اس کے باوجود میں دیکھتا ہوں کہ یہ چیزیں ہمارے ہاں نظر نہیں آرہی

محترمہ سپیکر صاحبہ میں آپ سے صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس معاشرے میں اغوا، ڈکیتی باقاعدہ کمائی اور کاروبار کا ذریعہ بن جائے، جس معاشرے میں شرفاء کو اپنی عزت اور شرافت کا صلہ نہ ملے اور سرکاری طور پر ان کی حوصلہ افزائی نہ ہو، اور جس معاشرے میں مجرموں کو ان کے جرم کی سزا نہ ملے وہ معاشرہ کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ اور میں یہاں پر یہ بات برملا کہنا چاہتا ہوں کہ جس معاشرے میں پولیس اسٹیشن اور تھانے نیلام ہوتے ہوں، اور جس معاشرے میں عدالتوں میں انصاف بکتا ہو، اور جس معاشرے میں پولیس خود غنڈوں اور بدمعاشوں کی پشت پناہی کرتی ہو بلکہ ان کے ساتھ شریک کار بھی ہو، وہاں پر آپ امن و امان کی بات کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس قوم کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے اس لئے کہ جس معاشرے میں یہ ساری چیزیں پائی جاتی ہیں اس سے ہم یہ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہاں پر لوگوں کی

جان و مال محفوظ نہیں ۔ میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دینا چاہتا ہوں محترمہ سپیکر صاحبہ ، کہ آئے دن میں نے بھی آپ نے بھی اور ان تمام معزز ارکان نے بھی جو یہاں پر تشریف فرما ہیں ٹیلی ویژن پر رات کو اکثر دیکھا ہو گا کہ فلاں جگہ پر ہیروئین پکڑی گئی ، وہاں پر اسلحے کے انبار پکڑے گئے ، اور وہاں پر سونا اور چاندی پکڑے گئے اس کے بعد اس کو نشر کیا گیا اور اس کو پوری قوم کے سامنے دکھایا گیا کہ ہم نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے ۔ لیکن آج تک میں نے اور میرا خیال ہے کہ بیشتر معزز اراکین نے بھی ان جرائم کے بارے میں نہ سنا نہ دیکھا اور نہ ہم اس کے بعد اخبارات میں اس کا ذکر آیا ہے اور نہ ہی اس کے بعد ٹیلی ویژن پر کبھی دکھایا گیا کہ ان مجرموں کا کیا حشر ہوا اور ان کو کیا سزا دی گئی رات کو آپ مجرموں کو پکڑتے ہیں چھاپہ مارتے ہیں اور سمگلنگ کرتے ہوئے دکھاتے ہیں آج ہم یہ ضرور کہتے ہیں جب ہم اس قسم کے جرائم کی نشر و اشاعت کرتے ہیں تو پھر تمام مجرموں کو ان تمام خفیہ عناصر کو شرپسند اور دہشت گردوں کو پوری قوم کے سامنے بے نقاب بھی کرنا چاہیئے ، اخبارات میں ان کی نشر و اشاعت بھی کی جائے ، اور اس کے بعد انہیں ٹیلی ویژن پر لایا جائے کہ ان کو ہم نے یہ عبرت ناک سزائیں دی ہیں ۔ تاکہ جرائم میں یا اس کی شرح میں کمی واقعہ ہو ۔ اور اس سلسلے میں میں آپ سے چند باتیں اور کرنا چاہوں گا ۔ اور سب سے بڑی وجہ اس تمام انتشار کی ، جرائم میں اضافے کی ، اور امن و امان میں ابتری کی ہے اس میں میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ جو ہمارا موجودہ نظام ہے یہ جو ہمارا Socio economic setup ہے یہ ہمارا جو سامراجی نظام ہے جس کے تحت ہم حکومت چلا رہے ہیں ۔ آج سے تقریباً 43 سال پہلے جب ہم انگریزوں کے غلام تھے اور پوری قوم غلامی کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھی اس وقت یہ نظام یہ غلامانہ نظام یہ ایک آقا اور غلام کے لئے تو بہتر ہو سکتا تھا ، یہ ایک حاکم اور محکوم کے لئے مناسب اور موزوں ہو سکتا تھا لیکن جب تک آپ اس نظام کو نہیں بدلیں گے جہاں پر لوگوں کے حقوق کو پامال کیا جاتا ہے جہاں پر لوگوں کے حقوق چھینے جاتے ہیں سلف کئے جاتے ہیں اور اس کے بعد ـــــــ

ایک معزز رکن ۔ جناب سپیکر صاحبہ ، اس وقت کورم پورا نہیں ہے گنتی کروائی جائے ۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ ۔ گنتی کریں ۔ (گنتی کی گئی) ۔ کورم نہیں ہے (گھنٹیاں بجائی گئیں) ۔ (دوبارہ گنتی شروع ہوئی) کورم نہیں ہے ۔ لہذا ہاؤس پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے ۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ گنتی کی جائے ۔

(گنتی کی گئی۔ کورم پورا نہیں تھا)

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ کل شام ساڑھے چار بجے تک کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی سوموار 4 مارچ 1991ء شام ساڑھے چار بجے تک کے لئے ملتوی کی گئی)

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا چوتھا اجلاس

پیر 4 مارچ 1991ء

(دوشنبہ، 17 شعبان 1411 ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں شام 4 بجکر 54 منٹ پر منعقد ہوا۔ جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝

پارہ ۔۵۔ سورہ النساء ۔۲۔ آیت ۵۹

مومنو! اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو۔ اور اپنے اولوالامر کی، اور اگر کسی معاملہ میں تم میں اختلاف واقع ہو جائے تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو۔ اگر تم واقعی اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ اسی میں ہی (تمہارے حق میں) بہتری ہے اور انجام کار کے اعتبار سے بھی یہی طریقہ) اچھا ہے

وما علینا الا البلاغ

میاں منظور احمد موھل ۔ جناب والا! میرا پوائنٹ اف آرڈر ـــــ وہی کل والا پوائنٹ آف آرڈر ہے قاعدہ 12 کے تحت ، جناب والا کل ہاؤس کو 4 بجے تک کے لئے ملتوی کیا تھا لیکن ہم آج یہاں 5 بجے جمع ہوئے ۔آج ساڑھے چار بجے تک کے لئے ہے لیکن ہم پھر 25 منٹ کارروائی کو تاخیر سے شروع کر رہے ہیں ۔جناب والا میرا استدلال یہی ہے کہ جس وقت کے لئے بھی اسمبلی کو ملتوی کیا جائے قاعدہ 12 یہ کہتا ہے کہ سپیکر صاحب عین اس وقت ہی کرسی پر تشریف فرما ہوں ۔جناب والا قاعدہ 12 کے تابع ہماری اسمبلی کی کارروائی نہیں چل رہی ۔جناب والا نے کل کہا تھا کہ نماز کا بھی وقفہ ہوتا ہے اس لئے 30ـ4 پر شروع کریں گے لیکن آج اجلاس 25 منٹ تاخیر سے شروع ہوا۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر ۔ وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے ۔

میاں منظور احمد موھل ۔ جناب والا جواب نہیں دیا۔

جناب سپیکر ۔ جی میاں صاحب تشریف رکھیں ۔وقفہ سوالات ہے

ترقیاتی ادارہ لاہور میں قانون گو کی تعداد اور کوائف

☆ ا ۔ میاں عبدالستار ۔ کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ترقیاتی ادارہ لاہور میں اس وقت کل کتنے قانونگو کام کر رہے ہیں ۔ان کی عمریں کیا ہیں ۔ہر قانونگو کی عمر نام اور تاریخ ریٹائرمنٹ کیا ہے ؟

(ب) کیا یہ امر واقع ہے کہ گذشتہ چند سالوں کے دوران ترقیاتی ادارہ لاہور نے چند قانونگو جبری ریٹائر کر دیے تھے اگر ایسا ہے تو ان کو کن جرائم کے تحت ریٹائر کیا گیا ۔ہر ایک قانونگو کا نام اور الزامات کی مکمل تفصیل کیا ہے ؟

(ج) متذکرہ جبری ریٹائر کئے گئے قانونگو میں سے ہر ایک کو کس قدر پنشن اور گریجوٹی ادا کی گئی مکمل تفصیلا فراہم کی جائیں ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ: (چودھری نذیر احمد)

(الف) ترقیاتی ادارہ لاہور میں اس وقت کل بارہ قانونگو کام کر رہے ہیں۔ ہر ایک کی عمر۔ نام اور تاریخ ریٹائرمنٹ منسلکہ لسٹ میں درج ہے۔

(ب) ترقیاتی ادارہ لاہور میں دو قانونگوؤں کو جبری طور پر ریٹائر کیا گیا

نام ولدیت	الزامات
۱۔ عنایت اللہ ملہی ولد محمد حسین	۱۔ ساز باز کر کے پلاٹ نمبراں 122 ، 117 ، 116 ، 115 ، 123،114
۲۔ غلام محمد ولد کریم بخش	بلاک اے۔ ٹوگلبرگ سکیم جعلی استشہاد کروانا۔

۱۔ غلط رپورٹ / دھوکہ بابت مٹی ڈلوائی بر پلاٹ نمبر 11.A بلاک علامہ اقبال ٹاؤن سکیم

(ج) غلام محمد ولد کریم بخش کو ماہانہ پنشن۔ Rs = 584/ ادا کی جا رہی ہے۔ اور گریجویٹی۔ 30 / 98127 ادا کی گئی۔ عنایت اللہ ملہی ولد محمد حسین قانونگو نے کاغذات پنشن دفتر ہذا کو تاحال مہیا نہیں کئے۔

ایل ڈی اے میں اس وقت ۱۲ قانونگو کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام بمعہ ولدیت	تاریخ پیدائش	تاریخ ریٹائرمنٹ
1	رانا انوار محمد ولد محمد ولی محمد	9 - 11 - 1934	8-11-1994
2	مبارک علی ولد شیر محمد	1 - 8 - 1938	31 - 7 - 1998
3	محمد یحیی خاں ولد عبدالستار	9 - 9 - 1936	8-9-1996
4	نور محمد ولد محمد رحیم بخش	2 - 10 - 1934	1-10-1994

5	محمد صدیق ولد علم دین	10 - 12 - 1942	10-12-2002
6	الفت حسین ولد تصور حسین	8 - 10 - 1945	7-10-2005
7	احمد علی ولد کرامت علی	16 - 12 - 1943	15-12-2003
8	احمد دین ولد محمد دین	13 - 2 - 1939	2 1999 12
9	نیاز احمد ولد نور احمد	25 - 3 - 1936	24-3-1996
10	محمد یوسف ولد احمد	10 - 4 - 1924	9-4-2002
11	محمد یونس ولد سراج دین	14 - 9 - 1940	13-9-2000
12	ناظم علی شاہ ولد جلال شاہ	1 - 3 - 1942	28-2-2002

سید طاہر احمد شاہ: ضمنی سوال ۔جناب سپیکر ۔میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا بددیانت ، بے ایمان سرکاری ملازمین کو جبری ریٹائر کر دینے کی سزا ہی کافی ہے اور کیا ان کے خلاف کوئی مزید قانونی کارروائی نہیں کی جا سکتی ؟ یا کہ سزا دینے کے بعد سرکاری ملازمین کے لیے یہ بات انتباہ کا باعث بنے کہ اگر وہ غلطی کرتے ہیں ، بدعنوانی کرتے ہیں ، ساز باز کرتے ہیں ، حکومت کے خزانے کو نقصان پہنچاتے ہیں تو جب انہیں مراعات مل جاتی ہیں ، گریجوٹی بھی مل جاتی ہے اور انہیں پنشن کا حق دار بھی قرار دیا جاتا ہے تو کیا یہ سزا ان کے لیے کافی ہے ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ: جناب والا! آپ کی وساطت سے فاضل ممبر کے لیے یہ عرض ہے

کہ فی الحال تو ہم نے دونوں قانونگوؤں کو dismiss کیا ہے۔ جو انہیں واجبات ادا کیے گئے ہیں، وہ بھی ایل ڈی اے کے قواعد و ضوابط کے مطابق ہیں۔ اگر مزید کسی قسم کی کوتاہی کی کوئی نشان دہی کی جائے تو میں انشاء اللہ اس کے لیے بھی کارروائی کرنے کو تیار ہوں گا اور دوبارہ تفتیش کے لیے بھی تیار ہوں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب، آپ کا ضمنی سوال ہے؟ کل ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ ضمنی سوال تین چار سے زیادہ نہ ہوں۔ میں آپ کو یاد دلا رہا ہوں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ ماضی کی جو پارلیمانی روایات ہیں، ان کے مطابق تو پانچ ضمنی سوالات کی اجازت ہوتی تھی۔ اب اگر روایات کو تبدیل کیا گیا ہے تو وہ آپ نے کیا ہے یا ایوان نے کیا ہے؟

جناب سپیکر: جس وقت یہ بات ہوئی تھی، اس وقت آپ تشریف رکھتے تھے۔ اس وقت آپ نے نشان دہی نہیں کی۔

سید طاہر احمد شاہ۔ اب میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔ جناب والا، وزیر موصوف نے جو جواب دیا ہے، اس میں تو خود حکومت کی طرف سے ہی الزامات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ ایک قانون گو نے "ساز باز کر کے پلاٹ نمبراں 122، 117، 116، 115، 114 اور 123 بلاک اے، ٹو گلبرگ سکیم ـــ" جو کہ جناب والا، نہایت قیمتی زمینیں ہیں، اس کی جعلی استثناء اس نے کی تھی۔ یہ الزام تو حکومت خود تسلیم کرتی ہے اور اس پر اسے میں سمجھتا ہوں کہ سزا نہیں دیتی بلکہ انعام دیتی ہے اسے ریٹائر کر کے اسے پنشن کا بھی حق دار قرار دیا گیا ہے اور ساتھ ہی اس کو گریجویٹی بھی دی گئی ہے اس سے تو ہم لوگوں کو ترغیب دے رہے ہیں کہ بے ایمانی کرتے جاؤ، کرتے جاؤ، جہاں پکڑے جاؤ تو مراعات لے کر گھر بیٹھ جاؤ۔ اور دوسرا کام کرو۔

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب، ضمنی سوال کیا ہوا؟

سید طاہر احمد شاہ: جناب والا! میرا ضمنی سوال تو یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ مزید تحریک کی جائے تو پھر ہم غور کر سکتے ہیں۔ الزام تو موجود ہے۔ اس الزام کی روشنی میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان بدعنوان سرکاری ملازمین کے خلاف مزید قانونی تادیبی کارروائی کیوں نہیں کی گئی جنہیں جبری فارغ کیا گیا؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ: جناب والا! میں نے اس سلسلے میں عرض کیا ہے کہ محکمے کے

قواعد و ضوابط کے مطابق انہیں ملازمت سے جبری ریٹائر کیا گیا۔ ان کے خلاف باقاعدہ انکوائری ہوئی اور پھر انکوائری کے بعد انہیں پنشن اور گریجویٹی کی سہولت مہیا کی گئی۔ یہ ہمارے قواعد و ضوابط کے مطابق بالکل صحیح ہوا ہے۔ اگر شاہ صاحب مزید اس کے لیے کچھ چاہیں گے تو ہم اس کے لیے بھی تیار ہیں۔ یہ ہمارے نوٹس میں لائیں کہ یہ کچھ کرنے والا رہ گیا ہے۔ فی الحال ہم نے جو کیا ہے، وہ قواعد و ضوابط کے مطابق بالکل ٹھیک کیا ہے۔

ملک اقبال احمد خان لنگڑیال: جناب والا میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ قانون کو اکیلے تو کچھ بھی نہ کر سکتے تھے۔ انہوں نے جو ساز باز کی، تو ان کے ساتھ کوئی اور بھی محکمے کے لوگ ملوث تھے یا یہ اکیلے ہی دو آدمی تھے اور انہوں نے اپنے طور پر کیا۔ دوسرا ضمنی سوال یہ ہوگا کہ جب انہیں علم ہے کہ اتنی بڑی بے ایمانی ہوئی ہے یا پلاٹ دیے گئے ہیں تو انہوں نے مقدمہ درج کیوں نہیں کروایا اور Anti corruption میں کیس کیوں نہیں دیا تاکہ وہ خود ہی تحقیق کرتے اور جو بھی لوگ اس میں ملوث تھے وہ پکڑے جاتے۔

سید طاہر احمد شاہ: پوائنٹ آف آرڈر! محترم عثمان ابراہیم صاحب کا اور چودھری نذیر احمد صاحب کا مائیک جو ہے، غالباً ان میں کچھ خرابی ہے۔ کل میں ان کی بات بھی پورے طریقے سے سمجھ نہیں پایا تھا اور آج ان کی بات بھی پورے طریقے سے سمجھ نہیں پایا تھا اور آج ان کی بات کو بھی پوری طرح سمجھ نہیں پا رہا۔ جبکہ دیگر اراکین اسمبلی اور وزراء کرام کی بات بڑی آسانی سے سنی جا سکتی ہے اور سمجھ کر اس پر بات کی جا سکتی ہے۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ اس مائیک کو بھی اور اس مائیک کو بھی ٹھیک کروا دیں کیونکہ جب تک ہم سمجھیں گے نہیں کہ یہاں کیا ہو رہا ہے، کیا بات ہو رہی ہے تو کام صحیح طریقے سے نہیں ہو سکے گا۔

وزیر محنت: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے شاہ صاحب کی خدمت میں گذارش کرنا چاہوں گا کہ وہ اپنے کانوں کا کسی E N T Specialist سے معائنہ کرائیں یہ خود بہرے ہیں۔

سید طاہر احمد شاہ: جناب سپیکر، تو پھر میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ استدعا کروں گا کہ اگر میں بہرا ہوں تو مجھے کوئی Hearing aid ہی مہیا کر دیں۔ اگر میں بہرا ہوتا تو آپ کی بات بھی میری سمجھ میں نہ آتی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب بہت سے معزز اراکین کی بات کو میں سمجھ سکتا ہوں تو ان دو مائیکوں سے جب بات ہوتی ہے تو مجھے پورے طریقے سے سمجھ نہیں آتی۔

جناب سپیکر۔ شکریہ شاہ صاحب۔ وزیر ہاؤسنگ۔

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ: جناب والا! فاضل رکن کے پہلے سوال کا جواب تو یہ ہے کہ اس بدعنوانی میں صرف یہ دو قانونگو ملوث تھے۔ انکوائری کرنے کے بعد ہمیں یہ معلوم ہوا تو ہم نے انہیں جبری برخاست کر دیا اور پھر ان کے خلاف باقی قواعد و ضوابط کے مطابق کارروائی ہوتی رہی۔ دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ ہم نے محکمے کے قواعد و ضوابط کے مطابق بالکل درست کارروائی کی ہے۔ میں پھر اسی بات پر آؤں گا کہ اگر فاضل ممبر یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں سزا کم دی گئی ہے تو یہ دوبارہ اس کی نشان دہی کریں یا میرے پاس بیٹھ کر اس کا فیصلہ کریں تو ہم انشاء اللہ انہیں مزید سزا دینے کے لیے بھی تیار ہوں گے بشرطیکہ وہ قانون کے دائرہ کار میں آتی ہو۔

میاں منظور احمد موھل۔ کیا وزیر موصوف ازراہ کرم یہ بیان فرمائیں گے کہ اردو ہماری قومی زبان ہے۔ اور صفحہ 3 کے مطابق 12 قانونگو کام کر رہے ہیں۔ آپ ملاحظہ کیجیے کہ لفظ قانونگو کو کیسے لکھا ہوا ہے۔ کیا اس کا نوٹس وزیر موصوف نے لیا ہے یہ صفحہ نمبر 3 پر ہے۔ کہ ایل ڈے میں اس وقت 12 قانونگو کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر۔ راجہ محمد بشارت

راجہ محمد بشارت۔ جناب سپیکر میں یہ پوچھنا چاہوں گا۔ کہ یہ فرما رہے ہیں کہ ان کا فیصلہ ہو چکا ہے اور ان کو جبری طور پر ریٹائر کر دیا گیا ہے۔ ابھی ابھی انہوں نے فرمایا ہے کہ اگر معزز رکن اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ انہیں مزید سزا ملنی چاہیے تھی کیا جبری ریٹائرمنٹ کے بعد یہ دوبارہ اس کیس کو Re-open کر سکتے ہیں۔ اور کیا یہ مزید سزا دے سکتے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ۔ میں صرف یہ عرض کر دوں گا کہ میں نے فاضل ممبر کے اصرار پر یہ کہا ہے۔ اور ساتھ ہی میں نے یہ بھی کہا کہ اگر قواعد و ضوابط اجازت دیں گے تو ہم انہیں دوبارہ سزائیں دیں گے۔ وگرنہ ہم نے محکمانہ قواعد و ضوابط کے مطابق بالکل درست سزائیں دی ہیں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے۔ کہ یہ متذکرہ زیر بحث قانونگو جبری طور پر ریٹائر کیے گئے ہیں۔ یہی صرف ساز باز میں بدعنوانی میں بددیانتی میں ملوث نہیں تھے بلکہ بڑے افسران کی ملی بھگت تھی اور ان کی ملی بھگت کی وجہ سے انہیں کم سے کم سزا دی گئی اور انہیں جبری ریٹائر کر کے انہیں دیگر مراعات سے نوازا گیا۔

وزیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ۔ جناب والا! جو کچھ شاہ صاحب نے فرمایا ہے ۔ یہ درست نہ ہے ۔ اس میں محکمہ کے کوئی بڑے افسر ملوث نہ تھے ۔ انکوائری کے بعد جن جن اہلکاروں کی نشاندہی ہوئی صرف ان کے خلاف کارروائی کی گئی ۔

جناب سپیکر ۔ اگلا سوال میاں عبدالستار

ترقیاتی ادارۂ لاہور میں سپروائزروں کی تعداد اور کوائف

☆ ۲ ۔ میاں عبدالستار ۔ کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ترقیاتی ادارہ لاہور میں اس وقت کتنے سپروائزر کام کر رہیں اور ان کی کل کتنی سروس ہو چکی ہے ۔

(ب) تاج پورہ ہاؤسنگ سکیم کی تعمیر کے سلسلے میں سال 1983ء اور 1985ء کے دوران کون کون سے سپروائزر کام کرتے رہے ۔

(ج) کیا یہ امر واقع ہے کہ تاج پورہ سکیم اپروچ روڈ کی تعمیر میں جن سپروائزروں کی ڈیوٹی لگائی گئی تھی علاقہ میں ان کی شہرت اچھی نہیں تھی اور ان کے رویہ کے باعث وہاں کے مکینوں کو کافی تکالیف برداشت کرنا پڑی ۔

(د) اگر جز (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نے ان کے خلاف کوئی محکمانہ کارروائی کی ہے اگر کی ہے تو اس کی تفصیل ایوان میں پیش کی جائے اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ: (چودھری نذیر احمد)

(الف) اس وقت ترقیاتی ادارہ لاہور میں سترہ سپروائزر (ریگولر بنیادوں پر کام کر رہے ہیں ۔ ہر ایک کی تفصیل منسلکہ لسٹ میں درج ہے ۔

(ب) انجینئرنگ ونگ ایل ۔ ڈی ۔ اے نے اکتوبر 1985ء میں کام شروع کیا تھا ۔ اور کوئی سپروائزر کام پر نہ تھا ۔

(ج) اپروچ روڈ کی تعمیر بذمہ ٹھیکیدار تھی ۔

(د) مندرجہ بالا جز (ج) کی روشنی میں مزید جواب درکار نہ ہے ۔

(Supervisors)

تفصیل سپروائزر بمعہ تاریخ ملازمت

نمبر شمار	نام بمعہ ولدیت	تاریخ ملازمت
1	محمد فاضل ولد فضل احمد	1 - 7 - 1972
2	مبارک احمد ولد عمر دین	1 - 7 - 1973
3	نذیر احمد ولد دلدار خاں	18 - 11 - 1976
4	مشتاق احمد ولد عبدالرحمان	18 - 11 - 1976
5	کرامت علی ولد بڈھا	18 - 11 - 1976
6	زاہد حسین ولد مقبول حسین	18 - 11 - 1976
7	رشید احمد ولد دوست محمد	18 - 11 - 1976
8	انور علی ولد اللہ دتہ	18 - 11 - 1976
9	محمد رفیع ولد محمد شفیع	1 - 6 - 1983
10	رشید احمد ولد محمد بشیر	1 - 6 - 1986
11	لیاقت علی ملک ولد ملک عبدالغفور	21 - 10 - 1987
12	خادم حسین ولد شیر احمد	17 - 2 - 1988
13	عبدالجبار ولد عبدالغفار	3 - 1 - 1990
14	بشیر احمد ولد امام علی	6 - 1 - 1990
15	سبط حسین ولد سلیم حیدر جعفری	7 - 1 - 1900
16	محمد شفیق ولد محمد شریف	7 - 1 - 1990
17	لیاقت علی ولد محمد حسین	7 - 1 - 1990

سید طاہر احمد شاہ۔ اس سوال کے جز(ب) کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ Engineering wing ایل ڈی اے نے اکتوبر 1985ء میں کام شروع کیا تھا۔ اور کوئی Supervisor کام پر نہ تھا۔ میرا جناب والا ضمنی سوال یہ ہے۔ کہ انہوں نے Supervisor کی

وضاحت نہیں کی ہے۔ کہ Supervisor باقاعدہ طور پر ملازم ہوتا ہے۔ ایک Work charge supervisor کسی کام کی نگرانی پر لگتا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کس زیر تحت منصوبہ پر ایل ڈی اے نے Workchargesupervisor ایک یا ایک سے زائد تعینات کئے تھے یا نہیں؟

وزیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ۔ ایل ڈی اے کے پاس جو سترہ Supervisor ہیں ان کے نام درج کر دیئے گئے ہیں ۔اور ان کی تاریخ ملازمت بھی درج کر دی گئی ہے جیسا کہ آپ فرما رہے ہیں کہ عارضی Supervisor اس کام پر بھرتی کئے گئے تھے یا نہیں کئے گئے تھے ہمارے مالی سال

84 ۔ 1983 اور 85 ۔ 1984 جس کام کی بابت اس سوال میں پوچھا گیا ہے اس دوران ہم نے کوئی عارضی Supervisor بھرتی نہ کیا۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے اور یہ جز(ج) کے متعلق ہے کہ کیا Approoch road کی تعمیر جب ٹھیکیدار کے ذمہ کی گئی تھی جب کوئی منصوبہ ٹھیکیدار کو تعمیر کے لئے تفویض کر دیا جاتا ہے ۔تو محکمہ کی طرف سے Work charged supervisor جو ہیں ان کا عارضی طور پر تعین کر دیا جاتا ہے ۔کیا اس Approoch road پر اور جو سوال کے محرک کی جو منشا تھی کہ کیا Approoch road کے اس منصوبے کی تعمیر کے لئے ٹھیکیدار کے علاوہ Work charge supervisor تعینات کئے گئے تھے یا نہیں؟

وزیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ۔ جناب والا! چونکہ یہ منصوبہ بہت چھوٹا تھا اس لئے اس پر Work charged supervisor رکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی ۔ اور ویسے بھی یہ ضروری نہیں کہ ہر کام کے لئے Work charged supervisor تعینات کیا جائے۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب سپیکر Supervisors کی تفصیل مع تاریخ ملازمت جو دی گئی ہیں۔ میں جناب وزیر موصوف سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ ان سترہ Supervisors حضرات کی مستقل تقرری سے قبل کوئی اور بھی عارضی طور پر Supervisor محکمہ ایل ڈی اے میں رہا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ۔ جناب والا! شاہ صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ کیا ان میں سے کوئی پہلے بھی عارضی یا مستقل Supervisor رہا ہے ۔جناب والا! اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارے

جوں جوں کام چلتے ہیں ہم بعض کاموں کے لیے عارضی Supervisor بھرتی کرتے رہتے ہیں اور جوں جوں کام ختم ہوتے جاتے ہیں تو ان کی خودبخود termination ہو جاتی ہے ۔ لیکن یہ supervisor پہلے سے کام کر رہے تھے اور ان کے کوائف کو دیکھ کر ان کو Confirm کر دیا گیا

سید طاہر احمد شاہ ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن Supervisors کی فہرست جناب وزیر صاحب نے اس ایوان میں دی ہے ۔ان کی باقاعدہ تعیناتی سے قبل ان میں سے سارے یا کوئی Work charge عارضی طور پر ایک عرصے کے لیے یا کسی عرصے کے لیے ایل ڈی اے میں بطور Supervisor یا کسی عہدہ پر فائز رہے ہیں ۔

وزیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ۔ بعض جگہیں ایسی ہوتی ہیں جہاں سروسز ضروری ہوتی ہیں ۔ یہ Supervisor جو ہمارے لئے ضروری تھے اور ہم نے انہیں عارضی طور پر رکھا ۔ بالعموم انہیں ہم ایک خاص مدت کے لئے رکھتے ہیں اور اس کے بعد ان کی termination ہو جاتی ہے ۔اور یہ اسی طرح سلسلہ چلتا گیا ۔ لیکن جب ہمارے لیے ان کی ضرورت زیادہ ہوئی تو ہم ان کو confirm کر دیتے اور اگر ہم ان کو confirm نہ کرتے تو پھر عارضی چلانا پڑتا اور عارضی چلتے چلتے آخرکار ان کو confirm نہ کرتے تو پھر عارضی چلانا پڑتا اور عارضی چلتے چلتے آخرکار ان کو confirm ہونا تھا ۔ یعنی ان کو ضرورت کے پیش نظر ہم نے ان کو confirm کیا ۔

جناب سپیکر ۔ اس سوال کے محرک جناب عبدالستار صاحب ہیں کیا ان کا کوئی ضمنی سوال ہے

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب یہ فرماتے ہیں کہ Work charged supervisor بھرتی نہیں کئے گئے تھے ۔ دوسری طرف یہ فرماتے ہیں کہ ضرورت کے وقت Work charge وقفے وقفے کے بعد Supervisor بھرتی کئے جاتے رہے ہیں ۔ میں اب آخری سوال کرتا ہوں کہ جز (ج) کے جواب میں کیا وزیر موصوف پوری ذمہ داری کے ساتھ اس معزز ایوان میں فرماتے ہیں کہ Approach road کی تعمیر کے لیے ایل ڈی اے نے اس کی نگرانی کے لئے کوئی Work charge supervisor بھرتی کئے تھے یا نہیں کئے تھے ؟

وزیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ۔ جناب والا میں یہ عرض کر چکا ہوں کہ یہ تھوڑا سا کام تھا اس لئے ہم نے ضرورت محسوس نہیں کی کہ عارضی Work charge بھرتی کئے جائیں ۔

جناب سپیکر۔ شکریہ اگلا سوال سردار محمد اظہر خان لغاری

حلقہ پی پی 123 لاہور کے مکینوں کو پلاٹوں کی الاٹمنٹ

☆۲۰۔ سردار محمد اظہر خان لغاری۔ کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی پی 123 میں 1985ء سے لے کر 1990ء تک کن کن افراد کو پلاٹ کی الاٹمنٹ کی گئی ایسے افراد کے نام اور بقیہ جات جس سکیم میں پلاٹ الاٹ ہوا کی مکمل تفصیل فراہم کی جاوے۔

(ب) ان میں سے کتنے افراد کو وزیراعلےٰ کے خصوصی کوٹہ سے پلاٹ الاٹ ہوئے ان کے ناموں کی تفصیل الگ الگ دی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ: (چودھری ندیر احمد)

(الف) حلقہ پی۔پی۔123 میں رہائش پذیر جن افراد کو تین مرلہ سکیم شیر شاہ کالونی میں وزیراعلیٰ کے خصوصی کوٹہ سے رہائشی پلاٹ الاٹ کئے گئے ان کی تفصیل لف ہے۔

(ب) ایضاً

حلقہ 123 میں وزیر اعلیٰ کے الاٹیوں کی تفصیل

نمبر شمار	نام الاٹی بمعہ پتہ	تاریخ الاٹمنٹ	پلاٹ نمبر	پلاٹ رقبہ شیر شاہ کالونی لاہ
-1	عبد الرؤف عبد الحق کیانبت روڈ لاہور۔	28-5-88	322 / D	تین مرلہ شیر شاہ کالونی لاہو
-2	جمیلہ اکبر مکان نمبر18 گلی نمبر29 بی پی پاکدامن لاہور	28-5-88	323 / D	---
-3	مریم بی بی بیوہ روزی علی کوارٹر نمبر107 دی مال لاہور۔	29-5-88	331 / D	
-4	رشیدہ بیگم بیوہ محمد فاروق پاشا مکان نمبر3 گلی نمبر18 قلعہ گجر سنگھ لاہور	29-5-88	335 / D	
-5	ملازم حسین مکان نمبر2 بلاک ڈی-1 کلب گیٹ گورنر ہاؤس لاہور	28-5-88	340 / D	
-6	سلطان محمود معرفت مکان نمبر31 گلی نمبر4 برانڈرتھ روڈ لاہور	28-5-88	344 / D	
-7	عطا محمد ولد جان محمد مکان نمبر7 بھگوان بازار گوالمنڈی لاہور	28-5-88	350 / D	
-8	شکیلہ بیگم بیوہ ظفر احمد مکان نمبر27 سادات سٹریٹ بی پی پاکدامن لاہور	28-5-88	355 / D	
-9	محمود بیگم بیوہ حاجی محمد ابراہیم مکان نمبر22 سٹریٹ نمبر71 امیر علی روڈ گوالمنڈی لاہور	29-5-88	358 / D	---
-10	اعظم خان ولد نور محمد جہاں ہوٹل جی ٹی روڈ لاہور۔	29-5-88	359 / D	---
-11	آمنہ پروین زوجہ خالد حسین سوتی سٹریٹ نمبر47 مکان نمبر12 گوالمنڈی لاہور۔	29-5-88	363 / D	---
-12	زہرہ بی بی زوجہ باغ دین سوتی سٹریٹ نمبر47 مکان نمبر11 گوالمنڈی لاہور۔	28-5-88	364 / D	---
-13	مریم بی بی بیوہ عبد العزیز مکان نمبر451 / A جی ٹی روڈ لاہور۔	29-5-88	371 / D	---
-14	نواب بیگم زوجہ ملک معراجدین سٹریٹ نمبر56 مکان نمبر12 گوالمنڈی لاہور۔	29-5-88	379 / D	---
-15	ممتاز بیگم زوجہ عطاء الرحمٰن گلی نمبر24 مکان نمبر3 راجہ رام سٹریٹ گوالمنڈی لاہور۔	28-5-88	380 / D	---
-16	سید محمد توصیف ولد سید لال دین 84 برانڈرتھ روڈ لاہور	28-5-88	381 / D	
-17	فقیر الدین ولد گلاب دین وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ لاہور	29-5-88	384 / D	---
-18	مرزا لطیف اللہ ولد حیات اللہ سٹاف ڈرائیور وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ لاہور	28-5-88	387 / D	---
-19	صادق مسیح مالی چیف کالج کوارٹر نمبر52 کیلے ہاؤسز کالج	29-5-88	393 / D	---
-20	قاری حبیب الرحمٰن ولد صوفی عبد الرحمٰن نوری مسجد ریلوے سٹیشن لاہور	29-5-88	400 / D	---
-21	اقرار حسین ولد مشتاق حسین بلڈ بنک نمبر56 لارنس روڈ لاہور	28-5-88	401 / D	---
-22	فضل بی بی کوارٹر نمبر10 / 18 نزد ریلوے ریلوے سٹیڈیم گڑھی شاہو لاہور	28-5-88	402 / D	---
-23	ناصر محمود ٹیلیفون اٹنڈنٹ گورنر ہاؤس لاہور	28-5-88	404 / D	---
-24	محمد علی مکان نمبر26 ڈسٹرکٹ پولیس لائن قلعہ گجر سنگھ لاہور	28-5-88	408 / D	---

-25	ساجدہ پروین زوجہ عبد الحمید مکان نمبر12 گلی نمبر16 نکلسن روڈ لاہور	28-5-88	413 / D	---
-26	مقصودہ بیگم چوہدری پنیالہ ہاؤس ولیس کورس لاہور	29-5-88	413 / D	
-27	شفیع رضا خان مکان نمبر200 پنیالہ ہاؤس لاہور	28-5-88	491 / D	---
-28	انور جہاں بیوہ محمد صدیق مکان نمبر5 سٹریٹ نمبر47 گوالمنڈی لاہور	4-6-88	421 / D	---
-29	محمد جمشید ولد شیر محمد مکان نمبر39 ایچی سن کالج کالونی لاہور	4-6-88	423 / D	---
-30	حفیظ بٹ بیوہ	مکان نمبر115 #### روڈ گلی نمبر28 لاہور		4-6-88
-31	ثمینہ بدر زوجہ محمد علی مکان نمبر207 لاریکس کالونی گڑھی شاہو لاہور	4-6-88	439 / D	---
-32	شیر محمد قریشی ولد ولی محمد مکان نمبر58 شہید گنج روڈ ٹولکھا چوک لاہور	3-11-88	440 / D	---
-33	محمد ارشد ولد غلام محمد 13 ویسٹ پولیس قلعہ گجر سنگھ لاہور	3-11-88	443 / D	---
-34	شریف مسیح ولد صورتی سرونٹ کوارٹر امریکن سکول اپر مال لاہور	12-3-88	456 / D	---
-35	رفیق مسیح ولد مشتاق مسیح 9 اپر مال لاہور	3-11-88	457 / D	---
-36	اوسارانی بیوہ اوم پرکاش سرونٹ کوارٹر کوئین میری کالج لاہور	3-11-88	461 / D	---
-37	افضل نبی ولد محمد نبی خان 5 کلب روڈ لاہور	3-11-88	465 / D	---
-38	رضیہ بیگم بیوہ سلطان احمد مکان نمبر1 پریم گلی نمبر8 ریلوے روڈ لاہور	3-11-88	478 / D	---
-39	محمد رفیق ولد فضل دین 24 شرازی سٹریٹ گڑھی شاہو لاہور	3-11-88	481 / D	---
-40	ممتاز بیگم بیوہ مرزا احمد میز 97 ریلوے روڈ چوک دال براں لاہور	15-2-89	497 / D	---
-41	سکینہ بانو بیوہ عبد اللہ مکان نمبر16 گوالمنڈی لاہور 25-1-89	500 / D	---	
-42	وارث پرویز ولد سوس لال بی بی پاکدامن لاہور 22-2-89		507 / D	---
-43	محمد حسین ولد حق نواز ایئر کنڈیشن اپریٹر ایبٹ آباد لاہور 15-2-89		510 / D	---
-44	ندیراں بی بی بیوہ عنایت علی گورنر ہاؤس لاہور 15-2-89		512 / D	---
-45	رحمت مارگریٹ زوجہ کرم پال 2 کلب روڈ لاہور 21-2-89		513 / D	---
-46	فرخانہ بیگم زوجہ محمد عارف خان مکان نمبر10 لیاقت پارک بیڈن روڈ لاہور 22-2-89	523 / D	---	
-47	محمد شریف ولد محمد اسماعیل کلب روڈ لاہور 20-2-89	537 / D	---	
-48	اعجاز محمود ولد شیخ فخر الدین 78 علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور 20-2-89	548 / D	---	
-49	حاجرہ خاتون بیوہ احمد حسن معرفت صادق علی پنیالہ ہاؤس 2 ریس کورس لاہور 25-1-89	552 / D	---	

-50 فاطمہ بیگم زوجہ محمد افضل خان مکان نمبر10
پارک بیڈن روڈ لاہور 22-1-89 553 / D ---
-51 محمد نعیم ولد محمد حسین ریلوے کوارٹر نمبر 514-A
ریلوے روڈ لاہور 20-2-89 556 / D ---
-52 کنھور سلطانہ بیوہ شوکت علی مکان نمبر51 گلی نمبر7
برانڈر روڈ لاہور 1-2-89 559 / D ---
-53 سراج الدین ولد محمد بخش مکان نمبر20 گلی نمبر39
گوالمنڈی لاہور 25-1-89 563 / D ---
-54 محمد رفیق خالد ولد محمد دین سیلز گرافر پاکستان
ریلوے ہیڈ کوارٹر آفس لاہور 6-2-89 564 / D ---
-55 امان اللہ ولد حسن اللہ سعودی گرلز ہوسٹل مین روڈ
گنگا رام لاہور 21-2-89 572 / D ---
-56 بشیراں بی بی بیوہ محمد صدیق کنزی بگوال
داس انڈا بازار لاہور 21-2-89 575 / D ---
-57 عبد الرحیم ولد غلام علی گلی نمبر9 مکان نمبر16
بیڈن روڈ لاہور 21-2-89 577 / D ---
-58 ولیم مسیح ولد منگل مسیح مکان نمبر4
نزد پنجاب اسمبلی ہال لاہور 20-2-89 578 / D ---
-59 نسرین بیگم بیوہ محمد اسماعیل ریلوے روڈ لاہور 25-1-89 595 / D ---
-60 سرداراں بی بی بیوہ غلام محمد کوارٹر نمبر6 بلاک نمبر131
ریلوے ہیڈ کوارٹر لاہور 25-1-89 601 / D ---
-61 منصور اقبال ولد لیق اقبال مکان نمبر5 گلی نمبر10
میر بخش محمد نگر گڑھی شاہو لاہور 20-2-89 605 / D ---
-62 محمد نصیب ولد عبد العزیز اسمبلی چیمبرز لاہور 21-2-89 609 / D ---
-63 سعیدہ بیگم بیوہ محمد یوسف مکان نمبر17 سوہنی سٹریٹ
گوالمنڈی لاہور 20-2-89 618 / D ---
-64 محبوب علی ولد امانت علی بلاک نمبر4231 کوارٹر نمبر21
ریلوے کالونی لاہور 13-6-89 621 / D ---
-65 منور سلطانہ بیوہ ملک غلام نبی مکان نمبر1 گلی نمبر8
محمد نگر گڑھی شاہو لاہور 15-2-89 646 / D ---
-66 کنیز فاطمہ بیوہ محمد علی خان گلی نمبر35 مکان نمبر47
نسبت روڈ لاہور 29-4-89 672 / D ---
-67 احسان الحق ولد ممتاز احمد میو ہسپتال لاہور 25-1-89 682 / D ---
-68 نجمہ بنت تبسم بیوہ سید غضنفر علی شاہ مکان نمبر514 / B
ریلوے کالونی اسٹیشن لاہور 18-6-89 685 / D ---
-69 حاجی فیروز خان ولد سلطان احمد مکان نمبر284 / A
ظفر علی روڈ اپر مال لاہور 22-8-89 714/ D ---
-70 مسماۃ کرم بیوہ حاکم علی معرفت محمد منظور کوارٹر20
آؤٹ کلب گیٹ گورنر ہاؤس لاہور 26-11-89 718 / D ---
-71 عبد اللطیف 88 نیکلوز روڈ لاہور 30-4-88 723 / D ---

-72	عنایت بیگم بیوہ محمد یوسف مکان نمبر17 گلی نمبر47 گوالمنڈی لاہور 3-1-90	732 / D	...
73	نثار حسین ولد مشتاق حسین56 لارنس روڈ لاہور 7-1-90	733 / D	...
-74	محمد شہزاد ولد اسم دا، معرفت محمد جاوید مکان نمبر5 سروسٹ کالونی اپنی ٹن کاج لاہور 15-2-90	746 / D	...
-75	محمد اقبال ولد قاسم علی مکان نمبر407 گلی نمبر75 گوالمنڈی لاہور 15-2-90	751 / D	...
-76	وزیر بیگم زوجہ فیروز محمد 70 جنس کیانی روڈ لاہور 27-3-90	756 / D	...

جناب غلام سرور خان۔جناب سپیکر ضمنی سوال سے پہلے میں جناب کی وساطت سے شاہ محمود صاحب جنہوں نے ایس ایڈ جی اے ڈی کے جواب دیئے تھے سے اس بارے میں ان سے سوال کروں گا۔ جناب سپیکر اس سوال کے جواب میں حکومتی بنچوں کی طرف سے تضادات آ رہے ہیں۔ ہمارے سوال کا جواب اس لئے نہیں دیا گیا کہ ہم پی پی وائز یا حلقہ وار کوئی بھی جواب نہیں دے سکتے۔ بلکہ آپ کے سوال کے جواب میں اس کا جواب دیا گیا پہلے تو میں اس کی وضاحت چاہوں گا۔

جناب سپیکر۔اس کا ضمنی سوال کیا ہوا؟

جناب غلام سرور خان۔جناب ضمنی سوال تو میرا اپنی جگہ پر ہے۔

جناب سپیکر۔آپ ضمنی سوال کریں جو بات آپ نے کرنی تھی وہ تو کر لی ہے۔ یہ بات آپ پوائنٹ آف آرڈر پر کر سکتے تھے۔

جناب غلام سرور خان۔جناب میں نے یہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہی بات کی ہے۔ ایک تو ہمارے سوال سے پہلے ہی رکھا گیا تھا۔ کہ اس سوال پر پھر کس دن بحث ہو گی۔ اور آج اس قسم کے سوال کا جواب وزیر ہاوسنگ نے _____

جناب سپیکر۔اس بارے میں مخدوم صاحب سے اور آپ سے میری بات ہوئی ہے۔ اس وقت آپ اس کو پوائنٹ آؤٹ کر سکتے ہیں۔ آپ اس بارے میں ضمنی سوال کریں۔

جناب غلام سرور خان۔جناب سپیکر اس سوال کے جواب میں میرا ضمنی سوال یہ ہے۔ جواب میں تین مرلے کے جو پلاٹ وزیر اعلیٰ نے اپنے خصوصی کوٹے سے الاٹ کئے ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے۔ سوال میں یہ کہا گیا ہے کہ تین مرلے کے کتنے پلاٹ سٹی وائز الاٹ کئے گئے ہیں۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وہ تمام کی تمام فہرست دے سکیں گے یا نہیں؟

وزیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ۔جناب والا فاضل ممبر فرما رہے ہیں مخدوم زادہ صاحب نے بھی جواب دیا تھا میری اس ضمن میں یہ عرض ہے کہ ہم سٹی وائز حلقہ وائز ریکارڈ رکھنے کے قابل نہیں ہیں۔ اور نہ ہی کسی دفتر میں سٹی وائز حلقہ وائز ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ اگر یہ سوال کیا جائے کہ ضلع میں کتنے پلاٹ الاٹ کئے ہیں یا فلاں سکیم میں فلاں کوٹے کے کتنے پلاٹ الاٹ ہوئے ہیں۔ ہم اس پر قادر نہیں ہیں۔ اور ہم نے جتنا ریکارڈ مہیا کیا ہم نے یہ بہت مشکل سے مہیا کیا ہے۔ میری عرض یہ ہے کہ ہمارے پاس سٹی وائز حلقہ وائز ریکارڈ موصول نہیں ہوتا۔

جناب غلام سرور خان۔جناب والا ان دو سوالوں کے لئے وقت مختص کریں اور ان پر خصوصی توجہ دیں۔

وزیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ۔جناب والا ہمارے پاس یہی جواب ہے اور ہم اس سے بہتر جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں ہوں گے۔ اور یہ کہ فلاں ضلع میں کتنے پلاٹ الاٹ ہوئے ہیں اور فلاں سکیم میں کتنے پلاٹ ہوئے ہیں وہ تو جواب ہم دے سکتے ہیں۔ لیکن حلقہ وائز ہمارے پاس کوئی ریکارڈ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی حلقہ وائز ریکارڈ تیار کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر۔جناب رانا اکرام ربانی صاحب۔

رانا اکرام ربانی۔میں جناب وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کیا یہ درست ہے کہ آپ کبھی بھی اس حلقے کی تفصیلات مہیا کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں گے؟

وزیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ۔میں یہ پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ہم حلقہ وائز اس پوزیشن میں نہیں ہوں گے کہ اس حلقے کے رہنے والے لوگوں کو کہاں کہاں پر پلاٹ الاٹ ہوئے ہیں اگر یہ پورے ضلع کے بارے میں پوچھتے ہیں یا پورے پنجاب کے بارے میں پوچھتے ہیں تو وہ ہم بتانے کے لئے تیار ہیں۔

چک نمبر16 / 8 بی آر تحصیل میاں چنوں میں ڈرینج سکیم کی تکمیل کے لئے رقم کی فراہمی

39- **ڈاکٹر خاور علی شاہ۔** کیا وزیر ہاؤسنگ فزیکل پلاننگ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے تحت چک نمبر 16 / 8 بی آر تحصیل میاں چنوں میں سولنگ اور نالیاں بچھائی جا رہی تھیں مگر ابھی یہ سولنگ اور نالیاں آدھے گاؤں میں بچھائی گئی تھیں کہ مختص کردہ رقم ختم ہو گئی۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سے اہل گاؤں نے متعلق محکمہ کے افسران اور کمشنر ملتان ڈویژن کو بذریعہ وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ اس سکیم کو Revire کرنے اور اس کے لئے مزید رقم فراہم کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان درخواستوں کی روشنی میں سب ڈویژنل ڈویلپمنٹ کمیٹی ملتان نے اس سکیم کو Revise کر دیا اور اس کے لئے مزید رقم فراہم کرنے کا مطالبہ کیا۔

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ سکیم کے لے مزید رقم جلد از جلد فراہم کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (چودھری نذر احمد)

(الف) یہ درست ہے کہ رورل ڈرینج سکیم چک نمبر16 / 8 وبی آر تحصیل میاں چنوں 1989ء میں منظور ہوئی جس کا تخمینہ آٹھ لاکھ روپے تھا۔ اور اس پر منظور شدہ تخمینہ کے مطابق مئی 1990ء تک کام مکمل ہو گیا تھا۔ جس پر 18ء 09 لاکھ روپے خرچ آئے تھے۔

(ب) یہ درست ہے کہ اہل گاؤں نے بذریعہ مقامی کونسلر وزیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ اور کمشنر ملتان سے نومبر 1989ء میں سکیم کو نظر ثانی کرنے کی درخواست کی۔

(ج) یہ درست ہے کہ ان درخواستوں اور حکام بالا کے احکامات کی روشنی میں ڈویژنل ڈویلپمنٹ سب کمیٹی نے اس سکیم کی نظر ثانی شدہ تخمینہ کی منظوری مبلغ 68ء 18 لاکھ روپے کے لئے اپریل 1990ء میں جاری کی۔

(د) گورنمنٹ نے مذکورہ سکیم کے کے لئے سال 91-1990ء کے دوران مزید 5 لاکھ روپے کی رقم اکتوبر 1990ء میں جاری کر دی ہے اس کے بعد سکیم ہذا پر کام شروع کیا جا چکا ہے۔ تاکہ عوام کے مطالبے کے مطابق سکیم مکمل کی جا سکے۔

ڈاکٹر خاور علی شاہ۔ جناب والا کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ اکتوبر 1990ء خانیوال ضلع کے لئے مزید کتنی ایسی سکیموں کی منظوری دی گئی اور کیا تحصیل وائز ڈسٹریبوشن بھی بتا سکیں گے؟

جناب سپیکر۔ جی چودھری صاحب

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ۔ جناب والا یہ Fresh question بنتا ہے اگر ڈاکٹر صاحب Fresh question دے دیں تو میں ان کو مکمل تفصیلات فراہم کر دوں گا۔

جناب سپیکر۔ ڈاکٹر صاحب آپ اپنا سوال ذرا دہرائیے۔

ڈاکٹر خاور علی شاہ۔ جناب والا وزیر موصوف نے ابھی فرمایا ہے کہ اکتوبر 1990ء میں اس کے لئے مبلغ 5 لاکھ روپے مزید مختص کئے گئے۔ اور ابھی ابھی انہوں نے کہا تھا کہ ہم ضلع یا تحصیل وائز ڈسٹریبوشن دے سکتے ہیں اور حلقہ وائز نہیں۔ تو جناب والا میں صرف اتنا عرض کر رہا ہوں کہ اس ڈویژنل کمیٹی میں ضلع خانیوال کے لئے کتنی سکیموں کی منظور دی گئی اور کیا تحصیل وائز اس کی ڈسٹریبوشن مل سکے گی۔

جناب سپیکر۔ کونسی ڈویژنل کمیٹی میں منظوری دی گئی؟

ڈاکٹر خاور علی شاہ۔ یہ جناب ملتان ڈویلپمنٹ ڈویژنل کمیٹی میں جناب والا یہ جزو (د) میں انہوں نے کہا ہے کہ گورنمنٹ نے مذکورہ سکیم کیلئے سال 91-1990ء کے دوران مزید پانچ لاکھ روپے کی رقم اکتوبر 1990ء میں جاری کر دی ہے۔

جناب سپیکر۔ جی تو یہ آپ جزو (ج) کے حوالے سے پوچھ رہے ہیں؟

ڈاکٹر خاور علی شاہ۔ نہیں جناب میں جزو (د) کے حوالے سے پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر۔ جی چودھری صاحب آپ اس کے بارے میں کیا ارشاد فرمائیں گے؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ۔ جناب والا یہ فاضل ممبر کا Fresh question بنتا ہے ان کا سوال ایک خاص سکیم کے بارے میں تھا نہ کہ پورے ڈویژن اور پورے ضلع کی سکیموں کے بارے تھا کہ ڈویلپمنٹ کمیٹی میں کیا کیا فیصلے ہوئے۔ فاضل رکن اس کیلئے اپنا Fresh question دے دیں۔ میں انشاء اللہ اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر۔ ڈاکٹر صاحب یہ تو درست ہے اس کیلئے تو Fresh question دیں۔

میاں منظور احمد موہل۔ جناب والا میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے جواب کے (الف) جزو میں یہ جواب دیا ہے کہ اس سکیم کا تخمینہ آٹھ لاکھ روپے کا منظور ہوا تھا پھر اس میں انہوں نے کہا ہے کہ نو لاکھ اور اٹھارہ ہزار روپے خرچ آئے تھے پھر اس سکیم پر خرچ کو اٹھارہ لاکھ اور 68 ہزار روپے بنا دیا گیا تو جناب والا یہ تضاد کیوں ہے جبکہ یہ واقعہ اس سال کا ہے یعنی 1990ء تو جناب والا یہ تخمینہ اس طرح سے نہیں ہو سکتا۔ تو اس بارے میں وزیر موصوف کیا فرمائیں گے؟ اور جزو (ج) میں جا کر یہ کہتے ہیں کہ اٹھارہ لاکھ کا ہوا ہے تو یہ یکدم کیوں تخمینے میں اتنا فرق آیا؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ۔ جناب والا یہ پہلے آٹھ لاکھ روپے کا تخمینہ تھا اور محکمہ کے پاس یہ اختیار ہے کہ اگر یہ 15 فیصد بڑھ جائے تو یہ 15 فیصد تک زیادہ خرچ کر سکتے ہیں۔ تو جناب والا حالات کے مطابق جوں جوں دیر ہو جاتی ہے اور چیزیں مہنگی ہو جاتی ہیں تو ہم 15 فیصد تک Above جا سکتے ہیں اگر اس کو 15 فیصد سے بھی بڑھانے کی ضرورت ہو پھر یہ باقاعدہ Revision ہوتا ہے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ میں آتا ہے اور پھر ڈویژنل ڈویلپمنٹ کمیٹی میں جاتا ہے تو جناب والا جہاں ان کے دوسرے سوال کا جواب ہے تو یہ واقعی revision کے لئے اس کمیٹی کے پاس گیا اور اس نے اسے منظور کیا پھر اس پر کام شروع ہوا۔

میاں منظور احمد موہل۔ جناب والا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اسے سو فیصد سے بھی زیادہ کر دیا گیا پہلے اس سکیم کا 1989ء میں تخمینہ آٹھ لاکھ روپے کا تھا اور پھر 1990ء میں اس کا تخمینہ اٹھارہ لاکھ سے بھی اوپر ہو گیا یعنی تجاوز کر گیا یعنی سو فیصد سے بھی زیادہ۔ جناب والا یہ 15 فیصد ہوتا تو یہ ٹھیک تھا۔

جناب سپیکر۔ میاں صاحب' اس کے جزو (ب) میں ہے کہ اہل گاؤں نے بذریعہ مقامی کونسلر وزیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ اور کمشنر ملتان سے نومبر 1989ء میں سکیم کو نظر ثانی کرنے کی درخواست کی۔ اور اس نظر ثانی کی صورت میں اس تخمینے کو Revise کرنے سے غالباً یہ اٹھارہ لاکھ روپے ہو گیا۔

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ۔ جی۔ جناب والا۔

گرین ٹاؤن میں سیوریج بچھانے کے لئے اقدام

57* - رانا اکرام ربانی۔ کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ گرین ٹاؤن کے بلاک نمبر 2 سیکٹر ڈی کی تمام گلیوں و سڑکوں میں نئے سیوریج بچھانے کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ الیکشن ۱۹۹۰ء کے دوران متذکرہ بلاک کی کچھ گلیوں میں پائپ بچھا دیئے گئے تھے۔
(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ جن گلیوں میں پائپ بچھائے گئے تھے وہ بھی ابھی تک چالوں نہیں کئے گئے ہیں۔
(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ باقیماندہ کام الیکشن کے فوراً بعد منجمد کر دیا گیا ہے۔
(ہ) اگر جزبائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت باقی ماندہ کی تکمیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ: (چودھری نذیر احمد)

(الف) گرین ٹاؤن بلاک نمبر2 سیکٹر ڈی II کی صرف وہ سیوریج لائینیں جو کہ خراب ہو چکی تھیں۔ وہ نئے سرے سے بچھانے کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔
(ب) مالی سال 90-1989ء میں سیوریج کی خراب لائینوں کو تبدیل کرنے کا کام شروع کیا گیا تھا۔ جو الیکشن 1990ء کے دوران بھی جاری رہا۔ اور اب تک جاری ہے جس میں سے بہت سا کام مکمل کر دیا گیا ہے۔
(ج) جہاں نئے پائپ بچھائے گئے ہیں۔ ان کو چالو کر دیا گیا ہے۔
(د) نہیں' یہ بات صحیح نہیں ہے جو لائینیں تبدیل ہونی تھیں وہ یا تو تبدیل ہو چکی ہیں۔ یا ان پر کام جاری ہے۔
(ز) جہاں نیا سیوریج بچھانے کے لئے منظور ہو چکا ہے وہ ہر حالت میں مکمل کیا جائے گا۔

سید طاہر احمد شاہ۔جناب والا کیا یہ سوال نمبر 57 کی بات ہو رہی ہے۔
جناب سپیکر جی سوال نمبر 57 کی بات ہو رہی ہے۔
سید طاہر احمد شاہ۔جناب سپیکر میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں یہ اس سوال سے dirdctly Related تو نہیں ہے اور یہ اس سوال سے متعلق ہے۔ کہ جن جن علاقوں میں سیوریج لائنیں بوسیدہ ہو جاتی ہیں اور ناقابل عمل ہو جاتی ہیں تو یہ تمام جو سیوریج لائنیں ہیں ان کو متعلقہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی یا متعلقہ محکمہ تبدیل کرنے کا از خود پابند ہوتا ہے اور اس پر جو رقم خرچ آتی ہے کیا وہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سے لی جاتی ہے؟
وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ۔جناب والا اس سلسلے میں یہ ہے کہ اگر کسی جگہ پر سیوریج بالکل بند ہو جائے یا خراب ہو جائے وہاں یقیناً" محکمہ بھی Suo moto ایکشن لے سکتا ہے لیکن اگر محکمہ ایکشن نہ لے تو پھر عوام کے مطالبے پر اس سکیم پر نظرثانی کر کے اسے بڑھایا جا سکتا ہے جیسے کہ بے شمار جگہوں پر ہوا جہاں پر حالات کے مطابق' وہاں کے لوگوں کی ضروریات کے مطابق یہ سیوریج' واٹر اور سپلائی کی لائنیں بڑھانی پڑی ہیں تو یہ محکمہ بھی کر سکتا ہے اور یہ عوام کے مطالبے پر بھی کیا جا سکتا ہے۔ ان پر پیسہ خواہ Maintenance میں سے خرچ ہو خواہ اس کیلئے اے ڈی پی میں سے پیسہ آ جائے یا پھر حکومت کوئی خصوصی گرانٹ دے دے یا چاہے کسی طریقے سے بھی آ جائے یہ کام کرایا جاتا ہے۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب سپیکر میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر کسی علاقے میں Sewerage کی پائپ لائنیں بچھانے کا کام مرحلہ وار جاری ہو اور دو مرحلہ جات کی تعمیر مکمل ہو چکی ہو اور ابھی اس مخصوص علاقے میں بقایا گلیوں میں Sewerage کی Pipe Line بچھانے کی ضرورت ہو تو محکمہ اگلے phase کے لئے منصوبہ بندی کرتا ہے یا نہیں ؟

جناب سپیکر ۔ جی منسٹر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ ۔ جناب والا! یہ سوال متعلقہ تو نہیں ہے لیکن پھر بھی فاضل ممبر کے جواب کے لئے آپ کے توسط سے عرض ہے کہ جہاں Phase wise کام جاری ہوا First Phase' Second Phase اور پھر Third phase آجاتے ہیں تو کام کو مکمل کیا جاتا ہے اگر فاضل ممبر کے نوٹس میں کوئی ایسی بات ہے تو وہ مجھے بتائیں تو میں انشاء اللہ ان کا مسئلہ یقیناً حل

کرا دوں گا۔ اور یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جب ایک کام شروع کر دیا جائے اور پھر اسے نامکمل چھوڑ دیا جائے، ادھورا چھوڑ دیا جائے۔ یہ یقیناً گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ اسے مکمل کیا جائے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقہ انتخاب میں شاداب کالونی کے نام سے ایک علاقہ ہے جہاں پر 12 لاکھ روپے کی رقم اور دوسرے مرحلے میں 13 لاکھ روپے کی رقم سے Sewerage کا منصوبہ بنایا گیا تو تیسرا مرحلہ بقایا ہے کیونکہ انہوں نے شفقت فرمائی ہے اور یقین دہانی کرائی ہے۔ میں نے نشاندہی کر دی ہے۔ میری آپ کی وساطت سے ان سے استدعا ہے کہ شاداب کالونی فیصل آباد میں Sewerage بچھانے کے بقایا کام کو آئندہ سال کے منصوبہ میں رقم فراہم کر دی جائے۔

جناب سپیکر۔ اگلا سوال نمبر 68 جناب رانا اکرام ربانی صاحب کا ہے۔

ترقیاتی ادارہ لاہور میں ملازمین کی تفصیل

*68۔ رانا اکرام ربانی۔ کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ ازراہ کرم فرمائیں گے کہ:

(الف) ترقیاتی ادارہ لاہور کا قیام کس قانون کے تحت کب عمل میں لایا گیا اور اس کے قیام سے لے کر اب تک کن افراد کو کس حیثیت میں بھرتی کیا گیا اس وقت کتنے ملازمین / افسران ادارہ ہذا میں کام کر رہے ہیں تمام ملازمین / افسران کے مکمل نام و پتے۔ عمریں۔ قابلیت بمعہ عہدے اور جس مجاز اتھارٹی نے ان کی تقرری کا حکم جاری کیا اس کے نام کی مکمل تفصیلات ایوان میں پیش کریں۔

(ب) متذکرہ ادارہ میں کن ملازمین / افسران کو اس کے قیام سے لے کر اب تک کن کن دیگر محکموں میں ڈیپوٹیشن پر ملازم رکھا گیا ہے ایسے افسران و ملازمین کے نام کیا ہیں اور جن محکموں سے انہیں ڈیپوٹیشن پر لیا گیا وہ اپنے اصل محکموں میں کس حیثیت اور کس گریڈ میں ملازم تھے اور ادارہ ہذا میں انہیں کس کس گریڈ اور حیثیت میں بھرتی کیا گیا مزید برآں ان میں سے کتنے ملازمین / افسران کو بعد ازاں ادارہ میں ہی Absorb کیا گیا ایسے تمام ملازمین / افسران کے نام بمعہ پتے اور عہدوں کی مکمل تفصیلات ایوان میں پیش کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ۔ (چودھری نذیر احمد)

(الف) ترقیاتی ادارہ لاہور کا قیام 3 اپریل 1975ء کو لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی ایکٹ 1975ء کے تحت عمل میں آیا اس وقت ادارہ ہذا میں کل 2352 ملازمین / افسران کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ترقیاتی ادارہ لاہور کے قیام سے لے کر اب تک مختلف محکموں سے ڈیپوٹیشن پر ملازمین / افسران رکھے گئے ہیں۔ ان کے نام عہدے، گریڈ (اصل محکموں میں) اور ادارہ ہذا میں حیثیت اور گریڈ کی تفصیل تتمہ (ب) پر ملف ہے اور بعدازاں ان میں سے جن ملازمین / افسران کو ادارہ ہذا میں Absorb کیا گیا ہے ان کے نام دیتے اور عہدوں کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔

اسمبلی سوالنامہ 68

مکمل نام بمعہ عہدہ وپتے وغیرہ

اہلکاران ایل ڈی اے (یو۔ڈی۔ونگ)

(vii) لیبارٹری اسسٹنٹ	4 عدد	(i) نائب قاصد (گریڈ۔۱)		230 عدد
(viii) واٹرمین	14 عدد	(ii) چوکیدار		125 عدد
(ix) سپرے مین	12 عدد	(iii) مالی	"	123 عدد
ٹوٹل	593 عدد	(iv) بیلدار۔	"	18 عدد
		(v) کلینرز۔	"	52 عدد
		(vi) سینیٹری ورکر	"	15 عدد

نائب قاصد (سکیل نمبر ۱)

نمبر شمار	نام	ولدیت	تاریخ پیدائش	تاریخ تقرری	عہدہ	پتہ
1	رحمت علی	محمد اعظم	23	23-1-7	نائب قاصد	اچھرہ موڑ لاہور
2	ریاض احمد	ظہیر احمد	1-3-53	1-3-78	نائب قاصد	ستوکی ڈاکخانہ تحصیل و ضلع قصور
3	محمد رفیق احمد	لال دین	29-12-55	20-1-76	نائب قاصد	سی بلاک بلاک ماچس فیکٹری لاہور
4	غفار احمد	عزیز الدین	22-11-50	17-1-76	نائب قاصد	المستاز ٹریسٹ المدار کالونی یتیم خانہ لاہور
5	عبدالغفور	جلال الدین	1-1-56	27-1-76	نائب قاصد	266.c.L.S تحصیل و ضلع ساہیوال
6	رحمت علی	نواب دین	24-4-46	23-1-76	نائب قاصد	
7	غلام مصطفےٰ	نیاز الدین	4-8-58	12-5-76	نائب قاصد	کوٹ لال حسین تحصیل اور ضلع مظفر گڑھ
8	نذیر احمد	لیاقت علی	3-10-55	5-3-76	نائب قاصد	ملتان روڈ چوک یتیم خانہ لاہور
9	محمد شفیع	غلام علی	5-1-55	10-3-76	نائب قاصد	ملہ کے کوارٹرز ملتان روڈ لاہور
10	محمد شریف	رحیم بخش	7-8-52	30-3-76	نائب قاصد	سوڈی وال کالونی ملتان روڈ لاہور
11	محمد لطیف	غلام علی	20-10-55	9-12-76	نائب قاصد	مہاجر آباد ملتان روڈ لاہور
12	جمیس مسیح	بدھو خاں	9-10-54	26-3-76	نائب قاصد	

13	عبدالغفار خاں	عبداللہ خاں	2-11-39	12-8-76	نائب قاصد	مکان نمبر 23 مزنگ چونگی فیروز روڈ لاہور
14	نذیر احمد	محمد شریف	4-1-58	13-8-76	نائب قاصد	چک لین لاٹ تحصیل حاجی پورہ ضلع ایبٹ آباد
15	محمد صفدر	عبدالرحمن	5-2-58	18-6-76	نائب قاصد	احمد بخش روڈ لاہور
16	رحمت دین	عبدالرحیم	22-2-55	22-7-76	نائب قاصد	گوالمنڈی لاہور
17	سلیم حسین شاہ	اعظم حسین	1-1-57	1-7-76	نائب قاصد	گلی نمبر 31 مکان نمبر 9 کمال پورہ گلبرگ
18	حکیم داد خاں	فیروز خاں	26-6-52	1-6-76	نائب قاصد	بھاگر دھیر کوٹ تحصیل
19	محمد حسین	بوٹا	1-4-45	12-5-76	نائب قاصد	سنت نگر سمن آباد لاہور
20	نذیر احمد ناز	عبدالمجید	13-5-58	9-2-77	نائب قاصد	سلطان روڈ لاہور
21	رحمت علی	نور محمد	16-1-54	2-9-76	نائب قاصد	گلبرگ کالونی ملتان روڈ لاہور
22	محمد رمضان	غلام نبی	1-1-56	1-2-76	نائب قاصد	تحصیل و ضلع لاہور
23	محمد نذیر	سعد علی	18-12-55	3-9-76	نائب قاصد	کمرہ نمبر 75 راجپوت ہوسٹل لاہور
24	نیامت علی	عبداللہ	18-12-54	15-9-76	نائب قاصد	مکان نمبر 1 گلی نمبر 6 محمدی سٹریٹ لاہور

25	محمد رفیق	نصیر الدین	28-12-54	1-12-79	نائب قاصد	بلوکی تحصیل و ضلع لاہور
26	محمد زاہد	عبدالحمید	12-1-59	15-9-76	نائب قاصد	مکان نمبر 1 گلی نمبر 6 محمدی سٹریٹ لاہور
27	ظفر اقبال	محمد رفیق	30-4-56	10-9-76	نائب قاصد	کوہاٹ تحصیل و ضلع جھنگ وکل
28	عبدالحمید بٹ	عبدالرحیم	1-1-46	1-10-77	نائب قاصد	فیض باغ لاہور
29	محمد شریف	محمد عظیر احمد	10-3-58	22-9-76	نائب قاصد	محمدی کالونی ملتان روڈ لاہور
30	محمد اسلم	محمد علی	20-3-50	22-9-76	نائب قاصد	مکان نمبر 211 گلی نمبر 6 فتح گڑھ لاہور
31	محمد جمیل	امام دین	15-5-53	4-9-76	نائب قاصد	فیض پورہ ضلع شیخوپورہ فیروز والا
32	محمد حنیف تبسم	اللہ رکھا	3-3-58	1-10-76	نائب قاصد	مکان نمبر 45 پرانی انارکلی لاہور
33	محمد رمضان	میراں منشی	17-12-49	11-10-76	نائب قاصد	ماچس فیکٹری شاہدرہ لاہور
34	اصغر علی	لال دین	7-5-55	20-10-76	نائب قاصد	22 عبدالکریم روڈ میلہ کرم پارک لاہور
35	صفدر خاں	اصغر خاں	8-7-53	10-9-76	نائب قاصد	گھرال تحصیل و ضلع گجرات
36	محمد رفیق	مہر دین	8-8-56	10-9-76	نائب قاصد	مقبرہ روڈ کچی آبادی جی ٹی روڈ لاہور

37	اللہ دتہ	سردار محمد	1-1-1947	7-9-76	نائب قاصد	ٹوبہ پارک نمبر 1 ورنگر سن آباد لاہور
38	محمد اختر	ظہیر محمد	25-1-54	10-9-76	نائب قاصد	ماچس فیکٹری جی ٹی روڈ لاہور
39	بھٹہ علی		24-1-54	9-12-76	نائب قاصد	نادر سٹریٹ نمبر 6 آبادی شاہ نور لاہور
40	محمد رشید	بدرالدین	7-6-50	25-10-76	نائب قاصد	مقبرہ روڈ کچی آبادی لاہور
41	پرویز اختر بھٹی	دین محمد	5-1-59	27-11-86	نائب قاصد	گلبرگ مارکیٹ گلبرگ III
42	محمد ظہیر خاں	نعمان خاں	9-4-51	1-11-76	نائب قاصد	تحصیل و ضلع پنڈی ساکن
43	اللہ دتہ	فیروزالدین	1-1-52	3-11-76	نائب قاصد	2/B ٹاؤن شپ لاہور
44	محمد شریف	محمد رمضان	1-1-52	9-12-76	نائب قاصد	بھٹو کالونی ماچس فیکٹری لاہور
45	رشید احمد غوری	رحیم بخش	7-5-58	7-12-78	نائب قاصد	نئی آبادی تاج پارک دیر شاہ راجا گڑھ لاہور
46	ذوالفقار علی	عبدالعزیز	4-2-54	1-11-76	نائب قاصد	نئی آبادی نبی پورہ گلبرگ III
47	مہدی خاں	سردار خاں	6-12-54	30-10-76	نائب قاصد	ساکن کمرل تحصیل و ضلع گجرات
48	واجد علی	حسین بخش	15-1-34	15-12-76	نائب قاصد	چونا منڈی لاہور
49	محمد قاسم	نذیر احمد	1-1-59	2-2-7	نائب قاصد	مراتب علی روڈ گلبرگ لاہور
50	محمد رشید	عبید محمد	7-2-56	25-10-76	نائب قاصد	جنگ نگر نواں کوٹ لاہور

51	محمد سلیم	فتح محمد	15-3-56	25-10-76	نائب قاصد	کوٹ لکھپت ٹاؤن شپ لاہور
52	محمد اقبال	مستقیم احمد	30-5-59	4-2-77	نائب قاصد	ٹرسٹ کالونی جنگ نگر لاہور
53	محمد بشیر کانو	محمد سلطان	5-10-43	7-2-77	نائب قاصد	22 فیروز پور روڈ لاہور
54	محمد حنیف	حکیم خاں	6-4-59	23-11-76	نائب قاصد	بانا پور جلو موڑ لاہور
55	شیخ محمد صدیق	شیخ نور محمد	12-1-50	18-11-76	نائب قاصد	جلو سماج روڈ لاہور
56	عنایت اللہ	محمد اقبال	4-12-60	21-6-77	نائب قاصد	موضع بوگی وال تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ
57	محمد جمیل	نذیر احمد	2-10-64	20-6-77	نائب قاصد	تحصیل ضلع قصور ساکن پنڈل
58	رشید احمد	عبدالغنی	1-2-65	23-6-77	نائب قاصد	سی بلاک ماچس فیکٹری لاہور
59	محمد صدیق	محمد حسین	30-5-59	30-6-77	نائب قاصد	ٹرسٹ کالونی جنگ نگر ملتان روڈ لاہور
60	شیر محمد	عطا محمد	5-4-56	6-4-77	نائب قاصد	(i) شاہ جمال سٹریٹ 3 لاہور
61	محمد ارشد	محمد شفیع	19-7-57	2-7-77	نائب قاصد	تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ موضع سراہ
62	غلام قادر	غلام محمد	10-9-51	27-6-77	نائب قاصد	کوٹ موہر سنگھ ڈاکخانہ ہیرا سنگھ ساہیوال
[illegible]	محمد مختار	[illegible]	1-1-1960	30-[illegible]	نائب قاصد	عارف والا تحصیل پاکپتن

ضلع ساہیوال

54	خورشید خان	محمد خان	15-12-60	16-6-77	نائب قاصد	شادمان لاہور
65	نواب دین	محمد دین	8-7-54	19-4-77	نائب قاصد	سیدپور ضلع سیالکوٹ
66	مشتاق احمد	محمد الدین	1-2-53	18-6-77	نائب قاصد	خانہ گلی لاہور
67	محمد اقبال	اللہ دتہ	15-5-53	1-7-76	نائب قاصد	احمد آباد نئی حویلی لاہور
68	عبدالغفور	بدرالدین	5-2-53	8-6-76	نائب قاصد	ملتان روڈ لاہور
69	محمد عظیم	رحیم بخش	31-3-58	7-8-77	نائب قاصد	مغلپورہ پاور ہاؤس لاہور
70	خان محمد	محمد جان	2-4-59	8-8-77	نائب قاصد	برسنس پورہ لاہور
71	ریاض احمد	محمد فیروز	1-7-51	1-2-78	نائب قاصد	نصرت کالونی لاہور
72	محمد عنایت	عبداللہ	4-12-52	3-7-77	نائب قاصد	گلبرگ محمد پورہ لاہور
73	محمد مالک	فیروزالدین	2-3-54	30-1-79	نائب قاصد	سنگھ پورہ ۔ موتر کھوہ محلہ اسلام پورہ ۔ لاہور
74	نذر محمد	محمد عمر خان	10-8-51	7-7-77	نائب قاصد	چک نمبر 124 بی سیلانوالی سرگودہا
75	محمد عظیر	تاج محمد	26-7-58	1-1-78	نائب قاصد	
76	علم دین	فقیر محمد	4-11-56	25-10-76	نائب قاصد	نیو مزنگ گلی نمبر ۹ ، مکان نمبر
77	عبدالغفور	رحمت علی	3-4-54	8-3-76	نائب قاصد	امجد پورہ مقصود روڈ لاہور

78	لیاقت علی	محمد طفیل	13-2-55	3-9-76	نائب قاصد	چک نمبر 84 گڑور پ ضلع مظفر گڑھ
79	برکت علی	خوشی محمد	9-2-54	9-2-77	نائب قاصد	بھنگر والی ضلع سیالکوٹ تحصیل پسرور
80	اقبال احمد خاں	دلدار خاں	1-7-54	21-8-76	نائب قاصد	نیو شالیمار کالونی سرڈیوال لاہور
81	محبوب احمد	فتح محمد	10-3-1963	8-5-79	نائب قاصد	پرانی ا۔ لاہور 36 لیک روڈ
82	دولت	فضل دین	4-4-53	15-6-76	نائب قاصد	ٹبر ضلع شیخوپورہ
83	خوشی محمد	سوگڑ خان	1-10-55	13-11-76	نائب قاصد	گنگا سٹر باٹا پور لاہور
84	محمد اسلم	اللہ رکھا	30-8-59	30-8-86	نائب قاصد	چک نمبر 289 فیصل آباد
85	محمد اکرم	محمد بشیر	31-12-55	1-9-75	نائب قاصد	سلطان احمد روڈ لاہور
86	محمد اشرف	اظہار الدین	1-7-56	4-9-76	نائب قاصد	کھٹین گڑھ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ
87	منیر احمد	غلام محمد	8-6-57	20-9-76	نائب قاصد	چک نمبر 288 وہاڑی
88	رفاقت علی	محمد حسین	10-10-45	4-7-77	نائب قاصد	امجد آباد پرانی انارکلی لاہور
89	مخدوم الرحمن	نتھے خاں	1-1-1961	14-2-79	نائب قاصد	گوالمنڈی لاہور
90	سید محمد شاہ	عبدالستار شاہ	1-1-48	2-7-77	نائب قاصد	سنت نگر لاہور
91	مظہر عباس گلشن	نذیر حسین	14-5-56	22-7-76	نائب قاصد	34 ایف - سی سی - سی گلبرگ

92	محمد نذیر	غلام محمد	29-2-49	26-10-76	نائب قاصد	ریپ تحصیل ضلع قصور
93	محمد مشتاق	محمد رشید	30-4-55	19-1-76	نائب قاصد	سبزہ زار سکیم لاہور
94	محمد گلزار	علیم دین	1960	18-4-81	نائب قاصد	کچی آبادی گابال نگر فیروز پور روڈ لاہور
95	خالد جاوید	امداد خان	13-11-59	6-3-82	نائب قاصد	کچی آبادی قربان لائن میاں میر لاہور
96	غلام مصطفیٰ	تاج دین	3-3-64	7-11-82	نائب قاصد	ہوتا سنگھ روڈ لاہور
97	قیوم محمد ضمیر الحق	سلطان محمد	1-2-58	1-12-82	نائب قاصد	سیکٹر گرین ٹاؤن لاہور
98	محمد رزاق	عبدالغفور	3-3-62	11-12-82	نائب قاصد	درخشاں کالونی گرین ٹاؤن لاہور
99	محمد حمید	عبدالغفور	4-5-62	5-4-76	نائب قاصد	جلیل آباد چک نمبر 789 ک ب
100	منیر احمد	محمد رشید	13-2-50	11-12-32	نائب قاصد	درخشاں کالونی گرین ٹاؤن لاہور
101	محمد حکیم	محمد حبیب	1962	11-12-82	نائب قاصد	بلاک ا سلند D/1 گرین ٹاؤن لاہور
102	محمد یاسین	محمد اسحاق	18-9-63	10-9-84	نائب	27 سی ہما

					قاصد	بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
103	شاہد علی	شفیع	1-4-62	10-12-82	نائب قاصد	تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ ادھووال
104	محمد یونس	عبدالرحمان	1956	1-12-77	نائب قاصد	13/A گلی نمبر 21 گلبرگ لاہور
105	محسن ثانی	محمد رشید	3-1-56	16-12-82	نائب قاصد	
106	نظام الدین	محمد امین	1-7-69	2-8-89	نائب قاصد	ورخطاں کالونی گرین ٹاؤن لاہور
107	اختر مختار	محمد مختار	6-1-65	13-6-83	نائب قاصد	فیصل ٹاور ملز فاروقیہ کالونی ملتان روڈ لاہور
108	محمد ریاض	نور محمد	5-6-59	25-8-83	نائب قاصد	مکان نمبر 10 شیش محل روڈ لاہور
109	محمد سرور	عبدالقادر	14-4-65	12-12-83	نائب قاصد	اتحاد کالونی ملتان روڈ لاہور
110	لیاقت علی	محمد سلیم صدیقی	11-2-58	24-1-77	نائب قاصد	صدیق آباد ملتان
111	محمد عطاء	عشق حسین	1961	20-5-80	نائب قاصد	کوٹ راوحاکشن تحصیل ضلع قصور
112	محمد رشید	محمد ابراہیم	1954	8-12-77	نائب قاصد	خانہ والی سنگھ پورہ تحصیل و ضلع شیخوپورہ
113	اصغر علی	برکت علی	8-6-60	30-5-78	نائب قاصد	

114	رفاقت علی	محمد شفیع	14-4-61	28-10-78	نائب قاصد مکان نمبر 456 جاوید سوپ فیکٹری شیخوپورہ
115	لال خان	علی گوہر	1940	3-10-81	نائب قاصد ضلع قصور تحصیل قصور جسر محلہ
116	اقبال	عبدالرزاق	10-3-59	23-8-82	نائب قاصد کالے پنڈ تحصیل حافظ آباد
117	عبدالشروف خان	ولی محمد خاں	10-4-59	15-1-77	نائب قاصد ماڈل ٹاؤن لاہور
118	محمد حیات	تاجر علی	10-10-62	10-2-85	نائب قاصد رشید پورہ مغلپورہ لاہور
119	محمد اشرف	محمد عالم	1-1-62	4-8-85	نائب قاصد پکی ٹھٹھی سمن آباد لاہور
120	محمد رمضان	محمد بوٹا	28-4-50	19-5-83	نائب قاصد کوارٹر نمبر 6 ماڈل ٹاؤن لاہور
121	عبدالقیوم	امیر زمان	12-10-53	21-10-85	نائب قاصد
122	جاوید خان	محمد حنیف	12-10-63	11-12-85	نائب قاصد سکینہ 6/D.R ٹولسین لاہور
123	محمد پرویز	گل زمان	12-3-64	2-4-81	نائب قاصد مکان نمبر 3 امین پارک روڈ لاہور
124	محمد یوسف	محمود احمد	1962	19-7-87	نائب قاصد کوٹھی نمبر 32 ایمپریس روڈ لاہور
125	طارق مختار	مختار علی	26-3-61	19-7-86	نائب قاصد مکان نمبر 19 عثمانیہ کالونی ایبٹ روڈ لاہور

126	محمد جہانگیر	ولی محمد	1961	9-7-88	نائب قاصد	مکان نمبر 76 ایم او کالج لاہور
127	اسعد شفیق	محمد شفیق	6-6-67	7-7-86	نائب قاصد	محمد بخش روڈ لاہور
128	محمد ارشد خاں	نواب خاں	28-5-68	19-7-81	نائب قاصد	مکان نمبر 6 مزنگ لاہور
129	محمد شکیل	نصیر دین	63-4-4	20-7-86	نائب قاصد	110 عبداللہ روڈ اسلام پورہ لاہور
130	اکبر علی	احمد علی	4-4-59	19-7-86	نائب قاصد	مکان نمبر 21 احاطہ جی سی لاہور
131	محمد یوسف	شمس الدین	7-11-63	20-7-86	نائب قاصد	مکان نمبر 76/S ریلوے روڈ لاہور
132	زاہد محمود	تاج دین	5-4-62	20-7-86	نائب قاصد	
133	سہیل احمد قریشی	مختار قریشی	12-9-66	20-7-76	نائب قاصد	مکان نمبر 6 گلی نمبر 2 فیروز پور روڈ لاہور
134	عبدالوحید	جمیر محمد	12-2-58	21-7-86	نائب قاصد	ایم او کالج لاہور
135	بابر حسین	فضل محمد	30-9-64	19-7-86	نائب قاصد	مکان نمبر 36 سنت نگر لاہور
136	رانا مقبول احمد	محمد ایوب	9-4-67	20-7-86	نائب قاصد	مکان نمبر 42 میں روڈ اسلام پورہ لاہور

نمبر شمار	نام	ولدیت	تاریخ پیدائش	تاریخ تقرری	عہدہ	پتہ
137	محمد اسلم	خوشی محمد	9-9-64	11-7-86	نائب قاصد	180-ا محمد نگر لاہور

138	محمد سلیم	بھاگ دین	1966	19-7-86	نائب قاصد	فردوس مارکیٹ گلبرگ لاہور
139	محمد یحییٰ	محمد تقی	15-12-59	19-7-86	نائب قاصد	مین بازار قلعہ گوجر سنگھ لاہور
140			12-12-40	27-7-84	نائب قاصد	مظفر آباد
141	محمد سلیم	محمد سلیم	30-9-66	27-7-86	نائب قاصد	مکان نمبر 36 محمد سٹریٹ قریشی محلہ مزنگ لاہور
142	محمد طیب	محمد رفیق	5-5-66	20-7-86	نائب قاصد	گلستان کالونی فیصل آباد
143	محمد آصف خان	ارشاد احمد خان	26-6-62	30-7-86	نائب قاصد	گوالمنڈی روڈ
144	سید ناصر خان	جاوید خان	1965	5-8-70	نائب قاصد	مکان نمبر 25 گڑھی شاہو لاہور
145	محمود اختر	فتح محمد	7-10-64	6-8-70	نائب قاصد	بند بازار لاہور
146	عنصر سعید	مختار احمد	29 سال	6-8-89	نائب قاصد	23 تاج بلڈنگ لاہور
147	محمد آصف	محمد اشرف	1967	[illegible]-8-86	نائب قاصد	مکان نمبر 13 عمر روڈ اسلام پورہ لاہور۔
148	عبدالحفیظ	غلام محمد	1962	6-8-82	نائب قاصد	
149	محمد اشفاق	شاہ محمد	10-3-65	4-8-60	نائب قاصد	۲ مشن روڈ لاہور
150	محمد ارشد	محمد اقبال	1965	30-8-86	نائب قاصد	بہ کرتج ملتان روڈ لاہور
151	عبدالوحد	عبدالوحید	25-1-61	14-9-86	نائب قاصد	دلن بلڈنگ حضرت شاہ محمد غوث لاہور
152	محمد ذوالفقار	محمد صدیق	18-6-1962	8-9-1986	نائب قاصد	
153	محمد اعجاز بٹ	محمد اقبال بٹ	1962	28-9-86	نائب قاصد	مظفر پارس عالم گیٹ اسلام پورہ لاہور
154	اللہ دتہ	ظہور الحق	1-7-64	18-9-86	نائب قاصد	گلستان سینما لاہور

155	منظور احمد شیخ	شیخ نثار احمد	1-7-61	17-9-86	نائب قاصد	غازی آباد لاہور
156	محمد شفیق	محمد نذیر	1961	13-9-86	نائب قاصد	لنڈا بازار لاہور
157	نور محمد	دین محمد	1956	20-9-86	نائب قاصد	تاج بلڈنگ لاہور
158	سرفراز احمد	معراج دین	1966	20-8-86	نائب قاصد	اکبر روڈ راولپنڈی
159	محمد پرویز	محمد شفیع	1966	20-10-86	نائب قاصد	چک نمبر 10/ر ایم بی تحصیل ضلع خوشاب
160	محمد خان	شیر شاہ اعوانی	1965	10-12-86	نائب قاصد	قلعہ گوجر سنگھ لاہور
161	پرویز اختر	حفیظ الرحمن	15-10-51	10-12-86	نائب قاصد	گورنمنٹ کالج لاہور گلی نمبر 4 مکان نمبر 7 جیب گنج لاہور
162	فقیر حسین	امام دین	15-10-59	25-8-87	نائب قاصد	ہیڈ بلوکی تحصیل و ضلع سیالکوٹ
163	محمد انور	محمد حسین	15-9-59	25-8-87	نائب قاصد	پتوکی تحصیل و ضلع قصور
164	محمد نعیم بٹ	محمد امین بٹ	1-3-63	28-12-87	نائب قاصد	نسبت روڈ لاہور
165	عبدالغفور	نور محمد	6-2-67	19-1-88	نائب قاصد	ماڈل ٹاؤن لاہور
166	حیات محمد	حبیب خان	1966	1-9-88	نائب قاصد	اکبر روڈ راولپنڈی
167	علی حسین	عمر دین	16-5-68	16-2-88	نائب قاصد	41 سوڈی وال ملتان روڈ لاہور
168	مشتاق احمد خان	مدار خان	20-2-64	9-3-88	نائب قاصد	ملتان چونگی لاہور
169	سہیل انجم	محمد ہاشم	20-2-64	25-6-88	نائب قاصد	فیض باغ مین بازار
170	شبیر حیدر	غلام حیدر	1958	25-6-88	نائب قاصد	رشید پورہ مغلپورہ لاہور
171	محمد حسین	محمد عظیم	1958	25-6-88	نائب قاصد	غازی آباد محلہ حسین پورہ لاہور
172	رضا اللہ طارق		1-6-88	26-6-88	نائب قاصد	سبزہ زار سکیم لاہور
173	کوثر پرویز مسیح	چوگنا مسیح	4-10-66	26-6-88	نائب قاصد	سوڈی وال ملتان روڈ لاہور
174	سرفراز احمد	مشتاق احمد	12-9-67	27-6-88	نائب قاصد	مصطفیٰ آباد قصور

175	محمد عزیز	محمد حسین	1961	23-4-88	نائب قاصد	چک نمبر 63/10 ایم بی تحصیل ضلع خوشاب
176	حفیظ احمد	حبیب احمد	15-1-70	21-6-88	نائب قاصد	گلستان کالونی مصطفےٰ آباد لاہور
177	عابد بھٹی	جمال دین بھٹی	1-1-68	30-6-88	نائب قاصد	ہیل پارک ریلوے کینٹ نمبر 9 کالا خلاف شاہراہ لاہور
178	محمد سلیم	دین محمد	15-3-64	30-7-88	نائب قاصد	15/A نیسٹ روڈ لاہور
179	محمد اشرف	شیر محمد	6-8-67	9-7-88	نائب قاصد	فردوس مارکیٹ گلبرگ III لاہور
180	صابر حسین	رحمت علی	15-1-70	21-6-88	نائب قاصد	ہیڈ مرکے تحصیل ضلع ساہیوال
191	محمود احمد	محمد شفیع	5-1-65	26-6-88	نائب قاصد	مکان نمبر 77 نیو آباد سنگلپورہ لاہور
192	محمد مقصود	شرافت	9-10-68	10-9-68	نائب قاصد	محمد قاسم پورہ کوٹ مائنسٹ لاہور
183	خلیل احمد	حاکم علی	1963	10-9-88	نائب قاصد	مین بازار قصور
184	مبارک علی	عبدالجبار	1-1-59	10-9-88	نائب قاصد	چک نمبر L/A 153 ضلع ساہیوال
185	عاشق حسین	محمد شفیع	1-7-57	10-9-88	نائب قاصد	A/18 برانڈرتھ روڈ لاہور
186	محمد الیاس	محمد افضل	1954	18-9-88	نائب قاصد	سمن آباد لاہور
187	ناصر اقبال	منظور احمد	4-8-66	14-9-88	نائب قاصد	چاہ میراں روڈ لاہور
188	نوید رشید	عبدالرشید	10-4-66	6-10-88	نائب قاصد	ریلوے روڈ لاہور
189	جمشید گلزار خاں حسین		1-4-65	6-10-88	نائب قاصد	موضع پولی تحصیل ضلع چکوال
190	ظہیر علی	وزیر علی	21-4-61	13-4-89	نائب قاصد	2/D گرین ٹاؤن لاہور
191	وزیر اختر خان	علی محمد خاں	1962	15-4-89	نائب قاصد	ضلع پونچھ تحصیل راولکوٹ

192	نوشاد احمد	منظور احمد	21-12-62	13-4-89	نائب قاصد	اکبر سٹریٹ مسلم پارک سمرانی گڑھ لاہور
193	قمبر علی دا	نذیر	16-2-62	13-4-89	نائب قاصد	علی احمد عرب کالونی علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
194	شہزاد احمد	محمد مسعود	2-6-69	13-4-89	نائب قاصد	رام گڑھ مغلپورہ لاہور
195	سید زاہد حسین شاہ	ناظر حسین شاہ	6-7-69	22-4-89	نائب قاصد	کچی آبادی شاہ جمال لاہور
196	محمد شفیق	عبدالرشید بٹ	1-12-68	14-5-89	نائب قاصد	چاہ میراں سمن آباد لاہور
197	قربان علی	علیم دین	3-2-51	5-7-89	نائب قاصد	مکان نمبر 107 گلی نمبر 56 مغلپورہ لاہور
198	فقیر محمد ناصر	معراج دین	17-6-62	11-7-89	نائب قاصد	بالا موسے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
199	محمد رمضان	عنایت اللہ	5-1-65	19-7-89	نائب قاصد	کچی آبادی مغلنہ موڑ پرانا جی ٹی روڈ لاہور
200	محمد سلیم	شریف	25-10-70	8-8-89	نائب قاصد	
201	لیاقت علی	سراج دین	1-1-60	8-8-89	نائب قاصد	شاہ پر خان پور غوثیہ پارک ملتان روڈ لاہور
202	ریاست علی	شوکت علی	17-2-66	8-8-89	نائب قاصد	جی ٹی روڈ کوٹ عباس باٹاپور لاہور
203	عتاب نبی	اقبال نبی	8-8-70	8-8-79	نائب قاصد	مجاہد آباد مغلپورہ لاہور
204	سرفراز بھٹی	ارشاد بھٹی	1964	10-8-89	نائب قاصد	S/B ٹاؤن شپ لاہور
205	میاں خان	شیر محمد	8-4-60	10-8-89	نائب قاصد	
206	شوکت علی	محمد صادق	15-9-63	8-8-89	نائب قاصد	چاہ جموں والا سمن آباد لاہور

207	ایوب مسیح	طالب مسیح	22	10-8-89			دھوبی گھاٹ قصور پورہ لاہور
208	محمد جہانگیر	ہدایت اللہ	1969	8-8-89	نائب قاصد		نئی آبادی ڈھنوال بند روڈ لاہور
209	لیاقت علی	محمد رمضان	1-1-62	8-8-89	نائب قاصد		نئی آبادی دکرما آباد بند نیو کالونی والٹن لاہور
210	محمد شفیع	کیا	1961	27-9-89	نائب قاصد		جعفری کالونی بند روڈ لاہور
211	ادریس شہزاد	غلام علی	2-9-70	27-9-89	نائب قاصد		کچی آبادی لاہور ملتان روڈ لاہور
212	غلام حیدر	غلام محمد	1960	4-9-89	نائب قاصد		ہری پورہ ایبٹ آباد
213	محمد شفیق	جمیل	1964	27-9-89	نائب قاصد		صدیقہ کالونی تاج پارک باوائی باغ لاہور
214	محمد اسحاق	رحمت علی	1963	27-9-89	نائب قاصد		کھنگ شریف ڈاکخانہ کامبہ ضلع لاہور
215	محمد اخلاق	فتح محمد	4-5-67	23-12-89	نائب قاصد		ہما بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
216	منظور مسیح	چنیں مسیح	4-5-67	23-12-89	نائب قاصد		میاں میر کالونی لاہور
217	خالد محمود	نذیر احمد	23-6-69	26-12-89	نائب قاصد		مسلم باغ مغلپورہ لاہور
218	مجاہد اسلام	عبدالحمید	21-9-65	23-12-89	نائب قاصد		گڑھی شاہو لاہور
219	ملک ظہیر احمد	غلام حیدر	12-4-69	23-12-89	نائب قاصد		پاکستان سیٹ رشید پورہ لاہور
220	احمد علی	محمد فضل	1-1-64	4-2-90	نائب قاصد		محلہ گوے شاہ چک چنیوٹ
221	محمد اکبر علی	وروغہ شاہ	12-8-67	4-2-90	نائب قاصد		گرین ٹاؤن لاہور
222	عبدالخالق	محمد شریف	2-9-69	4-2-90	نائب قاصد		مجاہد کالونی مغلپورہ لاہور
223	محمد اکرم	محمد لطیف	1-1-59	28-2-90	نائب قاصد		نئی آبادی [illegible] بسم اللہ [illegible]

						لاہور
224	رشید احمد	فتح محمد	20-10-64	30-9-89	نائب قاصد	گرین ٹاؤن لاہور
225	محسن علی ہاشمی	ذوالفقار علی	27-7-70	28-3-90	نائب قاصد	رائلٹھا روڈ سمن آباد لاہور
226	محمد خالد	احمد دین	19-3-66	9-4-90	نائب قاصد	ایف - سی روڈ لاہور
227	ارشاد علی بڑ	فقیر محمد	2-1-69	14-4-89	نائب قاصد	ایم - اے - او کالج لاہور
228	غلام شبیر	منظور حسین	15-7-70	14-4-89	نائب قاصد	محمد بخش روڈ لاہور
229	محمد رفیق	سراج دین	1943	20-1-90	نائب قاصد	دھوبی منڈی پرانی انارکلی لاہور
230	محمد اسلم	سراج دین	25-1-65	31-7-90	نائب قاصد	کالج روڈ لاہور

مالی - (گریڈ 1)

نمبر شمار	نام	ولدیت	تاریخ پیدائش	تاریخ تقرری	عہدہ	پتہ
	محمد حنیف	سراج دین	1958	23-3-77	مالی	علی رضا آباد لاہور
2	محمد شریف	علی محمد	1957	15-9-76	مالی	غازی روڈ لاہور
3	محمد اسحاق	علی محمد	1947	3-9-76	مالی	غازی روڈ لاہور
4	عبدالستار	فضل دین	1951	12-3-85	مالی	سٹاف کالونی سمن آباد لاہور
5	عمانوئیل مسیح	دیال مسیح	1953	1-5-76	مالی	کاسیہ نو تحصیل و ضلع لاہور
6	محمد اشرف	محمد صدیق	1957	6-9-76	مالی	مکان نمبر 45 مین مارکیٹ گلبرگ
7	مبارک علی	صوبہ	1951	1-9-76		نوانکوٹ لاہور
8	ہنگا	شانواز	1950	19-3-85	مالی	گلی نمبر 11 مکان نمبر 51 گلشن راوی
9	عطا محمد	بوٹ خاں	1952	16-3-85		نجال لاہور
10	محمد اسلم عاسی	رحیم بخش	1951	18-3-85	مالی	سمن آباد لاہور
11	حکم علی	شیر محمد	1952	1-9-76	مالی	نیاز بیگ ٹھوکر لاہور
12	عبدالغفور	فقیر محمد	1963	28-9-86	مالی	چک 453/Bd تحصیل و ضلع وہاڑی

13	تجمل حسین	اکبر علی	1964	1-10-86	مالی	موضع لاڈ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ
14	دلدار حسین	علم دین	1964	1-10-86	مالی	چک نمبر 124 تحصیل و ضلع سرگودہا
15	انور حسین	گھسٹ	1956	1-12-79		ڈھلنوال لاہور
16	محمد منیر	امیر احمد	1967	25-9-86	مالی	گوڑے شاہ تحصیل و ضلع ساہیوال
17	محمد فاضل	احمد دین	1955	10-3-85	مالی	دیپال پور تحصیل و ضلع اوکاڑہ
18	محمد اشرف	عمر خاں	1961	18-3-85	مالی	گنا دنار تحصیل چونیاں ضلع قصور
19	ارشد حسین	سردار علی	1965	25-9-86	مالی	مدینہ کالونی گلبرگ لاہور
20	عمر اکبر	اصغر علی	1958	18-3-85	مالی	گندی اوتاریہ تحصیل چونیاں ضلع قصور
21	تاج محمد	کالے خاں	1-1-52	5-3-90	مالی	مکان نمبر 3 ایم بلاک ، گلبرگ ، گلبرگ III لاہور
22	عبدالرزاق	ریاض احمد	1-7-70	12-4-90	مالی	مکان نمبر 109 کچی آبادی سکندریہ کالونی نواں کوٹ لاہور
23	نور مسیح	تارا مسیح	10-8-51	9-8-76	مالی	میو ہسپتال کوارٹر لاہور
24	رحمت علی	عمر دین	1956	14-9-76	مالی	مکان نمبر 29 سلائٹ پورہ جی - ٹی روڈ ، لاہور
25	تاج مسیح	نینو مسیح	1956	28-12-84	مالی	تحصیل بورے والا چک نمبر 18 تحصیل و ضلع شیخوپورہ
26	میاقت علی	محمد رفیق	20 سال	28-12-84	مالی	تحصیل پاکپتن ضلع

						ساہیوال
27	محمد شفیع	دین محمد	1930	28-12-84	مالی	گلا دیوی کوالر لاہور
28	محمد امیر	علم دین	19 سال	28-12-84	مالی	سیماں بھٹہ ، لاہور کینٹ
29	صادق علی	سراج دین	22 سال	28-12-84	مالی	ریس کورس لاہور
30	محمد نواز	حاکم علی	14-2-56	11-11-83	مالی	چونگی امر سدھو لاہور
31	محمد حبیب	محمد رفیق	2-4-56	11-11-84	مالی	اجودھیا پور ، ٹاؤن شپ لاہور
32	غلام حسین	نیامت حسین	1953	11-11-84	مالی	مانگا منڈی لاہور
33	محمد اسلم	فیاض خاں	16-1-60	11-11-84	مالی	فیض باغ لاہور
34	نیامت علی	محمد شریف	1950	11-11-84	مالی	مدینہ چوک باغبانپورہ لاہور
35	محمد شریف	غلام محمد	1950	11-11-84	مالی	سن کوٹ ڈاکخانہ علی سن آباد
36	عبدالرؤف	غلام محمد	1958	11-11-84	مالی	ملتان ڈاکخانہ تحصیل و ضلع چونیاں
37	غلام حسین	نیامت علی	1955	11-11-84	مالی	مانگا ملتان روڈ لاہور
38	طارق محمود	محمد اسلم	12-9059	11-11-84	مالی	مراکہ ، مانگا منڈی ضلع لاہور
39	جان محمد	اللہ وسایہ	1954	1-11-84	مالی	مکان نمبر 320 فیروز پور حکمیاں لاہور
40	محمد ارشد	عبدالرشید	18-8-57	11-11-84	مالی	موضع ہیر وشرنی تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ
41	محمد حنیف	عبداللہ	22 سال	11-11-84	مالی	سانده بند روڈ چیکر محلہ ، اے سٹور لاہور
42	الطاف حسین	مبارک	1953	11-11-84	مالی	پرانا کاسنہ ، ڈاکخانہ خاص لاہور
43	محمد رفیق	ولیا	1962	11-11-84	مالی	چک نمبر 114 تحصیل بورے والا ضلع وہاڑی
44	مراد علی	محمد دین	1950	11-11-84	مالی	چک نمبر 59 تحصیل

						چونیاں ضلع لاہور
45	مشتاق	گلزار احمد	1954	11-11-84	مالی	گردیاں ضلع و تحصیل شیخوپورہ
46	محمد نواز	حق نواز	1962	11-11-84	مالی	موضع کوٹ داخلی اوچی شریف ضلع
47	محمد شفیع	محمد اسماعیل	1950	11-11-84	مالی	اکبر شیر کالونی ، کوٹ لکھپت لاہور
48	سردار علی	حاجی محمد	29-12-55	11-11-84	مالی	مکان نمبر 26 قادر پورہ سوڈوال لاہور
49	سید محمد بھٹی	جمال دین بھٹی	1956	11-11-84	مالی	موضع جندران ضلع لاہور
50	عبدالحمید	فیروز دین	1956	11-11-84	مالی	مکان نمبر 3 جنگ نگر سمن آباد لاہور
51	ہاشم علی	سردار محمد	1952	11-11-84	مالی	گاؤں کماراں تحصیل و ضلع لاہور
52	تاج محمد	غلام قادر	1951	11-11-84	مالی	موضع ماڈل منڈی سکندر علی ضلع لاہور
53	محمد حنیف	عبداللہ	1951	11-11-84	مالی	سید پور شاہ نور لاہور
54	محمود حسین	عالمگیر	18	11-11-84	مالی	رحیم آباد ڈاکخانہ نواں پنڈ تحصیل و ضلع شیخوپورہ
55	لیاقت علی	مختار احمد	1957	11-11-84	مالی	محلہ قریشا نوالہ ضلع جھنگ تحصیل شور کوٹ
56	محمد آصف	محمد سلیمان	1957	11-11-84	مالی	165- آر - بی مغلوداں تحصیل و ضلع لاہور
57	سوین مسیح	بھابی مسیح	1955	11-11-84	مالی	شاہ دی کھوئی نزد نیو کیمپس لاہور
58	محمد دین	احمد دین	19-8-55	11-11-84	مالی	جی رام سنگھ خانہ خاص ملتان
59	محمد اسحاق	محمد اسماعیل	1-7-49	11-11-84	مالی	مکان نمبر 2 نواں

						کوٹ محلہ پارک ملتان روڈ لاہور
60	محمد اشرف	غلام حسین	1-7-54	11-11-84	مالی	مسلم کالونی نزد گندا نالہ لاہور
61	محمد شبیر	غلام محمد	1-7-51	11-11-84	مالی	نیاز بیگ ٹھوکر تحصیل و ضلع لاہور
62	عنایت علی	رحیم بخش	1-7-54	11-11-84	مالی	شاہ دی کھوئی لاہور
63	اصغر علی	احمد شاہ	1-7-54	11-11-84	مالی	محلہ مدیر جی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
64	لیاقت علی	حکم دین	1955	11-11-84	مالی	چک نمبر 68 تحصیل چونیاں ضلع لاہور
65	مختار احمد	نظام دین	1953	11-11-84	مالی	موضع خلفر نزد رائے ونڈ لاہور
66	محمد الیاس	محمد افضل	1964	11-11-84	مالی	مکان نمبر 23 میاں بد کالونی لاہور
67	محمد حنیف	امیر علی	1-12-62			گلشن کالونی ڈون وال لاہور
68	محمد لطیف	علم دین	1949	11-11-84	مالی	ریس کورس پارک لاہور
69	محمد اسماعیل	نواب دین	1955	11-11-84	مالی	شاہ پور کا خیرا ملتان روڈ لاہور
70	مانت مسیح	بوٹا مسیح	1960	11-11-84	مالی	ستوکی ضلع و تحصیل قصور
71	لیاقت علی	محمد حسین	1954	11-11-84	مالی	ٹاؤن شپ مکان نمبر 16 پارک B-I 5
72	اللہ رکھا	فقیر محمد	1961	11-11-84	مالی	علی پور سیداں تحصیل و ضلع سیالکوٹ
73	ناظم الدین	بدر الدین	1958	11-11-84	مالی	
74	محمد رشید	غلام حیدر	25 سال	11-11-84	مالی	شاہ دی کھوئی ماڈل ٹاؤن لاہور

نمبر شمار	نام	ولدیت	تاریخ پیدائش	تاریخ تقرری	عہدہ	پتہ
75	غلام علی	علی محمد	1955	11-11-84	مالی	موضع بلوچیاں ڈاکخانہ خاص
76	محمد عارف	برکت علی	1950	11-11-84	مالی	جمال دیورہ رائے ونڈ تحصیل و ضلع قصور
77	لیاقت علی	علی محمد	1951	11-11-84	مالی	چک نمبر B-E 235 پاکپتن ضلع ساہیوال
78	محمد اشرف	صاحب علی	1955	11-11-84	مالی	نیاز بیگ تحصیل و ضلع لاہور
79	محمد اقبال	محمد یعقوب	18-1-56	11-11-84	مالی	بھنڈارہ سنٹر اچھرہ لاہور
80	وارث علی	تاج دین	1951	11-11-84	مالی	لوہا مارکیٹ لاہور
81	شوکت علی	فتح محمد	1953	11-11-84	مالی	بھکیاں میر پور ضلع تحصیل لاہور
82	محمد اسماعیل	سراج دین	24 سال	11-11-84	مالی	بھکیاں ناگرہ شاہ نور لاہور
83	شوکت علی	برکت علی	1949	11-11-84	مالی	غازی بھٹار ضلع شیخوپورہ
84	محمد اشرف	مقبول احمد	1955	11-11-84	مالی	کوچہ چوک نام منڈی تحصیل شیخوپورہ
85	خان محمد	احمد خاں	1954	11-11-84	مالی	نیو گارڈن ٹاؤن شیر شاہ روڈ لاہور
86	محمد لطیف	محمد علی	3-1-49	11-11-84	مالی	R.B چھنبر 75 تحصیل ضلع فیصل آباد
87	ملک محمد نواز	محمد اسحاق	1955	11-11-84	مالی	بوئے آفس تحصیل چونیاں ضلع قصور
88	منظور حسین	غلام حسین	1950	11-11-84	مالی	موضع بورے والا تحصیل لودھراں ضلع ملتان

89	ہمایوں اختر	جعفر علی	1955	11-11-84	مالی	ہوٹ آباد کالونی لاہور
90	شیر مسیح	ابدال مسیح	1950	11-11-84	مالی	کینٹن گڑھ تحصیل حافظ ضلع گجرات
91	رحمت علی	غلام قادر	1961	11-11-84	مالی	پکی کھوئی موضع پتوکی تحصیل و ضلع پتوکی
92	بابو محمد علی	سراج دین	1950	11-11-84	مالی	نوازش آباد علی رضا آباد لاہور
93	محمد عباس	فضل دین	15-1-61	11-11-84	مالی	محلہ دھوبی چند شہید گنج
94	نذیر احمد	صادق علی	1948	11-11-84	مالی	سنت نگر لاہور
95	سلطان احمد	کالے خاں	1949	14-10-84	مالی	پرانی انارکلی لاہور
96	محمد یوسف	محمد یعقوب	17-7-63	23-5-87	مالی	شیر کوٹ بکر منڈی لاہور
97	محمد اصغر خان	محمد حنیف خان	1965	23-5-87	مالی	سنت نگر لاہور
98	محمد شاہ	محمد بوٹا	15-11-58	23-5-87	مالی	مکان نمبر 579 چونیاں ضلع لاہور
99	محمد اکرم	محمد صدیق	15-11-58	4-11-86	مالی	گڑھی شاہو لاہور
100	ریاست علی	محمد سردار	1959	23-5-87		برنس پورہ لاہور
101	نادر خاں	کرم الٰہی خاں	5-4-40	23-5-87	مالی	اچھرہ لاہور
102	محمد اشرف	محمد شفیع	1952	23-5-87	مالی	چوک علامہ اقبال روڈ لاہور
103	محمد اسلم	غلام حیدر	1-1-65	24-4-90	مالی	باغبانپورہ لاہور
104	دلاور حسین	علم دین	1964	23-5-87	مالی	قصور روڈ لاہور
105	محمد حنیف	سراج دین	26 سال	15-2-73	مالی	دین محمد روڈ لاہور
106	سید اقبال شاہ	سید افضل شاہ	1965	23-10-89	مالی	چراغ مزنگ لاہور
107	محمد اسماعیل	ولی محمد	1956	23-10-89	مالی	وزیر علی نور سعید شاہ لاہور
108	محمد سلیم	احمد دین	1-1-59	30-10-89	مالی	گل پور کالونی لاہور
109	شوکت علی	محمد طفیل	1-1-70	10-4-90	مالی	محلہ اسلام آباد سنگھ پورہ لاہور
110	خادم حسین	فتح محمد	1-1-60	16-4-90	مالی	مجید ضلع قصور

111	محمد سلیم	امیر علی	1-1-54	6-2-90	مالی	سکھ پورہ باغپورہ لاہور
112	عبدالرشید	محمد خلیل خاں	16-1-57	3-5-90	مالی	ڈی - اے - وی ہوسٹل کوٹ سٹریٹ لاہور
113	محمد منیر	تاج دین	16-2-57	11-4-90	مالی	کوٹ کہ باز تھیں لاہور
114	محمد عباس	منظور احمد	18-10-61	20-6-90	مالی	چونیاں لاہور
115	محمد بوٹا	نذیر احمد	1-1-64	21-6-90	مالی	بہار کالونی واٹن لاہور
116	پرویز احمد	محمد اسماعیل	1-1-65	19-8-90	مالی	قصور تحصیل و ضلع موضع پنڈت
117	منیر احمد	نواب دین	1-1-69	23-6-90	مالی	گھنڈی والا لاہور
118	جاوید سردار	سردار مسیح	1964	8-8-90	مالی	حاجی پورہ تحصیل و ضلع دہاڑی
119	حافظ سید احمد	صوفی عطا	22-11-66	6-8-90	مالی	پنڈی راجپوت ڈاکخانہ کوٹ لکھپت لاہور
120	نصیر اللہ خاں	محمد اسماعیل	10-4-70	4-8-90	مالی	896/C4 بلاک نیو ماڈل ٹاؤن توسیعی سکیم
121	محمد ادریس	نواب دین	1960	6-8-90	مالی	نئی آبادی محلہ رسول پورہ بھائی پھیرو
122	عبدالرؤف	ارشاد حسین	1-1-71	30-9-90	مالی	کچا سانده روڈ محمدی پارک لاہور
123	نذر محمد بھٹی	محمد صادق	1-1-1958	29-9-90	مالی	مراد کے ٹھٹھہ نارووال سیالکوٹ

کلینرز (سکیل نمبر1)

1	محمد جمیل	محمد دین	1-10-56	1-6-76	کلینر	وحدت روڈ لاہور
2	محمد اعظم	محمد صادق	1-4-52	1-7-76	کلینر	6-A گلی نمبر 52 سٹریٹ مغلپورہ لاہور

3	محمد طفیل	نظام دین	18-2-46	15-4-76	کلیز	منگرہی کوٹ مقدم کوجر سنگھ
4	گل زمان خاں	شاہ زمان خاں	28-11-43	1-7-75	مالی	پیراں ضلع و تحصیل ایبٹ آباد
5	عبدالرحمن	احمد دین	1968	24-8-86	کلیز	شیخو بوریاں گلی بھاٹی گیٹ لاہور
6	محمد رفیق	محمد حسین	1960	27-8-86	کلیز	25 ٹمپل روڈ لاہور
7	ارشد محمود	سید مسعود الحسن	1968	25-8-86	کلیز	25/24 راجہ رام سٹریٹ ریلوے روڈ لاہور
8	محمد عبداللہ خاں	علی محمد	1-3-30	3-1-76	کلیز	محلہ رسول نگر شیخوپورہ روڈ
9	محمد شریف	غلام محمد	1-1-42	16-3-76	کلیز	نئی آبادی کوٹ لکھپت
10	محمد اقبال	عبدالشکور	7-5-50	2-1-77	کلیز	ٹاؤن شپ سکیم روڈ لاہور
11	محمد حسین	شمس الدین	1-6-42	6-1-77	کلیز	ٹرحانہ تحصیل و ضلع لاہور
12	شوکت حسین	شیر احمد	1-8-56	21-7-71	کلیز	شہوائی نگر جی - ٹی - روڈ لاہور
13	محمد اشرف	نور احمد	7-5-49	5-1-76	کلیز	نزد اکبر مسجد فتح گڑھ لاہور
14	منظور حسین	سردار محمد	1-4-55	1-12-76	کلیز	رحیم سٹریٹ سانده لاہور
15	محمد عاشق	دین محمد	6-6-45	1-1-76	کلیز	گرین کالونی لیمیٹڈ امرسدھو لاہور
16	غلام محی الدین	محمد اسماعیل	24-8-44	1-1-76		فتح کی والا کنڈا سنگھ قصور
17	محمد ارشد	مراد علی	1-5-46	1-7-76	کلیز	تحصیل و ضلع شیخوپورہ چک دودہ
19	ارشد مسعود	مسعود الحسن	16-4-63	25-8-86	کلیز	ہرنس پورہ لاہور

19	مصری بادشاہ	محمد شریف	4-9-66	1-10-76	کلیز	خان کالونی لاہور کینٹ
20	تسلیم غنی	عبدالغنی	4-9-48	23-8-86	کلیز	گوالمنڈی لاہور
21	مقصود علی	جلال دین	1-7-53	15-7-76	کلیز	پنڈالہ تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد
22	منظور احمد	دوست محمد	1-1-57	21-7-76	کلیز	گنگا پور تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد
23	لیاقت علی	عبداللہ	1-1-57	21-7-76	کلیز	مکان نمبر 12 گلی نمبر 10 ایف سی کالج لاہور
24	ذوالفقار علی	لیاقت علی	26-9-59	1-1-76	کلیز	گلی پھٹاریاں اندرون موری گیٹ لاہور
25	محمد علی	محمد وریام	10-10-53	24-5-76	کلیز	چھپا تحصیل خان وال ضلع جھنگ
26	مختار احمد	نظر دین	26-5-57	1-10-76	کلیز	
27	محمد پرویز	محمد بخش	1968	24-8-86	کلیز	سہل نگر گوالمنڈی لاہور
28	محمد رفیق	محمد حسین	1960	27-8-86	کلیز	ٹمپل روڈ لاہور
29	محمد اکرم	سراج دین	1960	7-9-86	کلیز	محمد نگر لاہور
30	محمد صدیق	خدا بخش	1965	24-8-86	کلیز	سہل نگر گوالمنڈی لاہور
31	سعید اختر بٹ	نصیر الدین	8-8-61	31-8-86	کلیز	4 دلپنگ روڈ لاہور
32	حافظ محمد ایاز	محمد یاسین	1961	25-8-86	کلیز	امیر علی شاہ روڈ لاہور
33	نواز احمد	مشتاق احمد	1964	27-8-86	کلیز	پرانی انارکلی
34	محمد عمر	خیر دین	1964	3-9-86	کلیز	پرانی انارکلی لاہور
35	سید مختار علی	سید ارشاد علی	1960	27-8-86	کلیز	پرانی انارکلی لاہور
36	محبوب عالم	عبدالرزاق	1952	25-8-86	کلیز	کرشن سٹریٹ گوالمنڈی لاہور

37	ریاض احمد	امتیاز احمد	1965	26-8-86	کلیز	شاہ جمال لاہور
38	محمد رفیق	فضل دین	1946	9-6-83	کلیز	کرم مالا کالونی ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ
39	منظور حسین	سردار	1955	1-12-82	کلیز	سمن آباد موڑ لاہور
40	شبیر احمد	محمد شریف	1957	2-12-90	کلیز	چک نمبر 293 تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
41	محمد طفیل	خان بہادر	1954	7-1-90	کلیز	چک نمبر 12 تحصیل کبیر والا ضلع ملتان
42	محمد عاشق	علم دین	1954	1-12-80	کلیز	ملتان روڈ حویلی بابر ولی نیا مزنگ لاہور
43	محمد بشیر	لال دین	1958	1978	کلیز	غازی آباد منظورہ لاہور
44	محمد دلیر	محمد شریف	1966	1-7-86	کلیز	مکان نمبر 14 گلی نمبر 12 ساندہ روڈ لاہور
45	شیر مسیح	حسن مسیح	1943	2-10-82	کلیز	مکان نمبر 103 ناصری کالونی نیو کراچی
46	عباد علی	محمد ریاض	1967	5-11-85	کلیز	چک نمبر 478 گ ب صدری فیصل آباد
47	سید آصف	محمد علی شاہ	1959	13-1-90	کلیز	580/C لوہاری گیٹ لاہور
48	محمد نواز	سلیمان	1963	7-1-90	کلیز	چک نمبر 276 تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد
49	جان مسیح	رحمت مسیح	1958	7-1-90	کلیز	مکان نمبر 6 میوہانہ گارڈن ٹاؤن لاہور
50	محمد حنیف	فتح نصیر	1962	7-1-90	کلیز	مکان نمبر 28 چوک سید رضا انار کلی لاہور
51	ذوالفقار	محمد شفیع	1962	7-1-90	کلیز	مکان نمبر 1 گلی نمبر 12 فلمنگ روڈ لاہور

52	محمد امین	سراجدین	1960	6-1-90	کلینر	بروال تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ

لیبارٹری اٹینڈنٹ ۔ سکیل نمبر1

نمبر شمار	نام	ولدیت	تاریخ پیدائش	تاریخ تقرری	عہدہ	پتہ
1	انیس الحسن	ابن الحسن	23-8-55	20-7-86	لیبارٹری اٹینڈنٹ	ریلوے روڈ گوالمنڈی لاہور
2	نثار احمد	محمد رفیع	15-1-67	19-7-86	لیبارٹری اٹینڈنٹ	مکان نمبر 29 نسبت روڈ لاہور
3	محمد علی خاں	اشفاق علی خاں	1-5-66	19-7-86	لیبارٹری اٹینڈنٹ	مکان نمبر 51 گلی گوجر سنگھ لاہور
4	ثاقب نصیر	نصیر احمد	14-4-64	19-7-86	لیبارٹری اٹینڈنٹ	مکان نمبر 37 گلی نمبر 32 گوالمنڈی لاہور

سینیٹری ورکر ۔ (سکیل نمبر1)

نمبر شمار	نام	ولدیت	تاریخ پیدائش	تاریخ تقرری	عہدہ	پتہ
1	خوشی مسیح	سادھو مسیح	27-1-39	22-10-59	خاکروب	موضع سوکھ تحصیل و ضلع قصور
2	مشتاق مسیح	غلام مسیح	1950	9-5-76	خاکروب	چوک مدینہ باغبانپورہ لاہور
3	عارف مسیح	منا مسیح	16-10-61	14-10-79	خاکروب	شہنشاہ جہاں روڈ لاہور
4	اکرم مسیح	کالو مسیح	1962	1-12-83	خاکروب	گلی نمبر 2 چاہ آم والا سوڈی وال لاہور
5	صادق مسیح	رمضان مسیح	1932	16-5-77	خاکروب	کوارٹر نمبر 186 اپر مال لاہور
6	عنایت مسیح	حیات مسیح	5-1-51	10-2-78	خاکروب	440 بلاک فیصل پور لاہور

7	صادق مسیح	داری مسیح	5-10-54	10-2-77	خاکروب	فیصل نگر سمن آباد لاہور
8	لال مسیح	باتا مسیح	1952	6-2-79	خاکروب	بستی عیسائیاں کنال پارک لاہور
9	نسیم مسیح	اودھ مسیح	1952	19-9-76	خاکروب	ٹرسٹ کالونی سمن آباد لاہور
10	گلزار مسیح	اللہ رکھا	1950	20-4-77	خاکروب	نواں کوٹ سمن آباد لاہور
11	ہزارہ مسیح	عمر مسیح	1950	20-4-77	خاکروب	گورنمنٹ کوارٹر چوبرجی لاہور
12	کرامت مسیح	جاگر مسیح	1950	9-5-76	خاکروب	ساندہ کلاں لاہور
13	منا مسیح	لدھا مسیح	1947	9-2-77	خاکروب	ساندہ خورد لاہور
14	لال مسیح	ہاشم مسیح	1-2-32	26-11-78	خاکروب	شاد باغ لاہور
15	منا مسیح					

واٹرمین (سکیل نمبر 1)

نمبر شمار	نام	ولدیت	تاریخ پیدائش	تاریخ تقرری	عہدہ	پتہ
1	محمد شریف	احمد دین	1934	26-5-77	واٹرمین	
2	رشید احمد	نتھے شاہ	1955	1-6-77	واٹرمین	مکان نمبر 44 گلی نمبر 10 سادات کالونی سمن آباد لاہور
3	نذیر محمد	حسن شاہ	1943	1-6-77	واٹرمین	گول چکر قبرستان گارڈن ٹاؤن لاہور
4	طاہر شہزاد	محمد اسماعیل	1984	9-8-86	واٹرمین	لنڈا بازار لاہور
5	محمد نذیر	گلاب دین	1940	28-5-77	واٹرمین	
6	محمد انور	محمد خاں	1955	27-5-77	واٹرمین	کچی آبادی شاہ جمال لاہور
7	فرزند علی	سمندر خاں	21-6-54	28-5-77	واٹرمین	موضع کھلوال وحدت روڈ لاہور
8	اعجاز احمد خاں	حبیب الرحمن	1-2-68	20-8-89	واٹرمین	نیو شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور

9	محمد اسحاق	غلام محمد	1957	23-8-89	واٹرمین	شاہ وزیر بلاک ملتان روڈ لاہور
10	محمد اکرم	شیر محمد	2-1-60	23-8-89	واٹرمین	سوڈی وال ملتان روڈ لاہور
11	جاوید اقبال	محمد عاشق	4-4-61	2-8-86	واٹرمین	لنڈھا بازار لاہور
12	طارق محمود	محمد عاشق	20-10-61	2-8-86	واٹرمین	لنڈھا بازار لاہور
13	محمد نذیر	محمد دین	1940	10-8-77	واٹرمین	شاہ جمال لاہور
14	محمد شفیع	احمد دین	1934	1-12-80	واٹرمین	مدینہ کالونی واٹن روڈ لاہور

سپرے مین (سکیل نمبر1)

نمبر شمار	نام	ولدیت	تاریخ پیدائش	تاریخ تقرری	عہدہ	پتہ
1	محمد ریاض	فضل کریم	1954	18-4-77	سپرے مین	مادھو لال حسین باغبانپورہ لاہور
2	بشیر احمد	غلام نبی	5-5-1953	18-4-77	سپرے مین	تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ
3	محمد صادق	محمد ابراہیم	1953	18-4-77		گلی نمبر 7 فیصل ٹاؤن لاہور
4	محمد عباس خاں	مراد خاں	1958	18-4-77	سپرے مین	غازی روڈ کینٹ لاہور
5	محمد طاہر	دلاور خاں	1956	24-4-77	سپرے مین	اسلام پورہ شاہدرہ لاہور
6	محمد ریاض	فضل کریم	1954	1-8-1977	سپرے مین	سنت نگر لاہور
7	ذوالفقار	محمد طاہر	1958	18-4-77	سپرے مین	
8	فضل الٰہی	فضل الرحمن	3-10-60	20-7-86	سپرے مین	اکھاڑہ جوتا بل لاہور
9	صابر حسین	خوشی محمد	1-1-58	19-7-86	سپرے مین	چوک دالگراں لاہور
10	اصغر علی	رحمت علی	18-9-65	17-9-86	سپرے مین	
11	گل شہزاد	محمد ریاض		25-8-87	سپرے مین	عثمانیہ کالونی لاہور
12	محمد فاروق	محمد شفیع	10-5-1950	28-8-86	سپرے مین	6 منٹگمری روڈ لاہور

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

بیلدار (سکیل نمبر1)

نمبر شمار	نام	ولدیت	تاریخ پیدائش	تاریخ تقرری	عہدہ	پتہ
1	فریاد علی	عبدالغفور	1-1-66	10-4-90	بیلدار	تحصیل گوجر ضلع سیالکوٹ
2	نور محمد	کرم الٰہی	3-2-45	29-4-79	بیلدار	62/cII کرک لاہور
3	غلام غوث	قادر بخش	16-2-52	29-4-79	بیلدار	مکان نمبر 53 فیروزپور روڈ لاہور
4	رحمت علی	جھنڈا	8-9-45	24-4-79	بیلدار	وحدت ڈاکخانہ لاہور
5	محمد بوٹا	مہر دین	8-9-54	29-4-79	بیلدار	عوامی کالونی امرسدھو لاہور
6	محمد انور	بہادر علی	8-9-54	29-4-79	بیلدار	مکان نمبر 15 مین سٹریٹ لاہور
7	محمد زمان	الٰہی بخش	8-9-42	1-12-75	بیلدار	گلبرگ نمبر 10 بلاک سی لاہور
8	محمد صدیق	گل زمان	4-12-71	23-12-89	بیلدار	14 اورنگزیب بلاک گارڈن ٹاؤن سکیم
9	محمد تقی صدیقی	محمد شفیع صدیقی	26-1-68	27-12-89	بیلدار	گلستان کالونی دھرمپورہ لاہور
10	محمد رفیع	محمد شریف	4-10-65	1-2-85	بیلدار	موضع بدی تحصیل و ضلع لاہور
11	محمد طاہر شاکر	الہ دین	15-11-61	1-7-85	بیلدار	محمود بوٹی باغبانپورہ لاہور
12	انور مسیح	چراغ مسیح	10-10-49	1-2-85	بیلدار	شیخ والا تحصیل و ضلع قصور
13	صادق مسیح	نعم مسیح	1-2-29	24-4-79	بیلدار	کچی آبادی شاہ جمال لاہور
14	محمد اشرف	بابا الدھا	1-1-51	15-5-90	بیلدار	سیدپور ملتان روڈ لاہور

15	محمد اکرم	سراج دین	1-1-68	11-4-90	بیلدار	15 نیلم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
16	محمد اکرم	رحمت دین	4-9-67	20-6-90	بیلدار	مندر مول چند شہید گنج روڈ لاہور
17	محمد اقبال	حسین علی	4-6-61	21-6-90	بیلدار	خالد ٹاؤن کاسنہ لاہور
18	سائیں	دین	4-6-61	21-6-90	بیلدار	موضع بسراء تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

چوکیدار (سکیل نمبر1)

نمبر شمار	نام	ولدیت	تاریخ پیدائش	تاریخ تقرری	عہدہ	پتہ
1	عنایت حسین	علم دین	4-3-49	22-4-76	چوکیدار	گڑھی شاہو لاہور
2	ساول خاں	فتح خاں	35 سال	22-4-76	چوکیدار	ہربنس پورہ لاہور
3	شوکت علی	عنایت علی	16-12-53	16-12-75	چوکیدار	زمان پارک سندر واٹن روڈ لاہور
4	شکر دین	بدر دین	1935	2-7-77	چوکیدار	نیو سبزی منڈی قائداعظم آباد
5	محمد اصغر	محمد بوٹا	2-6-44	29-1-77	چوکیدار	تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ موضع بلوکی
6	سید نثار علی شاہ جعفر حسین		24-1-53	4-9-76	چوکیدار	سنت نگر لاہور
7	غلام حسین	سلطان احمد	13-6-51	1-7-76	چوکیدار	نیو مسلم ٹاؤن کوٹھی نمبر21/H لاہور
8	محمد بوٹا	میاں راجہ	7-8-54	2-7-77	چوکیدار	کالا منڈی لاہور
9	نعیم الدین	جلال دین	13-6-53	19-4-77	چوکیدار	28/A/1 ٹرسٹ کالونی لاہور
10	محمد افضل	محمد رمضان	10-12-52	3-1-77	چوکیدار	قلعہ گوجر سنگھ لاہور
11	محمد اعظم	فتح محمد	1-1-1953	3-1-77	چوکیدار	تحصیل بھنبر ضلع میرپور ضلع چوکی

12	غلام نبی	عبداللہ	28-11-50	16-6-77	چوکیدار	مصری شاہ شالامار باغ لاہور
13	کفایت علی	مصری خاں	14-12-49	4-11-76	چوکیدار	گیری نمبر 2 چھوٹی مارکیٹ لاہور
14	محمد افضل	مالک	10-5-57	10-9-76	چوکیدار	قطعہ والا تحصیل بھوال ضلع سرگودہا
15	جمال دین	غلام دین	8-1-52	2-2-77	چوکیدار	مکان نمبر 30 گلی نمبر 47 مزنگ لاہور
16	احمد بخش	غلام رسول	6-12-58	14-5-77	چوکیدار	1- شاہ جمال لاہور
17	محمد اشرف	محمد علی	2-1-57	3-2-77	چوکیدار	15 مزنگ چونگی لاہور
18	امداد حسین	خاں محمد	1-7-53	12-5-77	چوکیدار	موضع حیات تحصیل و ضلع جہلم
19	شوکت علی	محمد دین	15-10-65	26-5-77	چوکیدار	مکان نمبر 67/C انگوری باغ سکیم لاہور
20	محمد لطیف	امام دین	10-9-63	3-7-77	چوکیدار	تحصیل و ضلع نارووال موضع بسراء
21	عبدالرحمن	عمر حنیف	1-7-58	28-6-77	چوکیدار	275 گ ب جڑانوالہ ضلع فیصل آباد
22	اکبر علی شاہ	عبداللہ شاہ	1-7-55	16-5-77	چوکیدار	مہرروالا تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ
23	اشیاء حسین	غلام حسین	7-2-54	7-2-77	چوکیدار	کوٹھی نمبر 3 علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
24	شبیر حسین	فیض حسین	26-1-57	8-1-77	چوکیدار	چوک حسین پورہ یتیم خانہ لاہور
25	عبدالعزیز	علی محمد	1-1-1952	28-8-76	چوکیدار	شاہ نور سٹوڈیو لاہور
26	محمود احمد خاں	مقبول احمد	20-10-57	1-2-77	چوکیدار	گلشن راوی سکیم لاہور
27	مشتاق احمد	دلاور خاں	12-7-55	2-2-77	چوکیدار	پتوکی تحصیل و ضلع قصور

28	غلام عباس	سراج شاہ	1-1-54	19-3-77	چوکیدار	حافظ آباد گوجرانوالہ
29	محمد اکبر	علی محمد	10-6-55	2-6-76	چوکیدار	ماڈل ٹاؤن ڈیری فارم لاہور
30	زاہد علی	مراد علی	2-2-78	2-6-76	چوکیدار	جہانیاں تحصیل شاہ پور سرگودھا
31	خوشی محمد	محمد حسین	24-1-55	24-1-79	چوکیدار	جڑانوالہ موضع احمد آباد
32	صفدر علی	محمد شفیع	16-5-61	24-2-79	چوکیدار	چوک حسین آباد لاہور
33	لیاقت علی	عبدالرشید	6-8-58	3-7-77	چوکیدار	
34	عبدالصمد خاں	محمد علی	5-4-54	13-4-77	چوکیدار	۱-A/34 نیو شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور
35	مقصود احمد	ارشد خاں	21-6-52	18-5-77	چوکیدار	نواں کوٹ لاہور
36	عبدالوحید	عنایت خاں	28-3-57			
37	اسلم پرویز	شریف مسیح	30-7-58	3-3-79	چوکیدار	سوڈی مال لاہور
38	اختر حسین	ملازم چھتر	18-1-51	25-1-79	چوکیدار	ضلع سرگودہا تحصیل شاہ 5 میر
39	محمد رفیق	غلام علی	28-4-61	3-3-79	چوکیدار	مکان نمبر 27 گلی نمبر 15 نواں کوٹ ملتان روڈ لاہور
40	محمد اظہر	محمد یونس	1-1-1956	1-2-79	چوکیدار	شاہ جمال لاہور
41	اللہ داد	خداداد	4-4-48	3-3-79	چوکیدار	پی بی ایف کوارٹر نمبر 15 اقبال کیمپ لاہور کینٹ
42	محمد اسحاق	فضل دین	3-3-61	3-3-79	چوکیدار	قلعہ دیدار تحصیل و ضلع بھکر
43	عبدالرشید	محمد حنیف	4-4-61	3-3-79	چوکیدار	کوارٹر نمبر 55 پی - ڈبلیو - ڈی کالونی وحدت روڈ لاہور
44	مسلم گل	لائق شاہ	12-9-62	25-2-79	چوکیدار	چک لاچی جنیان لاچی ضلع و تحصیل کوہاٹ

45	محمد ایوب	محمد نواز	1-1-56	25-1-79	چوکیدار	153 شمالی ڈاکخانہ شاہ نگلدر تحصیل و ضلع سرگودہا
46	منیر زمان	عبدالرحمن	1-4-57	4-3-79	چوکیدار	گدا فنگل تحصیل و ضلع بانسبرہ
47	محمد حنیف	سلطان احمد	28-1-55	28-1-79	چوکیدار	گلبرگ III کوٹھی نمبر 15
48	عطا محمد	علی محمد	1-10-55	25-1-79	چوکیدار	15 میکلوڈ روڈ لاہور
49	عبدالرزاق	ثناء اللہ	9-7-79	1-3-79	چوکیدار	احمد آباد خان پورہ لاہور
50	محمد ارشد	میاں محمد	28-5-57	3-3-79	چوکیدار	میجری تحصیل و ضلع گجرات
51	محمد یوسف	لال دین	1-1-1958	3-7-79	چوکیدار	کچی آبادی شاہدرہ روڈ لاہور
52	محمد رفیق	دیوان علی	9-4-59	3-3-79	چوکیدار	چک نمبر 199/E.B تحصیل و ضلع وہاڑی
53	اصغر علی	غلام مرتضےٰ	1-1-52	17-3-79	چوکیدار	گلی نمبر 1 نئی آبادی سانده کلاں لاہور
54	نور محمد	اسماعیل	6-4-44	24-3-77	چوکیدار	شعبہ مسجد مصری شاہ لاہور
55	سردار مسیح	یعقوب مسیح	1-1-1954	1-2-78	چوکیدار	مشن ہائی سکول رائیونڈ تحصیل و ضلع قصور
56	محمد سرور	نذیر احمد	15-3-57	21-10-76	چوکیدار	ہربنس پورہ لاہور
57	محمد اشرف	غلام علی	18-6-50	3-2-77	چوکیدار	مکان نمبر 10 گلی نمبر 11 محلہ وینس کشن باغبانپورہ لاہور
58	شہزاد مسیح	ایذالو مسیح	17-5-60	3-3-79	چوکیدار	مکان نمبر 4 گلی نمبر 16 گڑھی شاہو لاہور
59	خادم حسین	رحمت خاں	17-8-60	19-7-72	چوکیدار	تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ فیروز وٹواں

60	اللہ مہر	اللہ دتہ	1-1-1943	7-3-79	چوکیدار	نمبر تحصیل و ضلع شیخوپورہ
61	امیر خاں	فتح خاں	5-11-59	7-2-77	چوکیدار	موضع کوٹلی تحصیل چکوال ضلع جہلم
62	محمد رزاق	برکت علی	6-11-56	17-6-77	چوکیدار	مکان نمبر 9013 گلی زیب کالونی گلی نمبر 44.s سمن آباد
63	محمد ریاض	راجہ پہلوان	1-10-52	20-10-76	چوکیدار	
64	نثار علی شاہ	عبداللہ	1-12-63	19-11-76	چوکیدار	سلامت پورہ لاہور نزد گوجی عطا محمد نمبردار
65	عبدالجبار	عبدالغفور	24-8-54	4-4-82	چوکیدار	کوتوالی پرانی انارکلی لاہور
66	محمد دین	کمال دین	19-11-31	1-9-62	چوکیدار	ماچھے ضلع شیخوپورہ
67	بشیر احمد	نور محمد	1-1-61	2-7-84	چوکیدار	سرسٹہ تحصیل و ضلع بہاولپور
68	حسن خاں	جلال دین	1-1-64	29-9-83	چوکیدار	رضنواں والی قصور
69	فقیر محمد	عبدالمنان	1-1-54	10-6-76	چوکیدار	ریس کورس میڈیکل برانچ لاہور
70	راج ولی	فضل دین	1-3-25	14-2-76	چوکیدار	9 کورٹ سرائٹ لاہور
71	محمد عنایت	رخ بخش	19-1-47	8-5-77	چوکیدار	37 سی ا گلبرگ لاہور
72	خلیل مرزا	رمضان	1-7-39	26-4-77	چوکیدار	نیاز بیگ ٹھوکر تحصیل و ضلع لاہور
73	محمد اشرف	امیر علی	1-1-1937	20-3-78	چوکیدار	کوٹھی نمبر 1 کمالی بنک روڈ محلہ میاں خالہ ہیگل لاہور
74	مختار احمد	محمد علی	1-7-65	8-2-84	چوکیدار	5 کورٹ سٹریٹ لاہور
75	رشید احمد	خوشی محمد	14-8-63	11-2-84	چوکیدار	ڈیرہ دن والا چھراں

						ڈاکخانہ خاص جنداں تحصیل و ضلع قصور
76	عبدالشکور	امام دین	26-5-65	8-2-84	چوکیدار	
77	محمد اسلم	مظہر خاں	23-9-57	8-2-84	چوکیدار	کنڈی گنڈا سنگھ محلہ بارود خانہ تالاب پانی والا لاہور
78	اللہ دتہ	میراں خاں	1-1-60	8-2-84	چوکیدار	کھاڑک پٹیاں پیری والا تحصیل و ضلع حافظ آباد
79	عطا محمد	فتح محمد	11-7-55	8-2-84	چوکیدار	دھال کھوہ اوکاڑہ لاہور
80	منور حسین	خاں محمد	1-7-55	8-2-84	چوکیدار	تحصیل و ضلع لاہور نیاز بیگ ٹھوکر
81	محمد رفیق	امیر احمد	1-1-59	8-2-84	چوکیدار	
82	محمد اسحاق	محمد اسماعیل	1-1-63	8-2-84	چوکیدار	کچا ہاؤس انجن شیڈ لائن نمبر 816 لاہور
83	محمد طفیل	محمد شریف	12-2-60	8-2-84	چوکیدار	مکان نمبر 57 نوری سٹریٹ نمبر 108 اسلام آباد لاہور
84	ولایت خاں	رحمت خاں	1-1-1950	15-9-84	چوکیدار	فیروز نوری ضلع شیخوپورہ
85	ظفر حسین	عبدالرحمن	11-1-64	19-9-84	چوکیدار	چک وکیل شاہ تحصیل و ضلع جھنگ
86	عزیز الرحمن	محمد علی	1-9-58	19-9-84	چوکیدار	دربار سٹریٹ محلہ سٹاپ ملتان روڈ لاہور
87	کرامت	شاہ محمد	17-9-64	17-9-84	چوکیدار	ٹرسٹ کالونی سمن آباد لاہور
88	نذیر احمد	محمد بوٹا	1-1-62	17-9-84	چوکیدار	خوشیہ پارک سبزی فیکٹری لاہور
89	محمد حسین	غلام حسین	1-1-63	17-9-84	چوکیدار	غازی آباد لاہور

90	محبوب احمد	فتح محمد	10-3-63	17-9-84	چوکیدار	نزد لاڈلوں والی مسجد ہسپتال روڈ لاہور
91	محمد شریف	محمد رفیق	20-7-86	18-9-86	چوکیدار	گوالمنڈی لاہور
92	شاہد محمود	احمد حسین	21-1-65	18-9-86	چوکیدار	مکان نمبر 17 ہربنس پورہ لاہور
93	عبدالعزیز	عمر دین	1-1-1954	18-9-86	چوکیدار	26 لوئر مال لاہور
94	سرور علی	مہر افضل	10-9-1954	7-7-86	چوکیدار	مکان نمبر 2 بلاک نمبر 362 ریلوے کالونی لاہور
95	محمد ایوب	محبوب	28-10-58	28-10-86	چوکیدار	احاطہ رحیم بخش مزنگ لاہور
96	محمد عباس	محمد کشمیر	10-12-67	18-12-86	چوکیدار	5 کورٹ سٹریٹ لاہور
97	افتخار احمد	سکندر خاں	23-10-61	20-12-86	چوکیدار	6 ایجرٹن روڈ لاہور
98	عمر فاروق		1-1-59	9-3-87	چوکیدار	گوالمنڈی لاہور
99	محمد نذیر	عبدالمجید	16-6-63	23-5-87	چوکیدار	لنڈا بازار لاہور
100	محمد علیم	محمد اسلم		25-8-87	چوکیدار	مزنگ چونگی لاہور
101	نور محمد	یوسف علی		25-8-87	چوکیدار	دیو سماج روڈ لاہور
102	محمد شفیق	تاج دین		25-8-87	چوکیدار	گلشن راوی سکیم لاہور
103	بشیر احمد	سوہناد	15-1-60	25-8-87	چوکیدار	گوالمنڈی لاہور
104	محمد اکرم	مقبول احمد		25-8-87	چوکیدار	بلال مسجد سنگھ پورہ لاہور
105	محمد نذیر	شہاب دین	1-1-61	17-2-88	چوکیدار	موضع بلوکی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ
106	محمد شریف	محمد بخش	1-1-42	9-2-88	چوکیدار	پنڈی رانجھوتاں لاہور
107	عبدالحمید	عبدالرشید	1-1-63	9-2-88	چوکیدار	مذراورکاں تحصیل ضلع شیخوپورہ
108	ممتاز حسین	محمد ہاشم	1-1-64	21-2-88	چوکیدار	آبادی ملاہاں ہند تریموں جھنگ
109	قاسم علی	غلام محمد	1-1-69	9-3-88	چوکیدار	نزد پھاٹک سنگ روڈ غازی آباد لاہور

110	مشتاق احمد	زردار خاں	20-2-64	9-3-88	چوکیدار	محمودہ آباد بیگم پورہ لاہور
111	محمد نعیم	محمد نعیم	1-1-32	20-6-88	چوکیدار	محلہ جج گھر اچھرہ لاہور
112	عبدالغفور	عبدالرشید	1-1-62	25-6-88	چوکیدار	مجاہد آباد مغلپورہ لاہور
113	حفیظ احمد	غلام محمد	16-1-62	25-6-88	چوکیدار	مکان نمبر 6 گلی نمبر 6 شیر شاہ روڈ لاہور
114	محمد رشید	محمد بوٹا	1-1-69	26-6-88	چوکیدار	بلاک کالونی گلشن راوی سکیم لاہور
115	فرقان احمد	محمد لطیف	1-1-57	26-6-88	چوکیدار	کرشل بلڈنگ پرانی انارکلی لاہور
116	محمد لطیف	محمد اسماعیل	1-1-48	30-6-88	چوکیدار	خان پور ڈاخانہ شاہ پور کنجڑ ملتان روڈ لاہور
117	عمر حیات	خادم حسین	1-1-1968	30-6-88	چوکیدار	سوڈیوال کوٹ لاہور
118	محمد رمضان	امام دین	31-1-67	3-6-88	چوکیدار	مکہ کالونی گلبرگ لاہور
119	محمد رمضان	محمد بوٹا	1-1-59	16-2-88	چوکیدار	تحصیل بورے والہ ضلع وہاڑی موضع E/B
120	مظفر حسین	محمد شفیع	1-1-70	24-12-89	چوکیدار	کیپٹن جمال روڈ سانده لاہور
121	محمد ارشد	منظور حسین		20-1-90	چوکیدار	غازی تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ
123	محمد شفیق ربانی	محمد یاسین ربانی		11-3-66 10-6-90	چوکیدار	نوکری چھوڑ گیا
124	محمد اسلم	سراج دین	25-1-65	31-7-90	چوکیدار	کچی آبادی لاہور
125	غلام رسول بٹ	غلام نبی بٹ	1944	7-11-90	چوکیدار	ولسٹین سٹریٹ کینٹ لاہور

اسمبلی سوالنامہ نمبر68

ٹیوب ویل ڈرائیور PBS-2

نمبر شمار	نام بمعہ ولدیت	تاریخ پیدائش	تاریخ تقرری	پتہ
(1)	اللہ رکھا ولد لال دین	19-4-43	29-5-74	گلبرگ نیا کوٹھی نمبر18 لاہور
(2)	اسلم مسیح ولد برکت مسیح	15-4-46	1-6-83	شادمان 10 لاہور
(3)	نوید حیات ولد ملک عمر حیات	6-2-64	29-3-89	مکان نمبر 4/628 محلہ گنجے زیاں اندرون اکبری گیٹ لاہور
(4)	ج ولد محمد طفیل	1965	11-1-90	مکان نمبر 6 سٹریٹ نمبر11 پریم گلی پرانی میوا منڈی لاہور
(5)	لیاقت علی ولد شیر خان	1957	6-1-90	E.127 میاں میر کالونی لاہور
(6)	محمد اقبال ولد عبداللہ	12-1-51	2-1-90	جی 46 محلہ اعوان نئی آبادی ڈاکخانہ کھوڑہ واقعان ضلع جہلم
(7)	ندیم قادر خان ولد غلام قادر	12-1-51	7-1-90	مکان نمبر 81/1 راوی کالونی راوی روڈ نمبر مارکیٹ لاہور

دفتری بنیادی سکیل نمبر2

(8)	میاں خان ولد احمد خان	15-1-33	8-7-76	مکان نمبر 7 گلی نمبر 3 صدیق گنج نیا محلہ وسن پورہ لاہور

پلانٹ ہیلپر سکیل نمبر2

(9)	محمد شریف ولد فضل احمد	4-8-38	1-6-83	اکبری منڈی مکان نمبر Q/68 لاہور
(10)	محمد سرور ولد جلال دین	5-12-39	1-6-83	لاہور میاں میر کالونی لاہور
(11)	ظہور الاسلام ولد محمد جمیل	20-7-57	1-6-83	بخاری روڈ محلہ وشن پورہ لاہور معرفت اشفاق بٹ
(12)	محمد صدیق ولد عبدالغفور	27-4-61	17-2-88	مکان نمبر 469 بی-پی تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

لوڈر گیریسر سکیل نمبر2

(13)	محمد اشرف ولد جلال دین	1-7-58	1-6-83	بورے والا تحصیل ساہیوال ضلع عارف والا

ڈرم لوڈر سکیل نمبر2

(14)	محمد شریف ولد بھنڈا خان	2-3-37	1-6-83	مقبرہ موڑ کچی آبادی شاہدرہ
(15)	محمد جمیل ولد محمد دین	8-10-42	1-6-83	چوک چوبرجی احاطہ مہر دین مکان نمبر 55 بہاولپور روڈ لاہور
(16)	محمد عاشق ولد خوشی محمد	1957	1-6-83	چک نمبر 416 محلہ سنتری والا چونیاں ضلع قصور
(17)	فاروق احمد ولد محمد اقبال	1-10-58	1-6-83	وحدت روڈ پلانٹ لاہور
(18)	شاہد اکبر ولد علی اکبر	1-9-57	1-6-83	وحدت روڈ پلانٹ لاہور
(19)	محمد اشرف ولد عادل رحمان	7-8-45	1-6-83	مکان نمبر 114 گنگا سٹریٹ فیکٹری گلبرگ لاہور
(20)	محمد رزاق ولد محمد یاسین	1958	3-9-86	مکان نمبر 2 وشنو سٹریٹ نمبر 2 نسبت روڈ لاہور
(21)	محمد نواز ولد علی محمد	11-8-41	17-2-88	کچی آبادی قربان لائن گلبرگ لاہور
(22)	محمد اکرم ولد منشی خان	1-1-52	17-2-88	رینوال ڈاکخانہ نارووال ضلع سیالکوٹ
(23)	نذیر مسیح ولد لاکھا مسیح	1952	7-1-90	مکان نمبر 2573 کشمیری گیٹ لاہور
(24)	محمد الجام ولد عبدالوحید	18-10-58	7-1-90	عزیز روڈ مصری شاہ موہلہ شمس آباد لاہور مکان نمبر 5 گلی نمبر 21 نزد مسجد حاجی شمس دین

ڈاک رنر سکیل نمبر3 اور 4

(25)	محمد اشرف خضر ولد شیر علی	1-2-45		7-5-85 پکی ٹھٹی محلہ اسلام آباد نزد نیشنل بنک کالونی لاہور
(26)	سید نسیم الدین ولد شمیم الدین	18-8-49	1-12-75	19- ڈی جنگ نگر ٹرسٹ کالونی سمن آباد لاہور

ہیڈ مالی سکیل نمبر4

(27)	غلام غوص ولد خورشید عالم	1-9-38	6-6-75	پکی ٹھٹھی سمن آباد لاہور

(28)	پیراں دتہ ولد خیر دین	ریٹائرڈ		
(28)	محمد شریف ولد رنگو	5-2-32	18-11-76	فیصل روڈ پلاٹ نمبر 83 سمن آباد لاہور
(29)	شہاب دین ولد علی محمد	1934	22-7-86	گل بہار کالونی حسین آباد سمن آباد لاہور
(30)	برکت مسیح ولد بارو مسیح	1949	31-8-79	مریم نظاط کالونی نزد آر۔اے بازار لاہور

ورک مستری سکیل نمبر4

(31)	محمد نواز ولد نذیر حسین	22-2-59	9-2-84	مکان نمبر 7 سانده خورد نمائے گلندر بازار حکیماں لاہور
(32)	محمد اعجاز علی شاہ ولد ظلم دار شاہ	1959	1-2-84	ممتاز سٹریٹ عرفان روڈ توکل آباد سانده کلاں لاہور
(33)	محمد زبیر ولد عبدالعزیز	10-9-59	11-2-84	مکان نمبر 1 گلی نمبر 11 داتا نگر باداری باغ لاہو

میٹریل چیکر / مستری سکیل نمبر4

(34)	عبدالحفیظ ولد محمد حیات	1952	11-3-87	مکان نمبر 14 فیصل سٹریٹ نمبر 18 شالامار ٹاؤن حلقہ نمبر 9 لاہور

ٹریکٹر ڈرائیور / ڈمپر ڈرائیور سکیل نمبر5

(35)	محمد رشید بھٹی ولد غلام محمد	1963	11-1-90	مکان نمبر 12E بیدیاں روڈ گلبرگ قادر آباد لاہور
(36)	عبدالرحمان ولد حسین محمد	15-5-58	11-1-90	محلہ ذوالفقار ایڈمنٹ پورہ نزد نواب صاحب لاہور
(37)	غلام محمد ولد عبداللہ	17-9-50	21-1-90	گلی نمبر 2 بہار کالونی نزد ڈبل پھاٹک
(38)	محمد سلیم ساجد ولد عبدالغفور	10-1-62	11-1-90	گلی نمبر 14 ڈی بلاک الفیصل ٹاؤن لاہور
(39)	شوکت علی ولد غلام محمد	14-4-65	11-1-90	گلی نمبر 2 بہار کالونی نزد ڈبل پھاٹک
(40)	محمد ظہور ولد محمد دین	6-3-51	11-1-90	کڑیاں چکنمبر 17 ڈاکخانہ خاص تحصیل شکار شیخوپورہ
(41)	محمد امین ولد خیر دین	1-4-57	11-1-90	میاں میر کالونی گلی نمبر 3 مکان نمبر 314 لاہور
(42)	سرور اقبال ولد اللہ دتہ	1963	30-11-89	دھوبی منڈی لاہور
(43)	عارف اقبال ولد منظور احمد	1-9-59	6-1-90	مکان نمبر 17 گلی نمبر 11 اتفاق کالونی سانده

(44)	عبدالغفور ولد دین محمد انصاری	2-4-57	6-1-90	حورد لاہور مکان نمبر 9 گلی نمبر 34 رام نگر سنت پورہ ڈاکخانہ لاہور
(45)	مظہر محمد بٹ ولد محمد بٹ	12-4-56	6-1-90	پلاک نمبر 74 F باٹا پور کالونی لاہور
(46)	محمد ذوالفقار ولد حسن دین	19-3-56	6-1-90	مکان نمبر 7 گلی نمبر 4 ساندہ لاہور
(47)	نذیر مسیح ولد سوہن مسیح	17-4-43	6-1-90	کوثر اسلامیہ ہائی سکول دیوسماج روڈ راجگڑھ لاہور
(48)	فرزند علی ولد جلال دین	7-11-40	6-1-90	حویلی باہر والی ملتان روڈ لاہور نیاز بیگ
(49)	امیر دین ولد منگا	5-1-60	6-1-90	باجمان P/O کالی تحصیل و ضلع لاہور
(50)	حق نواز ولد فیروز دین	1951	6-1-90	ڈاکخانہ خاص چک نمبر 79/10R تحصیل خانیوال ضلع ملتان
(51)	جماعت علی ولد علم دین	1-10-64	6-1-90	چک نمبر 38 گ / ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد
(52)	محمد عارف ولد اللہ دتہ	1942	7-1-90	موضع چونیاں گلی ملاں سنگھ والی تحصیل چونیاں ضلع لاہور
(53)	محمد یونس ولد سراج دین	22-4-57	7-1-90	بند روڈ اوری کالونی شاہ نور سٹوڈیو لاہور
(54)	نواب دین ولد محمد	1956	7-1-90	بمقام وی ڈاکخانہ خاص تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

کار ڈرائیور / ٹرک ڈرائیور / ڈمپر ڈرائیور سکیل نمبر5

(55)	محمد یوسف ولد احمد بخش	15-4-78	23-4-78	قدے خان والا تحصیل ساہیوال ضلع سرگودہا
(56)	سرفراز حسین ولد غلام نبی	17-5-55	26-4-78	کھوہ کالونی اچھرہ لاہور
(57)	عبدالقیوم ولد محمد اصغر	1-2-53	29-4-78	کالونی لاہور
(58)	جہانزیب احمد ولد احمد خان	2-8-69	1-5-78	662 نیو گارڈن ٹاؤن لاہور
(59)	سید عارف علی نقوی ولد علی احمد شاہ	24-6-53	8-5-78	28 گلی نمبر 21 کریم پارک نواں کوٹ لاہور
(60)	مقصود علی ولد جان محمد	3-6-43	16-5-78	جنرل ہسپتال نزد فردوس کالونی لاہور
(61)	ایس ایم ارشد ولد محمد اعظم	1955	10-1-79	I-48 ای 8 ون پلاک نمبر 32 مکان نمبر 16 اسلام آباد راولپنڈی
(62)	محمد اعظم ولد احمد دین	26-12-53	25-1-79	محلہ گلے زئی ملتان روڈ لاہور
(63)	حنیف مسیح ولد غلام مسیح	1947	28-1-79	بھوگی وال باغبانپورہ لاہور

(64)	ریاض حسین ولد شیخ رحمت علی	14-12-49	28-1-79	8/B اثرست کالونی سمن آباد لاہور۔
(65)	محمد ناصر خان ولد رسالت خان	10-11-52	7-7-79	سنت نگر لاہور
(66)	فلاح الدین ولد رشید احمد	8-9-42	14-5-81	14C/ گلبرگ آئیس فیکٹری لاہور
(67)	محمد اسلم ولد شیرا	8-9-49	14-5-81	6 ڈی نیو مسلم ٹاؤن لاہور
(68)	غضنفر علی ولد محمد علی	19-6-60	24-11-81	محمد نگر لاہور
(69)	عبدالرزاق ولد غلام قادر	1951	7-3-82	مکان نمبر 20 گلی نمبر 6 نوکھا پارک حنیفی بانے لاہور
(70)	محمد رمضان ولد محمد صدیق	1-4-57		31-5-87 مکان نمبر 84A کھوکھر سٹریٹ بھویری ٹاؤن لاہور
(71)	حبیب الرحمان ولد رحیم بخش	23-2-54	28-12-82	ریلوے سیالکوٹ تحصیل ڈسکہ موترہ ضلع سیالکوٹ
(72)	محمد امین ولد عنایت علی	30-5-40	2-1-83	مکان نمبر 8 گلی نمبر 15 گاوی شاہ لاہور
(73)	محمد اشرف ولد امیر الدین	1959	4-1-83	نئی آبادی اکبر بخاری پارک کوٹ کمبوہ اچھرہ لاہور
(74)	محمد اقبال ولد افتخار احمد	26-12-42	9-6-83	چوک چوبرجی لاہور
(75)	فقیر محمد ولد عباس علی	1-1-54	9-6-83	سبزہ زار لاہور
(76)	عبدالمجید ولد عبداللہ	1-4-48	9-6-83	نزد شاہدرہ موڑ لاہور
(77)	رب نواز ولد سلطان علی	1-7-49	9-6-83	مکان نمبر 66 گلی نمبر 17 لاہور
(78)	نذیر احمد ولد فیروز دین	1947	9-6-83	کوٹ لکھپت نزد ریلوے سٹیشن لاہور
(79)	محمد ایوب ولد علی محمد	1953	9-6-83	مکان نمبر 25 گلی نمبر 13 نزد شیزان فیکٹری لاہور
(80)	عبدالرزاق ولد غلام قادر	24-12-49	27-6-84	اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور
(81)	عابد حسین شاہ ولد شیخ نذیر حسین	30-3-52	27-6-84	کرشن نگر مغل پورہ مکان نمبر 4 گلی نمبر 10 لاہور
(82)	امیر خان ولد گل خان	1955	27-6-84	سانده پورہ کوارٹر نمبر B22 لاہور
(83)	محمد ہیثم ولد ابراہیم	25-5-55	27-6-84	143 فیروز پور روڈ مسلم ٹاؤن لاہور
(84)	محمد ظاہر شاہ ولد اظہر حسین	12-9-59	27-6-84	ویٹرنری ہسپتال جلو موڑ تحصیل و ضلع لاہور
(85)	محمد علی ولد محمد شفیع	13-11-59	27-6-84	حاجی پورہ گلی نمبر 2 باغبانپورہ لاہور
(86)	محمد ظہور شاہ ولد عشرت حسین	10-1-61	27-6-84	شاداب کالونی ٹمپل روڈ لاہور
(87)	محمد افضل ولد سردار احمد	1-1-64	19-7-84	مکان نمبر 11 گلی نمبر 1 کچا نبست روڈ لاہور
(88)	محمد ریاض ولد محمد حسین	12-1-60	3-8-86	42 ملتان روڈ لاہور

(89)	محمد صدیق ولد محمد مسیح	12-10-54	25-11-86	21B ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
(90)	یونس مسیح ولد خیرہ مسیح		8-87	سرونٹ کوارٹر دیوی ٹیکنیکل کالج ریلوے روڈ لاہور
(91)	رحمت علی ولد نواب دین	20-4-62	9-3-87	مکان نمبر 3 گلی نمبر 2 رابگڑ روڈ لاہور
(92)	محمد اقبال ولد محمد یوسف	12-10-62	3-11-87	مکان نمبر 34 گلی نمبر 3-12 کوٹ کمبوہ خورد بکر منڈی بند روڈ لاہور
(93)	محمد شریف ولد میاں محمد بخش	1942	9-2-88	مکان نمبر 13 بنک کالونی بند روڈ چوک یتیم خانہ لاہور
(94)	عبدالقیوم خان ولد عبدالحفیظ خان	1960	9-2-88	مکان نمبر 11 یوسف سٹریٹ نمبر 11 رحمان پورہ لاہور
(95)	راجہ محمد رفیق ولد احمد خان	1-3-43	16-2-88	میاں میر چوگیاں لاہور
(96)	محمد شبیر خان ولد غلام بیگ	1-1-44	17-2-88	باغبانپورہ لاہور
(97)	غلام دستگیر ولد لال دین	13-1-45	17-2-88	B42 III گلبرگ لاہور
(98)	محمد اقبال ولد تاج دین	27-5-50	17-2-88	باغبانپورہ لاہور
(99)	فاروق زمان ولد مبارک خان	1-1-51	17-2-88	چک نمبر 428 جنوبی تحصیل و ضلع سرگودہا
(100)	محمد اعظم ولد محمد عاشق	1-1-52	17-2-88	73 سمن آباد لاہور
(101)	سرور علی ولد نور محمد	17-8-58	17-2-88	کوارٹر نمبر 114B سوڈیوال کالونی لاہور
(102)	مشتاق احمد ولد دلاور خان	1-1-59		17-2-88 کوارٹر نمبر 114B سوڈیوال کالونی لاہور
(103)	عبدالرشید ولد کالو خان	19-3-63	17-2-88	کوٹ شہاب دین بند روڈ لاہور

روڈ رولر ڈرائیور سکیل نمبر 5

(104)	ظہور اسلام ولد عبدل باہی	1-7-848	9-6-83	تحصیل و ضلع خوشاب گائزآباد نزد مظہر میڈیکل سٹور
(105)	سلطان احمد ولد محمد رمضان	27-8-47	9-6-83	
(106)	محمد حسین ولد محمد شفیع	21-7-38	9-6-83	تاج پورہ کوٹ نومن خان نزد جامع مسجد لاہور
(107)	شوکت علی ولد غلام دین	1-2-55	9-6-83	گڑھی شاہو لاہور
(108)	تاج دین ولد غلام دین	15-11-39	9-6-83	کوٹ خواجہ سفید گلی نمبر 4 مکان نمبر 103 باغبانپورہ لاہور
(109)	ساجد خان ولد عبدالشکور	16-10-57	9-6-83	گلی نمبر 5 مکان نمبر 4 سنگھ پورہ لاہور

(110)	محمد صادق ولد احمد دین	25-10-43	9-6-83	معراج دین نگر ڈاکخانہ ماچھکے تحصیل و ضلع شیخوپورہ
(111)	محمد رفیق ولد نور محمد	1-1-50	9-6-83	موضع ٹھٹھہ تارڑاں تحصیل و ضلع ساہیوال
(112)	نذیر احمد ولد سردار علی	1-3-47	9-6-83	تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ بردال
(113)	مرزا محمد اسلم ولد نذیر بیگ	15-3-47	9-6-83	مکان نمبر B700 کوچہ چونیاں سنگھ موری گیٹ لاہور
(114)	عبدالحمید ولد عبداللہ	1-3-49	9-6-83	کابلنا کا چھاخاص لاہور
(115)	الف دین ولد لاکھا دین	1-6-43	9-6-83	مکان نمبر 13 گلی بال جناح چوک لاہور
(116)	محمد اقبال ولد لیاقت علی	15-4-48	9-6-83	اندرون موری گیٹ لاہور مکان نمبر 2012
(117)	محمد پرویز ولد عبدالمجید	15-6-54	9-6-83	مزنگ چونگی جلال دین روڈ لاہور
(118)	مختار احمد ولد عبدالعزیز	3-2-37	23-3-84	گھڑی گلی لاہور
(119)	پیار محمد ولد نور محمد	28-2-35	27-3-84	اونچی منڈی لاہور
(120)	عبدالستار ولد کریم بخش	10-11-46	27-3-84	تحصیل چونیاں ضلع ساہیوال چک نمبر 5
(121)	عبدالرحمان ولد عطا محمد	1-2-45	27-3-84	سٹریٹ صداقت پارک سانده خورد لاہور
(122)	تاج دین ولد محمد دین	1-6-40	2-6-84	کوٹ خواجہ سعید باغبانپورہ لاہور
(123)	ملک محمد فاروق ولد میاں محمد فضل	1950	19-7-86	گدھلنڈی لاہور
(124)	محمد ریاض ولد محمد حسین		3-8-86	ایم۔سی گرلز مڈل سکول لاہور
(125)	منیر احمد ولد سردار علی	1-1-55	17-2-88	تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ
(126)	شمس بیگ ولد فضل بیگ	15-1-58	17-2-88	ٹاؤن شپ لاہور
(127)	نیامت علی ولد ولی محمد	4-4-58	17-2-88	تحصیل چونیاں ضلع قصور بھائی پھیرو
(128)	مقبول احمد ولد محمد رمضان	12-4-60	17-2-88	ڈاکخانہ 84/15 تحصیل خانیوال ضلع ملتان
(129)	محمد عالمگیر ولد طیبر احمد	30-2-61	17-2-88	تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ موضع ڈھلوہ
(130)	محمد یوسف ولد رحمت علی	1962	30-3-85	ملٹری ڈیری فارم گلی نمبر 8 واگراں ڈاکخانہ مٹھے کلاں تحصیل و ضلع سیالکوٹ

پرنٹنگ مشین آپریٹر سکیل نمبر 5

نمبر شمار	نام، ولدیت	تاریخ پیدائش	تاریخ تقرری	پتہ
(131)	محمد مشتاق ولد سوہنا	17-3-52	17-2-88	نزد لکشمی چوک لاہور

کرین آپریٹر سکیل نمبر5

(132)	محمد عرفان ولد محمد بوٹا	6-2-51	17-2-88	مکان نمبر 26/7 بند روڈ نزد شیزان فیکٹری لاہور

فوٹو مشین آپریٹر سکیل نمبر5

(133)	قاری عمر دین ولد احمد دین	2-6-31	3-2-76	ایل ڈی اے 91no ایجرٹن روڈ لاہور
(134)	افتخار احمد ولد حاجی مشتاق احمد	7-3-62	19-2-84	کچی آبادی شاہدرہ تاؤن لاہور

پٹوار سکیل نمبر5

(135)	محمد عاشق شاہ ولد نواب شاہ	1-8-40	2-1-76	نواب شاہ ساکن پنجرائے کلاں تحصیل چونیاں ضلع قصور
(136)	محمد اقبال ولد جلال دین	6-11-40	2-1-76	168 ملتان روڈ لاہور نزد کمرشل بلڈنگ لاہور
(137)	محمد صادق ولد محمد حسین	5-10-44	3-1-76	معرفت مستری محمد حسین جین بازار نزد بڑی مسجد گورو مانگٹ لاہور
(138)	محمد مظہر عالم ولد زین الدین	1-6-36	21-1-76	مکان نمبر 1278 شاہ عالم مارکیٹ لاہور
(139)	ولی محمد ولد حسین بخش	21-8-32	2-4-76	رانا ٹاؤن شاہدرہ لاہور
(140)	غلام نبی ولد احمد دین	4-3-38	5-4-76	چک نمبر 441 گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد
(141)	وزیر احمد ولد اللہ ودایا	2-4-46	1-6-76	تاری ونڈ ضلع قصور ڈاکخانہ خاص
(142)	الطاف حسین علی ولد محمد حسین	1-3-33	21-179	مکان نمبر 5 گلی 25 لوہاری محلہ چاہ میراں لاہور
(143)	کنول خان ولد کمال خان	26-3-42	22-1-79	بونگا گنڈا سنگھ والا ڈاکخانہ راجہ جنگ تحصیل و ضلع قصور
(144)	محمد سلیم ولد سراج دین	10-12-55	22-1-79	مکان نمبر 1 گلی نمبر 24 کیپٹن جمال روڈ سانده کلاں
(145)	محمد صدیق ولد مولا بی خان	20-7-45	18-4-79	ٹاؤن وائٹن روڈ لاہور
(146)	محمد صدیق ولد عمر دین	10-3-34	19-4-79	موضع پھسر کلاں تحصیل چونیاں ضلع قصور

(147)	عبدالرشید ولد نصیر احمد	18-6-45	24-8-79	دو چک ڈاکخانہ چھال تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ
(148)	عبدالغفار ولد نواب دین	(واسا)	24-5-80	ٹاؤن پلاننگ برانچ بیلور پیلس میکلوڈ روڈ لاہور
(149)	نصیر احمد ولد حشمت علی	4-8-39	6-8-81	فقیر احمد گارڈن کالا خان تحصیل سیالکوٹ
(150)	نور احمد ولد ولی محمد	1-11-45	16-1-82	محلہ رحمت پورہ مین بازار گنجی امرسدھو فیروزپور روڈ لاہور
(151)	محمد ادریس ولد فیروز دین	16-6-54	1-8-82	کچی آبادی اقبال پارک نزد بادامی باغ ریلوے اسٹیشن لاہور
(152)	محمد شفیع ولد احمد دین	18-1-51	4-8-82	گاؤں علی پور رائے ونڈ روڈ لاہور
(153)	سعید احمد بابجوہ ولد فتح محمد	5-9-36	9-8-82	کچی آبادی اقبال پارک نزد بادامی باغ لاہور
(154)	فلاح الدین ولد کریا دین	6-3-42	10-6-83	چک نمبر 175/RB تحصیل و ضلع شیخوپورہ
(155)	محمد طیبر ولد امیر الدین	1-5-58		
(156)	5-10-83 اکبر علی شاہر ولد عبدالغنی	4-1-59	6-10-83	اعجاز پارک نزد کے بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور
(157)	عزیز احمد ولد شبیر احمد	14-12-57	18-10-83	گلی نمبر 6 سلمان سٹریٹ چوک عاشق آباد
(158)	شفیع الرحمان ولد محمد علی	18-4-62	22-6-88	گلی نمبر 46 مکان نمبر 24 مکی مٹھی لاہور
(159)	عبدالغفور ولد محمد شفیع	2-1-63	25-6-88	چک نمبر 285 گ ب تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
(160)	شوکت علی عابد ولد غلام مجید	5-5-63	25-6-88	253 جہانزیب بلاک اقبال ٹاؤن
(161)	محمد اشفاق احمد ولد طیبر احمد	5-11-66	22-6-88	موضع کلاسن ڈاکخانہ بندراکہ تحصیل و ضلع اوکاڑہ
(162)	غفور علی بھٹی ولد محمد دین	7-1-58	26-6-88	ماڈل گاؤں موضع شنکے بھٹیاں ملتان روڈ لاہور
(163)	منیر احمد ولد محمد سلیم	7-4-61	26-6-88	جانڑیکہ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع شیخوپورہ
(164)	ملک شاہد جمال ولد محمد باقر	16-9-64	26-6-88	مکان نمبر 28 گلی نمبر 12 جوئے شاہ سانده کلاں لاہور
(165)	محمد شریف ولد عبدالحمید	18-1-66	26-6-88	کاسبہ نونصیب آباد لاہور
(166)	خالد محمود ولد عبدالرشید	1-10-66	6-6-88	سردار غلام محمد بلڈنگ جلو موڑ

				ڈاکخانہ بانٹالا لاہور
(167)	جاوید اختر ولد دین محمد	19-22-66	26-6-88	موضع موگو دمیر ڈاکخانہ رائیونڈ لاہور
(168)	نوید اکرام ولد محمد اکرام	31-3-67	26-6-88	مکان نمبر 83/A گلی نمبر 1 حسن زار کالونی لاہور
(169)	اشرف علی شاہد ولد فیروز دین	1-10-63	28-6-88	موضع گوسٹ ڈاکخانہ کاٹیانوی روڈ لاہور
(170)	محمد خالد ولد نذیر احمد	10-1-65	29-6-88	مکان نمبر 134 آرڈر ڈاکخانہ چک نمبر 132 قادر آباد ہارون آباد ضلع بہاولنگر
(171)	محمد حنیف ولد محمد عاشق	2-11-65	5-7-88	چک گیلن تحصیل چونیاں ضلع قصور
(172)	محمد کاشف ولد محمد یاسین	2-6-62	24-7-90	چک مجرہ ڈاکخانہ خاص فیصل آباد
(173)	مشتاق احمد ولد اللہ بخش	15-7-60	6-8-90	موضع رسول پور چک 5 تحصیل چونیاں ضلع قصور
(174)	فرزان اقبال ولد شیخ محمد اقبال	5-7-65	6-8-90	موضع رسول پارک چک نمبر 5 تحصیل چونیاں ضلع قصور
(175)	محمد ارشد ولد فتح دین	6-2-66	6-8-90	ایل اے سی برانچ 9 کوٹ لاہور
(176)	محمد رمضان ولد اکبر علی	10-3-76	6-8-90	کچی آبادی ریلوے اسٹیشن لکشمی چوک
(177)	صلاح الدین ولد شہاب الدین	15-8-63	7-8-90	مکان نمبر 72 اکرم پارک شاد باغ لاہور
(178)	محمد اکرم ولد اکبر علی	10-3-65	9-8-90	ڈاکخانہ خاص ملہم کالاں ضلع قصور
(179)	محمد حنیف ولد محمد ابراہیم	7-6-65	16-8-90	محلہ مولا سنگھ ڈاکخانہ خاص تحصیل شکار صاحب شیخوپورہ

الیکٹریشن = BPS-5

(180)	محمد سلیم بھٹی ولد محمد شریف بھٹی	9-1-60	22-2-79	مکان نمبر 70/C بلاک نمبر 3 جہانزیب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(181)	محمد انور ولد معراج دین	1-1-40	1-6-83	گلی نمبر 25 مکان نمبر 7 کیپٹن جمال روڈ سانده کلاں لاہور
(182)	محمد اکرم ولد کمال دین	1-1-46	1-6-83	مکینیکل ڈویژن ایل ڈی اے لاہور
(183)	حمید ظہور ولد ظہور الدین	11-6-65	16-7-86	نوکری سے نکال دیا گیا ہے
(184)	تنویر عزیم ولد عبدالعزیز	9-11-67	12-2-88	مکان نمبر 210 اچھرہ لاہور

(185)	اصغر علی ولد قمر علی	1962	13-1-90	مکان نمبر 38 لوہاری گیٹ لاہور

فٹ گریڈ = BPS-5

(186)	محمد احسان الحق ولد محمد حسین	12-12-55	3-3-83	37 پرکھ روڈ سوکھن پورہ لاہور
(187)	سید طاہر حسین شاہ ولد سید دلاور علی	7-3-45	1-6-83	گنج بادامی باغ لاہور
(188)	محمد انور ولد نواب دین	12-11-48	1-6-83	گلی نوبے والی محلہ چڑی سلطان اندرون موری گیٹ مکان نمبر D-267 لاہور
(189)	امتیاز احمد زکریا ولد محمد زکریا	10-10-52	1-6-83	کیمیکل ڈویژن ایل ڈی اے لاہور
(190)	ظفر عباس ولد اشرف حسین	20-10-55	25-5-77	ساکن بابو بند روڈ لاہور
(191)	عبدالرشید ولد محمد رفیق	1938	28-9-86	مکان نمبر 181 گلی نمبر 16 ملتان بلاک نمبر 1 ٹاؤن شپ لاہور
(192)	محمد اشرف ولد رشید احمد	1948	7-1-90	
(193)	محمد شفیق ولد عزیم علی	1-1-58	6-1-90	ہڑانوالہ روڈ نزد بنگلہ کنال شاہدرہ لاہور

مکینک سکیل نمبر5

(194)	محمد یسین ولد سردار علی	1-12-53	14-2-79	مکان نمبر 29 گلی نمبر 19 نواں کوٹ ملتان روڈ لاہور
(195)	کبیر احمد ولد احمد علی	1-1-64	17-2-88	مکان نمبر 3 گلی نمبر 1 پکی ٹھٹھی سمن آباد لاہور
(196)	محمد حنیف ولد غلام فرید	9-4-64	17-2-88	برمودلہ ڈاکخانہ ترو تحصیل میلسی ضلع وہاڑی

بڈر سکیل نمبر5

(197)	فریاد حسین ولد جماعت علی	9-10-52	24-3-77	بہا بلاک 1604 علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(198)	لیاقت علی ولد سراج دین	2-3-66	25-9-86	43/C ایجوکیشن ٹاؤن لاہور

سکریوین سکیل نمبر5

(200)	فاروق حسان ولد ولایت خان	10-18-53	1-6-83	وحدت روڈ پلانٹ لاہور
(201)	سید خادم حسین ولد پیر محمد شاہ	20-10-55	1-6-83	مرید کے روڈ ڈاکخانہ خاص لاہور

(202)	محمد افضل ولد غلام دین	1-7-60	6-1-90	مظفر آباد آزاد کشمیر تحصیل ہری پور شادیاں

پریمکس سپریڈر سکیل نمبر5

(203)	عبدالحق ولد علی بخش	1-3-40	1-6-83	مکان نمبر 298 گلی نمبر عبدالرشید محلہ مبارک پور تحصیل و ضلع گوجرانوالہ
(204)	روڑا ولد رحمت علی	4-7-51	1-6-83	گاؤں میرپور 9 تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ جانکے
(205)	محمد اسحاق ولد علی محمد	17-4-53	1-6-83	میرپور ڈاکخانہ جانکے تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ
(206)	محمد جمیل ولد رونق علی	18-11-5-11	6-1-90	میرپور ڈاکخانہ تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ
(207)	محمد رفیق ولد خوشی محمد	1-2-48	7-1-90	میرپور ڈاکخانہ تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ

ٹریسر سکیل نمبر5

(208)	منظور حسین ولد محمد حسین	6-8-45	13-4-76	میانوں ڈاکخانہ بھریانوالی تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
(209)	سید منظور حسین ولد حمید حسین	12-8-58	25-8-83	230 نرگس بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(210)	غیاث الدین ولد نظام الدین	1-3-63	25-8-83	ضیا منزل محلہ رضاآباد چوک داروغہ والا لاہور
(211)	محمد رفیق ولد بابر الدین	9-10-63	25-8-83	مکان نمبر 20A سیدن شاہ وزیر علی روڈ اپر مال لاہور
(212)	اعظم خان ولد افضل خان	28-8-58	14-9-83	مکان نمبر 141 F کوچہ شاہ شوکت بازار ولی شاہ
(213)	ایم۔ ریاض سعدی ولد چودھری خیر بخش	13-10-63	13-12-83	263 ہما بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(214)	خواجہ محمد افضل ولد اللہ دتہ	5-5-45	28-4-84	مکان نمبر 3 گلی نمبر 12 اکرام روڈ پاک نگر لاہور
(215)	محمد اکرم ولد نذیر احمد	10-11-62	23-12-86	مکان نمبر 4E گلی نمبر X بلاک وسن پور سکیم نمبر2
(216)	محمد ریاض ولد محمد عباس	1-3-66	25-8-87	مکان نمبر 3 گلی نمبر1 رنجیت پارک مق روڈ لاہور

(217)	غلام شبیر ولد منظور حسین	12-4-67	25-8-87	۱۸/۱۰ جیل روڈ لاہور
(218)	ناصر یعقوب ولد محمد یعقوب	10-1-68	10-9-87	35 بی وحدت کالونی لاہور
(219)	امتیاز احمد ولد محمد یعقوب	23-1-64	13-9-88	کوارٹر نمبر 19A ٹرسٹ کالونی سمن آباد لاہور
(220)	محمد ارشد ولد محمد انور	15-7-64	14-9-88	مکان نمبر 25 گلی نمبر 61A سول سٹریٹ نیو شاد باغ لاہور
(221)	انور احمد ولد عبدالحماد	19-9-68	14-9-88	مکان نمبر 15 گلی نیو شاہ کمال کالونی چوک قاری آباد لاہور
(222)	نصیر الدین ولد جلال الدین	7-5-55	1-2-90	347 مکان نمبر 4 رحمان پورہ لاہور

جونیئر کلرک سکیل نمبر 7

(223)	عارف نسیم خان ولد محمد نسیم خان	19-6-60	10-9-76	سمن آباد کوارٹرز لاہور
(224)	محمد اسرار ولد عاشق علی	1-12-55	16-9-76	کوٹ رادھا کرشن ڈسٹرکٹ قصور
(225)	محمد یوسف ولد اللہ دتہ	28-5-52	17-9-76	مکان نمبر 20 گلی نمبر 6 فتح گڑھ لاہور
(226)	میاں محمد جہانگیر ولد محمد شریف	13-3-53	20-9-76	120 مین بازار مزنگ لاہور
(227)	محمد رشید ولد صدیق	10-6-55	20-9-76	اتحاد کالونی حنفیہ مسجد مغل پورہ تاج پور روڈ لاہور
(22[illegible])	محمد افضل ولد عبدالستار بھٹی	17-10-55	22-9-76	مکان نمبر 45 گلی نمبر 8 باغ گل بیگم فتح شیر روڈ لاہور
(229)	انور خان ولد حیات خان	5-2-58	22-9-76	ضلع پشاور تحصیل نوشہرہ، ڈاکخانہ جرنوبد
(230)	سید دلدار حسین ولد سید حنیف شاہ	11-12-53	28-9-76	گاؤں نو خیرپور پال سٹیشن تحصیل و ضلع لاہور
(231)	فیاض احمد ولد غلام علی	15-1-58	28-9-76	مکان نمبر 425 توبی محلہ بازار سیماں بھاٹی گیٹ لاہور
(232)	محمد جاوید ولد عظمت اللہ	15-1-54	1-10-76	معرفت اوریس جمالی ہاؤس فیروز پور روڈ چوک قرطبہ لاہور
(233)	محمد یوسف ولد محمد اسمٰعیل	6-2-54	30-10-76	مکان نمبر 211 گلی نمبر 6 فتح گڑھ لاہور
(234)	عبدالحمید عباس ولد نذیر احمد	1-12-57	4-11-76	گاؤں پھگوڑی مسلمانان تحصیل شکر گڑھ سیالکوٹ

(235)	محمد اسمٰعیل ولد عبدالحمید خان	2-10-56	17-11-76	مکان نمبر 11 کوٹ سٹریٹ نمبر 11 رحمان پور
(236)	قمرزمان ولد شفیع الزمان	10-2-56	29-12-76	عظیم پارک نزد پولیس چوکی شادمان لاہور
(237)	محمد علی ولد محمد شفیع	20-8-42	18-5-77	چک نمبر 5 تحصیل ڈسٹرکٹ شیخوپورہ
(238)	محمد عارف ولد محمد شریف	10-2-43	18-5-77	مکان نمبر 9A ناصر سٹریٹ نمبر 25 سانده کلاں
(239)	نجاح احمد ولد شمس الدین	18-1-56	18-5-77	چک میراں خورد بلاک پارک مسجد لاہور
(240)	عبدالغفور ولد محمد سردار	1-5-51	15-6-77	بہادر پور ضلع سیالکوٹ
(241)	محمد عارف ولد عبدالغفور	5-7-52	21-6-77	کوٹ لکھپت لیاقت آباد مکان نمبر 6 سٹریٹ نمبر 12
(242)	محمد فاروق ولد ضیاء الدین	24-2-57	21-6-77	مکان نمبر 1 سٹریٹ نمبر 11-33 فلٹنگ روڈ لاہور
(243)	تنویر احمد ولد نذیر احمد	29-3-58	24-6-77	مکان نمبر 369 سٹریٹ نمبر 32/33 دیگی محلہ لاہور کینٹ
(244)	محمد اکرم ولد قطب دین	16-11-57	28-6-77	368 مین روڈ بھاپارک علامہ اقبال ٹاؤن
(245)	اکبر علی ولد امداد نبی	18-11-56	28-6-77	مکان نمبر 66/D اقبال بلڈنگ ملتان
(246)	علی نصیر عباس ولد علی احمد	23-3-52	26-9-77	المبارک کالونی سمن آباد لاہور
(247)	محمد افتخار ولد محمد یعقوب	18-12-53	29-6-77	مظفرپورہ گوپاک نگر لاہور
(248)	عابد حسین ولد معراج دین	26-4-55	29-6-77	مکان نمبر 15 گوبی سٹریٹ نمبر 10 رام نگر چوبرجی
(249)		30-8-58	29-6-77	مکان نمبر 15 تنویر حسین ، گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
(250)	نذیر احمد اعوان ولد نواب دین	13-4-57	30-6-77	گاؤں اعوان دھائی والا تحصیل ڈسٹرکٹ لاہور
(251)	نعیم الدین ولد ضیاء الدین	25-4-52	2-7-77	84/B ماڈل ٹاؤن لاہور
(252)	محمد اسحاق ولد عبدالغنی	2-5-55	2-7-77	ملکوریٹ والا گلی نمبر 3 تحصیل و ضلع گوجرانوالہ
(253)	رئیس احمد ولد حنیف احمد خان	3-9-56	2-7-77	مکان نمبر 9 عمر روڈ اسلام پورہ کرشن نگر لاہور
(254)	شاہد نظامی ولد فیروز نظامی	13-12-56	2-7-77	مکان نمبر 1 سٹریٹ نمبر 7 باغ منشی راوی

(255)	اعتبار احمد ولد علی احمد	15-3-58	3-7-77	مکان نمبر 5 گلی نمبر 7 راج گڑھ لاہور روڈ لاہور
(256)	سرفراز حسین ولد صدیق علی	15-3-53	4-7-77	مکان نمبر 20 گلی نمبر 2 محلہ بخاری پارک شاہدرہ لاہور
(257)	محمد بوٹا ولد احمد دین	15-4-52	5-7-77	گاؤں حسین خاں تحصیل ننکانہ صاحب شیخوپورہ
(258)	عبدالعزیز ولد فتح علی	3-7-56	5-7-77	گاؤں مناگا پوسٹ آفس مالا تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ
(259)	محمد افضل ولد نیک محمد	14-11-60	5-7-77	مساجو کالا تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
(260)	محمد اسلم ولد عطاء محمد	2-5-58	7-7-77	گاؤں اجوال تحصیل نارووال
(261)	مظہرالحسن جعفری ولد جماعت علی جعفری	5-4-51	7-8-77	چک نمبر 99E5 ڈاکخانہ قبولا تحصیل پاک پتن
(262)	مقبول احمد ولد فتح محمد	13-2-54	22-3-78	گلی نمبر A-2 نئی آبادی چاہ میراں والا فتح گڑھ ضلع لاہور
(263)	محمد شعیب ولد محمد شفیع	8-12-54	22-3-78	فیروز بلڈنگ شاہ ابوالمعالی لاہور
(264)	فلک شیر ولد چوگتا	5-4-56	22-3-78	8 مین روڈ نزد گنگا رام ہسپتال لاہور
(265)	محمد یوسف ولد نصیب علی	15-7-52	22-3-78	تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
(266)	منیر حسین ولد نذیر حسین	1-7-56	22-3-78	رومالی شریف تحصیل پھالیہ ڈسٹرکٹ گوجرانوالہ
(267)	محمد صدیق ولد محمد دین	16-6-56	22-3-78	گاؤں قیصر گڑھ تحصیل و ضلع قصور
(268)	مشتاق احمد ولد خلیل احمد	14-3-58	22-3-78	عظمت باغ بالمقابل شالیمار باغ لاہور
(269)	احمد علی ولد محمد اسمٰعیل	2-4-50	22-3-78	گاؤں اوہ ڈاکخانہ فیض پور خورد تحصیل و ضلع SKF
(270)	اللہ دتہ ولد نواب دین	1-1-51	22-3-78	چودھری نواب خان پوسٹ آفس سنتال گاؤں سنتال تحصیل و ضلع گجرات
(271)	محمد نذیر شہزاد ولد لال دین	7-3-55	22-3-78	نواں پنڈ کلی والا معرفت چودھری حسن ٹھیکیدار تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ

جونیئر کلرک سکیل نمبر 5

نمبر شمار	نام ولدیت	تاریخ پیدائش	تاریخ تقرری	پتہ
(272)	محمد افضل ولد محمد شریف	2-3-56	22-3-78	
(273)	محمد اسلام ولد محمد نذیر	15-8-58	22-3-78	مکان نمبر 10 گلی نمبر 42 قادریاں پارک نواں کوٹ لاہور
(274)	محمد اسلم ولد عبدالکریم	16-12-52	22-3-78	چک نمبر 41/12.L پی - او چیچہ وطنی ، ساہیوال
(275)	طاہر محمود ولد سردار خان	4-1-57	17-6-78	A21 یونین پارک مسجد روڈ سمن آباد
(276)	غلام مرتضیٰ ولد سردار محمد	6-2-58	25-6-78	چک نمبر 16/EB ڈاکخانہ خاص ضلع ساہیوال
(277)	محمد یوسف ولد کرم دین	7-5-53	27-6-78	کان نمبر 62 گلی نمبر 10 کوٹ علی گڑھ قصور
(278)	امداد علی ولد سردار محمد	1-11-59	8-1-78	اندرون ٹیکسالی گیٹ مکان نمبر AIII گلی نمبر 1113
(279)	شفیع محمد ولد علی بخش	9-11-59	8-1-78	ڈاکخانہ کاموکی تحصیل گوجرانوالہ
(280)	خالد حسین ولد محمد ابراہیم	1-1-51	22-1-79	مکان نمبر P-93 بلاک III وارڈ نمبر 5 فیصل آباد
(281)	منیر احمد شاہ ولد غلام رسول	25-9-60	23-1-79	شرق پور نمبر ڈاکخانہ کوٹ عبداللہ ملک تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ
(282)	عبدالرشید ولد محمد حسین	26-6-61	23-1-79	احاطہ دولت رام پرانی انارکلی لاہور
(283)	محمد علی ولد رحمت علی	7-4-58	25-1-79	انصاری سٹریٹ نمبر 3 شمع پارک یتیم خانہ لاہور
(284)	رانا جہانداد خان ولد رانا نیاز احمد	1-10-55	1-2-79	مکان نمبر 26 تحصیل پاکپتن ضلع ساہیوال
(285)	محمد نوید ثاقب ولد نذیر محمد	9-12-56	1-2-79	مکان نمبر 8 خواجہ سٹریٹ نمبر 17 مین بازار شاہدرہ ٹاؤن لاہور
(286)	تنویر احمد ولد محمد شریف	8-11-57	1-2-79	16 سونگھا سٹریٹ 19 دیو سماج روڈ رام نگر سنت نگر لاہور

(287)	محمد ابراہیم ولد محمد حسین	2-11-55	3-2-79	چک نمبر 59 پریم نگر تحصیل و ضلع قصور نزد چوکی رائیونڈ
(288)	مسعود اختر ولد محمد لطیف	1-1-46	17-2-79	چک نمبر 175 ڈاکخانہ خاص ضلع فیصل آباد
(289)	منظور علی ولد عبدالرسول	20-11-52	10-5-79	چک نمبر 29 ڈسٹرکٹ گجرات تحصیل پھالیہ
(290)	محمد منظور عاصی ولد فضل الرحمان	3-5-60	10-5-79	ضلع سرگودھا تحصیل شاہ پور ڈاکخانہ وگان جبہ بن گوندل
(291)	عبدالحفیظ ولد حافظ نذر حسین	2-12-58	8-6-79	39 فیلڈر رجسٹرڈ ایریا عظمت پورہ لاہور
(292)	امجد عبداللہ ولد میاں محمد عبداللہ	26-8-58	16-7-81	رام گلی نمبر 4 مکان نمبر 18 برانڈرتھ روڈ لاہور
(293)	حاجی بشارت علی عارف ولد شکر دین	15-5-54	25-9-82	گاؤں خانپور چک قاضیاں تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ
(294)	محمد نذیر ولد تاج دین	25-3-49	11-17-82	کوثر مائی حاجن کچی آبادی جیا موسے شیخوپورہ روڈ لاہور
(295)	رانا مختار احمد ولد غلام رسول	2-11-56	11-17-82	صدیقیہ کالونی مکان نمبر 5 گلی نمبر 5
(296)	افتخار الحق ولد امیر عبداللہ	1-1-57	11-17-82	مکان نمبر 4098 گلی نمبر 13 نیو شالیمار
(297)	محمد یامین ولد نیر سعید	2-3-58	11-17-82	دفتر سنٹر سپیشل مجسٹریٹ کچی آبادی نیلو بیلس میکلوڈ روڈ لاہور
(298)	تنویر احمد ولد شبیر احمد	2-2-62	20-4-83	محمدی پارک پھکیاں فیروز پور روڈ لاہور
(299)	محمد مختار ولد نیاز احمد	8-10-62	9-6-83	مکان نمبر 3D جنک نگر ٹرسٹ کالونی سمن آباد
(300)	محمد عالمگیر ولد خوشی محمد	11-10-63	16-8-83	مکان نمبر 102 / 225 گلی نمبر 1 محمد پورہ پوسٹ آفس ٹاؤن شپ لاہور
(301)	سرفراز صدیق ولد رفیق احمد	13-1-57	27-9-83	گلی نمبر A-5 مکان نمبر C-31 نیو شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور
(302)	سید شبیر حسین ولد شریف حسین	6-1-53	15-10-83	گاؤں ڈاک خانہ تقی پور بلاپور لاہور
(303)	غلام حسن بھٹی ولد اللہ رکھا	14-7-44	24-11-83	مکان نمبر 42 مین بازار گڑھی محلہ شیخاں لاہور
(304)	محمود الحسن ولد جان محمد	12-5-62	11-1-84	285 حیدر سٹریٹ وڈی میراگر اوٹ
(305)	محمد نواز ولد جھنڈا خان	20-9-58	10-3-84	معرفت محمد اقبال مکان نمبر 4 گلی نمبر 46

(306)	سید تجمل ولد اختر حسین	20-10-60	10-3-84	نواں کوٹ ملتان روڈ لاہور مکان نمبر F-2738 فضل منزل نزد مستی گیٹ لاہور
(307)	طارق محمود ولد عنایت علی خان	16-6-58	11-3-84	مکان نمبر P-52 اسلام نگر سرگودہا روڈ فیصل آباد
(308)	نصیر سعید ولد نور محمد	1-6-60	11-3-84	مکان نمبر 143 مسلم کالونی شاہدرہ لاہور
(309)	ذوالفقار احمد ولد عطا محمد	3-4-60	13-6-84	مکان نمبر 4 چک شادی والا 86 علامہ اقبال نزد شاہو لاہور
(310)	غلام علی ولد کریم بخش	11-8-45	30-6-84	گودڑ کے پی ۔او ۔ فضالہ آباد تحصیل دیپال پور ضلع ساہیوال
(311)	محمد اسلم ولد عبدالستار	4-4-51	30-6-84	گاؤں چین تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا
(312)	شوکت علی ولد محمد شفیع	5-1-60	30-6-84	کوارٹر نمبر 0-9 ٹرسٹ کالونی جنگ نگر سمن آباد لاہور
(313)	لیاقت علی ولد جمال دین	1-10-55	30-10-84	عقب مدینہ مارکیٹ منڈی رائیونڈ ضلع لاہور
(314)	محمد عرفان ولد چودھری محمد علی	11-3-58	30-6-84	چک نمبر 213/G.B تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع فیصل آباد
(315)	محمد رمضان ولد محمد یوسف	6-1-59	30-6-84	گاؤں مرزا گورایا تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
(316)	منظور حسین ولد محمد خان	4-4-59	30-6-84	چک نمبر G.B/365 تحصیل گوجرانوالہ ضلع فیصل آباد
(317)	محمد حسین ولد عبدالمجید	12-6-58		گاؤں و پوسٹ آفس بلوکے تحصیل و ضلع لاہور
(318)	علی اکبر ولد فضل محمد	2-1-63	30-6-84	گاؤں پوسٹ آفس پوکے تحصیل و ضلع لاہور
(319)	قاضی منظور حسین ولد قاضی احمد دین	11-1-63	30-6-84	جامع مسجد مدنی ماڈل ٹاؤن موڑ لاہور
(320)	ظہیر احمد ولد عبدالرحمان	15-5-57	30-6-84	گاؤں اور ڈاکخانہ چک نمبر 2 شمالی تحصیل پھالیہ / ماہیہ ضلع گجرات

(321)	محمد سرور ولد برکت علی	7-8-63	30-6-84	27 فردوس پارک سنت نگر لاہور
(322)	محمد شاہین ولد غلام علی	15-3-61	30-6-84	مکان نمبر 2 ہوسٹل سکول فار الیکٹریشن 4 دیوسماج روڈ لاہور
(323)	فاروق نور محمد ولد محمد علم دین	14-6-53	18-2-86	حصہ جاگر ڈاکخانہ تتھے خالامہ تحصیل چونیاں ضلع قصور قصور
(324)	محمد بخش ولد دریام	12-10-59	15-4-86	گاؤں شاہ پور گوٹھنا سٹاپ پکا میر ملتان روڈ لاہور
(325)	مرزا نعیم احمد ولد مرزا عزیز احمد	1-3-45	16-4-86	16 فردوس سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور
(326)	سلیم اقبال ولد امین الدین	1-1-58	16-4-86	مکان نمبر 392 محلہ چومالا اندرون بھاٹی گیٹ لاہور
(327)	خالد رشید ولد محمد انعام	1-1-58	16-4-86	مکان نمبر 49 سوڈیوال کالونی بالمقابل یوسف حاجی پارک لاہور
(328)	محمد حسین ولد فضل دین	1-1-58	16-4-86	سی نمبر 183 ٹی - ڈی - اے یوسف آفس بستی میاں ماجھ تحصیل بکھر ضلع میانوالی
(329)	خالد حسین ولد عبدالرشید	6-6-58	16-4-86	حاذ مرتی روڈ شیخوپورہ
(330)	انوار مسیح ولد سراج مسیح	1-5-60	16-4-86	مکان نمبر 6 گلی نمبر 2 کوٹ خواجہ سعید لاہور
(331)	ظفر اقبال ولد فتح خان	255-5-60	16-4-86	تحصیل و ضلع گجرات موضع گھبرال ڈاکخانہ کوانکھ براستہ کڑیانوالہ
(332)	انصر اقبال ولد حکیم علی	1-6-60	16-4-86	مرزا تحصیل و ضلع گجرات ڈاکخانہ ملک پور
(333)	محمد شریف ولد درویش محمد	14-7-60	16-4-86	نیو شالیمار ٹاؤن ملتان روڈ نواں کوٹ نزد مدینہ مسجد گلی نمبر 9 لاہور
(334)	شہزاد بشیر ولد بشیر منظر	5-11-60	16-4-86	495 جہانزیب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(335)	بشیر القادر ولد عبدالقادر	30-4-61	16-4-86	28 رہتاس بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

(336)	سید شاہد علی ولد سید مختار علی	2-1-62	16-4-86	مکان نمبر 8-17 ریواز گارڈن لاہور
(337)	محمد ظہیر ولد شہاب الدین	5-5-62	16-4-86	
(338)	محمد مشتاق ولد منیر خان	5-10-62	16-4-86	A-12 گلبرگ II، لاہور
(339)	عبدالرزاق ولد محمد طفیل	22-10-62	6-4-86	مکان نمبر 124 بلاک 13/BI ٹاؤن شپ لاہور
(340)	سراج منیر احمد ولد ظہیر احمد قادری	9-10-63	16-4-86	مدینہ محلہ مین بازار نمبر 2 قادری نمبر 15
(341)	نعیم اللہ خان ولد سمیع اللہ خان	5-3-64	16-4-86	172 ایس آئی کالج پارک باغبانپورہ لاہور
(342)	محمد احسان خلیل ولد محمد خلیل الرحمان	30-6-64	16-4-86	مکان نمبر 20 گلی نمبر 137 نسبت روڈ لاہور
(343)	محمد اقبال ولد برکت علی	18-1-65	16-4-86	245 بی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(344)	محمد یونس شاہد ولد محمد اسحاق	5-4-67	16-4-86	کوارٹر نمبر 374 بی - ایل - ڈی - اے کوارٹرز لاہور نمبر 40
(345)	غلام رسول ولد شہاب الدین	4-11-50	17-4-86	گلی نمبر 2 مکان نمبر 47 اسلام پورہ ماچس فیکٹری شاہدرہ لاہور
(346)	عبدالستار ولد پیراں دتہ	19-3-58	17-4-86	نیو آبادی ڈھلواں وال لاہور
(347)	سید عشرت حسین نقوی ولد سید سعید حسین نقوی	11-5-58	17-4-86	55 طارق بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور
(348)	احسن امثل قریشی ولد جمال الدین قریشی	23-12-60	19-4-86	مکان نمبر F-1120 کچی ڈرین سٹریٹ پرانی آبادی لاہور
(349)	شجاع مقبول ولد مرزا مقبول حسین	1-1-61	19-4-86	مقبول منزل گوجی شاہو لاہور
(350)	بشارت علی ولد برکت علی	1-5-59	21-4-86	کاہنانو لاہور
(351)	محمد اسحاق ولد محمد حسین	2-4-74	21-4-86	کوٹ لکھپت قصور
(352)	ارشد علی ولد ابوالحسن	1-1-63	22-4-86	معرفت ڈاکٹر نور احمد بھٹی نئی آبادی کوٹ رادھا کشن
(353)	اظہر اقبال ولد رسا نذیر اللہ	15-2-61	3-5-86	مکان نمبر 162 سٹریٹ 3 فیصل ٹرسٹ قدافی روڈ چوک سنل چکیاں اچھرہ لاہور

(354)	عاشق حسین شاہ ولد گلاب شاہ	3-3-60	5-5-86	گاؤں اودوال پی او بارون پور تحصیل پی ڈی خان ضلع جہلم
(355)	عتیق احمد ولد نذیر احمد	7-7-64	5-5-86	مکان نمبر 6 گلی نمبر 2 میڈیم سٹریٹ ایم جنگ نگر لاہور
(356)	محمد انیس بھٹی ولد غلام رسول	10-9-59	22-5-86	گوپال نگر G.III لاہور
(357)	محمد کلیم ولد ظہیر احمد	28-12-68	24-5-86	مکان نمبر 6 گلی نمبر 16 نیو شالیمار کالونی نواں کوٹ
(358)	محمد ارشد یوسف ملک ولد محمد شبیر	12-5-65	24-6-86	مکان نمبر 2 شنا سٹریٹ نمبر 58 اسلام پورہ لاہور (کرشن نگر)
(359)	شہاب الدین ولد عبدالمجید	16-1-57	3-6-86	پلاٹ نمبر 349 سیکٹر D/2 بلاک B/2 درخشاں کالونی گرین ٹاؤن لاہور نمبر 40
(360)	سید مبشر حسین ولد سید محمد ظفر	5-1-58	5-7-86	مکان نمبر 16 نور مسجد پرانی انارکلی لاہور
(361)	مراد علی ولد سعید علی خان	2-5-64	5-7-86	40 ی ماڈل ٹاؤن لاہور
(362)	عارف یونس ولد محمد یونس	11-3-65	6-7-86	مکان نمبر 41 گلی نمبر 46 حسن پارک گھوڑے شاہ
(363)	تنویر احمد ولد ظہیر احمد	4-2-62	12-7-86	مکان نمبر 129 کرشنا گلی نمبر 6 ریلوے روڈ لاہور
(364)	سعید احمد ولد عبداللہ خان	28-8-64	12-7-86	شاہ شمس کالونی گاف روڈ جی او آر I لاہور
(365)	محمد ابراہیم ولد محمد سلیمان	13-11-68	12-7-86	مکان نمبر 1 عقب کرشل بلڈنگ پرانی انارکلی لاہور
(366)	سجاد ملک ولد ملک محمد منظور	31-3-65	13-7-86	مکان نمبر 67-B گلی نمبر 27 گاندھی سکیم ریلوے روڈ لاہور
(367)	قادر بخش اعوان ولد خدا بخش	14-11-66	14-7-86	مکان نمبر 8 کواں روڈ لاہور
(368)	محمد اشرف ولد خوشی محمد	23-12-64	14-7-86	مکان نمبر 51/4 لارنس روڈ لاہور
(369)	محمد بلال ولد محمد حسین	1-1-64	16-7-86	17 - ریلوے روڈ لاہور
(370)	شیخ محمد یوسف ولد شیخ عبدالعزیز	10-11-65	6-8-86	مکان نمبر 658.C گلی سیٹھاں بازار سید مٹھا لاہور
(371)	ایوب علی ولد مراد علی	5-4-57	7-8-86	مکان نمبر 617 کوچہ سیٹھاں بازار سید مٹھا لاہور
(372)	سرور علی ندیم ولد غلام علی	20-4-63	20-8-86	579 کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

(373)	الطاف احمد ولد نذیر احمد	11-5-50	2-11-86	ایس۔ کوارٹر 7 کلب روڈ لاہور
(374)	طاہر کریم بھٹی ولد عبدالکریم بھٹی	11-5-50	18-11-86	بھٹہ منزل گھنٹہ انجن شام نگر چوبرجی لاہور
(375)	مسعود احمد عباسی ولد عزیز الرحمان عباسی	3-6-58	14-12-86	مکان نمبر 314 اچھرہ رحمان پورہ لاہور
(376)	کوثر عباس نقوی ولد نذیر حسین نقوی	3-6-58	18-11-86	بنگلہ چھیانی ڈاکخانہ کوٹ مکھ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
(377)	محمد سہیل رانا ولد عبدالخالق	(30-6-68	13-5-87	مکان نمبر 6 مین بازار پوسٹ آفس گوالمنڈی پاکستان ٹائم لاہور
(378)	محمد سلیم ولد نذیر محمد	30-6-68	3-5-87	مکان نمبر 138 ، بلاک نمبر 1 9/BI ٹاؤن شپ
(379)	رانا شمس یاسین ولد سردار احمد	15-6-67	9-8-87	مکان نمبر101 امین پارک سعدی پور لاہور
(380)	محمد مشتاق ولد موجی	14-4-70	25-8-87	گاؤں ڈاکخانہ بھینس تحصیل و ضلع لاہور
(381)	محمد ایوب ولد محمد حنیف	14-4-70	25-8-87	موضع ڈاکخانہ خاص بھینس تحصیل و ضلع لاہور
(382)	محمد فاروق ولد محمد لطیف	14-4-70	26-8-87	مکان نمبر19 رام گلی نمبر2 نطشر روڈ لاہور
(383)	خاور ضیا بٹ ولد ضیاء الدین بٹ	13-3-62	25-8-87	45 مین بازار سمن آباد لاہور
(384)	شفیق احمد ولد احمد دین	8-8-67	29-8-87	مکان نمبر 34 گلی نمبر 31 کینال پارک گلبرگ لاہور
(385)	محمد شاہد ولد ضیاء الدین	12-5-68	31-8-87	45 مین
(386)	ندیم قیصر بٹ ولد منیر حسین	9-10-67	31-8-87	مکان نمبر 7 رحیم سٹریٹ نمبر 31 فلیمنگ روڈ لاہور
(387)	اصغر علی بٹ ولد سکندر علی	9-10-67	8-9-87	موضع جسینیں تحصیل و ضلع لاہور
(388)	منصور الرب ولد حبیب الرب	9-10-67	9-9-78	184 برانڈرتھ روڈ لاہور کوٹھی ، اشی لاہور
(389)	شہنشاہ بابر ولد محمد یونس	7-10-63	10-9-87	30 - ہال روڈ لاہور
(390)	محمد سعید ولد چوہدری علی محمد	25-11-61	12-9-87	30 - ہال روڈ لاہور
(391)	محمد اسلام ولد محمد سردار	21-10-65	14-9-87	غازی روڈ نزد علی مسجد جنرل ہسپتال لاہور
(392)	محمد ریاض ولد محمد شفیع	23-9-65	15-9-87	احاطہ نمبر2 پنڈی روڈ لاہور
(393)	جاوید اختر ولد مشتاق حسین	1-5-58	23-9-87	مکان نمبر n 46 سمن آباد لاہور

(394)	خواجہ ذوالنورین ولد ذوالقرنین	11-9-65	6-5-88	مکان نمبر 2/9 بیت الرضا کالونی ملتان روڈ لاہور
(395)	ضیاء اللہ خان ولد ثناء اللہ خان	10-1-66	6-5-88	7 پاک لائن ٹمپل روڈ مزنگ لاہور
(396)	فیصل حفیظ ولد عبدالحفیظ	2-1-65	8-5-88	49 چراغ پارک شاد باغ لاہور
(397)	ظہیر احمد ولد عبدالعزیز	27-5-65	30-6-88	21.60 عبدالکریم روڈ قلعہ گجر سنگھ لاہور
(398)	سراج المنیر ضیاء ولد عبدالقادر	1-8-68	5-7-88	گاؤں اور پوسٹ انس پتھ رائے بہادر تحصیل ضلع گجرات
(399)	عارف اللہ ولد عظمت اللہ	3-11-66	21-7-88	G-17 مین روڈ احمد کالونی شاد باغ لاہور
(400)	قاضی نعمت اللہ ولد قاضی وحید اللہ	12-6-56	9-1-88	مکان نمبر 704 گلی نمبر 55 مجاہد آباد کالونی مغلپورہ لاہور
(401)	سید ندیم عباس ولد سید ظفر عباس	2-11-68	9-1-89	منیر ہاؤس علی سٹریٹ گلشن عباس سکیم نمبر 11 ملتان روڈ لاہور
(402)	نذر محمد بھٹی ولد احسان الٰہی	20-4-72	4-9-89	
(403)	عاصم افتخار بھٹی ولد افتخار الٰہی	28-1-72	4-9-89	ڈاکخانہ بھڑانوالہ تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ
(404)	محمد ناصر ولد محمد اقبال	17-9-66	19-9-88	مکان نمبر 2 گلی نمبر 13 لنڈا بازار روڈ لاہور
(405)	محمد حامد ولد علم دین	15-3-65	17-8-89	مکان نمبر 124 گلی نمبر 122 شیہ سردار شاہ مزنگ
(406)	محمد شریف ولد ولی محمد	15-3-68	17-8-89	
(407)	سید ندیم بخاری ولد سید سلیمان	15-3-68	16-8-89	مکان نمبر 52 پریم گلی نمبر 12 ریلوے روڈ لاہور
(408)	فیاض احمد ولد عبدالعزیز خان	29-9-55	10-9-89	مکان نمبر 23/2 گلی نمبر 55.B سنت نگر خیر پارک نمبر 2 لاہور
(409)	کامران مسعود قریشی ولد سراج الدین قریشی	3-1-68	19-8-89	مکان نمبر 5 ، 84 مزنگ روڈ لاہور
(410)	طارق محمود ولد عبدالرشید	4-10-64	12-9-89	5 غالب کالونی ندیم شہید روڈ سمن آباد لاہور
(411)	محمد اقبال ولد غلام رسول	15-4-51	21-9-89	کوارٹر نمبر 15 لکشمی سیشن منزل مال روڈ لاہور

(412)	عرفان احمد ولد نثار احمد	30-9-68	28-9-89	مکان نمبر 5-B بھم سین بلڈنگ 128 فیروز پور لاہور
(413)	محمد فاروق احمد بٹ ولد مسعود بٹ	15-9-63	26-9-89	مکان نمبر 3 گلی نمبر 118 کچا نسبت روڈ لاہور
(414)	اسداللہ تاج ولد تاج دین	3-8-68	3-10-89	مکان نمبر 6 گلی نمبر 12 شیش محل روڈ لاہور
(415)	محمد ظہیر بٹ ولد عبدالحفیظ	1-4-65	27-9-89	مکان نمبر 3 گلی نمبر 73 چیمبر لین روڈ گوالمنڈی لاہور
(416)	خالد محمود ولد حاجی محمد شریف	15-1-70	18-10-89	مکان نمبر 92 کچی آبادی ڈیوس روڈ لاہور
(417)	رانا شاہد محمود ولد قمر دین	1-1-62	22-11-89	مکان نمبر 4 گلی نمبر 93 - 35 نسبت روڈ لاہور
(418)	محمد اصغر ولد چودھری محمد اشرف	4-1-65	21-11-89	مکان نمبر 190 گلی نمبر 56 نئی آبادی مجاہد آباد کالونی مغل پورہ لاہور
(419)	خواجہ وحید احمد ولد خواجہ نذیر	20-10-89	21-11-89	اکبری منڈی مکان نمبر 1470 لاہور
(420)	مظہر اقبال ولد مظہر علی	9-11-65	21-11-89	مکان نمبر 247 بلاک 3/BI ٹاؤن شپ لاہور
(421)	زبیر خان ولد فضل داد	9-11-65	21-11-89	مکان نمبر 7/29 سوڈیوال کالونی ملتان روڈ لاہور
(422)	سید نوید بخاری ولد سید سلیمان شاہ	16-8-64	21-11-89	پریم گلی نمبر 12 مکان نمبر 32 پرانی میوہ منڈی
(423)	حافظ عبدالخالق ولد محمد صادق	20-1-68	21-11-89	مکان نمبر 35 کلیننگ روڈ لاہور
(424)	محمد یوسف بٹ ولد محمد یونس بٹ	28-2-69	12-3-90	مکان نمبر 1129 گلی نمبر 76 فراس محلہ صدر بازار لاہور
(225)	علی ولد عزیز	10-8-62	8-4-90	جنگ جنگ E.I -13 گلبرگ III لاہور
(226)	محمد اقبال ولد کالا خان	10-8-62	8-4-90	گلی نمبر 8 مسلم کالونی میاں موسیٰ شاہدرہ لاہور نمبر 5

ڈرائیور سکیل نمبر 6

نمبر شمار	نام، سکہ ولدیت	تاریخ پیدائش	تاریخ تقرری	پتہ
(427)	محمد شفیع ولد نیاز محمد	1-12-52	11-11-75	ضلع میرپور تحصیل بھمبر ڈاکخانہ ڈب بمقام ڈب سیڑی

(428)	مظفر علی شاہ ولد محمد شاہ	7-9-37	28-11-75	مکان نمبر 3 گلی نمبر 11 نگر بند لاہور
(429)	راجہ محمد افضل ولد محمد یامین خان	13-4-46	13-4-76	معرفت مولوی نذیر احمد قادری مکان نمبر 229-B ٹیو ٹاؤن شپ کوٹ لکھپت لاہور
(430)	ذوالفقار علی شاہ ولد علمدار حسین شاہ	11-2-52	16-4-76	زاہد سٹریٹ نمبر 2 مکان نمبر 24 سانده کلاں لاہور
(431)	عبدالجبار ولد خان محمد	30-8-48	8-6-76	بیگ ملتان روڈ لاہور
(432)	پرویز خان ولد احمد خان	1956	19-7-76	نیو گارڈن ٹاؤن چوکی نمبر 65 لاہور
(433)	محمد اقبال ولد نیاز محمد	1-5-37	20-7-76	معرفت بابو فضل حسین چوک حاجن ولی مین بازار نیو سمن آباد لاہور
(434)	عبدالمجید ولد سعید محمد	23-1-51	24-7-76	ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہربنس روڈ لاہور کینٹ
(435)	محمد ارشد ولد حمید علی	12-12-52	31-12-76	میاں میر کالونی 232 E لاہور
(436)	مجاول خان ولد محمد زمان خان	1954	8-1-77	کوٹ لکھپت مکان نمبر 8 گلی نمبر 15 لاہور
(437)	عبدالرفیع ولد ملک فخرالدین	1-3-38	20-1-77	سانده کلاں مکان نمبر 15 لاہور
(438)	محمد صدیق ولد حسین محمد	3-4-54	17-4-77	مکان نمبر 96 شاہ جمال لاہور
(439)	محمد سرور ولد محمد صدیق	2-10-57	7-8-77	مکان نمبر 1 گلی نمبر 46 مسلم پارک راجگڑھ لاہور
(440)	چودھری احمد دین ولد چودھری اللہ دتہ	1948	28-6-77	مکان نمبر 7 گلی نمبر 18 نیا مزنگ فتح شیر روڈ لاہور
(441)	علی اصغر ولد کالا خان	1955	28-6-77	احاطہ مول چند کچی آبادی اچھرہ فیروز پور روڈ لاہور
(442)	برکت علی خان ولد حاجی امجد علی خان	1952	29-6-77	مکان نمبر 173 بلاک نمبر 3 سیکٹر D/2 گرین ٹاؤن کوٹ لکھپت لاہور
(443)	محمد اکرم ولد محمد شریف	1-4-54	30-6-77	مکان نمبر (WNo.11)

				1162 گلی نمبر 64 شاہ جمال گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ
(444)	محمد حسن خان ولد محمد صدیق	10-1-41	1-1-78	267-A بستی سیدن شاہ اپر مال لاہور
(445)	محمد رزاق ولد رانجا ہنگا	1-7-55	23-4-78	ہما بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

ٹیلیفون آپریٹر سکیل نمبر 6

(446)	سید ظفر الحسن ولد سید اکرام حسین	30-3-64	22-12-81	مکان نمبر 1170 گلی نمبر 1 شیرانوالہ گیٹ لاہور
(447)	غلام مصطفےٰ ولد نذیر احمد	13-6-48	23-12-81	بھریکے ڈاکخانہ گلوندی بھندران تحصیل ہیرو ضلع سیالکوٹ
(448)	اسلم پرویز ولد سردار علی	15-1-57	6-2-85	مکان نمبر 3 گلی نمبر 3 ریاض فاری آباد لاہور
(449)	محمد شاہ ولد محمد شفیع اللہ	1-8-64	24-12-87	مکان نمبر 342 گلی نمبر 8 سیکٹر D11 درخشاں کالونی لاہور

انکروچمنٹ انسپکٹر سکیل نمبر 6

(450)	احمد حسین مفتی ولد محمد حسین قریشی	30-12-32		21 ورغالی سٹریٹ نزد کمرشل بلڈنگ اپر مال لاہور
(451)	محمد ادریس ولد جان محمد	1-6-68	30-12-89	مکان نمبر 99 رسول پارک اچھرہ لاہور

سیکورٹی سارجنٹ سکیل نمبر 6

(452)	محمد رفیق ولد محمد شریف	1-6-62	18-2-88	احمد پورہ ہریکے موڑ صدر بازار لاہور
(453)	محمد رمضان ولد ثناء اللہ	1961	6-1-90	چک نمبر 732 گ ب ڈاکخانہ نمبر 736 تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

پی۔ٹی۔آر آپریٹر سکیل نمبر 6

(454)	محمد رفیق ولد مولا بخش	1-10-57	17-2-88	گنگا آئس فیکٹری 114.C گلبرگ لاہور کینٹ

(455)	محمد اسلم ولد غلام رسول	56-12-12	90-1-7	ڈاکخانہ روپ چک تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ

بلڈوزر آپریٹر سکیل نمبر 6

(456)	ملازم حسین ولد اللہ بخش	41-4-21	88-2-17	مکان نمبر 35 گلی نمبر 51 تنویر پارک ساندہ کلاں
(457)	محمد رمضان ولد خیر دین	1957	90-1-6	مکان نمبر 2 گلی نمبر 2 گوپال جنکیاں گریاں مغلپورہ لاہور
(458)	کرامت علی ولد شان محمد	1953	90-1-6	مقام ایک حال ڈاکخانہ خاص تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ
نمبر شمار	نام، بمعہ ولدیت	تاریخ پیدائش	تاریخ تقرری	پتہ

سپروائزر سکیل نمبر 6

(459)	محمد فیصل ولد فضل محمد	32-4-15	72-7-1	بھلال ڈسٹرکٹ گجرات
(460)	مبارک احمد ولد قمر دین	38-2-28	73-7-1	نیاز بیگ لاہور
(461)	زاہد حسین ولد مقبول حسین	53-3-18	76-11-18	آئی چیٹری روڈ نزد گورنمنٹ کالج لاہور
(462)	نذیر احمد ولد دلدار خان	31-12-با	76-11-18	جوہر ٹاؤن سکیم لاہور
(463)	رشید احمد توقیر ولد دوست محمد	55-10-20	76-11-18	ساندہ کلاں لاہور
(464)	کرامت علی ولد دلدار خان	55-5-10	76-11-12	چک نمبر 13 G.b-176 تحصیل سمندری ڈسٹرکٹ فیصل آباد
(465)	مشتاق احمد ولد عبداللہ رحمن	44-4-14	76-11-12	موضع سناد ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع شیخوپورہ
(466)	انور علی ولد اللہ دتہ	54-9-15	76-11-19	زیلدار روڈ سٹریٹ فضل الٰہی مکان نمبر 6 اچھرہ لاہور
(467)	محمد بوٹا ولد سراج دین	47-9-23	80-5-15	چک نمبر 4 ننکانہ صاحب
(468)	اعجاز احمد ولد میاں ریاض الدین	34-11-25	82-9-13	مکان نمبر 6 ظہور سٹریٹ ساندہ شمس الدین
(469)	محمد رفیق ولد محمد شفیع	54-11-2	83-6-1	مکان نمبر 7 پرانی انارکلی لاہور
(470)	عبدالرشید ولد ملک محمد عظیم	51-3-15	86-10-21	مکان نمبر 24 بدر دین سٹریٹ قلعہ گوجر سنگھ

(471)	لیاقت ملک ولد ملک عبدالغفور	26-4-58	25-8-87	A-103 فیصل ٹاؤن لاہور
(472)	ملک خادم حسین ولد ملک ظہیر احمد	18-1-56	17-2-88	محمدی پارک محمدی روڈ ساندہ خورد
(473)	محمد جاوید ولد محمد یوسف	14-3-68	22-3-89	مکان نمبر 2 گلی نمبر 1 کچی آبادی فیروز پور روڈ لاہور
(474)	عبدالرشید خان ولد محمد حسن خان	6-6-62	10-8-89	سعاز ٹیکچر سپروائزر علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(475)	واجد علی ولد محمد یوسف	3-7-69	18-10-89	245 مین مزنگ لاہور
(476)	ملک شیر پراچہ ولد محمد صدیق	7-10-60	18-10-89	مدینہ سٹریٹ نمبر 2 ساندہ لاہور
(477)	رانا ظفراللہ ولد رانا محمد عبداللہ	13-2-51	21-10-89	سبزہ زار بیگم مکان نمبر 10 لاہور
(478)	محمد انور ولد مستری جھنڈا	1-1-71	18-10-89	مکان نمبر 15 گلی نمبر 55 جمال بازار گوالمنڈی لاہور
(479)	ہمایوں رفیق ولد محمد رفیق	6-5-68	5-11-89	موضع شاہ پول مکان نمبر 17 گلی نمبر 10
(481)	عبدالجبار ولد عبدالغفور	3-1-90	12-11-53	B-102 قاری روڈ الفیصل ٹاؤن لاہور
(482)	شبیر احمد علی ولد ملک انعام علی	15-8-56	6-1-90	59/8 اقبال سٹریٹ عثمانیہ پارک ساندہ خورد لاہور
(483)	سید سبط حسن ولد سید سلیم حیدر جعفری	24-10-62	7-1-90	مکان نمبر 58 گلی نمبر 15 مغلپورہ لاہور
(484)	لیاقت علی ولد محمد حسن	1-4-56	6-1-90	چک نمبر 478 گ ب تحصیل سمندری فیصل آباد
(485)	محمد شفیق ولد محمد شریف	5-4-65	6-1-90	مکان نمبر 18 گلی نمبر 2 زاہد سٹریٹ چھوٹا ساندہ لاہور

الیکٹریشن سکیل نمبر 6

(486)	محمد اشرف ولد گل محمد	1948	1-6-88	علامہ اقبال ٹاؤن جہانزیب لاہور
(487)	خوشی محمد ولد محمد شفیع	15-4-56	6-1-90	سنت نگر لاہور
(488)	سید اصغر علی ولد قمر علی	1962	13-1-90	گڑھی شاہو لاہور

سینئر کلرک سکیل نمبر 7 اینڈ 9

(489)	لال حسین ولد جلال دین	24-6-34	9-8-88	محلہ نگر مکان نمبر 8 گلی نمبر 9 علامہ اقبال روڈ لاہور
(490)	غلام مصطفےٰ ولد محمد شریف	4-2-54	2-12-75	تحصیل قصور ضلع قصور مکان نمبر 10

(491)	غلام مصطفےٰ ولد چودھری پیر بخش	15-3-58	2-12-75	سنت نگر کوالٹرز لاہور
(492)	محمد اکرم ولد دین محمد	17-10-58	3-12-75	سنت نگر مکان نمبر 48 لاہور
(493)	محمد انور ولد محمد زمان	15-3-54	22-1-76	موضع ایف۔پی۔او تحصیل میانوالی
(494)	محمد منیر ولد محمد شریف	11-11-55	22-1-76	16 مونگیا سٹریٹ 19 دیو سماج رام نگر سنت نگر لاہور
(495)	محمد نواز ولد محمد شریف	4-4-52	28-1-76	گوجرپورہ سکیم موضع مالو والا
(496)	حافظ محمد طیب ولد عبدالحکیم	5-12-54	31-1-76	مکان نمبر 1-5/60 بورے والا ضلع ساہیوال
(497)	ریاض احمد ولد شیخ عبدالغفور	22-4-52	13-2-76	ملتان مکان نمبر 8 گلی نمبر 11
(498)	صابر حسین ولد محمد دین	10-6-54	17-2-76	زیدی سٹریٹ سانده کلاں لاہور
(499)	سید اعجاز حیدر شاہ ولد سید غلام محی الدین	9-2-76	14-4-54	مکان نمبر 6/8 لاہور
(500)	محمد اکرم ولد محمد علی	1-1-58	19-2-76	ہربنس پورہ لاہور
(501)	اقبال جاوید نیازی ولد اسد جاوید نیازی	1-9-51	27-2-76	ملتان روڈ شاہ نور لاہور
(502)	عطاء محمد ولد میاں رسال دین	28-5-57	27-7-76	تحصیل و ضلع چارج چیمہ موضع سوک
(503)	رشید احمد ولد امام دین	15-1-51	28-2-76	علامہ اقبال ٹاؤن سکیم جہاں زیب بلاک لاہور
(504)	عبدالغفور ولد غلام مجید	17-3-57	28-2-76	جہاں زیب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(505)	خالد یسین ولد محمد یسین	6-12-53	1-3-76	مکان نمبر 1 گلی نمبر 150 شاہ عبدالغنی لاہور
(506)	محمد جاوید اکرم ولد برکت علی	1-7-57	1-3-76	شاہ نور سٹوڈیو ملتان روڈ لاہور
(507)	سجاد احمد رانا ولد شریف احمد رانا	10-1-53	2-3-76	مکان نمبر 6 بلاک سٹریٹ لاہور

(508)	محمد مشتاق احمد ولد عنایت محمد	8-2-54	6-3-76	چک نمبر 94 تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ
(509)	علی محمد ولد گوہر دین	1-4-54	6-3-76	6/41 سٹوری وال ملتان روڈ لاہور
(510)	محمد شریف ولد اللہ رکھا	20-4-57	6-3-76	مکان نمبر 45 لاہور
(511)	غلام شبیر ولد قادر بخش	1-12-59	6-3-76	195 کوثر بلاک اعوان ٹاؤن لاہور
(512)	ظہیر احمد ولد محمد یعقوب	18-2-52	8-3-76	موضع مان شاہ تحصیل و ضلع لاہور
(513)	شاہد حمید ولد عبدالحمید	20-10-59	8-3-76	گلی نمبر 28 مکان نمبر A-2 مین بازار لاہور
(514)	خالد جاوید ولد محمد صادق	10-3-53	10-5-76	مکان نمبر 16 موتی سٹریٹ لاہور
(515)	غلام رسول ولد فضل دین	13-8-58	29-6-76	پرانی گلی مزنگ چونگی لاہور
(516)	نصیر حسین ولد احمد حسین	5-5-56	28-7-76	تحصیل شیخوپورہ
(517)	محمد مجید ولد محمد صدیق	6-6-52	3-7-76	وسن پورہ بکر منڈی لاہور
(518)	اکرم سعید ملک ولد محمد سعید ملک	13-10-56	3-3-76	مکان نمبر 41/A سلامت پورہ لاہور
(519)	محمد رشید ولد نیک محمد	12-9-58	29-7-76	وسن پورہ لاہور
(520)	محمد سرفراز اکبر ولد ملک نذیر احمد	1-5-53	30-7-76	اکبری منڈی لاہور
(521)	محمد حسین ولد محمد خورشید	17-11-47	31-7-76	باغبانپورہ لاہور
(522)	سید تنویر الحسن ولد سید مہدی حسن	1-4-55	31-7-76	30 شاہ دین لاہور
(523)	عبدالستار ولد عبدالمجید	5-5-51	2-8-76	خان پور تحصیل ضلع ساہیوال
(524)	ذوالقرنین اے رضوی ولد سید ثقلین اے رضوی	28-9-55	2-8-76	1/F افغانی ونڈ سمن آباد لاہور
(525)	محمد سعید اجمل بٹ ولد عبدالعزیز	1-1-47	28-8-76	موضع میاں پیر مقصود منزل لاہور
(526)	رانا احمد حسن نثار ولد احمد یار	20-12-47	28-8-76	21-B خان پور لاہور
(527)	پرویز احمد ولد عبدالکریم	2-6-53	28-6-76	تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ موضع ہمبوکی
(528)	محمد نذیر ولد ظہیر احمد	6-8-55	28-8-76	مکان نمبر 1 گلی نمبر 12 ابدالی نگر لاہور
(529)	مظہر منیر مرزا ولد مرزا اکبر علی	1-3-56	28-8-76	لکڑ منڈی لاہور
(530)	عبدالقادر خان ولد ولی محمد خان	5-4-57	28-8-76	سنت نگر لاہور مکان نمبر 40

(531)	امجد علی ولد محمد اسمٰعیل	22-3-58	28-8-76	ملتان مکان نمبر 70 بلاک نمبر 20 تحصیل و ضلع ملتان
(532)	ماجد حسین ولد منیر بخش	15-1-59	28-8-76	ہربنس پورہ لاہور
(533)	سید لطیف حسین ولد سید محمد یسین	9-12-47	30-8-76	محلہ دھرمپورہ مکان نمبر 10 لاہور
(534)	فاروق اعظم ولد چودھری شوکت محمود	2-5-53	30-8-76	تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ موضع
(535)	عبدالغفور ولد ایم برکت علی	6-12-57	30-8-76	بکر منڈی بند روڈ لاہور
(536)	عباس علی ولد اکبر علی	11-6-54	31-8-76	تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ
(537)	محمد اظہر ولد محمد شریف	9-12-57	31-8-76	تحصیل و ضلع قصور مکان نمبر 10 لاہور
(538)	محمد اکرم بھٹی ولد اصغر علی بھٹی	22-10-56	1-9-76	مکان نمبر 161/M تحصیل خاص پور ضلع بہاولپور
(539)	لیاقت علی ولد علی احمد	10-5-55	2-7-76	کاسنہ نو لاہور مکان نمبر 10
(540)	عبدالرشید ولد نواب دین	10-5-52	4-9-76	مکان نمبر 15 علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(541)	نصرت علی ولد سراج دین	4-6-55	4-2-77	مکان نمبر 4724 محمدی کالونی لاہور
(542)	قمر عباس ولد دلاور حسین	14-7-56	28-8-76	جوہر ٹاؤن سکیم 4 لاہور
(543)	اختر حسین ولد توبیح حسین	1-6-53	4-9-76	موضع نیاز بیگ تحصیل و ضلع لاہور
(544)	نسیم حیدر ولد فضل محمد	28-12-51	6-9-76	موضع گوجر پورہ تحصیل و ضلع لاہور
(545)	محمد تاج ولد شاہ محمد	12-8-51	8-9-76	مکان نمبر 17 گلی نمبر 8 لاہور
(546)	عرفان اللہ خان ولد محمد امان اللہ خان	2-3-52	29-9-89	سانده کلاں لاہور
(547)	صفدر علی حیدر ولد عزیز الدین	16-9-53	10-9-76	گلی نمبر 1 مکان نمبر 100 مین بازار سلامت پورہ
(548)	محمد یونس ولد رحمت علی	10-5-55	10-9-76	بکر منڈی بند روڈ لاہور

(549)	عبدالحمید ولد محمد اسمٰعیل	1-1-51	13-9-76	سنت نگر لاہور
(550)	غضنفر علی ماجوہ ولد رحمت خان	9-6-52	13-9-76	ہما بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(551)	محمد یوسف ولد محمد غوث	4-6-56	13-9-76	ملتان روڈ لاہور
(552)	عبدالرحمان ولد دیوان علی	13-2-57	13-9-76	سانده کلاں لاہور
(553)	شکوہ مقبول ولد مقبول حسین	1-12-53	16-9-76	گڑھی شاہو لاہور

اکاؤنٹس کلرک سکیل نمبر 7

نمبر شمار	نام ولد	تاریخ پیدائش	تاریخ تقرری	پتہ
(554)	جاوید اقبال ولد عبدالمجید	1-4-57	25-6-83	ظہور ملز ظہیر کالونی بھلوال سیالکوٹ
(555)	محمد ریاض ولد بشیر احمد	16-10-88	2-12-83	مکان نمبر 788 راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(556)	امتیاز حسین ولد اللہ دتہ	5-3-39	5-7-83	رائیونڈ روڈ لاہور
(557)	مختار احمد صدیقی ولد عقیل احمد صدیقی	24-3-55	23-1-84	مکان نمبر 820 وارڈ نمبر 6 گلی نمبر 11 روز پالونی ملتان
(558)	خالد اقبال ولد امانت علی	11-5-60	23-12-84	بہادر نگر مکان نمبر 221 مسجد کالونی
(559)	محمد جمیل ولد محمد اسمٰعیل	1-1-51	24-1-85	مکان نمبر 3 مونی منڈ لاہور
(560)	محبوب علی ولد انور علی	22-5-60	7-2-88	رائے ونڈ لاہور
(561)	محمد طاہر حمید ولد چودھری عبدالحمید	2-12-61	7-2-88	موضع شادیوال 68 - حیدر بلڈنگ مونی روڈ لاہور
(562)	سید اسد علی شاہ ولد سید مہتاب علی شاہ	1-1-62		[illegible]
(563)	عتیق الرحمان خان ولد غلام مصطفیٰ خان	1-10-61	9-2-83	مکان نمبر R.A 81/83 بازار لاہور
(564)	سید انور علی ولد سید امتیاز احمد	10-4-63	9-2-88	11 گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

(565)	محمد اسلم ولد امام دین	4-6-63	9-2-88	مکان نمبر 26 مزنگ چونگی لاہور
(566)	خالد حمید اعوان ولد عبدالحمید اعوان	1-1-62	18-2-55	11/8 جی-او-آر لاہور
(567)	امجد علی باجوہ ولد محمد طفیل باجوہ	2-3-62	12-5-85	رضیہ والی ڈاکخانہ جسون تحصیل کبیر مکان نمبر B-422 مین بازار بھاٹی گیٹ
(568)	امتیاز احمد ملک ولد ملک مشتاق احمد	1-9-64	6-7-85	فیروز پور روڈ لاہور
(569)	خواجہ تیمور احمد ولد خواجہ مقبول احمد	2-10-55	19-7-86	مکان نمبر 33 گلی نمبر 11 رحمان گلی نشتر روڈ لاہور
(570)	خواجہ توصیف احمد ولد خواجہ محمد زکریا	19-7-86	10-4-61	مکان نمبر 1 سٹریٹ نمبر 94 - نسبت روڈ لاہور
(571)	محمد مزمل ولد نثار احمد	24-11-62	19-7-86	17A مزنگ چونگی لاہور
(572)	محمد عرفان ولد ثناء اللہ خان	22-4-63	19-7-86	مکان نمبر 24H گلی نمبر 11 عبداللہ نگر لاہور
(573)	عبدالسعید ولد عبدالکریم	20-7-63	19-7-86	3/8 ٹمپل روڈ لاہور
(574)	عبدالنصیر ولد عبدالحکیم	1-1-64	19-7-86	اعظم مارکیٹ اچھرہ لاہور
(575)	سید افتخار حسین شاہ ولد سید محمد شاہ	19-11-66	19-7-86	مکان نمبر 13 گلی نمبر 36 اسلم گنج مزنگ لاہور
(576)	محمد انور ولد حاجی نھبور دین	1-3-61	24-6-81	مکان نمبر 10 خانم سٹریٹ نمبر 44 امرت بازار گوالمنڈی
(577)	محمد یسین ولد شیخ علم دین	9-9-64	24-7-86	مکان نمبر 88/C گلی نمبر 45 ، سنت نگر لاہور
(578)	شاہد نسیم ولد شاہد علی	5-1-63	29-7-86	مکان نمبر 166 - گلی نمبر 4 مدنی کالونی باغبانپورہ
(579)	محمد شفیق ولد محمد شریف	1-10-64	6-8-86	مکان نمبر A-1309 سید حاجیٹھا بازار لوہاری گیٹ لاہور

(580)	مجاہد پرویز بٹ ولد عبدالمجید بٹ	19-3-64	10-9-86	مکان نمبر 5 پریم گلی نمبر 9 ریلوے روڈ لاہور
(581)	وحید احمد ولد سراج دین	1-10-64	14-9-86	پریم سٹریٹ نمبر 13 مکان نمبر 43 دل محمد روڈ لاہور
(582)	خالد اقبال ولد مخاوت علی	1-4-60	7-10-86	مکان نمبر 8 گلی نمبر 16 رام نگر لاہور
(583)	محمد انور صدیقی ولد محمد حنیف	10-4-66	12-9-87	مکان نمبر 35 گلی نمبر 78 مین بازار گوالمنڈی لاہور
(584)	نوید سعید ولد سعید الحسن	17-1-64	22-12-87	مکان نمبر 2 گلی نمبر 94 نسبت روڈ لاہور
(585)	محمد اسحاق ولد عبدالحمید	5-7-76	26-1-88	تحصیل کھاریاں ضلع گجرات
(586)	جمشید جمید ولد جمید اللہ	23-1-65	30-1-88	
(587)	رضوان کچلو ولد محمد یونس کچلو	21-8-64	8-3-88	4 سمیلہ رام پارک قلعہ گوجر سنگھ لاہور
(588)	مسعود صادق ولد صادق حسین	11-4-64	6-4-88	سنت نگر مکان نمبر 28 لاہور
(589)	سیف اللہ ولد محمد لطیف	17-3-66	11-5-88	مکان نمبر 2 سٹریٹ نمبر 156 چوک بابا اعظم اچھرہ
(590)	نوید یعقوب ولد سید یعقوب علی شاہ	10-12-67	10-9-88	5-A.CDA کالونی سمن آباد لاہور
(591)	نصیر اختر ولد محمد اقبال	8-3-63	12-6-88	مغلپورہ تحصیل و ضلع لاہور مکان نمبر 102
(592)	ممتاز احمد ولد محمد شہباز	12-11-67	6-2-89	مکان نمبر 3/A گلی نمبر 29 داتا روڈ لاہور
(593)	محمد اشرف خان ولد کریم بخش	10-6-65	6-2-89	مکان نمبر 230 گلی نمبر 5 ملتان کالونی لاہور
(594)	ریاض علی ولد غلام رسول	20-12-65	7-2-89	مکان نمبر 46/D سٹریٹ نمبر 1 جلال کالونی سانده خورد
(595)	اکرام الٰہی ولد محمد رفیق	11-2-66	16-3-89	A-27 ایل ڈی اے کالونی سمن آباد لاہور
(596)	محمد الیاس ولد رستم خان	15-10-65	17-3-89	گاؤں نیمراج کلاں تحصیل چونیاں ڈسٹرکٹ قصور

(597)	ذوالفقار احمد ولد مقصود احمد	2-5-67	7-9-89	مکان نمبر 56 گلی نمبر 5 ہربنس پورہ لاہور
(598)	اعجاز احمد صدیقی ولد عبدالرشید صدیقی	17-3-61	26-9-89	مکان نمبر 5 گلی نمبر 3 اتحاد کالونی غازی آباد لاہور
(599)	امجد علی ولد محمد اسلم	12-8-61	26-9-89	مکان نمبر 15-A سٹریٹ نمبر 4 اچھرہ لاہور
(600)	محمد جمیل ولد بشیر احمد	2-5-67	26-9-89	محلہ اسلام آباد کندیاں تحصیل ڈسٹرکٹ میانوالی
(601)	عبدالمبین طارق ولد ظفر علی	15-4-63	30-9-89	مکان نمبر 4 پریم گلی نمبر 16 دل محمد روڈ لاہور
(602)	شہزاد علی زیدی ولد سید شمشاد	3-8-67	14-11-89	چوک یتیم خانہ لاہور
(603)	ہمایوں سلیم ولد محمد سلیم خان	23-3-64	14-2-90	باغبانپورہ مکان 430 گلی نمبر 2 لاہور
(604)	محمد کاشف ولد محمد یسین	2-6-68	24-7-90	شیخوپورہ تحصیل و ضلع کھاڑک
(605)	محمد ارشد رفیق ولد محمد رفیق	2-7-66		

پلانٹ آپریٹر سکیل نمبر 7

(606)	خادم حسین ولد غلام حسین	7-6-55	1-6-83	کچی آبادی گلی نمبر 18 بدر سٹریٹ فیض باغ لاہور
(607)	محمد اکرم ولد محمد صدیق مہر	10-10-56	6-1-90	وحدت روڈ پلانٹ ایل ڈی اے لاہور
(608)	ارشد محمود ولد خورشید احمد	16-4-57	7-1-90	110 گلبرگ روڈ نزد اسٹلٹ پلانٹ ایل ڈی اے لاہور
(609)	محمد منیر ولد محمد امین	14-10-48	6-1-90	چک نمبر 40 ہراصبور تحصیل و ضلع شیخوپورہ
(610)	محمد سعید ولد محمد اسمٰعیل	6-8-49	7-1-90	مکان نمبر 2 گلی نمبر 27 نواب کالونی فیض باغ لاہور
(611)	خضر حیات ولد عبدالعزیز	30-5-55	7-1-90	چک نمبر 150 R.B تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد

فٹرز سکیل نمبر7

(612)	غلام رسول بٹ ولد تاج دین	27-5-30	1-6-83	ریٹائرڈ ہو گیا ہے
(613)	طارق جاوید ولد اختر علی	10-4-57	6-1-90	احاطہ نمبر 22 محلہ عثمان گنج بادامی باغ لاہور
(614)	اورنگ زیب ولد سراج دین	1-1-47	7-1-90	اختر آباد چک نمبر 8 1.A.L تحصیل اوکاڑہ ضلع ساہیوال

(615) مکینک سکیل نمبر7

(616)	الطاف حسین ولد فضل دین	1956	1-6-83	دھوب گری مین بازار سانده کلاں لاہور
(617)	محمد اکرم ولد عبدالحق	7-2-54	1-6-83	پکی ٹھٹھی چوک حسین والا محلہ حسین آباد لاہور
(618)	محمد یوسف ولد محمد شفیع	28-3-55	9-12-55	E-893 نیو شاہ عالم مارکیٹ لاہور
(619)	عبدالرشید ولد عبدالغفور	1-5-45	7-1-90	وحدت روڈ پلانٹ ایل۔ڈی۔اے لاہور

لوڈر آپریٹر سکیل نمبر7

(620)	محمد حیات ولد عنایت علی	1934	1-6-83	مکان نمبر 26 محلہ پریم نگر رائیگڑھ روڈ لاہور

پیور آپریٹر سکیل نمبر7

(621)	عبدالمجید ولد غلام نبی	1-7-57	1-6-83	مکان نمبر 12 گلی نمبر 3 وسن پورہ سکیم نمبر 2 چاہ میراں

ڈسپنسرز سکیل نمبر8

(622)	محمد اقبال ولد فضل داد خان	15-1-52	2-7-74	نیو شالیمار ٹاؤن بھٹو سٹریٹ نواں کوٹ لاہور

سروئیر سکیل نمبر7

(623)	اسلم پرویز ولد اللہ دتہ	4-2-56	30-7-79	مکان نمبر 22 گلی

				نمبر 13 مصطفےٰ آباد دھرم پورہ لاہور
(624)	عبدالرحیم ولد اللہ دتہ	15-10-58	12-8-79	معرفت محمد صدیق 3/47 سوڈیوال کوارٹر ملتان روڈ لاہور
(625)	محمد اسلم ولد نصیر احمد	1-4-54	22-5-86	کوارٹر میاں کالونی عقب بیگم کوٹ چونگی شاہدرہ لاہور
(626)	محمد اقبال بھٹی ولد محمد یعقوب	18-1-55	28-8-86	D545 شاد باغ لاہور
(627)	محمد اجمل خان ولد محمد اکبر خان	10-10-58	31-5-86	مکان نمبر 7 گلی نمبر 68 اندر نگر بسطامی روڈ سمن آباد
	لاہور امجد فاروق چیمہ ولد مقبول حسین	3-11-61	31-5-86	فیصل ٹاؤن جنڈیالہ بھاگ والا
(628)	چیمہ			پسرور روڈ گوجرانوالہ
(629)	ذوالقرنین ولد رشید احمد	1-6-56	3-5-89	35 قطب بلاک اعوان ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

فیلڈ چارج مین سکیل نمبر 9

(630)	بدرو دین ولد علم دین	5-6-33	9-7-89	آریا گن بٹ راوی روڈ لاہور
(631)	محمد اطہر ولد طاہر احمد	1-7-41	1-6-83	286 پاک کالونی نزد وحدت کالونی لاہور

کانوگو سکیل نمبر 9

(632)	رانا انوار محمد ولد ولی محمد	9-11-34	30-3-72	مکان نمبر 2 بلاک C عارف والا تحصیل پاکپتن ضلع ساہیوال
(633)	مبارک علی ولد طاہر محمد	1-8-38	22-12-77	معرفت چودھری شیر محمد چک نمبر 293/88 پی او تحصیل پاکپتن ضلع ساہیوال
(634)	نور محمد ولد چودھری رحیم بخش	2-10-34	25-5-79	عارف والا تحصیل پاکپتن ضلع ساہیوال
(635)	محمد صدیق ولد علم دین	10-12-42	25-5-79	48.C ماڈل ٹاؤن لاہور
(636)	سید الطاف حسین ولد تصور حسین	8-10-45	24-5-79	محلہ شیش محل P/O بھیرا ضلع

				سرگودھا
(637)	احمد علی ولد برکت علی	16-12-43	3-1-82	شالامار ٹاؤن بیگم پورہ لاہور
(638)	احمد دین ولد محمد دین	13-2-39	1-3-86	چک نمبر 1 دوسا ٹبہ تحصیل چونیاں ضلع لاہور
(639)	نیاز احمد ولد نور احمد	25-3-36	1-3-86	کلہ تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ
(640)	محمد یوسف ولد احمد	10-4-42	6-3-68	معرفت محمد رفیق گوندھ ستھہ مکان نمبر 50 گلی نمبر 19 از طرف نواں کوٹ ملتان روڈ لاہور
(641)	محمد یونس ولد سراج دین	14-9-90	1-6-72	نئی آبادی محمود بوٹی تحصیل و ضلع لاہور
(642)	ناظم علی شاہ ولد جلال شاہ	1-3-42	10-1-73	تحصیل چونیاں ضلع بوچک نمبر 6

بلڈنگ انسپکٹر سکیل نمبر10

(643)	انجم سلیم ولد محمد سلیم	11-9-60	14-9-87	مکان نمبر 4/17 محمد نگر لاہور

اسسٹنٹ ڈائنسمین سکیل نمبر10

(644)	عبدالحمید ولد نصیر محمد	10-3-58	20-5-76	چک نمبر 84 ٹی ڈی اے کروڑ تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ
(645)	بشیر احمد ولد عنایت علی	16-3-41	8-9-76	مکان نمبر 263 گلی اقبال خان مسلم گنج طارق شیخوپورہ
(646)	عبدالعظیم ولد عبدالکریم	15-8-38	10-9-76	مکان نمبر 1 محلہ شکور آباد محمود بوٹی لاہور

ڈیمانسٹرنگ انسپکٹر سکیل نمبر10

(647)	ملک لیاقت علی ولد ملک نصیب علی	3-10-55	16-9-84	منڈی رائیونڈ محلہ خوشت پورہ ضلع لاہور
(648)	عبدالطارق ولد شیخ عبدالسلام	3-5-52	4-1-87	مکان نمبر 35 ہمایوں سٹریٹ اسلام پورہ لاہور

نمبر شمار	نام	ولدیت	تاریخ تقرری	تاریخ پیدائش	پتہ
	ڈرافٹسمین BPS:11				
(1)	محمد سلیم	علی محمد	23-9-76	15-4-44	گلی نمبر 16 مکان نمبر 17 ذھولنوال ملتان روڈ لاہور
(2)	حبیب الرحمن	علی محمد	28-9-76	15-11-54	مکان نمبر 16 گلی نمبر 15 باغبانپورہ لاہور
(3)	نادر حسین	محمد دین	01-11-76	15-6-44	چک چیمبر ڈاکخانہ راندر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات
(4)	ظہور احمد	محمد ابراہیم	01-3-77	4-11-55	از پل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ
(5)	ریاض احمد	محمد صادق	17-11-75	3-2-58	مکان نمبر 56 وارڈ نمبر 6 برکی روڈ شیخوپورہ
(6)	زاہد محمود	محمود احمد	14-1-85	25-10-60	
(7)	فیاض ظہور	ظہور الحق	19-11-85	21-2-55	مکان نمبر B/584 فاروقیہ کالونی والٹن روڈ کینٹ لاہور
(8)	اظہر اسلام	محمد اسلام	23-8-86	22-6-56	مکان نمبر 14 گلی نمبر 2 گوبند رام چھبلن روڈ لاہور
	سیکورٹی آفیسر				
(9)	صوبیدار (ریٹائرڈ) محمد بشیر	کرم داد خان	7-12-85	21-1-40	چک چھمہ کریال ڈاکخانہ سد بوٹ تحصیل ضلع نارووال
	جونیئر اکاؤنٹنٹ				
(10)	محمد انیس بٹ	محمد اقبال بٹ	17-11-75	10-6-55	مکان نمبر F/291 دہلی گیٹ لاہور
(11)	زاہد حسین بخاری	محمد سرور شاہ	30-11-76	31-12-53	کوٹھی حسن شاہ اورنگ آباد تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ
(12)	اسلام الدین	ولی الدین	1-7-84	1-8-43	چک ڈنڈی سرگانہ ڈاکخانہ سردار پور تحصیل کبیر والا ضلع ملتان
(13)	محمد سلیم	غلام محمد	1-7-84	5-1-65	نیلم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

(14)	شاہد علی	شکر دین	9-4-89	12-2-64	11 - عبدالرحمن سٹریٹ کوٹ رادھا کشن ضلع قصور
(15)	سید سعید اختر	سید آغا حسین زیدی	18-6-78	14-2-57	کوارٹر نمبر 18 بلاک ذ مومنی روڈ لاہور
(16)	لیاقت علی	محمد علی	24-6-78	15-2-54	ڈاکخانہ نور پور ورکاں ضلع شیخوپورہ
(17)	عبدالعزیز	محمد خان	25-6-88	19-12-56	ڈھولن چک نمبر 7 ہتوکی تحصیل چونیاں ضلع قصور
(18)	ایس ایم غضنفر	سردار علی شاہ	28-6-80	21-12-56	مکان نمبر 179 بلاک 13B/C ٹاؤن شپ لاہور
(19)	محمد علی	سید امتیاز احمد	31-3-81	25-2-60	11 - گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(20)	محمد ہارون	فتح محمد خان	4-4-81	10-3-56	مکان نمبر 25-D 34 کوچہ شمسی ایم او خان لوہاری گیٹ لاہور
(21)	محمد حنیف باجوہ	محمد دین باجوہ	28-7-82	31-3-50	مکان نمبر 25-A گلی نمبر 3 بنک کالونی سمن آباد لاہور

(اسسٹنٹ BPS.II)

(22)	لیق احمد	حافظ صغیر احمد	27-7-76	13-7-44	گلی نمبر 3 داتا نگر بادامی باغ لاہور
(23)	بابر جاوید بٹ	محمد رفیق بٹ	24-10-82	12-12-58	690 ہما بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(24)	محمد شفیق ایاز	مہر دین	28-2-76	9-9-55	مکان 279.AA کوچہ کوشیاں لوہاری گیٹ لاہور
(25)	فضل حسین شاہ	فیروز دین	1-7-84	21-1-48	مکان 1531-A محلہ مستان بھائی گیٹ لاہور
(26)	محمد اشرف	عبدالحق	1-7-84	1-10-48	کوٹ امیر علی شاہ اوکاڑہ
(27)	محمد صادق بھٹی	سردار محمد	1-7-84	21-1-50	158 فیروز پور روڈ اچھرہ لاہور
(28)	سہیل اسلم	محمد اسلم دسیر	1-7-84	25-9-52	22/C شاد باغ لاہور
(29)	محمد اکرام	فضل محمد	1-7-84	2-4-55	457-N سمن آباد لاہور
(30)	محمد اقبال	سردار خان	1-7-84	11-5-56	مکان نمبر 205 مجاہد آباد مغلپورہ لاہور

(31)	محمد خالد	مرزا عنایت بیگ	1-7-84	3-9-56	40/A ایل ڈی اے کالونی سمن آباد لاہور
(32)	سید طاہر حسین	ظہور الحق	22-2-86	10-1-61	مکان نمبر 16 قریشی سٹریٹ نمبر 44 سانده کلاں
(33)	پرویز نسیم	محمد نسیم خان	10-1-75	16-3-48	ایل ڈی اے کالونی سمن آباد لاہور
(34)	احتشام حیدر	سید احمد	25-7-75	3-6-53	676 ہما بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(35)	خالد سعید ملک	خورشید احمد	22-2-75	20-9-14	12-5-19 گوہر شاہ روڈ گجر پورہ لاہور
(36)	محمد سعید	سراج دین	23-10-75	22-5-57	ایل ڈی اے کوارٹر ہما بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(37)	سعید محمود بٹ	کریم بخش بٹ	31-5-86	2-9-61	مکان نمبر 1447II محلہ چھل پیاں موچی گیٹ
(38)	محمد جہانگیر	تاج دین	23-7-86	9-9-60	مکان نمبر 3 گلی نمبر 16 آنت سٹریٹ محلہ دارالنٹا بازار لاہور
(39)	محمد اسلم	احمد بخش	30-10-86	6-10-61	ایل ڈی اے کوارٹر ہما بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(40)	مستنصر حسن	ملک محمد اکرم	21-6-87	1-6-63	8 - آل مدینہ سٹریٹ انفنٹری روڈ لاہور
(41)	عقیل اکرم	ملک محمد اکرم	21-6-87	13-6-63	مکان نمبر 62 فاروق روڈ اچھرہ لاہور
(42)	مدثر مجید	عبدالمجید	6-7-87	10-12-65	مکان نمبر 12 گلی نمبر 5 عامر روڈ محلہ بلال گنج لاہور
(43)	فاروق تیمور بیگ	برجیس احمد بیگ	15-7-87	6-2-64	مکان نمبر 11/B.B ٹاؤن شپ لاہور
(44)	انور مہتاب	محمد عثمان	19-7-87	1-3-60	137 ریلوے روڈ لاہور
(45)	ریان اکبر	محمد اکبر	25-8-87	12-8-54	64- رسول پارک لاہور -16
(46)	اصغر علی	معراج دین	12-9-87	15-5-59	127-128 ہما بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(47)	محمود احمد	عبدالعزیز	14-11-75	15-2-52	آبادی چاہ بسم اللہ ڈھونوال ملتان روڈ لاہور
(48)	عبدالمجید	محمد صدیق	14-11-75	1-2-55	پلاٹ نمبر 19 تحصیل بکھر ضلع میانوالی

(49)	تاج محمد خیالی	عبدالرحمن	14-11-75	2-3-56	کوارٹرز نمبر 74 بلاک نمبر 4 ٹاؤن شپ لاہور
(50)	محمد رشید	محمد رفیق	25-6-87	1-9-62	مکان نمبر 69 سلطان سٹریٹ ابدالی روڈ اسلام پورہ لاہور
(51)	محمد افضل	عبدالغنی	14-11-75	16-2-54	چونگی ملتان روڈ لاہور
(52)	محمد شہزاد اختر	سراجدین	27-8-90	3-11-64	مکان نمبر 26 پریم گلی نمبر 13 دل محمد روڈ

سب انجینئر (BPS-11)

(53)	سید پرویز رشید	خورشید علی	18-9-76	4-12-54	مقصود پارک بند روڈ دھولن وال لاہور
(54)	اکرام اللہ خان نیازی	غلام محمد	3-9-76	5-4-56	ایل ڈی اے کوارٹر بنا بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(55)	احسان الٰہی	محمد رفیق	8-9-76	1-10-56	309 سمن آباد لاہور
(56)	ریاض احمد اعوان	خوشی محمد	9-9-76	30-5-56	مکان نمبر P-7 ابھرنگ پولیشن لاہور
(57)	نور محمد	غلام حسین	10-9-76	1-3-54	جلال والا محمد شاہ روڈ فیصل آباد
(58)	طارق حسین	مقیم الدین	14-9-76	1-11-53	مکان نمبر 3 گلی نمبر 3 داتا نگر بادامی باغ لاہور
(59)	محمد رفیق	غلام قادر	28-9-76	12-4-49	پنڈی نجیاں ڈاکخانہ نورنگ آباد تحصیل سیالکوٹ
(60)	محمد رضا علی شاہ	ریاض الحسن	28-9-76	31-5-54	282 جہاں زیب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(61)	ظفر نعیم	سید محمد	28-9-76	31-5-54	11- بخاری مارکیٹ وحدت ٹاؤن روڈ لاہور
(62)	محمد اکرم	شبیر احمد	28-9-76	10-3-55	مکان نمبر 3 گلی نمبر 5 رام گڑھ مغل پورہ لاہور
(63)	آصف حبیب قریشی	حبیب اللہ	28-9-76	1-1-56	مکان نمبر 2 شام نگر چوبرجی لاہور
(64)	محمد سعید	سردار علی کھوکھر	29-9-76	12-9-50	مکان نمبر 4 گلی نمبر 11 سنت نگر لاہور
(65)	محمد یونس ڈار	شاہ دین ڈار	30-9-76	20-12-54	309/C محلہ ترانی ضلع گوجرانوالہ

(66)	غلام رسول	شاہ محمد	1-10-76	3-70-54	4۔ داتا نگر بادامی باغ لاہور
(67)	محمد الفت	غلام رسول	10-8-76	25-12-52	احاطہ گوپال لاہور

سب انجینئر BS-11

(68)	محمد افضل تارڑ	محمد شفیع	4-10-76	25-12-52	فلیٹ نمبر 2-B-2 چناب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(69)	محمد لطیف	جلال دین	1-10-76		34۔ کرشل بلڈنگ شارع قائد اعظم لاہور
(70)	وقار اقبال	محمد اقبال	2-10-76		ایل ڈی اے کوارٹر گلشن راوی لاہور
(71)	طاہر شبیر بلوچ	غلام شبیر	2-10-76		177/S اسٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا
(72)	منشار اشرف	محمد شریف	2-10-76		161 علامہ اقبال روڈ لاہور
(73)	عبدالغنی	مراد علی	4-10-76		4/13 وحدت کالونی لاہور
(74)	شہباز احمد	احمد دین	4-10-76		مکان نمبر 1 گلی نمبر 14 داتا نگر بادامی باغ لاہور
(75)	عبدالحمید جوہر	محمد دین	5-10-76		چک نمبر 291/JB ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع فیصل آباد
(76)	محمد اعجاز کوثر	محمد ابراہیم	20-6-77		پیر محل ضلع فیصل آباد
(77)	محمد شبیر	محمد رمضان	21-6-77		سنت نگر لاہور
(78)	محمد سلیم اختر	فقیر محمد	23-6-77		معرفت فقیر احمد سٹیشن ماسٹر پاکستان ریلوے
(79)	محمد مسعود احمد خان	ظہیر احمد خان	27-6-77		داود چک تحصیل ضلع سیالکوٹ
(80)	اختر عابد حسین	محمد صادق	13-5-78		محلہ بابی پورہ عابد نگر کیمبر سٹریٹ سیالکوٹ
(81)	یونس الٰہی	شفاعت الٰہی	2-5-79		لاج پن نگر گلی نمبر 6 شاہدرہ لاہور
(82)	محمد ظہیر	رحمت علی	27-6-79		مکان نمبر 21 گلی نمبر 42B مقبول پارک لاہور
(83)	عرفان بیگ	محمد یاسین بیگ	27-6-79		ایل ڈی اے کوارٹر 689 بھا بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(84)	فاروق احمد	نذیر حسین	27-6-79		B۔ زمانہ پارک مکان نمبر 2 اچھرہ لاہور

(85)	محمد عارف	محمد نذر	28-6-79	مکان نمبر 59 گلی نمبر 55 مزنگ لاہور
(86)	شفیق احمد	فیض احمد	28-6-79	مکان نمبر 5 گلی غرب 3D شاہدرہ اسٹیشن عزیز کالونی لاہور
(87)	محمد مظفر احمد	نظام الدین	28-6-79	صدیق سٹریٹ رستم پارک ملتان روڈ لاہور
(88)	محمود اختر	محمد حنیف	28-6-79	بی روڈ شاہدرہ لاہور
(89)	رانا محمود اکرام	محمد اکرام رانا	28-6-79	ٹرسٹ کالونی جنک نگر سمن آباد لاہور
(90)	محمد دین	علی محمد	2-7-79	گلی نمبر 11 پارک PWD کالونی وحدت روڈ لاہور
(91)	سلیم مبارک زیدی	توقیر عباس زیدی	2-7-79	مکان نمبر 39 گلی نمبر 62 اسلام پورہ لاہور
(92)	محمد اعجاز	محمد عبداللہ	2-7-79	317/A/3 گلبرگ لاہور
(93)	محمد ظفر اقبال	محمد سعید قریشی	2-7-79	مکان نمبر 136 گلی نمبر 8 نیو شالیمار روڈ ایل ڈی اے کوارٹر نمبر 581 بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(94)	عبدالرشید	عنایت اللہ	3-7-79	چک مقرران تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
(95)	محمد ارشد	محمد اشرف	3-7-79	جڑانوالہ ضلع فیصل آباد
(96)	محمد زکریا نور	عطا الٰہی	3-7-79	مکان نمبر 2 اکبر سٹریٹ برنی روڈ گڑھی شاہو لاہور
(97)	اسلم حیات	فضل محمد	3-7-79	چک نمبر 159/G.B تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع فیصل آباد
(98)	اشتیاق احمد	محمد اسلم	4-7-79	مکان نمبر 136 گلی نمبر 8 نیو شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور
(99)	مشتاق احمد	عبدالستار	4-7-79	مکان نمبر E-91 لاہور چھاؤنی
(100)	مغیث الدین	بدرالدین	13-8-79	F/2281 بزرگ شاہ سٹریٹ دھلی گیٹ لاہور
(101)	منیا حسین	محمد رفیق	24-6-80	بلال گنج لاہور
(102)	محمد اشرف	جہان خان	24-6-80	چک نمبر 320/G.B جڑانوالہ ضلع فیصل آباد

(103)	مراد علی	نور محمد	26-6-80	چک نمبر 4 بھگوان پور تحصیل منگلانہ ضلع شیخوپورہ
(104)	سرفراز احمد	غلام نبی	26-6-80	مکان نمبر 7 گلی نمبر 30 سلطان پورہ لاہور
(105)	احمد حسین	محمد اسماعیل	26-6-80	محلہ رسول نگر شیخوپورہ
(106)	شیخ رضوان	محمد یحییٰ قادری	25-8-80	کاشانہ میدری چاند دی نمبر 4 شاہ پور ملتان روڈ لاہور
(107)	انعام الدین	رشید الدین	1-7-84	مکان نمبر 2 گلی نمبر 5 نسیم پارک انصاری روڈ لاہور
(108)	زاہد لطیف بھٹی	محمد لطیف بھٹی	1-7-84	مکان نمبر 17 گلی نمبر 5 توحید آباد راوی روڈ لاہور
(109)	فرمان علی	محمد حنیف	1-7-84	چک گوجرہ تحصیل و ضلع سیالکوٹ
(110)	سہیل ممتاز علوی	محمد ممتاز علوی	15-8-84	توحید پارک محمدی سٹریٹ ملتان
(111)	بشارت محمود	عنایت علی	28-12-84	مدنی محلہ مصطفےٰ آباد لاہور۔13
(112)	خالد رفیق	محمد رفیق	20-3-86	2-12 گلی نمبر 16 عزیز روڈ مصری شاہ لاہور
(113)	آغا سلیم دورانی	آغا محمد اسماعیل دورانی	20-4-86	99 ۔ ریلوے روڈ لاہور
(114)	عرفان سہیل	بشارت حسین	9-7-86	119 ہما بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(115)	ممتاز احمد بھٹی	اللہ بخش	9-10-86	محلہ مدن شاہ وارڈ نمبر 7 ضلع جھنگ
(116)	محمد یوسف آزاد	عبدالجبار	22-11-86	103 علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(117)	جہانگیر سلطان اعوان	میاں اکبر علی اعوان	30-11-86	8/16 بی نگر گڑھی شاہو لاہور
(118)	محمد ریاض اختر	جیون خان	16-12-86	E.140/5C فردوس پارک جنرل ہسپتال لاہور
(119)	محمد اویس اطہر	محمد امین	2-2-87	مکان نمبر 4 گلی نمبر 14 عزیز روڈ مصری شاہ لاہور

(120)	مسٹر خالد فاروق خان	بی اے خان	4-3-87	264 کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(121)	محمد مشتاق	حسن دین	12-5-87	گلی نمبر 13 - 63/C شادمان قائداعظم لاہور
(122)	ملک محمد شہزاد مقصود	ملک محمد شفیع	4-7-87	31 عمر کالونی افغری روڈ مصطفےٰ آباد لاہور
(123)	ذوالفقار علی	محمد شفیع	10-9-87	183/10 محلہ پاکستان جلال پور جٹاں ضلع گجرات
(124)	محمد فاضل	معراجدین	5-12-87	34 حق نواز روڈ باغبانپورہ لاہور
(125)	محمد اشرف علی ہاشمی	محمد ولی عالم	15-12-87	مکان نمبر 1 گروماٹلک سٹریٹ نمبر 21 گوالمنڈی لاہور
(126)	ساجد رشید	رشید احمد	10-1-88	37/100 عالم گیر روڈ لاہور
(127)	سہیل اسلم	محمد اسلم رانا	10-2-88	کوٹھی نمبر 259 میری روڈ حسن ٹاؤن ملتان روڈ لاہور
(128)	محمد افضل	محمد انور	16-2-88	مکان نمبر 16 گلی نمبر 7 تاج پورہ لاہور
(129)	داود احمد بٹ	عبدالغنی	17-2-88	D-478 فیصل ٹاؤن لاہور
(130)	سید قمر عباس	سید نذر عباس	17-2-88	50 لیک روڈ انارکلی لاہور
(131)	محمد بخش قیصر	علی محمد	17-2-88	مکان نمبر 585 میاں میر کالونی لاہور
(132)	زاہد حسین قریشی	مقیم الدین قریشی	17-2-88	مکان نمبر 3 گلی نمبر 3 داتا نگر باداامی باغ لاہور
(133)	محمد سلیم اقبال	محمد عبداللہ	17-2-88	مکان نمبر 2 گلی نمبر 46 عزیز سٹریٹ شاہدرہ لاہور
(134)	شبیر حسین	محمد منیر	17-2-88	482 عمر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(135)	محمد شفیق	عبداللطیف	20-4-88	مکان نمبر 4 صدیق اکبر علی 61/FS شاد باغ لاہور
(136)	عاصم علی خان	نسیم داد خان	18-9-8	261 اسمٰعیلی سٹریٹ ضلع شیخوپورہ
(137)	محمد شفقت	غلام فرید	18-9-88	331-B/Bi لاہور شہر
(138)	امجد نذیر	نذیر احمد	20-7-89	مکان نمبر 9 گلی نمبر 37 دیوسماج روڈ لاہور
(139)	جہانگیر خان	شیر محمد	26-9-89	14/D سلطان احمد روڈ اچھرہ لاہور

(140)	کاشف دورانی	دورانی خان	4-10-89	247/B نیو ٹمپل روڈ مغلپورہ لاہور
(141)	مختار احمد	محمد شریف	3-12-89	مکان نمبر 10 مین بازار گوپال نگر لاہور
(142)	اکمل خان نیازی	اسلم خان نیازی	9-12-89	مکان نمبر E-2 گلی نمبر 35A مصطفےٰ آباد لاہور
(143)	منظور احمد	غلام محمد	13-12-89	مکان نمبر 11-B گلی نمبر 27 کمال پارک گلبرگ III لاہور
(144)	منیر الحق	میاں غلام علی	6-8-76	9F بلاک مین گلشن راوی لاہور
(145)	عبدالوحید	عبدالحمید	4-1-90	مکان نمبر 10 گلی نمبر 23 مصطفےٰ آباد لاہور
(146)	آفتاب سلطان	صابر حسین	4-1-90	چک کوال تحصیل حافظ ضلع گوجرانوالہ
(147)	شاہد نذیر	نذیر احمد	4-1-90	مکان نمبر 2 گلی نمبر 45 مصطفےٰ آباد لاہور
(148)	توقیر احمد ناصر بھٹی	ظہیر احمد ناصر بھٹی	4-1-90	مکان نمبر 12/C گلی نمبر 62 مصطفےٰ آباد لاہور
(149)	حافظ محمد مصدق	محمد اسلم	7-1-90	540 کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(150)	ولایت خان	محمد حسین خان	17-1-90	برکت سٹریٹ اچھرہ لاہور
(151)	محمد خالد خان	نذر محمد خان	9-4-90	KBSC گول مارکیٹ ناظم آباد
(152)	فیاض صابر	محمد اعجاز بٹ	3-5-90	مکان نمبر 15 گلی نمبر A-61 رسول سٹریٹ جناح باغ لاہور
(153)	محمود اکبر قریشی	محمد اکبر قریشی	22-5-90	192/M گلبرگ III لاہور
(154)	محمد اعظم ملک	عبدالوحید ملک	9-7-90	مکان نمبر 135 گلی نمبر 6 ریلوے روڈ اچھرہ لاہور
(155)	محمد ابراہیم	اللہ دتہ	27-9-90	اقبال پورہ حاجی پارک سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ
(156)	عامر رشید	عبدالرشید	13-12-90	مکان نمبر 3 گلی نمبر 10 نسبت روڈ لاہور

کاتب BP:12

(157)	کاظم آزاد	محمد اعظم	7-2-89	1/5 کوٹ عبداللہ شاہ مزنگ لاہور

چوہدری تحسین PB: 12

ڈرافٹسمین BP-12

(158)	محمد اسلم چودھری	محمد شفیع	23-12-75	مکان نمبر 327 گلی نمبر 108 صدر بازار لاہور کینٹ
(159)	انجم حفیظ میر	عبدالحفیظ میر	10-2-76	مصری شاہ لاہور 46 نسیم بیگ گلی نمبر
(160)	محمد انور	نیک محمد	25-5-76	235-E رحمان پور کالونی لاہور
(161)	جہانگیر حسین	محمد طفیل	1-7-80	بلاک نمبر 73-B گلی نمبر 48 ندیم شہید روڈ گلاب کالونی سمن آباد لاہور
(162)	عزت علی	اللہ دتہ	5-7-80	بلاپور تحصیل و ضلع لاہور
(163)	مسعود الدین احمد	محمد دین	26-1-81	تاج منزل بنک کالونی قریشی سٹریٹ سمن آباد
(164)	سید فرحت وسیم علی	صادق علی	18-9-76	مکان نمبر 25 سٹریٹ نمبر 2 چوہان روڈ اسلام پورہ لاہور
(165)	محمد قاسم خان	عبدالحمید خان	31-8-83	مکان نمبر 11 گلی نمبر 11 رحمان پورہ لاہور

سٹینوگرافر BP-12

(166)	مس ریحانہ اسحاق	محمد اسحاق	10-9-76	ایل ڈی اے کوارٹر ہما بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(167)	مظہر الٰہی	فضل الٰہی	8-5-78	H-227 کوچہ پردین کلاں موچی گیٹ لاہور
(168)	فیض رسول	غلام رسول	8-5-78	مکان نمبر 11 گلی نمبر 30 دیو سماج روڈ لاہور
(169)	صابر حسین	عبدالرحمن	8-5-78	مکان نمبر 5 گلی نمبر 5 سوڈی وال کوارٹر صدیق کالونی ملتان روڈ لاہور
(170)	طالب حسین	محمد شریف	15-5-78	احمد پارک جیا موسیٰ لاہور
(171)	رحمان حسین	خواجہ محمد یعقوب	1-4-79	مکان نمبر 38 فاروقیہ کالونی ملتان روڈ لاہور
(172)	غلام نبی	غلام رسول	5-4-79	مری رام روڈ بلڈنگ مہار ناظم کرشن نگر لاہور
(173)	محمد علی نعیم	سردار علی	9-4-79	فلیٹ نمبر 21B1 بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

(174)	محمد اکرم بھٹی	نذر خان	20-5-79	طفیل شاہی شہید روڈ اچھرہ لاہور
(175)	عزمل قدیر	عبداللطیف	27-5-79	904/5 سبزہ زار سکیم لاہور
(176)	رضا حسین نقوی	آغا علی شاہ	18-6-80	چونگی امر سدھو لیر نزد پور روڈ لاہور
(177)	غلام نبی ساجد	عبدالغفور	19-6-80	ایل ڈی اے کوارٹر گلشن راوی لاہور
(178)	محمد شاہد خان	محمد نعیم خان	22-6-80	مکان نمبر 1 میر گلی نمبر 49 اسلام پور

نمبر شمار	نام	ولدیت	تاریخ تقرری	عہدہ	پتہ
					شیڈیولڈ گرافر BP:12
(179)	اکبر علی	محمد شفیع	24-6-80		288 سٹرب کالونی بادامی باغ لاہور
(180)	سعید پرویز صدیقی	منیر حسین صدیقی	20-7-80		اردو بازار گوجرانوالہ
(181)	محمد یوسف چیمہ	ہدایت اللہ	24-12-80		مکان نمبر 6 گلی نمبر 25 صدیق پارک ٹیپو سلطان روڈ نیو مزنگ لاہور
(182)	محمد نعیم	محمد ابراہیم	4-3-82		مکان نمبر 5 طارق سٹریٹ انارکلی لاہور
(183)	غلام شبیر	غلام سرور	25-3-83		چک زمان ضلع راولپنڈی
(184)	محمد مبین بھٹی	جمال الدین بھٹی	25-8-83		ریلوے گیٹ نمبر 7 جمیل پورہ لاہور
(185)	محمد نواز	غلام رسول	28-8-83		مکان نمبر 13 گلی نمبر 86 محلہ کالا برج باغبانپورہ لاہور
(186)	ناصر حسین	دلاور حسین	1-10-83		مکان نمبر 19/A فیصل گنج ملتان روڈ لاہور
(187)	نذیر احمد	فتح محمد	1-7-84		چک نمبر 322/JB تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع فیصل آباد
(188)	محمد عاشق	امانت علی	20-8-84		مکان نمبر 32 گلی نمبر 157 مقبول روڈ اچھرہ لاہور
(189)	ہارون شیو	رشید کامل	10-1-85		مکان نمبر 139/D پونچھ ہاؤس ملتان روڈ لاہور
(190)	[illegible]	نثار احمد	2-3-85		مکان نمبر 11 گلی نمبر 6 [illegible]

(191)	خالد پرویز	ملک عبدالحمید	85-6-16	جامعہ مسجد فیض باغ لاہور مکان نمبر 153 گلی نمبر 5 گلستان کالونی مصطفےٰ آباد لاہور
(192)	مامون ایجاز	اللہ رکھا	89-12-15	فیروز پور روڈ لاہور
(193)	خالد اقبال بٹ	علی محمد بٹ	87-10-3	کوثر نمبر 12 مین بازار قصورہ پورہ رادی روڈ لاہور
(194)	ارشد پرویز	جعفر عثمان	87-10-3	مکان نمبر 11 گلی نمبر 3 فاروقیہ کالونی سوڈی وال کوثر ملتان روڈ لاہور
(195)	محمد نسیم	محمد سلیم	87-10-3	کوٹ رو بن دین بستی مینٹوک ضلع قصور
(196)	مظہر مقصود بٹ	محمد شفیع بٹ	87-10-11	84 اندرون موچی گیٹ لوہاری لاہور
(197)	ارشد علی زرگر	محمد حسین	87-10-11	معرفت علی اکبر زرگر محلہ قیصر گنج شاد باغ لاہور
(198)	شکیل احمد	عبدالغفور	87-10-11	مکان نمبر 28 داتا پارک بی ٹی روڈ لاہور
(199)	شبیر احمد اعوان	صاحب داد خان	88-4-5	مکان نمبر 610 گلی نمبر 50 کوتوالی محلہ صدر بازار لاہور کینٹ
(200)	جاوید اقبال	نذیر احمد	88-4-3	مکان نمبر 4/B گلی نمبر 5-R توحید پارک ملتان روڈ لاہور
(201)	محبوب ربانی ملک	ملک محمد رمضان	88-10-29	114/C گلبرگ لاہور
(202)	محمد معظم خان	اسلم خان	89-8-3	10- دھنی رام روڈ لاہور

کرمل ہیڈ ڈرافٹسمین BP:13

(203)	حبیب اختر	محمود الحسن اختر	78-11-1	احسان منزل سٹریٹ نمبر 30 گنج پورہ لاہور
(204)	اختر حسین	اصغر علی	79-6-5	42/5 ایم ای ایس کالونی شاہی روڈ لاہور

سینئر ڈرافٹسمین BP:13

(205)	ایجاز احمد	نذیر احمد	84-7-1	89-A عالمگیر سٹریٹ اسلامیہ

(206)	عبدالمالک	عبدالرشید	1-7-84	پارک لاہور مکان نمبر 14/8 شمع روڈ اچھرہ لاہور

ڈاٹا انٹری آپریٹر BP:15

(207)	ملک وسیم احمد	ملک محمد زمان	5-4-79	4/A ایل ڈی اے کالونی سمن آباد لاہور
(208)	مس شہناز اختر	ملک فیروز دین	9-2-89	مکان نمبر 2 بلاک نمبر 3 راجگڑھ روڈ لاہور
(209)	داؤد نذیر	میاں نذیر احمد	21-4-90	مکان نمبر 7 بدر سٹریٹ نمبر 1 شاہواری مغل پورہ لاہور
(210)	صفدر منصور	محمد افضل	1-7-90	سی ۔ کرم آباد سٹریٹ وحدت روڈ لاہور
(211)	وسیم امین	محمد امین	20-10-90	مکان نمبر 2-A گلی نمبر 13 مسلم روڈ لاہور
(212)	غلام انور	غلام محمد	23-10-90	مکان نمبر 79-A گلی نمبر 3 بھٹہ والی مجاہد مغل پورہ لاہور
(213)	محمد ایوب	عبدالرشید	28-10-90	وارڈ نمبر 8 گورنمنٹ محمدیہ ہائی سکول گرین مارکیٹ لاہور
(214)	چودھری محمد اقبال	ظہیر احمد	28-10-90	324-G گلشن راوی لاہور

سٹینو گرافر

(215)	سید مظہر حسین	سید ناصر حسین	8-5-76	چاہ میراں بخاری منزل نمبر 71 نیو شاد باغ لاہور
(216)	نذیر احمد	محمد صادق	3-6-76	گل باد کالونی درس بڑے میاں مغلپورہ لاہور
(217)	محمد نسیم اختر	غلام رسول	9-6-76	چک نمبر 2-11 /31 تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال
(218)	لیاقت علی	محمد حسین	10-6-76	مکان نمبر 7 چوک بدرالدین مزنگ لاہور

سٹینو گرافر BP:15

سٹینو گرافر PB: 15

(219)	سید یار و عباس	سید ظفر عباس	28-8-76	قریشی سٹریٹ ملک کالونی سمن آباد لاہور

(220)	کرم دین جاوید	نواب دین	24-5-79		چک ویر سنگھ والا ڈاکخانہ گیلن والا چونیاں ضلع قصور
(221)	شفیق احمد	خلیل احمد	9-3-76		تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
(222)	محمد عمر بٹ	محمد نذیر بٹ	15-10-76		مکان نمبر 3-B سٹریٹ نمبر 28 نیو گلوبی شاہدرہ لاہور
(223)	محمد حنیف	عبدالحمید	4-11-76		مکان نمبر 15 عالم سٹریٹ نمبر 17 چاہ میراں لاہور
(224)	نصیر احمد	محمد اسحاق	13-12-76		108 نواں کوٹ سمن آباد لاہور
(225)	محمد رفیق	حسین احمد	20-10-76		سرداں کلاں تحصیل و ضلع قصور
(226)	نصیر احمد	ظہیر احمد	24-10-76		ہما بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(227)	نوازش علی	دلاور خان	5-3-76		58 نیشنل پارک کوچہ سانده روڈ لاہور
(228)	شہباز خان	سردار خان	31-3-77		564 - رضا بلاک اقبال ٹاؤن لاہور
(229)	عبدالحفیظ فوٹو گرافر PB: 15	نور محمد	1-7-84		ابراہیم سٹریٹ رحمان پورہ لاہور
(230)	سجاد احمد	محمد الٰہی	15-10-84		مکان نمبر 56 قریشی سٹریٹ نمبر 33 گلبرگ روڈ لاہور
(231)	بشریٰ سلطانہ	ظہیر احمد	1-4-90	پیگل اسسٹنٹ PS-16	16 - مرزا سٹریٹ شام نگر چوبرجی لاہور
(332)	فضل حسین	محمد حسین	13-2-79	ریسنٹ آفیسر BS-16	تحصیل گکھر خان ضلع راولپنڈی
(233)	عبدالصمد خان	خان احمد خان	11-1-84	آڈیٹر BS-16	41-YXa ہوسٹل مال لاہور
(234)	محمد ثناء اللہ	محمد ظہیر بٹ	11-2-89	ڈاٹا کنٹرول سپروائزر BS-16	معرفت محمد ظہیر بٹ ٹوشل ویلفیئر ہسپتال لاہور
(235)	اشفاق احمد	محمد عاشق	11-2-89		مکان نمبر 24/3 محلہ کوٹ خادم سنگھ مغل مارکیٹ رائے ونڈ لاہور
(236)	طاہر منیر خان	منیر احمد خان	23-10-90		6/32 مخی محلہ سنت نگر لاہور
(237)	نصرت شہباز	شہباز علی	1-11-90		520 نیلم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

پی اے BS:16

(238)	اختر علی	جاوید علی	17-10-73	10 شیش محل روڈ لاہور
(239)	جاوید اختر	عبدالوحد	13-9-75	33.A ٹرسٹ کالونی سمن آباد لاہور
(240)	گلزار ابراہیم	عبدالمجید	1-7-84	ایل ڈی اے 652 ہما بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(241)	محمد اقبال شاہ	شیر محمد	1-7-84	قلعہ ٹاؤن وارڈ نمبر 7 ضلع قصور
(242)	محمد یاسین	میاں جلال دین	6-5-78	مکان نمبر 28 گلی نمبر 127 چراغ دین روڈ مزنگ لاہور
(243)	جان نعیمی	پیٹر	29-1-75	مکان نمبر4 گوالمنڈی پیر گوھی شاہو لاہور
(244)	غلام حسین	فیروز دین	9-2-76	چک نمبر 60.5/B بورے والا ضلع ساہیوال
(245)	محمد سرفراز	ملک عمر حیات	23-2-76	ایل ڈی اے کوٹر علامہ اقبال ٹاؤن 571 ہما بلاک لاہور
(246)	محمد سرور	عبدالحمید	19-3-76	پسرور ضلع سیالکوٹ
(247)	غلام مرتضےٰ	محمد بشیر	24-3-76	مکان نمبر 19 منڈ ڈس گلی نمبر 77 گوالمنڈی لاہور
(248)	حافظ برکت علی	علی شیر	26-3-76	چک نمبر 90.JB ضلع فیصل آباد

سینئر اکاؤنٹنٹ

BA.No

(249)	محمد اشرف	محمد حسین	29-1-77	چک نمبر 57J/B تحصیل و ضلع فیصل آباد
(250)	ہارون الرشید	عبدالشکور	18-8-85	چناب بلاک ایل ڈی اے فلیٹ نمبر 117 B/S علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(251)	محمد عرفان انصاری	محمد یونس	11-10-86	40 شباب کالونی ٹمپل روڈ لاہور
(252)	محمد ندیم گلو	محمد بشیر	11-10-86	مکان نمبر 22 گلی نمبر 7 بیڈن روڈ لاہور

(253)	شفقت عمیر	محمد عمیر	25-2-76		مکان نمبر 2 اعظم سٹریٹ گلہ گجر سنگھ لاہور
(254)	آفتاب مجید	عبدالمجید	18-2-89		103 ظفر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(255)	عبدالشفیق احمد	میاں غلام علی	4-2-77		2- گردوارہ سٹریٹ نمبر 100 زیلدار روڈ اچھرہ لاہور
(256)	اقبال حیدر کاظمی	رشید احمد شاہ	28-8-74		24 K ریوار گارڈن لاہور
(257)	محمد سعید نیازی	حاجی مہر دین	10-2-76		مکان نمبر 2 جامع مسجد بابو صابو بند روڈ لاہور
(258)	سید امتیاز قطب	سید نذیر قطب	26-12-75	آرکٹکٹ BS.16	138.C رحمان پورہ کالونی لاہور
	سب انجینئر BS.16				
(259)	رشید خان	برکت علی خان	22-10-75		مکان نمبر 14 زاہد گلی نمبر 2 سانده خورد لاہور
(260)	محمد داؤد خان	حاکم علی	22-10-75		کمبوہ کالونی بند روڈ لاہور
(261)	محمد سلطان	دوست محمد	22-10-75		مکان نمبر 8 - 7 امین پارک گارڈن ٹاؤن لاہور
(262)	محمد اسلم پرویز	کمی محمد	29-10-75		عمر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(263)	اقبال حسین	عطا محمد	5-11-75		6/26 سوڈیوال کوثر ملتان روڈ لاہور
(264)	محمد اسلم حیات	رائے لال خان	28-1-76		خاور منزل رسول پورہ اچھرہ لاہور
(265)	زاہد حمید	عبدالحمید	28-1-76		28/O وحدت کالونی لاہور
(266)	محمد رشید نعیم	عبدالعزیز	28-1-76		24- سرائے کوٹلے گلبرگ لاہور
(267)	فرخ سعید	محمد انور	30-1-76		7/8 نیو ریلوے کالونی لاہور
(268)	مظہر احمد خان	نذیر احمد خان	19-6-76		نیازی اینڈ کمپنی 45 دی مال لاہور
(269)	جاوید طارق مرزا	محمد دین	19-6-76		رحیم روڈ معرفت سیٹھ محمد حسن کوارٹر نمبر 2 مصری شاہ لاہور

(270)	منظور احمد	غلام رسول	21-6-76	E/241 حسین آباد لاہور کینٹ
(271)	عبدالماجد طارق	عبدالکریم	21-6-76	77 بلال پارک شام نگر لاہور
(272)	سرفراز انور بیگ	خدادا بیگ	21-6-76	احاطہ مرزا اعظم بیگ صدر بازار لاہور کینٹ
(273)	محمد مقصود احمد	محمد صادق	21-6-76	مکان نمبر 15 گلی نمبر 43 قلعہ لچھمن سنگھ لاہور
(274)	محمد رمضان	بابو	21-6-76	ایل ڈی اے کوارٹر ہما بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(275)	اکرام الرحمن	اشفاق الرحمن	21-6-76	لٹن روڈ ارائیں بلڈنگ احاطہ نمبر 3 لاہور
(276)	عبدالعلی حیدر	عبدالکریم	21-6-76	77- بلال پارک شام نگر لاہور
(277)	محمد زمان	لال خان	22-6-76	چک مرالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
	سب انجینئر BS.16			
(278)	عبدالرشید	اللہ بخش	25-6-76	چک پار ضلع شیخوپورہ
(279)	محمد لطیف	رحمت اللہ	26-6-76	اتحاد کالونی ملتان روڈ لاہور
(280)	آغا عظاوت علی	سلامت علی	1-7-76	نواں کوٹ رستم پارک نیو شالیمار روڈ لاہور
(281)	لیاقت احمد ملک	ظہیر احمد ملک	28-10-75	48- عبدالکریم روڈ قلعہ گوجر سنگھ لاہور قیصر شمیم
(282)	جاوید اختر مرزا	ظفراللہ خان	2-9-76	کنال ریسٹ ہاؤس تحصیل و ضلع قصور
(283)	محمد آصف	محمد انور	2-9-76	جہاں زیب ملک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(284)	رب نواز	مہر محمد یار	2-9-76	16.9 فلیٹ چناب بلاک C علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(285)	محمد خالد چودھری	رحمت علی	2-9-76	36A/B اتحاد کالونی ملتان روڈ لاہور
(286)	جعفر حسین ندیم	محمد شریف	2-9-76	مکان نمبر 5/A گلی نمبر 16 مغلپورہ لاہور

(287)	محمد رفیق	محمد صدیق	2-9-76	ملک سٹریٹ بنک کالونی شاہ فیصل سمن آباد لاہور
(288)	محمد اقبال تارڑ	نذیر احمد	3-9-76	چوبرجی کوٹ ملتان روڈ لاہور
(289)	خالد نعیم	علی احمد	4-9-76	96 ثریا پارک باغبانپورہ لاہور
(290)	طارق بیگ	مرزا محمد اسماعیل	21-6-76	383 نرگس بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
	سیکنڈری سکول ٹیچر PBS.16			
(291)	عذرا توصیف	محمد عبدالحمید	1-7-90	161.A نیو سمن آباد لاہور
(292)	تسنیم مظہر	رشید احمد	〃	448 نظر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(293)	مس ممتاز ظہیر	ایس ظہیر احمد	〃	486 پاک بلاک (135 پاک کالونی) علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(294)	مس درخشندہ شاہین	ایس احسان الحق	〃	269/A نیو مسلم ٹاؤن لاہور
(295)	مس شہوار پروین	کرامت حسین	〃	60c.n سمن آباد لاہور
(296)	مسز ایس آر اختر	محمد اختر	〃	69 بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(297)	مس نسرین طارق	اکرام علی اختر	〃	80.H وحدت کالونی لاہور
(298)	مس نصرہ خانم	غلام رسول	〃	مکان نمبر 11 گلی نمبر 30 دیو سماج روڈ رام سنت نگر لاہور
(299)	مسز انیس کوثر	عبداللطیف	〃	5.X وحدت کالونی لاہور
(300)	مس تسنیم سینی	فضل الدین سینی	〃	42 عثمان بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور
(301)	رونی ملک	ملک محمد رفیع	1-7-90	215 ہما بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(302)	مس فوزیہ شوکت	شوکت علی	〃	مکان نمبر 7 گلی نمبر 2 دیو سماج روڈ سنت نگر لاہور

(303)	مس قمر سلطانہ	موبیدار قریشی	"	A-3/2 جعفریہ کالونی بند روڈ لاہور
(304)	مس منیر جہاں	محمد شعیب	"	667 کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(305)	مس پروین نذیر	نذیر احمد	"	22.B نسرین سٹریٹ گلشن کالونی وحدت کالونی لاہور

ڈرافٹسمین BS.11

(306)	جمیل حسین	مقبول حسین	18-5-77	مکان نمبر 21 گلی نمبر 5 محلہ گنج مزنگ لاہور
(307)	طارق محمود	بشیر احمد	28-10-84	مکان نمبر 212 مبارک سٹریٹ نمبر 93-AS پیر غازی روڈ لاہور

سب انسپیکٹر BP- 11

(308)	اعجاز الحق	بہتاب دین	18-5-77	کوارٹر نمبر 3 بلاک نمبر 17 لوڈھیوال کالونی ملتان روڈ لاہور
(309)	مرزا محمد امین	مرزا غلام دین	1-10-76	محمد پورہ جنتاں باغبانپورہ لاہور
(310)	غلام نبی	فضل دین	1-10-76	کوٹ لکھپت لاہور رور کوٹ قصور
(311)	محمد طفیل ملک	ملک محمد اکرم	29-10-77	42/A صداقت پارک سانده خورد لاہور
(312)	امتیاز حسین	عبدالحی	25-9-90	مکان نمبر 160 گلی نمبر 2 دھوبی گھاٹ فیصل آباد

سرکل ہیڈ ڈرافٹسمین BP: 13

(313)	عنایت اللہ خان	عبدالرحیم	4-12-75	مکان نمبر B-540/A B مزائن بھاٹی گیٹ لاہور

فہرست افسران جو ترقیاتی ادارہ لاہور کے قیام سے تا تاریخ بھرتی کیے گئے

نمبر شمار	نام افسران	عہدہ	عمر	تعلیمی قابلیت	تاریخ تقرری	جائے اقامتی تقرری
(1)	شیخ عبدالرشید	ڈائریکٹر جنرل	15-6-1936	ایم - اے اسوشالوجی ایم -	24-5-1974	نیو بلڈنگ گھوڑے شاہ

				ایس ۔ سی (ٹاؤن پلاننگ)	-	چوک چاہ میراں لاہور
(2)	ثناء اللہ بانکی		1-1-1937	جیوگرافی اور ٹاؤن پلاننگ میں ماسٹر ڈگری	29-5-1988	154 - راوی پارک لاہور
(3)	خواجہ شوکت خیال	ڈائریکٹر (ایم پی)	1-8-1944	بی ایس سی (ٹاؤن پلاننگ) ایم اے (فلاسفی) لوکل ڈیزائن اور رجنل پلاننگ	15-1-1978	217 مین بازار چکوال
(4)	خوشحال خاں	چیف ٹریفک انجینئر (نیپا)	1-7-1945	بی ایس سی (ٹاؤن پلاننگ) ایم ایس سی (ٹرانسپورٹیشن انجینئرنگ اور پلاننگ (یو۔کے)	1-7-1984	مکان نمبر 30 گلی نمبر 31 کنال پارک لاہور
(5)	اشتیاق علی	ڈائریکٹر فنانس	10-4-1941	بی کام ایف۔ سی۔ ایم۔ اے	20-7-1980	ایل ڈی اے ہاؤس نمبر 2 شادمان لاہور
(6)	صدیق الحسن شاہ	ڈائریکٹر انجینئرنگ	15-2-1936	ڈپلوما آف ایسوسی انجینئرنگ	16-4-1977	چک دھوتا پاکپتن
(7)	افضل نذیر	ڈائریکٹر انجینئرنگ	5-11-1946	بی ایس سی (سول) انجینئرنگ	25-7-1975	معرفت سراج الدین اسمٰعیل سٹریٹ رحمان پورہ اچھرہ لاہور
	عبدالستار		15-4-1941	بی ایس سی (الیکٹریک انجینئرنگ		گلشن روڈ ڈاکخانہ لکھوکی لاہور
(9)	محمد سرور		15-4-1944	بی ایس سی	15-7-1975	موضع بھوپال

				(الیکٹریکل انجینئرنگ)		والا تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
(10)	مشتاق احمد		12-4-1948	بی ایس سی (اسول) انجینئرنگ	1-10-1974	کیز - 5 - 125 - سی ضلع ساہیوال
(11)	آصف نبیہ خان		2-2-1948		2-10-1976	73 - جی - گلبرگ III لاہور
(12)	منشاء احمد باجوہ	ڈائریکٹر بارٹیکچر	5-8-1939	ایم ایس سی (بارٹیکچر)	23-10-1976	چک نمبر 162.R.B تحصیل و ضلع فیصل آباد
(13)	عبدالغفور ثاقب	ڈائریکٹر	20-1-1931	بی-اے	22-7-1955	ایل ڈی اے کالونی لاہور
(14)	صادق حسین		10-2-1938	بی-اے	23-1-1958	مکان نمبر 917 لین نمبر 85 صدر بازار لاہور کینٹ
(15)	رفاقت علی سلہریا	ڈپٹی ڈائریکٹر (بارٹیکچر)	1-11-1946	ایم ایس سی (بارٹیکچر)	14-4-1975	کرم شاہ گھر ڈاکخانہ اللہ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ
(16)	ظہیر احمد صدیقی		20-1-1944	بی ایس سی (بارٹیکچر)	25-4-1982	سی - 80 انگوری باغ باغبانپورہ لاہور
(17)	محمد خان خان	ڈپٹی ڈائریکٹر (فنانس)	16-2-1932	میٹرک	12-9-1955	5- ظفر علی روڈ لاہور

(18)	اشرف علی رضوی		25-7-1928	بی اے	7-4-1972	3/118 گی بند گوش گوجرانوالہ
(19)	عقیل احمد	ڈپٹی ڈائریکٹر (ای ڈی پی)	29-9-1953	(ii) بی اے (ii) ایک سال کا کیپٹن سائنس میں گریجوٹ ڈپلمہ	11-12-1988	16- حبیب اللہ روڈ لاہور
(20)	شفیق اے ملک	آرکیٹکٹ	15-4-1944	بی ایس سی (آرکیٹیکچر)	14-4-1985	157 بی گلبرگ III لاہور
(21)	لیاقت یاسین خاں		25-2-1948		24-2-1979	57- ایف گلبرگ II لاہور
(22)	مس نوشابہ روحی خاں	ڈپٹی ڈائریکٹر آڈٹ (ایڈمن)	9-9-1955	ایم اے (سوشل ورکس)	4-9-1978	مکان نمبر 1/38 محلہ داؤد فضل ربوہ
(23)	عرفان علی بھٹی	ڈپٹی ڈائریکٹر	7-1954	ایم ایس سی	20-8-1980	فلیٹ نمبر ایچ 128 منڈی لاہور
(24)	سکوارڈن لیڈر (ریٹائرڈ) عابد نجم	ڈپٹی ڈائریکٹر	8-2-1963	بی اے	11-8-1981	فلیٹ نمبر 21- راؤنڈ ٹاور ایل ڈی اے فلیٹس فیروز پور روڈ لاہور
(25)	میجر (ریٹائرڈ) اعجاز اکرام		4-9-1945			3- ڈی مسلم ٹاؤن لاہور
(26)	شفیع ارشد	ڈپٹی ڈائریکٹر	20-1-1943	ایم اے ایل ایل بی ڈی ایل ایل	2-8-1978	58- شادمان II لاہور
(27)	احمد عزیز		24-8-1949	بی اے ایل ایل	29-7-1985	152 - جی

						ماڈل ٹاؤن لاہور
(28)	میجر (ریٹائرڈ) طارق پرویز لون	28-3-1948	بی اے	17-7-1988		25- ڈی اے نیو مسلم ٹاؤن لاہور
(29)	سعید احمد خاں	14-4-1923	//	1-6-1964		45- عبدالکریم روڈ گلشن نگر سنگھ لاہور
(30)	کرامت علی شاہ	1-2-1933	//			
(31)	محمد اقبال بٹ	10-6-1931	//	21-8-1952	16	10-1958- 11/23 گلی نمبر 25 چاہ میراں لاہور 28- اے ٹرسٹ کالونی۔ سمن آباد لاہور
(32)	احسان الحق	3-4-1952	ایم بی اے	28-2-1979		مکان نمبر 24 گلی نمبر 30 عبدالکریم روڈ گلشن نگر سنگھ لاہور
(33)	کیپٹن (ریٹائرڈ) اکرام الفضل خاں	8-4-1946	بی اے	8-1-1985		ایل ڈی اے فلیٹ نمبر 687 بلاک نمبر 3 چناب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

(34)	محمد خالد محمود			1-10-1951	ایم۔اے (اکنامکس)	31-5-1 79	402 - بی سبزہ زار سکیم لاہور
(35)	رانا خورشید احمد	ڈائریکٹر ریلیفیز	پبلک	2-5-1947	ایم۔اے جرنلزم	1-4-1972	257- اے - نیو مسلم ٹاؤن لاہور
(36)	ڈاکٹر حسن رضا رضوی	میڈیکل (سیل)	آفیسر	3-1-1937	ایم۔بی۔بی۔ایس (یو۔کے)	15-6-1973	گلبرگ III 408.A.1 لاہور
(37)	ڈاکٹر رخسانہ ملک	میڈیکل (فیسیل)	آفیسر	10-4-1957	ایم۔بی۔بی۔ایس	4-8-1990	2- ایچ - او ماڈل ٹاؤن لاہور
(38)	غلام رسول سندھو	ڈپٹی (انجینئرنگ)	ڈائریکٹر	17-9-1943	بی ایس سی (سول انجینئرنگ)	1-10-1976	گلشن بلڈنگ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ
(39)	طارق رفیق	″		17-12-1946	بی ایس سی (میکانیکل) انجینئرنگ		30-C/3 گلبرگ III لاہور
(40)	محمد امین شیخ	″		11-10-1949	بی ایس سی (سول) انجینئرنگ	14-9-1976	4- سی ، گلبرگ - II مین مارکیٹ لاہور
(41)	عبدالرب	″		29-12-1953	″	16-9-1976	ظفر منزل پیر محل ضلع فائل پور (فیصل آباد)
(42)	امتیاز عابد	″		29-12-1949	″	11-4-1977	مکان نمبر - 4 گلی - - 8 ایم - مسلم گنج لاہور

(43)	محمد رفیق	//		ڈپلومہ ٹیکنیکل کورس	1976-3-14	216 - اے - لائسنس منزل سیدپور ملتان روڈ لاہور
(44)	سکندر اکبر		1941-10-14	بی - ای (سول) انجینئرنگ		77 - ایف ماڈل ٹاؤن لاہور
(45)	خالد شریف		1942-12-24	بی ایس سی (سول) انجینئرنگ (ایم - ایس سی)	1983-4-5	چک نمبر - 49 - 5 سی ساہیوال
(46)	جاوید خرم ورلی		1953-1-2	بی ایس سی (سول) انجینئرنگ	1977-1-6	433 - این - گلبرگ آباد لاہور
(47)	پرویز حبیب خواجہ	ڈپٹی ڈائریکٹر	1943-1-1	بی ایس سی / بی - ای (سول) انجینئرنگ	1987-10-1	42 - نسبت روڈ لاہور
(48)	حبیب الرحمان	ڈپٹی ڈائریکٹر انجینئرنگ	1946-12-31	ڈپلوما آف ایسوسی ایٹ انجینئرنگ (الیکٹریکل)	1977-1-25	محلہ گلن گرام چنیوٹ
(49)	دلدار حسین	//	1927-9-12	- - (سول)		سپنٹر گلی ڈاکخانہ خاص تحصیل کھاریاں ضلع گجرات
(50)	محمد یونس	//	1951-6-2	بی - ایس - سی (سول) انجینئرنگ	1978-5-20	مکان نمبر 8 مہران سٹیٹ نمبر 9 مین بازار گڑھی شاہو لاہور
(51)	طالب حسین بسرا	//	1933-6-1	ڈپلوما آف ایسوسی ایٹ (انجینئرنگ)	1974-1-1	کاہوٹلی منڈی - ضلع گوجرانوالہ

521	آفتاب احمد خان	ڈپٹی ٹاؤن پلانر	15-2-1951	(i) بی ایس سی (ٹاؤن پلاننگ) (ii) ایم اے (اکنامکس) ایل ایل بی	5-4-1976	نمبر 10 اقبال بلاک ملتان روڈ لاہور
531	مسعود احمد قاضی	؍؍	15-8-1952	ایم ایس سی (ہیومین سیٹلمنٹ پلاننگ اور ڈیزائن)	14-7-1981	لال کوٹھی نمبر 9 شاہیار ٹاؤن لاہور
541	شبیر احمد سید	؍؍	10-10-1952	؍؍	4-2-1977	16/2 حیات سٹریٹ کلاسپورہ لاہور
	توقیر احمد ملک	؍؍	6-12-1949		13-3-1984	مکان نمبر 3 سٹریٹ نمبر 7 بھوگیوال باغبانپورہ لاہور
581	وسیم احمد خان	؍؍	12-7-1957	بی ایس سی (سٹی اینڈ ریجنل پلاننگ)		ایڈورڈز روڈ لاہور
571	زنجم جبیں	ڈپٹی ڈائریکٹر (انجینئرنگ)	12-8-1953	بی ایس سی (سول) انجینئرنگ	21-6-1979	453 - این غزالی روڈ لاہور
581	عباس علی شاہ	اسسٹنٹ آرکیٹیکٹ	8-8-1938	سینئر آرکیٹیکچر (ڈپلومہ) کورس	18-10-1957	مکان نمبر 5-434 موتی گیٹ لاہور
591	محمد انور شاہین	؍؍	6-12-1950	؍؍	6-4-1967	مکان نمبر 14 گلی نمبر 82 انور نگر لاہور

(80)	لطیف انور	"	2-2-1938	نیشنل ڈیلہا آرکیٹیکچر۔ سی	1-4-1987	5/7 جیڈن روڈ لاہور
(81)	عارف طاہر	"	5-2-1960		23-8-1988	13 - سی بہاولپور ہاؤس لاہور
(82)	ناصر علی خاں	"	14-8-1984	بی۔آرکیٹیکچر	15-9-1990	94- ایف ماڈل ٹاؤن لاہور - 54700
(83)	اظہر حسین شاہ	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (اکاؤنٹس)	5-4-1949	ایم۔کام	24-1-1977	مکان نمبر 59 یونین پارک سمن آباد لاہور
(84)	ظہیر اصغر رانا	"	23-12-1956	بی۔کام	30-5-1986	مکان نمبر۔ 135 ایس سمن آباد لاہور
(85)	عادل سعید وانیں	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	5-2-1963	ایم۔کام	5-3-1988	مکان نمبر 13 گلی نمبر 30 گوالمنڈی لاہور
(86)	محمد علی	"	9-10-1950	ایم۔پی۔اے	2-1-1988	مکان نمبر۔ 35 رام گلی نمبر 7 برانڈرتھ روڈ لاہور
(87)	عابد منیر	"	5-1962	ایم۔کام	16-4-1989	مکان نمبر۔ 15 رحمان گلی نمبر 6 برانڈرتھ روڈ لاہور
(88)	ملک غلام مصطفیٰ	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	15-8-1932	بی۔اے۔ ایل ایل بی	31-8-1949	4 ایل ڈی اے کالونی سمن آباد لاہور

(69)	مرزا عظمت بیگ	//	25-7-1925	میٹرک	31-7-1954	ڈاکخانہ بھارت براستہ چاہ صدائم شاہ ضلع جہلم
(70)	خواجہ جاوید اسلم	//	19-11-1958	ایم ایس سی	26-9-1965	8- آؤٹ فال روڈ لاہور
(71)	عبدالحمید	//	31-12-1961	ایم اے	11-6-1988	مکان نمبر 130 کچی آبادی ڈیفنس لاہور
(72)	توقیر حسین	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	27-3-1945	ایم بی اے	19-7-1988	4- میلہ رام پارک عبدالکریم روڈ لاہور
(73)	شاہد وقار	//	8-2-1958	ایم ایس سی	21-8-1986	وارڈ نمبر 11 اٹک پاکستان
(74)	محمد اسد امیر	و	26-1-1958	بی اے	2-10-1986	مکان نمبر 5 میر سٹریٹ نمبر 49 اسلام پورہ لاہور 8
(75)	کمل رخ میاں	//	28-12-1953	بی ایس سی	5-3-1983	281 فیروز پور روڈ لاہور
(76)	معظم رشید	//	13-3-1965	ایم بی اے	4-5-1967	25- اے مین روڈ لاہور
(77)	حماد تاور خان	//	1-2-1963	ایم بی اے	8-6-1967	27- میاں میر بلاک لاہور 18

(78)	محمد شریف بھٹی	//	16-10-1934	پی-اے	10-6-1984	مکان نمبر 3 محمود سٹریٹ سوڈیوال لاہور
(79)	اے ڈی ملک	//	4-6-1937	ایف-اے	23-7-1984	سانده کلاں لاہور
(80)	ایوب سردار خان	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	20-7-1959	ایم-اے	30-8-199	128 گلبرگ ٹاؤن لاہور
(81)	نذر محمد دکی	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	3-3-1944	پی-اے-ایل ایل بی	23-12-1984	سلم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(82)	شیخ محمد اسلم	//	1-3-1937	پی-اے	12-9-1990	چوہدری پرنٹنگ پریس لاہور
(83)	رشید علی مرزا	//	24-10-1935			99 - ڈی ماڈل ٹاؤن لاہور
(84)	محمد افضل	//	3-5-1948	ایم-اے-ایل-ایل بی	17-12-1977	چک نمبر - 352 ج ب - ڈاکخانہ چک نمبر 352 ج ب ٹی ٹی سنگھ
(85)	سید امتیاز علی شاہ	سیکرٹری آلیسر	11-6-1953	ایف-اے	7-3-1990	نمبر 3 - پیر دستگیر بلڈنگ دل محمد روڈ لاہور
(86)	عبدالغفار	کمپیوٹر پروگرامر	1-12-1963	ایم - ایس سی (کمپیوٹر سائنس)	13-6-1990	مکان نمبر 31 گلی نمبر 39 ایف 1/8 اسلام آباد

(87)	اظہر الحسان	"	15-12-1984	"	17-6-1990	112 - امرت سرٹیسٹ اچھرہ لاہور
(88)	محمد حسین خاں	ڈپٹی ڈائریکٹر (ہارٹیکلچر)	1942-4-4	پی - ایس سی (فارسٹری)	7-10-1980	دکان نمبر 3 گلی نمبر 5 دیوسماج روڈ رام نگر لاہور
(89)	اصغر علی	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ہارٹیکلچر)	15-10-1948	پی - ایس سی (ہارٹیکلچر)	7-8-1976	چک نمبر 280 ج ب ، تحصیل ٹیک سنگھ
(90)	علی نواز شاہ	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ہارٹیکلچر)	15-5-1963	ایم ایس سی (ہارٹیکلچر)	13-9-1989	مکان نمبر ای - / 638 ، مسجد ریاض الاسلام والی محلہ چندنوالہ ہنگ صدر رام گلی نمبر 6 مکان نمبر 21 برانڈرتھ روڈ لاہور
(91)	سعید احمد	"	2-1-1959	"	1-10-1989	"
(92)	اختر محمود	"	15-12-1960	"	"	عادل بلاک - اے ایف - 21 ایکز سکیم سمن آباد لاہور
(93)	ایم طاہر اعجاز	"	20-7-1959	"	"	پی 52/23 محلہ چودھری نذر محمد خالصہ کالج فیصل آباد

(94)	محمد فاروق	//	8-12-1958	//	//	دکان نمبر 5-5 مدینہ مسجد سانده کلاں لاہور
(95)	اظہر علی سلہریا	//	19-2-1960	//	30-9-1989	80- طارق بلاک نیو گلشن ٹاؤن لاہور
(96)	حافظ معین الدین	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ٹاؤن پلاننگ)	2-2-1947	پی-ایس سی (ٹاؤن پلاننگ)	2-4-1988	مکان نمبر 34 گلی نمبر 8 سوامی نگر چاہ میراں لاہور
(97)	عبدالقیوم		3-4-1952		30-5-1979	177 - راوی پارک لاہور
(98)	شاہد اختر زیدی	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ٹاؤن پلاننگ)	22-1-1953	ایم-ایس سی (سٹی اینڈ ریجنل پلاننگ	7-2-1977	مکان نمبر 11 گلی نمبر 25 راج گڑھ لاہور
(99)	محمد اکرم	//	1-12-1955	پی-ایس سی (سٹی اینڈ ریجنل پلاننگ	1-12-1955	چک نمبر 12/37 - تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال
(100)	خدیم اختر	//	7-3-1969	//	25-8-1989	مکان نمبر 21 ای رشید سٹریٹ نمبر 6 - اے 18 - اے 2/ توحید نگر بلال گنج لاہور

(101)	احمد پرویز	اسسٹنٹ ڈائریکٹر ٹاؤن پلاننگ	6-8-1953	//	1-7-1988	مکان نمبر 377-A گلشن راوی لاہور
(102)	محمد نسیم	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ٹاؤن پلاننگ)	1-7-1981		30 - 1-7-1989	شاد باغ لاہور
(103)	محمد اختر		21-5-1961		25-9-1989	فیصل ٹاؤن گوجرانوالہ
(104)	حسین علی	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (لیگل)	6-4-1937	بی اے۔ ایل ایل بی	15-8-1956	سیالکوٹ سٹی (ایل ڈی اے کالونی سمن آباد لاہور
(105)	انیس احمد خاں	//	7-5-1947	//	3-8-1988	محلہ محمد پورہ لاء جنرل اسپتال فیروز پور روڈ لاہور
(106)	سید علی رضا ہمدانی	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	6-6-1953	بی۔اے	26-10-1988	610 - عارف روڈ لاہور کینٹ
(107)	محمد حشید صدیقی	پرائیویٹ سیکرٹری ٹو ڈی جی	25-12-1955	بی۔اے	10-9-1878	چوہنگ ملتان روڈ لاہور
(108)	محمد وحید	ایس ڈی او (سروے)	1934-1-1	میٹرک	23-7-1958	40۔ عقب ڈاکخانہ کرشن نگر لاہور
(109)	عرفان الحق ملک	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (پبلک ریلیشنز)	28-1-1955	28-1-1955	ایم اے۔ ایل ایل بی	91.19 ایبٹ روڈ لاہور
(110)	محمد خاں	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (انجینئرنگ)	1932-1-1	سرٹیفکیٹ آف ڈرافٹسمین	24-12-1975	10 - ایل چوبرجی گلبرگ لاہور

(111)	اظہار احمد خاں	"	9-1-1953	بی ایس سی (سول) انجینئرنگ	22-5-1978	۱۔ این گورنمنٹ چوہدری کوارٹرز لاہور
(112)	محمد سعید اختر	"	12-6-1955	"	21-8-1979	22: ۔ ای فرید خاکن ساہیوال
(113)	ملک محمد مشتاق	"	19-10-1955	"	19-8-1979	فلیٹ نمبر 41 2.!! علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(114)	غلام رسول	"	1-4-1956	"	29-12-1979	فلٹ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
(115)	قاضی محمد یوسف	"	30-4-1944	ڈپلوما آف ایسوسی ایٹ انجینئرنگ (میکینیکل)	30-12-1970	مکان نمبر ، طارق سٹریٹ اسلامپورہ پارک لاہور
1	2	3	4	5	6 7	8
(116)	احمد نواز	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (انجینئرنگ	19-1-1956	ڈپلوما آف ایسوسی ایٹ انجینئرنگ اے ایم آئی ای (پاک)	21-4-1974	مکان نمبر 8 سٹریٹ 34 گھوڑے شاہ لاہور
(117)	نثار احمد	"	5-4-1953	بی ٹیک (آنرز) میکینکل پروڈکشن	4-1-1983	گاؤں موالی والہ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گوجرانوالہ
(118)	— افضل حسین		51-5-1952	بی ٹیک آنرز (سول)	11-1-1383	82- ایس بی سرگودھا

(119)	محمد سلیم	3-1-1955	بی ایس سی (میکینیکل انجینئرنگ	12-1-1983	150-11 سیہ بال انجینئرنگ یونیورسٹی بی ٹی روڈ لاہور	
(120)	علی اکبر اعوان	10-11-1957		1-12-1983	7- برار روڈ جیل روڈ لاہور	
(121)	مرزا عبدالمجید	12-1-1938	ڈپلوما ان سول انجینئرنگ	23-1-1967	مکان نمبر 5- اے گلی نمبر 4 راوی روڈ لاہور	
(122)	حسنین باقر	23-5-1958	بی ایس سی (انجینئرنگ)	23-10-1983	47- راوی روڈ لاہور	
(123)	محمد اعجاز	15-3-1954	"	10-11-1983	ای /2612 - رنگ محل لاہور	
(124)	میاں محمد اکرم	28-5-1938	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (انجینئرنگ	15-3-1976	ٹیکنیکل ڈپلوما آف ایجوکیشن انسٹ (انجینئرنگ	2m-287 ایس سمن آباد لاہور
(125)	اقبال احمد چلی	11-9-1931	"	1-3-1976 —	میکلوڈ روڈ لاہور	
(126)	میاں محمد سلیم	4-4-1934	"	5-11-1975	17 مین بازار مزنگ لاہور	
(127)	قاضی جمیل احمد	10-1-1950	"	9-2-1974	گاؤں احمد نگر - ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ	
(128)	افتخار حسین	4-4-1946	"	22-2-1974	111- ای - ماڈل ٹاؤن لاہور	

(129)	سیف الرحمان	12-3-1958	بی ایس سی انجینئرنگ	1-10-1984	28 این ماڈل ٹاؤن ایکسٹنشن سکیم لاہور	
(130)	خالد محمود طوری	11-4-1956	بی ٹیک	21-3-1985	مکان نمبر 8 - اے - - 10 ایس آؤٹ مال روڈ سنگھرہ	
(131)	حامد رانا	1-1-1949	ڈپلوما آف انجینئرنگ	30-4-1982	26 سی عارف والا پاکپتن	
(132)	محمد نواز	10-5-1953	"	1-3-1975	بکر منڈی بند روڈ لاہور	
(133)	ملک شاہد محمود	10-7-1951	بی ایس سی (انجینئرنگ)	14-1-1986	324 اے - گلشن راوی لاہور	
(134)	ارشد عزیز	5-2-1952	اے - ڈی (انجینئرنگ) ڈپلوما آف انجینئرنگ	26-4-1975	مکان نمبر 1 گلی نمبر 11 داتا نگر باوا باغ لاہور	
(135)	ابرار یونس بٹ	11-3-1958	بی ایس سی (انجینئرنگ)	24-9-1986	470 - مین سمن آباد لاہور	

(136)	محمد اسمٰعیل اشرف	20-4-1940	"	15-11-1986	62- ای ماڈل ٹاؤن لاہور
(137)	مقبول اختر	9-4-1947	"	31-10-1987	حکیم منزل - قلعہ جر سنگھ مین بازار لاہور
(138)	محمد اسمٰعیل اشرف	20-4-1960	"	15-11-1986	42 - ای - ماڈل ٹاؤن لاہور
(139)	مقبول اختر	9-4-1947	"	31-10-1987	حکیم منزل - قلعہ گجر سنگھ مین بازار لاہور
(140)	گریز رب	17-7-1960	"	24-11-1987	152 - اے - نیو مسلم ٹاؤن لاہور
(141)	سید محمد ظہور مہدی	25-4-1958	بی ایس سی	27-1-1988	605/5 - ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن لاہور
(142)	شفقت عزیز	11-12-1958	بی ایس سی (میکینیکل) انجینئرنگ	3-7-1989	8- ایس - 43 - شاہ فرید پارک ملتان روڈ لاہور
(143)	رانا محمد طارق امین	7-6-1958		20-9-1989	
(144)	کامران الطاف	23-8-1962	بی ایس سی (الیکٹریکل انجینئرنگ	25-9-1989	354 - کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(145)	سہیل رشید	20-6-1962	بی ایس سی (سول) انجینئرنگ	19-11-1989	ای - 7/11 گلی نمبر 6 آفیسر کالونی لاہور کینٹ

اے - ڈی (انجینئرنگ

(146)	رانے زاہد ظفر		20-4-1954	"	4-2-1995	شاہد انڈسٹریز بی ٹی روڈ اوکاڑہ لاہور
(147)	ڈاکٹر تنویر شیخ		28-12-1963	"	7-8-1990	مکان ایف 71 کشمیری بازار لاہور
(148)	عثمان ملک		4-2-1964	"	"	60- سی - II گلبرگ III لاہور
(149)	سید حماد رضا زیدی		15-8-1964	"	"	بلاک نمبر 7 مکان نمبر 14 جھنگ سٹی
(150)	اسرار سعید اللہ		21-3-1968	"	20-8-1990	چک نمبر 62 - ج ب جنوبی تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد
(151)	اسلم پرویز		15-8-1959	"	25-9-1980	مکان نمبر 20 گلی نمبر 21 داتا نگر باوائی باغ لاہور
(152)	طارق حمید بٹ		27-12-1964	بی ایس سی (الیکٹریکل انجینئرنگ کمیونیکیشن	30-8-1990	14- ملک پارک بلال گنج لاہور
(153)	محمد یعقوب رانا	لیبیگیشن آفیسر	1-1-1954	بی اے - ایل ایل بی	24-11-1982	ہرنولی ٹاؤن ضلع میانوالی
(154)	محمد حیات گوندل	لیبیگیشن آفیسر	1-2-1951	بی اے - ایل ایل بی	1-11-1983	گاؤں بدین ڈاکخانہ خاص بھلوال ضلع سرگودھا
(155)	شفیق حسین انصاری	"	4-10-1946	"	8-11-1983	مکان نمبر 16 گلی نمبر 1 خوشیہ پارک بند روڈ لاہور
(156)	رانا ٹکا خان	"	31-10-1961	"	29-3-1988	چک نمبر 211 ڈبلیو بی ڈاکخانہ خاص تحصیل میلسی ضلع وہاڑی
(157)	ارشاد احمد خان	"	1-7-1952	"	29-9-1989	گاؤں نارو کیلکھا - تحصیل چونیاں ڈاکخانہ ہتوکی قصور

(158)	محمد نعمان خان	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	12-6-1946	ایم۔اے	6-10-1990	109۔ایف ماڈل ٹاؤن لاہور
(159)	فرخلیت مہر		3-9-1965	"	23-9-1990	30/4 نسبت روڈ لاہور

ڈیپوٹیشن پر آنے والے افسران کی فہرست

نمبر شمار	نام افسران	نام اصل محکمہ	اصل محکمہ میں عہدہ و گریڈ	ایل ڈی اے میں عہدہ و گریڈ
(1)	محمد سعید مہدی	سروے آف انڈیا جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ	ڈپٹی کلکٹر (گریڈ ۱۸)	ڈائریکٹر اسسٹنٹ مینجمنٹ گریڈ 18
(2)	چودھری محمد اشرف	سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ	ڈائریکٹر پلاننگ اینڈ ڈیزائن (گریڈ ۱۹)	چیف انجینئر (گریڈ ۱۹)
(3)	احمد سلیم	ایس اینڈ جی اے ڈی	اسسٹنٹ کلکٹر (گریڈ ۱۸)	ڈپٹی ڈائریکٹر (گریڈ ۱۸)
(4)	شیخ محمد اکرم		ایکسٹرا اسسٹنٹ کلکٹر (گریڈ ۱۷)	مجسٹریٹ (گریڈ ۱۷)
(5)	ظہیر احمد ناصر	فنانس ڈیپارٹمنٹ	ریڈیڈنٹ اسسٹنٹ ڈائریکٹر (۱۷)	چیف اکاؤنٹس آفیسر (گریڈ ۱۸)
(6)	اختر قریشی	سی اینڈ ڈبلیو	ایگزیکٹو انجینئر	ڈائریکٹر روڈز گریڈ ۱۹)
(7)	محمد منیر	"	"	ڈائریکٹر انجینئرنگ
(8)	اے۔آر۔بلوچ			
(9)	ظفر علی شاہ	"	سب انجینئر	ایس ڈی او / اسسٹنٹ ڈائریکٹر (گریڈ۔ ۱۷)

(10)	محمد خان	بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ	ڈویژنل میئر ڈرافٹسمین (گریڈ ۱۲)	اسسٹنٹ ڈائریکٹر انجینئرنگ (گریڈ ۱۷)	ایل ڈی اے میں ضم کر لیا گیا
(11)	ملک عبدالحمید	بورڈ آف ریونیو	ایگزیکٹو انجینئر (گریڈ ۱۸)	ڈائریکٹر پی اینڈ ڈی (گریڈ ۱۹)	
(12)	غلام مصطفےٰ قاضی	سی اینڈ ڈبلیو		چیف انجینئر	
(13)	میاں محمد سلیم	سی اینڈ ڈبلیو	سب انجینئر	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (گریڈ ۱۷)	Absorbed in L D A
(14)	محمد اسلم ملک				
(15)	کوثر حسین نقوی	ہائی وے	= (مکینیکل)	سب انجینئر (میکینکل)	
(16)	نصرت حیات	ایس جی اینڈ اے	ایکسٹرا اسسٹنٹ آفیسر	ایل اے سی / سینئر سپیشل مجسٹریٹ	
(17)	انور حسین	ایس بی اے اینڈ آئی ڈیپارٹمنٹ	ایف ڈی	(OSD) او ایس ڈی (بجٹ	
(18)	محمد الطاف ربانی	بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ	ڈویژنل ہیڈ ڈرافٹسمین	سرکل ہیڈ ڈرافٹسمین	
(19)	طارق جاوید چیمہ	ہائی وے ڈیپارٹمنٹ	اے ڈی او	اسسٹنٹ ڈائریکٹر روڈ - iv	
(20)	محمد رفیق	بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ	سب انجینئر	(الیکٹریکل)	Absorbed in L.D.A
(21)	علی ذوالقرنین	ایس جی اے اینڈ آئی ڈیپارٹمنٹ	ڈی سی	ڈائریکٹر ایڈمن	

(22)	محمد سلیم مغل	سی اینڈ ڈبلیو / ہائی وے ڈیپارٹمنٹ	ایس-ای	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (گریڈ-۱۷)
(23)	محمد اسلم بھٹی	ایس جی اے اینڈ آئی ڈیپارٹمنٹ	ای-اے-سی	ایل اے سی
(24)	خواجہ محمود اسلم	بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ	سب انجینئر (ای اینڈ ایم)	اے - ڈی (الیکٹریکل) گریڈ-۱۷
(25)	احسان قادر	سی اینڈ ڈبلیو	سب انجینئر	اے ڈی (انجینئرنگ) گریڈ-۱۷
(26)	میاں نذیر احمد	"	"	
(27)	محمد نواز	"		
(28)	مسعود شاہ	"	"	
(29)	محمد علی	"	اسسٹنٹ انجینئر	ڈپٹی ڈائریکٹر (انجینئرنگ) گریڈ-۱۸
(30)	شیخ ظہور الٰہی	"	ایگزیکٹو انجینئر	"
(31)	محمد امین	"		
(32)	سلیم اصغر	"	ایس ڈی او	"
(33)	زاہد نبی ملک	"		
(34)	شیخ نثار احمد	سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ	ایس ڈی او (گریڈ ۱۷)	ڈپٹی ڈائریکٹر (انجینئرنگ (گریڈ ۱۸)
(35)	شاہد حامد	ایس جی اے اینڈ آئی ڈیپارٹمنٹ		ڈی-جی-ایل ڈی اے
(36)	مہر شاہ	سی اینڈ ڈبلیو	سب انجینئرنگ گریڈ	اے - ڈی - (انجینئرنگ) گریڈ-۱۷
(37)	رانا ظہیر احمد	"		
(38)	محمد رفیق	"		

(39)	محمد سعید	"			
(40)	محمد اکرم قریشی	"			
(41)	فضل حسین	"	ڈویژنل ہیڈ ورانسفسین	سرکل ہیڈ ورانسفسین	
(42)	رانا محمد نواز	"	سب انجینئر	اے ڈی (انجینئرنگ)	
(43)	منظور احمد	"			
(44)	ریاض احمد قریشی	"			
(45)	مسعود اختر	"			
(46)	محمد حسین قریشی	"	ٹریسر	اسسٹنٹ ورانسفسین	
(47)	سید صدیق الحسن شاہ	سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ	ایس ڈی او (گریڈ - ۱۷)	ڈائریکٹر انجینئرنگ	Absorbed in L.D.A
(48)	الطاف حسین		سب انجینئر (گریڈ - ۱۶)	اے ڈی انجینئرنگ (گریڈ ۱۷)	
(49)	شمیم احمد خاں		ایگزیکٹو انجینئر (گریڈ - ۱۸)	ڈی ڈی انجینئرنگ (گریڈ ۱۸)	
(50)	سرفراز احمد قریشی	پنجاب لینڈ کمیشن	تحصیلدار	تحصیلدار	
(51)	محمد شریف احمد	سی اینڈ ڈبلیو	ایکس ای این	ڈائریکٹر (پی اینڈ ڈی) (گریڈ - ۱۸)	
(52)	محمد سعید		ایس ڈی او (گریڈ - ۱۷)	ڈی ڈی انجینئرنگ (گریڈ ۱۸)	
(53)	سردار نصیر الدین		سپرنٹنڈنگ انجینئر	ڈائریکٹر انجینئرنگ (بلڈنگز) گریڈ - ۱۹	

(54)	فقیر امین الدین	ایس جی اے اینڈ آئی ڈیپارٹمنٹ	سپیشل ٹریفک مجسٹریٹ	مجسٹریٹ / ایل سی او
(55)	خوشی محمد	ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ	فیلڈ اسسٹنٹ	فیلڈ سپروائزر
(56)	ارشاد احمد			
(57)	محمد اسلم مغل	ایچ پی اینڈ ای پی ڈیپارٹمنٹ	ڈائریکٹر فزیکل پلاننگ سیل	سی ایم پی
(58)	جاوید اختر باجوہ	پولیس ڈیپارٹمنٹ	ڈی ایس پی (گریڈ-۱۸)	ڈی ایس پی (گریڈ-۱۸)
(59)	نثار خاں	ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ	فیلڈ اسسٹنٹ	فیلڈ سپروائزر
(60)	عبدالرزاق	سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ	سب انجینئر	اے ڈی (میکینکل) گریڈ ۱۷
(61)	عبدالوحید میاں			
(62)	منظور احمد	واسا	سینئر انجینئر (گریڈ-۱۸)	ڈپٹی ڈائریکٹر بلڈنگز (گریڈ-۱۸)
(63)	محمد یونس	لاہور ہائی کورٹ	اڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج	ایل ڈی اے پریذیڈنٹ ٹریبونل
(64)	سی ایم اختر	ایم-سی-لائل پور (لوکل گورنمنٹ سوشل ویلفیئر اینڈ رورل ڈیولپمنٹ)	میونسپل انجینئر	ڈی ڈی بلڈنگز (گریڈ-۱۸)
(65)	محمد اشرف	پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ پنجاب	ڈی جی پی ڈبلیو پی	ڈی ایل ڈی-(گریڈ-۱۹)
(66)	مشہود احمد	سی اینڈ ڈبلیو	اسسٹنٹ ڈیزائن آفیسر	اے-ڈی
(67)	عبدالوحید قریشی		اسسٹنٹ ڈی آفیسر	
(68)	محمد ممتاز جونیئر	ایس جی اے اینڈ آئی ڈیپارٹمنٹ	ایکسٹرا اسسٹنٹ کلکٹر	ڈی ڈی (ایکروین)

(69)	عبدالستار خاں	واسا	سینئر انجینئر	اے ڈی (انجینئرنگ)
(70)	نسیم احمد	فارسٹ ڈیپارٹمنٹ	ڈی ایف او	ڈی ڈی (بار ٹیکچر) (گریڈ-۱۸)
(71)	ملک جہانگیر خاں	ایس جی اے اینڈ آئی ڈیپارٹمنٹ	ڈپٹی کمشنر	ڈائریکٹر (ای-ایم) گریڈ-۱۹)
(72)	منصور رشید		سب انجینئر	اے ڈی (گریڈ ۱۷)
(73)	امتیاز احمد ساہی	ایس جی اے اینڈ آئی ڈیپارٹمنٹ	ڈی-سی	ڈائریکٹر (ایل ڈی) (گریڈ-۱۹)
(74)	سعید احمد خاں	واسا	جونیئر انجینئر	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (گریڈ ۱۷)
(75)	منظور الحق	ایچ پی اینڈ ای پی ڈیپارٹمنٹ		
(76)	محمد اسلم زماں	فارسٹ ڈیپارٹمنٹ	سینئر ریج فارسٹ آفیسر	اے ڈی (بار ٹیکچر) گریڈ ۱۷-۹)
(77)	عباس علی			
(78)	محمد نذر ملک			
(79)	ارشاد قطب	ڈی سی آفس لاہور	نائب تحصیلدار	نائب تحصیلدار
(80)	ظفر اقبال	لوکل گورنمنٹ سوشل ویلفیئر اینڈ اوورل ڈیولپمنٹ	سینئر انجینئر	ڈی-ڈی
(81)	غلام دستگیر	ڈپٹی کمشنر قصور	قانون گو	نائب تحصیلدار
(82)	غلام محی الدین	سی اینڈ ڈبلیو	ایگزیکٹو انجینئر	ریذیڈنٹ انجینئر (گریڈ-۱۹)
(83)	بریگیڈیر (ریٹائرڈ) نور الحق	ایس جی اے اینڈ آئی ڈیپارٹمنٹ	"	ڈائریکٹر کچی آبادی

(84)	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد یعقوب خاں	"	"	ایس او ٹو ڈی کے اے
(85)	عبدالحمید خاں	سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ	XEN	ڈائریکٹر روڈ (گریڈ - ۱۹)
(86)	طارق	ایل جی - ایس ڈبلیو اینڈ آرڈر		ڈی ڈی
(87)	چودھری نسیم احمد	ایل ایم سی	میونسپل انجینیر	ڈائریکٹر انجینیرنگ (گریڈ ۱۹)
(88)	میجر جنرل (ریٹائرڈ) ایم ایچ انصاری	ایس جی اے اینڈ آئی ڈیپارٹمنٹ	میونسپل انجینیر	ڈائریکٹر انجینیرنگ (گریڈ ۱۹)
(89)	ایس زوار حسین	فارسٹ		فیلڈ سپروائزر
(90)	نثار احمد خاں	ایل ایم سی	ڈرائیور	ڈرائیور
(91)	انور حسنات	سی اینڈ ڈبلیو	ایس ڈی او (گریڈ - ۱۷)	ڈی ڈی انجینیرنگ (گریڈ ۱۹)
(92)	شیخ ظہیر احمد	ایس جی اے اینڈ آئی	ایل اے سی	ڈی ڈی انجینیرنگ (گریڈ ۱۸)
(93)	عبدالرؤف ملک		ایس - او (گریڈ ۱۷)	اے - او (گریڈ ۱۷)
(94)	سید آل احمد		ڈائریکٹر لینڈ روڈز پنجاب	ڈی ای ایم
(95)	صوفی غلام مصطفیٰ	ایس جی اے اینڈ آئی ڈیپارٹمنٹ	ای اے سی (گریڈ - ۱۷)	سیشنل مجسٹریٹ (گریڈ - ۱۷)
(96)	ذکاء اللہ تانک		ایڈیشنل کمشنر	ڈی ایل ڈی (گریڈ - ۱۹)
(97)	مس سروش سلطان	"	اے پی یو جی	ڈی ڈی (ای - ایم) (گریڈ - ۱۸)

(98)	میاں محمد اکرم	سی اینڈ ڈبلیو	ایس ای	اے ڈی (انجینئرنگ) (گریڈ-۱۷)	Abaorbed in L.D.A
(99)	خالد عزیز	"			
(100)	کرنل مسعود خاں	سی ایم اے راولپنڈی	"	ڈائریکٹر روڈز	
(101)	محمد انور شارق	ایس جی اے اینڈ آئی ڈیپارٹمنٹ	"	ڈائریکٹر کوارڈینیشن	
(102)	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد اقبال	"	- - (گریڈ-۱۹)	ڈائریکٹر (ای ایم گریڈ-۱۹)	
(103)	احمد سلیم آمر	"	ڈپٹی سیکرٹری (گریڈ-۱۹)		
(104)	عبدالحمید خاں درانی	"	مجسٹریٹ	ایل سی او	
(105)	سید سرفراز حسین	"	او ایس - ڈی (گریڈ-۱۹)	ڈائریکٹر ایڈمن (گریڈ-۱۹)	
(106)	محمد حنیف	"	سپرنٹنڈنگ انجینئر	چیف انجینئر (گریڈ-۱۹)	
(107)	ریاض حسین ملک	ایس جی اے اینڈ آئی	ڈی-آر-سی	ایل اے سی	
(108)	جاوید دستگیر مرزا		سپیشل مجسٹریٹ	سپیشل مجسٹریٹ	
(109)	اے-یو سلیم				
(110)	وقار اختر		انڈر سیکرٹری	ڈی ڈی (او اینڈ ایم) ۱۸	
(111)	صاحبزادہ محمد ضیاء	بورڈ آف ریونیو	ایل اے سی	تحصیلدار ریکوری	
(112)	وحید اللہ گورایہ	ایس جی اے اینڈ آئی	ڈی ڈی	ڈی ڈی (کوارڈینیشن) ۱۸	

(113)	ماجد حسین شیرازی		ای اسسٹنٹ آلیسر	سپیشل مجسٹریٹ
(114)	محمد نواز	سی اینڈ ڈبلیو	ایکس ای این	ڈی ڈی (انجینئرنگ ۱۸)
(115)	ظہور الحسن			
(116)	محمد سلیم			
(117)	سلیم احمد خاں			
(118)	محمد محبوب خاں عباسی	ایس جی اے اینڈ آئی	ڈپٹی کمشنر	ڈائریکٹر (لینڈ ڈویلپمنٹ) ۱۹
(119)	محمد نذیر ملک	سی اینڈ ڈبلیو	ایکس ای این	ڈپٹی ڈائریکٹر (انجینئرنگ (۱۸)
(120)	علی بہادر			ڈائریکٹر روڈز
(121)	آغا علی خاں	ایس جی اے اینڈ آئی	ای ۔ اے ۔ سی ۱۷	ایل سی او / مجسٹریٹ
(122)	منصوب علی زیدی	ایریگیشن	ایکس ای این	ڈائریکٹر روڈز
(123)	ملک منیر احمد	ایس جی اے اینڈ آئی	ای ۔ اے ۔ سی	سپیشل مجسٹریٹ
(124)	سید احمد حسین شاہ	بورڈ آف ریونیو	تحصیلدار	تحصیلدار
(125)	خلیل الرحمن	پولیس	انسپکٹر پولیس	انسپکٹر پولیس
(126)	ضمیر حسین ترمذی	کمشنر آفس لاہور	نائب تحصیلدار	نائب تحصیلدار
(127)	ایس محمد قاسم واسطی			
(128)	چودھری محمد اشرف چیمہ	ایس جی اے اینڈ آئی	ڈپٹی سیکرٹری	(ڈی ڈی او اینڈ ایم (۱۸)
(129)	ریاض احمد شمیم	اوقاف	ایس ڈی او (۱۷	ڈی ڈی انجینئرنگ (۱۸)
(130)	قیصر مسعود خاں	کوآپریٹو	سرکل رجسٹرار	ڈی ڈی ایڈمن (۱۸)
(131)	جاوید خالد	سی اینڈ ڈبلیو	اسسٹنٹ انجنیر	ڈپٹی ڈائریکٹر (انجینئرنگ) ۱۸

(132)	ساجد جاوید اکبر	ایس جی اے اینڈ آئی	سپیشل مجسٹریٹ	ڈی ڈی ایڈمن
(133)	منیر احمد خالد	بورڈ آف ریونیو	تحصیلدار	ایل اے سی
(134)	چودھری شوکت علی	ایس جی اے اینڈ آئی		
(135)	محمد علی	کمشنر آفس لاہور	نائب تحصیلدار	نائب تحصیلدار
(136)	خواجہ ریاض احمد	ایس اینڈ جی اے ڈی	ای اے سی ۱۷	نائب تحصیلدار
(137)	چودھری ظہیر احمد		او۔ایس۔ڈی	ایل اے سی
(138)	محمد داؤد	کمشنر آفس لاہور	تحصیلدار	نائب تحصیلدار
(139)	محمد ظہیر اعوانی	سی اینڈ ڈبلیو	سپرنٹنڈنگ انجینئرنگ	ڈائریکٹر روڈز ۱۹
(140)	محمد حسین		ایکس ای این (۱۸)	ڈی ڈی۔(روڈ (۱۸)
(141)	سید فاروق	ایس جی اے اینڈ آئی	ای اے سی (۱۷)	ڈی ڈی ایڈمن (۱۸)
(142)	خواجہ غیاث الدین		اے سی / اے ڈی سی / ۱۸	ڈی ڈی (ای اینڈ آر) (۱۸)
(143)	محمد اکرم	فارسٹ	آر۔ایف۔او	اے ڈی (ہارٹیکلچر) ۱۸
(144)	محمد جمیل خاں	فارسٹ	آر ایف او	اے ڈی (ہارٹیکلچر) (۱۷) — ایل۔ڈی۔اے میں ضم کر لیا گیا
(145)	محمد اشرف ڈوگر	سی اینڈ ڈبلیو	اسسٹنٹ انجینئر ۱۷	ڈپٹی ڈائریکٹر انجینئرنگ (۱۸)
(146)	محمد شریف خاں	کمشنر لاہور ڈویژن	نائب تحصیلدار	نائب تحصیلدار
(147)	ملک رشید وریرا	سی اینڈ ڈبلیو	سپرنٹنڈنگ انجینئر	چیف انجینئر (۲۰)
(148)	اعجاز احمد چودھری	"	ایکس ای این (۱۸)	ڈائریکٹر روڈز (۱۹)
(149)	رانا ندیم اختر	بورڈ آف ریونیو	تحصیلدار	تحصیلدار
(150)	عابد حسین قریشی	سی اینڈ ڈبلیو	اسسٹنٹ انجینئر (۱۷)	ڈی ڈی انجینئر (۱۸)

(151)	سردار غلام باقر علی خان	ایس جی اے اینڈ آئی	ایم ڈی (۱۸)	ڈائریکٹر ایریا ڈی (۱۹)
(152)	چودھری نذیر احمد	"	سی اے او	ایل اے سی
(153)	راجہ محمد اقبال	"	سیکرٹری آر ٹی اے	ڈی ڈی / ایس او ٹو ڈی بی (۱۷)
(154)	اے یو سلیم	"	"	ڈائریکٹر (ای ایم) (۱۹)
(155)	حافظ محمد قاسم	"	سپرنٹنڈنگ جیل	ڈائریکٹر (ای ایم) (۱۹)
(156)	نذر محمد شیخ	ایچ پی اینڈ ای پی	ڈائریکٹر ٹی پی	سی ایم پی (۲۰)
(157)	چودھری محمد سرور	ایس پی اے اینڈ آئی	ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (۱۷)	ایل اے سی (۱۷)
(158)	ظفر اللہ خاں	ایریگیشن	ایس ای	ایس ای
(159)	عظمت اللہ خاں	ایس پی اے اینڈ آئی	ڈپٹی کمشنر (۱۹)	ڈائریکٹر (ایل ڈی) (۱۹)
(160)	چودھری خورشید عالم	"	ای اے سی (۱۷)	ایل اے سی (۱۷)
(161)	میر احسان اختر	سی اینڈ ڈبلیو	ڈائریکٹر بلڈنگز (۱۸)	ڈائریکٹرز روڈز (۱۸)
(162)	کرنل خالد لطیر فاروقی	ملٹری	کرنل	چیف انجینئر (۲۰)
(163)	شیخ محمد سلیم	ایس جی اے اینڈ آئی	= = گریڈ (۱۷)	پروجیکٹ ڈائریکٹر
(164)	محمد صفدر خاں	"	ای اے سی (۱۷)	سپیشل مجسٹریٹ / ایل سی او (۱۷)
(165)	ملک مالک اختر	فارسٹ	فارسٹ آفیسر (۱۷)	ڈی وی (پارٹیکپر) (۱۸)
(166)	عبدالقیوم	بورڈ آف ریونیو	تحصیلدار	ایل اے سی (۱۷)

(167)	محمد ستار	"	"	ایل اے سی (۱۷)
(168)	عابد حسین شاہ	کمشنر آفس	نائب تحصیلدار	نائب تحصیلدار
(169)	سعید احمد شاہ	"	ماہونگو	
(170)	امیر حسین	"	نائب تحصیلدار	

۱	۲	۳	۴
(171)	ضیاء الدین	بورڈ آف ریونیو	نائب تحصیلدار	نائب تحصیلدار
(172)	فضل محمود	ایس بی اے اینڈ آئی	سپیشل مجسٹریٹ	سپیشل مجسٹریٹ
(173)	چودھری شوکت علی		ای اے سی (۱۷)	
(174)	ملک محمد عظیر	کمشنر آفس لاہور	نائب تحصیلدار	نائب تحصیلدار
(175)	خالد عمران خان	سی اینڈ ڈبلیو	ایکس ای این (۱۸)	ڈی ڈی انجینئرنگ (۱۸)
(176)	پرویز اختر ڈار	بورڈ آف ریونیو	تحصیلدار	ایل اے سی (۱۷)
(177)	محمد انیس قریشی	ایس بی اے اینڈ آئی	اے۔سی	ڈی ڈی۔(ای اینڈ آر) (۱۸)
(178)	محمد زاہد	فارسٹ	فارسٹر	فارسٹر
(179)	ملک محمد ریاض حسین خاں	منسٹری آف ڈیفنس	ایس۔ای۔(۱۹)	اے ڈی انجینئرنگ (۱۷)
(180)	سرفراز علی خان	ایس بی اے اینڈ آئی	ایس۔(۱۸)	ڈائریکٹر (ایل۔ڈی) (۱۸)
(181)	راؤ محمد حیات خاں		ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج (۱۹)	پریذیڈنٹ ایل ڈی اے ٹریبونل (۱۹)
(182)	خیام قیصر	سی اینڈ ڈبلیو	اسسٹنٹ انجینئر (۱۷)	ڈی ڈی (بلڈنگز) (۱۸)
(183)	جمشید رضا	پولیس	انسپکٹر پولیس	انسپکٹر پولیس
(184)	امجد سعید	بورڈ آف ریونیو	تحصیلدار	ایل اے سی (۱۷)
(185)	محمد اقبال	کمشنر لاہور ڈویژن	نائب تحصیلدار	نائب تحصیلدار

(186)	حافظ محمد یوسف	ایس جی اے اینڈ آئی	ای اے سی (۱۷)	ایل اے سی (۱۷)
(187)	لیفٹیننٹ کرنل دلبر حسین	منسٹری آف ڈیفنس	ای اے سی (۱۷)	ایل اے سی (۱۷)
(188)	اسحاق حسین	ایس جی اے اینڈ ای	تحصیلدار	ایل اے سی (۱۷)
(189)	حمید احمد سیٹھی		اے سی / اے ڈی سی ۱۸	ڈپٹی ڈائریکٹر (ای اینڈ آر) (۱۸)
(190)			ڈی سیکرٹری	ڈائریکٹر لیگل (۱۹)
(191)	محمد یسین	بورڈ آف ریونیو	منظور افغان / نیوجی	تحصیلدار ریکوری
(192)	ظفر علی بھٹی		تحصیلدار	ایل اے سی (۱۷)
(193)	ہمایوں فیض رسول	ایس جی اے اینڈ آئی	ڈی ایم جی (۲۰)	ڈی جی (۲۰)
(194)	تاج الملوک		مجسٹریٹ	سپیشل مجسٹریٹ
(195)	اقبال احمد بوسن		اے۔سی	ڈی ڈی لیگل (۱۸)
(196)	شمیم اختر			ڈی ڈی ایڈمن (۱۸)
(197)	سید مقبول حسین		ای اے سی ۱۷	سپیشل مجسٹریٹ / ڈی ڈی ۱۸
(198)	سید فضل حسین شاہ		اے۔سی۔(۱۸)	ڈائریکٹر (ایل۔ڈی) (۱۹)
(199)	اے۔ڈبلیو۔ہاشمی	سی اینڈ ڈبلیو	اسسٹنٹ انجینئر	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (۱۷)
(200)	رشید محمود رندھاوا	فارسٹ	کنزرویٹر فارسٹ (۱۸)	ڈائریکٹر بار ٹیکچر (۱۹)
(201)	شاہد احمد عبداللہ	سی اینڈ ڈبلیو	ایکس ای این (۱۸)	ڈپٹی ڈائریکٹر (اے ڈی ایس) (۱۸)
(202)	محمد عثمان عتیق	ایس جی اے اینڈ آئی	ای اے سی (۱۷)	ایل اے سی (۱۷)
(203)	محمد اورنگزیب		مجسٹریٹ	سپیشل مجسٹریٹ
(204)	حبیب اللہ گواریہ	بورڈ آف ریونیو	تحصیلدار	تحصیلدار
(205)	ملک امجد حسین	ایس جی اے اینڈ آئی	سپیشل مجسٹریٹ ریلوے	سپیشل مجسٹریٹ

(206)	میاں نذیر احمد		اے پی یو جی	ڈی ایل ڈی (۱۹)
(207)	محمد ریاض الحسن	فارسٹ	ڈی ایف او	ڈی ڈی (ایچ) (۱۸)
(208)	محمد خضر اللہ			
(209)	عبدالرحمان بلوچ	سی اینڈ ڈبلیو	سپرنٹنڈنگ انجنیر (۱۹)	چیف انجنیر (۲۰)
(210)	محمد اسلم بھٹی	ایس بی اے اینڈ آئی	یو-ایس	ڈی ڈی (ای) (۱۸)
(211)	عاصم سعید ملک	واپڈا	جونیئر انجنیر (۱۷)	= = (۱۸)
(212)	محمد عزالی	ایف ڈی اے	ڈی ڈی (ای ایم ڈی ڈی (۱۸)	Absorded in L.D.A
(213)	انعام الحق	ایس بی اے اینڈ آئی	اے - سی	= = (۱۸)
(214)	انعام الحق	ایس بی اے اینڈ آئی	اے سی / اے ڈی سی (۱۸)	سینئر سپیشل مجسٹریٹ (۱۸) Absorbed in L D A
(215)	خواجہ جاوید اسلم	ایف ڈی اے	اے ڈی (ای ایم) (۱۷)	اے ڈی (۱۷)
(216)	خادم علی بھٹی	بورڈ آف ریونیو		تحصیلدار ایل اے سی (۱۷)
(217)	محمد موسیٰ خان	ایس بی اے اینڈ آئی	ای اے سی (۱۷	سپیشل مجسٹریٹ
(218)	میاں محمد اقبال		اے ڈی سی	ڈی ڈی (۱۸)
(219)	عبدالقیوم		ای اے سی (۱۷	سپیشل مجسٹریٹ
(220)	محمد سلیم	پولیس ڈیپارٹمنٹ	انسپکٹر پولیس	آئی-پی
(221)	چودھری محمد نذیر	ایس بی اے اینڈ آئی	ای اے سی (۱۷	سپیشل مجسٹریٹ
(223)	پرویز سلطان		اے سی / اے ڈی سی (۱۸)	ڈی ڈی (۱۸
(224)	نذیر احمد	ریونیو ڈیپارٹمنٹ	پٹواری	پٹواری
(22 ۱	محمد اقبال	پولیس ڈیپارٹمنٹ	ڈی ایس پی / پی آر پی (۱۸)	ڈی ایس پی (۱۸)
[illegible]	[illegible] خان	ایس بی اے اینڈ آئی	ای اے سی (۱۷	ایل اے سی (۱۷)

(227)	حاجی محمد اکرم خالد		A/C (اے سی) (۱۷)	ڈی ڈی (۱۸)
(228)	مس رافعہ نذیر		۱۷ = =	ڈائریکٹر (ای - ایم) (۱۸)
(229)	محمد امیر کھچی		ای اے سی ۱۷	سپیشل مجسٹریٹ
	محمد فضل نعیم	ایس جی اے اینڈ آئی	ای اے سی (۱۷)	ایل اے سی (۱۷)
(230)				
(231)	آغا احمد رضا	بورڈ آف ریونیو	تحصیلدار	
(232)	میاں محمود احمد	فارسٹ	کنزرویٹر فارسٹ	ڈی-ایچ (۱۹)
(233)	اختر علی جونگا	ایس جی اے اینڈ آئی	ڈی سی / ڈی سی (۱۸)	ڈائریکٹر لیگل (۱۹)
(234)	مس راشدہ حیات		اے پی یو جی	ڈپٹی ڈائریکٹر (۱۹)
(235)	رانا نصر اللہ خان	بورڈ آف ریونیو	تحصیلدار	ایل اے سی (۱۷)
(236)	سردار احمد بشیر	ایس جی اے اینڈ آئی	ڈی سی / ڈی ایس ۱۸	پی ڈی ریس کورس (۱۸)
(237)	سید ضیاء الدین	بورڈ آف ریونیو	تحصیلدار	ایل اے سی (۱۷)
(238)	جیکب آئزک	ایس جی اے اینڈ آئی	اے ڈی اینڈ ایس جی	ایل ڈی اے پریذیڈنٹ ٹریبنل (۱۹)
(239)	رانا مختار احمد		اے سی / اے ڈی سی ۱۸	ڈی ڈی (ای اینڈ آر) (۱۸)
(240)	محمد اقبال چیمہ			ڈی ڈی (۱۸)
(241)	محمد مسعود رانا	فارسٹ	کنزرویٹر فارسٹ	D.H (ڈائریکٹر ہارٹیکلچر) (۱۸)
(242)	محمد اسلم		ایس ڈی ایف او	DDH (ڈی ڈی ہارٹیکلچر) (۱۷)
(243)	شہباز صفدر صدیقی	ایچ پی اینڈ ای پی	ایس ڈی او (۱۷)	اے - ڈی انجینئرنگ (17)
(244)	منعم حیات	ہائی کورٹ لاہور	ایڈیشنل رجسٹرار	ایل ڈی اے پریذیڈنٹ ٹریبنل (۱۸)

(245)	محمد خلیل بھٹی	ایس جے اینڈ آئی	ڈی سی ۱۹	ڈائریکٹر (ای - ایم) (۱۹)
(246)	خضر سید انوار الدین		اے ڈی سی (جی) ۱۸	ڈی ڈی (لیگل) (۱۸)
(247)	محمد محبوب الرحمان	فارسٹ	ڈی ایف او	ڈی ڈی (ہارٹیکلچر) (۱۸)
(248)	محمد سلیم اختر	پولیس ڈیپارٹمنٹ	ڈی ایس پی ۱۸	ڈی ایس پی (۱۸)
(249)	آغا جاوید حسین	ایس بی اے اینڈ آئی	اے سی / اے ڈی سی ۱۸	سپیشل مجسٹریٹ (۱۸)
(250)	اسرار احمد ملک			
(251)	سرفراز نجفی خوری	پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ	پروجیکٹ سپیشلسٹ بائنی	ڈی ڈی (ہارٹیکلچر) (۱۸)
(252)	راؤ امانت علی	ایس بی اے اینڈ آئی	اے سی / اے ڈی سی ۱۸	سپیشل مجسٹریٹ (۱۸)
(253)	چودھری عبدالرشید	〃		ڈپٹی ڈائریکٹر (۱۸)
(254)	لال محمد چوہان	〃		
(255)	محمد افضل مغل	ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ	ایگریکلچرل آفیسر	اے ڈی ہارٹیکلچر (۱۷)
(256)	علی کاظم	ایس جی اے اینڈ آئی	سیکرٹری ۲۰	ڈی جی
(257)	عبدالباسط سہیل		اے سی / اے ڈی سی ۱۸	سپیشل مجسٹریٹ (۱۸)
(258)	فرہاد علی خان	لینڈ پوٹیلائزیشن ڈیپارٹمنٹ	ریسرچ آفیسر ۱۷	ریسرچ آفیسر (۱۷)
(259)	محمد ارشد زاہد	بورڈ آف ریونیو	تحصیلدار	ایل اے سی
(260)	محمد عارف بخش قاسمی	انڈسٹریز اینڈ جنرل ڈیپارٹمنٹ	اسسٹنٹ ڈائریکٹر ۱۷	ڈپٹی ڈائریکٹر (۱۸)
(261)	محمد وقار اختر	ایل جی اینڈ آر ڈی ڈیپارٹمنٹ	میونسپل انجینئر	ڈی ڈی انجینئرنگ (۱۸)
(262)	خالد فاروق	سی اینڈ ڈبلیو	ایگزیکٹو انجینئر ۱۷	ڈائریکٹر ٹریننگ انجینئر (۱۸)
(263)	محمد جمیل	ایس جی اے اینڈ آئی	اے سی / اے ڈی سی ۱۸	سپیشل مجسٹریٹ (۱۸)

(264)	فیصل تحسین میمن	"	ایکس پی سی ایس ۱۸	ڈائریکٹر (ای - ایم) (۱۹)
(265)	ممتاز بیگ برلاس	"		ڈائریکٹر (ایڈمن) (۱۹)
(266)	قاضی جاوید احمد	"	اے سی / اے ڈی سی ۱۸	سپیشل مجسٹریٹ (۱۸)
(267)	محمد نعیم صدیقی		ای اے سی ۱۷	
(268)	سید دانش رضا نقوی			
(269)	محمد خاں سومل		اے سی / اے ڈی سی ۱۸	ڈپٹی ڈائریکٹر ۱۸
(270)	طارق محمود ظفر	بورڈ آف ریونیو	تحصیلدار ۱۶	ایل اے سی (۱۷)
(271)	محمد انور نسیم	ایس جی اے اینڈ آئی	اے ڈی اینڈ ایس جی ۱۸	ڈائریکٹر (پکی آبادی) ۱۸
(272)	نصیر خسرو جعفری		اے سی	سینئر سپیشل مجسٹریٹ (۱۸)
(273)	ذکاء اللہ قریشی	فارسٹ	فارسٹ انچرج ۱۶	اے ڈی (ہارٹیکلچر) ۱۷
(274)	شیخ وہاب الدین	بورڈ آف ریونیو	تحصیلدار ۱۶	ایل اے سی (۱۷)
(275)	امجد سعید			
(276)	محمد شکیل ناصر	ایس جی اے اینڈ آئی	ای اے سی ۱۷	ایل اے سی (۱۷)
(277)	چودھری عبدالوحید		او ایس ڈی ۱۸	ڈائریکٹر ایڈمن (۱۸)
(278)	محمود حسین راجہ	ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ	اسسٹنٹ انجینئر ۱۷	ڈی ڈی ایڈمن (۱۸)
(279)	بابر خاں ناصر	ایس جی اے اینڈ آئی	اے سی / اے ڈی سی ۱۸	سپیشل مجسٹریٹ (۱۸)
(280)	محمد اشرف بھٹی		ای اے سی ۱۷	
(281)	چودھری نذیر احمد		ای اے ڈی سی ۱۸	ڈپٹی ڈائریکٹر (۱۸)
(282)	ممتاز علی خاں		ای اے سی ۱۷	سپیشل مجسٹریٹ (۱۸)
(283)	نجف عباس سیال	بورڈ آف ریونیو	تحصیلدار ۱۶	ایل اے سی (۱۷)
(284)	ارشاد اختر قریشی	ایس جی اے اینڈ آئی	اے سی / اے ڈی سی ۱۸	ڈپٹی ڈائریکٹر (۱۸)

(285)	ایس ایم نجاح			ایل اے سی (۱۷)
(286)	ظفر عباس لالی		ڈی ایم جی ۱۸	ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل
(287)	شہاب انور خواجہ			
(288)	محمد انور نسیم		ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ۱۸	ڈائریکٹر کچی آبادی (۱۹)
(289)	نصیر خسرو جعفری		اے - سی	سینئر سبسڈل مجسٹریٹ (۱۸)
(290)	ذکاء اللہ قریشی	فارسٹ ڈیپارٹمنٹ	فارسٹ انچرج	اے ڈی (پارلیکچر) (۱۷)
(291)	محمد یار کھوکھر	ایس جی اے اینڈ آئی	ای اے سی ۱۷	ڈپٹی ڈائریکٹر (۱۸)
(292)	عبدالمجید			
(293)	قمرالزمان		پی ایس ٹو چیف منسٹر	ڈی - جی
(294)	محمد یعقوب بھٹی	پولیس ڈیپارٹمنٹ	ڈی ایس پی	ڈی ایس پی
(295)	ایس ایچ زیدی	ایس بی اے اینڈ آئی	سپرنٹنڈنگ انجینئر	چیف انجینئر (۲۰)

فہرست افسران جو ڈیپوٹیشن پر دیئے گئے اور بعد میں ایل - ڈی - اے میں ضم کر لیے گئے

نمبر شمار	نام افسران	ایل - ڈی - اے میں جس عہدہ پر ضم کیا گیا	ایل - ڈی - اے میں موجودہ عہدہ و گریڈ	پتہ
(1)	محمد رفیق	اسسٹنٹ ڈائریکٹر انجینئرنگ	ڈپٹی ڈائریکٹر انجینئرنگ گریڈ ۱۸	۲۱۸ - اے ولایت منزل سید پور ملتان روڈ لاہور
(2)	احمد غزالی	ڈپٹی ڈائریکٹر ۱۸	ڈپٹی ڈائریکٹر - ۱۸	۱۵۲ - جی ماڈل ٹاؤن لاہور
(3)	محمد جمیل خان	اسسٹنٹ ڈائریکٹر باغات	ڈپٹی ڈائریکٹر باغات - ۱۸	مکان نمبر ۱۳ گلی نمبر ۵ دیوسماج روڈ لاہور

(4)	خواجہ جاوید اسلم	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	اسسٹنٹ ڈائریکٹر۔ ۱۷	۶۔ آؤٹ مال روڈ لاہور
(5)	طالب حسین ہمرا	اسسٹنٹ ڈائریکٹر انجینئرنگ	ڈپٹی ڈائریکٹر انجینئرنگ۔ ۱۸	کامونکی منڈی ضلع گوجرانوالہ
(6)	محمد اکرم		اسسٹنٹ ڈائریکٹر انجینئرنگ۔ ۱۷	۲۸۷-۸۸ - این سمن آباد لاہور
(7)	اقبال احمد چشتی			میکلوڈ روڈ لاہور
(8)	میاں محمد سلیم			۱۷۔ مین بازار مزنگ لاہور
(9)	محمد خان	اسسٹنٹ ڈائریکٹر انجینئرنگ		۱۰۔ ایل چوبرجی گارڈن لاہور
(10)	صدیق الحسن شاہ		ڈائریکٹر ای۔ ایم۔ای گریڈ۔ ۱۹	چک دھوتا پاکپتن
(11)	میاں گل رخ		اسسٹنٹ ڈائریکٹر۔ ۱۷	۲۸۱۔ فیروز پور روڈ لاہور

رانا اکرام ربانی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر۔ جی رانا صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں۔

رانا اکرام ربانی۔ جناب سپیکر! سوال کے جز(الف) میں ایک حصہ یہ ہے کہ "جس اتھارٹی نے ان کی تقرری کا حکم جاری کیا ہے اس کے نام کی مکمل تفصیلات ایوان میں پیش کریں"۔ جناب والا جو ہمیں جواب دیا گیا ہے اس میں جو ہاتھ سے لکھی ہوئی تحریر میرے سامنے ہے۔ اس میں سے یہ لائن حذف کر کے اس تفصیل کو جواب میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ اس میں مجاز اتھارٹی کا نام نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ آپ کا مطلب یہ ہے کہ Appointing Authority کا نام اس میں نہیں ہے۔ جواب صحیح نہیں ہے۔

رانا اکرام ربانی۔ جس کے حکم پر تقرری کی گئی ہے اس کا نام نہیں ہے"۔

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ۔ جناب والا یہ تقرریاں یقیناً مجاز Authorties کرتی ہیں۔ اگر

رانا صاحب کو اس میں کوئی شک ہو یا کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو وہ clearcut مجھے بتائیں میں اس کا جواب اگر وہ کوئی تازہ سوال دے دیں تو اس میں جواب دے سکتا ہوں یا پھر اس سے متعلقہ کام میں ابھی دوں گا۔ مجاز authority کے علاوہ کوئی اور آدمی اس کی تعیناتی کا مجاز نہیں ہے۔

رانا اکرام ربانی۔ جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال اس پر یہ ہے کہ کیا وزیر موصوف اس وقت ایوان میں بتا سکیں گے کہ اس میں سے کتنے افراد اس وقت کے وزیر اعلیٰ کے حکم سے بھرتی کئے گئے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ جناب والا! یہ تو تازہ سوال بنتا ہے۔ اگر یہ تازہ سوال دیں گے تو میں یقیناً اس کا جواب بھی ایوان کے سامنے لاؤں گا۔

سید طاہر احمد شاہ۔ ضمنی سوال۔ جناب سپیکر! ایک تو میں وضاحت چاہتا ہوں کہ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔ جہاں تک میری اپنی سمجھ کام کرتی ہے تو جن سوالات کے جوابات میز پر رکھے جاتے ہیں تو وہ ممبران کے پاس بھی ہوتے ہیں اس میں ان کی تفصیل ہمیں تو مہیا نہیں کی گئی ہے۔ تو اس سے ہم نہیں دیکھ سکتے کہ اگر ایک محکمے سے دوسرے محکمے میں Deputation پر کوئی افسر آیا ہے تو اس کا پہلے گریڈ کیا تھا اور بعد میں کیا تھا۔ جناب والا! اس کے متعلق فرما دیں تو پھر میں اگلا سوال کرتا ہوں۔ کہ یہ جو تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے یہ صرف بعد ازاں ایوان کی کارروائی میں شامل کر دی جائے گی یا ممبران کے مطالعے اور علم کے لئے انہیں بھی مہیا کی جائے گی۔

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب آپ اس کو دیکھ سکتے ہیں۔ آپ کو یہ Circulate تو نہیں کی جائے گی یہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور یہ ایوان کی Property ہے۔ آپ میں سے جو صاحبان اس کو دیکھنا چاہیں اس کو دیکھ لیں اور ملاحظہ کرنے کے بعد آپ اس پر Comments کر سکتے ہیں اور پھر اگر اس میں کوئی غلطی ہے تو اس کو آپ Point-out کر سکتے ہیں۔ اس پر تحریک استحقاق دے سکتے ہیں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر! اس میں میرا استدلال یہ ہے کہ پھر ضمنی سوال اس فہرست پر تو ہم نہیں کر سکتے کیونکہ وہ ہمارے سامنے نہیں ہے۔ اب وہ میز پر رکھی گئی ہے۔ اگر وہ ہمیں پہلے سے مہیا کی جاتی تو ہم اس پر تیار ہو کر ضمنی سوال کر سکتے تھے بہرکیف میری آپ سے استدعا ہے کہ اگر آپ مناسب سمجھیں اور یہ ایوان مناسب سمجھے تو ایسی فہرستیں جو بعد ازاں یا جواب دیتے وقت وزراء کرام ایوان کی میز پر رکھتے ہیں وہ بھی اراکین اسمبلی کو سوالوں کی کتاب کے ساتھ مل جایا کریں کیونکہ وہ بڑی اہم ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر۔ میرے خیال میں یہ فہرستیں آپ کو ایسے Cireculate نہیں کی جا سکتیں لیکن یہ

فہرستیں ایوان کی میز پر اس وقت رکھ دی جاتی ہیں جب ان سوالات کے جوابات آتے ہیں تو جب جوابات موصول ہوتے ہیں ان کے ساتھ ہی یہ فہرستیں جو ایوان کی میز پر رکھی جاتی ہیں وہ ایوان کی میز پر رکھ دی جاتی ہیں اور اس وقت آپ ان کو ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ وقفہ سوالات آنے سے پہلے آپ ان کو ملاحظہ کر سکتے ہیں اور ان کے حوالے سے آپ ضمنی سوالات بنا سکتے ہیں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر! ضمنی سوال

جناب سپیکر۔ جی شاہ صاحب! ضمنی سوال کریں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ 2352 ملازمین یا افسران کا ذکر انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ ترقیاتی ادارہ لاہور میں کام کر رہے ہیں۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 2352 ملازمین سے سترہ گریڈ یا اس سے اوپر کے کتنے افسران ہیں اور اس ادارے میں سترہ گریڈ سے نیچے کے کتنے ملازمین میں تعینات ہیں

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ۔ جناب والا! یہ باقاعدہ سوال میں پوچھا تو نہیں گیا تھا لیکن پھر بھی میں اس سلسلے میں تیار ہوں۔ اگر جناب فرمائیں تو میں اس پر عرض کئے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ جی ارشاد فرمادیں اگر آپ تیار ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ۔ جناب والا Deputation پر آئے ہوئے لوگ ہمارے پاس مندرجہ ذیل ہیں۔ گریڈ 16 میں 1 ، گریڈ 17 میں 9 ، گریڈ 18 میں 9 ، گریڈ 19 میں 4 اور گریڈ 20 میں 1 ۔ اس کے علاوہ ہمارے اپنے جو ملازمین ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ گریڈ 20 میں 2 ، گریڈ 19 میں 18 ، گریڈ 18 میں 49 ، گریڈ 17 میں 131 ، گریڈ 16 میں 108 گریڈ 15 میں 108 ، گریڈ 15 میں 39 ، گریڈ 14 میں 8 ، گریڈ 13 میں 8 ، گریڈ 12 میں 78 ، گریڈ 11 میں 241 ، گریڈ 10 میں 14 ، گریڈ 10 میں 14 ، گریڈ 9 میں 32 ، گریڈ 8 میں 4 ، گریڈ 7 میں 144 ، گریڈ 6 میں 66 ، گریڈ 5 میں 467 ، گریڈ 4 میں 25 ، گریڈ 3 میں 1 ، گریڈ 2 میں 1 ، گریڈ 2 میں 46 اور گریڈ 1 میں 849

جناب سپیکر۔ شکریہ چودھری صاحب۔

اگلا سوال میاں محمود احمد صاحب

شاہدرہ ٹاؤن میں ڈسپوزل پمپ کی تنصیب

*178۔ میاں محمود احمد۔ کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شاہدرہ ٹاؤن میں ایک ڈسپوزل پمپ منظور ہو چکا ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس ڈسپوزل پمپ کو منظور ہوئے کتنا عرصہ ہوا ہے اس کی رقم کل کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایل ڈی اے واسا سے اس سلسلہ میں میں نے کئی ملاقاتیں بھی کی ہیں مگر ابھی تک کام تھوڑا سا شروع کرنے کے بعد بند ہو چکا ہے؟

(ج) اگر جزائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اسے شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب تک مکمل ہو گا؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (چودھری نذیر احمد)

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ شاہدرہ ڈسپوزل سٹیشن کی منظوری کے بعد 22 مئی 1988ء کو اس کی تعمیر شروع ہوئی تھی۔ لیکن محکمہ جنگلات کی مداخلت اور سیلاب کی شدت کے باعث کام میں رکاوٹ پڑ گئی۔ بعد ازاں فروری 1990ء میں جب محکمہ جنگلات سے منظوری ملی تو اسے سیلاب کو مدنظر رکھتے ہوئے دوبارہ ڈیزائن کیا گیا اس کا تخمینہ 58 لاکھ روپے لگایا گیا۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ رکن نے اس سلسلہ میں ایل۔ڈی۔اے واسا میں ملاقاتیں کیں لیکن اب موقع پر کام شروع ہے اور بند نہیں ہوا۔

(ج) اس ڈسپوزل سٹیشن پر کام شروع ہوا ہے اور تقریباً چھ ماہ میں مکمل ہو جائے گا۔

میاں محمود احمد۔ جناب سپیکر! اس سلسلے میں متعلقہ محکمے نے مجھے یقین دھانی کروادی ہے اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب کسی ضمنی سوال کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اگلا سوال میاں محمود احمد صاحب

ایل ڈی اے کے محکمہ باغات میں فرضی ملازمین کی تنخواہیں خورد برد کرنا

*۲۰۵۔ میاں محمود احمد۔ کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(iii) کیا یہ درست ہے کہ ہارٹیکلچر ڈیپارٹمنٹ ایل ڈی اے نے بے شمار عارضی مالی میٹ سپر

وائزر بھرتی کئے ہوئے ہیں۔

(ا) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان میں سے بے شمار ڈیوٹی پر حاضر ہی نہیں ہوتے اور ان کی تنخواہ متعلقہ افسر آپس میں اور کچھ ان کو بانٹ دیتے ہیں۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بے شمار بوگس نام درج کئے ہوئے ہیں اور ان کی ہر ماہ کی تنخواہ خود نکال کر ہضم کر لی جاتی ہے۔

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان عارضی ملازموں کو مستقل کر کے اس دھاندلی کو ختم کرنے کے لئے تیار ہے اگر ہاں تو کب تک لگے اگر نہیں تو وجہ بیان کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ: (چودھری نذیر احمد)

(الف) درست نہیں ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) متعلقہ نہ ہے۔

میاں محمود احمد۔ جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جز (الف) کے جواب میں انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ درست نہیں ہے۔ میرا سوال یہ تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ہارٹیکلچر ڈیپارٹمنٹ ایل۔ ڈی۔ اے نے بے شمار عارضی مالی بھرتی کئے ہوئے ہیں۔ اس کا جواب انہوں نے دیا ہے کہ درست نہ ہے۔ جب کہ ابھی چند دن پہلے جناب ڈائریکٹر جنرل ایل۔ ڈی اے نے ہارٹیکلچر ڈیپارٹمنٹ سے فہرستیں مانگی تھیں کہ وہ ان ملازمین کو مستقل کرنا چاہتے ہیں ان کی فہرستیں بھجوائی جائیں۔ کیا یہ درست ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ۔ جناب والا! اس کیلئے تو انہیں نیا سوال کرنا چاہیئے لیکن جہاں تک فاضل رکن کے لفظ بے شمار کا تعلق ہے تو میں اس کے متعلق عرض کروں گا کہ ہم نے بے شمار عارضی ملازمین نہیں رکھے ہوئے۔ البتہ جہاں ہمیں ضرورت ہوتی ہے روزانہ اجرت پر ہم ملازمین رکھ لیتے ہیں اور جب ہماری ضرورت پوری ہو جاتی ہے تو انہیں فارغ کر دیا جاتا ہے۔

میاں محمود احمد۔ جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر بے شمار نہیں ہیں تو

پھر کتنے ہیں یہ بھی بتا دیں ؟ عارضی ملازمین ہیں تو یہ تسلیم کریں ۔ اگر نہیں ہیں تو بتا دیں ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ ۔ جناب والا عارضی ملازمین یقیناً ہمیں رکھنے پڑتے ہیں ، لیکن انہیں ہم وہاں رکھتے ہیں جہاں مستقل ملازم ہم نہیں رکھ سکتے ۔ اگر اس کیلئے فاضل رکن اعداد و شمار پوچھنا چاہیں تو اس کیلئے یہ نیا سوال پیش کر دیں تو اس کا جواب دے دیا جائے گا ۔

میاں محمود احمد ۔ جناب سپیکر ! میرے سوال کا جواب غلط دیا گیا ہے ۔ مجھے اس کا استحقاق بھی حاصل ہے کہ میں اس کے خلاف تحریک استحقاق پیش کروں ۔ یا تو یہ مجھے یقین دہانی کروائیں کہ محکمے نے اس سوال کا جواب غلط دیا ہے ۔ یہ بھی بتا دیا جائے کہ کتنے دنوں میں اس سوال کا صحیح جواب ایوان میں دیا جائے گا ؟ یہ اپنی جگہ پر حقیقت ہے کہ سوال کا جواب غلط دیا گیا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ کس جزو کا جواب غلط دیا گیا ہے ؟

میاں محمود احمد ۔ جزو (الف) کے متعلق عرض کروں گا کہ ان کا جواب درست نہیں ہے ۔ اگر ان کے پاس بے شمار عارضی ملازمین نہیں ہیں تو یہ بتا دیں کہ کتنے ملازمین عارضی ہیں یا ایک بھی نہیں ہے ۔ ہارٹیکلچر ڈیپارٹمنٹ کے متعلق تفصیل بتا دیں ۔ مالی ، سپروائزر ، میٹ میں سے کتنا سٹاف ان کے پاس عارضی ہے یا بالکل نہیں ہے ؟

جناب سپیکر ۔ میاں محمود احمد صاحب چاہتے ہیں کہ وزیر موصوف یہ بتائیں کہ کتنے ملازمین عارضی ڈیوٹی پر ہیں ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ ۔ جناب والا ! اس وقت میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں پوزیشن میں نہیں ہوں کہ ابھی صحیح اعداد و شمار پیش کر سکوں ۔ میاں صاحب اگر Tresh Notice دے دیں تو میں یقیناً انہیں مکمل اعداد و شمار بھی بتاؤں گا کہ کتنے ملازمین ہمارے پاس عارضی ہیں اور ان کے مستقل کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں ہے ۔ جو بھی یہ پوچھیں گے یقیناً اس کا جواب دیا جائے گا ۔

جناب سپیکر ۔ چودھری صاحب اس کا مطلب یہ ہے کہ عارضی ملازمین ہیں ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ ۔ جناب والا ! میں نے تو پہلے ہی تسلیم کیا ہے کہ عارضی ملازمین موجود ہیں لیکن جہاں تک ان کے مستقل کرنے کا تعلق ہے یا ان کے متعلق اعداد و شمار بتانے کا تعلق ہے ، تو میں نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ بے شمار عارضی ملازمین نہیں ہیں ، ضرورت کے مطابق ہمارے

پاس عارضی ملازمین آتے ہیں اور جب ہماری وہ ضرورت پوری ہو جاتی ہے تو انہیں فوری طور پر برطرف کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر۔ کیا آپ سوال کا جواب ایوان کی میز پر رکھ سکیں گے کیونکہ میاں محمود احمد صاحب چاہتے ہیں کہ اس کی تفصیل گریڈوں کے مطابق بتائی جائے کہ کونسے ملازمین کس گریڈ میں عارضی طور پر کام کر رہے ہیں۔ان کے بارے میں معلومات آپ ایوان کی میز پر رکھ سکیں گے؟

وزیر ھاؤسنگ و فزیکل پلاننگ۔ یقیناً جناب والا! اگر آپ حکم فرمائیں تو ہم اس کی تفصیل اکٹھی کر کے ٹیبل کر دیں گے۔ایوان کی میز پر رکھ دیں گے۔

جناب سپیکر۔ یہ اجلاس کے دوران بھی ایوان کی میز پر رکھ دیا جائے تاکہ اس پر اگر کوئی ضمنی سوال کرنا چاہے تو کر سکے۔

وزیر ھاؤسنگ و فزیکل پلاننگ۔ جی ہاں! یہ اجلاس کے دوران ہی ایوان کی میز پر رکھ دیں گے۔

میاں محمود احمد۔ جناب والا! اس سوال میں (الف۔(ب)۔اور (ج) میں جو بھی جواب دیے گئے ہیں تمام کے تمام غلط ہیں۔ میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں اور آئندہ چند دنوں میں سے کوئی دن یہ بتا دیں لیکن اس کا جواب بالکل صحیح آنا چاہیئے۔

جناب سپیکر۔ میری یہ Observation نہیں ہے کہ جواب غلط ہے، یہ آپ کہہ رہے ہیں۔ میں نے یہ بات کی ہے کہ میاں محمود احمد صاحب کے سوالات کے صحیح جوابات اس اجلاس کے دوران اپنے محکمے سے ایوان کی میز پر رکھوائیں۔

میاں محمود احمد۔ جناب والا اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے جوابات ــــــــــ

جناب سپیکر۔ میاں صاحب اس کو ثابت کرنے کی کیا ضرورت ہے ــ جو جوابات آئیں گے اس پر آپ بات کیجئے گا۔

میاں شہباز احمد۔ جناب سپیکر! ابھی وزیر موصوف بتا رہے تھے کہ ان کے علم میں نہیں ہے کہ ایل ڈی اے میں کتنے عارضی ملازمین ہیں، لیکن میں آپ کے علم کیلئے اتنا بتا دینا چاہتا ہوں کہ ایل۔ڈی اے میں تقریباً چار ہزار سے زائد عارضی ملازمین ہیں۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اپنی وزارت کے دوران کتنے ملازمین (Regular) کیا اور کس کے کہنے پر کیا اور بقایا جو عارضی آسامیاں ہیں ان کو کب Regular کیا جائے گا۔

وزیر ھاؤسنگ و فزیکل پلاننگ ۔ جناب والا! فاضل ممبر فرما رہے ہیں کہ تقریباً چار ہزار ملازمین عارضی ہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ ہونگے ، لیکن صحیح اعداد و شمار نہ یہ بتا سکتے ہیں نہ میں بتا سکتا ہوں اور نہ ہی سوال میں یہ بات پوچھی گئی ہے ، جہاں تک عارضی ملازمین کو ریگولر کرنے کا تعلق ہے اب تک میں نے کسی ایک آدمی کو بھی Regular نہیں کیا اور نہ ہی میری وزارت کے دوران ہمارے محکمے کے کسی افسر نے کسی ملازم Regular کیا ہے ۔ کیونکہ ابھی پابندی ہے نہ کسی کو ملازمت میں رکھا جا سکتا ہے ، نہ تعیناتی ہو سکتی ہے اور نہ ہی کسی کو Regular کیا جا سکتا ہے ۔

جناب فرید احمد پراچہ ۔ جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک طرف یہ فرمایا گیا ہے کہ کوئی عارضی ملازم نہیں ہے ، دوسری طرف بعد میں اس بات کا اقرار بھی کیا جا رہا ہے اور یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ اس کی فہرست دے دی جائے گی ۔ سوال یہ ہے کہ عارضی ملازم کی تشریح وزیر موصوف کے نزدیک کیا ہے ؟ وہ کیا سمجھتے ہیں کہ عارضی ملازم کون ہوتا ہے ؟

جناب سپیکر ۔ یہ سوال Dispose Of ہو چکا ہے ، اس پر میں نے وزیر ھاؤسنگ سے یہ کہا ہے کہ وہ عارضی ملازمین جن کے بارے میں میاں محمود احمد صاحب نے پوچھا ہے اس سوال کے جواب کو وہ ایوان کی میز پر رکھیں اور اس کے بعد جب یہ جواب ایوان کی میز پر آجائے گا پھر آپ ضمنی سوال کر سکتے ہیں اور کوئی اور بھی بات ہو سکتی ہے ۔

جناب محمد لطیف مغل ۔ جناب والا! میاں محمود احمد صاحب کا خیال ہے کہ اس سوال کا جواب درست نہیں حالانکہ ۔۔۔۔

جناب سپیکر ۔ وزیر ھاؤسنگ سے میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس سوال کا جواب آپ کب تک ایوان کی میز پر رکھ سکیں گے ؟

وزیر ھاؤسنگ و فزیکل پلاننگ ۔ جناب والا میں اسی اجلاس کے دوران ہی ایوان کی میز پر رکھ دوں گا ۔

جناب سپیکر ۔ کچھ پہلے ہو جائے کیونکہ معزز اراکین اس پر ضمنی سوالات کرنا چاہتے ہیں ۔

وزیر ھاؤسنگ و فزیکل پلاننگ ۔ جناب والا! اگر آپ کوئی تاریخ دے دیں تو میں اس کے مطابق جواب ایوان کی میز پر رکھ دوں گا ۔

جناب سپیکر ۔ آپ اپنی سہولت کے مطابق تاریخ بتائیں ؟

وزیر ھاؤسنگ و فزیکل پلاننگ ۔ تو پھر جناب والا میں اس کا 15 تاریخ تک جواب دے دوں

جناب سپیکر ۔ پندرہ تاریخ سے کچھ پہلے نہیں ہو سکتا؟

وزیر ھاؤسنگ و فزیکل پلاننگ ۔ 12 تاریخ تک کر دوں گا۔

جناب سپیکر ۔ 10 تاریخ تک آپ ایوان کی میز پر رکھ سکیں گے؟

وزیر ھاؤسنگ و فزیکل پلاننگ ۔ ٹھیک ہے دس تاریخ تک جواب کو ایوان کی میز پر رکھ دوں گا۔

جناب سپیکر ۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ لطیف مغل صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد لطیف مغل ۔ جناب والا میں Point of Information پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ جو سوال کیا گیا تھا اس کا جواب درست ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سوال کا جواب غلط کیسے ہے۔ کیونکہ انہوں نے جو سوال کیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ بے شمار مالی اور سپروائزر بھرتی کئے ہیں۔ حالانکہ بے شمار اور ایک یا دو کی گنتی علیحدہ علیحدہ ہے۔ اگر پوچھا جاتا کہ چند ایک تو پھر وزیر موصوف بتاتے کہ ہم نے کوئی Appointment کی ہے لیکن جب بے شمار کا لفظ آتا ہے، بے شمار بھرتی کی گئی ہے ـــــ

میاں محمود احمد ۔ Point of Information تو ہوتا ہی نہیں ہے۔

جناب محمد لطیف مغل ۔ جناب سپیکر، بیشمار کا مطلب ہے کہ کوئی شمار ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر ۔ مغل صاحب، نہ تو یہ کوئی ذاتی وضاحت ہے نہ کسی سوال کا جواب ہے اور نہ ہی کوئی تازہ سوال ہے۔

جناب محمد لطیف مغل ۔ جناب والا، جواب تو درست ہے کہ اگر دو چار دس بیس کا نام ہوتا کہ دس آدمی رکھے گئے یا بیس آدمی رکھے گئے۔ وہ تو شمار میں آجاتا ہے بیشمار کا مطلب یہ ہے کہ شمار ہی نہیں ہوتا۔ اس لئے جواب تو درست ہے۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ متعلقہ سوال پیش کیا جا چکا ہے۔ آپ کے اس اعلان کے بعد تو میں ضمنی سوال نہیں کر سکتا۔ مگر یہ بات میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ جو تفصیلی جواب وزیر موصوف ایوان کی میز پر رکھیں گے اس کے لیے میری آپ کی وساطت سے ان سے یہ گزارش ہے کہ اور یہ مفاد عامہ میں بھی ہے کہ جتنے بھی عارضی ملازمین جن میں مالی، بیلدار، سپروائزر حارٹیکلچر کے شعبہ میں رکھے گئے ہیں۔ میرے اندازے کے مطابق ان کی تعداد ہزاروں میں ہو گی۔ ان کے ناموں کے ساتھ ساتھ ان کی شناختی کارڈوں کے نمبر، نام ولدیت، سکونت

وغیرہ کی تفصیل بھی دی جائے۔ کیونکہ شناختی کارڈ کے نمبر کے بغیر اصل حقائق کا پتا نہیں چل سکتا۔ میں تو یہ بھی کہوں گا کہ ان کے شناختی کارڈ کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی بھی ایوان کو فراہم کی جائے تاکہ جعلسازی کے ذریعے جو قومی خزانہ کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے اس کا تدارک کیا جاسکے۔ جناب سپیکر، میں ذاتی طور پر کہتا ہوں اور یہ امر واقعہ ہے کہ بیشمار ملازمین کو عارضی طور پر بھرتی کیا جاتا ہے اور ان کی تنخواہیں کچھ لوگ ضم کر جاتے ہیں۔ ان ان بیچاروں کو پتا ہی نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر۔ اگلا سوال، محمد اظہر خاں لغاری

لاہور کے علاقہ میں از سرے نو سیوریج بچھانے کیلئے اقدام

*225 سردار محمد اظہر خان لغاری۔ کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(iii) کیا یہ درست ہے کہ رائیونڈ روڈ لاہور کے سیوریج اکثر اوور فلو ہوتے رہتے ہیں جس کی وجہ علاقے کے مکینوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔

(i) کیا یہ درست ہے کہ جب بارش ہوتی ہے تو گندہ پانی مکینوں کے گھروں میں داخل ہو جاتا ہے

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقے کے لوگوں نے متعدد دفعہ اس بارے میں نچلے افسران کی خدمت میں عرضداشتیں پیش کی ہیں مگر ان کو ہر دفعہ اس بات پر ٹال دیا گیا ہے کہ اس علاقے میں از سرے نو سیوریج بچھانے کے لئے منصوبہ زیر غور ہے۔

(د) اگر جزحائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ روڈ پر از سر نو سیوریج بچھانے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (چودھری نذیر احمد)

(iii) رائیونڈ روڈ کا علاقہ طحہ آبادیوں کی نسبت گہرائی میں واقع ہے۔ اس وجہ سے اس میں موجود سیوریج سسٹم عام حالت میں درست کام کرتے ہیں۔ برش یا لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے ڈسپوزل اسٹیشن بند ہونے کی وجہ سے علاقے میں سیور اوور لوڈ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں سڑک گہرائی میں واقع ہونے کی وجہ سے اس کا پانی رکا رہتا ہے۔

(i) یہ درست ہے کہ بارش کے دوران ان لوگوں کے گھر جو سڑک سے دو سے چار فٹ تک گہرائی میں واقع ہیں اور ان کے نکاس کا کوئی بندوبست نہ ہونے کی وجہ بارش کا پانی رک جاتا ہے۔ اور بارش کا پانی

رک جاتا ہے اور بارش ختم ہو جانے کے بعد 5 ۔ 6 گھنٹے کے بعد بارشی پانی کا نکاس ہو جاتا ہے۔

(ج) علاقے کے مکینوں کو واسا کا سٹاف مستعدی کے ساتھ ان کے مسائل حل کرنے کی پوری سعی کرتا ہے۔ یہ درست ہے کہ واسا اس علاقے کے دائمی حل کے طور پر سیوریج بچھانے کے نئے منصوبے پر کام کر رہا ہے۔

(د) یہ کہ نیا سیوریج بچھانے کے منصوبے پر تیزی سے ابتدائی مراحل میں کام ہو رہا ہے۔ اور توقع کی جاتی ہے کہ حکومت یہ کام آئندہ مالی سال میں پایہ تکمیل تک پہنچا سکے گی۔

واٹر سپلائی سکیم شروع کرنے کے لئے اقدام

☆ 245 چودھری محمد اسلم کائرہ۔ کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(اا) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت نے سال 87-1986ء کے دوران موضع بھروٹ ساھڑ۔ مکوال اڑیالہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں واٹر سپلائی سکیم شروع کی تھی اگر ایسا ہے تو مذکورہ واٹر سپلائی سکیم کتنی لاگت سے تیار ہوئی تھی۔

(ا) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اس سکیم پر کافی سرمایہ خرچ ہونے کے باوجود کماحقہ فائدہ حاصل نہیں ہو سکا اور سکیم بند پڑی ہے۔

(ج) اگر جزمائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس تساہل کا ذمہ دار کون ہے۔ حکومت کب تک اس سکیم کو چلانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اسکی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ: (چودھری نذیر احمد)

(الف) یہ درست ہے کہ منصوبہ فراہمی آب برائے موضع اڑیالہ اور موضع بھروٹ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کی انتظامی منظوری برائے لاگت -/1521,800 روپے سیکرٹری ہاؤسنگ کے مطابق چٹھی نمبر So (PH) III - II / 86 بتاریخ 87-12 منظوری دی۔ اس سکیم پر مالی سال 87-1986ء میں کام شروع کیا گیا۔

موضع مکوال و موضع مہر کیلئے فراہمی آب کی اضافی سکیم کی انتظامی منظوری برائے لاگت -/6,83,100 روپے بمطابق چٹھی نمبر So (PH) II/86 بتاریخ 88-5-25 منظوری دی۔ اس سکیم پر مالی سال 88-1987ء میں کام شروع ہوا۔ جس کے تحت کوئی نیا ٹیوب ویل نہ لگنا تھا بلکہ پہلے نصب شدہ ٹیوب

ویلوں کے ذریعے پانی سپلائی کرنا تھا۔ موضع مکوال کو نصب شدہ ٹیوب ویل برائے بھروٹ سے پانی دیا جاتا تھا۔ جبکہ موضع مہر کو نصب شدہ ٹیوب ویل برائے اڑیالہ سے پانی دیا جاتا تھا۔

فراہمی آب کی مندرجہ بالا دونوں سکیموں پر جو چار موضعات اڑیالہ۔ بھروٹ۔ مہر اور مکوال پر مشتمل تھیں پر مجموعی لاگت 2427958 روپے آئی۔

(i) لاگت برائے موضع اڑیالہ بھروٹ = 1742235

(ii) لاگت برائے مہر لینڈ مکوال = /685723

(ب) یہ درست نہ ہے کہ سکیم بند پڑی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بجلی کا کنکشن ملنے پر ماہ مئی 1990ء سے موضع اڑیالہ و مہر کو پانی کی سپلائی تسلی بخش طریقے پر دی جا رہی ہے۔ البتہ ٹیوب ویل برائے بھروٹ و مکوال صحیح طور پر کامیابی سے نہیں چلایا جا سکتا۔ جس سے ان دو موضوعات میں پانی کی فی الحال سپلائی نہیں مل رہی۔ دونوں سکیموں پر کام ہوا۔ اسکی تفصیل الف پر لف ہے۔ تحصیل کھاریاں کا فوصاً ہی کا علاقہ یہاں پر سکیم واقع ہے اپنی خشک سالی اور زیر زمین پانی نہ ملنے کی وجہ سے خاصا مشہور ہے۔ ریکارڈ کے مطابق ٹیوب ویل برائے اڑیالہ مہر کا ڈسچارج تنصیب کے وقت جون 1987ء میں 80000 گیلن فی گھنٹہ تھا۔ جبکہ ٹیوب ویل رائے بھروٹ مکوال ڈسچارج تنصیب کے وقت 3000 گیلن فی گھنٹہ تھا۔ زیر زمین پانی کی کم دستیابی کی وجہ سے ٹیوب ویل برائے بھروٹ و ٹیوب ویل برائے اڑیالہ کو بذریعہ پائپ لائن جوڑ دیا گیا تھا۔ تاکہ کسی ایک ٹیوب ویل میں پانی کی کمی کو دوسرے ٹیوب ویل سے پورا کیا جا سکے لیکن بدقسمتی سے علاقائی تعصبات و ذاتی جھگڑوں کی بنا پر موضع اڑیالہ کے عوام دوسرے مواضعات بھروٹ و مکوال کو اپنے ٹیوب ویل سے پانی دینے کو ہرگز تیار نہ ہیں۔ جس کیلئے محکمہ کوشاں ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر تفصیل سے بیان کیا جا چکا ہے۔ کہ سکیم کے چار مواضعات میں سے دو موضعات کو تسلی بخش طریقے سے پانی دیا جا رہا ہے۔ جبکہ باقی ماندہ موضع بھروٹ و مکوال کو پانی بذریعہ ٹیوب ویل برائے اڑیالہ دینے کے لئے محکمہ کوشاں ہے۔ اگر معاملہ حل نہ ہو سکا تو ایک دو نیا ٹیوب ویل برائے موضعات بھروٹ و مکوال لگوانے کی منظوری حاصل کرنا ہو گی۔ حکومت کی منظوری کے بعد اضافی ٹیوب ویل کیلئے منصوبہ تیار کیا جا سکتا ہے۔

(i) تفصیل برائے اڑیالہ و بھروٹ

۱۔ ٹیوب ویل برائے ۲عدد۔
ایک موضع اڑیالہ اور دوسرا موضع بھروٹ۔
۲۔ پمپنگ مشینری بمعہ موٹر۔ بجلی برائے ۲عدد۔
۳۔ پمپنگ چیمبر برائے دو عدد
۴۔ جستی پائپ 1/2۔1 تا 3 قطر سائز
۳قطر جستی پائپ 9344
۲قطر جستی پائپ 2832
1/2۔1 قطر جستی پائپ 9545

(II) تفصیل برائے مکوال موضع مہڑ

۱۔ ۱۴ ایم ایس پائپ	3600=
۱۳ ایم ایس پائپ	3900=
۲۔ جستی پائپ ۵/۱۔۲	200=
۲جستی پائپ ۵/۱۔۲	2785=
۲/۱۔۱جستی پائپ ۵/۱۔۲	5078=

جناب سپیکر۔ اس سوال کا جواب کافی لمبا ہے۔اس کا جواب پڑھا ہوا متصور ہوگا اس کے بارے میں کوئی ضمنی سوال ہے؟ سید طاہر احمد شاہ ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر۔ یہ جو جزو "ب" کے جواب میں فرمایا گیا ہے کہ "البتہ ٹیوب ویل برائے بھروٹ و مکوال صحیح طور پر کامیابی سے نہیں چلایا جا سکتا" جس سے ان دو موضعات میں پانی کی فی الحال سپلائی نہیں مل رہی۔" جناب والا، چونکہ اس پر کافی رقم خرچ ہوئی ہے کہ پانی تو مل نہیں رہا مگر گورنمنٹ کا پیسہ خرچ کیا گیا ہے۔اگر ناقص منصوبہ بندی کے بعد صحیح منصوبہ بندی کرنے کے باوجود بھی اگر پانی نہیں ملتا تو جو رقم اس پر صرف ہوئی ہے اس کی ذمہ داری کس پر ڈالیں گے؟

وزیر ھاؤسنگ و فزیکل پلاننگ۔ جناب والا! شاہ صاحب نے جو ضمنی سوال کیا ہے، یقیناً" ان دو مواضعات کو ابھی پانی کی سپلائی جاری نہیں ہوئی۔لیکن اس میں کچھ مسائل تھے کہ ایک میں ٹیوب ویل

لگا ہے اور دوسرے میں سپلائی جاری ہے۔ جس موضع میں ٹیوب ویل لگا ہے۔ ٹیوب ویل مکمل ہونے کے بعد اور پائپ لائنیں بچھ جانے کے بعد وہاں کے لوگوں میں جھگڑا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ادھر پانی نہیں جانے دیں گے تو وہ ٹیوب ویل چلانے کی اجازت نہیں دے رہے۔ نہ تو وہ اپنے آپ کے لئے پانی لے رہے ہیں اور نہ وہ دوسرے دیہات کے لئے پانی دینا چاہتے ہیں۔ یہ مسئلہ درپیش ہے۔ اس کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔ اگر ان کا مسئلہ حل ہو گیا تو ٹھیک ورنہ اس کا کوئی مزید حل سوچا جائے گا۔ اس میں محکمہ کی غفلت یا کوتاہی یا فنڈ کا ناجائز استعمال نہیں پایا گیا۔

جناب سپیکر۔ شکریہ چودھری صاحب، وقفہ سوالات اب ختم ہوتا ہے اور آج سوالات بقیہ نہیں ہیں جو منسٹر صاحب ایوان کی میز پر رکھیں۔ اور یہ وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کی پہلی کوشش تھی جو کہ بہت کامیاب رہی۔ (نعرے ہائے تحسین)

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب سپیکر۔ سید طاہر احمد شاہ صاحب کی بھی آج خوب تیاری تھی۔ تحاریک استحقاق کو لیا جا سکتا ہے لیکن اب مغرب کی نماز کا وقت ہوا چاہتا ہے۔

میاں شہباز احمد۔ جناب والا! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر۔ میاں صاحب مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ نماز کے بعد پوائنٹ آف آرڈر اٹھا لیجئے مغرب کی نماز کے لئے وقفہ ہوتا ہے۔ اجلاس کی کارروائی ساڑھے چھ بجے تک کے لئے ملتوی ہوتی ہے۔

(وقفہ نماز مغرب کے بعد اجلاس کی کارروائی 6 بجکر 35 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر شروع ہوئی)

مسئلہ استحقاقات

جناب سپیکر۔ اب ہم تحاریک استحقاق کو ٹیک اپ کر لیتے ہیں۔ راجا اکرام ربانی صاحب کی ایک تحریک استحقاق ہے۔

جناب فرید احمد پراچہ۔ (پوائنٹ آف آرڈر)۔ جناب والا۔ میں نے ایک تحریک استحقاق اسمبلی ملازمین کی رہائش کالونی کے سلسلے میں پیش کی ہے یہ معاملہ انتہائی اہم نوعیت کا ہے سال 1988ء میں اسی ایوان نے ایک قرارداد پاس کی تھی جس کی رو سے انہیں یہ سہولت ملنی چاہیئے تھی اور وزیر قانون

صاحب نے یہاں وعدہ کیا تھا میں یہ چاہتا ہوں کہ میری یہ تحریک استحقاق باری سے پہلے (آؤٹ آف ٹرن) لے لی جائے اسلئے کہ یہ بہت ہی اہم ہے اور یہ ان ملازمین کے بارے میں ہے جو اس ایوان کا ایک لحاظ سے حصہ ہیں۔

جناب سپیکر۔ پراچہ صاحب، یہ کونسے نمبر پر ہے۔ یہ آپ نے کب دی ہے۔

جناب فرید احمد پراچہ۔ جناب والا۔ میں نے اسے ایک، دو روز پہلے دیا ہے اس کا نمبر ابھی مجھے نہیں ملا۔ مگر میں یہ چاہتا ہوں کہ اسے باری سے پہلے لیا جائے۔

جناب سپیکر۔ پراچہ صاحب، ہمارے پاس آپ کی یہ تحریک استحقاق نہیں آئی یہ تحریک استحقاق واقعی بہت ضروری ہے تو جب یہ ہمارے پاس آجاتی ہے اور یہ اس فہرست میں شامل ہو جاتی ہے تو پھر اس پر بات کر لیں گے۔

جناب فرید احمد پراچہ۔ ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر۔ رانا اکرام ربانی صاحب کی تحریک استحقاق ہے اور اس کا نمبر 6۔ ہے۔

مشیران حکومت پنجاب کی طرف سے فلیگ رولز کی خلاف ورزی

رانا اکرام ربانی (قائد حزب اختلاف) میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ حالیہ انتخابات کے بعد صوبہ پنجاب میں مقرر کئے جانے والے مشیران جو کہ اسمبلی کے رکن بھی ہیں خلاف ضابطہ اپنی گاڑیوں اور رہائش گاہوں پر قومی پرچم لہرا رہے ہیں۔ وزارت داخلہ حکومت پاکستان کے نوٹیفیکیشن نمبر Public ۔ 5/2/69 مورخہ 26 اپریل 1969ء فلیگ رولز میں جو شخصیات قومی پرچم اپنی گاڑیوں اور رہائش گاہوں پر لہرانے کے مجاز ہیں ان میں مشیران شامل نہیں ہیں اس سلسلے میں سابقہ حکومت پاکستان کی طرف سے ایک خط نمبر D.O.NO. 5/2/89/Public مورخہ 30 مئی 1990ء بھی لکھا گیا تھا جو اس معاملہ کی نشان دہی کرتا ہے مشیران حکومت پنجاب کے اس عمل سے فلیگ رولز آف پاکستان کی خلاف ورزی ہوتی ہے اور قومی جھنڈا لہرانے کے مجاز نہ ہونے کے باوجود قومی

پرچ لہرانا قومی پرچم کی توہین ہے چونکہ مشیران حکومت پنجاب اسمبلی کے ارکان بھی ہیں اور وہ اسمبلی میں موجود بھی رہتے ہیں ان کے اس خلاف ضابطہ اور غیر قانونی اقدام سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا مزید غور و خوض کیلئے اور اس بے ضابطگی کو ختم کرنے کیلئے اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب والا! پچھلی اسمبلی میں بھی اس بات کی نشاندہی کی گئی تھی اور کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا تھا۔ مجھے یہ بھی احساس ہے بلکہ اس (Tecknically)، پر تقریر کرتے ہوئے میرے معزز دوست جو فرمائیں گے وہ بھی مجھے تقریباً زبانی یاد ہو چکا ہے کہ آئین اور یہ اور وہ وغیرہ۔ لیکن جناب والا اس بات کا فیصلہ بھی اس ہاؤس نے کرنا ہے کہ آئین اور قانون پر اگر اسمبلی کے معزز اراکین خود عملدرآمد نہیں کریں گے تو ہمارے بارے میں عوام میں یہ تاثر پیدا ہو جائے گا کہ وہ لوگ جن کے ذمہ غیر قانونی اور غیر آئینی اقدامات کی نشاندہی اور انہیں روکنے کی کوشش کرنا ہے اگر خود اس قسم کے معاملات میں ان کا نام آئے گا تو جناب والا اس سے پوری اسمبلی کے بارے میں اور معزز اراکین کے بارے میں ایک منفی تاثر عوام میں پیدا ہو جائے گا۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ اس معاملے کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ وہ اس پر غور کرے پھر اس چیز کو روکا جا سکے جو اس اسمبلی کی بدنامی کا باعث ہے اور جس سے معزز اراکین اسمبلی کے بارے میں غلط تاثر عوام میں پیدا ہو رہا ہے۔

وزیر خزانہ۔ جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق نمبر 6 جو جناب قائد حزب اختلاف کی طرف سے ایوان میں پیش کی گئی ہے۔ ان کے خیالات ہم سب نے سنے اور ان کے خیالات کا ہم احترام کرتے ہیں لیکن جناب والا جہاں تک پنجاب اسمبلی کے قواعد انضباط کار رول نمبر 55 کا تعلق ہے Strictly Speaking اس کے مطابق اور Technical Grounds پر یہ تحریک استحقاق بنتی نہیں ہے اور میں سب سے پہلے تو آپ کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا Grounds On Technical تحریک استحقاق کی جو تشریح ہے اس سے مطابقت نہیں رکھتی اس لئے اسے خلاف ضابطہ قرار دیا جائے۔

جناب والا! سب سے پہلے ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ استحقاق ہے کیا؟ اور کیا کس ممبر کا استحقاق اس فلیگ کے لہرانے سے یا گاڑیوں پر پرچم لہرانے سے مجروح ہوا ہے یا نہیں؟ یہاں سب سے پہلے تو ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ جو (Privilege of members Act ،1972) ہے وہ کیا کہتا ہے اور کس ممبر کا استحقاق وہ ہے جو اس کو آئین نے یا آئین کے تحت قانون نے یا اس کے تحت جو قواعد تشکیل دیئے گئے ہیں اس نے

اس کو دیا ہو۔ یہاں میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ جو تحریک استحقاق جو زیر بحث ہے اس نے کس ممبر کے چاہے وہ جناب قائد حزب اختلاف ہیں یا کوئی اور ممبر ہیں اس کے inherent rights کو violate تو نہیں کیا استحقاق کے زمرے میں، میں گزارش کروں گا کہ استحقاق وہ ہے جو ہمیں آئین نے یا قانون نے یا اس ہاؤس نے سپرد کیا ہو۔ جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ یہاں اپنی بات کی وضاحت کے لئے ایک مثال دے دوں تو شاید میں پھر اپنے موقف کو سمجھانے میں بہتر طریقے سے کامیاب ہو جاؤں۔

جناب والا! وہ یہ ہے کہ جیسا کہ Priviteges Act ، 1972 کے تحت یہ کہا گیا ہے کہ اگر کسی معزز ممبر صوبائی اسمبلی، یا قومی اسمبلی یا سینٹ کو کسی Criminal Case میں گرفتار کیا جائے تو جناب سپیکر کو اطلاع دینی لازمی ہے۔ اب جناب والا سوچنے کی بات یہ ہے کہ آیا اسکو گرفتار کرنا اس کے استحقاق کی خلاف ورزی کرنے کے مترادف تھا یا سپیکر کو اطلاع نہ دینا استحقاق کی خلاف ورزی ہے تو میری یہاں رائے یہ ہے کہ اگر ان کو کسی فوجداری جرم میں criminal offence کے تحت گرفتار کیا گیا ہے تو اس سے ان کے استحقاق کی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔ اگر جناب سپیکر کو مطلع نہیں کیا گیا تو under the Privileges Act وہ استحقاق کی خلاف ورزی ہے تو جناب والا اس وضاحت کے ساتھ میں مؤدبانہ گزارش کروں گا کہ یہ تحریک استحقاق strictly under the Londitions of the privilege نہیں بنتی اسے آپ خلاف ضابطہ قرار دیں۔

رانا اکرام ربانی۔ جناب سپیکر، میں محترم وزیر صاحب کی صلاحیتوں کا ہمیشہ سے معترف رہا ہوں۔ وہ بڑی خوبصورتی سے اپنا کیس پلیڈ کرتے ہیں۔

جناب والا اس میں انہوں نے جس سیکشن کا حوالہ دیا ہے۔

The right to raise a question of privilege shall be governed by the following conditons, namely :-
(iv) the matter shall be such as requires the intervention of the Assembly.

اب جہاں تک یہ Privileges Act میں دیئے گئے استحقاقات کا تعلق ہے تو جناب الا اس اسمبلی میں بہت سے ایسے معاملات ماضی قریب میں بھی ہمارے سامنے آتے رہے کہ بہت سی ایسی چیزیں جو تحریری طور پر Privileges Act میں نہیں ہیں لیکن ایک نمائندہ کی حیثیت سے ہمارا استحقاق ہے۔ میں صرف

اس کی طرف اس معزز ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ کیا وہ اقدامات جن کی نشاندہی اور اس کو روکنا ہمارا استحقاق نہیں ہے تو وزیر موصوف کی بات درست ہے لیکن میرا اب بھی اس پر اصرار یہ ہے کہ کم از کم اس اسمبلی کے کسی معزز ممبر کو کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے۔ بڑے واضح قواعد میرے سامنے ہیں اور جن کا میں نے حوالہ دیا ہے۔ ان کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔

وزیر خزانہ۔ جناب سپیکر! جناب قائد حزب اختلاف نے جن قواعد کا تذکرہ کیا ہے میں ان قواعد سے واقف ہوں اور میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اگر ان کی سوچ کے مطابق ان قواعد کی خلاف ورزی ہو رہی ہے تو پھر تحریک استحقاق کے طور پر اس کو نہیں اٹھایا جاتا۔ جناب سپیکر میری سمجھ کے مطابق Rules of Procedure کے تحت تحریک استحقاق میں ایک ایسی شق رکھی گئی ہے جس کے تحت ایک ممبر اپنے Personal Grievance کو جو Rights آئین نے، قانون نے یا قواعد نے اس کو دے رکھے ہیں ان کی نشاندھی کرنے کے لئے وہ اٹھا سکتا ہے لیکن اس کے تحت یہ privilege نہیں بن سکتی اور اگر کسی قانون کو یا کسی قاعدے کی خلاف ورزی ہو رہی ہے تو آپ اس کو چیلنج کر سکتے ہیں۔ آپ کے پاس مختلف form موجود ہیں ان میں کر سکتے ہیں، عدالت میں کر سکتے ہیں لیکن strickly speaking یہ technical grounds پر privilege نہیں بنتی اور میری دوبارہ گزارش ہو گی کہ اس کو بحیثیت privilege motion خلاف ضابطہ قرار دیا جائے۔

رانا اکرام ربانی۔ جناب سپیکر! میں ایک گزارش کروں گا اس Admissionlity پر تو آپ نے یہ فیصلہ کرنا ہے۔ مجھے لفظ "اگر" پر اعتراض ہے۔ جناب والا قواعد کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔

وزیر خزانہ۔ لیکن استحقاق کی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔

جناب سپیکر۔ سیٹھی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اس تحریک استحقاق پر یہ اعتراض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز رکن جنہوں نے یہ تحریک استحقاق دی ہے اور وزیر موصوف نے اس کا جواب دیا ہے۔ اس ایوان نے چند گنے چنے افراد کو اپنے استحقاق کو استعمال کرنے کا حق دیا ہے اور اگر کوئی آدمی اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اس استحقاق کو کوئی آدمی غلط طور پر استعمال کر رہا ہے اور اگر ماننے والا اس کو نہ مانے کہ یہ وہ استحقاق کو غلط طور پر استعمال کر رہا ہے تو جناب والا میرا نکتہ اعتراض یہ ہے

کہ اس ایوان کے ہر معزز رکن کو پھر اس بات کی اجازت ہونی چاہیئے کہ اگر یہ استحقاق نہیں بنتا تو کسی کا بھی نہیں بنتا اور اگر یہ استحقاق بنتا ہے تو پھر تمام معزز اراکین کو اس استحقاق کو استعمال کرنے کا حق ہونا چاہیئے ۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک استحقاق بنتی ہے ، جناب والا قواعد کے مطابق اس کا جو جواب دیا گیا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کے بارے میں سنجیدگی سے بات کی جائے اور اس پر میں بحث نہیں کرنا چاہتا ، یہی چند الفاظ میں عرض کر دینا کافی سمجھتا ہوں ۔ اس کے بعد وزیر موصوف کیا فرمائیں گے میں سننا چاہتا ہوں ؟

جناب سپیکر ۔ سیٹھی صاحب ! شکریہ ابھی تک ہم نے اس پر کوئی debate شروع نہیں کی ۔ اس کے technical قائد حزب اختلاف نے بھی پیش کئے ہیں مخدوم زادہ صاحب نے بھی اپنا نقطہ نظر اس بارے میں پیش کیا ہے ، یہ تو تحریک استحقاق ہے اس سے پہلے پچھلی term میں ایک پوائنٹ آف آرڈر پر یہ مسئلہ اٹھایا گیا تھا نوابزادہ غضنفر علی گل ہمارے یہاں ممبر تھے انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پر یہ نکتہ اٹھایا تھا کہ وزیر اعلیٰ کے جو مشیر ہیں یا معاونین خصوصی ہیں کیا وہ قومی جھنڈا لہرا سکتے ہیں ؟ ان کا نقطہ نظر یہ تھا کہ وہ قومی جھنڈا نہیں لہرا سکتے ۔ یہ ایک پوائنٹ آف آرڈر تھا اور وہ چاہتے تھے کہ سپیکر اس پر رولنگ دیں اور اس پر ڈپٹی سپیکر صاحب نے رولنگ دی ہے جو ہمارے پاس موجود ہے ۔ اب ایک تحریک استحقاق کی شکل میں یہ معاملہ ہمارے پاس آیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسے Properly thrash out ہونا چاہیئے تاکہ ہمیشہ کیلئے اس پر ایک فیصلہ ہو جائے کہ آیا اسمبلی میں اسے تحریک استحقاق کے طور پر take up کیا جا سکتا ہے یا نہیں ؟ اور کیا اسمبلی کی یہ jurisdection ہے ۔

بقول قائد حزب اختلاف کے یہ جو بے ضابطگی ہو رہی ہے کیا ہم اس پر کوئی ایکشن لے سکتے ہیں میرے خیال میں اسے Pending کر لیتے ہیں ۔ وزیر قانون بھی اس کے لئے تھوڑا سا تیار ہو جائیں گے ، لہذا اس کو پھر take up کریں گے اور اس پر باقاعدہ بات کریں گے ۔ ٹھیک ہے وزیر قانون صاحب ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ ٹھیک ہے ۔

جناب سپیکر ۔ تو رانا صاحب اس کو Pending کر لیتے ہیں ؟

رانا اکرام ربانی ۔ ٹھیک ہے ۔

جناب سپیکر ۔ جناب غلام سرور خان تحریک استحقاق نمبر 11

پولیس کی جانب سے معزز رکن کی شہادت کو غیر معتبر قرار دینا

11 ۔ جناب غلام سرور خان ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے ۔ معاملہ یہ ہے کہ 22 ۔ اکتوبر 1990ء کو پی ڈی اے کا انتخابی جلوس جب چک بیلی راولپنڈی سے گزر رہا تھا تو آئی جے آئی کے کارکنوں نے بلاجواز جلوس کو روکا اور گالی گلوچ تک نوبت پہنچا دی ۔ جب اس واقعہ کی اطلاع پولیس کو دی گئی تو پولیس نے رپٹ درج کرنے سے انکار کر دیا الٹا پی ڈی اے کے کارکنوں کے خلاف آئی جے آئی کے کارکنوں کے کہنے پر جھوٹا پرچہ درج کرا دیا ۔ ایس ایس پی اور ڈی ایس پی کو نامزد ملزمان کی بے گناہی کا یقین دلایا گیا مگر بے سود ثابت ہوا ۔ ایس ایس پی نے تفتیش ڈی ایس پی راجہ ارشد کے سپرد کر دی ۔ ایس ایس پی کو پہلے ہی بتا دیا گیا تھا کہ مذکورہ ڈی ایس پی غیر جانبدارانہ تفتیش نہ کر سکیں گے ۔ 22 نومبر 1990ء کو میں نے چودھری محمد اسلم سابقہ ایم پی اے اور دیگر معززین کے ہمراہ ڈی ایس پی کو ملزمان کی بے گناہی کے سلسلے میں بیان ریکارڈ کرایا ۔ 6 دسمبر 1990ء کو جو آدمی ضمانت قبل از گرفتاری پر تھے ڈی ایس پی نے انہیں گنہگار ثابت کرتے ہوئے یہ رائے دی کہ چونکہ کوئی معتبر شہادت نہیں ہے لہذا ضمانت منسوخ کی جائے ۔

چنانچہ ڈی ایس پی کی رپورٹ پر ان کی ضمانت منسوخ ہو گئی ۔ جس کی اطلاع مجھے 16 دسمبر 1990ء کو ملی ۔ ڈی ایس پی کی اس رپورٹ کہ "یہ کوئی معتبر شہادت" نہیں ہے ، سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ لہذا اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے ۔

وزیر مال ۔ جناب سپیکر یہ واقعہ 22 اکتوبر 1990ء کو پیش آیا ۔ میرے فاضل دوست نے اس قسم کی متعدد تحاریک استحقاق ایوان میں پیش کی ہوئی ہیں اور اس سے پہلے بھی اس پر فیصلہ ہو چکا ہے ۔ میری گذارش یہ ہے کہ یہ پچھلے الیکشن کے واقعات ہیں اور ایک دوسرے سے تصادم اور لڑائی جھگڑے کی باتیں ہیں ۔ میں نے پہلے بھی اپنے فاضل ممبران سے یہ گذارش کی تھی کہ اس پر وزیر اعلیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ انتخابات کے دوران اس قسم کے جتنے واقعات ہوئے ہیں وہ مقدمات واپس ہوں گے ۔ انہوں نے اب اس کا اعلان بھی کر دیا ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں اس تحریک استحقاق پر فنی اعتراضات بھی کروں گا جیسا کہ میں نے کل بھی گذارش کی تھی کہ اس میں ایسے واقعات درج ہیں جس

سے آئین قانون اور اس کے تحت جو قواعد ہیں اور ان کے مطابق معزز اراکین کے جو حقوق ہیں ۔ استحقاق ہے وہ استحقاق کسی طرح سے مجروح نہیں ہوا ۔ اور قانون اور ضابطے کے تحت معزز رکن کا جو استحقاق ہے اس کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی ۔ کارکنان کا آپس میں تنازعہ ہے ۔ دو آدمیوں کا یہ تنازعہ ہے ہمارے فاضل ممبر یہ کہتے ہیں ، میں جو سمجھا ہوں کہ اس میں ان کو Complainant بننا چاہیے تھا لیکن وہ اس میں ملزم بن گئے ۔ لیکن جناب والا اس کیس کی تحقیقات ہوئی ، کیس عدالت میں جا چکا ہے ، اس لئے یہ کیس Sub-Judice ہے ۔ جہاں تک میرے دوست نے یہ کہا ہے کہ ان کی گواہی کو معتبر نہیں سمجھا گیا ، اس میں پوائنٹ یہ اٹھایا گیا ہے کہ ہمارے فاضل دوست اس کیس کی تحقیقات میں شامل ہوئے ہیں اور وہاں پر انہوں نے جو بیان دیا ہے اس کو تحقیقاتی آفیسر نے معتبر نہیں کہا ، اس تحریک استحقاق میں اصل نکتہ یہی ہے ۔ اس سلسلے میں ، میں یہ گذارش کروں گا کہ شہادت کا معتبر ہونا یا نہ ہونا یہ کسی قانون اور ضابطے میں نہیں لکھا ہوا ، اگر Criminal case میں کسی نے تحقیقات میں شامل ہونا ہے تو تحقیقاتی آفیسر نے اعداد و شمار کو سامنے رکھ کر اور حقائق کو سامنے رکھ کر فیصلہ کرنا ہوتا ہے ۔ اور اس نے اس واقعہ کے متعلق اس بناء پر فیصلہ کرنا ہے کہ آیا کوئی چشم دید گواہ بھی ہے یا اس کا کوئی عذر عدم موجودگی ہے ۔ یا اس کے پاس کوئی ثبوت ہے ، کوئی ٹھوس ثبوت ہے ۔ لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ ہمارے فاضل دوست تحقیقات میں شامل ہوئے اور انہوں نے جا کر یہ کہا ہو گا کہ یہ ہمارے ساتھی ہیں اور بے گناہ ہیں اگر کسی تحقیقاتی افسر نے ان کی شہادت کو تسلیم نہیں کیا تو اس سے کونسے قانون کی خلاف ورزی ہوئی ہے کون سے استحقاق کی خلاف ورزی ہوئی ہے کہ اس ایوان کا تقدس مجروح ہوا ہے ۔ جناب والا ، رپورٹ کے مطابق اس میں میں وہ فقرہ پڑھنا چاہتا ہوں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ " فریقین کا موقف سننے کے بعد میں نے اپنی ضمنی نمبر11 مورخہ 22 نومبر1990ء اور ضمنی نمبر12 مورخہ 24 نومبر1990ء کو تحریر کیا ہے کہ ہر دو فریقین کی بالمشافہ گفتگو کروائی گئی ۔ ملزمان ممتاز اور خالد کا موقف ہے کہ وہ بے گناہ ہیں مگر وہ اپنی بے گناہی کے بارے میں کوئی ٹھوس شہادت پیش نہ کر سکے جبکہ مدعی کے موقف کی تائید میں پچیس افراد پیش ہوئے اور انہوں نے اس کا ثبوت دیا ۔ جناب والا ، یہ انکوائری کا معاملہ ہے ۔ معاملہ subJudice ہے ۔ اس میں میرے خیال میں ہمارے معزز رکن کا کوئی استحقاق مجروح نہیں ہوا ۔

جناب سپیکر ۔ اس بارے میں آپ نے کیا ارشاد فرمایا ؟ کہ انہوں نے اپنی ضمنی میں لکھا ہے کہ شہادت معتبر نہ ہے ۔ انہوں نے اس چیز کو بنیاد بنایا ہے ۔

وزیر مال ۔ اس تحریک استحقاق کی بنیاد یہ ہے کہ ان کی شہادت کو معتبر تسلیم نہیں کیا گیا ۔ جبکہ ان کا موقف یہ ہے کہ فریقین آپس میں بیٹھے ، تحقیق ہوئی ، دونوں طرف سے ثبوت آئے ۔ ملزمان کوئی ٹھوس ثبوت پیش نہیں کر سکے بلکہ مدعی کی طرف سے جتنے افراد آئے ہیں انہوں نے ٹھوس ثبوت فراہم کیے ہیں ۔ اس میں وہ گنہگار ہیں ۔ چالان ہو کر عدالت میں مقدمہ جا چکا ہے ۔ میرے خیال میں فنی طور پر بھی یہ تحریک استحقاق نہیں بنتی ۔ میری گذارش یہ ہے کہ اسے خلاف ضابطہ قرار دیا جائے ۔

ملک اقبال احمد خاں لنگڑیال ۔ لودھی صاحب نے بڑی اچھی تقریر کی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ جناب غلام سرور خاں صاحب اس تحریک کے محرک ہیں ۔ ان کو بات کرنے کا موقع دیا جائے ۔

جناب غلام سرور خاں ۔ جناب سپیکر ! جہاں تک وزیر موصوف نے 22 اکتوبر کا حوالہ دیا ہے ۔ واقعی یہ الیکشن کا واقعہ ہے ۔ میرا تاریخ بتانے کا مقصد یہ تھا کہ یہ واقعہ اس دن وقوع پذیر ہوا ۔ میں نے زیادہ زور 22 نومبر 1990ء کے واقعہ پر دیا ہے جس دن میں اور چودھری اسلم صاحب جو کہ اس حلقہ سے ہمارے سابق ایم پی اے ہیں ذاتی طور پر ڈی ایس پی کے پاس گئے اور ہم نے اپنے بیانات ریکارڈ کروائے کہ 22 ۔ اکتوبر کو یہ دو ملزمان ہمارے ساتھ تھے ۔ ان کی صفائی ہم دینے کے لیے تیار ہیں ۔ اور اس کے علاوہ اس شہر کے اور اس علاقہ کے تقریباً دو سو معززین نے اپنی شہادت صفائی دی ۔ جناب سپیکر ، وزیر موصوف تو یہاں خود تسلیم کر رہے ہیں کہ جو ضمنی متعلقہ DSP نے دی ہے اور جس ضمنی پر انہیں گنہگار قرار دیا گیا تھا ۔ اس ضمنی کے مطابق فریقین کوئی ٹھوس شہادت مہیا نہ کر سکے ہیں ۔ ایک ایم پی اے اور ایک رکن اسمبلی سے بڑھ کر اور کیا ٹھوس شہادت ہو سکتی ہے ۔ میں نے حلفاً اپنا بیان ریکارڈ کروایا تھا کہ یہ دونوں ملزمان میرے ساتھ تھے اور اس کے ساتھ ہی میرے دوست ایم پی اے نے اپنا بیان ریکارڈ کروایا کہ یہ دونوں ملزمان ہمارے ساتھ تھے ۔ ان کا تعلق اس واقعہ سے ہرگز نہ ہے ۔ جناب والا ، اس میں ہمارا موقف یہ ہے کہ ایک رکن صوبائی اسمبلی ہونے کی حیثیت سے اگر میں کسی کی شہادت صفائی دیتا ہوں اور تفتیشی افسران اس پر اپنی رائے یہ دیتا ہے کہ فریق کوئی ٹھوس شہادت نہ دے سکے ۔ ہمیں ٹھوس شہادت بھی نہیں سمجھا جاتا ۔ ہمیں معتبر شہادت بھی نہیں سمجھا جاتا ۔

جناب سپیکر ، میں آپ کی وساطت سے حکومت وقت سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ان باتوں سے بھی

ہمارا استحقاق مجروح نہیں ہوتا تو جب ہمیں ڈنڈے پڑیں گے ، جب ہمیں گولیاں لگیں گی تو اس وقت استحقاق مجروح ہوگا۔

جناب والا ، دوسری طرف میرے ایک فاضل دوست نے ، جن کا تعلق سرکاری بنچز سے ہے ، انہوں نے ایک تحریک پیش کی کہ جس میں ایک اہلکار نے ٹیلیفون سننے سے انکار کیا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اہلکار کسی ذاتی مصروفیت میں ہو ، کسی محکمانہ میٹنگ میں ہو۔ اگر اس اہلکار نے ٹیلیفون نہیں سنا تو اس بارے میں تو تحریک استحقاق پیش ہو گئی اور مجھے خوشی ہے کہ متعلقہ اہلکار نے اور وزیر صاحب نے بھی اس ہاؤس کے سامنے معافی مانگی کہ آئندہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر ، سرکاری بنچز کا اس قسم کے چھوٹے سے واقعے سے بھی استحقاق مجروح ہو جاتا ہے اور اسے اسمبلی میں تسلیم بھی کر لیا جاتا ہے اور اس پر معافی بھی مانگ لی جاتی ہے لیکن ایک ایسے مقدمہ میں جس میں ہمارے بے گناہ ساتھیوں کو ملوث کیا جائے ، ہم تفتیشی افسر کے پاس جا کر صفائی کی شہادت ریکارڈ کرائیں پھر بھی اسے ٹھوس نہیں سمجھا جاتا اور معتبر نہیں سمجھا جاتا۔ جناب سپیکر ! میری گذارش اور میرا زور اسی بات پہ ہے کہ میری شہادت ریکارڈ پر موجود ہے ۔ میری اس صفائی کی شہادت پر متعلقہ DSP نے اتفاق نہیں کیا اور اختلاف کیا ہے جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ لہذا میری اس معزز ایوان سے بھی اور وزیر موصوف سے بھی گذارش ہے کہ میری اس تحریک استحقاق کو منظور کیا جائے ۔

جناب سہیل ضیاء بٹ ۔ جناب سپیکر ۔

جناب سپیکر ۔ بٹ صاحب ، آپ کسی پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتے ہیں ۔

جناب سہیل ضیاء بٹ ۔ جناب سپیکر ، میرے بھائی کی بڑی دلآزاری کرتے ہیں کہ جب بھی وہ شکوہ کرتے ہیں ۔ میں یہ ان سے پوچھنا چاہتا تھا کہ آپ کو ڈنڈے پڑیں گے یہ آپ نے اس شرافت کے دور میں اور آئی جے آئی کی حکومت میں کیسے سوچ لیا کوئی پروگرام ہم نے تو ابھی تک مرتب نہیں کیا۔

رانا اکرام ربانی ۔ جناب سپیکر ! اس سے پہلے کہ آپ کوئی فیصلہ دیں میں آپ کی اور اس ایوان کی وساطت سے بٹ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے فی الحال کوئی ایسا پروگرام ترتیب نہیں دیا۔ ہم اس کے لیے آپ کے مشکور ہیں ۔ ماضی میں اس ہاؤس کی روایات رہی ہیں اور میرے دوست کا یہ شکوہ بجا ہے ۔ سرکاری بنچز کی طرف سے بہت سی تحاریک استحقاق مجلس استحقاقات کے سپرد کی گئیں کہ جو اس کتاب کے ذریعے ہمیں ملی ہوئی ہے اس کے دائرہ کار میں نہیں آتیں ۔

جناب والا، اگر کسی آئی جے آئی کے رکن کا ٹیلیفون نہ سنا جائے تو استحقاق مجروح ہوتا ہے اور ہمیں دھمکیاں دی جائیں اور Remarks لکھے جائیں۔ وہ لوگ جو دوسروں کو Charcter certificate دیتے ہیں ان کے بارے میں ایک DSP لکھتا ہے کہ وہ معتبر شہادت نہیں ہے۔ جناب والا، اگر پریکٹس یہ ہے تو پھر ان دعوؤں کو اور ان خوش آئند خبروں کو ہم کیسے مانیں گے اور کیسے تسلیم کریں گے کہ واقعی اس صوبے میں ایک سیاسی اور جمہوری عمل شروع ہونے والا ہے۔

وزیر مال۔ جناب والا، اگر آپ اجازت دیں تو اس سلسلہ میں میری گذارش یہ ہے کہ اس ضمنی میں کسی جگہ یہ نہیں لکھا ہوا کہ ہمارے معزز ممبر کی شہادت کو مانا نہیں گیا۔ یا خدانخواستہ ان کو سنا نہ گیا۔ وہ گئے ہوں گے، ان کو سنا ہوگا ان کی تعظیم کی ہوگی لیکن یہ کس قانون میں دیا گیا ہے کہ ہمارے ممبر آجائیں اور وہ شہادت دیں اور اس پر مقدمے کا فیصلہ کر دیں۔ بات تو تحقیق کی ہے Police act ہے، Police Rules ہیں۔ اس کے بعد عدالتیں بنی ہوئی ہیں۔ لڑائی ہوئی یا نہ ہوئی یا کسی کو شامل کیا گیا یا نہ کیا گیا وہ تو کارکنوں کی بات ہے۔ خدانخواستہ ہمارے کسی معزز ممبر کی بات نہیں ہے۔ یہاں پر یہ لکھا ہوا ہے کہ دونوں طرف سے لوگ گئے ہیں۔ جو ثبوت ان کو ملا اس کے مطابق انہوں نے اس کی انکوائری کی اور عدالت میں کیس چلا گیا۔ ایسی کوئی بات نہیں لکھی ہوئی کہ ہمارے معزز ممبر گئے اور خدانخواستہ انہوں نے ان کے ساتھ کوئی برا سلوک کیا ہو۔ وہ گئے اور انہوں نے شہادت دی ہے۔ دی ہے یا نہیں دی ہے یہاں پر ان کا کوئی نام ضمنی میں درج نہیں ہے۔ دونوں طرف سے لوگ گئے ہیں اور وہاں پر انہوں نے اپنے merit پر فیصلہ کر کے:

The case has been sent to the Court and is subjudice, It is my request, it should be ruled out.

جناب غلام سرور خان۔ جناب والا میرے فاضل دوست نے فرمایا ہے کہ اس ضمن پر کوئی ریکارڈ نہ ہے اگر آپ کی اجازت ہو تو میں ریکارڈ مہیا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ کہ میری statement کو ریکارڈ کیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی اپنا opinion دیا گیا ہے کہ کوئی ٹھوس شہادت نہ ہے۔ اس پر جناب سپیکر میری تحریک استحقاق بنتی ہے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا اس تحریک کو admit کیا جائے۔

جناب سپیکر۔ جی جناب سہیل ضیاء بٹ صاحب! کیا آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سہیل ضیاء بٹ ۔ میرے پیارے بھائی نے پھر وہی بات اور وہی تذکرہ شروع کر دیا ہے کہ کوئی ٹھوس بات اگر ہوتی تو اس کا ضرور ایکشن لیا جاتا، اس سے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں اگر کوئی بات نہ ہو گی تو شائد اس میں کوئی سچائی نہ ہو، وہ چیز جب تک ٹھوس چیز نہیں ہوتی جب تک کہ اس میں سچائی نہ ہو، اور جب اس میں سچائی بھی نہیں ہے تو میرے خیال میں وہ ٹھوس بات بھی نہیں ہوتی، کسی فرد کے کہنے سے یا کسی عہدے کے حساب سے بات سچی یا غلط نہیں ہو سکتی، پاکستان میں بسنے والے شہری کا چاہے وہ فقیر ہو یا شہنشاہ ہو، میں سمجھتا ہوں کہ اس کیلئے ایک ہی قانون ہے ایک ہی ضابطہ ہے اور ہونا بھی ایک چاہیئے ۔ میرے دوست نے یہ جو بات کی ہے اس سے میں سمجھتا ہوں کہ دوسرے لوگوں کی اور دوسرے انسان جو یہاں پر بستے ہیں ان کی صحیح معنوں میں ترجمانی نہیں ہوتی ۔

جناب غلام سرور خان ۔ جناب والا ! میں آپ کی وساطت سے اپنے فاضل دوست سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ۔۔۔۔

جناب سپیکر ۔ خان صاحب میرے خیال میں اس پر بحث نہیں ہونی چاہیئے ۔ یہ سہیل ضیاء بٹ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے تھے ۔ مجھے افسوس ہے کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔ یہ اپنا ایک نقطہ نظر ہے بیان کرنے والی بات ہے کہ جس پر اب میں بحث کی اجازت نہیں دے سکتا ۔ میں لاء منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ فاضل ممبر کی تحریک استحقاق کے بارے میں ان کی اپنی ذاتی رائے کیا ہے ؟

جناب لاء منسٹر ۔ جناب والا ! میں اس تحریک استحقاق کے merit یا de merit میں نہیں جانا چاہتا ۔ میرے فاضل بھائی نے اس سلسلے میں بڑی تفصیل کے ساتھ جناب والا کی خدمات میں گزارش کی ہے ۔ کیونکہ مجھے ایسے محسوس ہو رہا ہے کہ اس بارے میں ہمارے فاضل اراکین حزب اختلاف بہت سختی سے اسے محسوس کر رہے ہیں تو میں آپ کی خدمت میں گزارش یہ کروں گا ۔

جناب سپیکر ۔ جی ! میں نے بھی اس لئے آپ کو زحمت دی ہے ۔

جناب لاء منسٹر ۔ تو میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ آپ اس تحریک استحقاق کو اگر pending فرمالیں گے تو میں، ارشد لودھی صاحب اور معزز رکن جو محرک ہیں وہ اس سلسلہ میں بات کر لیں گے اگر ضرورت پڑی تو جو متعلقہ افسر ہے اس کو بھی بلا کر جو بھی بات ہو گی آپ کو آگاہ کر دیں گے

کیونکہ جناب والا ہم حزب اختلاف کا بے حد احترام کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں قائد حزب اختلاف بھی بڑا strongly feel کر رہے تھے کیوں کہ یہ مسئلہ ہی ایسا ہے۔

جناب سپیکر۔ لاء منسٹر صاحب کی یہ تجویز کافی مستحسن ہے اور اس تحریک استحقاق کو التواء میں رکھا جاتا ہے اور اس پر لاء منسٹر صاحب اور جناب ارشد خان لودھی اور محرک اس پر بیٹھ کر بات کریں اور اس مسئلے کو resolve کریں۔اب تحاریک استحقاق ختم ہوتی ہیں اور اب تحاریک التوائے کار کو ٹیک اپ کرتے ہیں۔

میاں محمود احمد۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔۔۔۔۔۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر۔ جی میاں محمود احمد پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

میاں محمود احمد۔ گزارش یہ ہے کہ یہاں پہ ہمارے اسمبلی میں جو اسمبلی سٹاف ہے وہ باہر خاصا بدظن نظر آرہا ہے، ایک ہمارے معزز رکن کے کچھ آدمی باہر گیلری میں بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے کہا کہ آپ کو allow نہیں ہے آپ نیچے آجائیں۔ پتہ نہیں کون صاحب تھے انہوں نے Chief security officer کو کہا کہ میں آپ کے منہ پر تھپڑ ماروں گا۔ اس سے وہ خاصے بدظن آرہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ یہ بڑی زیادتی ہے۔اور میں بھی سمجھتا ہوں کہ یہ زیادتی ہے۔

جناب سپیکر۔ یہ مسئلہ آپ کا اور میرا ہے، آپ مجھ سے بات کیجئے اس کو بعد میں deal کر لیں گے۔ یہ ایوان میں اٹھانے والی بات نہیں ہے۔اور پھر یہ کسی ممبر کے متعلقہ تو نہیں ہے۔یہ کس معزز رکن کے بارے میں تو نہیں ہے۔

میاں محمود احمد۔ نہیں جی۔

جناب سپیکر۔ تو پھر یہ اسمبلی اسٹاف کا معاملہ ہے آپ کو میرے پاس آکر بات کر لینی چاہیئے۔

میاں محمود احمد۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ ہمارے پاس جو آدمی آتے ہیں۔ان کے داخلے کا کوئی Creteria fix کر دیا جائے تاکہ معاملہ ٹھیک رہے کیونکہ ادھر بہت زیادہ بھیڑ ہوتی ہے اور اس میں خاصی مداخلت بھی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر ۔ اس کا ایک ہی حل ہے کہ ہم آپ کی security کے پیش نظر اسمبلی میں غیر متعلقہ اشخاص کے داخلے پر مکمل پابندی عائد کر دیں، اور آپ اس میں مکمل تعاون کریں کہ جو آپ کے ساتھ آنے والے صاحبان ہیں وہ اوپر تشریف نہ لائیں ۔

میاں محمود احمد ۔ we are agree

جناب سپیکر ۔ اور آپ اس پہ اتفاق کریں ۔ یہ پہلے ہوتا رہا ہے اور ہونا چاہئے ۔ آپ اس بارے میں مزید غور کیجئے اور آپس میں بات کیجئے، اگر آپ یہ تجویز کریں تو مجھے یہ منظور ہے ۔

جناب سہیل ضیاء بٹ ۔ جناب والا! جو ہمارے معزز مہمان آتے ہیں ان کیلئے کوئی سہولتیں بھی ہونی چاہئیں، ان کیلئے ٹھنڈے گرم پانی کا انتظام ہونا چاہئیے ۔ یہ ہمیں دیکھنے کیلئے بڑی دور سے آتے ہیں، انہیں کے دم سے تو ہماری رونق ہے ۔ لہذا ان کے ساتھ مہمان نوازی بھی کچھ ہونی چاہئیے ۔ دودھ اور چائے کا خصوصی بندوبست ہونا چاہئیے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ درست ہے لیکن میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کی security ہمارے لئے سب سے زیادہ مقدم ہے ۔

جناب سہیل ضیاء بٹ ۔ یہ ہمارے ساتھ ہی آتے ہیں اور ہمارے ہی بلانے پر آتے ہیں ۔ یہ ویسے اسمبلی میں تو نہیں آجاتے ۔

جناب سپیکر ۔ جناب ضرغام خاکوانی صاحب کی تحریک التوائے کار ہے نمبر 12 تشریف نہیں رکھتے ہیں ۔۔۔۔ رانا صاحب یہ آپ کا کیا خیال ہے یہ ہمارے پاس تحریک التوائے کار ہے ؟

رانا اکرام ربانی (قائد حزب اختلاف) ۔ گزشتہ روز میری ایک تحریک التوائے کار pending ہوئی تھی ۔

جناب سپیکر ۔ آپ کی تحریک التوائے کار ۔۔۔۔ جی ہاں یہ pending ہوئی تھی ۔ اس کو میں دیکھتا ہوں ۔ یہ نمبر 13 ہے ۔۔۔۔ جی تشریف نہیں رکھتے ۔ تو 6 نمبر کو take up کر لیتے ہیں ۔ یہ 6 نمبر بھی pending ہو گئی تھی ۔ تو میں چاہوں گا کہ مخدوم زادہ صاحب تشریف لائے ہیں، اس پہ آپ کچھ کہنا چاہیں گے ؟ ارشاد فرمائیے ۔

حکومت پنجاب کا مالی دیوالیہ پن

جناب وزیر خزانہ (مخدوم زادہ شاہ محمود حسین قریشی) جناب والا! یہ تحریک التوائے کار جو کہ نمبر 6 ہے کل ٹیک اپ ہوئی تھی اور میں ہاؤس میں موجود نہیں تھا اور پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ نے اس بارے میں پہلا اعتراض جو اٹھایا تھا وہ یہ تھا کہ قاعدہ نمبر 65 کے تحت یہ حال ہی میں لاوقوع پذیر ہونے والا واقعہ نہیں ہے۔ لیکن غالباً آپ کی اور ایوان کی تسلی نہیں لا ہوئی تھی۔ تو اس کو ملتوی کر دیا گیا۔ اس میں میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گا کہ یہ قائد حزب اختلاف کی طرف سے اور جناب غلام سرور خان صاحب کی طرف سے اور جناب سید چراغ اکبر شاہ صاحب کی طرف سے التوائے کار move move پیش کی گئی ہے اور اس میں جناب والا تذکرہ ہے حکومت پنجاب کے دیوالیہ ہونے کا اور اس میں ہمارے مالی بحران کا ذکر کیا گیا ہے۔ جناب والا! میں یہاں پر آپ کی وساطت سے جناب قائد حزب اختلاف کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا اور اس ایوان کو مطلع کرنا چاہوں گا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ حکومت پنجاب نہ دیوالیہ ہوئی ہے اور نہ دیوالیہ ہونے کے قریب ہے۔ یہ اور بات ہے کہ مالی مشکلات آتی رہتی ہیں، کبھی زیادہ اور کبھی کم۔ اور مالی مشکلات سے صرف ہم ہی نہیں، دیگر صوبائی حکومتیں اور مرکزی حکومت بھی دوچار ہوتی رہتی ہے۔ اب اس سے پہلے کہ ہم حکومت پنجاب کی مالی مشکلات کا ذکر کریں جس سے ہر چیز منسلک ہے تو میں تھوڑا سا اس کا پس منظر آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا۔

جناب والا، سب سے پہلے دیکھنے کی بات یہ ہے کہ اس ایوان میں ہمارے سابقہ وزیر خزانہ نے اور اس معزز ایوان نے ایک بجٹ پاس کیا۔ 91-1990ء کا بجٹ پاس کیا گیا۔ سب سے پہلے قابل غور بات یہ ہے کہ اس ایوان نے جو بجٹ پاس کیا اور جس پر ووٹ دیا، وہ ایک خسارے کا بجٹ تھا۔ تو ہم اس بات کا تو اعتراف کرتے ہیں کہ ہمارا خسارے کا بجٹ تھا اور دو ارب روپے کے لگ بھگ ہمارا خسارہ تھا اور وہ بجٹ ایوان میں پیش کیا گیا اور ایوان نے اس کو پاس کیا۔ اب بات یہ ہے کہ خسارہ کیوں تھا اس کی وجوہات کیا ہیں؟ یہ ایک طویل موضوع ہے۔ لیکن میں جناب والا کی اور ایوان کی اطلاع کے لیے چند گزارشات کرنی چاہوں گا۔ ہمارا جو مالی نظام ہے۔ National Finance commission کے 1975ء کے Award کے تحت چل رہا ہے۔ یعنی کہ سال 1975ء سے لے کر آج تک نیا Award نہیں آیا اور ہم ایک Adhoc system کے تحت صوبے کی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں

اور وفاقی حکومت سے جو پیسہ ہمیں ملتا ہے ہمارے Non-Development اخراجات کو یا development کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے وہ ایک Adhoc system کے تحت چل رہا ہے جو کہ ایک غیر آئینی سی چیز ہے۔ میں نے بارہا اس نکتے کو اٹھایا۔ خاص طور پر پچھلے دو سالوں میں میں نے نہ صرف Economic council کے forum پر بلکہ جس forum پر مجھے موقع ملا، بطور وزیر منصوبہ بندی اس کو اٹھایا۔ اب خوشی کی بات ہے کہ آج اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت جو معرض وجود میں آئی ہے اس نے اس کی اہمیت اور آئین کی افادیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا اعتراف کیا ہے اور National commission تشکیل دے دیا ہے۔ انشاء اللہ ہم اس پر کام کر رہے ہیں اور ہماری توقع اور خواہش ہے کہ ہمارا اگلا میزانیہ National finance commission کے Award پر آئے گا

جناب والا !!!اس ہم مالی مشکلات کا ذکر کرتے ہیں وہاں میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمیں وفاقی حکومت سے کچھ Federal transfers ہوتی ہیں۔ وفاقی حکومت صوبوں کو کچھ transfer کرتی ہے۔ وہ transfers کیا ہوتی ہیں ؟ وہ دو چیزیں ہیں۔ ایک وہ جو Federal divisible ہے۔ وہ transfers کیا ہوتی ہیں ؟ وہ دو چیزیں ہیں۔ ایک وہ جو Federal divisible pool میں ہمارا حصہ ہے وہ صوبوں کو دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ non obligatory grant نہیں ہے۔ وہ ایک Adhoc arrangement ہے جس کے تحت فیڈرل گورنمنٹ نے ہمارے خسارے کو پورا کرنا تھا۔ وہ ایک آئینی ذمہ داری تھی جو کہ وہ پورا نہیں کر سکے۔ انہوں نے ایک Adhoc system کو رائج کیا اور اس کے تحت انہوں نے ہمیں ہر سال federal transfers کرنی ہوتی ہیں Divisible pool plus non obligarory grants plus liabilities سال 1989ء میں اس وقت کی مرکزی حکومت نے federal transfes کا pool بنا دیا۔ ایک طرف ہمارے اخراجات ہو رہے ہیں۔ ان میں متواتر اضافہ ہوتا جارہا ہے ہر سال ہم سات سو یا آٹھ سو یا نو سو کروڑ روپے کا ایک Development Programme لے کر آتے ہیں۔ اس ڈویلپمنٹ پروگرام میں ایک recurring expenditure جو ہے وہ ایک indefinite ہوتا ہے۔ موجودہ صورت حال کے پیش نظر Non Development expenditure میں آتا ہے۔ تو جو ایک freeze اس وقت کی وفاقی حکومت نے لگایا تھا، میں سمجھتا

ہوں کہ اس نے ہماری مالی مشکلات میں اضافہ کیا ہے۔

جناب سپیکر ۔ مخدوم صاحب، اگر آپ اس تحریک التوائے کار پر تفصیل سے اور کھل کر بات کرنا چاہتے ہیں تو پھر اس کو admit کر لیں۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا! میں نے تو عرض کیا ہے کہ کل اسی کی admissibility کے بارے میں بات کی گئی اور پارلیمانی سیکرٹری فنانس نے یہ کہا کہ قاعدہ 65 کے تحت یہ admit نہیں ہونی چاہیے، لیکن اس کو ملتوی اس لیے کیا گیا کہ شاید آپ کی یا معزز ممبران کی جنہوں نے اس کو پیش کیا ہے، ان کی تسلی نہیں ہوئی۔ تو میں ان نکات کی وضاحت کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر ۔ مخدوم صاحب اس میں جو بات زیر بحث ہے، وہ یہ ہے کہ یہ جو ایک بیان طبع ہوا ہے اس میں Figures ہیں اور اس سے بقول محرک کے لوگوں میں ایک بڑی بے چینی کی فضا پیدا ہوئی ہے، اسلیے وہ چاہتے ہیں کہ اسمبلی کی کارروائی کو روک کر اس کو admit کیا جائے اور اس پر debate کی جائے۔ اب آپ چاہتے ہیں کہ اس پر debate نہ کی جائے اور admit نہ کیا جائے اور یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔

وزیر خزانہ منصوبہ بندی ۔ جناب والا! جو آپ نے فرمایا، اگر اسی کی وضاحت کروں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس تحریک التوائے کار کو پیش کرنے کے لیے ہمیں جو متن فراہم کیا گیا ہے اس میں کئی غلطیاں ہیں۔ مثلاً اس میں ذکر کیا گیا ہے کہ نومبر کے مہینے تک آٹھ سو کروڑ روپیہ ترقیات کی مد میں خرچ ہو گیا۔ جناب والا! یہ تو ممکن ہی نہیں ہے۔ جب ہماری net resource availability سات سو چھیاسٹھ کروڑ روپیہ ہے تو آٹھ سو کروڑ روپیہ خرچ کہاں سے ہو سکتا ہے! تو اس میں ایسی بنیادی غلطیاں ہیں

محترمہ فوزیہ بہرام ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ میں بہت معذرت کے ساتھ عرض کرتی ہوں۔ میرا مطلب نہیں تھا کہ میں منسٹر صاحب کو interrupt کروں۔ لیکن آپ یہ دیکھیں کہ جو یہ تقریر اس کے جواب میں کر رہے ہیں That is also a clarification تو سپیکر صاحب، پھر یہ مناسب ہے کہ یہ تحریک admit کر کے زیر بحث لائی جائے۔ یا اگر یہ تحریک admit نہیں ہو سکتی تو اس کی clarficiation تو نہ دی جائیں۔ اس میں واضح قانونی وجوہات دی جائیں system Adhoc ہے، ابھی بھی Adhoc system ہے، وفاق سے ایک expected grant ہے، کوئی مصدقہ

بات نہیں ہے کہ وہ Grant ملے گی بھی یا نہیں ۔ یہ تو تمام clarifications ہیں

I feel that should not say this in the house but this is a clarification. The stand taken in the motion is clarification.

پھر تو اس کی بھی اجازت نہیں ہونی چاہیے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ جہاں تک اس کی admissibility کا تعلق ہے وہ تو میں نے پہلے قاعدہ 65 کے تحت عرض کر دیا ہے

میاں منظور احمد موھل ۔ فوزیہ بہرام صاحبہ نے جو بات کی ہے اس پر جناب والا کا فیصلہ آنا چاہیے ۔ یہی تو انہوں نے رونا رویا ہے اور وہ پھر شروع ہو گئے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ میاں صاحب، بیگم صاحبہ نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی ہے، رونا نہیں رویا ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ بیگم صاحبہ کا پوائنٹ آف آرڈر درست ہے ۔ اور اس پر مخدوم زادہ صاحب کو clarification دینے کی ضرورت نہیں ۔ آپ اس کے techincal aspects پر بات کیجیے ۔ یہ Adjournment motion ہے، اس کو dispose of کریں ۔

وزیر خزانہ ۔ اس بارے میں تو میں یہ عرض کر چکا ہوں کہ قاعدہ 65 کے تحت، یہ چار مہینے پرانی ایک خبر پر تحریک التوائے کار پیش کی گئی ہے ۔ یہ recent occurrence کا معاملہ ہی نہیں ہے، اس کو admit ہونا ہی نہیں چاہیے ۔ اگر Technical aspects کی بات ہے تو وہ یہ ہے ۔ دوسرے یہ کہ یہ vague چیزیں ہیں، اس میں specific کوئی بات ہی نہیں کی گئی ۔ جو اعداد و شمار quote کیے گئے ہیں، وہ صحیح نہیں ہیں ۔ اس لیے اس کو Rule out کیا جائے ۔

میاں منظور احمد موھل: پوائنٹ آف آرڈر ۔ میری گذارش یہی ہے کہ تحریک التواء کے لیے مخصوص آدھ گھنٹہ ہوتا ہے ۔ اگر ہم اس آدھ گھنٹے کو اسی طرح ایک وزیر اپنی قابلیت ظاہر کرنے کے لیے نئے سرے سے ایک بات شروع کر دیں تو پھر دوسری تحاریک التواء kill ہو جائیں گی ۔ اس لیے انہیں Admissibility کے بارے میں مختصراً اور ان قواعد کے frame work کے اندر رہ کر بات کرنی چاہیے تاکہ اگلی تحاریک التواء بھی آجائیں ۔

MR SPEAKER: The Minister is well prepared it is highly

appreciable.

لیکن اس میں دیکھنا یہ ہے کہ جو technical aspect ہیں، ان کو مختصر انداز میں لینا چاہیے۔

رانا اکرام ربانی ۔ میں نے کل بھی یہ گذارش کی تھی جس وقت میں نے یہ تحریک التوائے کار سیکرٹریٹ میں دی تھی اس وقت یہ حالیہ وقوعہ تھا میں نے کل بھی یہ گزارش کی تھی اگر اجلاس تاخیر سے ہو تو پھر قواعد میں ترمیم کرنا پڑے گی۔ اجلاس سے دس دن پہلے تک کا جو معاملہ ہے وہ حالیہ وقوعہ میں ہو گا۔ جناب والا انہوں نے جو باتیں کہیں ہیں۔ اسکے بعد تو اور ضروری ہو گیا ہے کہ اس کو admit کیا جائے اور انہوں نے جو پچھلے دور کا حوالہ دیا ہے یہی رونا تو ہم بیس ماہ سے روتے رہے ہیں۔ کہ 1977ء سے لے کر آگے تک یہ پنجاب گورنمنٹ کا تمام کا تمام سسٹم Adhoc system پر چلایا جا رہا ہے۔ اب انہوں نے خود بھی تسلیم کیا ہے فلاں freeze کر دیا ہے۔ انہوں نے پچھلے سیشن میں بجٹ پر بات کی تھی روزنامہ Nation میں اس پر ایک Editorial آیا تھا پنجاب گورنمنٹ نے اپنے تمام فنڈز Non development فنڈز exhaust کر لئے ہیں۔ اور development کے لئے وفاقی حکومت فنڈ دے گی تو development ہو گی جناب والا یہ تمام حقائق ان کی اپنی زبان پر آنے کے بعد اس پر اب بہت ضروری ہو گیا ہے کہ سارے پنجاب کو اس معاملہ کا علم ہو سکے اور سب دوست اس پر اظہار خیال کریں کہ اصل صورت حال کیا ہے۔

جناب سپیکر ۔ اس میں آپ سے میں یہ کہوں گا کہ admit ہونے کی صورت میں بھی اس پر زیادہ سے زیادہ اتنی debate ہو سکتی ہے جتنی ہو گئی ہے فنی طور پر یہ تحریک التوائے کار جو ہے اس کی پوزیشن یہ ہے کہ یہ 12 نومبر 1990ء کو روزنامہ "Frontier Post" میں یہ خبر آئی ہے۔ جس کو آپ نے تحریک التوائے کار کی بنیاد بنائی ہے۔ اور 12 نومبر کو یہ خبر آئی ہے اور 28 نومبر کو آپ نے اس تحریک التوائے کار کو دیا ہے میں ٹیکنیکلی آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ جس وقت اخبار میں خبر آجاتی ہے اور کسی معقول وجہ کے بغیر تحریک التوائے کار پیش کرنے میں دو دن بھی گذر جائیں تو وہ تحریک التوائے کار ٹیکنیکلی ناقص ہوتی ہے۔ اس پر ہزاروں Rulings ہیں سینکڑوں میں نہیں کہہ رہا میں یہ آپ کی اطلاع کے لیے عرض کرتا ہوں اگر ایک دو روز بھی گزر جائیں اور اس تاخیر کی کوئی معقول وجہ نہ ہو تو تحریک التوائے کار غیر موثر ہو جاتی ہے۔ تو اس پر کافی بات بھی ہو چکی ہے۔ وزیر صاحب نے کافی مختصر اس بات کی ہے اور ایوان کو بتایا ہے۔ یہ تحریک التوائے کار فنی طور پر بنتی نہیں ہے اس لئے میں اسے

Rule out کرتا ہوں

امن عامہ کی صورت حال پر بحث (جاری)

وزیر قانون ۔ جناب والا تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہو گیا ہے

جناب سپیکر ۔ وزیر قانون point out کر رہے ہیں کہ تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہو گیا ہے ٹھیک ہے تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہو گیا ہے ۔ اب امن عامہ پر بحث کے لئے آج کا دن بھی حکومت کی طرف سے مخصوص کیا گیا ہے ۔ اور اس میں ہمارے پاس آج قائد حزب اختلاف امن عامہ پر بحث کا آغاز کریں گے ۔ اور دوسرے قائد ایوان امن عامہ کی بحث کو Wind up کرنا چاہتے ہیں ۔ اور اس بارے میں میرے پاس وزیر قانون کے توسط سے قائد ایوان کی طرف سے خواہش کا اظہار کیا گیا ہے ۔ کہ وہ اس کو Windup کرنا چاہتے ہیں اور انہیں ایک نہایت ضروری کام کے سلسلے میں اسلام آباد جانا ہے اور ان کی خواہش ہے کہ جو صاحبان امن عامہ کی بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں اگر ان کی بات آج نہ ہو سکے اور انہوں نے مجھے کہا ہے کہ اگر آپ پسند کریں حکومت اس کے لیے تیار ہے کہ وہ سیشن کے اختتام کے قریب دو روز اور مخصوص کر دے کہ جو صاحبان Law and order پر بات کرنا چاہتے ہیں اور آج اس وقت کے پیش نظر نہ کر پائیں ان کے لئے مزید دو روز Law and order پر بحث کے لیے مخص کیے جا سکتے ہیں ۔ آپ اس میں اظہار خیال کر سکتے ہیں اس لئے اگر مناسب خیال فرمائیں اور قائد حزب اختلاف اتفاق فرمائیں تو آج قائد حزب اختلاف بحث کا آغاز کر لیں اور قائد ایوان اس کو Wind up کر لیں ۔ آپ قائد حزب اختلاف کو اجازت دیں کہ وہ بات کر لیں اس کے بعد میں آپ کی بات سنوں گا ۔ جی ڈاکٹر صاحب

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز ۔ جناب میں کل تقریر کر رہا تھا اور کورم ٹوٹ گیا اور میری تقریر نامکمل رہی اس لئے میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ آپ مجھے موقع دیں تاکہ میں اپنی تقریر مکمل کر سکوں

جناب سپیکر ۔ ڈاکٹر صاحب اگر آپ کی تقریر نامکمل ہے تو میں آپ کو اجازت دے دوں گا کہ آپ بات کریں ۔

شیخ محمد طاہر رشید ۔ جناب سپیکر میرا نام پکارا نہیں گیا ۔ اگر آج پھر ابتداء قائد حزب اختلاف سے کی جا

رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں دو روز سے میرے ساتھ یہی سلوک کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر۔ جونہی آپ کا نام پکارا جاتا ہے کورم ٹوٹ جاتا ہے

شیخ محمد طاہر رشید۔ کہیں ایسا تو نہیں ہوا کہ میں دوسری مرتبہ خاموش رہا۔

جناب سپیکر۔ ڈاکٹر صاحب میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔اور میں نے اپنی رائے کا اظہار بھی کر دیا ہے۔اگر آپ تقریر کر رہے تھے اور آپ کی تقریر نامکمل ہے۔تو میں آپ ہی سے شروع کروں گا۔جی خانزادہ صاحب۔

جناب تاج محمد خانزادہ جناب سپیکر انگریزی کی ایک مثال ہے۔

" Rome was buring while Nero was enjoying himself."

آپ کا Law and order ضرور ایک Problem ہے لیکن وہ صرف پولیس کے معمولی ڈاکو کا Discussion ہے میں اس خطے کی نمائندگی کرتا ہوں جو کہ دریائے سندھ سے راوی سے لے کر اٹک تک ادھر فرنٹیر ہے ادھر ہمارے لوگ سندھ کے کنارے پر بستے ہیں جو درمیانی علاقہ ہے وہ سب کا سب لاقانونیت سے بھرا پڑا ہے وہ Madern Equipment کے ساتھ وہاں پر رہ رہے ہیں

جناب سپیکر۔ خانزادہ صاحب اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں آپ کی بات clear کر دوں خانزادہ صاحب آپ ذرا تشریف رکھئے تو میں عرض کروں میں نے آپ کے سامنے ایک مسئلہ رکھا ہے اور میں نے آپ کو بتایا ہے میں اس پر صرف اسی شکل میں بات کرنے کو تیار ہوں کہ اگر حکومت آپ کو امن عامہ پر اظہار خیال کرنے کے لئے دو دن کا مزید وقت دے اور جو صاحبان بات کرنا چاہتے ہیں جن کے اسمائے گرامی میرے پاس موجود ہیں ان سب کو اظہار خیال کرنے کا موقع ملے گا تو چیف منسٹر صاحب کی اس خواہش کو تسلیم کریں کہ وہ اس کو Wind up کر لیں اس کے بعد اجلاس کے اختتام سے قبل آپ کو امن عامہ پر اظاہر خیال کا موقع مل جائے گا۔

جناب تاج محمد خانزادہ: اس کے بعد windup نہیں کیا جائے گا۔

جناب سپیکر۔ اس کو دوبارہ وزیر قانون یا لودھی صاحب Wind up کر لیں Wind up کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

شیخ محمد طاہر رشید۔ جناب سپیکر قائد ایوان کے بعد بحث کرنا کچھ مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ویسے جو

جناب کا حکم سر تسلیم خم ہے۔

جناب سپیکر۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے 15/20 دن کے بعد امن عامہ میں کوئی تبدیلی آئے۔

شیخ محمد طاہر رشید۔ یہ بھی تو ہے کہ قائد ایوان صاحب اور قائد حزب اختلاف صاحب ہماری آراء سے مستفید ہونا چاہتے ہوں۔

جناب سپیکر۔ یقیناً آپ کی آراء سے مستفید ہونا چاہتے ہیں لیکن انہی کی خواہش پر آپ سے یہ بات کر رہا ہوں کہ آپ کو بات کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ اگر آپ اس پر آمادہ ہو جائیں تو آپ کو موقع دیا جائے گا

شیخ محمد طاہر رشید۔ ٹھیک ہے جناب جو حکم۔ جو صاحبان رہ گئے ہیں ان کے نام پڑھ دیے جائیں جب ہمیں اگلا موقع ملنا ہے اس وقت بولنا ہے

جناب سپیکر۔ وہ نام میرے پاس موجود ہیں۔ میں آپ کو نام پڑھ کر سنا دیتا ہوں اس میں ڈاکٹر افضل اعزاز صاحب کا نام ہے، حاجی افضل چن صاحب، جناب نور محمد تارڑ، جناب محمد حنیف چودھری، جناب لیاقت علی خان، جناب غلام سرور خان، جناب شیخ محمد طاہر رشید، جناب سکندر حیات ملہی، ملک امان اللہ، جناب سردار فرحت عزیز مزاری، حاجی ملک گلاب خان، جناب ایس اے حمید احمد خان، ہرل صاحب، جناب تاج محمد خانزادہ، جناب طیب اعوان، راناثناء اللہ خان، محمد فاروق چودھری اور جناب طالب حسین

جناب واجد علی خان۔ جناب والا۔ میں نے بھی اپنا نام دیا تھا۔

جناب سپیکر۔ کیا آپ کا نام نہیں آیا؟

جناب واجد علی خان۔ نہیں جناب والا۔

جناب سپیکر۔ تو واجد علی خان صاحب۔۔۔ سہیل ضیاء بٹ صاحب بھی بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سہیل ضیاء بٹ۔ جناب میں واٹنڈ اپ کروں گا۔

جناب سپیکر۔ بٹ صاحب، آپ نے سوچا ہے کہ آپ نے یہ کیا بات کی ہے؟

Mr Taj MUHMAD KHANZADA : I am thankful that the members who were also the members of Assembly in 1965 have been

put at the bottom of the list.

جناب سپیکر۔ میاں منظور احمد موحل صاحب کا نام اس میں شامل ہے اور سید چراغ اکبر صاحب کا نام بھی اس میں شامل ہے۔ تو میں قائد حزب اختلاف کو دعوت دیتا ہوں لیکن قائد حزب اختلاف سے پہلے میں ڈاکٹر افضل اعزاز صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی نامکمل تقریر کو مکمل کریں۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز۔ جناب سپیکر! میں نے کل چند ابتدائی باتیں کی تھیں مگر کورم ٹوٹنے کی وجہ سے میری تقریر نامکمل رہ گئی۔ میں آپ سے بڑے ادب سے نہایت دردمندی سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر تو امن عامہ پر گفتگو کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ ہم یہاں معزز ایوان میں آکر تقریریں کریں اور وہ تقریریں اخبارات کے صفحات کی زینت بنیں اور اس کے بعد ان پر کوئی عملدرآمد نہ کیا جائے اور کوئی بہتری کے آثار نظر نہ آئیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل بے مقصد تقاریر ہیں اور اس سے بہتر ہے کہ ہم یہ تقاریر بند کر کے کوئی اور منصوبہ بندی کریں کوئی اور ٹھوس حکمت عملی اختیار کریں جس سے آج اس صوبے کے اور اس ملک کے عوام کو کوئی سہولت اور کوئی آسائش میسر آئے اور ان کو بہم پہنچائی جا سکے میں یہ اپنے حلقہ نیابت کی حد تک نہیں بلکہ پنجاب کی حد تک یہ بڑے وثوق سے کہنا چاہتا ہوں کہ آج کسی غریب شخص یا بے سہارا بیوہ کا جوان بچہ مر جاتا ہے تو اس کا کوئی بھی پرسان حال نہیں ہوتا اس کو اپنی آہیں سسکیاں اور آنسوؤں کے سوا کچھ نہیں ملتا آج وہ دربدر کی ٹھوکریں کھاتی ہے چیخ و پکار کرتی ہے لیکن آج تک اس کی کسی نے کوئی ایف۔آئی۔آر درج نہیں کی نہ ہی اس کو کوئی انصاف ملا ہے یا یہ ڈیبیٹ یا بحث و مباحثہ صرف اس لئے منعقد ہوتا ہے کہ ہمیں یہاں بہتری کے آثار نظر آتے دکھائی دیں اور آج میں وزیراعلیٰ صاحب سے (اگرچہ وہ موجود نہیں ہیں) تو وزیر قانون سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا واقعی سنجیدگی سے اس مسئلے پر کچھ کرنا چاہتے ہیں یا نہیں کرنا چاہتے آیا وہ صرف تقریریں سننے کے بعد اپنے آپ کو مطمئن کرنا چاہتے ہیں کہ ہم نے امن عامہ پر، امن و امان کی صورتحال پر بہتری کے لیے ایک مباحثہ منعقد کیا اور اس کے بعد ہم نے اس پر عملدرآمد کچھ نہیں کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سارے کا سارا بے حاصل ہے بے مقصد ہے اور اس کے بعد اس کا قطعاً کوئی فائدہ نہیں ہے میں صرف آپ سے یہی کہوں گا کہ آج وزیراعلیٰ صاحب یا ان کی جگہ وزیر قانون اس معزز ایوان کو یہ یقین دلائیں کہ ہم ان اہم تجاویز پر عملی اقدامات کریں گے ان پر پوری طرح حکمت عملی سے کوشش کریں گے کہ کسی حد تک ان مسائل کو حل کر سکیں

اگر لوگوں کو انصاف مہیا نہیں ہوتا اور لوگ دربدر کی ٹھوکریں کھاتے ہیں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ اس کا قطعاً کوئی مقصد نہیں ہے چاہے آپ اس بحث کو دو گھنٹے کیلئے رکھیں یا چار دن کیلئے رکھیں یا پھر آپ اس کیلئے ایک ہفتہ مقرر کریں۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ صرف۔ نشستند، گفتند، دخاستند نہ ہو اس پر باقاعدہ عمل کیا جائے اور میں سمجھتا ہوں کہ عمل کرنے کیلئے حکومت کے پاس اتنے وسائل ہیں اتنے فنڈز ہیں اس کے پاس بجٹ ہے اس کے پاس man power ہے اور حکومت یہ نہیں کہہ سکتی کہ یہ مسائل ہم سے حل نہیں ہو سکتے یا ہم اس قابل نہیں ہیں کہ ہم انہیں حل کر سکیں اگر حکومت ان مسائل کو حل نہیں کر سکتی تو پھر آپ بتائیے کہ کیا آسمان سے فرشتے نازل ہونگے اور وہ امن و امان کی صورت حال کو بہتر بنائیں گے وہ لوگوں کے مسائل، تکالیف، مشکلات اور پریشانیوں کو ختم کرنے کی کوشش کریں گے اور اگر یہ آج نہیں ہوتا تو جب تک یہ یقین دہانی نہیں کرائی جائیگی میں تقریر نہیں کرونگا اور میں بطور احتجاج walk out کرونگا۔ اور میں ان تمام معزز ممبران سے یہ درخواست کرونگا کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ میں نے جو باتیں کی ہیں یہ جائز ہیں اور صحیح ہیں تو وہ میرے ساتھ walk out کریں گے۔

ورنہ ہم اس طرح زبانی کلامی تقریر نہیں کریں گے اور اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے کہ زبانی تقریریں کرنے کے بعد اس کا کچھ حاصل نہ ہو تو جناب والا مجھے افسوس ہے کہ یہاں نہ وزیر قانون موجود ہیں اگر وزیر قانون موجود نہیں ہیں تو ان کو بلا کر اس معزز ایوان کے سامنے یہ یقین دھانی کرائی جائے کہ ہم واقعی اس مسئلے پر سنجیدہ ہیں ہم واقعی امن و امان کے مسئلے کو حل کرنا چاہتے ہیں اور حکومت واقعی اس مسئلے کی طرف سنجیدگی سے توجہ دے گی اور ہم آئندہ تین مہینوں میں یا چھ مہینوں میں اس ملک میں ابتری کو ختم کرنے کیلئے حالات کو بہتر بنائیں گے میں آپ سے درخواست کرونگا کہ آپ مہربانی فرما کر وزیر قانون صاحب کو یہاں بلائیں تاکہ وہ ان باتوں کا جواب دے سکیں۔

جناب سپیکر۔ ڈاکٹر صاحب، میرے خیال میں مناسب یہ ہوگا کہ ان کی تشریف آوری تک آپ اپنی بات جاری رکھیں اور جس وقت وہ آجائیں گے تو آپ کا مسئلہ ان کو پیش کر دیا جائیگا۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز۔ جناب والا۔ میں تو آپ سے گزارش کر چکا ہوں کہ مجھے کوئی شوق نہیں ہے کہ میں تقریر کروں یہ ساری وہی باتیں ہیں جو ہم بار بار اس ایوان میں کر رہے ہیں۔ ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر ۔ ڈاکٹر صاحب، تو پھر ایسا کریں کہ قائد حزب اختلاف اپنی بات شروع کر لیتے ہیں اور جب ان کی بات ختم ہو گی تو اس دوران وزیر قانون صاحب اور وزیر اعلیٰ صاحب ایوان میں آجائیں گے اور آپ کی بات ان کے سامنے پیش کر دی جائیگی ۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز ۔ جناب والا ۔ میں بطور احتجاج اس وقت تک walk out کرتا ہوں ۔ جب تک کہ وزیر قانون ایوان میں تشریف فرما نہیں ہوتے ۔۔۔۔

جناب سپیکر ۔ نہیں، آپ کس کے خلاف بطور احتجاج walk out کریں گے ۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز ۔ جناب میں walk out اس بات پر کر رہا ہوں کہ یہاں ان تمام تجاویز پر اور ان تمام تقاریر پر عملدرآمد نہیں ہوتا ۔

جناب سپیکر ۔ نہیں ۔ آپ کو کون کہہ رہا ہے کہ عملدرآمد نہیں ہوتا ۔ نہ اس وقت وزیر اعلیٰ صاحب ایوان میں موجود ہیں اور نہ ہی وزیر قانون صاحب موجود ہیں ۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز ۔ جناب والا ! میں نے آپ سے درخواست کی ہے کہ آپ ازراہ کرم ان کو زحمت دیجیئے کہ وہ یہاں تشریف لائیں اور اس اہم سوال کا جواب دیں اس کے بعد اگر واقعی وہ ہمیں تسلی بخش جواب دیتے ہیں اور سنجیدگی سے یہ کہتے ہیں اور یقین دھانی کراتے ہیں تو جناب میں walk out نہیں کرونگا ۔

جناب سپیکر ۔ تو ڈاکٹر صاحب، ایسا کیجئے کہ آپ اپنی تقریر جاری رکھیں آپ کی تقریر کل جاری تھی آج میں نے آپ کو موقع دیا ہے کہ آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ۔ لہذا آپ اپنی تقریر شروع کر لیں ۔ آپ ان کے آنے تک اپنی تقریر کریں اور ان کے آنے پر ان کے سامنے یہ بات پیش کر دی جائیگی ۔ وہ آپ کو جواب دیں تو ٹھیک ہے آپ اپنی تقریر کریں اگر نہ جواب دیں تو پھر آپ کی جو مرضی کریں ۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز ۔ میں تقریر تو پہلے ہی کر چکا ہوں ۔ میں تو آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا ۔ آپ مجھے ان کی موجودگی میں یہ بات کہنے کا موقع دیجیئے ۔

جناب سپیکر ۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ آپ کی بات سنی جا رہی ہے یا نہیں قائد ایوان کے کمرے میں مائیک لگے ہوئے ہیں اور آپ کی یہ تقریر وہاں بھی سنی جا رہی ہے ۔

جناب ڈاکٹر محمد افضل اعزاز ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ سے ایک بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس مرتبہ

پاکستان کے سارے عوام نے ۔۔۔۔

جناب سہیل ضیاء بٹ ۔ جناب والا ۔ میری گزارش ہے کہ کچھ لمحات ہمیں بھی عنایت فرما دیں تاکہ ہم بھی اپنے دل کی بات کر سکیں جو ہم اس ایوان میں کرنا چاہتے ہیں ۔ ہم ڈاکٹر صاحب کا ہاتھ بٹا دیتے ہیں میرے خیال میں ڈاکٹر صاحب اکیلے walk out کر رہے ہیں ۔ یہ اتنے غصے میں معلوم نہیں کیوں آگئے ہیں ۔ آپ ہمیں موقع دیں ہم اتنی دیر بات کر لیتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ تو بٹ صاحب ۔ آپ بھی walk out کرنا چاہتے ہیں ؟

جناب سہیل ضیاء بٹ ۔ نہیں جی ۔ وہ اکیلے کر رہے ہیں ۔ میرا تو کوئی پروگرام نہیں ہے میں تو یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہمیں بھی تقریر کرنے کا موقع دیں ۔

جناب سپیکر ۔ تو کیا آپ ڈاکٹر صاحب سے یکجہتی کا اظہار کرنا چاہتے ہیں ؟

جناب سہیل ضیاء بٹ ۔ ہاں جی ۔

جناب سپیکر ۔ ڈاکٹر صاحب میرے خیال میں ایوان کی کارروائی کو ہر حالت میں جاری رہنا چاہیئے ۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز ۔ میں آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے انتظار کرتا ہوں ۔ مجھے امید ہے اور آپ سے توقع ہے کہ آپ انشاء اللہ جب وہ تشریف لائیں گے تو اس بات کو دوبارہ اٹھائیں گے ۔

جناب سپیکر ۔ میں آپ کو موقع دوں گا ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز ۔ شکریہ جناب ۔

جناب سپیکر ۔ قائد حزب اختلاف اپنی بات شروع کریں ۔

جناب سہیل ضیاء بٹ قائد حزب اختلاف کا بھی یہی موقف ہوگا انہوں نے بھی قائد ایوان کو اپنی بات سنانی ہے ۔ اس لئے ہمیں آپ موقع دیں ۔

سید چراغ اکبر شاہ ۔ جناب سپیکر میری گزارش یہ ہے کہ قائد حزب اختلاف امن عامہ پر تقریر کریں تو اس وقت قائد ایوان یا کم از کم وزیر قانون کا موجود ہونا ضروری ہے ۔

جناب سپیکر ۔ میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں ۔ اس عرصے میں میں شیخ طاہر رشید صاحب کو جو کہ تقریر کرنے کے لئے بہت بے قرار ہیں ان کو اجازت دیتا ہوں کہ وہ اپنی بات کو شروع کریں ۔

شیخ محمد طاہر رشید ۔ جناب سپیکر مجھے ذرا تکلیف ہے اس لئے میں بے قرار ہوں ۔

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اعوذ باللہ من الشیطن ط الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابھی سکوں میسر نہیں رعایا کو
ہیں نقص طرز حکومت میں بیشمار ابھی

جناب سپیکر میرے فاضل دوستوں نے اس اہم مسئلے پر سیر حاصل گفتگو کی ہے ہر طرح سے ہر پہلو سے اس کے اسرار و رموز پر اس ایوان کو روشن کیا ہے اور ان کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے میں یہ عرض کروں گا کہ ہماری اس پر امن سرزمین پنجاب کو بھی شاید نظر لگ گئی ہے۔ میرا تھوڑا سا تعلق سندھ سے بھی ہے اور کچھ عرصہ بیشتر جو حالات، جو واقعات ہم سندھ میں دیکھتے ہیں بالکل آج اس طرز پر اغواء، ڈاکے چوریاں اور بد امنی کے وہ واقعات اس امن کے گہوارے میں بھی دیکھنے میں آرہے ہیں۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ کن وجوہات کے تحت آج یہ واقعات اس امن کے گہوارے میں سرزد ہو رہے ہیں؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم اگر کسی ایک طبقے کو مطعون کریں اگر ہم پولیس کو موجب الزام ٹھہرائیں یا ہم انتظامیہ کو موجب الزام ٹھہرائیں تو یہ بے وجہ ہوگا اور میں یہ کہوں گا کہ ۔۔

بے وجہ تو نہیں ہیں چمن کی تباہیاں
کچھ باغباں ہیں برق و شرر سے ملے ہوئے

جناب سہیل ضیاء بٹ ۔ واہ ۔ واہ ۔ مکرر مکرر شیخ محمد طاہر رشید ۔

بے وجہ تو نہیں ہیں چمن کی تباہیاں
کچھ باغبان ہیں برق و شرر سے ملے ہوئے

جب ہم امن عامہ کے متعلق بات کرتے ہیں تو ہمیں اس معاشرے کے ہر فرد پر نگاہ ڈالنی پڑے گی کہ جس کی وجہ سے آج یہ پنجاب کا امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے۔ دوستو! ہمیں یہ آج تسلیم کرنا پڑے گا کہ امن و امان کے مسئلے کا تعلق معیشت سے بھی ہے۔

میاں منظور احمد موھل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا قواعد انضباط کار کے تحت جب کوئی تقریر کر رہا ہو تو سپیکر اور اس تقریر کرنے والے کے درمیان سے کوئی گزر نہیں سکتا۔ لا منسٹر صاحب نے اس کی دھجی اڑائی ہے وہ اس میں سے گزر کر قائد حزب اختلاف کے پاس گئے ہیں۔ جب لاء منسٹر صاحب ایسا کریں گے تو پھر باقی ممبران کا تو خدا حافظ ہے۔

جناب سپیکر۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر ایوان کے ڈیکورم کے مفاد میں ہے اور یہ صحیح پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ میں اس پوائنٹ آف آرڈر کے حوالے سے سب معزز ممبران کی خدمت میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس وقت کوئی معزز رکن تقریر کر رہے ہوں تو دوسرے معزز اراکین اس معزز رکن کے اور سپیکر کے درمیان میں سے نہیں گزرتے۔ اس میں تھوڑا سا آپ کو فاصلہ طے کرنا پڑے گا کہ ابھی آپ میں سے اگر کوئی صاحبان یہاں سے ادھر جانا چاہتے ہیں تو بجائے یہاں سے گزرنے کے وہ لابی سے ہو کر ادھر آسکتے ہیں اس میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ ہاؤس کا ڈیکورم ہے جو آپ کے اپنے وقار میں اضافہ کرتا ہے۔

راجا خلیق اللہ خان۔ جناب والا! آپ نے ڈیکورم کی بات کی ہے تو میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے پاس وزیر قانون بھی آتے ہیں۔ قائد حزب اختلاف بھی آتے ہیں اور سرگوشیاں کرتے ہیں، کانا پھوسی کرتے ہیں۔ کیا یہ ڈیکورم کے مطابق ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو راجا خلیق اللہ صاحب نے یہ کہا ہے اس بارے میں کوئی rules نہیں ہیں کہ سپیکر سے کوئی بھی معزز رکن یا وزیر قانون یا قائد حزب اختلاف بات کرنا چاہیں تو وہ نہیں کر سکتے لیکن پریکٹس یہ رہی ہے سپیکر کو اگر کسی قسم کا کوئی پیغام دینا ہے یا کوئی بات کرنی ہے تو پریکٹس یہ بھی ہے کہ چٹ بھیج دی جاتی ہے۔

راجا خلیق اللہ خان۔ پہلے ایسی پریکٹس نہیں رہی۔

جناب سپیکر۔ جی ہاں! میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا کہ عام طور پر یہ پریکٹس نہیں رہی لیکن اس میں کوئی hard and fast rules نہیں ہے کہ سپیکر سے اگر کسی کو بات کرنا ہو تو وہ آکر بات سکتا۔

جناب سہیل ضیاء بٹ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن! یہاں بھی وزیر قانون صاحب پر بات آئی ہے۔ ایک دفعہ میں گاڑی میں کسی اشارے پر کھڑا تھا تو ان کی گاڑی اشارہ کاٹ کر گزر رہی تھی۔ میں نے دیکھا کہ وزیر قانون صاحب جا رہے ہیں تو میں بھی انکے پیچھے پیچھے چل دیا۔

لہذا ان کو یہ بات خود سوچنی چاہیئے کہ اگر یہ قانون کو توڑیں گے تو ان کے پیچھے اسمبلی ارکان بھی قانون کو توڑیں گے۔

میاں شہباز احمد۔ پوائنٹ آف انفارمیشن۔ جناب سپیکر ابھی میرے دوست جب اپنی تقریر فرما رہے

تھے تو انہوں نے درمیان میں ایک شعر پڑھا اس پر سہیل ضیاء بٹ صاحب نے کھڑے ہو کر کہا کہ مکرر مکرر۔ کیا یہ تقریر ہو رہی تھی یا مشاعرہ ہو رہا تھا۔ مجھے اس کے متعلق ذرا بتا دیں۔

جناب سپیکر۔ جی جناب طاہر رشید آپ اپنی تقریر جاری رکھیں اور اس کو آپ کوئی دو تین منٹ میں wind up کریں۔

جناب سہیل ضیاء بٹ۔ جناب سپیکر! میاں شہباز احمد نے ایک بات کی ہے اور اس کا جواب دینا بھی مناسب ہے۔ میں نے ان کو داد دی تھی اور داد جو ہے وہ ان کے خلاف تو نہیں۔ اچھے شعر پر کوئی بھی کسی کو داد دے سکتا ہے۔ میرے خیال میں میرے فاضل دوست کو اس پر گلا نہیں کرنا چاہیئے۔

شیخ محمد طاہر رشید۔ جناب یہ میرا وقت ضائع ہو رہا ہے مجھے اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر اگر ہم امن عامہ کی بات کرتے ہیں تو ہمیں پھر معاشرے سے قول و فعل کا تضاد ختم کرنا ہو گا اور ہم میں سے ہر فرد اور بچہ جب تک صحیح مسلمان نہ بنے گا اس وقت تک امن عامہ کا مسئلہ میری سمجھ کے مطابق حل نہ ہو گا۔

بے حس کے خاتمے کا مرحلہ بھی آئے گا
سبھی پتھر ہو گئے تو زلزلہ بھی آئے گا

ہمیں اپنی بقاء کے لئے ہمیں اپنے ملک کے استحکام کے لئے، ہمیں اس معاشرے کی عزت و بقاء قائم رکھنے کے لئے اپنے چال چلن کو بدلنا ہو گا۔ اپنی اس روش کو تبدیل کرنا ہو گا۔ اس معزز ایوان میں ماضی قریب میں اور ماضی بعید میں متعدد قوانین بنتے رہے۔ ان میں اصلاحات بھی ہوتی رہیں۔ ان کی بہتری کے لئے باتیں بھی ہوتی رہیں لیکن جرائم روز بروز بڑھتے رہے۔ جب پولیس کے متعلق بات کی جاتی ہے تو پولیس والے یہ کہہ کر بری الذمہ ہو جاتے ہیں کہ جناب ہم ایک مجرم کو متعدد بار چالان کر کے عدالت میں بھیجتے ہیں اور جس وقت وہ کیس عدالت میں پہنچتا ہے تو وہاں پر اس کو بری کر دیا جاتا ہے۔ ہم جب تک نئی فکر ایک نئی سوچ اور ایک نیا ولولہ پیدا نہیں کریں گے اس وقت تک امن عامہ کا مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ اب ایک ہی راستہ باقی بچا ہے اور وہ راستہ ہے جو آج سے چودہ سو سال پہلے محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دکھایا تھا۔ اب ہمیں اسی راستے کی طرف پلٹنا ہو گا۔ اب ہمیں ایک ہی قانون ہے جو بچا سکتا ہے اور وہ قانون محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا قانون ہے۔ اب اس مملکت خداداد پاکستان کے اندر جب تک

اسلامی قوانین نافذ نہیں کئے جائیں گے جب تک چور کے ہاتھ سرعام نہیں کاٹے جائیں گے جب تک جرائم کی سزا بر سرعام نہیں دی جائے گی اس وقت تک امن عامہ کا مسئلہ کسی طور پر حل نہیں ہو گا ۔ میں اس بات کے ساتھ اپنی بات کو ختم کرتا ہوں کہ جب محمد عربی کا قانون نافذ ہو گا تو ۔

گلوں میں حسن شگوفوں میں بانکپن ہو گا
وہ وقت دور نہیں جب چمن چمن ہو گا

وما علینا الا البلاغ

جناب سپیکر ۔ جناب تاج محمد خانزادہ صاحب

Mr جناب تاج محمد خان زادہ ۔ I am grateful may I speak in English

Mr. Speaker I have no objection But members wont be able to appreciate your speach

جناب تاج محمد خانزادہ ۔ جناب سپیکر میں اٹک کے اس علاقے سے آتا ہوں جس کا ایریا دریائے سندھ کے کنارے پر ہے اور یہ ایک امن عامہ کا Unique کیس ہے ۔ اس لئے میں نے جناب سپیکر کو درخواست کی کہ اس Unique کیس کو میں اسمبلی کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں تاکہ آپ سب کو بھی معلوم ہو کہ اٹک جو کہ دریا کے کنارے پر واقع ہے وہاں پر امن عامہ کی صورت حال کیا ہے ۔ دریائے اٹک جہاں غازی سے لیکر اٹک تک اس طرف حضرو اور چھچھ کا علاقہ ہے اور دوسری طرف صوابی اور مردان کا علاقہ ہے ۔ درمیان میں دریا ہے ، اس میں درخت ہیں ۔ اس میں پانی کبھی گہرا ہوتا ہے اور کبھی کم ہوتا ہے ۔ اس درمیانی علاقے میں سب outlaws جو فرنٹیر کے ہیں وہ وہاں پر آباد ہیں ۔ انہوں نے وہاں پر کمرے بنائے ہوئے ہیں ، ان کے پاس ٹی وی ہیں ان کے پاس جنریٹر ہیں ان کے پاس خود کار ہتھیار ہیں ، ان کے پاس اور سب کچھ ہے اور وہ اپنے رہنے کیلئے ، فرنٹیر کی طرف سے چونکہ لائسنس حاصل کرنے کی اجازت ہے اسلئے لوگ باقاعدہ مسلح ہیں ، لیکن وہ غریب پنجابی پٹھان جن کو پنجاب میں لائسنس دینا منع ہے وہ شام کو آٹھ آٹھ دس دس کی ٹولیوں میں ادھر گاؤں میں آجاتے ہیں اور دکانوں میں یا کسی معزز آدمی کے گھر جا کر وہاں سے ان کے گھر سے سونا بھی لے جاتے ہیں اور ان کے پاس جو نقدی ہوتی ہے وہ بھی لے جاتے ہیں ۔ اس حکومت پنجاب کو میں نے کئی مرتبہ کہا ہے کہ آپ اپنے فرائض میں بڑی کوتاہی کر رہے

ہیں ۔ہم بھی پنجاب میں سندھ کے کنارے رہنے والے مسلمان بھی ہیں اور پنجاب کے باشندے بھی ہیں اور ہمارا بھی یہی حق ہے کہ آپ ہم کو اپنے وسائل استعمال کر کے ہمیں یہ تحفظ مہیا کریں کہ ہمارے بال بچوں کو رات کو ڈاکوؤں کے حوالے مت کیا کریں ۔جناب والا! وہاں کی پولیس ،اس میں بھی کوئی شک نہیں اور آئی جی صاحب بھی یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور امید ہے ان کو پتہ بھی ہوگا اور وہ سن بھی رہے ہیں وہ پولیس مجبور ہے کیونکہ جو اسلحہ انہیں دیا ہے اس سے وہ ڈاکوؤں کو نہیں پکڑ سکتے ۔کیونکہ پولیس کے پاس اسلحہ اتنا جدید نہیں ہے ڈاکوؤں کے پاس جدید اسلحہ ہے اس لئے پولیس والے ان پر حملہ نہیں کر سکتے اور فورس Law Enforcing agencey کا ڈاکوؤں کے سامنے پسپا ہونا صرف امن عامہ کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ پاکستان کی Armed forces کی بے عزتی کا باعث ہے ۔ اگر ہم آج چند Outlaws اور ڈاکوؤں پر اپنے ملک میں کنٹرول حاصل نہیں کر سکتے ہیں تو ہم اس چیز کا دعویٰ کیسے کر سکتے ہیں کہ ہم اپنے باہر کے ملکوں کو اور سندھ کے ڈاکوؤں کو کنٹرول کریں ۔میں مؤدبانہ عرض کروں گا کہ میری تقریر کو آپ ایک جذباتی تقریر نہ سمجھیں اور آپ اسے صرف کتاب میں درج نہ کریں اور نہ مجھے اس بات کا شوق ہے کہ میری تقریر آپ کے ریکارڈ پر آجائے اور میں کل کہوں کہ میں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے میرا فرض اس وقت تک ادا نہیں ہو سکتا جب تک آپ اس اسمبلی میں اعلان نہ کریں کہ آپ نے ان تھوڑے دنوں میں خاطر خواہ انتظام کر دیا ہے ، ان لوگوں کے بال بچوں اور بیویوں ، بہنوں اور ماؤں کو آپ کیا تحفظ دے سکتے ہیں ؟ یا تو آپ ہمیں اسلحہ مہیا کریں تاکہ ہم اپنا دفاع خود کر سکیں ۔ہم بزدل نہیں ہیں جو اس علاقے کے پٹھان ہیں وہ کسی سے چھپے ہوئے نہیں ہیں ۔ایک طرف تو آپ ہمیں کہتے ہیں کہ ہم تمہیں لائسنس نہیں دیتے ، ہم آپ سے کہتے ہیں کہ آپ ہمیں Government Armed دیں کیونکہ ہمارے بہت سے آدمی سپاہی ہیں ۔آپ ہمیں loan عطا کریں تاکہ ہم اپنے آپ کو Protect کر سکیں ۔جناب میں اس ایوان سے اپیل کرتا ہوں اور آپ کے توسط سے مجھے امید ہے کہ جناب غلام حیدر وائیں اپنے کمرے میں بیٹھ کر میری یہ باتیں سن رہے ہونگے ۔جناب میں آپ کی support مانگتا ہوں پنجاب کے نمائندوں ، آج وقت آگیا ہے کہ حق کے واسطے آپ میرا ساتھ دیں اور یہ اعلان کریں کہ چھچھ کے وہ لوگ جو پنجاب میں رہتے ہیں اور دوسرے پنجاب کے لوگ جن کو Protection کی ضرورت ہے سب کو Protection دیں گے ۔اور جتنا جلدی ہو سکا اس کیلئے کوشش کریں گے ۔خدارا آپ میری اس

تقریر کو کسی ذاتی پیمانے پر نہ پرکھیں اور نہ ہی میں جذباتی تقریر کر رہا ہوں، نہ ہی میں جذباتی ہوں ۔ میں ایک فوجی ہوں میں وہ فوجی ہوں جس نے پاکستان نہیں بلکہ پورے انڈیا میں سے بھی سب سے اونچے درجے کے میڈل لئے ہیں ۔ لیکن وہ میری ذاتی چیز ہے ۔ نہ ہی میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں بہت بہادر ہوں ۔ لیکن اتنا بزدل بھی نہیں ہوں کہ جب لوگ آکر میرے بچوں کو یا ان کے گھر لوٹیں تو میں ایک تماشائی کی حیثیت سے دیکھتا رہوں ۔ یہ ہم برداشت نہیں کر سکتے ۔ اس لئے میری آپ سے یہ اپیل ہے کہ آپ میرا ساتھ دیں اور گورنمنٹ کو مجبور کریں کہ ہم جو Protection ان سے مانگتے ہیں وہ ہمیں مہیا کریں ۔ خدا ہمارے ساتھ ہے اور اللہ کرے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ ہو جائیں ۔

رانا ثناء اللہ خان ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن جناب والا! اس وقت ہم نے cut short تقریر کی تھی تو اس وقت یہ محسوس ہو رہا تھا کہ وزیر اعلیٰ صاحب قائد ایوان آیا ہی چاہتے ہیں اور آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ انہوں نے کسی کام سے جانا ہے تو اس بات کو تقریباً 35 منٹ گزر گئے ہیں ۔ معلوم کیا جائے کہ وہ کہیں چلے تو نہیں گئے ۔

جناب سپیکر ۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے سوا آٹھ بجے کی flight سے جانا تھا اسلئے چلے گئے ہیں اس لئے آج وہ wind up نہیں کریں گے ۔ اس بحث کو ختم کرنے کیلئے کوئی اور دن مقرر کیا جائے گا ۔ اس لئے آج امن عامہ پر بحث جاری رہے گی، حسب سابق جو پروگرام کے مطابق تھی ۔۔۔

محترمہ فوزیہ بہرام ۔ جیسے ہی آپ نے یہ بتایا ہے سیکرٹری قانون اٹھ کر چلے گئے ہیں امن عامہ کا تعلق سیکرٹری قانون سے ہے یا وزیر اعلیٰ سے سیکرٹری قانون کا تعلق ہے ۔ اس روز وزیر قانون نے کہا تھا کہ جو معاملہ زیر بحث ہوتا ہے اس سے متعلقہ اصحاب افسران جو گورنمنٹ سے تعلق رکھتے ہیں انتظامیہ میں آتے ہیں وہ بیٹھے رہتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ بیگم صاحبہ ان کے لئے پابندی نہیں ہے ۔ عام طور پر جن محکموں کے متعلق بات ہو رہی ہوتی ہے ۔ ان کے ملازمین یہاں پر بیٹھتے ہیں ۔ اس لئے کہ انہوں نے متعلقہ وزیر کو یا وزیر اعلیٰ کو ایوان کی رائے سے آگاہ کرنا ہوتا ہے ۔ جو نکات یہاں اٹھائے جاتے ہیں ان کے بارے میں انہوں نے notes لینے ہوتے ہیں اور اس کی تیاری کرنا ہوتی ہے تو اس لئے وہ کہیں بھی بیٹھ کر اسکے notes لے سکتے ہیں اور تیاری کر سکتے ہیں officials کا یہاں Official Gallery میں بیٹھنا ضروری نہیں ہے

محترمہ فوزیہ بہرام ۔ جناب سپیکر، یہاں جو بھی اسمبلی کی کاروائی ہوتی ہے اس میں ہم تمام کے تمام MPA انتظامی پہلو Point out کرتے ہیں ۔ تو ان پر Pre Cantionary measures لینا یا ان کے مطابق عمل کرنا تو انتظامیہ کا ہی کام ہوتا ہے ۔ تو پھر گورنمنٹ کی طرف سے Law of Parlimentary office کی یہ ڈیوٹی ہوتی ہے کہ وہ ان کو بتاتے ہیں ۔ یہ میں اپنے علم کے لیے پوچھنا چاہوں گی ۔

جناب سپیکر ۔ جی ہاں یہاں جو متعلقہ وزیر بیٹھے ہیں یہ حکومت کی نمائندگی کرتے ہیں اور پھر انتظامیہ کو بھی یہی بتائیں گے ۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز ۔ جناب وزیر قانون یہاں تشریف فرما ہیں اور میرے ان سوالات کے جوابات دینے کی پوزیشن میں ہیں ۔ میں ان کی خدمت میں نہایت ادب سے گزارش کروں گا کہ وزیر اعلیٰ کی طرف سے یہ اس معزز ایوان کو یقین دلائیں کہ ہمنے جو بحث و تمحیص کے بعد تجاویز پیش کی ہیں وہ ان پر سنجیدگی سے غور کریں گے اور آئندہ عملی اقدامات اٹھائیں گے تاکہ جب ہم بہت بحث و تمحیص کے بعد اپنے اپنے حلقہ نیابت میں جاتے ہیں تو ان لوگوں کو جو ہمارے پاس ووٹر کی حیثیت سے آتے ہیں تو وہ یہ پوچھتے ہیں کہ آیا آپ نے امن وامان کی صورتحال پر گفتگو کی تو کیا ہمیں توقع کرنی چاہیئے کہ ہمیں انصاف مل جائے گا ۔ پولیس کا رویہ ہمارے ساتھ ٹھیک ہو جائے گا اور ہمیں اپنی فریاد رسی کا حق ملے گا لیکن ہم اس وقت اس پوزیشن میں نہیں ہوتے کہ ہم ان کو کوئی تسلی بخش جواب دے سکیں ۔ میں ایک دفعہ پھر آپ سے یہ گزارش کروں کہ آپ محترم وزیر قانون سے کہیں کہ وہ اس مسئلہ پر اپنے خیالات کا اظہار کریں اور ہمیں مثبت یقین دہانی کرائیں تاکہ ہم اس پوزیشن میں ہوں کہ ہم ان کو جا کر بتا سکیں کہ ہم نے اس دفعہ اسمبلی میں پوری طرح سنجیدگی سے گفتگو کی ہے اور ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ آپ کے مسائل حل ہوں گے، آپ کو انصاف ملے گا اور آپ کی تکالیف اور پریشانیوں کا ازالہ ہو گا ۔

جناب سپیکر ۔ لاء منسٹر صاحب، آپ ڈاکٹر صاحب کی طرف متوجہ ہیں ۔ وہ آپ سے مخاطب ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر، جیسے کہ آپ نے بھی فرمایا ہے کہ امن و امان کی صورت حال پر بحث ہو رہی ہے اس کی اختتامی تقریر جناب وزیر اعلیٰ کرنا چاہتے تھے اور معزز ایوان کو اپنے اعتماد میں لینا چاہتے ہیں جن باتوں کا ذکر ڈاکٹر صاحب نے کیا ہے ان باتوں کی اہمیت کے پیش نظر آج بھی جیسے کہ آپ نے فرمایا

ہے کہ انہوں نے جانا تھا۔ان کی خواہش تھی کہ وہ اختتامی تقریر کریں ۔یہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے اور انشاء اللہ العزیز ڈاکٹر صاحب کے جذبات جناب وزیر اعلیٰ تک پہنچا دیے جائیں گے ۔یہاں پر جو بھی معزز رکن تقریر کرتا ہے ۔ متعلقہ محکمہ جات کے افسران بھی یہاں تشریف فرما ہیں وہ ان کے notes لے رہے ہیں ۔ انشاء اللہ العزیز جناب وزیر اعلیٰ جب اختتامی تقریر فرمائیں گے تو وہ مکمل طور پر ایوان کو اعتماد میں لیں گے ۔ اور ان تمام امور پر وہ روشنی ڈالیں گے ۔

جناب سہیل ضیاء بٹ ۔ جناب والا! اگر وزیر موصوف چاہتے تو انہوں نے جو بات کی ہے اس کا ازالہ بھی کر سکتے تھے ۔بہت ہی صاف اور واضح الفاظ میں انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں یقین دہانی کرا دیں ۔ اس میں وزیر اعلیٰ صاحب سے پوچھنے والی کوئی بات نہیں تھی ۔یا ان سے کوئی کروانے والی بات بھی نہیں ۔ وزیر قانون خود بھی کہہ سکتے تھے ۔ اور مجھے لگتا ہے کہ آج پھر کورم گھنٹا جا رہا ہے ۔ اور ہماری باری پھر خطرے میں ہے ۔لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ ان کا جواب دے دیا جائے ۔اس سے ہمارے معزز ممبر مطمئن ہو جائیں گے ۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز ۔ جناب والا، میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ کی غیر موجودگی میں وزیر قانون اس ایوان کے قائد ایوان ہوتے ہیں ۔اور وہ ان کی طرف سے

On his behalf he is authorized and empowered to say any thing government. on part of the goverment.

دوسری یہ کہ اگر یہ اس بات سے کتراتے ہیں اور یہاں کے بعد جواب مشتاق احمد میں نہیں دینا چاہتے تو ہم یہ سمجھنے میں حق بجانب ہیں کہ حکومت ابھی تک اس بات پر سنجیدگی سے غور نہیں کر رہی اور وہ امن و امان کی صورت حال کو تقاریر تک محدود رکھنا چاہتی ہے، وہ صرف اس کو صرف بحث و مباحثہ کی حد تک رکھنا چاہتے ہے ۔ اس موضوع پر صرف تقاریر سننا چاہتی ہے ۔اگر وزیر قانون اس معزز ایوان میں اس بات کا اقرار کریں ۔۔۔۔

جناب سپیکر ۔ ملک محمد عباس کھوکھر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتے ہیں ۔

ملک محمد عباس کھوکھر ۔ میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں ڈاکٹر صاحب کی جتنی بھی باتیں ہیں میں ان سے اتفاق کرتے ہوئے بحیثیت پارلیمانی سیکرٹری عرض کرتا ہوں کہ ان کی تمام تجاویز

ہم قبول کریں گے ، ان پر عمل کریں گے بلکہ ہم ان کی امداد کریں ۔اور انشاء اللہ تعالیٰ میں ان کو یہ تسلی دلاتا ہوں یہ جانتے ہوئے کہ میں بھی ایم پی اے ہوں ، نمائندہ ہوں اور میں اپنے حالات و واقعات کے متعلق سب کچھ جانتا ہوں ۔ میں ڈاکٹر صاحب کو تسلی دیتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب تجاویز دیں اور اگر ان پر عمل نہ ہوا تو میں پہلا آدمی ہوں گا جو استعفے دوں گا ۔(نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز ۔ میں ملک صاحب کے جذبات کی قدر کرتا ہوں یہ قابل تحسین ہیں ۔ جناب سپیکر ، میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ امن و امان کی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے میرے پاس مختلف تجاویز ہیں ۔ مجھے صرف یہ یقین دہانی کرا دیجیئے کہ جس دن وزیر اعلیٰ یہاں ایوان میں موجود ہوں اور اس مسئلہ پر اختتامی تقریر کریں گے مجھے موقع دیا جائے تاکہ میں وہ مثبت تجاویز جو عملی طور پر اس قابل ہیں کہ اگر ان پر عمل کیا جائے تو ہم اس صورت حال سے نجات حاصل کر سکتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ اب آپ کو ایک یقین دھانی تو کرائی جا چکی ہے ۔ایک تو وزیر قانون نے کہا ہے کہ آپ اپنی بات کیجیئے گا ، آپ کی باتوں کو نوٹ کیا جائے گا ۔اور وزیر اعلیٰ صاحب اپنی اختتامی تقریر میں ان باتوں کا ذکر کریں گے ۔اور ان کے حوالے سے بات کریں گے ۔آپ اپنی بات کیجیئے ، بسم اللہ کیجیئے ۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز ۔ میں وزیر اعلیٰ کی موجودگی میں اپنی تجاویز اس ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں

جناب سپیکر ۔ یہاں ہر معزز رکن وزیر اعلیٰ کی موجودگی میں تقریر کرنا چاہتا ہے میں آپ سے یہ کہوں گا کہ آپ اپنی تقریر کیجیئے وزراء صاحبان بیٹھے ہیں ۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز ۔ میں اپنی تقریر وزیر اعلیٰ کی موجودگی میں کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب سہیل ضیاء بٹ ۔ جناب والا ، میں یہ کہوں گا کہ ان کی تمام مہربانیاں ان کے ساتھ ہیں ۔ یہ بھی پرانے تجربہ کار وزیر ہیں ۔ خدا جانتا ہے کہ وزیر قانون کے ساتھ ان کا پیار اتنا زیادہ بڑھ گیا ہے ۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بھی ان کو اتنی اچھی پیشکش کی ہے ۔انہوں نے تو اپنا پارلیمانی عہدہ بھی داؤ پر لگا دیا ہے ۔اب ان کو مطمئن ہونا چاہیئے ۔ ہمیں موقع دیا جائے ۔آپ اتنی شفقت ادھر فرما رہے ہیں ۔ ہمیں موقع دیجیئے ۔ کچھ نظر عنایت ادھر بھی کیجیئے کہ ہم بھی کچھ بتا سکیں کہ ہم بھی اپنی آواز اٹھا سکیں اپنے دکھ سنا سکیں ۔اپنے آنسو آپ کو دکھا سکیں ۔ہمارے علاقے میں Race ہو رہی ہے ۔کل کے اخبار میں آپ نے جھلکیاں دیکھی ہوں گی ۔

جناب سپیکر ۔ بٹ صاحب، آپ اپنی تقریر میں یہ بات کیجیئے گا۔آپ کو وقت ملے گا۔میاں شہباز احمد صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

میاں شہباز احمد ۔ جناب والا، میرے محترم ڈاکٹر افضل اعزاز صاحب نے ذکر کیا تھا کہ وزیر قانون یہاں موجود ہیں۔وزیر اعلیٰ کے نہ موجود ہونے کی صورت میں وزیر قانون اسمبلی میں قائد ایوان کی صورت میں بیٹھتے ہیں۔جب یہاں پہ وزیر قانون تشریف رکھتے ہیں تو پھر وہ اس بات پہ کیوں زور دے رہے ہیں کہ قائد ایوان یہاں تشریف رکھتے ہوں گے تو میں تقریر کروں گا۔میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اگر وہ وزیر قانون کو اس وقت قائد ایوان تسلیم کرتے ہیں تو اپنی تقریر کیوں شروع نہیں کرتے۔

جناب سپیکر ۔ میاں صاحب، میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔آپ کا پوائنٹ آف آرڈر جائز ہے اور قائد ایوان کی عدم موجودگی میں وزیر قانون دپارلیمانی امور تشریف رکھتے ہیں۔تو آپ اپنی تقریر شروع کرنا چاہتے ہیں یا نہیں کرنا چاہتے۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز ۔ جناب والا، آپ اگر مجھے اجازت دیں تو میں اس وقت تقریر کروں گا جب قائد ایوان یہاں موجود ہوں گے۔

جناب سپیکر ۔ آپ بسم اللہ کریں اور تقریر شروع کریں۔آپ ضد نہ کریں۔آج آپ تقریر کرنا چاہتے ہیں یا نہیں کرنا چاہتے۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز ۔ میں اپنی باقی ماندہ تقریر اس دن کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر ۔ جی آپ بسم اللہ کیجیئے۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز ۔ نہیں میری گزارش صرف یہ ہے کہ میں پانچ منٹ کیلئے اپنی باقی ماندہ تقریر وزیر اعلی کی موجودگی میں کرنا چاہوں گا۔آپ سے میں استدعا کرتا ہوں کہ آپ مجھے اس کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر ۔ ڈاکٹر صاحب میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ اس میں اپنی ضد نہ کیجیئے اور بسم اللہ کیجیئے اور اور اپنی بات کیجیئے۔

راجا خلیق اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔۔۔۔

جناب سپیکر ۔ راجا خلیق اللہ خاں پوائنٹ آف آرڈر پہ اپنی بات کرنا چاہتے ہیں ۔

راجا خلیق اللہ خان ۔ جناب والا! میں آپ کی وساطت سے فاضل ممبر سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ حکومت سے کس قسم کی یقین دہانی مانگتے ہیں ۔ کوئی حکومت بھی یہ یقین دھانی نہیں کروا سکتی کہ کل ڈاکہ نہیں پڑے گا، چوری نہیں ہو گی اور کسی قسم کے کوئی جرائم نہیں ہوں گے وہ یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ اپنی ہمت کے مطابق ہم پوری کوشش کریں گے کہ ان جرائم پر ہم قابو پالیں ۔

جناب سپیکر ۔ راجا صاحب بحث کو ختم ہونا چاہیئے ۔ اور اب اس بات کو ختم ہونا چاہیئے ۔

راجا خلیق اللہ خان ۔ میں تو یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ کس قواعد کے تحت یقین دھانی چاہتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ جی یہ نہیں مانگتے یقین دھانی ، میں نے ان کو بتا دیا ہے کہ اگر آپ ڈاکٹر صاحب اپنی تقریر کرنا چاہتے ہیں تو بسم اللہ کیجیئے ۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز ۔ اس میں میں آپ سے ایک دفعہ پھر استدعا کروں گا کہ براہ کرم مجھے اس دن صرف آپ پانچ منٹ کیلئے بولنے کا موقع دیجیئے ۔

جناب سپیکر ۔ آج آپ بات نہیں کرنا چاہتے ۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز ۔ جی آج میں بات نہیں کرنا چاہتا ۔

جناب سپیکر ۔ لیکن میں آپ کو کوئی commitment نہیں دے رہا کہ میں آپ کو اس روز تقریر کرنے دونگا ۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز ۔ لیکن اس سے میرا استحقاق تو مجروح نہیں ہو گا ۔

جناب سپیکر ۔ ڈاکٹر صاحب میں آپ کی یہ بات نہیں مان سکتا ۔ کہ اس معزز ایوان کا ہر معزز رکن وزیر اعلیٰ کی موجودگی میں بات کرنا چاہتا ہے ۔ اور میرے لئے یہ انتہائی مشکل ہے کہ میں تمام معزز اراکین کو وزیر اعلیٰ کی موجودگی میں تقریر کرواؤں ۔ اور میں یہ رولت ڈال کر اپنے گلے میں مصیبت نہیں ڈال سکتا ۔ کہ مجھے ہر آدمی اٹھ کے کہے گا کہ میں وزیر اعلیٰ کی موجودگی میں تقریر کرنا چاہتا ہوں ۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز ۔ جناب والا میری صرف ایک چھوٹی سی استدعا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ مجھے افسوس ہے ۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز ۔ میری صرف آپ سے یہ ایک چھوٹی سی درخواست ہے کہ اگر آپ ایک معزز

رکن کو یہ اجازت دے دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ باقی تمام معزز ارکان بھی جو کہ یہاں تشریف فرما ہیں وہ اس بات پر ضد نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر۔ ڈاکٹر صاحب، آپ کا احترام سر آنکھوں پہ، میں آپ کی بے حد عزت کرتا ہوں، میں دلی طور پر آپ کی قدر اور عزت کرتا ہوں، اور میں آپ سے یہ کہوں گا کہ آپ اس پر ضد نہ کیجیئے گا۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز۔ اور میں اس پر احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر محمد افضل اعزاز ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب ارشاد حسین سیٹھی۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔۔۔

جناب سپیکر۔ سیٹھی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی۔ جناب والا! ابھی معزز ایوان کے سامنے آپ کی طرف سے معزز ممبر نے خواہ مخواہ کی باتوں سے طوالت دی، میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کا بہت ہی قیمتی وقت ضائع کیا گیا بلا وجہ کی یقین دہانیاں لینے کی کوشش کی گئی۔ اور جذباتی انداز میں یقین دھانیاں دلانے کی کوشش کی گئی۔ میں سمجھتا ہوں جناب والا کہ آپ نے انتہائی اچھا اور بہتر فیصلہ کیا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے علاوہ اور کوئی اس کا حل نہیں تھا جو آپ نے فیصلہ دیا ہے بہتر ہے۔

جناب سپیکر۔ شکریہ سیٹھی صاحب۔ جناب حاجی محمد افضل چن صاحب۔

حاجی محمد افضل چن۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر میں آپ کا بہت مشکور ہوں، بٹ صاحب کا بھی بہت مشکور ہوں جو کہ بیٹھ گئے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں وہ بھی میری تقریر سنیں گے۔ جناب والا چونکہ میں 1985ء میں بھی آیا تھا اور آج بھی ہوں اور میں پانچ سال سے یہ لاء لینڈ آرڈر کا مسئلہ سن رہا ہوں۔ صرف تنقید وہ تو بہت ہی آسان چیز ہے۔ (تالیاں)۔۔۔ لیکن کبھی کسی نے اس کا حل بتانے کی کوشش نہیں کی، اگر کسی نے کی ہے تو اس کو کسی نے سننے کی اور اس کو برداشت کرنے کی کس میں جرأت نہیں ہوئی۔ قوموں میں چند لوگ ہوتے ہیں جو حقیقت بتائیں، کیونکہ حقیقت بتانے والوں کا تو جو حشر آپ نے دیکھا ہے تاریخ بتاتی ہے کہ ان کے سر اڑا دیئے جاتے ہیں۔ اس لیے پہلے تو سچ کہنے کی کسی میں جرأت نہیں ہوتی اگر ہوتی ہے تو اسے برداشت نہیں کیا جاتا۔

جناب والا! میں ایک پاکستانی ہونے کے ناتے سے آپ سے عرض کروں گا کہ 44 سال ہوئے

ہیں ہمارے لئے شرم کی بات ہے کہ آج ہم اپنے دفاع میں بھی نہیں کہہ سکتے کہ ہم اپنا دفاع کر سکتے ہیں، جو ملک 44 سالوں میں ایٹم بم نہیں بنا سکا، میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑی بد قسمتی اور کوئی نہیں۔ پاکستان ہی نہیں، اسلام اور کفر کی جنگ روز اول سے جاری ہے اور رہے گی۔ اس کے لئے کوئی قوم بھی جو اپنا دفاع نہیں کر سکتی وہ زندہ رہنے کے قابل بھی نہیں ہوتی۔

دوسرا جناب والا! اب ہم اندرونی معاملات میں دیکھیں کہ سندھ کے حالات لے لیں، خدا کی قسم شرم آتی ہے، یہ غوث علی شاہ جو آج بھی ایم این اے بنائے گئے ہیں، ان کا ذرا دور دیکھیں، پیپلز پارٹی کا دور دیکھیں، ظلم و ستم کی بات دیکھیں، کبھی سر اب گوٹھ چلائی گئی اور منشیات کے دھندے کئے گئے، اور جب کسی ڈاکو کا جی چاہتا ہے کسی کا بچہ، کسی کی بیٹی وہ اٹھا کر لے جاتا ہے، کوئی پوچھنے والا نہیں ہے کیوں؟ صرف آج تک جو بھی کام ہوا ہے وہ حکومت کرنے کے لئے کام کیے گئے ہیں اور اپنی کرسی بچانے کے لئے کئے گئے ہیں خواہ کوئی دور بھی گذرا ہے تو جناب والا! میں آج عرض کرتا ہوں کہ خدا کے لئے حکومت بھی کرو اللہ تعالیٰ بے شک آپ کو حکومت نصیب کرے لیکن ایسی حکومت کرو کہ لوگوں کے ذھنوں پر نہ کرو بلکہ لوگوں کے دلوں پر حکومت کرو۔ وہ تب ہو سکتی ہے کہ جو آج ہمارا معاشرہ ہے یہ کسی کو بھی کوئی گارنٹی کوئی ضمانت نہیں دے سکتا کہ ڈاکے نہیں ہوں گے، چوریاں نہیں ہوں گی

جناب والا! ہمارے معاشرے کی بنیادی تبدیلیوں کی طرف آج تک کسی نے دھیان نہیں دیا کہ یہ چیزیں کیوں ہو رہی ہیں، کتنی اسمبلیاں گئی ہیں جناب والا ہم نے سنا تھا کہ زن، زر، زمین یہ تین چیزیں لڑائی کی جڑ ہوتی ہیں۔ تو جناب والا آج تک زن کے لئے تو قانون بنا پہلے بھی Non bailable offence تھا 376'304'363 تھی جب تو اس کے لئے دفعہ اور اس کے لئے سزا 25 سال قید بامشقت تھی اور 14 سال بھی تھی اور پھر اس کے لئے حدود آرڈیننس بنا دیا گیا۔ جناب! اس طرح زر کے لئے ہے' اگر کوئی زر کو ہاتھ لگاتا تو اس کے لئے کم سے کم دفعہ 379 تھی' وہ بھی Non bailable تھا' 6 سال اور 3 سال بھی اس کی قید تھی اب رہ گئی زمین' کہ جو زمین کسی غریب کی ہوتی ہے اس پر دوسرا آدمی ڈاکہ ڈال لیتا ہے اس کو آج تک کسی نے نہیں پوچھا ہے صرف 448/447 دفعہ لگتی ہے، اس لئے کہ ظالم کے ہاتھ مضبوط کئے جائیں۔ خدا کی قسم، مجھے شرم آتی ہے کہ قومی اسمبلیوں میں یہ لوگ کیا تقریریں کرتے ہیں، انہوں نے قوم کے لئے کیا کیا ہے کوئی قانون سازی یہ مجھے ثابت کر

دیں، انہوں نے کونسی قانون سازی کی ہے یہی حال ہمارا ہے۔

جناب والا! خدا کے لئے اب ہمیں اللہ تعالیٰ نے موقع فراہم کیا ہے ہمیں سب کام چھوڑ کر ایسی قانون سازی کرنی چاہیے اس کے بعد قانون کی بالادستی قائم کرنی چاہیے۔ہم ممبر سے لے کر سپاہی سے لے کر چیف منسٹر تک پرائم منسٹر تک ہر انسان قانون کے تابع ہونا چاہیے، قانون ہمارے تابع جب تک رہے گا، بے شک ڈاکٹر صاحب کہتے پھریں کہ مجھے فلاں گارنٹی دیں، کیا گارنٹی دیں، کیا گارنٹی ہو گی، گارنٹی تو قانون دے سکتا ہے، کوئی آدمی گارنٹی نہیں دے سکتا یہاں تو قانون ہمارا غلام ہے اور ہم قانون سے بالا ہیں۔تو جناب والا! میں یہ گذارش کروں گا کہ ایک سپاہی، کو اگر آپ سپاہی سمجھیں گے تو وہ کرپشن نہیں کر سکتا۔(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

ہم سب لوگ کہتے ہیں کہ پولیس، بھی کون سا محکمہ ہے، یہ میرے وزراء بھائی ناراض ہو جائیں گے، کیونکہ میں نے دو دن سوالات کیے ہیں وہ دونوں وزراء مجھ سے نہیں بولے اور وہ ناراض ہو گئے۔ لیکن مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں، میں ہمیشہ حقیقت بیان کرتا رہتا ہوں اور آئندہ بھی بیان کرتا رہوں گا۔ کونسا محکمہ ہے جس میں Corruption نہیں، کیا نوید آصف پولیس کا آدمی تھا، جس کے خلاف 7 کروڑ روپے کا پرچہ بھی ہوا، برآمدگی بھی ہوئی اس کی سزا کہاں گئی، او خدا کا غضب، اگر کوئی کھوتی کا چور کوئی گدھی کا چور کوئی بھینس کا چور ہو تو اس کو جناب والا جوتے بھی مارے جائیں اس کو جیل بھی ڈالا جائے اور اس کو سزا بھی دی جائے، مگر جو 7 کروڑ روپیہ خود مان رہا ہے اس سے بڑا Confession اور کون سا ہو سکتا ہے کہ جس سے 3 کروڑ برآمد کروائے۔یہ لوگ کون سا انصاف دے سکیں گے؟ خدا کے لیے، اگر انصاف دینا چاہتے ہو، اگر خدا کا خوف ہے خدا کے خوف کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا ہمارا معاشرے کا کوئی فرد اس وقت دیانت دار نہیں ہے۔ہم تمام Corupt لوگ ہیں۔کوئی بھی دیانتدار نہیں ہے۔اگر میرے بھائی ناراض ہوتے ہیں تو ان سے میں معافی چاہوں گا۔کوئی محکمہ لے لیں۔سڑکوں والا محکمہ لے لیں۔محکمہ مال لے لیں۔محکمہ پولیس بھی ہے۔میں اس کی کبھی Support نہیں کرتا۔نہ میں پولیس کا Tout ہوں۔مجھ سے تو وہ بہت سی مراعات لیتے ہیں۔لیکن جناب والا، ایک سپاہی کو تنخواہ آپ کیا دیتے ہیں؟ اس سے کنٹرول کروانا ہے تو سپاہی کو اتنی تنخواہ دو۔اس کے بال بچے ہو سکتے ہیں۔ لاہور میں اس کی بھی رہائش ہو سکتی ہے۔اسے پندرہ سو یا دو ہزار تنخواہ دیں گے تو اس کے بچوں کو کون تعلیم دلوائے گا؟ صحت کا کون بندوبست کرے گا؟ اس کی رہائش کا کون بندوبست کرے گا؟ تو جناب، وہ

رشوت کیوں نہ لے گا؟ آپ کے ہیڈ کلرک کو تو Accommodation ملے، اس کے شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ ہوں تو سپاہی نے کون سا جرم کیا ہے جو دن رات ڈیوٹی دیتا ہے؟ اگر آپ نے جرائم پر قابو پانا ہے تو اس معاشرے کی بنیاد عدل پر رکھیں۔ بغیر عدل کے اگر آپ اس ملک کو چلائیں گے اور اگر میں زندہ ہوا تو مجھے گولی مار دینا۔ اس کا اور کوئی حل نہیں۔ اگر لا سکتے ہو تو نظام مصطفےٰ لاؤ۔ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں یہ روزانہ ہم دلآزاری کرتے رہیں۔ ہم بھی اسی معاشرے کے آدمی ہیں۔ آپ سارے کا سارا معاشرہ دیکھ لیں۔ سندھ کے حالات دیکھیں بلوچستان کے حالات دیکھیں۔ ماشاء اللہ ہمارے پنجاب کے حالات ان سے ہزار درجہ بہتر ہیں۔ ٹھیک ہے کہ ڈکیتیاں بھی ہوتی ہیں، چوریاں بھی ہوتی ہیں، قتل بھی ہوتے ہیں۔ ان کو روکنا ہے تو معاشرے کی بنیاد عدل پر رکھو۔ کوئی آدمی قانون سے بچ کر نہ جا سکے۔ جناب والا، عدل قائم کرنے کے لیے رزق حلال کی تلاش کرنی چاہیے۔ اس کے بعد صحافت ہے۔

ہماری بدقسمتی دیکھو۔ اگر ہماری صحافت دیانت داری سے کام کرتی تو بھٹکے ہوؤں کو راستے پر لا سکتی تھی۔ انہوں نے آج تک حق ادا نہیں کیا۔ اس کے بعد عدلیہ ہے۔ بے شک مجھ پر contempt of court لگے، ہزار بار لگے پچھلے دنوں بیان آیا کہ اس عہدے پر بیٹھ کر انصاف کرنا بہت مشکل ہے اگر سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کا یہ بیان آ سکتا ہے تو ہمیں کون انصاف دے گا؟ تیسرا، علمائے دین۔ جنہیں ہم دین کے ستون سمجھتے ہیں۔ علمائے دین کا کارنامہ دیکھو۔ جھنگ میں دیکھو۔ آج تک آگ نہیں بجھ سکی۔ پولیس اس کو کیسے کنٹرول کرے گی؟ ہم سب مل کر آگ لگائیں تو کوئی کیسے کنٹرول کر سکتا ہے؟ فوج بھی وہاں گئی۔ پھر بھی آدمی قتل ہوئے۔ تو جناب، یہاں پولیس بھی بے بس ہے۔ علمائے دین کا بھی کچھ کام ہے۔ وہ لوگوں کو آپس میں نہ لڑائیں بلکہ ان میں بھائی چارہ قائم کریں۔ یہ معاشرہ ہم سب کو مل کر چلانا ہے۔

جناب والا! صحافت، عدلیہ اور علمائے دین کے بعد چوتھے ہم لوگ ہیں جن میں وزیراعلیٰ صاحب بھی ہیں اور وزیراعظم صاحب بھی ہیں۔ انہوں نے One dish کا اعلان کیا۔ اس کے بعد میں نے تین چار دعوتیں کھائیں۔ وہاں بھی One dish چلی تھی۔ کتنی اچھی بات ہے۔ اگر ایسی روایات قائم کریں تو یہیں ماحول سدھر سکتا ہے:

بدل سکتا ہے رخ تقدیر کا تدبیر کی جانب

جب ہم خلوص دل سے کوئی تدبیر کرتے ہیں ۔جناب والا، ہمیں صرف خلوص نیت سے کام لینا چاہیے ۔آج تک میں یہی سن رہا ہوں کہ بات کچھ کی جاتی ہے اور ہمارا عمل کچھ ہوتا ہے ۔قانون سے کوئی آدمی بالاتر نہیں ۔عدل و انصاف قائم کیا جائے ۔رزق حلال کی تلاش کی جائے ۔

جناب والا، آج ہمارے ہاں ہر آدمی کی دوڑ لگی ہوئی ہے ۔میں کوٹھی بناؤں، میں کار لوں، میں یہ کروں ۔جب تک اس کی حوصلہ شکنی نہیں کی جائے گی، اس کے لیے قربانیاں نہیں دی جائیں گی ۔کون سی قربانیاں ؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دور دیکھیں، چالیس سال تک انہوں نے اعلان نبوت نہیں کیا ۔جب تک اعلان نبوت نہیں کا، ذرا تیئیس سالہ دور دیکھیں ۔خدا کی قسم، اپنے عمل اور کردار سے ایک نمونہ پیش کیا کہ ابو جہل جیسا انسان بھی نہ کہہ سکا کہ نعوذ باللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹ بولتا ہے ۔اپنی امانتیں ان کے پاس رکھتے تھے ۔جب تک ہمارے سربراہان زمین پر نہیں بیٹھیں گے ۔یہ بوریے والا چٹائی نہیں بنیں گے، اس ملک کی تقدیر نہیں بدل سکتی ۔جو جی چاہے آپ کر لیں ۔اگر ایک بنگہ آپ بنائیں گے میں چودہ بناؤں گا ۔جب تک دولت کی تقسیم منصفانہ نہیں ہو گی اس وقت تک عدل نہیں ہو سکتا ۔جناب والا، میرے بھائیوں نے بھی تقریریں کرنی ہیں ۔میں یہی کہہ کر اپنی بات ختم کرتا ہوں کہ خدا کے لیے، ہم سب کا کام ہے ۔صرف پولیس کا ہی فرض نہیں ۔

ٹھیک ہے، ان کا کام ہے، ڈیوٹی دیں ۔ان کی تنخواہیں بڑھائی جائیں ۔جو جج ہیں ۔آپ سول جج لے لیں ۔کسی کے پاس نہ Accommodation ، نہ گاڑی تو وہ کیا انصاف ہمیں دیں گے مولا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ جس سے تم انصاف لینا چاہتے ہو اسے اتنا دو کہ دوسری طرف وہ دیکھ نہ سکے ۔ ججوں کو کم از کم پچاس پچاس ہزار تنخواہیں دینی چاہیں ۔پھر دیکھیں کہ وہ کیسے بے انصافی کرتے ہیں ؟ میں نے ایسے واقعات دیکھے ہیں ۔اگر پولیس منشیات پکڑتی ہے دوسرے دن اس کی ضمانت ہو جاتی ہے ۔یا کوئی ایم پی اے کروا دیتا ہے یا خود بخود ضمانت کروا لیتا ہے ۔سارا معاشرہ ـــــ

جرم محبت میں تم بھی شامل
خطاوار تنہا میری ذات کیوں ہے

خدا حافظ

جناب ارشاد حسین سیٹھی: پوائنٹ آف آرڈر ۔جناب سپیکر، آپ کی اجازت سے عرض ہے کہ جناب

افضل چن صاحب کی ایک بات پر مجھے اعتراض ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی لمانداز نہیں ہے۔ کل ہی ایوان میں یہ بیان آیا تھا کہ ارکان اسمبلی مجرموں کی پشت پناہ کرتے ہیں تو اس پر یہاں تحریک استحقاق پیش کی گئی تھی۔ جناب سپیکر، آپ کی وساطت سے میری گذارش معزز رکن سے بھی یہ ہے کہ ہر انسان بشری تقاضوں کے ناتے سے اپنے حقوق و فرائض میں کوتاہی کا مرتکب ہے۔ اس لیے یہ الفاظ استعمال نہ کیے جائیں۔ کیوں نہ کوئی فاضل رکن اس کو استحقاق کا مسئلہ بنا کر اس ایوان کا پھر ٹائم لے۔ اس لیے میری گذارش یہ ہے کہ اس کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر انہوں نے حاشیہ خطابت میں یہ بات کی ہے تو ان کا کسی ممبر کی دلآزاری مقصد نہ تھا۔ جناب سکندر حیات ملھی صاحب۔

چودھری سکندر حیات ملھی۔ جناب سپیکر! میں انگریزی میں بولنا چاہتا ہوں اگر مجھے اجازت دی جائے - میں پوری کوشش کرتا ہوں۔ جناب والا' آج ہم Law and Order پر بحث کر رہے ہیں جس کا تعلق ایک Gentral point of social life. کی طرف ہے جتنے بھی دنیا میں قوانین بنے ہیں ان کی اکثریت صرف اور صرف Social Justice اور Individual behaviour کو bind کرنے کے لیے society کے مطابق قوانین بنائے جاتے ہیں جناب سپیکر، دوسری طرف ہم آرڈر کی بات کرتے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے 1973ء کے آئین میں، اس کے Preamble میں یہ صاف لکھا ہوا ہے

Which I quote -

"Where in shall be guaranteed fundamental rights, including equality of status, of opportunity and before law, social, economic and political justice, and freedom of thought, expression, belief, faith worship and aossociation, subject to law and public morality;.

جناب سپیکر، آئین میں یہ تمام کا تمام تحفظ ہر Individual پاکستانی شہری کو مہیا کر دیا ہوا ہے۔ جناب والا، آج اور کل ہم نے جتنی بھی باتیں کی ہیں، زیادہ تر مفہوم جرم اور سزا کی طرف ہے۔ امن عامہ اور چیز ہے Sóciety میں Law and order اور چیز ہے۔

رانا ثناء اللہ خان جناب سپیکر ایوان میں کورم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی ایوان میں کورم نہ تھا) گھنٹی بجائی جائے۔

(گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ دوبارہ گنتی کی جائے

(دوبارہ گنتی کی گئی کورم پورا تھا)

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ چودھری سکندر حیات ملہی صاحب

چودھری سکندر حیات ملہی

Sir, I was explaining the difference between crime and punishment and law and order. What we have been discussing throughout our career here most ot the time the stress was on punishment against offences. The difficulty which we face today in Pakistan .....

جناب مظہرالحسن عرف چن پیر ۔ جناب والا! فاضل ممبر انگریزی میں تقریر فرما رہے ہیں ہمیں سمجھ نہیں آرہی ہے انہیں کہا جائے کہ اردو میں تقریر فرمائیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ ملہی صاحب آپ سے درخواست کروں گا آپ اردو میں بات کریں ۔ ان کا پوائنٹ آف آرڈر درست ہے ۔

چودھری سکندر حیات ملہی - نہیں نہیں میں نے تقریر نہیں کی These are points in English آپ کا حکم سر آنکھوں پر' میں یہ کرنا چاہتا ہوں آج ہمارے پاکستان میں جو لاء کے متعلق پوائنٹ ہے ۔ میرے خیال میں Public Morality جو ہے ملوث ہو چکی ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جناب والا! میں آپ کی اجازت سے معزز ممبر کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ملہی صاحب کو سہیل ضیاء بٹ صاحب کو موقع دیا جائے گا ۔ کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں ۔

چودھری سکندر حیات ملہی ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ دو قسم کی باتیں ہیں لاء ہمیشہ ہوتا ہے جب بھی اور جس معاشرہ میں کوئی لاء قوم قانون بناتی ہے تو وہ اس کو صحیح سمجھ کر بناتی ہے ۔ یہ معاشرہ ہے اس کی Interpretation ہے کہ وہ اس کو tyranny کی طرف لے جاتا ہے ۔ یا اس کی صحیح Interpretation ہو جاتی ہے ۔ کوئی بھی legislator اپنے معاشرتی حالات دیکھتے ہوئے کوئی deliberately misstake نہیں کرتا ہے ۔ جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں آج ہم law and order کی بات Social justice کی بات and law as instrument of tryanny کی جو بات ہم کررہے ہیں وہ محض اور محض ایک بات کی نشان دہی

کرتا ہے ۔ جناب والا آج ملک میں جمہوریت ہے ۔ اگر آپ کے یہاں جمہوریت نہ ہوتی کوئی اور نظام حکومت ہوتا ۔ تو ہم میں سے کسی کو یہ موقع نہ ملتا ۔ یہ جمہوریت کی نشان دہی ہے اور اس کی یہ قوت ہے کہ ہم اسمبلی کے اندر اور اسمبلی کے باہر Law and order کی باتیں کرتے ہیں اور ان کے خلاف کرتے ہیں جو کہ enforce کرنے والی قوتیں ہیں ۔ اس کرشمہ کا سہرا صرف اور صرف جمہوریت کی طرف جاتا ہے ۔ ہم نے بہت زیادہ آج تک جتنی بھی لیجسلیٹرز میں باتیں کہی ہیں وہ زیادہ سے زیادہ یہ کہی ہیں کہ یہ حکومت کی کمزوری ہے ۔ ہمیں گورنمنٹ سے انصاف نہیں ملتا ہم نے زیادہ سے زیادہ یہ کہا ہے کہ گورنمنٹ کی مشینری کی کمزوری ہے ہم نے جس طرف نشان دہی کی ہے کہ جناب Judiciary کی جو وضاحت ہے ۔ اس کی قانونی حیثیت تو ہے لیکن اس کو enforce نہیں کیا جاتا ہم نے بہت سی باتوں کو سمیٹتے ہوئے جناب سپیکر ہم نے Bureaucracy کو ایک اژدھا بنا کر اپنے سامنے پیش کر دیا ہے ۔ ہم نے Bureaucracy کو Traditional Law کے حوالے سے ایک Powerful force دے دیا ہے ۔ اور یہ بھول گئے کہ اصل طاقت اور اصل حکومت ہمارے پاس ہے ۔ اور وہ ہمارے نمائندے کے پاس ہے ۔ جو کہ وزیراعلیٰ کی صورت ہماری نمائندگی کرتے ہیں ۔ اور میں یہ وثوق سے کہنا چاہتا ہوں ہمیں اپنی حکومت کے نمائندوں پر پورا بھروسہ ہے وہ Bureaucracy سے زیادہ Powerful ہیں ۔ وہ قانون بھی بنا سکتے ہیں اور قانون کو enforce بھی کر سکتے ہیں جناب ہم نے Protest کی ہے مگر جو Sources creating law and order in the province ہے اس کی طرف اگر آپ اجازت دیں تو میں مختصراً ایک دو پوائنٹ گنوانا چاہتا ہوں میرے نزدیک سب سے پہلے Law and order کی situation create کرنے میں instigative and sponsored situations میں ہیں میں اس کو دہرانا چاہتا ہوں لاء اینڈ آرڈر اور نقص امن کو کون پیدا کر رہا ہے۔

These are instigated movements. These are sponsored mevements.

اور اس زمرہ میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں آپ دنیا کی مثالیں لے لیں KGB ہے آئی ایس آئی ہے ۔ "را" ہے بہت ساری بین الاقوامی تنظیمیں ہیں ۔ اور بہت ساری تنظیمیں ملک میں بھی ہیں ۔ یہ تمام کی تمام جو ایجنسیز ہیں یہ ملک کے نقص امن عامہ کے لئے کام کرتے ہیں ۔ اور ہماری گورنمنٹ اس طرف

پورا دھیان دے رہی ہے اور یہ جو چیزیں ہیں کسی ایک آئی جی کے زمرے میں اور پورے ملک میں اللہ کے فضل و کرم سے اس کی طرف پورا دھیان دے رہی ہے۔ آج کل دوسرا سب سے بڑا نقص امن عامہ کا معاملہ جو crime سے بھی بڑھ گیا ہے وہ Abduction کا ہے۔

Mr Speaker, problem of human abduction. Humanbeings abductin in Pakistan.

یہ سب سے پہلے صوبہ سرحد میں آدمی اٹھائے جاتے تھے۔ سنا کرتے تھے کہ جو غلط آدمی ہیں جنہوں نے وعدے توڑے ہیں یا بیگار کیمپ میں بچوں کو لے جاتا ہے تو وہ پٹھان لے جاتے تھے۔ یہ روایت بڑھتے بڑھتے بلوچستان میں جا پہنچی ہماری پنجابی قوم نے صوبہ پنجاب میں اس وقت One unit تھا اس چیز پر دھیان نہیں دیا۔ یہی چیز صوبہ سندھ میں چلی گئی پہلے تو اس کو سیاسی طور پر exploit کیا گیا پھر اس کو روایتی وڈیروں کے ساتھ exploit کیا گیا پھر یہ ایک منظم گروہ بن گیا ہے۔ اور اب یہ ایک منافع بخش کاروبار بن چکا ہے۔ اور جب یہ منافع بخش کاروبار شروع ہوا تو جناب والا یہ پنجاب میں بھی آنا شروع ہو گیا ہے۔ سب سے پہلے ضلع رحیم یار خان کے بارڈر والے علاقہ سے ہر مہینے دو سے تین آدمی سندھ کے لوگ اغوا کر کے لے جاتے تھے۔ تو ان کو اتنی اہمیت نہیں دی گئی اس پر دھیان نہیں دیا گیا نتیجہ یہ نکلا کہ اب اندرون پنجاب سے بھی آدمی اغوا ہوتے ہیں۔ میں شکر گذار ہوں اپنی قومی حکومت کا اپنی حکومت کا انہوں نے پہلی دفعہ پاکستان میں اس چیز کو اتنا گھناؤنا قرار دیتے ہوئے قومی اسمبلی نے ایک قانون پاس کیا ہے۔ ایک بل پاس کیا ہے۔ اور اس کی سزائے موت تجویز کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری اسمبلی کو متفقہ طور پر ان کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ جناب والا اس کے علاوہ میرے محترم دوست نے معاشی ابتری کے بارہ میں ذکر کیا جو کہ ایک بہت بڑا crime rate کی طرف influential factor ہے بیروزگاری ہے۔ ناخواندگی ہے مایوس ہے۔ اور جتنے بھی زیادہ جرائم ہو رہے ہیں اگر میرا تجزیہ ٹھیک ہے تو اس میں نوجوان طبقہ زیادہ ہے اور وہ طبقہ جو کہ محض راتوں رات امیر ہونا چاہتا ہے۔ اس نے جرائم کی طرف دوڑنا شروع کر دی ہے۔ اللہ کرے ہمارے وزیراعلیٰ کی Self employment policy میں وہ راغب ہو جائیں تاکہ جرائم کی رفتار کچھ کم ہو جناب والا معاشی شق میں ایک اور قسم ایک بڑا جرم فروغ پا رہا ہے۔ یہاں تاج کمپنی میں قرآن کے نام پر مسلمان ریاست میں ہزاروں لوگوں کو لوٹا ہے۔

This is one of the unique crime in the name of Quran in an Islamic Society.

اس کو ہم نے Routine کے قانون میں جھونک دیا ہے۔ میں وزیر اعلیٰ سے گذارش کروں گا کہ اس چیز کو دیکھیئے کہ زیادہ سے زیادہ بیواؤں نے اس لئے پیسے وہاں رکھے ہوئے تھے کہ وہ قرآن کے نام پر ہیں وہ کھائے نہیں جائیں گے خدا کے لیے اس کو خاص طور پر دیکھیں اور اپنا وقت نکال کر دیکھیں بہت سی بیوائیں اور بچے دعائیں دیں گی۔ جناب والا۔ میں آپ سے تھوڑی سی اور اجازت چاہوں گا اس کے علاوہ Communal riots ہیں یہ بھی امن عامہ پیدا کرنے کے لئے ایک بڑا سبب ہے تمام دنیا میں امن عامہ کی حالت میں اسے اہم ترین گنا گیا تھا یہاں پر ہمارے ملک میں Communal riots ہوئے ان کا تدارک کرنے کی ہم نے کوشش کی اور کوشش کر رہے ہیں مگر اسی دوران اس سے بھی بڑی وبا نے ہماری سوسائٹی کو آن لیا اور وہ ہیں جناب والا religious riots اور یہ religious riots ہیں جو سوسائٹی کو دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں یہ اپنا وقت point of view نقطہ نظر pragmatic کر کے پیش کرتے ہیں اس کی کسی طبقے میں کوئی لچک نہیں کسی sect میں کوئی لچک نہیں ہے۔

Nobody likes to sit down to reconcile with each others point of view. They are all rigid.

تو جناب والا! میری استدعا ہے کہ اگر انہوں نے جتنے بھی طلبا تنظیموں کو جیتنے بھی ہتھیار دیئے ہوئے ہیں (اگر دیئے ہوئے ہیں تو) اگر میں اپنے علم کے مطابق سچا ہوں تو۔ اگر نہیں دیئے تو درست۔ اگر دیئے ہوئے ہیں تو واپس لیے جائیں اور ان کی sponsored تمام یونینز ban کی جائیں۔

اس کے علاوہ جناب سپیکر ethnic riots شروع ہو گئے ہیں اور یہ ethnic riots میں نہیں کہتا کہ مارشل لاء کی product ہیں میں نہیں کہتا کہ جمہوریت نے اس کو اپنایا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ ethnical riots آج پاکستان میں ہو رہے ہیں حیدر آباد میں ہمارے لوگ مارے گئے تو خدارا جناب

سپیکر ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اس قسم کے ethnic riots کی طرف توجہ دیں اور یہ نہ کہ انگلینڈ میں ethnic riots ہوتے ہیں تو اس کا رواج پاکستان میں بھی شروع ہو جائے۔

جناب والا! اس کے علاوہ ہمارے ملک میں political riots بھی ہیں دنیا کے مختلف ملکوں

میں خاص طور پر اگر وزیر موصوف bore ہو رہے ہیں تو وہ کانوں میں روئی دے لیں مجھے سہیل ضیاء بٹ صاحب نے اپنا وقت دے دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ سہیل ضیاء بٹ صاحب اپنی تقریر کرنے والے ہیں۔

چودھری سکندر حیات ملہی۔ تو پھر جناب والا! میں دو منٹ اور لوں گا۔

جناب والا! میں عرض کر رہا تھا کہ دنیا کے مختلف ملکوں میں جو کہ ترقی پذیر ممالک ہیں Poor developing countries of the world.. چاہے جس قسم کا بھی نظام حکومت ہو وہاں پر سیاسی political riots اور سیاسی اجارہ داری violation میں تبدیل ہوتی ہے میرے خیال میں پاکستان اب ترقی پذیر ممالک سے اس riots کے زمرے میں سے نکل چکا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں پر جمہوریت کا رواج قائم ہو چکا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم جمہوریت کو اپنائے رکھیں تو جناب والا امن بھی ملے گا اور چین بھی ملے گا جناب والا اس کے علاوہ ایک بہت بڑا سبب ہے طلبا تنظیموں کا ہے۔

The professional students who take law and order in their own hands, who become criminals in the universities.

جس کی وجہ سے دو دو تین تین سال امتحان تاخیر سے ہوتے ہیں۔ کرفیو لگائے جاتے ہیں۔ یونیورسٹیاں بند کی جاتی ہیں اور نوجوان طبقے کا Career خراب ہوتا ہے۔ اس پر بہت سارے سپیکرز حضرات نے بہت سی باتیں کی ہیں۔ میری استدعا ہے کہ جناب ایسی تنظیموں کو یکمشت ملک سے ban کیا جائے۔

جناب سپیکر میں اس کے علاوہ دو اور points آپ کے حضور میں پیش کروں جو کہ بہت مختصر ہیں۔ ایک تو ڈرگ مافیا ہے سمگلرز لینڈ ڈرگ مافیا جو کہ law and order کے نقص امن پھیلانے میں بہت اہم کڑی ہے اس کو اگر ہم کنٹرول کریں تو یہ ہمارے معاشرے کے لیے اچھا ہو گا۔ اس کے لیے حکومت پاکستان کو اسلحہ رکھنے کی پالیسی ہے۔ میں اس کو کہتا ہوں کہ یہ قلم اور کلاشنکوف کا کلچر گورنمنٹ نے ہمیں دیا ہے۔ ایک گورنمنٹ آتی ہے۔

and with one stroke of pen they allow licences in thousands for automatic and rapid weapons.

دوسری گورنمنٹ آتی ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ بہت غلط کام ہے۔ یہ منسوخ ہو گیا اور پھر خود شروع کر دیتے ہیں

That is no justice towards law and order. Our government should be serious towards crime and they have to see the uniformity of law prevails over all parts.

آزاد علاقے میں لائسنس پالیسی اور سرحد میں پالیسی اور بلوچستان میں اور، پنجاب میں اور، سندھ میں اور میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ لوگ جو شریف ہیں جن کے پاس rapid rifles نہیں ہیں۔

جناب سہیل ضیاء بٹ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ اپنی سیٹ پر نہیں ہیں۔ بٹ صاحب۔

چودھری سکندر حیات ملہی۔ جناب والا! میں گورنمنٹ سے درخواست کر رہا تھا کہ یہ جو پالیسی حکومت پنجاب نے بنائی ہوئی ہے کہ اسلحہ کے non prohibited bore کے لائسنس بھی نہیں دیئے کیونکہ یہ نقص امن عامہ اور بڑھاتے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شریف آدمی اگر non prohibited bore کے لائسنس اگر مانگتے ہیں تو ان کو یہ confidence دینے والی بات ہے کہ معاشرے میں ان کی protection ہو سکتی ہے۔ جناب والا یہ Administrative structure کا دو سو سال پرانا رواج ہے۔ جو پولیس والے ہیں جو Civil bureaucracy ہے یہ دو سو سال پرانی ہے۔ یہ امن عامہ کو اگر خراب کرنا ہو تو کروا لیتے ہیں اور اگر ٹھیک کرنا ہو تو ٹھیک بھی کر لیتے ہیں۔ یہ Bureacuracy منظم سوسائٹی کی سب سے زیادہ منظم تنظیم ہے چاہے اس میں civil bureacuracy ہو یا اس میں Uniformed bureacucracy ہو یا اس میں police bureacucracy ہو۔ انہوں نے خاص طور پر رشوت لینے کی خاطر وہ لوگ پال رکھے ہیں جو قانون کی نظروں میں غنڈے ہیں۔ ان کو یہ خود تحفظ دیتے ہیں تاکہ ان سے کچھ حاصل کر سکیں تو میری استدعا ہے کہ ان کو نئے social order کی طرف لایا جائے ان کی تنظیم کو ایک سکول کھول دیا جائے ان کے لئے ایک ٹریننگ شروع کی جائے تاکہ ان کو یہ پتہ چل سکے کہ new social order کی طرف کس طرح ان کو سلوک کرنا ہے۔

جناب سپیکر آخر میں، میں اپنے Legislator بھائیوں کے کردار کی طرف آتا ہوں۔

This is no direct assault.

میرے ایک بھائی نے یہاں پر بڑی اچھی باتیں کیں ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دنیا کے تمام مہذب ملکوں میں ترقی یافتہ ملکوں میں کوئی بھی Legislator اگر پبلک میں ایک بھی غلط کام کرتا ہے تو اس کی نمایاں سرخیاں لگ جاتی ہیں ۔ آپ کچھ اور کیس دیکھ لیں ۔ آپ امریکہ کے صدر کی طرف دیکھ لیں ۔ آپ جاپان کے دو وزیراعظم کی طرف دیکھ لیں جنہیں Share scandel میں وزارت عظمیٰ چھوڑنی پڑیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ میں ملہی صاحب سے درخواست کروں گا کہ براہ کرم ذرا مختصر فرمائیں ۔

چودھری سکندر حیات ملہی ۔ بس ایک منٹ ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر عوامی نمائندے یہ سمجھتے ہیں کہ ملک میں امن و امان ہونا چاہیے ۔ ہر جرم کی سزا ملنی چاہیے ۔ انصاف کا بول بالا ہونا چاہیے تو میری استدعا ہے کہ ہمارا جو customary رواج ہے convention بھی پڑ گئی ہے اور اب تو اس کو کہتے ہیں کہ یہ ہمارا قانونی حق ہے کہ ان کی مرضی کے بغیر تھانوں میں ایس ایچ او نہ لگیں ۔ میں صرف یہ سوال پوچھتا ہوں کیوں ؟

Have we become the administrators, or are we still the legislators.

ہم روز چیف منسٹر کے پاس جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ایس پی رہ جائے اور دوسرا بدل جائے ۔ کیوں ؟ ہماری جو ذمہ داری ہے وہ اخلاقی ذمہ داری ہے ۔ اگر ہم ایڈمنسٹریشن سے اور influence کرنے سے اپنا ہاتھ کھینچ لیں تو کل کو ہم ان کو گریبان سے پکڑ سکتے ہیں اور ہم اپنی گورنمنٹ کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ جناب آپ جواب دیں ہم نے تو دخل نہیں دیا تھا ۔ سیکرٹریٹ میں جائیں تو وہاں whispering ہو رہی ہوتی ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب آپ نے خود ہی ایس ایچ او لگوایا تھا ۔ آپ نے خود ہی تو یہ کہا تھا ۔

We don,t like to be a party to such things.

جناب سپیکر میں آخر میں آپ کی وساطت سے اپنی گورنمنٹ کو خاص طور پر گورنمنٹ آف پنجاب کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ اگر امن و امان کا تجزیہ کیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ انڈیا میں اتنا برا حال ہے کہ وہاں کس کو تحفظ حاصل نہیں ہے ۔ آپ افغانستان میں دیکھ لیں ۔ پاکستان میں آ جائیے ۔ ہمارے ہر صوبے سے زیادہ اگر امن ہے ، اگر لا ۔ اینڈ آرڈر ہے اگر سزا صحیح ہے تو وہ صوبہ پنجاب میں ہے ۔ یہ اس چیز پر مبارکباد کے مستحق ہیں ۔ ہم جو بات کر رہے ہیں ۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ:

(Sir in lend perfection towards punishment , perfection towards getting justice and we wish.

ہمیں امید ہے کہ Social order کو ٹھیک کرنا۔ انصاف کرنے اور امن عامہ کی صورت حال کو اور زیادہ بہتر کرنے سے متعلقہ ہماری یہ تمام کی تمام باتیں سنی جائیں گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر۔ شکریہ

سید چراغ اکبر شاہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں یہ گذارش کروں گا کہ 9 بج چکے ہیں گو کورم پورا نہیں ہے لیکن ملہی صاحب اپوزیشن کے ہمسائے ہیں تو ہم نے یہ point out نہیں کیا ہے کیونکہ ہمسائے کا حق ہم پر بنتا ہے۔ میں آپ کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ 9 بج چکے ہیں۔ ٹائم بڑھالیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ تو میں آپ کو تقریر کرنے کے لئے زحمت دوں گا۔

سید چراغ شاہ۔ جناب سپیکر میں نے اپنا نام آج دیا ہے لیکن میں اپنی تقریر اگلے روز کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ ٹھیک ہے۔ اور کوئی صاحب حزب اختلاف کی طرف سے تقریر کرنا چاہیں گے؟

جناب سہیل ضیاء بٹ۔ جناب مجھے اجازت دی جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر۔ بٹ صاحب آپ کا تعلق حزب اختلاف سے ہے یا حزب اقتدار سے ہے؟

جناب سہیل ضیاء بٹ۔ اگر آپ نے نمبر دے ہی دیا ہے۔۔۔

سید چراغ اکبر شاہ۔ جناب والا جب کورم پورا ہو گا تو ہم تقریر کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ میں بٹ صاحب سے یہ عرض کر رہا ہوں کہ آپ کا تعلق تو حزب اقتدار سے ہے۔ میں حزب اختلاف کے اراکین سے یہ عرض کر رہا تھا کہ آپ حزب اختلاف کی جانب سے کوئی صاحب بولنا چاہیں تو بول لیں۔

سید چراغ اکبر شاہ۔ جناب والا! جب کورم پورا ہو گا تو ہم تقریر کریں گے ابھی Treasury benches سے ہی تقریر ہو تو ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ کورم کی چونکہ آپ نے نشاندہی نہیں کی اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات مناسب نہیں ہے۔ بٹ صاحب آپ تقریر کرنا چاہیں گے؟

جناب سہیل ضیاء بٹ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب سپیکر! میں انتہائی واجب الاحترام اور معزز اراکین کے سامنے کوئی ایسی تقریر تو نہیں کرنا

چاہتا جس سے میرے معزز اراکین اسمبلی کی یا اس حکومت میں شامل افراد کی دل آزاری ہو ۔ میں آج صرف ایک چیز کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں جو برائیاں ہیں وہ بیاری وجوہات کی وجہ سے اس معاشرے میں جرائم بھی بڑھ رہے ہیں اور اس معاشرے میں برائیاں بھی بڑھ رہی ہیں ۔ دراصل ہمیں آج اپنی سمت کو استوار کرنا ہوگا، ہمیں آج ایک لائحہ عمل بنانا ہوگا، ہمیں اپنی تعمیری سوچ کا نقطہ نظر بھی واضح کرنا ہوگا ۔ آج ہمیں اپنے سے نیچے رہنے والوں کے متعلق بھی سوچنا ہوگا ۔ آج ہمیں اپنے بزرگوں کا وقار بھی بحال کرنا ہوگا ۔ آج ہمیں اپنے بچوں کو بھی ایک ہی شفقت اور ایک ہی نگاہ سے دیکھنا ہوگا ۔ آج اس بزرگ کا احترام بھی لازم ہوگا جو آٹھ گھنٹے یا بارہ گھنٹے محنت مشقت کے بعد سائیکل کے اوپر سوچوں کے ساتھ واپسی پر جب وہ اپنے گھر کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے تو ایک بدمست سرمایہ دار کا بیٹا، باپ کی دولت کے مان میں، اور گھر کی غلط تربیت کی وجہ سے، وہ نوجوان کبھی اس پر کیچڑ اچھال جاتا ہے، اپنے ٹائروں سے گندا پانی اچھالتا ہوا اس کے کپڑوں کو بے وزن کر دیتا ہے ۔ کہیں ایک محنت کش سوچوں میں گم اپنے گھر کی طرف جب واپس آرہا ہوتا ہے تو اسی طرح کا کوئی اور بدکردار شخص راستے میں اس کی سائیکل کو ٹکر مار دیتا ہے اور اس گھر کا وہ چراغ گل کر دیا جاتا ہے جس کے پیچھے ایک بیوہ اور اس کے پیچھے ایک طویل اندھیرا ہوتا ہے ۔ آج ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ جن آبادیوں میں ہم رہتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کی بے پناہ رحمت ہم پر ہے تو ہمیں اپنے دائیں بائیں بسنے والے لوگوں اور کچی آبادیوں پر بھی نظر رکھنی چاہیے ۔ میں یہ معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ یہاں پر ہم غریب کی بات کرتے ہیں ۔ یہاں پر میرے ایک فاضل دوست نے سپاہی کی تنخواہ کی بات کی ہے، اگر کوئی کہے کہ اس طرح معاشرے میں کوئی تبدیلی آسکتی ہے تو میں نہیں مانتا کہ یہ معاشرہ تنخواہ کے ساتھ درست ہو سکتا ہے ۔ کیونکہ اس معاشرے میں اچھی تنخواہ والے، جو اچھے اچھے بڑے بڑے عہدیدار ہیں وہ بھی رشوت لیتے ہیں ۔ کیونکہ یہ معاشرہ بہت بگڑ چکا ہے کیونکہ یہاں پر مجرموں پر گرفت مضبوط نہیں ہے اس لئے معاشرے کی اصلاح کیسے ہو سکتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ نے برائی کو ختم کرنا ہے تو سب سے پہلے ہم نے اس جڑ کو بھی اکھاڑنا ہوگا جو برائی کی پروان چڑھاتی ہے، اس جڑ کو کاٹنا ہوگا، اس کو پانی دینے والوں کو اسی کی گوڈی کرنے والوں کو بھی بے نقاب کرنا ہوگا ۔

جناب والا! کوئی معاشرہ کوئی مذہب، کوئی مسلک اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ معاشرہ میں جرائم کو بڑھایا جائے ۔ لیکن یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ ہم احتساب اپنے سے شروع نہیں کرتے، بلکہ

ہم ہر دوسرے شخص پر جس پر ہماری نگاہ پڑتی ہے اس کے متعلق بات کرتے ہیں، اس پر تنقید کرتے ہیں۔ اس معاشرے کو درست کرنے کے لئے سب سے پہلے ہمیں اپنے آپ کو درست کرنا ہوگا۔ دوسری طرف جناب وزیراعظم صاحب نے ہمیں صنعتی پالیسی دی ہے اس کو اجاگر کرنا ہوگا۔ اس ملک میں معاشی انقلاب لانا ہوگا تاکہ مزدور اور صنعتکار کے درمیان ایسا رابطہ ہو کہ ہر جگہ پر فیکٹریاں لگیں۔ اور فیکٹریاں لگانے والے بھی ڈریں اور مزدور کے ساتھ بھی ان کے تعلقات خوشگوار ہوں۔ ملک میں ایسی اخلاقی تبدیلیاں لائی جائیں کہ ملک میں معاشی انقلاب آجائے۔ جیسے ہمارے قائد پنجاب نے معاشی پروگرام مرتب کرنے کے لئے بہت بڑی پالیسی پیش کی ہے Self Employment Scheme پیش کی ہے۔ اس سے اگر نوجوان چاہے تو باعزت روزگار میسر آسکتا ہے۔ اور جو لوگ رشوت کی لعنت سے بھی چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ بھی اس سے اپنے کاروبار کا آغاز کر سکتے ہیں۔ ابھی میرا ایک فاضل دوست نے قرآن کے حوالے سے تاج کمپنی کا نام لیا۔ میں اپنے قائد پنجاب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جس نے ان بھیانک کرداروں میں شامل ایک سیکرٹری اور اس کے ساتھ دوسرا عملہ جن کا ابھی احتساب شروع کیا ہے اسی طرح کے اگر انسداد ہوں گے

جب تخت گرائے جائیں گے، جب تاج اچھالے جائیں گے

تب راج کرے گی خلق خدا جو تم بھی ہو اور میں بھی ہوں

پھر انصاف کا معاشرہ قائم ہوگا۔ اس طرح کے احتساب ہونے چاہیں اگر کوئی ڈی سی ہے اور گوجرانوالہ میں بے لحاظی کرتا ہے تو ہمارا آئین اسے بھی گرفت میں لاتا ہے۔ اب Merit-System کا آغاز ہو چکا ہے، یہ ترقیاں اور یہ تبدیلیاں اب شروع ہو چکی ہیں، اب یہ اختیارات ہمارے پاس نہیں ہم نے حکومت کو واپس دے دیے ہیں۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ ہم کسی افسر کو بھی اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ وہ اپنی من مانی کے لئے ہمارے پاس تبادلے کے لئے آئیں یا اس معاشرے میں برائیاں پیدا کرنے کے لئے ہمارا کردار بھی ان کے ساتھ شامل ہو یہ نہیں ہو سکتا۔ آج ہم نے اپنے وقار کو قائم رکھنا ہے اور ان برائیوں کے سدباب کے لیے حکومت سے تعاون کرنا ہے۔ حکومت کے ساتھ ساتھ میرے جو حزب اختلاف کے بھائی ہیں، ان کی بھی میں نے آج جذبہ محسوس کیا ہے، کیونکہ انہوں نے مجھے تقریر کا موقع دے کر یہ ثابت کیا ہے کہ یہ بھی اس دور میں شامل ہونا چاہتے ہیں جس میں برائی کو ختم کیا جائے اور برائی کا سدباب کیا جائے اور اس پودے کی جڑوں کو اکھیڑا جائے

جناب والا! اب ہمیں اپنی سوچ کا دائرہ وسیع کرنا ہوگا ابھی کل ہی کی بات ہے کہ میرے علاقے میں ایک Race club کھلا ہوا ہے۔ جس کی چار دیواری کی بڑی بڑی فصیلوں میں ہزاروں بہنوں کا سہاگ خراب ہو رہا ہے۔ کوئی وہاں پر زیور لا کر کھلے عام جوا کھیلتا ہے، لیکن دوسری طرف کچھ محنت۔ کش جو بارہ گھنٹے مزدوری کرنے کے بعد اپنے محلے کی چارپائی پر بیٹھے تاش کھیل رہے ہوتے ہیں تو ان کو پولیس پکڑ کر لے جاتی ہے۔ لیکن میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ بڑے بڑے چہرے جو ان جوا خانوں کو چلاتے ہیں جہاں پر، ہیروئن، چرس اور شراب بکتی ہے، ان کے پیچھے جو جرم کرانے والے لوگ ہیں ان کو بھی بے نقاب کیا جائے اور اس برائی کا سدباب کیا جائے تاکہ ہمارے ایسے نوجوان جو اس وقت نشہ کی وجہ سے اپنی زندگی خراب کر رہے ہیں ان کی اصلاح ہو سکے۔

جناب والا! اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ معاشرہ بہتر ہو رہا ہے۔ پولیس بھی بہتر کارنامے سرانجام دے رہی ہے۔ ہمیں انہیں بھی سراہنا ہوگا ان کی اچھی باتوں کو بھی سراہنا ہوگا۔ اور ایسے ایسے بااختیار لوگ جو ان مختلف حیلوں اور وسیلوں سے برائی پر قابو نہیں پانے دیتے ان پر بھی گرفت مضبوط کرنا ہوگی میں سمجھتا ہوں کہ منتخب اراکین کے لئے بھی ایسا قانون بنایا جو جس سے وہ ان افراد کو اپنی گرفت میں لے سکیں۔ جس طرح ملک میں محتسب اعلیٰ مقرر کیا گیا ہے ان کو بھی صوبائی سطح پر حلقہ کی بنیاد پر محتسب اعلیٰ بنایا جائے۔ کیونکہ عدالتوں میں ایک طرف حکم امتناعی مل جاتا ہے دوسری طرف ایک اپاہج شخص کو بھی تین تین چار چار سال مقدمہ لڑنا پڑتا ہے اور اگر وہ مقدمہ جیت بھی جاتا ہے تو اسے پھر دوسری عدالت میں جانا پڑ جاتا ہے۔ اس طرح کے چھوٹے چھوٹے مقدمات چھوٹی چھوٹی برائیاں علاقائی سطح پر اور صوبائی سطح پر بھی ختم کی جا سکتی ہیں۔ ایسے احکامات جاری کرنے کے لیے قانون بنایا جائے یہ قانون ہم نے اپنی عوام کی فلاح کے لیے بنانا ہے، یہاں پر بسنے والوں کے لیے بنانا ہے۔ ہم کسی انگریز کے کارندے نہیں ہیں کہ اپنی رعایا پر ظلم کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب ایک کلمہ گو ہیں اور ایک قرآن کے ماننے والے ہیں، اس میں ہمارے اقلیتی بھائی بھی شامل ہیں اس کے لئے ان کے پاس وسیع تر اختیارات ہیں۔ ان کے لئے بھی قرآن میں اور اقتدار کے حوالے سے بہت محفوظ ہے۔ میں سمجھتا ہو کہ اگر ان کو بااختیار اور باوقار بنایا جائے تو انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب معاشرے میں معاشرتی برائیاں ختم ہو جائیں۔

بہت بہت شکریہ اور بہت بہت مہربانی۔

جناب فرید احمد پراچہ ۔ جناب والا! بٹ صاحب کی تقریر سے بڑی خوشی ہوئی ہے کم از کم لاہور میں تو امن عامہ کو خاصا تحفظ ملے گا۔

جناب سپیکر: جناب ریاض فتیانہ

جناب ریاض فتیانہ ۔ جناب سپیکر، میں صرف دو تین منٹ لوں گا ۔ جیسا کہ امن و امان کی صورتحال پر بحث ہو رہی ہے ۔ کسی بھی حکومت کی بنیادی ذمہ داری عوام الناس کی جان و مال کا تحفظ ہے اور انہیں تحفظ فراہم کرنا ہے ۔ جہاں تک امن و امان کی صورت حال کا تعلق ہے پنجاب میں یہ صورت حال اتنی مخدوش نہیں ہے ۔ جتنی کہ شائد باقی صوبوں میں ہو ۔ اگرچہ اس میں اصلاح احوال کا پہلو بھی موجود ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ امن عامہ کی صورت حال کو قائم رکھنے میں تین چار ادارے اہمیت کے حامل ہیں ۔ سول انتظامیہ پولیس، عدلیہ اور media" سول انتظامیہ کے سلسلہ میں چند تجاویز دینا چاہ رہا ہوں سول انتظامیہ کو پابند کیا جائے کہ وہ صرف File work ہی نہیں بلکہ پورے ضلع میں امن و امان قائم رکھنا بھی اس کی ذمہ داری ہے ۔ وہ دفتروں سے باہر نکل کر اس بات کا اہتمام کریں کہ شہریوں کے جان و مال کو تحفظ فراہم کیا جا رہا ہے یا نہیں ۔ عدلیہ کو بڑے عزت اور احترام کے ساتھ گزارش کی جائے کہ مقدمات کا فیصلہ جتنی جلدی ممکن ہو کیا جائے ۔ کیونکہ انصاف میں تاخیر بھی بعض اوقات جرائم کو جنم دیتی ہے ۔ اسی طرح عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ کرنے کا جو عمل کافی دیر سے جاری ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وقت آگیا ہے کہ آئندہ چند ماہ کے اندر یہ سلسلہ مکمل ہونا چاہیئے ۔ میڈیا کے سلسلہ میں میری گزارش ہے کہ عوام میں جرائم سے نفرت کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے اور Coruption اور روشوت ستانی کے خلاف نفرت پیدا کرنے کے لیے انہیں اپنا کردار سرانجام دینا چاہیئے ۔ جہاں تک پولیس کا تعلق ہے چونکہ پولیس باوردی میں ہوتی ہیں ۔ میں حالانکہ رکن اسمبلی ہوں لیکن یونیفارم میں کسی شخص کو دیکھ کر میرے دل کی دھڑکن بھی تیز ہو جاتی ہے ۔ تو عوام کا کیا حشر ہو گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی بنیادی وجہ عوام کے ساتھ پولیس کا رویہ ہے ۔ اگرچہ جو بہتری کے لیے نیا فیصلہ کیا گیا ہے اس کو میں خوش آئند قرار دیتا ہوں ۔ اے ایس آئی کے لیے تعلیمی قابلیت ایف اے تھی جو کہ اب حکومت نے بی اے کر دی ہے اس سے یقیناً اچھے اثرات مرتب ہوں گے ۔ اس کے ساتھ ان کے عوام کے ساتھ رویے کو اور بہتر بنانے کے لیے ابھی مزید اقدامات کی ضرورت ہے ۔ جناب سپیکر، ایک دو اور تجاویز بھی ہیں ۔ ان کو بہتر ترتیب فراہم کرنا بھی بہت ضروری ہے ۔ اگر ممکن ہو تو ان کو بہترین تربیت فراہم کی جائے ۔ علاوہ ازیں ان کو ضروری

سہولیات فراہم کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ اس تفصیل میں جانا نہیں چاہتا۔ ایوان میں ان کے لیے بہت کچھ کہا جا چکا ہے۔ بعض رہائش، ٹرانسپورٹ اور تنخواہوں میں سہولیات ملنی چاہئیں۔

جناب والا! یہاں پر دو اہم پہلو جن کی میں نشاندہی کرنا چاہتا ہوں۔ ایک تو ہے جھوٹے مقدمات کا اندراج اس لیے پولیس رولز میں ترامیم کی ضرورت ہے۔ ہر سال تمام اضلاع کا مقابلہ ہوتا ہے اور ایک ضلع کے اندر تھانوں کا مقابلہ ہوتا ہے کہ کس پولیس افسر نے سب سے زیادہ مقدمات کا اندراج کیا ہے۔ یہیں سے خرابی پیدا ہوتی ہے۔ ایک محتاط رائے ہے کہ سو میں سے پچیس مقدمات جھوٹے ہوتے ہیں۔ اور صرف پولیس افسر کی کارکردگی بہتر بنانے کی بانی ہوتی ہے۔ اگر آپ جرائم کا چارٹ اٹھا کر دیکھیں تو جتنے جرائم کا اندراج نومبر میں ہوتا ہے اس کی نسبت چونکہ دسمبر سال کا آخری مہینہ ہوتا ہے اور 31 دسمبر کے بعد اعداد و شمار کی جمع تفریق کرنا ہوتی ہے تو دسمبر میں بے انتہا مقدمات کا اندراج ملے گا۔ کیا بات ہے؟ کیا دسمبر میں جرائم کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے میں اس معاملہ پر یہ گزارش کروں گا کہ اب اس کے متعلق فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ علاوہ ازیں پولیس کی چوبیس گھنٹے ڈیوٹی ہے۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ ایک پولیس کا آدمی رات کو گشت کرے اور صبح کو امن و امان کے سلسلہ میں بھی ڈیوٹی سرانجام دے۔ چوکوں پر ڈیوٹیاں دے اور شام کو تفتیش کرے۔ چوبیس گھنٹے کوئی شخص اپنے فرائض سرانجام نہیں دے سکتا۔ اس لیے اگر آٹھ گھنٹے ناممکن ہو تو کم از کم بارہ گھنٹے ڈیوٹی کر دی جائے۔ علاوہ ازیں تفتیش اور نگرانی کے شعبے مکمل طور پر اور یک طرفہ طور پر الگ الگ کیے جانے چاہئیں۔ کہ جو نگرانی کرے وہ تحقیقات نہ کرے۔ اور جو انکوائری کرے ان کی ذمہ داری گشت اور نگرانی کی نہ ہو۔

جناب والا! ابھی اخبارات میں پچھلے دنوں جس کا بہت چرچا رہا وہ مرغا scandal ہے۔ یقین جانیئے، مرغا سکینڈل سے پورے ملک میں پولیس کی بدنامی ہوئی ہے۔ مجھے چند روز پہلے ایک استاد ملا۔ اس نے مجھے بتایا کہ جب سے مرغا سکینڈل اخبارات میں چھپا ہے۔ میں گھر سے بہت کم باہر نکلتا ہوں۔ کیونکہ جب بھی گھر سے نکلتا ہوں تو پڑوسی کے بچے مجھے کہتے ہیں وہ دیکھو مرغا جا رہا ہے۔ اندازہ کریں کہ استاد کی اتنی عزت ہو گئی ہے۔ یہاں پر میں ایک پہلو کی طرف بھی آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ہمیں اساتذہ کا بہت احترام ہے۔ یقیناً ان کے ساتھ یہ زیادتی ہوئی ہے۔ اگرچہ یہ زیادتی لاہور میں ہوئی ہے اور اتفاق سے ایک روزنامہ کا فوٹو گرافر وہاں موجود تھا اور اتفاق سے وہ بات اخبارات میں چھپ گئی اور ایک طوفان کھڑا ہو گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب میں لاتعداد ایسی جگہیں ہیں کہ جہاں پر نہ صرف لوگوں کو مرغا بنایا جاتا ہے

بلکہ ان کی لنڈ کروائی جاتی ہے اور کئی جگہوں پر انہیں گدھوں پر بٹھا کر انسانیت کی تذلیل کی جاتی ہے۔ وہ باتیں بھی اخباروں میں چھپتی ہیں لیکن چونکہ وہ لاہور سے نہیں ہوتیں اور باہر سے ہوتی ہیں اس لیے شائد حکومت کے علم میں بھی پورے واقعات نہیں آتے۔ لیکن اس موقع پر میں اساتذہ سے بھی اس ایوان کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ روزانہ وہ کتنے طلباء کو مرغے بناتے ہیں۔ اس کے اعداد و شمار اکٹھے کیے جائیں تو ایک لمبی فہرست بن جائے گی۔ یہ تذلیل استاد کی ہو یا شاگرد کی دونوں صورتوں میں یہ مناسب نہیں ہے۔ اس لیے آج سے استاد کو بھی یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ وہ آئندہ طلباء کو مرغے نہیں بنائیں گے۔

جناب والا، آخری بات کہہ کر میں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔ معزز اراکین میں سے بعض نے طلباء تنظیموں کا بنیادی مقصد نوجوان نسل کی نظریاتی تربیت ہے اور ان کے سامنے مثبت سرگرمیوں میں مشغول کرنے کے مقاصد ہونے چاہئیں۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ طلبا تنظیمیں اصل راہ سے ہٹ چکی ہیں۔ اور ان کا جھکاؤ تشدد اور لاقانونیت کی طرف ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی کچھ عرصہ سے اصلاح احوال ہوئی ہے۔ جرائم کوئی بھی طبقہ کرے، وہ طلباء ہوں، مزدور ہوں وہ سیاسی جماعتوں کے اندر چھپے ہوئے ہوں یا کوئی شہ لے کر جرائم میں ملوث ہوں تو پوری طالب علم تنظیم اس کی ذمہ دار نہیں ٹھہرائی جا سکتی میں ایوان کی وساطت سے انتظامیہ سے یہ اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی غنڈہ اور لفنگا، کوئی بھی ڈاکو اور بدمعاش، کوئی بھی قبضہ گروپ اور کوئی بھی بڑا شخص جو طالب علم تنظیم میں چھپا ہوا ہو میں آپ سے درخواست کروں گا کہ شام سے پہلے انکو گرفتار کیا جائے اور ان کو عبرت ناک سزا دی جائے۔ ہم کسی ایسے شخص کی حمایت نہیں کر سکتے۔ قاتل اور بدمعاشوں سے کوئی رعایت نہیں ہونی چاہیئے۔ خواہ وہ کسی بھی تنظیم سے تعلق رکھتے ہوں ان کے خلاف بھرپور اقدام کیا جانا چاہیئے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ اب اجلاس کی کاروائی کل شام ساڑھے چار بجے تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی منگل 5 مارچ 1991 ء ساڑھے چار بجے شام تک کے لیے ملتوی کی گئی۔)

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا چوتھا اجلاس

منگل، 5 مارچ، 1991ء

(سہ شنبہ، 18 شعبان، 1411ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بجکر 40 منٹ پر منعقد ہوا۔ جناب ڈپٹی سپیکر میاں مناظر علی راجھا کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَأَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ
بَيْنَهُمْ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ عَمَّا
جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۚ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً
وَّمِنْهَاجًا ۚ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً
وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ أٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا

الْخَيْرٰتِ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۸﴾

[illegible]

اور (اے پیغمبر) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے۔ جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان (سب) پر شامل ہے تو جو حکم خدا نے نازل فرمایا ہے اس کے مطابق ان کا فیصلہ کرنا اور حق جو تمہارے پاس آچکا ہے اس کو چھوڑ کر ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا۔ ہم نے تم میں سے ہی ایک (فرقے) کے لئے دستور اور طریقہ مقرر کیا ہے۔ اور اگر خدا چاہتا تو تم سب کو ایک ہی شریعت پر کر دیتا مگر جو حکم اس نے تم کو دیئے ہیں ان میں وہ تمہاری آزمائش کرنی چاہتا ہے۔ سو نیک کاموں میں جلدی کرو تم سب کو خدا کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر جن باتوں میں تم کو اختلاف تھا وہ تم کو بتا دے گا۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

میاں منظور احمد موھل ۔ پوائنٹ آف آرڈر

جناب ڈپٹی سپیکر --- فرمایئے

میاں منظور احمد موھل ۔ جناب والا! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جب بھی کوئی ڈپٹی سپیکر یا پینل آف چیئرمین میں سے کوئی بھی جب کرسی پر تشریف فرما ہوں تو اس وقت سپیکر کہلاتے ہیں اس سے پہلے سپیکر نہیں کہلاتے ۔ آج جب جناب والا تشریف لائے تو منسٹر سپیکر کہا گیا ۔ ابھی آپ کرسی پر تشریف فرما نہیں ہوئے تھے ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جب تک چیئر کو Occupy نہ کیا جائے ڈپٹی سپیکر یا کسی بھی پینل آف چیئرمین کو سپیکر نہیں کہا جا سکتا ۔ اس لئے اس بارے میں جناب کی رولنگ چاہتا ہوں ، کیا رولنگ ہے ؟ جب کہ آپ ابھی کرسی پر تشریف فرما نہیں ہوئے ابھی راستہ میں تھے یہاں پر کہا گیا کہ مسٹر سپیکر ----

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ یہ چونکہ یہاں کی روایات ہیں رولنگ تو اس پر بعد میں دیں گے ۔ جب سپیکر ایوان میں داخل ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ "جناب سپیکر" ، تو جب وہ چیئر پر بیٹھتا ہے اس کے بعد کارروائی ہوتی ہے ، اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز ہو جاتا ہے ۔

میاں منظور احمد موھل ۔ میرا Technical Point ہے آپ اس پر سوچ لیں اسے آپ Pending رکھ لیں ----

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جو روایات چل رہی ہیں اس پر میں عرض کر رہا ہوں ۔ اس پر اگر آپ رولنگ چاہیں گے تو اس کے متعلق بھی عرض کریں گے ۔

ملک اقبال احمد خان لنگڑیال ۔ جناب والا میں اس سلسلے میں تھوڑی سی وضاحت کروں گا کہ جس آدمی نے آ کر کرسی صدارت پر متمکن ہونا ہے ۔ جب وہ داخل ہو گا تو یقیناً" میرے خیال میں تو سپیکر ہی ہو گا اور اس کو وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو سپیکر کو حاصل ہوتے ہیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جناب میاں صاحب کی اطلاع کے لیے عرض کروں گا کہ چیئر پر جو بھی بطور سپیکر اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے اس کے اختیارات بطور سپیکر ہی ہوتے ہیں خواہ وہ ڈپٹی سپیکر ہو یا پینل آف چیئرمین کا کوئی رکن ہو ۔

میاں منظور احمد موھل ۔ مجھے اس بات سے اختلاف نہیں ہے جب کرسی پر متمکن ہوں گے آپ سپیکر ہی کہلائیں گے پینل آف چیئرمین کا رکن بھی سپیکر ہی کہلاتا ہے ----

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ آپ کا موقف یہ ہے کہ جب چیئر پر بیٹھیں سپیکر اس وقت کہا جائے ۔۔۔۔

میاں منظور احمد موحل ۔ جی ہاں! سپیکر اس وقت کہا جائے گا، اس سے پہلے وہ اگر ہاؤس میں پھر رہے ہیں 'گیٹ کے اندر ہیں' اس وقت انہیں سپیکر نہیں کہا جائے گا' یہ میرا ٹیکنیکل اعتراض ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ ٹھیک ہے میں اس پر رولنگ مؤخر کرتا ہوں۔

ملک اقبال احمد خان لنگڑیال ۔ میں میاں صاحب کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ چونکہ آج آپ بطور سپیکر بیٹھے ہیں تو پہلی دفعہ دس منٹ اجلاس تاخیر سے شروع ہو رہا ہے ۔ ورنہ جب محترم میاں صاحب ہوتے ہیں تو اس وقت آدھے گھنٹے سے لے کر ایک گھنٹے تک اجلاس تاخیر سے شروع ہوتا ہے ۔ تو بجائے اس کے کہ ہم آپ کو مبارکباد دیتے موحل صاحب کو میرے خیال میں قواعد بہت زیادہ یاد ہیں ۔ وہ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے پوائنٹ آف آرڈر اٹھاتے رہتے ہیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ یہ میاں صاحب کی رولنگ رہی ہے کہ انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھانا ہوتا ہے ۔ ان کے پوائنٹ آف آرڈر بجا ہیں ۔ اس کے متعلق میاں صاحب رولنگ دیں گے ۔ وقفہ سوالات کا آغاز ہوتا ہے ۔

جناب شوکت داود جناب والا ! آج کے نوائے وقت میں یہ خبر شائع ہوئی تھی اور وہ Muree Beverages کی طرف سے تھی کہ ہم بلیک میل نہیں ہوں گے ۔ انہوں نے یہ لکھا ہوا تھا کہ نومبر کی کھیپ میں کچھ خرابی آ گئی تھی اس کو ہم نے ضائع کر دیا ۔ بعد میں جو چار افراد ہلاک ہوئے ہیں اس کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے لکھا ہے کہ ہم پورے پاکستان میں معیاری اور بہترین شراب سپلائی کر رہے ہیں ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ جیسے کہ میرے علم میں ہے اور عام طور پر لوگوں کے علم میں بھی ہے کہ پاکستان میں شراب ممنوع ہے ۔ یعنی شراب جائز نہیں ہے اور اس کی فروخت بھی منع ہے ۔ تو اس کی میں وضاحت چاہوں گا ۔ ایک تو اس خبر سے یہ تاثر ملتا ہے کہ پورے پاکستان میں شراب آزادی سے فروخت ہوتی ہے ۔ اور بہترین شراب فروخت ہوتی ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے آپ اگر اس مسئلہ کو اٹھانا چاہتے ہیں تو اس کو کسی اور طریقے سے ہاؤس میں اٹھا سکتے ہیں ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ وقفہ

سوالات کا آغاز ہوتا ہے۔ پہلا سوال ہے رانا اکرام ربانی۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

میاں چنوں میں دیہی سڑک کی تعمیر

☆ 8- رانا اکرام ربانی۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک 15/136 ایل میاں چنوں سے لے کر 15/128 ۔ ایل تک سڑک تقریباً چار سال سے زیر تعمیر ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈیڑھ میل کے ٹکڑے پر تقریباً ایک سال سے زائد عرصہ سے بنیادی میٹریل بچھا دیا گیا مگر ابھی تک اس پر کارپیٹنگ نہیں کی جا رہی ہے۔ جس کی وجہ سے اس علاقہ کے لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔

(ج) اگر جزمائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کو جلد از جلد مکمل کرانے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (کرنل محمد یامین)

(ا) یہ درست نہ ہے۔ سڑک ہذا کا کام مورخہ 21/1/89 کو شروع ہوا۔

(ب) سڑک ہذا پر مارننگ (ٹرپل سرفیس ٹریٹمینٹ) کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) چونکہ ٹارننگ کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ لہذا مزید تبصرے کی گنجائش نہیں ہے۔

ملک اقبال احمد خاں لنگڑیال۔ جناب والا، ایوان میں کورم نہیں ہے۔

میاں منظور احمد موحل۔ جناب سپیکر، جب پرائیویٹ ممبرز ڈے ہو اور خصوصاً وقفہ سوالات ہو تو کسی کو بھی کورم کے لئے پوائنٹ آف آرڈر نہیں کرنا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ یہ آپ درست فرما رہے ہیں۔ انہوں نے اس وقت اس کی نشاندہی کی کہ جب قائد حزب اختلاف کا اپنا سوال ایوان کے سامنے پیش تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ تو کیا ہم یہ سمجھیں کہ کورم کا سوال نہیں اٹھایا گیا؟

رانا اکرام ربانی ۔ جناب یہ سمجھنے کا مسئلہ نہیں ہے۔ اگر ایک دفعہ کورم کا سوال اٹھا دیا گیا تو پھر یہی سمجھا جائے گا کہ کورم کا سوال اٹھایا جا چکا ہے۔ میں موصل صاحب سے گزارش کروں گا کہ ایک دفعہ نشاندہی ہو جائے تو پھر متذکرہ رکن کی بات نہیں رہتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ میں ملک صاحب سے دریافت کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے نشاندہی فرمائی ہے۔

میاں منظور احمد موصل ۔ ہم ان سے کہیں گے کہ وہ اپنا کورم کا سوال واپس لیں۔ کیونکہ آج ہمارا دن ہے۔ ہم ان سے اپیل کریں گے۔ اور ہمیں آج کی کارروائی تو ضرور پوری کرنی چاہیے۔

رانا اکرام ربانی ۔ جناب والا، اس کی صورت یہی ہے کہ کورم کا سوال اٹھایا جا چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ میں گنتی کرواتا ہوں۔

(گنتی کی گئی، کورم نہیں تھا)

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کریں، گنتی کی گئی۔ کورم پورا ہے۔ راجہ ناصر علی خان

جہلم۔ پنڈ دادنخان روڈ کی کشادگی

☆41- راجا ناصر علی خان ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔۔۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ وزیراعلیٰ نے اپنے دورہ 25 نومبر 1989ء بر مقام دینہ ضلع جہلم میں یہ حکم دیا تھا کہ جہلم۔ پنڈ دادنخان روڈ کی کشادگی کا کام اس مالی سال میں شروع کیا جائے۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ محکمانہ پیچیدگیوں کی وجہ سے مذکورہ کام گزشتہ مالی سال کی بجائے اس سال شروع ہوا جس کے لئے ابتدائی رقم صرف پچیس لاکھ روپے مختص کی گئی حالانکہ منصوبہ پر تقریباً چھ کروڑ روپیہ کی لاگت کا تخمینہ تھا۔

(ج) اگر جزمائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس منصوبہ کی بہتر تکمیل کے لئے مزید رقم مہیا کرنے کو تیار ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (کرنل محمد یامین)

(الف) جی ہاں! یہ حقیقت ہے کہ وزیراعلیٰ نے اپنے دورہ 25 نومبر 1989ء بمقام دینہ ضلع جہلم میں یہ حکم دیا تھا کہ جہلم پنڈ دادن خان روڈ کی کشادگی کا کام اس مالی سال میں شروع کیا جائے گا۔

(ب) مذکورہ سڑک کی کشادگی کا Estimate بنا کر بھیجا گیا جس کی منظوری آگئی مگر اسی اثنا میں گورنمنٹ نے مارکیٹ ریٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے پریمیم بڑھا دیئے۔ چنانچہ سڑک کا Estimate دوبارہ بنایا گیا۔ جس کی منظوری کے بعد ٹینڈر لگائے گئے اور کام 18 میل لمبائی کے لئے الاٹ ہو گیا ابتدائی رقم جو کہ 25 لاکھ مختص کی گئی تھی وہ خرچ ہو چکی ہے اور ٹھیکیداروں نے کام کی رفتار سست کر دی ہے۔

(ج) اس منصوبہ کی بہتر تکمیل کے لئے مزید رقم مہیا کرنا گورنمنٹ Policy matter ہے۔ تاہم کام کو جاری رکھنے کے لیے کم از کم مزید 50 لاکھ فنڈز کی اشد ضرورت ہے۔

ایک معزز ممبر۔ ضمنی سوال سر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جی فرمائیے۔

ایک معزز ممبر۔ کیا وزیر موصوف وضاحت فرمائیں گے کہ سال کے دوران نرخوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کتنا Premium بڑھایا گیا؟

وزیر مواصلات۔ جناب والا Premium بننے سے پہلے اس پوری سڑک کا تخمینہ 5 کروڑ 34 لاکھ روپے کا ہے اور پریمیم بڑھانے کے بعد اس کا جو نظرثانی شدہ تخمینہ بنایا گیا ہے وہ 5 کروڑ 64 لاکھ روپے ہے۔

ایک معزز ممبر۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ Premium کی Percentage کیا تھی، یہ سال میں کتنی بار پریمیم بڑھایا گیا ہے؟

جناب وزیر مواصلات۔ جناب والا! میں معزز رکن کی خدمت میں آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ Premium بڑھانے کی Competency جو ہے مختلف عہدوں کے ساتھ ان کے مختلف اختیارات ہیں، عام طور پر 15 فیصد Premium بڑھایا جا سکتا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ ٹھیک ہے تشریف رکھیں۔

راجا ناصر علی خان ۔ جناب والا! میں نے ابھی اپنے سوال کی تھوڑی سی وضاحت لینی ہے اگر آپ کی اجازت ہو تو ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ ضمنی سوال کے لئے وقت مخصوص تھا آپ بولے کیوں نہیں ہیں ؟ سیٹھی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتے ہیں آپ تشریف رکھیں ۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی ۔ جناب والا! معزز رکن نے جو سوال کیا ہے، اس کی وضاحت میں وزیر موصوف نے جواب بھی دیا ہے ۔ میرا Point of Order یہ ہے اس پر ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جی آپ فرمائیے کہ کیا بات ہے ؟

جناب ارشاد حسین سیٹھی ۔ اس میں یہ ہے کہ معزز رکن نے جو رقم کے لئے سوال کیا ہے دیکھئے اس میں واضح طور پر لکھا ہے کہ اس میں 6 کروڑ روپے کی لاگت کا تخمینہ تیار کیا گیا تھا۔ جناب والا جب Re-estimate بتایا گیا تو اس میں اس سکیم کا 25 لاکھ روپے کے بارے میں بتایا گیا۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ 6 کروڑ روپے کا اعلان کر کے وہاں کے عوام کے ساتھ ان لوگوں کے ساتھ جن کی موجودگی میں چیف منسٹر صاحب نے یہ اعلان کیا ہے ۔ غالباً یہ تخمینے کا کم و بیش ہو جانا Premium کے بعد یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے یہ قواعد کے تحت جناب والا ہوتا ہی چلا آیا ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ اس پر آپ کا کوئی ضمنی سوال ہوتا ہے ؟

جناب ارشاد حسین سیٹھی ۔ جی ہاں! اس میں اتنا فرق ہے کہ یہ Re-estimate کیا گیا ہے کہ 25 لاکھ روپے میں ہی گھٹا دیا گیا ہے ۔ یہ کیا ہے جناب والا اس میں بڑا تضاد ہے ۔ ایسا کیوں کر کیا گیا ہے ؟ اس کی وجہ ایوان کے سامنے آنی چاہیئے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جی آپ تشریف رکھیں ۔ جی آگے ۔۔۔۔

میاں محمود احمد ۔ سوال نمبر 49 ۔ (سوال کا نمبر بولا گیا ۔)

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جی کرنل صاحب ۔۔۔

لاجپت روڈ شاہدرہ کی ناقص تعمیر

☆49۔ میاں محمود احمد ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔۔۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ محکمہ ہائی وے نے وزیر اعلیٰ کے حکم سے شاہدرہ میں لاجپت روڈ کی تعمیر نو کی تھی۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ سڑک صرف چھ ماہ بعد ہی ٹوٹ گئی۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس کے بعد میں نے کئی دفعہ سیکرٹری مواصلات و تعمیرات اور متعلقہ حکام کو سڑک کی ناقص تعمیر کی طرف توجہ دلائی اور سیکرٹری صاحب نے میرے ساتھ سڑک وزٹ بھی فرمائی۔

(د) اگر جزحائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سڑک کو درست طریقے سے تعمیر کرنے اور مرتکبین کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجہ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (کرنل محمد یامین)

(الف) لاجپت روڈ پہلے سے تعمیر شدہ کارپوریشن کی سڑک ہے۔ 1988ء میں وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم سے اس سڑک کی ابتدائی لمبائی میں صرف اس کی سطح کو بہتر کیا گیا اور بقیہ 2100 فٹ نئی سڑک پختہ کی گئی۔

(ب) سڑک پر کام 30 جولائی 1989ء کو مکمل ہوا۔ جس کے بعد محکمہ ٹیلی فون و دیگر ایجنسیوں نے سڑک کے اردگرد کے مکینوں کو سہولیات پہنچانے کے لیے سڑک کو متعدد جگہوں سے کاٹا۔

(ج) سڑک پر کام کے دوران ممبر موصوف، سیکرٹری مواصلات اور دیگر حکام معائنہ فرماتے رہے ہیں۔ ممبر موصوف کی خواہش پر منظور شدہ سکوپ میں بھی رد و بدل ہوتا رہا۔ ریکارڈ میں ایسا کوئی حوالہ نہیں جس سے پتہ چلتا ہوں کہ تعمیر کے دوران بھی ممبر موصوف نے سڑک کی ناقص تعمیر کی نشاندہی کی ہو۔

(د) محکمہ ٹیلی فون کے مطابق انہوں نے Roadcuts کی بحالی کے لیے لاہور کارپوریشن کو مطلوبہ رقم ادا کی ہوئی ہے۔ لاہور کارپوریشن جب Roadcuts کی مرمت کر دے گی تو سڑک مذکور کی حالت بہتر ہو جائے گی۔

میاں محمود احمد: جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ گزارش کروں گا کہ جس

طرح ان کا ایک دبدبہ اور احترام ان کے اپنے محکمے میں ہے، یہ اپنے محکمے کی کوتاہیوں کو چھپانے کے لیے ہمارے سوالوں کے جواب غلط نہ دیں گے، بلکہ درست دیں گے۔ اور اگر کوئی کوتاہی ہو گی تو اس کو تسلیم بھی کریں گے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لاجپت روڈ کے سلسلے میں وزیراعلیٰ پنجاب کے احکامات کیا ہیں؟ کیا سڑک کی سطح کو بہتر بنانے کے احکامات تھے یا سڑک کی از سر نو تعمیر کے احکامات تھے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر، میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ یہ سڑک حقیقتاً لاہور کارپوریشن کی ہے اور جناب چیف منسٹر صاحب کے حکم پر اس کی improvement کے لیے Directive ہوا۔ directive جو ہوتا ہے، اس میں نہ وزیراعلیٰ صاحب کے پاس اتنا وقت ہوتا ہے اور نہ وہ اتنی وضاحت کرتے ہیں۔۔۔

میاں محمود احمد: جناب والا، پوائنٹ آف آرڈر۔ گزارش یہ ہے کہ پہلے سڑک کی مرمت کا Directive ملا تھا جبکہ محکمے نے یہ کہا تھا کہ اس پر Re-estimate زیادہ بنتا ہے آپ سڑک کی تعمیر کا Directive لے کر آئیں - دوبارہ چیف منسٹر صاحب سے بات کی گئی اور Construction of Road کا directive ملا - یہ ان کی اطلاع کے لئے گزارش کرنا چاہتا ہوں اس کے بعد جواب دیں۔ اور اگر directive کی کاپی مل سکتی ہے تو وہ ایوان میں ذرا پیش کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر، میں عرض کر رہا تھا کہ وزیراعلیٰ صاحب کا Directive تھا اور اگر ممبر موصوف کا یہ موقف بھی مان لیا جائے کہ اس کی Re-Construction تھی تو Re-Construction ایک Technical Subject ہے اور اس کے متعلقہ لوگ ہی اس کا Estimate بنا سکتے ہیں اور Construction کے بارے میں بات کر سکتے ہیں۔ میں نے اپنے جواب میں عرض کیا کہ پہلے اٹھائیس سو فٹ نشیب میں تھے اس لیے ہمارے محکمہ کے جو Field Officer ہیں انہوں نے اس کی سطح کو بلند کر کے Re-Construct کیا اور بقیہ 2100 فٹ نئی سڑک پختہ کی گئی۔

میاں محمود احمد: جناب سپیکر، میرا سوال یہ نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ Directive پر وزیراعلیٰ کے احکامات کیا ہیں؟ اسی سڑک کے متعلق پہلے Directive پر کیا احکامات تھے اور جب دوسرا Directive آیا تو اس پر کیا احکامات تھے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا کارپوریشن کے پاس سڑک کے فنڈز موجود ہیں؟

میاں محمود احمد: جناب والا، یہاں پر تو کارپوریشن کا ذکر ہی نہیں ہے۔ میرا جو سوال ہے، اس کا جواب چاہیے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اپنے ضمنی سوال کو دہرا دیجئے۔

میاں محمود احمد: جناب والا اس سڑک کے سلسلے میں بڑا سادہ سا ضمنی سوال ہے۔ اس سڑک کے سلسلے میں وزیراعلیٰ کا حکم نامہ کیا ہے؟ ذرا اس کی تفصیل بتا دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر، وزیراعلیٰ Directive کی کاپی اس وقت میرے پاس موجود نہیں ہے۔ اور اگر معزز ممبر اس پر اصرار کرتے ہیں تو اس کو مہیا کیا جا سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو آپ ممبر موصوف کو اس معاملے میں مطمئن کریں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: یقیناً۔

میاں محمود احمد: کبھی نہیں جناب والا۔ یہاں ایوان میں بات ہو گی۔ میں نے اپنی بات کرتے ہوئے وزیر موصوف سے پہلے عرض کیا تھا کہ ان کا اپنے محکمے میں ایک بڑا رعب اور دبدبہ ہے۔ یہ بڑی کھینچا تانی کرتے ہیں۔ جو غلط کام کرتا ہے اس کو کھینچتے ہیں اور جو صحیح کام کرتا ہے اس کی تعریف بھی کرتے ہیں۔ تو اس حوالے سے ان کا یہ احترام باقی رہنا چاہیے۔ جہاں پر ان کی کوتاہی ہے ان کو تسلیم کرنی پڑے گی تاکہ یہ ان کو پوچھ سکیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ سڑک کی ابتدائی لمبائی میں صرف اس کی سطح کو بہتر کیا گیا۔ وزیراعلیٰ نے سڑک کی سطح کو بہتر کرنے کا حکم دیا تھا یا سڑک کی تعمیر کا حکم دیا تھا، تعمیر نو کا نہیں ـــــ

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے کہا ہے کہ اس وقت میرے پاس Directive کی کاپی نہیں ہے ـــــ

میاں محمود احمد: تو وہ کاپی لے لیں ناں! سیکرٹری صاحبان سامنے ہیں۔ سارا عملہ سامنے بیٹھا ہوا ہے۔ وہ سوال کا جواب دینے کے لیے یہاں پر آئے ہیں۔

راجا خلیق اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا، جواب بڑا واضح ہے کہ "2800 فٹ سڑک کی ابتدائی لمبائی میں صرف اس کی سطح کو بہتر کیا گیا اور بقیہ 2100 فٹ نئی سڑک تعمیر کی گئی۔" یہ صحیح جواب ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر، ان کے سوال کا جواب تو میں عرض کر چکا ہوں۔ لیکن اگر

وہ سمجھتے ہیں کہ میں اپنے محکمے کے کسی بددیانت افسر کو Cover کر رہا ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ اگر وہ چاہیں تو میں اس سڑک کی انکوائری کے لیے کسی دیانت دار افسر کو مامور کر سکتا ہوں اور اگر کوئی بددیانت افسر پایا گیا تو میرے نزدیک جو بھی تادیبی کارروائی ہو سکے گی وہ میں اس کے خلاف کروں گا۔

رانا اکرام ربانی: ضمنی سوال، جناب والا، انہوں نے جز "ب" کے جواب میں کہا ہے:

"۔۔۔ محکمہ ٹیلی فون و دیگر ایجنسیوں نے سڑک کے اردگرد کے مکینوں کو سہولیات پہنچانے کے لیے سڑک کو متعدد جگہوں سے کاٹا۔"

کیا محکمے کے زیر غور کوئی ایسی تجویز ہے کہ جس کے تحت تمام ایجنسیوں سے مل کر ایک ماسٹر پلان بنایا جا سکے اور سڑکوں کی یہ آئے دن کی کانٹ چھانٹ نہ ہو اور لوگوں کو تکلیف نہ ہو؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر، میرے بھائی کا سوال اس لحاظ سے بڑا اہم ہے کہ اگر مختلف محکمہ جات میں Co-ordination ہو اور کسی نئے منصوبے کو بنانے سے پہلے ۔۔ مثال کے طور پر اگر وہاں ٹیلی فون کی لائن بچھانی ہے یا سوئی گیس کی لائن وہاں سے پاس ہونی ہے یا کسی دوسرے سروسز محکمے نے کچھ کام وہاں کرنا ہے، ان کی آپس میں باہمی Co-ordination سے کوئی منصوبہ تعمیر ہو تو وہ زیادہ بہتر طریقے سے تعمیر ہو سکتا ہے اور جو بعد میں کانٹ چھانٹ ہوتی ہے اس سے بچا جا سکتا ہے۔ اگلا سوال جو غالباً میاں صاحب ہی کا ہے، اس میں بھی یہ ہے کہ سروسز ڈیپارٹمنٹ کچھ کام پہلے کر لیں اور ہمارا محکمہ مواصلات و تعمیرات اس کے بعد کرے تو ہم نے وہ کام اسی لیے شروع نہیں کیا کہ پہلے سروسز والے اپنی لائنیں بچھا لیں اور اس کے بعد محکمہ کام کرے۔

میاں منظور احمد موہل: ضمنی سوال، جز "ج" کے جواب میں فرمایا گیا ہے:

"سڑک پر کام کے دوران ممبر موصوف، سیکرٹری مواصلات اور دیگر حکام معائنہ فرماتے رہے ہیں ۔۔۔"

کیا وزیر موصوف ارشاد فرما سکیں گے کہ کس ماہ یا کس تاریخ کو معائنہ کرتے رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے لیے آپ تازہ سوال دیں۔

میاں محمود احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب، اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔

میاں محمود احمد: ایسی بات نہیں ہے۔ جناب والا، ہم سوال اسی لیے کرتے ہیں کہ ہمیں مناسب جواب ملے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جو متعلقہ سوال ہوگا اس کا وہ جواب دیں گے۔

میاں محمود احمد: جو اس سے متعلقہ ہوگا اسی کی بات کریں گے۔ اس سے الگ کوئی بات نہیں کرتے

جناب ڈپٹی سپیکر: اس بارے میں آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے تو فرمائیے؟

میاں محمود احمد: جناب والا، گزارش یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ کچھ کی سطح بہتر کی گئی اور 2100 فٹ نئی سڑک بنائی گئی۔ کیا یہ بھی درست ہے کہ جو 2100 فٹ نئی سڑک بنائی گئی وہ بھی ٹوٹ پھوٹ چکی ہے حالانکہ وہاں سے کوئی ٹیلی فون یا سوئی گیس کی لائن بھی تک نہیں گزری؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر، ٹیلی فون لائن یا دوسری سروسز لائن بچھانے کے علاوہ وہاں سیلاب بھی اس سڑک کے بننے کے بعد آیا تھا جس سے سڑک کے حصے کو نقصان پہنچا ہے۔ ممکن ہے جس Portion کی طرف وہ نشان دہی کر رہے ہوں وہ سیلاب کی وجہ سے خراب ہوئی ہو۔

میاں محمود احمد: جناب سپیکر، وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ سیکرٹری موصوف نے ممبر موصوف کے ساتھ معائنہ کیا۔ تو وہ معائنہ کون سی تاریخ کو ہوا تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے لیے میں نے عرض کیا ہے کہ تازہ سوال دیں، پھر بھی پتا چل سکتا ہے۔

میاں محمود احمد: جناب والا، یہ تازہ سوال نہیں بنتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔

میاں محمود احمد: میں اس وقت تک اگلا سوال نہیں کروں گا جب تک وزیر موصوف میری تسلی نہیں کراتے۔ یہ میرا سوال ہے اور یہ بالکل غلط جواب دے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جہاں تک آپ کی تسلی کا تعلق ہے، اس کے متعلق وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ میرے پاس آجائیں اور سڑک کے متعلق آپ کو کوئی بھی شک و شبہ ہو، میں اس کو دور کروں گا۔ اگر آپ مزید تسلی کرنا چاہتے ہیں تو تازہ سوال دے دیں۔

میاں محمود احمد: کیوں دے دیں؟ اس سوال کا جواب لے کر آپ نہیں دے رہے تو محکمہ تازہ سوال کا کیا جواب دے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا اور کون سا ضمنی سوال ہے؟

میاں محمود احمد: جناب والا، میں یہی عرض کر رہا ہوں۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ 30 جولائی 1989ء کو کام مکمل ہوا۔ اور اس کے بعد محکمہ ٹیلی فون و دیگر ایجنسیوں نے سڑک کے اردگرد کے مکینوں کو سہولیات پہنچانے کے لیے سڑک کو متعدد جگہوں سے کاٹا۔ میرا یہ سوال ہے کہ میں نے سیکرٹری صاحب کے ساتھ جب وہاں کا معائنہ کیا، سیکرٹری صاحب کو آکر شکایت کی اور وہ معائنہ کیا، وہ معائنہ 30 جولائی 1989ء سے پہلے تھا یا بعد میں تھا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: میں عرض کر رہا تھا کہ جناب سپیکر معزز رکن غالباً یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں سیکرٹری نے جس دن معائنہ کیا وہ اس کے ہمراہ تھے۔ وہ کونسی تاریخ تھی وہ تاریخ دیکھ کر بتائی جا سکتی ہے اس کے لئے نیا سوال۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال۔ میاں صاحب آپ کا سوال ہے۔ اس کے متعلق جناب سپیکر صاحب نے کوئی فیصلہ کیا ہوا ہے انہوں نے ضمنی سوالات کی تعداد مقرر کی ہوئی ہے۔ کہ اتنے ضمنی سوالات ہو سکتے ہیں۔ یہ تمام چیزیں آپ کی سہولت کے لئے بنائی گئیں ہیں۔ تاکہ آپ کے زیادہ سے زیادہ سوالات کے جوابات ایوان میں آسکیں۔ اگر آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے تو فرمائیں۔

میاں محمود احمد: وزیر موصوف یہ بتائیں کہ محکمہ جو سڑکیں تعمیر کرتا ہے کیا ان کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ سال کے بعد یا دو سال کے بعد اس کی مرمت کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جی یہ بالکل اسی کی ذمہ داری ہے کہ اس کی دیکھ بھال کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال ہو گیا ہے آپ تشریف رکھیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر یہ درست ہے کہ محکمہ جو سڑکیں تعمیر کرتا ہے اس کی دیکھ بھال اور مرمت کی ذمہ داری محکمہ کی ہے۔ لیکن نئی بنی ہوئی سڑک کی دیکھ بھال تین سال کے بعد شروع ہوتی ہے اور وہ معیادی ہوتی ہے۔

میاں محمود احمد: نئی یا پرانی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب آپ بحث نہ کریں اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو وہ کریں۔ آگے آپ ہی کا سوال آرہا ہے۔

میاں محمود احمد: مجھے وزیر موصوف یہ بتادیں یہ تمام باتیں اپنی جگہ یہ میرے تو بڑے محسن بھی ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اس بات کی ذمہ داری لیتے ہیں کہ اگر یہ سڑک واقعی غیر ذمہ دارانہ طریقے سے بنائی گئی تھی۔ اور اس میں شکایات موجود ہیں تو کیا اس کو دوبارہ مرمت کرائیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ اس سلسلے میں آپ کے جو بھی خدشات ہیں وہ ان کو دور کرنے کے لئے تیار ہیں۔

میاں محمود احمد: میں تو جناب مرمت کی بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مرمت کا مسئلہ اسی میں آجاتا ہے۔

میاں محمود احمد: میں نے جناب سیکرٹری صاحب کو لکھ کر دیا تھا کہ یہ سڑک ٹوٹ گئی ہے اس کی مرمت کرائی جائے۔ یہ اس کی بھی یقین دہانی کرائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات. جناب سپیکر! میں ممبر موصوف کو دو باتیں آپ کی وساطت سے پہنچانا چاہتا ہوں یہ سڑک محکمہ High Way نے وہاں پر تعمیر کی ہے اگر اس میں کچھ نقص پڑ گئے ہیں تو ان کو دور کرنے کے لیے محکمہ پابند بھی ہے اور کرے گا۔ لیکن یہ سڑک بنیادی طور پر لاہور کارپوریشن کی ہے۔ اور اس کی دیکھ بھال کرنا ان کی ذمہ داری ہے۔ یہ وزیر اعلیٰ کے Directive کے تحت یہ کام ہوا ہے۔ لیکن وہ سڑک High Way نے Take over نہیں کی ہے۔

میاں محمود احمد: جناب والا! یہ سڑک بہرے سے ٹھیک نہیں بنائی گئی اور یہ 6 مہینے بعد ٹوٹ گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ پہلے بات ہو چکی ہے کہ اس سڑک کے متعلق آپ کے جو بھی خدشات ہیں اور اس سڑک کے بارے میں جو بھی محکمہ نے بے قاعدگیاں کیں ہیں۔ آپ ان سے مل لیں وہ وعدہ کر رہے ہیں کہ اس سلسلے میں جو بھی بات ہو گی، اس کو دور کرنے کو تیار ہیں۔ اگلا سوال آپ کا ہے۔ اس سوال پر کافی ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔

شاہدرہ میں ریلوے لائن پر انڈر پاس کی تعمیر

☆50- میاں محمود احمد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے شاہدرہ میں ریلوے لائن پر انڈر پاس تعمیر کرنے کا حکم صادر فرمایا تھا اور اس پر کارروائی بھی مکمل ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سیکرٹری مواصلات و تعمیرات نے شاہدرہ میں ایک جلسہ میں خطاب کرتے ہوئے لوگوں سے یہ وعدہ کیا کہ ڈیڑھ ماہ کے اندر اس پر کام شروع کر دیا جائے گا؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا موقع پر کام شروع کیا گیا ہے اگر ہاں تو کتنی لاگت آئے گی؟ ریلوے کو کتنے پیسے دیئے ہیں اور کب تک مکمل ہو گا اگر نہیں تو وجہ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (کرنل محمد یامین)

(الف) درست ہے۔

(ب) ایسی کوئی بات دفتر کے ریکارڈ میں موجود نہ ہے۔

(ج) کام کے اندرونی مرحلے مکمل کئے گئے۔ جس میں تخمینہ لاگت کی منظوری اور سائٹ کا حصول شامل ہے۔ سائٹ پر گورنمنٹ ہائی سکول برائے طلباء کی دیوار گرا کر دوبارہ ہٹ کر تعمیر کی گئی۔ بعد ازاں فنڈز نہ ملنے کی بناء پر اصل کام کی ابتداء نہ کی گئی۔ اس کام کی کل لاگت 2 کروڑ 82 لاکھ روپے ہے۔ جس میں سے ریلوے کو ایک کروڑ 30 لاکھ روپے ادا کرنا ہے اندازے کے مطابق کام 2 سال میں مکمل ہو جائے گا۔

میاں محمود احمد: کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ پچھلے سال

رمضان کے مہینے میں جناب میاں اظہر صاحب گورنر پنجاب، میاں شہباز شریف صاحب، اور سیکرٹری مواصلات جو اس وقت تھے۔ انہوں نے مقبرہ جہانگیر میں افطاری کے وقت ایک جلسہ عام سے خطاب کیا تھا اور اس میں یہ اعلان فرمایا تھا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! میں اپنے جواب میں یہ کہہ چکا ہوں کہ یہ درست ہے۔ لیکن جو آپ پوچھ رہے ہیں وہ کسی جلسہ عام سے متعلق تو خبر نہیں لیکن یہ بات درست ہے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس کام کے کرنے کے لئے احکامات جاری کئے اس حد تک آپ کی بات درست ہے۔

میاں محمود احمد: اس جلسے میں سیکرٹری مواصلات و تعمیرات نے یہ اعلان کیا تھا کہ ڈیڑھ ماہ میں کام شروع ہو جائے گا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: یہ بھی درست ہے میں اس کا جواب دے چکا ہوں اب سیکرٹری موصوف ریٹائرڈ ہو چکے ہیں۔ اگر ایسا کیا ہے تو ایسی کسی بات کا ریکارڈ دفتر میں نہیں ہے۔

میاں منظور احمد موہل: وزیر موصوف نے جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ اندازے کے مطابق کام دو سال میں مکمل ہو جائے گا اب اندازے کے مطابق جو جواب دیا ہے کہ فنڈز ملنے پر کام دو سال میں ہو جائے گا" یہ فنڈز ملنے پر از خود اس میں شامل کیا ہے۔ یا کیا صورت حال ہے؟ چونکہ ہمیں جو جواب دیا گیا ہے اس میں فنڈز ملنے کا قطعاً کہیں ذکر نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں وہ Routine میں یہ کہے گئے ہیں۔ اصل میں یہی ہے کہ اندازے کے مطابق کام دو سال میں مکمل ہو جائے گا۔

میاں محمود احمد: جناب سپیکر! کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کے لئے پہلے سال میں کتنی رقم منظور کی۔ اور کتنی محکمہ مواصلات و تعمیرات کو ملی اور اس سے کتنا کام ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب اس کے لئے یہاں کوئی fresh سوال ہو جائے تو کیا یہ بہتر نہ ہو گا؟

میاں محمود احمد۔ جناب سپیکر! آپ کیا کر رہے ہیں؟ اگر آپ اجازت دیں یہ اسی سے متعلقہ

سوال ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب اس کے لئے کل رقم جو آج تک مہیا کی گئی ہے وہ 5 لاکھ ہے۔ جس میں سے چار لاکھ روپے ریلوے کو ادا کر دیئے گئے ہیں تاکہ جو انہوں نے کام کرنا ہے وہ کریں۔

میاں محمود احمد۔ کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے کے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی اس مد میں تقریباً 68 لاکھ روپے پڑے تھے۔ جو انہوں نے محکمہ مواصلات و تعمیرات کو دے دیئے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جناب سپیکر! اس سوال کا جواب تیار کرنے کے بعد جو کچھ رقم 67 لاکھ روپے ادا کرنے تھے وہ انہوں نے ادا کر دیئے ہیں۔

میاں محمود احمد۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے۔ کہ کیا یہ رقم محکمہ مواصلات و تعمیرات خود خرچ کرنا چاہتا ہے یا یہ بھی ریلوے کو دینے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جناب سپیکر! اگر ممبر موصوف ذرا حوصلے سے بات کریں میں ایک ہی جواب میں تمام سوالات کا جواب دے سکتا ہوں میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ اس کی تعمیر کے لئے ریلوے نے Fly over کے متعلق کچھ کام کرنا ہے۔ اور انہوں نے اس کام کا تخمینہ ایک کروڑ بیس لاکھ روپے لگا کر دیا ہے۔ پانچ لاکھ میں سے چار لاکھ تخمینہ بنانے کے لئے ادا کر دیئے ہیں ان میں سے 67 لاکھ روپے ایل ڈی اے نے محکمہ کو دیئے ہیں یہ بھی انہیں کو دیا جائے گا۔ لیکن پھر بھی ان کی جتنی مطلوبہ رقم ہے وہ تقریباً 85/80 لاکھ روپے ہے یا اس سے کم ہے۔ جب تک ریلوے وہاں کام مکمل نہ کر لے تو وہاں محکمہ مواصلات و تعمیرات کام شروع نہیں کر سکتا۔

میاں محمود احمد۔ وزیر موصوف نے یہ بیان فرمائیں گے کہ ریلوے کی جو بقایا رقم ہے وہ کب تک ان کو مل جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جناب سپیکر! یہ ایک منظور شدہ سکیم ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ ممبر موصوف اس کے طریقہ کار سے آگاہ ہیں۔ جو فنڈز ہمارے پاس آئے وہ ہم نے ریلوے کو دے دیئے ہیں۔ اور فنڈز ہمیں ملیں گے تب ان کی مطلوبہ رقم ان کو دے دی جائے گی۔

میاں محمود احمد۔) میں یقین کر لیتا ہوں

سید چراغ اکبر شاہ ۔ جناب سپیکر! میں اس سوال کی روشنی میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ کہنا درست نہ ہوگا کہ یہ محکمہ وزیراعلیٰ کے directive کے علاوہ اور کوئی کام نہیں کرتا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر۔ اس سوال کی متعلقہ سوال سے مطابقت نہیں ہے لیکن میں یہ گزارش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں کہ وزیراعلیٰ کا Directive ہم سب پر mandatory ہے اگر وہ Directive جاری کریں گے تو اس کی روشنی میں جو وہ کہیں گے وہ کریں۔

* میاں محمود احمد ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ نئے بجٹ کے سالانہ ترقیاتی پروگرام A.D.P میں اس سال کی باقی رقم رکھی جا رہی ہے یا نہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا! میں عرض کروں گا کہ اس سال کا A.D.P تو بن رہا ہے اور اس A.D.P میں حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ رقم طلب کریں گے اور اگر یہ رقم مل گئی تو انشاء اللہ ممبر موصوف کو مطلع کر دیں گے۔

وحدت کالونی لاہور کے الاٹیوں کو مالکانہ حقوق دینا

☆55۔ میاں محمود الرشید ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) وحدت کالونی لاہور کس سال کتنے رقبہ پر اور کس قدر سرمایہ سے تعمیر ہوئی تھی کالونی کے لئے حکومت نے کل کتنا رقبہ حاصل کیا تھا اور اس وقت کالونی کا کل رقبہ کتنا ہے بقایا رقبہ کس اتھارٹی کے پاس ہے؟

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ یہ کالونی گارے / مٹی سے تعمیر ہوئی تھی

(ج) یکم جنوری 1965ء سے 30 نومبر 1990ء تک وحدت کالونی میں کوارٹروں کی مرمت پر ہر سال کس قدر رقم خرچ ہوئی ہے۔ تفصیل سال وار الگ الگ بیان کی جائے اور کوارٹروں کے مکینوں سے کتنی رقم بطور کرایہ وصول ہوئی تفصیل سال وار بتائی جائے؟

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت ان کوارٹروں کی مرمت کے لئے جو رقم محکمہ پی اینڈ ڈی کو ادا کرتی ہے اس میں کوارٹروں کی مرمت کے علاوہ محکمہ پی ڈبلیو ڈی کے عملہ کے واجبات بھی شامل ہوتے ہیں۔

(ھ) کیا یہ حقیقت ہے کہ یہ کوارٹر اپنی عمر پوری کر چکے ہیں اور حکومت ان کی مرمت پر ہر سال ایک کثیر رقم خرچ کرتی ہے؟

(و) اگر جزمائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت یہ کوارٹر مالکانہ حقوق پر ان کے موجودہ الاٹیوں کو دینے کو تیار ہے اگر نہیں تو وجہ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (کرنل محمد یامین

(الف) (i) وحدت کالونی کی تعمیر سال 1955 1956ء میں ہوئی۔

(ii) کالونی کی تعمیر پر لاگت تقریباً دو کروڑ روپیہ تھی۔

(iii) کالونی کا کل رقبہ 2472 کنال۔ 3 م ' 68 مربع فٹ موجودہ کالونی کا رقبہ بشمول ایجوکیشن بلڈنگز 1786-کنال 58

کچی آبادی اور رہائشی

پلاٹ جو محکمہ L.D.A کے پاس 639-18-100

رقبہ جس پر مختلف لوگ قابض 45-18-135 ہیں۔

(ب) جی ہاں ابتداً کالونی کے 734 کوارٹر بلاک A سے بلاک R تک گارے کی چنائی سے تعمیر کئے گئے تھے۔ جن کے اندر سیمنٹ کا پلستر اور باہر سیمنٹ کی ٹیپ کی گئی تھی۔ ان کی چھتیں سیمنٹ کے بالوں اور ٹائلوں سے بنی تھیں۔ بقیہ 163 کوارٹر بلاک S تا بلاک Y اور SDI فلیٹس مکمل پختہ تعمیر کئے گئے تھے۔

(ج) (i) سال وار خرچہ کی تفصیل لف ہے۔

(ii) مکینوں سے کرایہ کی کٹوتی کی تفصیل رینٹ برانچ اسسٹنٹ آفس کے پاس ہوتی ہے۔ جو کہ ماہانہ کرایہ کا رینٹ رول بھیجتے ہیں۔

(د) سالانہ گرانٹ صرف مرمت کے لیے ہوتی ہے لیکن اس میں سے صرف چند عارضی ملازمین مثلاً

سیورین ۔ خاکروب وغیرہ کی تنخواہ کے واجبات ادا کئے جاتے ہیں ۔ کیونکہ مستقل ملازمین کی تعداد بہت کم ہے ۔

(ھ) کوارٹوں کی عمر 50 سال ہے جو ابھی پوری نہیں ہوئی پرانے بلاکوں کی عمومی حالت کافی خراب ہے اور ان کی سپیل مرمت کے لئے کثیر رقم درکار ہے ۔

(و) یہ ایک پالیسی طریقہ کار ہے اور حکومت ہی فیصلہ کی مجاز ہے ۔

STATEMENT SHOWING THE YEAR WISE EXPENDITURE FOR

A/R WORKS AT WAHDAT COLONY LAHORE

Sr.No	Year	Expenditure		
		A/R Work.	Fixed Charged	Total.
1.	1965-66	3,01,363/-	1,29,155/-	4,30,518/-
2.	1966-67	3,19,837/-	1,37,073/-	4,56,910/-
3.	1967-68	3,14,090/-	3,34,610/-	4,48,700/-
4.	1968-69	3,01,986/-	1,29,422/-	4,31,408/-
5.	1969-70	3,40,704/-	1,46,019/-	4,86,723/-
6.	1970-71	4,19,929/-	1,79,969/-	5,99,898/-
7.	1971-72	5,84,150/-	2,50,350/-	8,34,500/-
8.	1972-73	6,66,600/-	2,81,400/-	938,000/-
9.	1973-74	8,26,000/-	3,54000/-	11,80,000/-
10.	1974-75	10,99,000/-	4,71,000/-	16,70,000/-
11.	1975-76	11,46,600/-	4,91,400/-	16,38,000/-
12.	1976-77	13,00,449/-	5,77,336/-	18,57,785/-
13.	1977-78	14,46,072/-	7,11,259/-	21,55,331/-
14.	1978-79	11,77,287/-	5,79,858/-	17,57145/-
15.	1979-80	13,11,046/-	6,45,739/-	1956,785/-
16.	1980-81	11,65,313/-	5,73,960/-	17,39,272/-
17.	1981-82	19,97,542/-	7,37,596/-	22,35,138/-
18.	1982-83	16,57,353/-	8,16,308/-	24,73,661/-
19.	1983-84	30,21,721/-	12,95,022/-	43,16,743/-
20.	1984-85	37,96,452/-	18,66,700/-	56,63,162/-
21.	1985-86	55,63,980/-	27,40,566/-	83,04,746/-
22.	1986-87	40,46,911/-	19,92,811/-	60,38,722/-
23.	1987-88	51,98,222/-	14,33,674/-	46,31,896/-
24.	1988-89	36,72,743/-	39,48,813/-	76,21,556/-
25.	1989-90	23,72,445/-	28,33,332/-	52,05,777/-
26.	1990-91	01,76,332/-	25,28,312/-	43,04,644/-

میاں محمود الرشید ۔ جناب والا! وزیر موصوف نے اس سوال کے جزو (د) میں یہ ذکر کیا ہے کہ اس کا کل رقبہ 2472 کنال تھا موجودہ کالونی کا رقبہ 1786 کنال ہے۔ اور اس کے آگے کچی آبادی اور رہائشی پلاٹ ـــــــ

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ یہ جزو (د) نہیں ہے یہ تو جزو (الف) کا تیسرا حصہ ہے۔

میاں محمود الرشید ۔ جناب والا! یہ جزو (الف) کا تیسرا حصہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جی۔

میاں محمود الرشید ۔ تو جناب والا! انہوں نے یہ لکھا ہوا کہ 693 کنال زمین L.D.A اور ناجائز قابضین کے پاس ہے۔ تو جناب والا۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا محکمے کے پاس ایسا کوئی انتظام نہیں ہے کہ جس سے ان کی جو اپنی زمینیں یا کالونی کی زمینوں کی حفاظت کا کوئی خاطر خواہ انتظام ہوتا ہو اور یہ جو زمین L.D.A کو دی گئی ہے یہ کن شرائط کے تحت ان کے حوالے کی گئی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب سپیکر ۔ یہ جو زمین L.D.A کو دی گئی ہے اور L.D.A نے شاید ان پر ایک دو کالونیاں تعمیر کی ہیں یہ پہلے محکمہ نے Acquire کی تھی اس کو De-acquire کرایا گیا پھر ایل۔ڈی۔اے نے اسے دوبارہ acquire کر کے اس پر اپنی کالونیاں تعمیر کی ہیں۔

جناب والا! جہاں تک ناجائز قابضین کا تعلق ہے اس سلسلے میں ہمارے محکمہ کے متعلقہ افسران انتظامیہ کے افسران کو اس بات سے متعدد بار آگاہ کر چکے ہیں لیکن یہ قابضین کافی عرصہ سے ہیں اور جب اس قسم کے ناجائز قبضہ جات ہو جاتے ہیں تو اس کو اتنا آسانی سے دور نہیں کیا جا سکتا لیکن محکمہ کی متعدد Correspondance ریکارڈ پر موجود ہے کہ انہوں نے نشاندہی متعلقہ انتظامیہ سے کی ہے۔

میاں محمود الرشید ۔ جناب والا! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے جزو (د) میں فرمایا ہے کہ سالانہ گرانٹ صرف مرمت کے لئے ہوتی ہے لیکن اس میں صرف چند عارضی ملازمین مثلاً سیور مین خاکروب کی تنخواہوں کے واجبات ادا کئے جاتے ہیں کیونکہ مستقل ملازمین کی تعداد بہت کم ہے۔ تو جناب والا، میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو سرکاری کالونی سرکاری ملازمین کے لئے ہے سرکاری ملازمین اب تک کروڑوں کی شکل میں اس کا کرایہ ادا کر چکے ہیں اور جو یہ کہتے ہیں کہ اس کی Maintenance کے لئے تھوڑی سی رقم رکھی ہوئی ہے وہ کالونی تو بالکل تباہ حال ہو چکی ہے کوئی بھی

اس کی سڑک سلامت نہیں کہیں پر سٹریٹ لائٹ جیسی کوئی چیز نہیں جابجا وہاں پر گندگی کے ڈھیر ہیں تعلیمی اداروں کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے تو جناب والا میں اس بارے میں یہ پوچھنا چاہوں گا۔۔۔۔

میاں منظور احمد موحل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرے پوائنٹ آف آرڈر اٹھانے کا مقصد یہ ہے کہ یہاں پر تو طریقہ کار ہی بدل رہا ہے ضمنی سوال Specific ہوتا ہے اور یہ بالکل relevant ہوتا ہے یہ نہیں ہے کہ تقریر شروع کر دیں جناب والا ۔ آپ اس کا کوئی نوٹس لیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جی! آپ درست فرما رہے ہیں ۔

میاں محمود الرشید ۔ جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں پر جو وزیر موصوف نے جواب دیا ہے کہ اس کی maintenance کے لئے تھوڑی سی رقم رکھی جاتی ہے تو میرا مطلب یہ ہے کہ آیا اس رقم سے اس کی maintenance کے کام کو بہتر انداز میں کرنے کے لئے بجٹ میں اضافے کا کوئی امکان ہے یا نہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ میں آپ کے توسط سے فاضل ممبر کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جو سرکاری عمارتیں ہیں یا سرکاری سڑکیں ہیں ان کے لئے Routine مرمت کے لئے سالانہ رقم رکھی جاتی ہیں اور جو ان عمارتوں کی مرمت ہے اس میں تو یہی ہے کہ وہاں پر سفیدی ہو گئی یا پھر اس کی تھوڑی بہت مرمت ہو گئی ۔ اس سے تو یہی ہو سکتا ہے لیکن جناب والا جب عمارتیں زیادہ خراب ہو جائیں تو پھر اس کے لئے خصوصی مرمت کا پروگرام بنایا جاتا ہے ۔ جناب والا! جیسا کہ میرے فاضل ممبر نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کالونی کی حالت خستہ ہے اور کوارٹر زیادہ خراب ہو گئے ہیں اس کے لئے خصوصی مرمت کا پروگرام بنا کر محکمہ نے متعلقہ محکمہ سے فنڈز کے لئے رقم طلب کی ہوئی ہے ۔

میاں محمود الرشید ۔ جناب والا! اس سوال کے آخری جزو (د) میں صحیح جواب نہیں دیا گیا اس میں سوال یہ تھا کہ کیا حکومت یہ کوارٹر مالکانہ حقوق پر ان کے موجودہ الاٹیوں کو دینے کو تیار ہے اگر نہیں تو وجہ بتائی جائے ۔ اس کا جواب وزیر موصوف نے یہ دیا ہے کہ یہ ایک پالیسی طریقہ کار ہے اور حکومت ہی فیصلہ کرنے کی مجاز ہے ۔ تو جناب والا ۔ میں تو وزیر موصوف کو بھی حکومت کا ایک حصہ سمجھتا ہوں ۔ تو جناب میرا خیال ہے کہ میرے اس سوال کا جواب دے دیا جائے کہ آیا حکومت یہ کوارٹرز مالکانہ حقوق پر دینے کو تیار ہے یا نہیں ؟ جبکہ لاہور میں بہت سی ایسی کالونیاں ہیں جیسا کہ رحمان پورہ ، ریواز گارڈن جہاں واسا کے ملازمین کی کالونیاں ہیں جنہیں حکومت مالکانہ حقوق پر وہاں کے ملازمین کو دے چکی ہے تو

اس بارے میں مجھے بتایا جائے کہ اگر حکومت تیار ہے تو ٹھیک، نہیں تو اس کی وجہ بتائی جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اس کا جواب اگرچہ ختم میں چھوٹا ہے لیکن یہ اپنے معنی کے اعتبار سے ایک مکمل جواب ہے اور ممبر موصوف یہ سمجھتے ہیں کہ وزیر اس بات کا مجاز نہیں ہے کہ وہ سرکاری زمین پر سرکاری کالونی کو پرائیویٹ لوگوں کو یا وہاں کے مکینوں کے حوالے کر دے یہ ایک High level کا فیصلہ ہے اور صوبے کے Chief Executive ہی اس پر کوئی فیصلہ کر سکتے ہیں۔

میاں محمود الرشید۔ جناب سپیکر۔ میرے لئے یہ بات بڑی حیرانی کی ہے کہ وزیر موصوف جو اس محکمے کے انچارج ہیں یہ حکومت کے انچارج ہیں اور Government means Chief Executive and Cabinet تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو تسلی بخش جواب نہیں ہے۔ وزیر موصوف نے اسی بارے میں کہا ہے کہ وہ اس کی کوئی Commitment نہیں دے سکتے۔ اس کا جواب بڑا واضح ہونا چاہئے کہ دیگر محکموں کو جو مالکانہ حقوق دے دیئے گئے ہیں اور اس زمین پر وحدت کالونی میں جو سرکاری زمین پر ناجائز قابضین بیٹھے ہوئے ہیں انہیں بھی حکومت نے declare کر کے مالکانہ حقوق دے دیئے۔ اور یہ جو سفید پوش سرکاری ملازمین ہیں یہ کروڑوں کی شکل میں حکومت کو روپیہ ادا کر چکے ہیں اور وہ کوارٹر بالکل تباہ حال ہو چکے ہیں ان کوارٹروں کی maintenance کے لئے حکومت کے پاس پیسے نہیں ہیں۔ تو جناب والا! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ آیا حکومت وہ فلیٹس اور کوارٹر ملازمین کو دینے کے لئے تیار ہے یا نہیں؟ اس کا دو لفظ میں صرف جواب چاہیئے۔ اگر نہیں ہے تو اس کی وجہ بیان کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ ان کا یہ مقصد تھا کہ وہ competent نہیں ہیں اور وہ اس سلسلے میں وزیراعلیٰ کے ساتھ بات کریں گے۔

میاں محمود الرشید۔ جناب سپیکر۔ میں آپ کے توسط سے ان سے یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا وزیر موصوف فلور پر یہ commitment دیتے ہیں کہ اس بارے میں وہ Chief Cxecutive سے بات کریں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جناب سپیکر! میں اس ضمن میں عرض کر چکا ہوں کہ ممبر موصوف کے

ذہن میں غالباً یہ بات ہے کہ جو کچی آبادیاں ہیں اور جہاں پر لوگ ناجائز طور پر آباد ہو گئے تھے ان کو مالکانہ حقوق دے دیئے گئے اور اس کو بنیاد بنا کر شاید ممبر موصوف یہ پوچھنا چاہتے ہیں جناب والا جو اس کالونی میں رہتے ہیں وہ سرکاری ملازمین ہیں اور انہیں یہ سرکاری رہائش بہت ہی کم نرخوں پر مہیا کی گئی ہے تو اس سلسلے میں میں سمجھتا ہوں کہ ان ملازمین کے لئے ایک اضافی سہولت ہے کہ انہیں رہائش حکومت نے مہیا کی ہے اور اس پر وہ بہت کم کرایہ ادا کر رہے ہیں اس لئے میں نہ ہی اس پوزیشن میں ہوں کہ انہیں یہ commitment دوں کہ یہ بات ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اور نہ ہی میں یہ commitment دے سکتا ہوں۔

راجہ محمد بشارت۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ میں معزز رکن سے یہی التجا کرنا چاہتا تھا کہ یہ بات ان کے علم میں بھی ہے کہ وزیر موصوف اس بات کے Competent نہیں ہیں کہ اس فلور پر یہ واضح اعلان کر دیں کہ مالکانہ حقوق دے دیئے جائیں گے جواب واضح تھا اس لئے اب اس ایوان کا مزید وقت ضائع نہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جی شاہ صاحب فرمایئے اب کیا بات ہے؟

سید چراغ اکبر شاہ۔ جناب سپیکر میرا ضمنی سوال ہے کہ اس سوال کے جواب جز (ھ) میں وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ "کوارٹروں کی عمر 50 سال ہے جو ابھی پوری نہیں ہوئی۔ پرانے بلاکوں کی عمومی حالت کافی خراب ہے اور ان کی خصوصی مرمت کے لئے کثیر رقم درکار ہے۔"

کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ کتنی رقم درکار ہے اور کثیر رقم سے کیا مراد ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جناب سپیکر میں یہ عرض کر چکا ہوں کہ Manitenance کے لئے دو قسم کے پروگرام ہوتے ہیں ایک Routine maintenance ہوتی ہے اور ایک خصوصی مرمت ہوتی ہے۔ اب ہمارے محکمے نے یقیناً خصوصی مرمت کا ایک estimate بنا لیا ہے لیکن اس کی مطلوبہ رقم سردست میرے پاس یہاں موجود نہیں ہے کہ کتنی رقم درکار ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جی آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب شوکت داؤد۔ جی ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ فرمایئے۔

جناب شوکت داؤد۔ جناب والا! ماضی میں کئی دفعہ یہ اعلان ہوا کہ سرکاری زمین پر یا سرکاری جگہوں

پر جو ناجائز قابضین ہیں ان کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں گے۔ میں اس سلسلہ میں وزیر موصوف سے پتہ کرنا چاہتا ہوں کہ کیا مختلف جگہوں پر اور مختلف علاقوں میں ایک ہی قانون لاگو ہوتا ہے یا اس میں کچھ تفریق کا پہلو ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جناب سپیکر! میں متوجہ نہیں تھا ممبر موصوف اپنا سوال دہرادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ یہ جناب دہرائیں گے؟

جناب شوکت داؤد۔ ہاں جی، میں اپنا سوال دہراتا ہوں۔ کہ ماضی میں کئی دفعہ یہ اعلانات ہوئے کہ جن سرکاری جگہوں پر چاہے جائز یا ناجائز جو بھی لوگ قابض ہیں ان کو مالکانہ حقوق دے دیئے جائیں گے یا ان کو جائز قابض قرار دیا جائے گا۔ تو اس سلسلہ میں میرا یہ سوال تھا کہ کیا یہ اعلان یا یہ قانون تمام جگہوں کے لیے ایک ہی جیسا ہے یا مختلف جگہوں کے لئے مختلف یہ کیونکہ میں اگر اس کی وضاحت کر دوں تو پھر بات لمبی ہو جائے گی۔ بعض جگہوں پر تو آپ کہتے ہیں کہ ان کو مالکانہ حقوق دے دیئے گئے ہیں جبکہ اکثر جگہوں پر ایسا ہے کہ ابھی تک مالکانہ حقوق نہیں دیئے گئے بلکہ اس سوال میں بھی یہ نشاندہی کی گئی ہے۔

جناب محمد لطیف مغل۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! انہوں نے جو بات کی ہے اس کا وزیر تعمیرات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر یہ بات پوچھنی ہے تو وزیر مال سے پوچھی جائے یا کچی آبادیوں کا مسئلہ وزیر بلدیات سے پوچھا جائے۔ ان کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ یہ کرنل صاحب آپ کا بھی یہی جواب ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جی یہی جواب ہے۔

راجا خلیق اللہ خان۔ پوائنٹ آف آرڈر ــــ

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جی راجا صاحب فرمائیے۔

راجا خلیق اللہ خان۔ میں جناب سپیکر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا کس Policy matter پر کوئی ضمنی سوال ہو سکتا ہے یا نہیں ہو سکتا؟ نمبر2 کہ آیا کسی وزیر سے کسی کام کے سلسلے میں یقین دہانی لی جا سکتی ہے یا نہیں لی جا سکتی؟

جناب ڈپٹی سپیکر۔ اس کے متعلق تو انہوں نے جواب دے دیا ہے۔

راجا خلیق اللہ خان۔ میں آپ سے پوچھ سکتا ہوں جناب کہ آپ یہ بات کر رہے ہیں کہ انہوں نے Policy matter لکھا ہوا ہے۔ Policy matter پر ضمنی سوال ہو سکتا ہے یا نہیں ہو سکتا؟

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ نہیں ہو سکتا۔

راجا خلیق اللہ خان ۔ اور وزیر کس بات کے لئے یقین دہانی دے سکتا ہے یہ بھی آپ بتا دیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ وہ اس کا جواب دے چکے ہیں ۔ میں بھی دے چکا ہوں ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب سپیکر میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں ۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ریسٹ ہاؤسوں کی تفصیل

*70 ۔ رانا اکرام ربانی ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) محکمہ سروسز لینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے کل کتنے ریسٹ ہاؤس ہیں ان کی ضلع وار تفصیل کیا ہے ۔ یہ کتنی کتنی لاگت اور کس کس تاریخ کو تعمیر ہوئے ان میں قیام و طعام کی کتنی گنجائش ہے اور کیا کیا سہولتیں میسر ہیں ان ریسٹ ہاؤس میں کتنے ایئر کنڈیشنر نصب ہیں ۔ مکمل تفصیلات ایوان میں پیش کریں

(ب) متذکرہ ریسٹ ہاؤسوں میں 86-1985 سے 90-1989ء تک سال وار کتنے مہمان افسران ٹھہرے ان کے نام / عہدے بمعہ تاریخ قیام مزید برآں متذکرہ عرصے کے دوران ان ریسٹ ہاؤس کی دیکھ بھال پر متذکرہ عرصہ کے دوران کتنے اخراجات ہوئے

مہینہ وار بجلی ٹیلیفون کے کتنے کتنے اخراجات ہوئے مکمل تفصیلات ایوان میں پیش کریں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (کرنل ریٹائرڈ محمد یامین)

(الف) صوبہ پنجاب میں کل 88 ریسٹ ہاؤس ہیں ۔ ان کی ضلع وار تفصیل یوں ہے ۔

ضلع لاہور	1 عدد	ضلع ملتان	3 عدد
اوکاڑہ	1 عدد	ضلع خانیوال	3 عدد

قصور	1 عدد	ڈی جی خان	7 عدد
راولپنڈی	3 عدد	لیہ	2 عدد
جہلم	3 عدد	راجن پور	6 عدد
سرگودہا	7 عدد	مظفر گڑھ	2 عدد
بھکر	2 عدد	جھنگ	4 عدد
میانوالی	9 عدد	فیصل آباد	5 عدد
خوشاب	6 عدد	ٹوبہ ٹیک سنگھ	2 عدد
گوجرانوالہ	1 عدد	وہاڑی	3 عدد
گجرات	6 عدد	ساہیوال	3 عدد
سیالکوٹ	3 عدد	بہاولپور	1 عدد
نارووال	4 عدد		

تفصیلات بحوالہ سوال ۔ معزز اراکین کی ملاحظہ کے لیے ایوان میں پیش کر دیئے گئے ہیں ۔

(ب) اس کا جواب سینکڑوں صفحات پر محیط ہے ۔
جو کہ معزز اراکین کے ملاحظہ کے لیے ایوان
میں پیش کر دی گئی ہے ۔

اقبال نگر تا پل گھراٹ براستہ 16 والی پل سڑک کی پختگی

☆140 ۔ حاجی سکندر حیات بوسن ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ
(الف) کیا یہ درست ہے کہ اقبال نگر تا پل گھراٹ براستہ 16 والی پل سڑک کچی ہے ؟
(ب) کیا یہ درست ہے کہ سڑک مذکورہ کو پختہ کرنے سے ملتان کبیر والہ تلمبہ ۔ پیر محل ۔ شور کو
جھنگ وغیرہ جانے والی ٹریفک کو میاں چنوں شہر جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی کیونکہ یہ
میاں چنوں شہر کا بائی پاس ہے
(د) اگر جزمائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ سڑک کو کب تک پختہ کرنے کا

ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (کرنل محمد یامین)

(الف) درست ہے۔
(ب) کسی حد تک درست ہے کہ منصوبہ ہذا میانچنوں شہر کی کچھ آبادی کے لئے بطور بائی پاس کی صورت اختیار کر لے گا۔
(ج) درست ہے۔
(د) فی الحال ایسا کوئی منصوبہ حکومت پنجاب کے زیر غور نہ ہے۔ علاوہ ازیں منصوبہ جات ترجیحی بنیادوں پر بنائے جاتے ہیں۔ اور مالیاتی بندش ان کی شروعات میں حقیقی رکاوٹ کا باعث بنتی ہے

راولپنڈی شہر میں ٹریفک کا دباؤ

☆ 183۔ جناب محمد حنیف چودھری کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ راولپنڈی شہر میں ٹریفک اور کار پارکنگ کی بھرمار ہونے کی وجہ سے شہریوں کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے
(ب) اگر جز (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت لیاقت روڈ نشاط سینما کے سامنے واقع نالے کو ڈھانپنے کی تجویز پر غور کرنے کو تیار ہے تاکہ وہاں ٹریفک کا دباؤ کم ہو سکے اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ (کرنل محمد یامین)

(الف) یہ درست ہے کہ راولپنڈی شہر کی بہت سی سڑکوں پر ٹریفک کا رش ہے۔ اور اس وجہ سے شہریوں کو سخت تکالیف کا سامنا ہے۔
(ب) لیاقت روڈ میونسپل کارپوریشن کے زیر انتظام ہے۔ اس لیے نشاط سینما کے سامنے نالہ کو ڈھانپنے کے متعلق تجویز کا جواب میونسپل کارپوریشن دے سکتی ہے۔

راولپنڈی شہر میں اوور ہیڈ برج

☆ 184 - جناب محمد حنیف چودھری - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ راولپنڈی شہر میں واقع کمیٹی چوک تا جنرل ہسپتال تک بروقت ٹریفک کا اژدحام رہتا ہے جس کی وجہ سے عوام کو سخت مشکلات کا سامنا ہے۔

(ب) اگر جز (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ریپالٹو سینما سے چاندنی چوک پر اوور ہیڈ برج بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ٹریفک کی بھیڑ کم ہو سکے اور عوام کو فائدہ پہنچے۔

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کب تک کام شروع کر دیا جائے گا اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (کرنل محمد یامین)

(الف) راولپنڈی شہر کی حدود میں مری روڈ پر کمیٹی چوک تا جنرل ہسپتال ٹریفک کا بہت زیادہ رش ہے۔ ٹریفک سروے کے مطابق تقریباً = 86000 گاڑیاں اس سڑک پر 16 گھنٹے کے عرصہ کے درمیان گزرتی ہیں اور پبلک کو ٹریفک میں رکاوٹ کے باعث مشکلات کا سامنا ہے۔

(ب) ٹریفک کی بھیڑ کو کم کرنے کے لئے صوبائی حکومت مختلف تجاویز پر غور کر رہی ہے ان تجاویز میں کمیٹی چوک پر Subway یا overhead برج کی تعمیر شامل ہے۔ علاوہ ازیں یہ تجویز بھی زیر غور ہے کہ لیاقت چوک سے جنرل ہسپتال تک ایک Fly over تعمیر کیا جائے تاکہ اسلام آباد / مری جانے والی ٹریفک اسے استعمال کر سکے اور موجودہ سڑک پر دباؤ کم ہو جائے۔

محکمہ شاہرات نے سڑک کے Land plan اور plain Lable servay تیار کئے ہیں اور ٹریفک Pattern کی Study بھی مکمل کر لی۔ اور اب مختلف تجاویز کے قابل عمل ہونے کا جائزہ ڈائریکٹر برجز کے زیر غور ہے۔ اور امید ہے کہ ان سے رپورٹ جلد ہی موصول ہو جائے گی جس کے بعد قابل عمل منصوبہ کا ڈیزائن اور تخمینہ لاگت تیار کیا جائے گا اور مجاز اتھارٹی سے منظوری حاصل کی جائے گی۔

(ج) اگلے مالی سال کے بجٹ میں اس منصوبہ کے لئے رقم مختص کرنے کی کوشش کی جائے گی اور اس

پر عمل درآمد شروع کیا جائے گا۔

بھمبر نالہ پر پل کی تعمیر

☆241- چودھری محمد اسلم کائرہ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ نگران وزیراعلیٰ پنجاب نے 21 اکتوبر 1990ء کو لالہ موسیٰ میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے خواص پور کے نزدیک بھمبر نالہ پر پل کی تعمیر کا اعلان کیا تھا

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ نومبر 1990ء میں وزیراعلیٰ پنجاب نے تحریری طور پر مذکورہ پل کی تعمیر کا حکم نامہ جاری کیا تھا

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس سلسلہ میں اس وقت تک کیا عملی قدم اٹھایا گیا ہے کیا پل کا ڈیزائن تیار کر لیا گیا ہے اور اس پر کتنی لاگت کا تخمینہ لگایا گیا ہے اور مذکورہ پل کی تعمیر کب شروع کر دی جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ (کرنل محمد یامین)

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) پل کا تخمینہ مبلغ 48ء210 لاکھ روپے لگایا گیا ہے۔ اور گورنمنٹ کو منظوری کے لیے بھیجا ہے۔ حتمی منظوری کا انتظار ہے۔ جس کے بعد کام شروع کر دیا جائے گا۔

تحصیل کھاریاں میں برساتی نالہ پر پل کی تعمیر

☆ 242- چودھری محمد اسلم کائرہ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ اکتوبر 1990ء میں وزیراعلیٰ پنجاب نے پنج وڑیاں تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کے نزدیک برساتی نالہ پر پل تعمیر کرنے کا حکم دیا تھا۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اس پل کی تعمیر سے علاقہ کے عوام کو بہت سہولت حاصل ہو جائے گی۔

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے اس وقت تک اس سلسلہ میں کیا اقدامات

کئے ہیں یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل بیان کریں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔(کرنل محمد یامین)

(الف) یہ درست نہیں ہے۔
(ب) یہ درست ہے۔
(ج) مذکورہ پل کی تعمیر ابھی تک محکمہ مواصلات کے کسی ترقیاتی پروگرام میں شامل نہ ہے۔اور نہ ہی اس کے لیے وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے کوئی حکم صادر ہوا ہے۔

لاڑ تا جلالپور والا سڑک کی کشادگی

7۔ نواب لیاقت علی خان۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔۔۔۔
(الف) کیا یہ امر واقع ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنے دورہ شجاع آباد ماہ اگست 1990ء میں جلال پور پیروالا کے جلسہ عام میں اعلان کیا تھا کہ لاڑ تا جلال پور پیروالا سڑک کو سال 91 ،1990ء میں کشادہ (ڈبل) کر دیا جائے گا
(ب) اگر جز(الف) کا جواب اثبات میں ہے تو متذکرہ سڑک پر کب تک کام شروع ہو جائے گا؟
وزیر مواصلات و تعمیرات (کرنل محمد یامین)

(الف) اس امر کے متعلق محکمہ ہذا کے علم میں نہیں ہے۔بہرحال اس بارے میں وزیر اعلیٰ پنجاب کے دفتر سے چٹھی نمبر SO(DEV) AA-119 / 90 / 6562 مورخہ ۲۲-۱۱-۹۰ کو ایک حکم نامہ جاری ہوا تھا جو کہ بذریعہ سیکرٹری مواصلات و تعمیرات پنجاب لاہور کے چٹھی نمبری SOH -III203 / 89 (C&W) مورخہ 28-11-90 دفتر چیف انجینئر (جنوبی) پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ لاہور کو بھیجا گیا۔جس کے مطابق یہ حکم جاری ہوا تھا کہ جلال پور پیروالہ تا لاڑ سڑک کی درستگی اور کشادگی کے متعلق بغور جائزہ (EXAMINE) لے کر جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کو اطلاع دی جائے۔اس منصوبہ کو مندرجہ ذیل دو سکیموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔
۱۔ کشادگی و درستگی سڑک لاڑ تا شجاع آباد لمبائی 21ء15 میل
۲۔ کشادگی و درستگی سڑک شجاع آباد تا جلال پور پیروالا لمبائی 5ء27 میل

مندرجہ بالا سکیم نمبر ا کا تخمینہ جو کہ تقریباً 265ء3 لاکھ روپے بنتا ہے۔ خصوصی ترقیاتی پروگرام کے تحت پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو مورخہ 28-8-90 کو بھیجا گیا۔ یہ سکیم 14-11-90 کو پی۔ڈی ڈبلیو۔پی کی میٹنگ میں زیر بحث آئی اس پر کچھ اعتراضات لگا کر آئندہ میٹنگ کے لئے رکھا گیا ان اعتراضات کے جوابات بذریعہ چٹھی نمبری 2-13/90 (Main) Vol III Soh iv (C&W) مورخہ ۱۹-۱۱-۹۰ اور چٹھی نمبری PLG(I) / Ssp ۳۹ / ۸۶ - ۳ مورخہ ۱۹-۱۱-۹۰ کو پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ اس سکیم کو منظوری کے لئے پی۔ڈی۔ڈبلیو۔پی کی آئندہ میٹنگ میں زیر بحث لایا جائے گا۔

مندرجہ بالا سکیم نمبر ۲ کا بغور جائزہ (EXAMINE) لے کر جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کو مزید حکم کے لئے مورخہ ۱۹-۱۱-۹۰ کو بھیج دیا گیا ہے۔

(ب) مندرجہ بالا سڑک کی سکیمیں دو حصوں میں بنائی گئی۔ جیسا کہ جزو (الف) کے بیان میں وضاحت کی گئی ہے۔ ان دونوں سکیموں کی انتظامی منظوری حکومت سے جاری ہو جائے گی اور ان کے لئے رقم مختص ہو جائے گی۔ ان پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

ضلع اٹک میں سڑکوں کی توسیع پر اخراجات کی تفصیل

22- جناب تاج محمد خانزادہ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع اٹک میں کتنے میل لمبی سڑکوں کو چوڑا کیا گیا اور اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی۔

(ب) راولپنڈی ڈویژن میں سڑکوں کی توسیع پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی یعنی اٹک۔ راولپنڈی۔ چکوال اور جہلم کی ضلع وار تفصیل کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ (کرنل محمد یامین)

(الف) ضلع اٹک میں 38ء00 میل لمبی سڑکوں کو کشادہ کیا گیا اور اس پر 394ء06 لاکھ روپے کی خطیر رقم خرچ ہوئی۔

(ب) راولپنڈی ڈویژن میں سڑکوں کی توسیع پر خرچ ہونے والی رقم۔

ضلع اٹک 394ء06 لاکھ روپے

ضلع راولپنڈی 1043ء61 لاکھ روپے

ضلع چکوال 1103ء36 لاکھ روپے

ضلع جہلم ۸۳.۳۶ لاکھ روپے

جناب تاج محمد خانزادہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر میں نے ایک سوال بھیجا تھا جس کا نمبر 22 ہے اور محکمے کی نالائقی کی وجہ سے اس کو وقت پر یہاں نہیں بھیجا گیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ 60 سوال پر چلے گئے اور 22 کی باری نہیں آئی ۔ تو کیا محکمے کی نالائقی کی وجہ سے مجھ کو اور اٹک ڈسٹرکٹ کو سزا دی جائے گی ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ اس کے متعلق پتہ کرتے ہیں ۔ دفتر سے اس کے متعلق پتہ کیا جاتا ہے ۔

جناب تاج محمد خانزادہ ۔ کرنل صاحب سے کہیں کہ وہ اس پر تھوڑا سا جواب ہی دے دیں دو منٹ میں ، میں اگر ان سے پوچھ لوں ۔ یہ آپ نے 22 نمبر کو کیوں چھوڑ دیا ؟ میرے خیال میں اس میں کوئی چوری ہے جو اس واسطے یہ چھوڑا ہوا ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں گے ؟

اراکین اسمبلی کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ اب اراکین کی رخصت کی درخواستیں لی جائیں گی ۔

ملک مختار احمد

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست ملک مختار احمد صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

السلام علیکم ۔ میں بوجہ علالت اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے میری رخصت از مورخہ 5 مارچ 1991ء تا 7 مارچ 1991ء منظور فرمائی جائے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر : اب سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب محمد بشیر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد بشیر رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

گزارش ہے کہ بندہ کی دائیں ٹانگ کی ہڈی اور گھٹنا حادثہ میں ٹوٹ چکا ہے۔ جس کی وجہ سے سیڑھیاں عبور کر کے ہال میں حاضر ہونا اور ہال کی نشستوں پر بیٹھنا بندہ کے لئے دشوار ہے۔

اندریں حالات استدعا ہے کہ حالیہ اجلاس اسمبلی میں تا صحت رخصت منظور فرمائی جائے۔ نوازش ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

صاحبزادہ محمد عثمان عباسی صاحب

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست صاحبزادہ محمد عثمان عباسی رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

I attended the Assembly on the 10th and 11th November, 1990 but forget to gn the Attendance Register. It is, therefore, requested that I may be allowed leave or those days.

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مہر محمد نواز خان صاحب

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست مہر محمد نواز خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

گزارش ہے کہ میں بروز جمعرات مورخہ 28 فروری کو اسمبلی کے اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکتا۔ براہ مہربانی میری غیر حاضری معاف فرمائی جائے۔ اور رخصت عنایت فرمائی جاوے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

جناب محمد مظفر علی خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد مظفر علی خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

گزارش ہے کہ بندہ مورخہ 27 اور 28 فروری بروز بدھ اور جمعرات اسمبلی اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکا۔ براہ مہربانی میری غیر حاضری معاف کی جائے اور رخصت عنایت فرمائی جاوے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

جناب فرید پراچہ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب ڈپٹی سپیکر۔ پراچہ صاحب آپ تشریف رکھیں۔ ان کو ذرا یہ پیش کر لینے دیں۔
جناب فرید پراچہ۔ جناب سپیکر ہمیں معلوم ہی نہیں کیا ہو رہا کہ کس چیز کی منظوری دی جا رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ پراچہ صاحب ذرا دلچسپی سے سننے کی کوشش کریں تو شاید آپ کو پتہ چل جائے۔

سید سلمان احمد گردیزی

سیکرٹری اسمبلی مندرجہ ذیل درخواست سید سلمان احمد گردیزی صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

It is requested that I am busy in my family problems. Therefore, I am unable to attend the Assembly.

I shall be grateful if you kindly make it convenient to get my leave sanctioned upto 2-3-1991.

With kindest regards.

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

جناب سعید احمد قریشی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب سعید احمد قریشی صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

گزارش ہے کہ ملتان کارپوریشن کے اجلاس میں شرکت بہت ضروری ہے۔ لہذا مورخہ 28/2/91 کی رخصت منظور فرمائی جائے۔
شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

سردار حسن اختر موکل صاحب

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سردار حسن اختر موکل رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

I am suffering from acute sickness. It is requested that I may kindly be exempted from attending the present session of the Assembly.

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم علی رضا

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست مخدوم علی رضا صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

It is requested that I am going abroad for medical treatment. Kindly grant me leave for two months with effect from 27-2-1991.

Thanks.

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

جناب اکرام اللہ راجھا

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست اکرام اللہ راجھا صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ ٹھیک ہے آئندہ احتیاط کی جائے گی، جب کوئی درخواست موصول ہو اس سے اگلے دن ایوان میں پڑھی جائے۔ اب آپ اپنے وقت کی خود ہی بچت کریں اور اس کارروائی کو آگے بڑھنے دیں۔

صوبہ سرحد میں زلزلے سے شہید ہونے والوں کے لئے دعا مغفرت

میاں شہباز احمد۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا جب یہ موسم بہار کا اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا تھا یہاں پر خلیج میں شہید ہونے والے مسلمانوں اور دوسرے ان لوگوں کے لئے جو دنیا میں کہیں بھی شہید ہوئے ان کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی، سوائے اس کے کہ صوبہ سرحد میں جو لوگ زلزلے سے شہید ہوئے اور بے گھر بھی ہوئے لیکن ان شہیدوں کے لیے دعائے مغفرت نہیں کی گئی۔ میں نے پہلے بھی ایک دن عرض کیا تھا کہ ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے جناب سپیکر نے فرمایا تھا کہ اسے کل پر چھوڑ دیا جائے لیکن آج تک ان شہیدوں کے لئے فاتحہ خوانی نہیں کی گئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے لئے فاتحہ خوانی ضروری ہے اگر آپ آج ایسا نہیں کریں گے تو میں احتجاجاً واک آؤٹ کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ میں آپ سب حضرات سے پوچھنا چاہوں گا کہ آپ کو میاں صاحب کی اس تجویز سے اتفاق ہے؟

آوازیں۔ ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ فاتحہ خوانی کر لی جائے۔

(اس مرحلے پر صوبہ سرحد میں زلزلے سے شہید ہونے والوں کے لیے فاتحہ خوانی کی گئی)

میاں شہباز احمد۔ پوائنٹ آف آرڈر

جناب والا! اسمبلی میں اگر کوئی فاتحہ خوانی یا دعائے مغفرت کی جائے تو ہماری اسمبلی میں ماشاء اللہ بے شمار علمائے کرام موجود ہیں، ایسے موقع پر بلند آواز میں دعائے مغفرت کی جائے۔ شکریہ۔

شیخ محمد طاہر رشید۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اس ایوان میں موجود ہر ممبر اپنے حلقہ انتخاب کے عوام کی نمائندگی نہ صرف اس ایوان بلکہ صوبہ پنجاب اور پورے پاکستان کے سامنے کرنا چاہتا ہے۔ ہر معزز رکن کی

I will not be able to attend the Assembly session during these dates. It is requested that leave to remain absent from the session of the Assembly be granted to me.

Thanking you.

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

جناب شفقت عباس ربیرہ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست شفقت عباس ربیرہ صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

میں آج مورخہ 90-11-8 کو پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں بوجہ خرابی صحت حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔اس لئے میری رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

میاں محمود احمد صاحب

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست میاں محمود احمد صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

گزارش ہے کہ میری طبیعت سخت ناساز ہے، جس وجہ سے میں آج مورخہ 90-11-7 اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہ کر سکوں گا۔

برائے اطلاع عرض ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری پرویز الٰہی صاحب

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری پرویز الٰہی صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

I could not attend the Assembly Session on 7-11-1990. Leave for the said date may be granted.

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

شیخ محمد طاہر رشید۔ جناب سپیکر ہمارا یہ معزز ایوان پنجاب کا سب سے اہم ترین اور حساس ایوان ہے اس ادارے کے ہر رکن کے ہر لفظ پر عوام کی توجہ ہوتی ہے۔ جب کہ معزز پریس کو بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیے۔ اس سے پیشتر میری بہن محترمہ فوزیہ بہرام سے متعلق انتہائی غلط اور بھونڈے انداز میں خبر شائع کی گئی اور اس کے بعد میں یہ سمجھتا ہوں کہ کل کی کارروائی کے متعلق روزنامہ جنگ نے میرا جو شعر اپنے پرچے میں درج کیا ہے، جو شائع ہوا ہے وہ انتہائی بے ڈھبے اور بے ربط انداز میں ہے۔ جناب والا روزنامہ جنگ لکھتا ہے کہ

ابھی سکون میسر نہیں رعایا کو
ہیں نقص بہت نظام حکومت میں

اندازہ لگائیے تعلیمی قابلیت اور اہلیت کا، میرے دوست نے تحریر کرتے ہوئے یہ بھی نہ سوچا کہ وہ کیا لکھ رہے ہیں جب کہ میں نے یہ کہا تھا کہ "

ابھی سکون میسر نہیں رعایا کو
ہیں نقص طرز حکومت میں بے شمار ابھی

اسی طرح روزنامہ "مشرق" میں میاں شہباز احمد صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر کو مجھ سے منسوب کر دیا۔ جب کہ محترم میاں شہباز صاحب نے جو بات کی تھی وہ جناب سہیل ضیاء بٹ صاحب کے متعلق تھی۔ میں معزز پریس سے یہ گزارش کروں گا کہ خدارا اب ایک واحد راستہ آپ ہی ہیں کہ جو ہمارے الفاظ صحیح انداز سے ان کی روح کے مطابق عوام تک پہنچا سکتے ہیں تو میں جناب کے توسط سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اس معزز ایوان میں جو بات کرتے ہیں وہ انتہائی سوچ سمجھ کر بات کرتے ہیں اس لئے میں جناب کے توسط سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ آئندہ معزز پریس اس بات کا خیال رکھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں پریس کے معزز ساتھیوں سے یہ درخواست کروں گا کہ راہ کرم اسمبلی کی کارروائی بڑی احتیاط سے صحیح اور درست طریقے سے شائع کیا کریں تاکہ کسی بھی رکن کی دل آزاری نہ ہو۔ شکریہ۔

میاں منظور احمد موھل۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر! آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے۔ چھٹی کی درخواستوں کی جو منظوری لی جا رہی تھی اس سے ہمارا وقت ضائع ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ ہمارا خاص وقت ہے میں آپ کی توجہ Chapter VI رول 29 سب رول (2)

29 (2) After the question hour but before the List of Business for the day is entered upon, the Secretary shall read out the application to the Assembly and the Speaker shall put the question without debate, that leave be granted.

تو پھر جناب والا یہ رخصتیں پڑھنی چاہیں، وقفہ سوالات کے بعد اور دوسری فہرست سے پہلے لیکن اس کے لیے پرائیویٹ ممبرز ڈے کو کیوں منتخب کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس طرح سے ہمارا وقت ضائع ہوتا ہے۔ پرائیویٹ ممبرز ڈے ہفتہ میں صرف ایک دن ہوتا ہے۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جو درخواست آج سے دس دن پہلے کی ہے، بیس دن پہلے کی ہے، پہلے سیشن کی ہے وہ بھی آج پڑھی گئی ہے کل کیوں نہیں پڑھی گئی، پرسوں کیوں نہیں پڑھی گئی۔ اس میں یہ نہیں ہے کہ پرائیویٹ ممبرز ڈے کے دن آپ درخواستیں پڑھیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا وقت لیا جاتا ہے۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جب بھی درخواستیں پڑھی جائیں، فرض کریں آج کوئی دیتا ہے تو کل پڑھ دیں، کل کوئی دیتا ہے تو پرسوں پڑھ

گزارش ہے کہ مورخہ 90-11-11 کو اجلاس میں شمولیت نہ کر سکا کیونکہ میری طبیعت خراب تھی۔

لہذا مہربانی کر کے میری چھٹی منظور فرمائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

سردار خضر حیات سیال صاحب

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سردار خضر حیات سیال صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

گزارش ہے کہ میں 90-11-11 کو بیمار ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے میں 90-11-11 کو اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا۔ لہذا 90-11-11 کی میری رخصت منظور کی جائے۔

حضور کی مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

سردار منصور احمد خان لغاری

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سردار منصور احمد خان لغاری صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

I amd proceeding th U.K. on personal business on 8-11-90 and will come back on 16-11-90.

یہ خواہش ہے کہ جب وہ کسی معاملے پر بحث میں حصہ لے اور تقریر کرے تو اس کے ان الفاظ کو پنجاب بلکہ پاکستان کے کونے کونے میں پہنچانے کا انتظام ہونا چاہیے چنانچہ میں جناب سے گزارش کروں گا کہ حکومت پنجاب کو اس امر کا پابند بنایا جائے کہ وہ اپنی نشر و اشاعت کی ایجنسیوں کو اس بات کا پابند کریں کہ وہ اس ایوان کے جذبات عوام تک پہنچانے کا معقول بندوبست کرے۔

مسئلہ استحقاقات

جناب ڈپٹی سپیکر۔ اب ہم تحاریک استحقاق کو لیتے ہیں۔ رانا اکرام ربانی صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 8 ہے۔

علاقائی مسائل کے حل کے لئے صرف حکمران سیاسی جماعت کے عہدیداروں کی سفارشات قبول کرنا

رانا اکرام ربانی۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "مشرق" لاہور مورخہ 18۔ دسمبر 1990ء کو ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ وزیراعظم پاکستان اور مسلم لیگ پنجاب کے صدر میاں نواز شریف اور غلام حیدر وائیں جنرل سیکرٹری مسلم لیگ پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ پرائمری مسلم لیگی یونٹ کے صدور اور سیکرٹری صاحبان کی سفارش کے بغیر کسی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔ اس میں تمام وزراء کو ہدایت کر دی گئی ہیں۔ ان کے اس اقدام سے صرف مسلم لیگ سے تعلق رکھنے والے افراد کو ہی فائدہ پہنچایا جا رہا ہے اور صوبہ بھر میں سیاسی کشیدگی پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اپنے اپنے علاقوں کے مسائل کا حل اور اس کے لئے تجاویز صرف وہاں کے منتخب ارکان کا ہی استحقاق ہے مگر متذکرہ فیصلہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ اس پر مختصر بیان جاری دیں گے۔

رانا اکرام ربانی۔ جناب سپیکر! جمہوریت ایک ایسا نظام ہے کہ جس میں لوگ کسی ملک کے رہنے

والے کسی صوبہ کے رہنے والے ایسے ادارے تشکیل دیتے ہیں ۔ اور اپنی طرز زندگی کے لئے اپنے مسائل کے حل کے لئے ، انتخابی عمل کے ذریعے اپنے نمائندے منتخب کر کے بھیجتے ہیں ۔ وہ ادارے ملک کے نظام کی ، ملک کے رواج کی شناخت بن جاتے ہیں ۔ ان کا بھی احتساب ہوتا ہے انہیں اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ ہم جو کہتے اور کرتے ہیں ۔ عوام کی نظریں اس پر ہیں ۔ ان اداروں میں مختلف سیاسی جماعتوں کے نمائندے ہوتے ہیں ۔ اور مختلف تجاویز ایک چھان بین کے عمل سے گزر کر پایہ تکمیل تک پہنچتی ہیں ۔ جناب والا ، میں اس دعوے کو بھی یہاں دہرانا چاہتا ہوں ، ان بیانات کو بھی یہاں دہرانا چاہتا ہوں کہ جس میں ایک نیا دور شروع کرنے کی نوید سنائی جاتی ہے ۔ اور ماضی میں حکومتوں کو اور جماعتوں کو اس لیے مسترد کیا جاتا رہا ہے کہ وہ اراکین کی باتوں پر توجہ دینے کی بجائے صرف اپنے اپنے کارکنان کے لیے کام کرتے رہے ہیں ۔ جناب والا ، مجھے اس پر بھی شاید اعتراض نہ ہوتا ۔ میرے سامنے اخبارات کی کچھ Cuttings موجود ہیں - آئی جے آئی کی کچھ Component Parties ہیں - ان Component Parties کی طرف سے "M.S. Faccused of stealing computer IJI probe into the"

جناب والا ، یہ انجینئرنگ یونیورسٹی کے متعلق انگریزی اخبار میں دیا گیا ہے ۔ جناب والا ، اگر اس خبر کو درست سمجھ لیا جائے اور اس پر ان کو عملدرآمد کرنے دیا جائے اور یہ ایوان اور اس کے معزز ممبر اس پہ کوئی اعتراض نہ کریں تو آنے والے دنوں میں ان کی تجاویز پر ان کے کہنے پر اس صوبے کا جو حال ہو گا اس کا اللہ ہی حافظ ہے ۔ یہ سارے ہاؤس کا فرض ہے میں تمام اراکین سے گزارش کروں گا کہ اداروں کو مستحکم کریں ۔ ان کی مضبوطی کے لیے کام کریں اور صرف شخصیات اور اپنے کارکنوں کو نوازنے کے لیے ، ان کو مضبوط کرنے کے لیے کام نہ کریں تاکہ وہ وہی کچھ کریں جس پر آج اعتراض کیا جاتا ہے ۔

جناب والا ، میں پھر اپنی تحریک استحقاق کا آخری جملہ پڑھوں گا کہ یہ اس معزز ایوان کا استحقاق ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقے کے مسائل کی نشاندہی کرے اور اس کے لیے تجاویز پیش کرے ۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ۔ جناب سپیکر ، میں سب سے پہلے آپ کی وساطت سے قائد حزب اختلاف کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ قواعد انضباط کار کے قاعدہ 55 کے تحت یہ تحریک استحقاق بنتی نہیں ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ غالباً قائد حزب اختلاف نے یہ تحریک استحقاق اس اخباری خبر کی بنیاد پر پیش کی ہے کہ جس میں یہ ذکر ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے اور صدر پاکستان مسلم

لیگ نے وزراء کو یہ ہدایات جاری کی ہیں کہ مسلم لیگ کے صدور و سیکرٹری جنرل صاحبان کی سفارشات کے بغیر درخواستوں پر غور نہ کیا جائے ۔جناب والا، میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ غلط رپورٹنگ ہے ۔ یہ حقیقتاً درست نہیں ہے ۔ایسی کوئی ہدایات نہیں دی گئیں ۔اور تیسری بات یہ ہے کہ میں قائد حزب اختلاف کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جہاں تک کسی معزز رکن کی سفارش کا تعلق ہے کہ جو بھی سفارش ہو گی وہ قاعدے اور ضابطے کے مطابق اس پر عمل کیا جائے گا ۔ نہ صرف قائد حزب اختلاف بلکہ حزب اختلاف کے جتنے ممبران ہیں ان کی جتنی بھی سفارشات قانون اور ضابطے کے مطابق ہوں گی ان پر ضرور غور کیا جائے گا۔

جناب والا، ان تین گزارشات کے بعد میں آپ سے استدعا کروں گا کہ یہ تحریک استحقاق بنتی نہیں ہے یہ غلط رپورٹنگ کا ایک حصہ ہے ۔حکومت نے ایسی کوئی ہدایات جاری نہیں کیں ۔اور آخر میں یہ یقین دہانی بھی کرانا چاہوں گا کہ ان کی طرف سے کوئی سفارشات ہمارے پاس آئیں گی اور قاعدے اور قانون کے مطابق ہوں گی تو یقیناً ان پر غور کیا جائے گا۔اس تحریک استحقاق کو خلاف ضابطہ قرار دیا جائے

میاں شہباز احمد ۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ وزیر موصوف نے بڑے اچھے الفاظ میں قائد حزب اختلاف کے اعتراض کا جواب دیا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ میری پارٹی کے متعلق سوال تھا اور میں پنجاب مسلم لیگ کا نائب صدر بھی ہوں ۔اس حیثیت سے میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ میں بھی کچھ عرض کروں

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ انہوں نے جواب دے دیا ہے ۔ میاں صاحب آپ تشریف رکھیں ۔جس وقت آپ کی تشریح کی ضرورت ہو گی آپ سے ضرور پوچھ لیا جائے گا۔

رانا اکرام ربانی ۔ جناب والا! وزیر موصوف کی اس بات کے بعد اور ان کی یقین دہانی کے بعد میں اپنی تحریک استحقاق پر زور نہیں دیتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ اب نماز مغرب کے لیے وقفہ ہوتا ہے اور 6.20 پر اجلاس کی کارروائی دوبارہ شروع ہو گی ۔

اجلاس کی کارروائی نماز مغرب کے بعد چھ بجکر پینتیس منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر دوبارہ شروع ہوئی۔

جناب غلام سرور خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔جناب سپیکر کل میں نے تحریک استحقاق نمبر 11 پیش

کی تھی اس پر کچھ بحث بھی ہوئی تھی پھر فیصلہ مؤخر کر دیا گیا تھا تو میں اس سلسلے میں میں آپ سے کچھ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ سپیکر صاحب نے اس پر اپنا فیصلہ مؤخر Pending رکھا ہوا ہے وہ انشاء اللہ آپ کو اپنا فیصلہ سنا دیں گے۔

جناب غلام سرور خان۔ تو پھر جناب والا یہ کب Take up کی جاسکے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ انشاء اللہ آپ کو بہت جلد اس کے متعلق بتا دیا جائے گا۔

جناب غلام سرور خان۔ اس بارے میں کوئی وقت مقرر کیا جانا چاہیے کہ کب تک اس پر کوئی فیصلہ ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جی! اس کے متعلق مجھے بتایا گیا ہے کہ اس میں آپ وزیر قانون اور وزیر مال اور سپیکر صاحب آپس میں بیٹھ کر اس معاملہ کو طے کریں گے۔

جناب غلام سرور خان۔ جناب والا۔ میری استدعا اس میں یہ ہے کہ اس بارے میں کچھ وقت مقرر ہونا چاہیے کہ آیا یہ چار دن میں ہو گا، چھ دن میں ہو گا یا پھر سیشن کے بعد ہو گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر۔ نہیں۔ یہ اسی اجلاس میں ہو گا۔ کوشش ہو گی کہ یہ معاملہ جلد ہی طے ہو جائے۔

جناب غلام سرور خان۔ شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ یہ تحریک استحقاق نمبر 12 ہے اور یہ چودھری اصغر علی گجر صاحب کی ہے کیا وہ ایوان میں تشریف رکھتے ہیں؟

(فاضل ممبر ایوان میں تشریف فرما نہ تھے)

جناب ڈپٹی سپیکر۔ یہ Dispose of تصور ہو گی۔

(اس دوران چودھری اصغر علی گجر صاحب ایوان میں تشریف لے آئے)

چودھری اصغر علی گجر۔ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ چودھری صاحب۔ اب تو میں اس پر اپنا فیصلہ سنا چکا ہوں مگر میں سمجھتا ہوں کہ معزز اراکین سے اس بارے میں رائے لے لی جائے۔

آوازیں۔ اب تو جناب فیصلہ ہو چکا ہے۔

چودھری اصغر علی گجر۔ جی آپ اپنا فیصلہ سنا دیں مجھے منظور ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جی۔ میں نے آپ کا نام پکارا تھا کہ آپ کی تحریک استحقاق ہے مگر اس وقت آپ تشریف نہیں رکھتے تھے۔ تو اب جو قانون اور ضابطے کی بات ہے وہ یہ ہے کہ جب محرک کا نام پکارا جائے اور وہ ایوان کے اندر موجود نہ ہو تو پھر اس تحریک کو dispose of سمجھا جاتا ہے۔ مگر اب آپ تشریف لے آئے ہیں اور اب آپ کے سامنے اس معزز ایوان نے بھی اپنا فیصلہ سنا دیا ہے۔

چودھری اصغر علی گجر۔ جناب والا۔ یہ تحریک میری اپنی ذات سے متعلقہ ہے اور میں اپنے بھائیوں سے گزارش کروں گا کہ چونکہ یہ میری Personal Motion ہے اور یہ میری ذات سے متعلقہ ہے اور یہ معاملہ خود ذاتی طور پر مجھ سے پیش آیا ہے لہذا میں اپنے بھائیوں سے کہوں گا کہ وہ مجھے اس کو پیش کرنے کی اجازت دیں۔

میاں منظور احمد موھل۔ (پوائنٹ آف آرڈر)۔ جناب والا۔ اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ چودھری صاحب لابی میں تھے اور میں خاص طور پر ان کو کہہ کر آیا ہوں کہ یہ اندر آجائیں کیونکہ کام شروع ہو چکا ہے۔ اس کے باوجود بھی یہ تشریف نہیں لائے۔ اب باقی حضرات بھی وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایسے ممبران جو لابی میں بیٹھے ہوتے ہیں اور وہ یہاں آتے ہی نہیں ہیں ان کو یہ حق نہیں ملنا چاہیے۔ اور اب جبکہ یہ فیصلہ بھی ہو چکا ہے۔ یہ فیصلہ اب واپس نہیں ہو سکتا اگر جناب والا یہ فیصلہ واپس ہو گیا تو پھر یہ ایسا Precedent قائم ہو جائے گا کہ سپیکر کے فیصلے کے بعد پھر آپ ایسا فیصلہ کریں۔

چودھری اصغر علی گجر۔ جناب سپیکر۔ آپ اس بارے میں ایوان کی رائے لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ چودھری صاحب، آپ تشریف رکھیں۔ جی! میں نے ایوان کی رائے لے لی ہے اور یہ آپ کے سامنے ہے۔ اور اس پر فیصلہ بھی ہو چکا ہے۔

شیخ محمد طاہر رشید۔ جناب والا۔ میری عرض ہے کہ ہو سکتا ہے کہ فاضل ممبر کسی مجبوری کے تحت باہر تشریف لے گئے ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ نہیں جی۔ ایسا نہیں ہے۔ جی چودھری صاحب، آپ فرمائیے۔

چودھری اصغر علی گجر۔ جناب آپ ایوان کی رائے لے لیں۔

میاں منظور احمد موھل۔ جناب سپیکر۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ٹھیک ہے کہ ہمیں ہمدردی ضرور

ہے لیکن یہ روایت غلط پڑ جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جی۔آپ تشریف رکھیں۔

چودھری اصغر علی گجر۔ جناب والا۔ہمارے کئی مسائل ہوتے ہیں اور ہم بڑی مشکل سے اس اسمبلی میں پیش کرنے کے لیے لاتے ہیں اگر انہیں اس طرح سے رد کر دیا جائے تو یہ ٹھیک نہیں ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جی۔چودھری صاحب۔اس میں ہمارا قصور نہیں ہے۔آپ نے اسمبلی میں اپنا مسئلہ پیش کرنا تھا تو آپ کو چاہیے تھا کہ آپ بھی وقت پر تشریف لے آتے۔یہ تو آپ کا حق بنتا تھا۔

چودھری اصغر علی گجر۔ جناب والا۔میں عرض کرتا ہوں کہ اگر یہ میرے حق میں نہ ہو تو آپ بھلا اسے مسترد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ نہیں۔میں نے آپ کا نام یہاں اسی لئے پکارا تھا کہ آپ کا جو مسئلہ ہے وہ اہم ہے آپ اس وقت موقع پر تشریف نہیں رکھتے تھے۔

چودھری اصغر علی گجر۔ نہیں جناب والا۔میں اس وقت حاضر ہو گیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ یہ آپ کی اپنی ذمہ داری بنتی ہے کہ آپ اپنے مسئلے کی نوعیت کے مطابق پیش نظر ایوان میں تشریف رکھیں۔

چودھری اصغر علی گجر۔ میں حاضر ہو گیا ہوں۔آپ ایوان کی رائے لے لیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ تشریف رکھیں۔

چودھری اصغر علی گجر ۔جناب والا۔یہ میرا ذاتی معاملہ ہے جی۔اور آپ ایوان کی رائے لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔میں وزیر قانون صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اس سلسلے میں رہنمائی فرمائیں چودھری اصغر علی گجر صاحب کی ایک تحریک استحقاق تھی میں نے ان کا نام پکارا تھا اور وہ اس وقت ایوان میں تشریف نہیں رکھتے تھے اور میں نے اسے dispose of قرار دے دیا۔اور اب وہ تشریف لے آئے ہیں اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ میرا ذاتی مسئلہ ہے آپ اس سلسلے میں کیا ارشاد فرمائیں گے؟

وزیر قانون۔جناب سپیکر۔اس سلسلہ میں جناب سپیکر صاحب کی واضح Rulings موجود ہیں اور کوئی معزز رکن استحقاق کے وقت موجود نہیں ہوں گے یا تو اس فاضل ممبر نے جناب سپیکر کو اس بارے میں کوئی پہلے اطلاع دی ہو کہ میں نہیں آسکوں گا اور میری تحریک کو مؤخر کر دیا جائے اور اگر اس قسم کی

صورتحال نہ ہو تو پھر اس کو سپیکر صاحب dispose of کرنے میں حق بجانب ہوں گے ۔ اب یہ ایسا معاملہ ہے جس کو جناب dispose of فرما چکے ہیں تو اب اس کو re-open کرنا جو ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ایوان کی اور جناب سپیکر صاحب کی پہلے سے موجود رولنگز کے متضاد ہوگا۔

جناب والا میری گزارش ہے کہ میرے بھائی تو ماشاء اللہ ایوان کی کارروائی میں انہماک سے حصہ لیتے ہیں اور ماشاء اللہ بڑے تجربہ کار پارلیمنٹرین ہیں اگر ان کا یہ اتنا اہم مسئلہ تھا اور ذاتی مسئلہ تھا تو ان کو اور زیادہ اس چیز کا خیال رکھنا چاہیئے تھا اور اپنی حاضری کو یقینی بنانا چاہیئے تھا ۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اگر جناب والا نے اپنا فیصلہ دے دیا ہے تو اب اس میں میں بھی بے بس ہوں اور آپ بھی بے بس ہیں ۔ ہم اگر ان کی مدد کرنا بھی چاہیں تو پھر بھی ہم نہیں کر سکتے ۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) ۔ جناب سپیکر ۔ میری عرض یہ ہے کہ آپ نے اس کے بعد تحریک استحقاق پیش کرنے والے کا نام نہیں پکارا تھا اور نہ ہی اس نے اپنی تحریک استحقاق اس ایوان میں پیش کی تھی ابھی آپ انتظار فرما رہے تھے کہ وہ آگئے اس لئے میرا خیال ہے کہ ازراہ کرم آپ ان کو اجازت دیجئے تاکہ وہ اپنی تحریک استحقاق اس ایوان میں پیش کر سکیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ ڈاکٹر صاحب، میں نے اس بارے میں اپنا فیصلہ سنا دیا تھا۔

ملک اقبال احمد خان لنگڑیال ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر قانون نے اس کی وضاحت کر دی ہے تو واقعی اگر آپ اس tradition کو اس طرح کریں گے تو ماضی میں بھی جو فیصلے ہو چکے ہیں ان سب پر نظر ثانی ہو گی بہتر ہے کہ یہ تحریک دوبارہ دیں تو پھر اس کو کسی وقت بھی take up کیا جا سکتا ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ ٹھیک ہے جی ۔

چودھری اصغر علی گجر ۔ ۔۔۔۔ جناب سپیکر ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ بس اب اس میں مزید کسی قسم کی بحث نہیں ہونی چاہیئے ۔ جی ۔ چودھری صاحب فرمائیے ۔

چودھری اصغر علی گجر ۔ جناب والا ۔ پہلے آپ میری بات سن لیں پھر آپ جو بھی مرضی ہو کرتے رہیں

چودھری محمد اعظم چیمہ ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) ۔ جناب سپیکر ۔ وزیر قانون کی رائے کے بعد اور جناب

کے فیصلے کے بعد اور رولز کے مطابق یہ معاملہ بالکل درست ہے کہ آپ نے اس پر فیصلہ دے دیا لیکن جناب والا آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے یعنی غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کا دن ہے آپ نے ایک ممبر کی تحریک استحقاق کے بارے میں اپنا فیصلہ دے دیا۔ اس فیصلے کو آپ قائم رکھیں۔ اور بدستور اس فیصلے کو قائم رکھیں مگر جناب والا رولز کو معطل کرتے ہوئے اسے نئی تحریک پیش کرنے کی اجازت دیں اور اسے ایوان میں بحث کے لئے بھیج دیا جائے یہ جناب کے اختیار میں ہے آپ اس فیصلے پر قطعاً نظرثانی نہ کریں مگر آپ رولز کو معطل کرتے ہوئے فاضل ممبر کو نئی تحریک پیش کرنے کی اجازت دیں۔ یہ جناب ان کا ذاتی معاملہ ہے اس پر ہمیں غور کرنا چاہیے آج غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کا دن ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جہاں تک میرے فیصلے کا تعلق ہے اس پر تو بات ختم ہو گئی ہے میں نے فیصلہ کر دیا ہے میں اس پر قائم ہوں۔ جہاں تک چودھری صاحب آپ کے فیصلے کا تعلق ہے آپ چیمبر میں آ جائیں ہم انشاء اللہ اسے ایوان میں پیش کرنے کا کوئی نہ کوئی حل نکالتے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر۔ جناب والا۔ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی ـــــ

جناب ڈپٹی سپیکر۔ چودھری صاحب، آپ تشریف رکھیں۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب والا آپ میری عرض [illegible]

جناب ڈپٹی سپیکر۔ چودھری صاحب۔ اب تو ایوان کا بھی فیصلہ ہو چکا۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ براہ کرم اب آپ تشریف رکھیں۔

چودھری اصغر علی گجر۔ جناب میری عرض تو سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جی فرمایئے۔

چودھری اصغر علی گجر۔ جناب والا مجھے اسے دوبارہ پیش کرنے کی اجازت ہو۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جی۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ ہم اس کا حل ضرور نکالیں گے۔ آپ تشریف رکھیں اب ہم تحاریک التوائے کو لیتے ہیں یہ سعید احمد خان مہیس صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 5 ہے۔ خان صاحب تک اگر میری آواز پہنچ رہی ہو تو وہ تشریف لے آئیں۔ اگر وہ لابی میں تشریف رکھتے ہوں تو وہ تشریف لے آئیں تاکہ ان کی تحریک التوا ایوان میں پیش کی جا سکے۔

(خان صاحب ایوان میں تشریف نہ لائے۔)

جناب ڈپٹی سپیکر۔ کیا خان صاحب تشریف نہیں رکھتے؟

(آوازیں۔ نہیں جناب)

جناب غلام سرور خان۔ جناب والا۔ جب فاضل ممبر ایوان میں موجود نہیں ہیں آپ ان کا کیوں انتظار کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ یہ معاملہ بڑا اہم تھا بہرحال وہ تشریف نہیں لائے تو اب ایوان کی کیا رائے ہے اسے pending رکھیں۔

جناب غلام سرور خان۔ جناب والا۔ اسے pending کر لیں۔

آوازیں۔ جناب اسے pending کریں۔

جناب اسے dispose of کریں

سید چراغ اکبر شاہ۔ جناب سپیکر۔ اس ایوان کی روایات یہ رہی ہیں کہ جب کوئی ممبر غیر حاضر ہوتا ہے اور اس کی تحریک التوا take up کرنی ہوتی ہے اور وہ اس وقت موجود نہیں ہوتا تو اسے pending کر دیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ نہیں اس کی درخواست بھی آنی چاہیے کہ میں آج نہیں آ سکتا اور میری تحریک استحقاق یا تحریک التوا کو pending رکھا جائے۔

سید چراغ اکبر شاہ۔ جناب والا۔ نہ بھی ہو تب بھی روایات یہی ہیں کہ انہیں pending کر دیا جاتا ہے۔

شیخ محمد طاہر رشید۔ جناب والا۔ عرض یہ ہے کہ ممکن ہے جناب ہیئنس صاحب مغرب کی نماز کے بعد نوافل ادا کر رہے ہوں اور انہیں دیر ہو گئی ہو۔ تو ان کا انتظار کر لینا مناسب ہے۔

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ۔ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جی۔ وزیر صاحب کیا فرمانا چاہتے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ۔ جناب والا۔ میری اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ فاضل ممبر کو یہ تو پتہ نہیں ہوتا کہ میری تحریک آج آ جائے گی تو اس سلسلے میں میں یہی گزارش کروں گا کہ آپ اسے pending فرما دیں اور اگلے روز جب فاضل ممبر آ جائیں گے تو اسے discuss کر لیا جائے گا۔

جناب غلام سرور خان۔ جناب سپیکر۔ اس سے پہلے چودھری اصغر علی گجر کی تحریک استحقاق پر آپ

اپنا فیصلہ دے چکے ہیں ۔ کہ کسی رکن کی غیر موجودگی میں اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ آپ اپنی سابقہ روایت کو بحال رکھیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ تو اسے بھی dispose of تصور کریں ۔ اب تحریک التوائے کار نمبر 12 محمد ضرغام خان خاکوانی صاحب کی طرف سے ہے ۔

سید چراغ اکبر شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ خاکوانی صاحب ایوان میں موجود نہ ہیں لہذا اسے pending کر دیا جائے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ میں اس سلسلے میں غلام سرور خان صاحب کی رائے پوچھنا چاہوں گا ۔

جناب غلام سرور خان ۔ جناب سپیکر ۔ میں تو یہی گزارش کروں گا کہ روایات کو بحال رکھیں ۔ چاہے تحریک اس طرف کی ہو یا پھر اس طرف کی ہو dispose of ہونی چاہیئے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ متعلقہ ممبر تشریف نہیں رکھتے ہیں لہذا اس کو dispose of تصور کیا جائے یہ تحریک التوائے کار نمبر 29 علی حسن رضا قاضی صاحب کی ہے اور اس کے ساتھ ویسی ہی تحریک التوائے کار نمبر 12 خاکوانی صاحب کی ہے تو یہ میں علی حسن رضا قاضی صاحب اگر تشریف رکھتے ہوں تو ان سے درخواست کروں گا کہ وہ پیش کریں ۔

جناب غلام سرور خان ۔ جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 23 میری ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ یہ 12 نمبر کے ساتھ ہے تو یہ تحریک التوائے کار نمبر 29 علی حسن رضا قاضی صاحب کی ہے ۔

اخراجات پر قابو پانے کے لئے اسٹیٹ بنک آف پاکستان کی پنجاب حکومت کو تنبیہہ

جناب علی حسن رضا قاضی ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ "روزنامہ جنگ" لاہور کی مورخہ 12 نومبر 1990ء کی اشاعت میں یہ خبر چھپی ہے کہ "آپ کا خزانہ خالی ہونے کو ہے اخراجات کنٹرول کریں سٹیٹ بینک آف پاکستان کی پنجاب حکومت کو وارننگ اخراجات پر قابو نہ پایا گیا تو چیک کیش نہیں ہوں گے اور ڈرافٹنگ بہت زیادہ ہو چکی ۔ حکومت

نے شدید مالی بحران کے پیش نظر متعدد وفاقی محکموں کی ادائیگیاں روک لیں ۔ یہ سب کچھ نگران حکومت کی بے عملی کے باعث ہوا ہے ۔ قوم کا روپیہ انہوں نے الیکشن 1990ء میں دھاندلیوں پر صرف کر دیا اور عوام کو بھوکے مرنے پر مجبور کر دیا ہے ۔ موجودہ حکومت نے ابھی تک اس کا تدارک نہیں کیا " ۔ اس خبر سے صوبہ بھر کے عوام میں بے چینی اور اضطراب ، غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔ متذکرہ واقعہ اس امر کا متقاضی ہے کہ اسے فوری طور پر ایوان میں زیر بحث لایا جائے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جی متعلقہ وزیر صاحب ۔ وزیر قانون صاحب یہ تحریک التوائے کار نمبر 29 ہے ۔

جناب علی حسن رضا قاضی ۔ یہ 13 نمبر ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ آپ نے 29 نمبر پڑھنا تھی ۔

جناب علی حسن رضا قاضی ۔ جناب سپیکر ! اس سے پہلے میری تحریک التوائے کار نمبر 13 ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ آپ پہلے 29 نمبر پڑھیں کیونکہ اس کے ساتھ ہی تحریک التوائے کار نمبر 12 بھی ویسی ہی ہے ۔ آپ اپنی تحریک التوائے کار نمبر 29 پہلے لیں ۔

کالا باغ ڈیم کی تعمیر کے متعلق جی ایم سید کا بیان

جناب علی حسن رضا قاضی ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ " روزنامہ نوائے وقت " لاہور کی مورخہ 12 نومبر 1990ء کی اشاعت میں یہ خبر چھپی ہے کہ " کالا باغ ڈیم تعمیر نہیں ہونے دیا جائے گا " ۔ یہ بیان آئی جے آئی کے حمایتی اور سندھی لیڈر جی ایم سید نے جاری کیا ہے ۔ جس کی نہ تو حکومت نے اور نہ ہی آئی جے آئی والوں نے تردید کی ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ جی ایم سید نے حکومت کے ایماء پر ہی یہ بیان دیا ہے ۔ صوبہ پنجاب کے عوام سراپا احتجاج کر رہے ہیں ۔ اس خبر سے صوبہ بھر کے عوام میں بے چینی اور اضطراب ، غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔ متذکرہ واقعہ اس امر کا متقاضی ہے کہ اسے فوری طور پر ایوان میں زیر بحث لایا جائے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جی لاء منسٹر صاحب ۔ یہ 29 نمبر ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا یہ مسئلہ ہماری حکومت پاکستان کے لئے سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے اور اس کا تعلق صوبائی حکومت سے قطعی طور پر نہیں ہے ۔ اس کا تعلق مرکزی حکومت سے ہے اور اس

سلسلہ میں وزیر اعظم پاکستان اپنی ذاتی دلچسپی لے کر چاروں صوبوں میں Consensus پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ چاروں صوبوں میں Consensus پیدا ہو اور Water apportionment کا فیصلہ ہو - پھر Water apportionment کے فیصلے کے ساتھ ہی کالا باغ ڈیم ' بھاشا ڈیم اوراس کے علاوہ سندھ میں ایک ڈیم بنا ' ہے ان سارے کے سارے ڈیموں کا مسئلہ جو ہے اس پر عملدرآمد کیا جاسکے گا - میں اپنے فاضل بھائی کی خدمت میں یہ یقین دہانی کراتا ہوں کہ اس سلسلے میں حکومت پنجاب کا اگرچہ براہ راست عمل دخل نہیں ہے اور ہماری پنجاب اسمبلی مرکزی حکومت کے معاملے میں دخل اندازی نہیں کر سکتی لیکن یہ ایک ایسا حساس قسم کا مسئلہ ہے جس پر وزیر اعظم پاکستان خود دلچسپی لے رہے ہیں اور یہ خبر جو ہے جس کا انہوں نے سہارا لیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ جی ایم سید صاحب اپنے ایک انداز کے بیانات دیتے رہتے ہیں اور ان میں کسی قسم کا موجودہ حکومت کا ہاتھ یا موجودہ حکومت کا قطعی طور پر ایماء نہیں ہے - میں اپنے فاضل دوست کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ اس معاملے پر جو کہ ہمارے ملکی نقطہ نظر سے بے حد اہمیت کا حامل ہے اس پر حکومت باقاعدہ نوٹس لے رہی ہے تاکہ اس کا کوئی ایسا حل نکل آئے جس پر تمام صوبے متفق ہوں اور ہم اس کا حل نکالنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں -

رانا اکرام ربانی - جناب سپیکر! میں اس پر کچھ بات کرنا چاہوں گا - جناب والا یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو پچھلے کئی سالوں سے التواء میں ہے اور یہ اتفاق ہے کہ جب آج اس پر بات کی جارہی ہے تو میرے فاضل دوست راجا محمد خالد خان وزیر کی حیثیت سے نشست پر تشریف فرما ہیں - ہر پرائیویٹ ممبر ڈے پر ان کی ایک قرارداد پچھلی اسمبلی میں ہوتی تھی - آج قطعی طور پر آئی جے آئی کی گورنمنٹ کو اس پر اپنی ایک پالیسی کا اظہار کرنا ہوگا اور میں اس لئے آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ راجا صاحب سے بھی ان کے خیالات پوچھ لئے جائیں اور اس کے بعد یہ بتایا جائے کہ یہ تحریک اس وقت ہاؤس میں کیوں زیر بحث نہیں لائی جا سکتی ؟

جناب والا ! یہ پنجاب کے لئے بڑا اہم مسئلہ ہے اور میں ہمیشہ ان کی قرارداد کی تائید میں بات کیا کرتا تھا تو میری یہ گزارش ہے کہ ہر چیز کو جو صرف اس لئے کہ وہ ہماری طرف سے پیش کی گئی ہے نظرانداز نہ کیا جائے - راجا صاحب سے ان کی رائے پوچھ لیں اوراس کے بعد اس پر میری گزارش یہ ہوگی کہ اس کو ایوان کے سامنے رکھا جائے تاکہ اس پر ہر ایک دوست اظہار خیال کر سکے اور خاص طور پر یہ ایک ایسی

شخصیت کے حوالے سے بات کی جا رہی ہے کہ جس کی پنجاب کے ساتھ دشمنی، پاکستان کے ساتھ دشمنی نہ خفیہ ہے اور نہ اس محترم شخصیت نے کبھی خفیہ رکھنے کی کوشش کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ راجا صاحب آپ کے متعلق جناب قائد حزب اختلاف نے اشارہ فرمایا ہے۔ آپ کی اس سلسلے میں کیا رائے ہے؟

راجا محمد خالد خان۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ جناب والا! قائد حزب اختلاف نے اس بارے میں جو ارشادات فرمائے ہیں کہ پچھلی اسمبلی میں میری ہر پرائیویٹ ممبر ڈے پر کالا باغ ڈیم کی فوری تعمیر کے سلسلے میں ایک قرارداد شامل ہوا کرتی تھی۔ میں آج بھی اسے قبول کرتا ہوں اور آج بھی میں اس بات پر قائد حزب اختلاف سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر فوری طور پر کروائی جائے۔

MR. TAJ MUHAMMAD KHANZADA: Sir,Kala Bagh Dam issue is a very sensitive issue betweent the Provinces of Pakistan, This matter has been taken up at a very high level not from now but from the time the PPP was in complete power in the Centre. Any discussion in the punjab Assembly will only invite adverse reaction from the minority Provinces. This is not a subject which pertains to Punjab. It is a Federal subject and the Prime Minister of Pakistan has already constituted a committee as explained by the Law Minister where chief Ministers of all the Provinces and the Irrigation Secretaries are there to find out ways and means by which a consensus can be arrived at. We realise the importance of Kala Bagh. It

is of very vital importance no doubt. For this Assembly to discuss this issue. I think , will adversely affect the whole population of Pakistan and only invite adverse criticism from the rest of the three Assemblies the reaction of which is very well known to this House. I would request the Leader of Opposition not to make Kala Bagh an issue of prestige and press it for discussion.

جناب ڈپٹی سپیکر۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ ابھی معاملہ بحث کے لئے منظور نہیں ہوا میں محرک سے یہ التماس کروں گا کہ وزیر قانون و پارلیمانی امور اور جناب راجا خالد صاحب کی یقین دہانی کے بعد آپ کچھ ارشاد فرمائیں گے ؟

سید چراغ اکبر شاہ۔ جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ کالا باغ ڈیم نہایت ہی اہم مسئلہ ہے اور ہمیں کالا باغ ڈیم کو زیر بحث لانا چاہیے۔ کیونکہ پنجاب کی عوام کا مستقبل اس سے منسلک ہے، نہایت ہی اہمیت کا حامل مسئلہ ہے ہمیں اس سے منہ نہیں چھپانا چاہیے بلکہ ہمیں اس مسئلے کو زیر بحث لانا چاہیے لہذا میری یہ گزارش ہے کہ اس تحریک کو منظور کر کے زیر بحث لایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ میں اس سلسلے میں محرک سے پوچھنا چاہوں گا کہ ان کی کیا رائے ہے؟ جہاں تک مسئلے کی اہمیت کا تعلق ہے اس سے کوئی بھی ذی شعور شخص انکار نہیں کر سکتا۔ اس مسئلے کا بہتر حل یہ ہو سکتا ہے کہ آپ اسے قرارداد کی صورت میں لائیں اور اس کو اسمبلی متفقہ طور پر پاس کرے اور وہ مرکزی حکومت سے اس بات کی سفارش کرے۔ میں وزیر قانون صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ وہ اس سلسلے میں ہماری کیا رہنمائی کر سکتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (سردار نصر اللہ دریشک) جناب والا! میں نے اپنے اپوزیشن کے بھائیوں سے نہایت ادب سے یہ گزارش کی ہے۔ یہ قومی اہمیت کا حامل مسئلہ ہے، انتہائی حساس معاملہ ہے،

تھوڑی سی غلط فہمی پیدا ہونے سے اس مسئلے کے حل میں رکاوٹ پیدا ہو گی ۔ جو یہ چاہتے ہیں ہم بھی وہی کرنا چاہتے ہیں ۔ اس طرح اس مسئلے کے حل ہونے میں پیچیدگی پیدا ہو سکتی ہے ۔ اگر میرے فاضل دوست اس چیز کو برا نہ منائیں ، رانا شوکت محمود صاحب جو پہلے قائد حزب اختلاف رہ چکے ہیں انہوں نے سندھ میں ایک جلوس کی قیادت کی تھی جس جلوس کا مقصد یہ تھا کہ کالا باغ ڈیم نہیں بننے دیا جائے گا ۔ اس لئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک حساس مسئلہ ہے ، رانا صاحب پنجاب سے تعلق رکھتے ہوئے اور حالانکہ رانا صاحب نہیں چاہتے تھے لیکن ان کی شاید سیاسی مجبوری تھی جس کی وجہ سے ان کو شاید اس قسم کا کام کرنا پڑا ۔ اس لئے میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر تو اس مسئلے کو اخباروں میں اچھالنا ہے خبریں لگوانی ہیں تو پھر اس پر جتنی بحث کریں کم ہے ۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ اگر اس مسئلے کو حل کرنا ہے اور ملکی معیشت کو مستحکم کرنے کے نقطہ نظر سے ملکی استحکام کے نقطہ نظر سے اس پر جتنی بھی کم بات کی جائے بہتر ہے ۔ یا تو حکومت نے اس مسئلے کا نوٹس نہ لیا ہو ۔ 12 جنوری کو سی ۔ سی ۔ آئی کی میٹنگ ہوئی جس میں یہی مسئلہ ایجنڈے پر نمبر1 تھا ۔ اس سلسلے میں جناب وزیر اعظم پاکستان نے Cabnit Sub-Committee بنائی ہے جس میں چاروں وزراء اعلیٰ شامل ہیں اور اس کے باقاعدہ اجلاس ہو رہے ہیں اور consensus حاصل کرنے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے ۔

اس لئے میں انتہائی ادب سے اپنے اپوزیشن کے بھائیوں سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس مسئلے پر حکومت کے ساتھ تعاون کریں ۔ حکومت نیک نیتی اور ایمانداری کے ساتھ چاروں صوبوں کا consensus اور اتفاق رائے حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے اللہ تعالیٰ سے مجھے قوی امید ہے کہ ہم اس کوشش میں کامیاب ہوں گے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں حزب اختلاف کا تعاون بھی حاصل رہے گا ، میں ان کی خدمت میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس کو پریس نہ کریں ویسے بھی یہ نہ Recent Occurance ہے اور نہ ہی یہ مسئلہ ہماری اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے ، اس مسئلے کا تعلق مرکزی حکومت سے ہے اگر میرے دوست اپنی ضد پر قائم ہیں تو میں آپ کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ اسے خلاف ضابطہ قرار دیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جہاں تک اس تجویز کا تعلق ہے کہ آپ اور قائد حزب اختلاف اور محرک ، اس کے علاوہ اور بھی کئی دوست اس میں شامل کر لئے جائیں اور ایک متفقہ قرارداد اس ایوان میں پیش کر دیں

تاکہ اس مسئلے کو مرکزی حکومت تک پہنچایا جاسکے۔ اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہو گی؟ آپس میں مل بیٹھ کر ایک متفقہ قرارداد آپ بنالیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا! اس میں تھوڑی سی دشواری یہ ہے کہ اسے دوسرے صوبوں میں سیاسی طور پر غلط رنگ دیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے میں یہ کہہ رہا تھا کہ اس پر جتنی کم بحث کی جائے اتنا ہی اس مسئلے کو حل کرنے میں معاون ثابت ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ اس سلسلے میں آپس میں بیٹھ کر بات کر لیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ ہم آپس میں بیٹھ کر بات کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپس میں بیٹھ کر کوئی متفقہ قرارداد بنالیں، افہام و تفہیم سے اس معاملے کو دیکھتے ہوئے متفقہ قرارداد لائیں اور اس ہاؤس میں پیش کریں تاکہ اس مسئلے پر بات کی جاسکے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب سپیکر! میں نے یہ عرض کی ہے کہ یہ مسئلہ نہایت حساس ہے اور اگر میں اپنے بھائیوں کو قائل کر لیتا ہوں کہ اس پر کام تسلی بخش ہو رہا ہے اس لئے قرار داد کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جب آپ آپس میں ملیں گے جو بھی واقعات ہیں حالات ہیں، جو بھی صورتحال ہے وہ آپ ان کو بتا سکتے ہیں۔ اس لئے بہتر ہو گا کہ اس پر کوئی کمیٹی بنا دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا! آپس میں بات چیت کر لیتے ہیں لیکن یہ جو متفقہ قرارداد والا معاملہ ہے میں پھر گزارش کروں گا کہ اس پر میں نے اتنی لمبی جو بات کی ہے ان کو مطمئن کرنے کے لئے کی ہے۔ جناب والا! کی خدمت میں بھی میں نے گزارش کی ہے کہ مرکزی حکومت خود اس کا نوٹس لے چکی ہے اور بڑے موثر انداز میں اس منصوبے پر عمل درآمد کے لئے کارروائی ہو رہی ہے اس پر تھوڑی سی بات غلط رنگ پیش کر سکتی ہے۔ کیونکہ پاکستان دشمن عناصر کو پتہ ہے کہ یہ مسئلہ پاکستان کی معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کی کی یہ پوری کوشش ہے کہ یہ مسئلہ کسی نہ کسی طریقے سے معرض التواء میں رہے۔ ہماری اس قسم کی باتوں سے وہ جو exploiters ہیں جو یہ چاہتے ہیں کہ اس مسئلے کا حل نہ ہو وہ اس سے ناجائز فائدہ اٹھا کر غلط رنگ دے کر دوسرے صوبوں میں نفرت کی فضا پیدا

کرتے ہیں ۔ اس وجہ سے میں آپ کی خدمت میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ مہربانی فرما کر اسی پر آپ اپنا فیصلہ فرما دیں ۔ جہاں تک آپس میں بات چیت کا تعلق ہے وہ تو میں اور حزب اختلاف کے بھائی آپس میں ملتے رہتے ہیں اس لئے ہم آپس میں بات چیت کر لیں گے ۔ شکریہ ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جناب قائد حزب اختلاف اس پر کیا فرمائیں گے ؟

رانا اکرام ربانی ۔ اس سے پہلے کہ میں کچھ عرض کروں پہلے تو میں اپنی پوزیشن کے متعلق وضاحت کرنا چاہتا ہوں ۔ محترم وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ شاید میں یہ بات کرنا نہیں چاہتا تھا اور میری کوئی مجبوری ہے ۔ جناب والا میں یہی بات وزیر موصوف کے بارے میں کہوں گا ، کہ شاید وہ کہنا کچھ اور چاہتے ہیں لیکن ان کی کچھ مجبوریاں ہیں جن کی وجہ سے وہ اس پر بات نہیں کرنا چاہتے ۔ کالا باغ ڈیم بنایا جائے اس کے لئے متفقہ قرارداد پیش کی جائے ، یہ ایک علیحدہ مسئلہ ہے ۔ اس میں خبر یہ ہے کہ ایک صاحب ہیں جو جئے سندھ کے لیڈر ہیں ، انہوں نے ایک بیان دیا ہے اور اس میں انہوں نے بڑے زور سے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم تعمیر نہیں ہونے دیا جائے گا ۔ جناب والا ! ہم تو اس بیان کے حوالے سے بات کر رہے ہیں ۔ یہاں یہ بات ہوتی رہی ہے کہ " جاگ پنجابی جاگ " ہم تو کہتے ہیں کہ پنجاب کی پگ کو داغ نہ لگنے پائے ۔ میں تو ان کے بھلے کے لئے کہہ رہا ہوں کہ وہ اپنا Reaction ایوان کے ریکارڈ پر لائیں کہ ایک شخص نے کہا ہے کہ ہم کالا باغ ڈیم نہیں بننے دیں گے ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ یہاں پر سارے پنجاب کے معزز اراکین اسمبلی میں سارے پنجاب کے نمائندے ہیں اس پر وہ اپنا اظہار خیال کریں ۔ اگر بننا ہے تو وہ ایک شخص اس کو کیسے روک سکتا ہے ۔ اگر نہیں بننا تو وہ اس کے بس کی بات تو نہیں ۔

شیخ محمد طاہر رشید ۔ جناب سپیکر ! میں آپ کے توسط سے اپنے بھائی محترم رانا صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کی جماعت کا موقف کالا باغ ڈیم کے بارے میں کیا ہے ؟ کیونکہ جب میں سندھ میں جاتا ہوں تو مجھے دیواروں پر پیپلز پارٹی کے لکھے ہوئے وہ پوسٹر نظر آتے ہیں کہ کالا باغ ڈیم ہماری لاشوں پر بن کر تعمیر ہو گا اور میرے بھائی آج کالا باغ ڈیم کے حق میں بات کر رہے ہیں ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کی جماعت کا اس بارے میں موقف کیا ہے ؟ مہربانی ۔

جناب رانا اکرام ربانی ۔ شیخ صاحب نے بڑی زوردار بات کی ہے اور میزیں بھی بجی ہیں اگر آپ اس تحریک کو بحث کے لئے منظور فرمالیں تو ہم اس سے زیادہ زور سے میزیں بجائیں گے اور ہمارا موقف بھی

ہاؤس کے سامنے آجائے گا۔ یہی تو ہم کہہ رہے ہیں۔

جناب واجد علی خاں۔ جناب والا! قائد حزب اختلاف نہایت شریف النفس انسان ہیں۔ بہت وضع دار قسم کے انسان ہیں۔ لیکن بات کچھ بھی نہیں، بات صرف یہ ہے کہ "اپنے اپنے مقام پر کبھی تم نہیں کبھی ہم نہیں" تھوڑے دنوں کی بات ہے۔ چند دن پہلے ان کی جماعت کی موقف کچھ اور تھا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اب بھی سب سے جو بہتر Forum ہے وہ قومی اسمبلی ہے۔ پیپلز پارٹی قومی اسمبلی میں قرارداد پیش کرے۔ پہلے وہ اپنی پارٹی میٹنگ میں قرارداد پیش کرے اور پھر قومی اسمبلی میں قرارداد پیش کرے کیونکہ بہترین Forum وہ ہے۔ تاکہ ان کی پارٹی کا موقف سامنے آئے۔

سید چراغ اکبر شاہ۔ جناب سپیکر! ابھی چونکہ آپ نے اس تحریک التوائے کار پر اپنا فیصلہ نہیں دیا۔ اس لیے میرے خیال میں یہ بحث بے جا ہے۔ اگر یہ تحریک التوا بحث کے لیے منظور ہو جاتی ہے تو ہماری پارٹی کا موقف ایوان کے سامنے اور پنجاب کے عوام کے سامنے واضح ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جہاں تک اس تحریک التوائے کار کا تعلق ہے یہ تحریک التوائے کار کے قانونی تقاضے پورے نہیں کرتی۔ جہاں تک اس معاملے کی اہمیت کا تعلق ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ تو میں لاء منسٹر صاحب، قائد حزب اختلاف اور محرک سے درخواست کروں گا کہ وہ آپس میں بیٹھ کر اس مسئلہ پر متفقہ لائحہ عمل اختیار کریں۔ اور یہ تحریک التوائے کار خلاف ضابطہ قرار دی جاتی ہے۔

جناب غلام سرور خاں۔ جناب والا! قاضی رضا صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 13 تھی جسے مؤخر کرنے کے لیے کوئی درخواست نہیں آئی۔ اس پر کوئی فیصلہ ہونا چاہیے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ یہ اگلے کارروائی کے دن آئے گی۔ اب غیر سرکاری کارروائی شروع ہوتی ہے۔ یہ پہلا بل سید طاہر احمد شاہ صاحب کی طرف سے ہے وہ چونکہ تشریف نہیں رکھتے اور ان کی طرف سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ ان کے بل کو مؤخر کر دیں اگلا مسودہ قانون ریاض فتیانہ صاحب کی طرف سے ہے۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے اس لیے اسے بھی مؤخر کرتے ہیں۔

جناب غلام سرور خاں۔ جناب والا! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ محرک کی غیر حاضری کی صورت میں بل take up کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ اس کے متعلق ہمیں پتا چلا ہے کہ وہ اسے واپس لینے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ جب وہ

تشریف لے آئیں گے تو ان سے پوچھنے کے بعد اس پہ فیصلہ کیا جائے گا۔

جناب غلام سرور خاں ۔ جناب والا! یہ تو ایوان کی Property بن چکا ہے۔اب وہ اس کو کیسے واپس لے سکتے ہیں؟

چودھری محمد فاروق ۔ جناب والا! اگر کوئی ممبر اپنا بل واپس لینا چاہتا ہے اور وہ اس کی واپسی کے بارے میں ذاتی طور پر سپیکر اسمبلی کو اطلاع نہیں دیتا تو اس صورت میں ایوان میں اس بات پر کیسے فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ محرک اپنا بل واپس لینے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔جناب سپیکر۔اگر کوئی ممبر اپنے پیش کیے ہوئے بل کو واپس لینا چاہیے تو میرے خیال میں وہ خود ایوان میں آکر اس کو واپس لینے کے لیے نہیں کہتے اس وقت تک اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اس بل کا محرک اسمبلی میں موجود نہ ہو اور ایوان میں اس کا نمبر آجائے تو پھر یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ پہلے ہی پیش کردہ بل کو دوبارہ ٹیک اپ کر لیا جائے گا۔یہ مؤخر کیا جا رہا ہے یا آپ سرے سے اسے ختم کر رہے ہیں۔

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ ہم اس کو مؤخر کر رہے ہیں۔اب ہم مفاد عامہ سے متعلق قراردادوں کو لیتے ہیں پہلی قرارداد جناب ریاض فتیانہ صاحب کی ہے۔وہ تشریف نہیں رکھتے اسلیے یہ disposed of تصور کی جائے گی۔اگلی قرارداد جناب رانا اکرام ربانی کی ہے۔وہ اسے پیش کریں۔

ضلع اوکاڑہ میں واقع ملٹری فارم کے دیہات میں سات مرلہ سکیم کا اجراء

جناب رانا اکرام ربانی ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ "صوبائی حکومت ضلع اوکاڑہ میں واقع ملٹری فارم کے دیہات میں سات مرلہ سکیم کا فوری اجراء کرے تاکہ ان دیہات میں رہنے والے لوگ بھی اپنے گھر کے مالک بن سکیں"۔

جناب اقبال احمد خاں لنگڑیال ۔ جناب والا، میں اس قرارداد میں یہ ترمیم پیش کرنا چاہتا ہوں

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ پہلے مجھے یہ قرارداد پڑھ لینے دیں۔لاء منسٹر صاحب، آپ اس کی مخالفت کرتے ہیں؟

جناب وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس قرارداد کے سلسلہ میں اظہار خیال کرنا چاہتا ہوں کہ ۔ اس پر عملدرآمد ہو چکا ہے اس لیے یہ قرارداد بے فائدہ ہو چکی ہے ۔ ہمیں محکمہ کی طرف سے بھی اطلاع ملی ہے اور ہمارے ایک معزز رکن ملک عباس کھوکھر صاحب کے حلقہ انتخاب میں یہ فارم واقع ہے ۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ ہم اس فارم کے دیہات میں بسنے والے لوگوں کو مالکانہ حقوق کی سندات بھی تقسیم کر چکے ہیں ۔ لہذا اس قرارداد کی ضرورت نہیں ہے ۔

میاں منظور احمد موھل ۔ جناب والا ! پوائنٹ آف آرڈر ۔ طریق کار یہ ہے کہ جب کوئی قرارداد ایوان میں پیش کی جاتی ہے اور پڑھی جاتی ہے اور اگر اس کی کوئی مخالفت نہیں کرتا تو یہ اسی طرح منظور ہو جائے گی ۔ تو چونکہ وہ قرارداد پڑھی جا چکی ہے اس پہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ ٹھیک ہے یا غلط ہے ۔ اس وقت قرارداد ایوان میں پیش کی گئی ہے ۔ اسے منظور کیا جائے یا اس میں ترمیم دی جائے یا اس کو ایسے ہی منظور کر لیا جائے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ میں ان سے یہی پوچھ رہا تھا کہ کیا وہ اس کی مخالفت کر رہے ہیں ؟ تو یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ " ضلع اوکاڑہ میں واقع ملٹری فارم کے دیہات میں سات مرلہ سکیم کا فوری اجرا کیا جائے تاکہ ان دیہات میں رہنے والے لوگ بھی اپنے گھر کے مالک بن سکیں " ۔

وزیر قانون ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جی رانا صاحب ۔۔۔۔

رانا اکرام ربانی (قائد حزب اختلاف) جناب والا ! مجھے سب سے پہلے تو اس بات پہ تعجب ہے کہ محترم وزیر قانون نے اس کی مخالفت کی ، دوسرا مجھے پریشانی اس بات کی ہے کہ انہیں دوسرے معزز رکن نے misinform کیا ، جناب والا صورتحال یہ ہے کہ جن دیہات کی میں نے بات کی ہے ہو سکتا ہے کہ ان میں سے بھی کوئی گاؤں ملک عباس کھوکھر صاحب کے حلقے میں بھی ہو ، لیکن ضلع اوکاڑہ میں دونوں تحصیلوں میں کافی دیہات ہیں جن میں ملٹری فارمز ہیں ۔ میرا جو پہلے حلقہ انتخاب تھا ۔ پی پی 153 ، اس کے لئے بھی میں نے سابق اسمبلی کی duration میں ایک قرارداد پیش کی تھی اور جناب وزیر قانون کی اس یقین دہانی کے بعد یہ تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی تھی ۔ اس سے پہلے کہ میں وہ committee میں پیش کرتا ، جناب والا ہم اس قابل نہ رہے ۔ جناب والا یہ دیہات تحصیل اوکاڑہ میں واقع ہیں ان میں کچھ تو ملٹری فارمز پی پی 153 میں ہیں اور کلیانہ سٹیٹ کے نام سے ایک جگہ پی پی 154 میں ہے جو کہ اوکاڑہ شہر

کے بالکل ساتھ ہے۔اب جبکہ میں controversial سی بات نہیں کرنا چاہتا۔پانچ مرلہ سکیم متعارف ہوئی، 7 مرلہ سکیم متعارف ہوئی، تقریباً موجودہ حکومت کے دعوئے کے مطابق ہر گاؤں میں یہ زمین تقسیم ہو چکی ہے صرف اس میں قانونی رکاوٹ یہ تھی کہ صوبائی حکومت کی زمین ہے اور وہ ڈیفنس والوں کے پاس پٹے پر ہے۔اس کے لئے ایک طریقہ کار طے کیا جائے گا، اس کا سروے ہوگا، اس کے بعد جو لوگ وہاں پہ رہتے ہیں جتنی زمین وہاں پر required ہے اس کی ڈیفنس والوں کو demand دی جائے گی کہ آپ کے پاس جو زمین ہے اس میں سے ہمیں اتنی زمین 7 مرلہ سکیم کی implimentation کے لئے چاہیے۔ بجائے اس کے کہ یہ ایک اور پرانی ٹوپی میں لگالیتے اور اس کو unanimously carried out کرتے اور اسکو p.rsue کرتے کہ یہ محکمہ ڈیفنس والوں سے وہ زمین واپس لے کر ان لوگوں کو یہ زمین دے جو وہاں کے رہنے والے ہیں۔اب جناب والا وہ گاؤں میرے حلقے میں ہے تاکہ جب کسی ریکارڈ سرکاری فوجی ملازم کو وہ زمین ملتی ہے اس میں پہلے ہی سے وہ زمین بھی شامل ہے جہاں پر پہلے ہی سے وہ آبادی ہے اور لوگ بے شمار سالوں سے وہاں پر رہ رہے ہیں اب جو آدمی پٹے پر وہ زمین لیتا ہے وہ اپنی جگہ پر سچا ہے کہ یہ زمین اس نے اپنے لئے زرعی مقصد کے لئے لی ہے کہ میں یہاں پر کچھ نہ کچھ کاشت کروں گا۔جبکہ صورتحال یہ ہے کہ تیسری چوتھی پشت سے لوگ وہاں پر گھر بنا کر رہ رہے ہیں۔یہ کتنا اہم انسانی مسئلہ ہے کہ اس پر میں اپنے سارے فاضل دوستوں سے عرض کروں گا کہ وہ اس کو اس Context میں دیکھیں جس میں یہ ہونا چاہئے اور وزیر قانون صاحب کا اس میں باقاعدہ Brief statement موجود ہے جو کہ انہوں نے وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر فوج سے رابطہ قائم کیا ہے اور کہا ہے کہ زمین اس مقصد کے لئے مختص کی جائے۔اور اس ساری یقین دہانی کے باوجود جناب والا آج تک وہ ملٹری فارم کے لوگ بھی کلیانہ سٹیٹ کا انتظار کر رہے ہیں میری اس سارے ایوان سے یہ گزارش ہے کہ اس مسئلے کو اس بنیاد پر دیکھیں اور یہ مسئلہ حل کرنے میں حکومت کی بھی مدد کریں تاکہ جو وہاں دوسری تیسری چوتھی پشت سے رہ رہے ہیں، ان کو کسی وقت بھی یہ خطرہ ہوتا ہے، جس کو وہ زمین پٹے پر ملے گی یا وہ ملٹری ہیڈ کوارٹر فارم والے یا ان کا جو سسٹم ہے چیک انچارج ہے فلاں ہے اگر وہ کسی بات پر ناراض ہو جاتا ہے تو وہ نوٹس دے دیتا ہے کہ جناب یہاں سے اپنا سامان اٹھاؤ اور نکل جاؤ۔حالانکہ یہ سال 1991ء ہے یہاں پہ فلاں کالونی کو مالکانہ حقوق دے دیئے گئے ہیں، فلاں جگہ پہ یہ ہو گیا ہے یہ بڑے سیدھے سادھے مسئلہ پہ یقین دہانی کروانے اور لوگوں کی دلجوئی کرنے کے لئے یہ کہا جا رہا ہے کہ ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں، تو میری اس ایوان سے یہ گزارش ہے کہ وہ میری اس سلسلہ میں مدد فرمائیں، اور اس

کو متفقہ طور پر پاس کیا جائے مہربانی جناب والا۔

ملک محمد عباس کھوکھر۔ جناب والا! میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جی فرمائیے۔

ملک محمد عباس کھوکھر۔ یہ سٹاٹر فارمز کے گاؤں میرے حلقے میں بھی ہیں یہ پروین آباد جو کہ وزیر قانون نے پہلے فرمایا تھا، یہ پروین آباد اور بیل گنج یہ دو دیہات ہیں، بیل گنج ضلع پاکپتن میں ہے اور پروین آباد کے تین چار گاؤں وہ میرے حلقے تحصیل دیپالپور میں ہیں۔ یہ معاملہ ہم نے کافی دیر پہلے اٹھایا تھا۔ اس کی پیروی کی ہے اور اس پر ہم نے ڈیفنس والوں سے یہ اجازت لے لی تھی پہلے وہ کہتے تھے کہ ہم ان کو علیحدہ جگہ دیتے ہیں جہاں ان کے گھر ہیں اس کے علاوہ ان کو جگہ دیتے ہیں وہاں یہ اپنے گھر بنالیں اور 7 مرلہ سکیم کے تحت ان کو الاٹ کر دیتے ہیں۔ لیکن ہم نے اس میں پیروی کرتے ہوئے کہا کہ جہاں جہاں یہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ان کے گھر موجود ہیں یہیں پر ان کو دے دیئے جائیں۔ چنانچہ ڈیفنس والے اس بات کو مان گئے، اور محکمہ مال نے بھی اس میں ہماری اچھی خاصی امداد کی اور پھر ان لوگوں کو وہیں پر 7 مرلہ سکیم کے تحت زمین الاٹ کر دی گئی جہاں پر وہ آباد تھے اور پہلے سے نسل در نسل چلے آرہے تھے۔ وہ ایک روایت قائم ہے اور ڈیفنس والوں کا وہ سارا معاملہ موجود ہے۔ اس لئے میں رانا صاحب سے بھی یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس precedent کو لے کر ہماری طرف سے وہی لیٹر لے کر وہ اپنے حلقے میں جو کہ ان کے دیہات ہیں وہاں بھی ڈیفنس والوں سے 7 مرلہ سکیم جاری کروادیں۔ یہ تو صرف پیروی کا مسئلہ ہے اب اس میں ڈیفنس والوں کا انکار کوئی نہیں کیونکہ وہ پہلے سے ایک روایت قائم کر چکے ہیں ہمارے ایسے تین دیہات ہیں جہاں پر انہوں نے یہ 7 مرلہ سکیم دے دی ہے۔ جو ان کے حقوق ملکیت کے جو ان کے جائیداد کے کاغذات تھے، میں نے اور سپیکر صاحب نے خود وہاں پر جا کر اور کچھ لوگوں کے بدست تقسیم کئے ہیں، اس میں اب تو کوئی اتنی بات نہیں ہے رانا صاحب تھوڑی سی پیروی کریں اور وہی مراسلہ لے کر ان کے پاس جائیں اور ان کو وہی مکان الاٹ کروادیں۔ ان کے حلقے میں بھی کافی گاؤں ہیں یہ میں تسلیم کرتا ہوں۔ ان کو اس طریقے سے وہ بھی الاٹ ہو جائیں گے مزید اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔

جناب غلام سرور خان۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس پر کچھ جواب دینا چاہتا ہوں

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جی فرمایئے۔

جناب غلام سرور خان۔ جناب والا! مجھے تو افسوس ہے کہ وزیر قانون نے اس قرارداد کی مخالفت کی ہے۔ جبکہ موجودہ حکومت کے منشور میں یہ بات شامل ہے کہ پنجاب کے ان تمام بے گھر لوگوں کو 7 مرلہ کے پلاٹ دیئے جائیں گے جن کے پاس اس سے پہلے رہنے کے لئے کوئی جگہ نہیں تو اپنے اس منشور پر عملدرآمد کروانے کے لئے میں اس قرارداد میں اپنی مزید ایک ترمیم پیش کرنا چاہتا ہو۔ "اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت پنجاب کے تمام اضلاع کے ان دیہات میں جن میں state land موجود ہے 7 مرلہ سکیم کا اجراء کیا جائے"۔ جناب والا مجھے امید ہے کہ اب وزیر قانون اس قرارداد کی مخالف نہیں کریں گے۔

وزیر قانون۔ جناب والا اس سلسلہ میں تو گورنمنٹ نے جہاں پر بھی State land موجود ہے صرف یہی نہیں بلکہ اس مد میں کروڑوں روپے مختص کئے ہوئے ہیں کہ حکومت 7 مرلہ سکیم کے تحت پلاٹ خرید کر خود لوگوں میں تقسیم کر رہی ہے۔ یہ ہمارے دوست ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت کے جو اقدامات ہیں، ان کو سراہنے کی بجائے ان کو undermine کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اس قسم کی جہاں پر بھی state land موجود ہیں تو وہاں پر گورنمنٹ کی Standing Instructions موجود ہیں کہ وہاں پر 7 مرلہ سکیم کے تحت لوگوں میں پلاٹ تقسیم کئے جائیں۔ اس کے علاوہ جہاں پر سرکاری اراضی نہیں ہے تو وہاں پر کروڑوں روپے خرچ کر کے لاکھوں کی تعداد میں حکومت پلاٹ تقسیم کر چکی ہے۔ میں نے تو صرف قائد حزب اختلاف کے احترام کو مدنظر رکھتے ہوئے اس قرارداد کی مخالفت کرنے کی بجائے اس میں وضاحت دے دی اور میرے بھائی میاں منظور موہل صاحب نے اس کو فنی اعتبار سے کہا ہے کہ نہیں جی اس کو اس طرح نہیں بلکہ اس طرح ہونا چاہیے۔ ایک معزز رکن جن کا اس ضلع سے تعلق ہے، میں جس وقت اس قرارداد کے بارے میں محکمہ متعلقہ سے بات چیت کر رہا تھا تو وہ موجود تھے اور انہوں نے کہا کہ جی اس پر تو عملدرآمد ہو چکا ہے۔ ہمیں قائد حزب اختلاف کا بے حد احترام ہے اور ان کے علاقہ میں اگر اس قسم کی کوئی مشکلات ہیں۔ تو پھر DHQ کے ساتھ رابطہ کر کے اسے ٹھیک کرنا ہے اور وہ ان کے حلقہ کے لوگوں کو دینی ہے، رولمت موجود ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ نہ دی جائے۔ ہم تو ہمیشہ حزب اختلاف کے ساتھ دست تعاون بڑھانے کے لیے تیار ہیں۔ اور ان کا جو یہ مسئلہ ہے میں ان کو یقین دہانی کرواتا ہوں کہ ان کا یہ مسئلہ حل کروانے کے لئے میں ذاتی

طور پر ان کے ساتھ شامل ہو کر ان کا یہ مسئلہ حل کراؤں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جی موحل صاحب فرمائیے۔

میاں منظور احمد موحل۔ جناب والا! گزارش یہ ہے کہ آج پرائیوٹ ممبرز ڈے ہے اور قرارداد زیر بحث ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ ہم نے کیسے Proceed کرنا ہے۔ کیونکہ ہم اس کے مطابق نہیں چل رہے جو کہ ہمارے قواعد انضباط کار بیان کرتے ہیں۔ صورت حال یہ ہوتی ہے کہ فہرست میں ہی یہ اس وقت درج ہوتا ہے جب وہ admissible ہو۔ آپ رول 96 دیکھیں:

A member in whose name a resolution stands in the List of Business shall, when called upon, either.

کیا کرے گا؟

دو طریقے ہیں اس کے لیے۔

decline to move the resolution, in which case he shall confine himself to a mere statement to that effect; or

اگر تو انہوں نے واپس لینا ہوتا تو وہ صرف بیان دے دیتے۔ یا دوسرا طریقہ کیا ہے:

move the resolution in which case he shall commence his speech by formal motion in the terms appearing in the List of Business:

اس میں پھر آجاتا ہے، ترمیم ہو اور اس کی مخالفت کرنے کا طریقہ۔ دس منٹ اور ممبر بولتے ہیں، بیس منٹ محرک بولتا ہے اور تیس منٹ وزیر بولتا ہے۔ جناب والا، یہ طریقہ کار ہے۔ اب یہ نہیں کہ یہ ہونا چاہیے اور وہ ہونا چاہیے غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کے دن کا یہ طریقہ کار ہے۔

جناب غلام سرور خان۔ جناب والا، میں نے اس قرارداد میں جو ترمیم پیش کی ہے، وہ عین قواعد انضباط کار کے مطابق پیش کی ہے۔ اس سے پہلے اس ایوان میں یہ روایات رہی ہیں کہ کوئی بھی معزز رکن کسی قرارداد میں کوئی بھی ترمیم پیش کر سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ اس کے متعلق وزیر قانون پہلے ہی فرما رہے ہیں کہ جہاں بھی state land موجود ہے وہاں پر حکومت نے یہ احکامات جاری کیے ہیں کہ وہاں پر سات مرلہ سکیم کو جاری کیا جائے۔

ملک اقبال احمد خان لنگڑیال۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ بے شمار جگہ پر ہم

نے سات مرلہ سکیم جاری کی ہے۔ تھینکا کی ہے۔ گورنمنٹ کی پالیسی بھی ہے۔ لیکن جناب والا، کئی ایسی جگہیں موجود ہیں، مثال کے طور پر میرے اپنے حلقے میں ایسے گاؤں موجود ہیں جہاں گورنمنٹ نے reasarch farm دیئے ہوئے ہیں لیکن وہاں پر جتنے بھی مزارعین بیٹھے ہوئے ہیں انہیں آج تک سات مرلہ تو کیا، سر چھپانے کی جگہ نہیں مل رہی۔ تو وہ بے یار و مددگار پھرتے ہیں اور جہاں حکومت پورے پنجاب بلکہ پاکستان میں سات مرلہ سکیم کی پالیسی چلا رہی ہے لیکن اس جگہ پر اس سکیم پر عمل نہیں ہو رہا اسی لئے میں نے ترمیم کر کے یہ قرار داد دی ہے۔ یہ کسوال کے حلقہ میں گاؤں ہے جہاں کم از کم بیس تیس مربع کا farm ہے اور پانچ چھ خاندانوں کو الاٹ کیا ہے اور وہاں کم از کم ڈیڑھ دو سو گھر بیٹھے ہیں جن کے پاس رہنے کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ اور آئے دن مالکان ان بے چاروں کو پریشان کرتے ہیں اور دھمکیاں دیتے ہیں اور جو بھی زیادتیاں کرنا چاہیں وہ کرتے ہیں۔ تو جناب والا، گورنمنٹ کی سکیم ہے تو وزیر قانون کو تو اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ اگر قرارداد پاس ہو جائے تو ٹھیک ہے۔

حاجی محمد افضل چن۔ جناب والا، آپ کی خدمت میں میری گزارش یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔ ۱۰۰ میں ملٹری فارم ہے جس کو موناڈپو کہتے ہیں، ساڑھے چار ہزار ایکڑ پر مشتمل ہے۔ سو سال سے وہ بے چارے بے گھر ہیں۔ ان میں سے آج تک کوئی پکا مکان نہیں بنا سکتا جبکہ ہر آدمی آج پکا مکان بنانے کی خواہش رکھتا ہے۔ وہ بہت غریب لوگ ہیں۔ انہیں بھی سات مرلہ سکیم کے تحت زمین دلوائی جائے تو یہ آپ کی مہربانی ہوگی۔ وزیر قانون صاحب سے بھی میری یہی گزارش ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ بھی ان کے لیے ایوان میں قرارداد پیش کریں ناں!

میاں محمود الرشید۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر۔ میں انتہائی افسوس کے ساتھ اپنے سارے دوستوں کی بھی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ آج غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کا دن ہے لیکن ہمارے وزراء صاحبان میں سے صرف تین وزراء اس وقت یہاں موجود ہیں اور یہی حال پارلیمانی سیکرٹریوں کا بھی ہے۔ تو یہ بات ہم سب کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کا دن جو غیر سرکاری اراکین کی دلچسپیوں کا دن ہوتا ہے۔ قانون سازی کا دن ہوتا ہے اس میں حکومت کی طرف سے ہمارے اتنے زیادہ دوستوں کی عدم دلچسپی قابل افسوس بات ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ شاید وزراء کرام نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ان کی سیٹیں پکی ہیں حالانکہ پکی سیٹیں کسی کی بھی نہیں ہوتیں۔ اور میں ان تمام دوستوں کی توجہ دلاؤں گا کہ غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کے دن بطور خاص وزراء کرام کو یہاں اسمبلی کی

کارروائی میں تشریف لانی چاہیے (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ میاں صاحب، جہاں پر وزراء کی یہ ذمہ داری ہے وہاں پر ممبر حضرات کی بھی یہ ذمہ داری ہے ۔آپ دیکھ لیں کہ پچھلی سیٹوں کا کیا حال ہے ۔لاء منسٹر صاحب، آپ اس سلسلے میں کیا فرمائیں گے ؟اس قرارداد پر رائے شماری ہو یا کس انداز سے take up کریں گے ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ! میں نے تو ان کی ہر طرح سے تسلی کرائی ہے ۔اس کے باوجود اگر وہ قرارداد پاس کرانا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔یہ تو ہماری اپنی پالیسی کے عین مطابق ہے ۔میں نے تو انہیں کہا ہے کہ یہ کام ویسے بھی ہو سکتا ہے ۔قرارداد پاس کر لیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ وزیر قانون صاحب اس کو اس انداز میں لے رہے ہیں کہ اگر آپ پاس کرانا چاہتے ہیں تو کروالیں ۔رانا صاحب ۔آپ کیا فرمائیں گے ؟

رانا اکرام ربانی ۔ میں نے پچھلی دفعہ جو قرارداد پیش کی تھی اس پر جو کارروائی ہوئی تھی وہ اس وقت میرے سامنے ہے ۔اس میں ساری صورتحال واضح کی گئی ہے ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ میرا خیال ہے کہ آپ تشریف رکھیں ۔میں یہ سوال ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔۔۔

جناب غلام سرور خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔جناب والا، میری یہ گزارش ہے کہ اگر قرارداد پاس ہوتی ہے تو ترمیم شدہ قرارداد پاس کی جائے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ امنڈمنٹ کے لیے کچھ قواعد و ضوابط ہوتے ہیں ۔میں موحل صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اس سلسلے میں ذرا وضاحت فرمادیں کہ اس وقت فاضل رکن کوئی ترمیم پیش کر سکتے ہیں یا نہیں ۔اس کے لیے انہیں دو دن کا نوٹس دینا ہوگا ۔

میاں منظور احمد موحل ۔ جناب والا، قاعدہ 98 واضح ہے:

If notice of an amendment has not been given two clear days before the day on which it is moved, any member may object to the moving of the amendment and thereupon the objection shall prevail, unless the Speaker, in his discretion, suspends this rule and allows the amendment to be moved.

جناب والا کو اختیار ہے کہ آپ اس قاعدے کو معطل کر کے اجازت دے سکتے ہیں ۔

سید چراغ اکبر شاہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔جناب والا، رول، 98 کلاز، ا میں ہے:

98 (1) If notice of an amendment has not been given two clear days before the day on which it is moved, any member may object to the moving of the amendment and there-upon the objection shall prevail unless the Speaker, in his discretion, suspends this rule and allows the amendment to be moved.

لیکن جب یہ ترمیم پیش کی گئی ہے تو اس وقت اعتراض کوئی نہیں اٹھایا گیا ہے۔ غلام سرور خان صاحب نے جب ترمیم پیش کی تھی تو اعتراض نہیں اٹھایا گیا تھا۔ اب آپ قاعدہ 99 پڑھیں:

99.A member who has moved a resolution or an amendment to a resolution shall not withdraw the resolution or the amendment except by leave of the Assembly.

ترمیم بھی پیش ہو چکی ہے، قرارداد بھی پیش ہو چکی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ ترمیم تو وہ اس سٹیج پر نہیں پیش کر سکتے۔ اس کی اجازت نہیں دی۔

جناب غلام سرور خان۔ آپ اس طرح کریں کہ آپ میری ترمیم ایوان میں پیش کریں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ کی ترمیم کے متعلق لاء منسٹر صاحب پہلے ہی فرما چکے ہیں کہ جہاں بھی سٹیٹ لینڈ موجود ہے وہاں پر لوگوں کو سات مرلہ کے پلاٹ رہائشی سکیم کے تحت مفت دیئے جائیں گے۔

جناب غلام سرور خان۔ تو پھر جناب سپیکر، قرارداد میں ان الفاظ کے شامل ہونے پر انہیں کیا اعتراض ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر۔ یہ پھر ہاؤس سے پوچھ لیں۔ اگر ہاؤس اس چیز کی اجازت دیتا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ وزیر قانون صاحب، آپ اس سلسلے میں کچھ فرمائیں گے کہ اس قرارداد کو متفقہ طور پر پاس کروانے میں آپ کو اعتراض نہیں ہے؟

وزیر قانون۔ جو قائد حزب اختلاف نے دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جی۔ وہی۔

وزیر قانون۔ جی۔ مجھے اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ۔

"صوبائی حکومت ضلع اوکاڑہ میں واقع ملٹری فارم کے دیہات میں سات مرلہ سکیم کا فوری

اجراء کرے تاکہ ان دیہات میں رہنے والے لوگ بھی اپنے گھر کے مالک بن سکیں۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

رانا اکرام ربانی۔ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ میں جناب قائد حزب اختلاف کی خدمت میں یہ عرض پیش کروں گا کہ چونکہ یہ معاملہ dispose of ہو چکا ہے اب اس پر مزید مباحثہ کی ضرورت نہیں ہے۔

رانا اکرام ربانی۔ جناب والا۔ میں اسی قرارداد کے بارے میں چند باتیں اسمبلی کے ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ اب اگلی قرارداد جناب علی حسن رضا قاضی صاحب پیش کریں گے۔

رانا اکرام ربانی۔ جناب والا۔ میں چند باتیں صرف اسمبلی کے ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ اسی اسمبلی نے یہ قرارداد متفقہ طور پر پچھلے اجلاس میں پاس کی تھی اور وزیر قانون صاحب نے بھی اس سے اتفاق کیا تھا جناب والا میں یہ بات اس لئے ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ چونکہ یہ حزب اختلاف کی طرف سے پیش کی گئی ہے گو کہ یہ ان غریبوں سے تعلق رکھتی ہے مگر آج اس اسمبلی نے اپنی ہی پاس کی ہوئی قرارداد کے مخالفت میں یہ ووٹ دیئے ہیں۔

چودھری محمد فاروق۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا! میں عرض کروں گا کہ کوئی بھی معاملہ اس ایوان میں پیش کیا جائے اور اس کے بارے میں کوئی قرارداد ہو یا کوئی تحریک ہو اگر سپیکر صاحب اس کے بارے میں اپنی کوئی رولنگ دے دیں کیا اس معاملے کو دوبارہ اس ایوان میں زیر بحث لایا جا سکتا ہے اور کیا اس کے بارے میں فاضل ممبر اپنے comments دے سکتے ہیں۔ خواہ وہ حزب اختلاف ہی کیوں نہ ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ نہیں دے سکتے۔ یہ میں نے ان سے عرض کر دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔۔۔۔ جناب علی حسن رضا قاضی صاحب۔

پولیس ایکٹ 1861 کو اسلامی قوانین کے مطابق ڈھالنا

جناب علی حسن رضا قاضی۔ جناب والا۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ۔

"صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ پولیس ایکٹ مجریہ 1861ء میں اس طرح ترمیم کی جائے کہ وہ اسلامی قوانین کے مطابق بن جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ۔

"صوبائی حکومت ـــــــــ

چودھری محمد اعظم چیمہ۔ جناب والا! ایوان میں کورم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ۔

"صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ۔

آوازیں۔ جناب والا۔ چیمہ صاحب نے کورم کی نشاندہی کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ چونکہ چیمہ صاحب اپنی سیٹ پر تشریف نہیں رکھتے تھے اور وہ اپنی سیٹ کے علاوہ کسی اور سیٹ پر سے نہیں بول سکتے اگر ان کو کوئی اعتراض ہے تو وہ اپنی سیٹ پر سے اعتراض کر سکتے ہیں

میاں عبدالستار۔ جناب والا۔ میری گزارش ہے کہ ایوان میں کورم نہیں ہے۔ اس لئے مزید کارروائی نہیں ہو سکتی۔

میاں محمود الرشید۔ جناب والا۔ میرا استدعا ہے کہ چونکہ یہ غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کا دن ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ میاں صاحب یہ بھی ممبر ہی ہیں جنہوں نے یہ پوائنٹ اٹھایا ہے بہرحال چونکہ اب انہوں نے یہ پوائنٹ اٹھایا ہے اب ہمیں گنتی کرنے دیں۔ اب تو اس کے بعد ہی کوئی فیصلہ ہو گا۔ گنتی کی جائے۔

(گنتی کی گئی۔ ایوان میں کورم نہیں تھا)۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ کورم نہیں ہے لہذا گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(گھنٹیاں بجائی گئیں)

(7 بجکر 54 منٹ پر اجلاس کی دوبارہ کارروائی شروع ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر۔ گنتی کریں جی۔

(کورم پورا نہیں تھا)

جناب ڈپٹی سپیکر۔ کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ایم لطیف مغل۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ مجھے اس بات پر افسوس ہو رہا ہے کہ یہاں پر ابھی شریعت بل کے حوالے سے بات ہوئی تھی اور یہ قرارداد ابھی آنی تھی مگر ہمارے Treasury benches سے ایک فرد نے اٹھ کر کورم کی نشاندہی کی پتہ نہیں کیا وجہ ہے کیا شریعت کے بارے میں کوئی ابہام ہے یا پھر ہمارے ہی ساتھی اس کو پاس نہیں کرنا چاہتے یا پھر اسے ایوان میں ہی نہیں آنے دینا چاہتے۔ میرے خیال میں یہ ایک انتہائی اہم قرارداد ہے اور یہ شریعت کے بارے میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ میاں صاحب، جب کورم پورا نہیں ہے تو پھر پوائنٹ آف آرڈر کا فائدہ بھی نہیں ہے۔

کورم پورا نہیں ہے۔ اجلاس کی کارروائی 15 منٹ کے لیے ملتوی کی جاتی ہے۔

(7 بجکر 56 منٹ پر اجلاس کی کارروائی 15 منٹ کے لیے ملتوی کی گئی)

(جناب ڈپٹی سپیکر 8 بجکر 18 منٹ پر کرسی صدارت پر دوبارہ متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر۔ کورم کے لئے گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی) کورم پورا نہیں ہے اجلاس کی کارروائی کل سہ پہر ساڑھے چار بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی بدھ 6 مارچ 1991ء ساڑھے چار بجے سہ پہر تک کے لئے ملتوی کی گئی)

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا چوتھا اجلاس

بدھ، 6 مارچ، 1991ء

(چہارم شنبہ 19 شعبان 1411ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 52 منٹ پر منعقد ہوا۔ جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ا

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ
وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ
اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

پارہ۔6 ۔ سورۃ المائدہ۔آیت۔8 ۔

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کے لئے انصاف کی گواہی دینے کے لئے کھڑے ہو جایا کرو اور لوگوں کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیزگاری کی بات ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔

وما علینا الا البلاغ

رانا ثناء اللہ خان۔ پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر روزنامہ "دی نیوز" میں آج ایک خبر چھپی ہے کہ "

Servises Hospital Gynae Department.

Services Hospital Gynae Department causes difficulties for patients.

The sole ambulance in the use of MPA Hostel..

اس کا جو متن ہے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ "۔

The one ambulance serving 140 beds has been requisitioned for use at the Pipal House MPA Hostel and will remain there until the Punjab Assembly Session is over. his Has called untold hardships to petients especially at night.

اس لئے میں یہ بات معزز ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ہسپتال کا ایسا شعبہ جہاں پر 140 بستر ہیں اور وہاں پر صرف ایک Ambulance ہے' کیا وجہ ہے کہ اس ایک Ambulance کو Withdraw کرکے M P A s hostel کو دیا گیا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ Bureaucracy میں ایک ایسا عنصر ہے جو ہمیشہ اس بات کی تلاش میں رہتا ہے کہ اسے کوئی نہ کوئی بات ایسی ملے جو عوامی نمائندوں کے خلاف جاسکے۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ وزیر صحت کو اور آپ کو بھی اس بات کا نوٹس لینا چاہیے کہ ہسپتال کے ایک ایسے شعبے سے جہاں پر 140 بستر ہیں وہاں سے Ambulance کیوں Withdraw کی گئی ہے۔ کسی اور جگہ سے Ambulance لینی چاہیے تھی۔

جناب سپیکر۔ وزیر قانون اس بات کا نوٹس لیں گے؟ اگر وہ مناسب سمجھیں تو وزیر صحت سے بھی بات کریں اور وہ اس خبر کو دیکھیں اور اس بات کی تصدیق کریں کہ کیا صورت حال ہے۔ کیوں کہ MPA s hostel کے حوالے سے ایسی بات نہیں ہونی چاہیے تھی۔ جو بات اخبار میں شائع ہوئی ہے اگر یہ واقعی درست ہے تو اس کا نوٹس لینا چاہیے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ ٹھیک ہے۔

جناب علی حسن رضا قاضی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب والا! میں آپ کے توسط سے ایوان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ پچھلے دنوں اسمبلی کورم کی جو صورت حال رہی ہے۔ اس بارے میں عوام نے اور خاص طور پر media نے جو تاثر لیا ہے وہ آج کے اخبار " Nation " میں ایک کارٹون کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے۔ جس میں اسمبلی چیمبرز پس منظر میں ہے اور سامنے ایک آدمی انکوائری کر رہا ہے اور اوپر لکھا ہوا ہے۔

Don't here, Sit, Quorum, you will find at some marriage party.

میری آپ کے توسط سے ہاؤس میں یہ گزارش ہے کہ اس سے عوام کوئی اچھا تاثر نہیں لے رہے' اس لئے اس سلسلے میں سب اراکین سے یہ درخواست ہے کہ وہ کورم کا خیال رکھیں۔

جناب سپیکر۔ ویسے قاضی صاحب کی یہ بات بڑی اہم ہے اور اس طرف توجہ ہونی چاہیے کورم کی وجہ سے ایوان کی کاروائی متاثر ہو رہی ہے تو کورم نہیں ٹوٹنا چاہیے۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ کورم نہ ہو اور اس کو point out کیا جائے کہ کورم نہیں ہے۔ عام طور پر ہاؤس کی یہ روایات ہیں کہ کورم کو point out نہیں کیا جاتا اور ہاؤس کی کاروائی جاری رہتی ہے۔ اور دوسرا یہ کہ کورم ٹوٹ جائے تو کورم ٹوٹنے سے کوئی آسمان نہیں ٹوٹ جاتا۔ یہ بھی پارلیمانی روایات میں سے ہے کہ کورم ٹوٹ جائے۔ کورم کا ٹوٹنا عین پارلیمانی روایات ہیں۔ گھنٹیوں کا بجنا بھی عین پارلیمانی روایات میں سے ہے اور اس کے بعد کورم پورا ہونا بھی پارلیمانی روایات میں سے ہے اور کورم نہ پورا ہونا بھی پارلیمانی روایت ہے اور کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے اجلاس کا ملتوی ہو جانا بھی پارلیمانی روایت ہے۔

جناب علی حسن رضا قاضی۔ جناب سپیکر! اسی روایت کو مدنظر رکھتے ہوئے' میں point out کرتا ہوں کہ اس وقت بھی کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ اس میں' میں یہ کہوں گا کہ کورم کو point out کئے بغیر ہاؤس کے معاملات چلنے چاہئیں۔ اس لئے کہ ضروری نہیں ہے کہ کورم کو پوائنٹ آؤٹ کیا جائے۔ ہاؤس کو چلنا چاہیے۔ حکومتی پارٹی حزب اختلاف کے اراکین اس بارے میں میرے ہم نوا ہونگے کہ کورم کے point out کرنے کی وجہ سے اس ہاؤس کے بارے میں تاثر اچھا نہ ابھرے تو کورم کو point out نہیں کرنا چاہیے۔

سید چراغ اکبر شاہ۔ جناب سپیکر! دو تین دن ہوئے جس دن امن عامہ پر یہاں بحث ہو رہی تھی تو آخر میں تقریباً" سولہ معزز اراکین موجود تھے لیکن حزب اختلاف نے کورم point out نہیں کیا تھا تاکہ ایوان کی کارروائی نہ رکے اور جو معزز اراکین اپنی بات کرنا چاہتے ہیں وہ کر سکیں لیکن میں نہایت افسوس کے ساتھ آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ کل جب غیر سرکاری اراکن کی کارروائی کا دن تھا اور مفاد عامہ کے بارے تحریکیں پیش ہو رہی تھیں اور قاضی صاحب کا Resolution پیش ہو چکا تھا۔ اس وقت پارلیمانی سیکرٹری نے کورم point out کرکے ایوان کی کارروائی کو ملتوی کروا دیا آپ نے بجا فرمایا ہے اور یہ بھی درست ہے کہ کورم point out کرنا پارلیمانی روایت ہے اور کورم ٹوٹ بھی جاتا ہے لیکن اس بات کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے کہ کس موقع پر point out کیا جارہا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب کی بات درست ہے کہ خاص طور پر وقفہ سوالات کے دوران یہ ایوان کی روایت نہیں ہے کہ کورم کے متعلق point out نہیں کیا جاتا۔ اور غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کے روز بھی کورم point out نہیں کیا جاتا۔ غیر سرکاری ممبر کا business ہی discuss ہوتا ہوتا ہے۔ سرکاری کارروائی نہیں ہوتی۔ عام طور پر practice یہی رہی ہے کہ اس روز کورم کے متعلق point out نہیں کرتے۔

جناب علی حسن رضا قاضی۔ جناب والا! کورم ٹوٹ جانا تو پارلیمانی روایت ہے لیکن کورم ٹوٹا رہنا تو پارلیمانی روایت نہیں ہے۔

ملک اقبال احمد خان لنگڑیال۔ جناب والا! کورم برقرار رکھنا حزب اختلاف ہی کی ذمہ داری ہے یا سرکاری پارٹی کی بھی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر۔ تالی دونوں ہاتھوں سے ہی بجتی ہے۔ راجا ناصر علی خان صاحب۔

تحصیل پنڈدادنخاں میں فری ٹیسٹ بورنگ کی سہولت

*44- **راجا ناصر علی خان**۔ کیا وزیر زراعت از کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم نمبر یو ایس آئی او ٹی۔ 30/90/314-325 مورخہ 15 جنوری 1990ء کے ذریعہ محکمہ زراعت کو تحصیل پنڈدادنخان ضلع جہلم میں فری ٹیوب ویل ٹیسٹ بورنگ کی سہولیت مہیا کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ عرصہ ایک سال گزر جانے کے باوجود ابھی تک کوئی کام شروع نہیں ہوا

(ج) اگر جزحائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو وزیر اعلیٰ کے حکم پر عملدرآمد نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں اور اس تساہل کا ذمہ دار کون ہے۔ نیز حکومت کب تک اس سکیم پر عمل درآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت۔ (چودھری محمد اقبال)

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) اس سلسلے میں یہ وضاحت ہے کہ بعض فنی قسم کی پیچیدگیوں کی بناء پر اس سکیم پر جلدی عمل نہیں کیا جاسکا۔ حقیقت یہ ہے کہ بالکل ایک ایسی ہی ریگولر سکیم محکمہ زراعت نے محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کو جولائی 1989ء میں ارسال کی تھی۔ لیکن یہ سکیم منظور نہ ہوئی۔ وزیر اعلیٰ کا حکم نامہ موصول ہونے پر دوبارہ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ سے فروری 1990ء میں رجوع کیا گیا محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے مؤقف اختیار کیا کہ ترقیاتی فنڈز کی بجائے غیر ترقیاتی فنڈز سے اس سکیم پر عملدرآمد نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے اکتوبر 1990ء کو PRE_PDWP کی میٹنگ ہوئی اور بالآخر 91/1/24 کو PDWP کی میٹنگ میں یہ طے کیا گیا کہ چونکہ وزیر اعلیٰ کی ہدایات کی رو سے محض فری ٹیسٹ بورنگ کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ لہٰذا محکمہ اپنی بورنگ رگ کسی خرچ کے بغیر زمینداروں کو ٹیسٹ بورنگ کے لئے فراہم کرے گا۔ البتہ باقی ماندہ اخراجات زمیندار خود ہی برداشت کریں گے۔ اس فیصلے پر عملدرآمد کے لئے

ڈائریکٹر زرعی انجینئرنگ فیصل آباد کو 91 / 2 / 10 کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

سید چراغ اکبر شاہ۔ جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے جیسے کہ انہوں نے جزو (ج) کے جواب میں فرمایا ہے کہ ضلع جہلم میں فری ٹیوب ویل ٹیسٹ بورنگ کی جو سہولت مہیا کی گئی ہے یا اس کے لئے کسی دوسرے ضلع کے لئے بھی حکم دیا گیا ہے یا صرف ضلع جہلم کے لئے ہی ہے۔؟

وزیر زراعت۔ جناب سپیکر! فاضل دوست جو بات کر رہے ہیں یہ جناب چیف منسٹر کے ایک Directive کے تحت حکم جاری ہوا تھا اور وہ صرف ضلع جہلم کے لئے ہی جاری ہوا تھا۔

جناب غلام سرور خاں۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ فری ٹیسٹ بورنگ کے لئے گورنمنٹ کی کیا پالیسی ہے ؟

راجہ خلیق اللہ خاں۔ جناب والا! پوائنٹ آف آرڈر۔ کیا گورنمنٹ کی پالیسی پر کوئی سوال کیا جاسکتا ہے ؟

جناب سپیکر۔ وہ پالیسی جو تحریری شکل میں لوگوں کی information and knowledge ہو اور عام ممبر اور پبلک اس سے استفادہ کر سکتی ہو تو اس سلسلہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ سوال کی ضرورت نہیں ہوتی۔

سید چراغ اکبر شاہ۔ جناب والا! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر۔ جناب غلام سرور خاں صاحب' آپ کا ضمنی سوال کیا تھا ؟

جناب غلام سرور خاں۔ جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ ضلع جہلم کے لئے تو جناب وزیراعلیٰ نے Directive جاری کیا تھا کیا اس سلسلہ میں کوئی uniform policy بھی ہے ؟

جناب سپیکر۔ میں اس سوال کو جائز سمجھتا ہوں۔

وزیر زراعت۔ جناب والا! اس میں محکمہ زراعت اور حکومت پنجاب کی پالیسی یہ ہے کہ جب کوئی زمیندار یا ہمارے کاشتکار بھائی اس کے لئے درخواست دیتے ہیں کہ ہمارے علاقے میں آپ ٹیسٹ بورنگ

کریں اس کے اوپر ہم عمل درآمد کرتے ہیں۔ ٹیسٹ بورنگ کے لئے اپنی رگ وغیرہ بھیجتے ہیں۔ بورنگ کرتے ہیں اگر اس میں سے پانی کھاری ہو تو پھر اس کا زمیندار سے معاوضہ لیا جاتا۔ اگر اس علاقے کا پانی ٹھیک
نکلے تو پھر ان سے برائے نام رقم چارج کی جاتی ہے۔ اس کے لئے نرخ مقرر ہیں۔ یہ حکومت کی uniform policy ہے۔

سید چراغ اکبر شاہ۔ میں یہ ضمنی سوال کرنا چاہوں گا کہ یہ جزو "(ب)" میں دیا گیا ہے کہ ایک سال گزر جانے کے بعد ابھی تک کام شروع نہیں ہوا ہے اس کا جواب وزیر موصوف نے جواب دیا ہے کہ "یہ درست ہے"۔ تو میرا جناب والا! سوال یہ ہے کہ یہ کام کس لئے شروع نہ ہوسکا۔ کیا اس کے لئے فنڈز مہیا نہ تھے یا محکمہ کی نااہلی ہے کہ وزیراعلیٰ کے Directive پر عمل درآمد نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب' یہ کیا سوال ہوا۔ اس میں صرف ایک ہی سوال ہونا چاہیے۔

سید چراغ اکبر شاہ۔ جناب سپیکر' میرا سوال یہ ہے کیا یہ کام اس لئے شروع نہیں کیا گیا کہ اس کے لئے فنڈز مہیا نہیں کیے گئے۔

وزیر زراعت۔ جناب سپیکر! اس سلسلہ میں میری وضاحت یہ ہے کہ بعض فنی پیچیدگیوں کی بنا پر اس پر جلدی عملدرآمد نہیں کیاجاسکا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسی ہی باقاعدہ سکیم محکمہ زراعت نے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو جولائی 1989ء میں ارسال کی تھی لیکن یہ سکیم منظور نہ ہوئی۔ اس کے بعد دوبارہ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو سکیم بھیجی گئی اور میرے فاضل دوست چراغ اکبر صاحب' جو کہ ایک پرانے پارلیمنٹیرین بھی ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ جب کوئی سکیم بھیجی جاتی ہے تو پھر اس پر P.C-1 بنتا ہے منصوبہ بندی و ترقیات کے Views لئے جاتے ہیں۔ اس لئے اس میں تاخیر ہوجاتی ہے۔

جناب سپیکر۔ اگلا سوال چودھری محمد حنیف صاحب کا ہے جو انہوں نے واپس لیا ہے۔ اگلا سوال جناب اکرام ربانی صاحب۔

مری کہوٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی میں ملازمین کی تفصیل

☆ 67۔ رانا اکرام ربانی۔ کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) مری کہوٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا قیام کس قانون کے تحت عمل میں لایا گیا اور اس کے قیام سے لے کر اب تک کن افراد کو کس حیثیت میں بھرتی کیا گیا اس وقت کتنے ملازمین / افسران ادارہ ھذا میں کام کر رہے ہیں تمام ملازمین / افسران کے مکمل نام۔ پتے عمریں۔ قابلیت۔ عہدے اور جس مجاز اتھارٹی نے ان کی تقرری کا حکم جاری کیا اس کے نام کی مکمل تفصیلات ایوان میں پیش کریں۔

(ب) متذکرہ ادارہ میں کن ملازمین / افسران کو اس کے قیام سے لے کر اب تک کن کن دیگر محکموں سے ڈیپوٹیشن پر ملازم رکھا گیا۔ ایسے افسران و ملازمین کے نام کیا ہیں اور جن محکموں سے انہیں ڈیپوٹیشن پر لیا گیا وہ اپنے اصل محکموں میں کس حیثیت اور کس گریڈ میں ملازم تھے اور ادارہ ہذا میں انہیں کس کس گریڈ اور حیثیت میں بھرتی کیا گیا مزید برآں ان میں سے کتنے ملازمین / افسران کو بعد ازاں ادارہ ہذا میں ہی absorb کیا گیا ایسے تمام ملازمین / افسران کے نام پتے اور عہدوں کی مکمل تفصیلات ایوان میں پیش کریں

وزیر جنگلات (راجہ اشفاق سرور)

(الف) مری کہوٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا قیام محکمہ پی اینڈ ای کے حکم نمبر PR / 85 / PROV 5 (16) مورخہ 2 مارچ 1986ء کو عمل میں لایا گیا' جس کے بعد پنجاب صوبائی اسمبلی نے مری کہوٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی ایکٹ 1986ء' (1987 کا ایکٹ پاس کیا۔ گورنر پنجاب نے اس کی توثیق اپنے حکم مورخہ 5 جنوری 1987ء کو دی۔ قانون بالا کا اجراء بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر PAP(LEGIS) -2(22)/ 86/ 1 جنوری 1987ء کے ایکٹ کی شکل میں شائع ہوا۔ مری کہوٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو اس قانون کے تحت اپنی بقایا کا تحفظ مل گیا۔

اس کے قیام سے لے کر اب تک 198 افسران / ملازمین بھرتی کئے گئے۔ لیکن اس وقت 145 افسران / ملازمین کام کر رہے ہیں۔ جن کے کوائف ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ وہ افسران / ملازمین جو بھرتی کئے گئے تھے۔ اور معیاد پوری ہونے پر چلے گئے یا چھوڑ گئے ان کے ناموں کی فہرست بھی منسلک ہے۔

موجودہ افسران / ملازمین کی تفصیل

نمبر شمار	نام	پتہ	عمر	قابلیت	عہدہ	کس نے تقرری کی	تقرری کا طریقہ کار
1	2	3	4	5	6	7	8
1-	بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد تاج	1 حالی روڈ ویسٹریج راولپنڈی	62 سال 9 ماہ	1- میٹرک پنجاب یونیورسٹی 2- گریجویشن سٹاؤ کالج کوئٹہ 3- گریجویشن یو ایس اے ایل ایس	ڈی-جی-ایم کے - ڈی - اے	گورنمنٹ آف پنجاب ایس جی اے اینڈ آئی ڈیپارٹمنٹ	
2-	لفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شیر افضل خان	گاؤں و ڈاکخانہ امتراؤ بالا ضلع راولپنڈی	56 سال 6 ماہ	ایم اے	ڈائریکٹر ایم کے ڈی اے کمپوز		

3.	میجر ریٹائرڈ شہزاد حسین خان	24 سول لائن سرگودھا	43 سال 5 ماہ	ایف۔ ایس۔ سی	ڈائریکٹر ایم کے ڈی اے وی		
4.	سید آفتاب حسین	بی۔ 1445 حاجی چوک مسلم ٹاؤن راولپنڈی	44 سال 10 ماہ	بی۔ ایس۔ سی	ایس۔ سی۔ ایم کے۔ڈی۔اے	گورنمنٹ آف پنجاب ایف ڈبلیو ایف اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ	
5.	محمد آصف ارشاد	797 ایف سب لائٹ ٹاؤن راولپنڈی	24 سال	بی ایس سی سی اے انٹر	اکاؤنٹ آفیسر ایم کے ڈی اے	سی۔ جی۔ ایم کے ڈی اے	موزوں امیدواروں کو بذریعہ دفتر روزگار / اشتہار برائے ٹسٹ / انٹرویو کے لیے بلایا۔ اس سلیکشن کمیٹی کی سفارش پر
6.	گاؤں ناسہ کلر پوسٹ آفس چکلالہ راولپنڈی	33 سال	بی ایس سی	اے۔ ای۔ ایم کے۔ڈی۔اے مری	ڈی۔ جی۔ ایم کے۔ڈی۔اے		

7.	صلاح الدین اختر عباسی	گاؤں و ڈاکخانہ کرور تحصیل مری ضلع راولپنڈی	34 سال	بی ای سول	اے۔ ای۔ ایم کے' ای۔اے کوڈ	۔۔	۔۔	
8.	محمد ادریس	گاؤں سوٹ تحصیل	24 سال	بی ایس سی	اے۔ای۔ایم۔ کے' ای۔اے	۔۔	۔۔	
9.	صوبیدار میجر (ریٹائرڈ) زمرد خان	الزمان بلڈنگ ڈھوک چراغ دین راولپنڈی	54 سال	میٹرک	بی۔ ایس	۔۔	۔۔	کنٹریکٹ پر
10.	مسٹر ارم ضمیر	گاؤں و ڈاکخانہ ڈاڈہ تحصیل مری ضلع راولپنڈی	22 سال	بی۔ ایس - ای	ایڈمن آفیسر	۔۔	۔۔	
11.	صوبیدار (ریٹائرڈ) محمد رشید خان	مکان نمبر 85 سی سٹریٹ نمبر 4 چمن زار کالونی راولپنڈی	5 سال 5 ماہ	بی اے	سپر۔سٹنٹ	۔۔	۔۔	کنٹریکٹ پر

12-	احمد علی (ریٹائرڈ) آڈٹ آفیسر	مکان نمبر بی۔ 1518 محلہ ہری پورا راولپنڈی	50 سال	بی اے۔ ایس اے ایس	اکاؤنٹنٹ	۔۔	۔۔	تحریک پر
13-	صوبیدار میجر (ریٹائرڈ) نجائب حسین	مکان نمبر بی۔ 388/4 مسلم ٹاؤن راولپنڈی	54 سال	بی۔ اے	اسسٹنٹ	ڈی۔ جی۔ ایم کے۔ ڈی۔ اے	۔۔	
14-	محمد طاہر	ایل 15 سٹریٹ نمبر 13 قاسم آباد راولپنڈی	27 سال 9 ماہ	ایف۔ اے	اسٹینو		۔۔	
15-	محمد الیاس	گاؤں ساہلی بیہ پوسٹ آفس ہیپریل تحصیل مری ضلع راولپنڈی	24 سال	ای کام	اسٹینو	۔۔	۔۔	
16-	محمد نواز	گاؤں سنبل ڈاکخانہ بھکار شریف تحصیل	33 سال 6 ماہ	بی اے	اسسٹنٹ	۔۔	۔۔	

		کہوٹہ ضلع راولپنڈی						
17-	صوبیدار کلرک (ریٹائرڈ) محرم علی	گاؤں ڈھوک میرا ڈاکخانہ سالہ ضلع راولپنڈی	49 سال 6 ماہ	میٹرک	اسسٹنٹ	"	"	
18-	اشتیاق احمد نائیک (ریٹائرڈ)	گاؤں نمبل تحصیل مری ضلع راولپنڈی	44 سال	ایف اے	اسسٹنٹ	"	"	کنٹریکٹ پر
19-	میر زمان لائنس حوالدار سروے ریٹائرڈ	گاؤں شیلی ھرزول ڈاکخانہ کہوٹہ ضلع راولپنڈی	41 سال 9 ماہ	میٹرک	سروے	"	"	کنٹریکٹ پر
20-	نعیم اعجاز	مکان نمبر ایچ /210 گلی ملک مظفر والی تحصیل و ضلع میانوالی	23 سال	ایف ایس ای ڈپلومہ آف ڈرافٹسمین	ڈرافٹسمین	ڈی۔ جی۔ ایم کے۔ڈی۔اے		سوزوں امیدوار کو بذریعہ دفتر روزگار

21-	سجاد احمد	مکان نمبر 4 / 112 نظام پورا لالہ موسی ضلع گجرات	34 سال	میٹرک	سروے	...	...	...
22-	ماجد حسین	مکان نمبر اے/514۔ سی سی سٹریٹ نمبر 19 موہن پورا راولپنڈی	21 سال	ایف اے	ایل ڈی سی	...	...	...
23-	محمود احمد	مکان نمبر پی ای۔ 5.2 5.2 سید پور روڈ راولپنڈی	29 سال 8 ماہ	میٹرک	...	...	...	تحریک پر
24-	نظام مرتضیٰ عباسی	گاؤں و ڈاکخانہ اوسیا تحصیل مری ضلع راولپنڈی	23 سال 5 ماہ	سی کام	...	...	...	...

-25	محمد ابرار محمود	گاؤں و ڈاکخانہ کھنگر مرال تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی	24 سال	بی اے	۔۔	۔۔	۔۔	
-26	سبحین حیدر	مکان نمبر ایچ۔ 5 ہالی وے کالونی بی اے ایف روڈ سرگودھا	26 سال 9 ماہ	بی۔ اے	ایل ڈی سی	ڈی۔ جی۔ ایم کے۔ڈی۔اے	موزوں امیدوار کو بذریعہ دفتر روزگار	
-27	محمد نثار	گاؤں دیوال شریف تحصیل مری ضلع راولپنڈی	32 سال 9 ماہ	مڈل	ڈرائیور	۔۔	۔۔	
-28	اشتیاق احمد	گاؤں پلاسی ڈاکخانہ انگوری تحصیل مری ضلع راولپنڈی	26 سال 10 ماہ	مڈل	ڈرائیور	۔۔	۔۔	
-29	شبیر احمد	گاؤں نمرڑ تحصیل	33 سال	مڈل	ڈرائیور	۔۔	شریک ہے	

		کہوٹہ ضلع راولپنڈی					
30.	محمد شمار نائیک (رجسٹرڈ)	گاؤں بنجوٹ پوسٹ آفس سون تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی	38 سال	مڈل	ڈرائیور		
31.	اکبر احمد	گاؤں کرور زرین تحصیل مری راولپنڈی	25 سال	مڈل	ڈرائیور		
32.	عزیز الرحمن عباسی	گاؤں و ڈاکخانہ بیند تحصیل مری ضلع راولپنڈی	22 سال	اپڈر میٹرک	ڈرائیور		
33.	محمد جمال	گاؤں و ڈاکخانہ سانج تحصیل مری ضلع راولپنڈی	27 سال 9 ماہ	مڈل	نائب قاصد		

34-	ساجد علی	گاؤں سانج تحصیل مری ضلع راولپنڈی	27 سال 8 ماہ	مڈل	نائب قاصد	ڈی۔ جی۔ ایم کے۔ڈی۔اے		
35-	محمد طاہر	گاؤں اوسیا تحصیل مری ضلع راولپنڈی	28 سال	انٹر میٹرک	نائب قاصد			
36-	الطاف حسین	گاؤں داروں کوٹ تحصیل و ڈاکخانہ کہوٹہ ضلع راولپنڈی	31 سال	مڈل	نائب قاصد			
37-	محمد رفیق	گاؤں مسوٹ ڈاکخانہ باڑیاں تحصیل مری ضلع راولپنڈی	27 سال	پانچویں	نائب قاصد			
38-	محمد حنیف	گاؤں موچھا۔ سیداں	29 سال	مڈل	ہل			سیریاٹ ؟

		تحصیل مری ضلع راولپنڈی						
		گاؤں تلیاں تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی	30 سال 10 ماہ	لال	چوکیدار			
40-	محمد ابرار	گاؤں و ڈاکخانہ [illegible] تحصیل [illegible] ضلع راولپنڈی	21 سال	نویں	چوکیدار			
41-	محمد افراز	گاؤں بلی ڈلو ڈاکخانہ [illegible] تحصیل مری ضلع راولپنڈی	21 سال	لال	چوکیدار			
42-	مہر دین	گاؤں و ڈاکخانہ کھورالی تحصیل کوٹلی ضلع کوٹلی	52 سال 6 ماہ	چہارم	سروے	ای۔ جی ایم کے ای اے	موزوں امیدوار کو بذریعہ دفتر روزگار	

43-	محمد اکرم	وارڈ نمبر 1 ٹاؤن کمیٹی کہوٹہ ضلع راولپنڈی	24 سال	سروے	
44-	محمد حسین	محلہ شوالہ میونسپل کمیٹی کمیٹی مری ضلع راولپنڈی	46 سال 9 ماہ	سروے	

افسران / ملازمین جو بھرتی کئے گئے تھے اور میعاد پوری ہونے پر چلے گئے یا چھوڑ گئے

نمبر شمار	نام	عہدہ
-1	لفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد اختر	ڈائریکٹر کموڈ
-2	اعجاز احمد چوہدری	سینئر انجینئر
-3	لفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ جاوید سلطان بٹ	"
-4	محمد جمیل	اسسٹنٹ انجینئر
-5	محمد عثمان	"
-6	مظفر احمد	"
-7	جہاں زیب ملک	"
-8	فیاض اختر	"
-9	زاہد نثار ہاشمی	"
-10	مشتاق احمد خان	"
-11	امان اللہ مرزا	"
-12	امام الدین	ڈرافٹسمین
-13	ظہور احمد	"
-14	طاہر محمود	"
-15	خالد فدا حسین	سروے
-16	عبدالغفور	ایڈمن آفیسر
-17	ضمیر اختر	"
-18	محمد صابر	"
-19	محمد یوسف	اکاؤنٹنٹ

-20	عبدالرشید	"
-21	نوید انجم	"
-22	محمد خورشید	پی ایس
-23	مسری خان	"
-24	محمد جاوید	سٹینو گرافر
-25	غلام سبتین	سٹینو گرافر
-26	محمد عمران	اسسٹنٹ
-27	عبدالملک	"
-28	محمد منیر	"
-29	امیر حمزہ	"
-30	محمد آزار	جونیر کلرک
-31	محمد سلیم اختر	"
-32	محمد ظہر احمد	"
-33	محمد آفتاب	"
-34	مہتاب عباسی	"
-35	ظفر اقبال	"
-36	ذوالفقار علی	"
-37	محمد محفوظ	"
-38	محمد حنیف	ڈرائیور
-39	محمد رفیق	"
-40	محمد سرفراز	"
-41	احمد حسین	"
-42	سجاد احمد	"

-43	اشفاق اظہر	"
-44	محمد شہزاد	"
-45	محمد رشید	"
-46	رشید اختر	نائب قاصد
-47	مختیار احمد	"
-48	رحمت علی	مالی
-49	محمد جلیل	"
-50	نور حسین	چوکیدار
-51	محمد نضیر	"
-52	گل حسین	"
-53	محمد رضا	"

ڈیوٹینٹ کے کوائف

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	اصل محکمہ	اپنے محکمہ میں گریڈ	پتہ	کیفیت
1	جوئید حمید حق	اکاؤنٹنٹ	16	لوکل فنڈ آڈٹ راولپنڈی	اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	78 اصغر مال اسکیم	گریڈ 14 اور ڈیپوٹیشن الاؤنس
2	راجہ عبدالغفار	سپرنٹنڈنٹ	16	فارسٹ ڈیپارٹمنٹ	اسسٹنٹ 15	گاؤں و ڈاکخانہ چک گراں ضلع اسلام آباد۔	
3	عرفان رسول	اکاؤنٹنٹ	16	لوکل فنڈ آڈٹ راولپنڈی	آڈیٹر 11	مکان نمبر 261 - بی حالی روڈ ویسٹریج راولپنڈی	گریڈ 11 اور ڈیپوٹیشن الاؤنس

4-	محمد الیاس قریشی	پی۔ آر۔ او	11	ڈسٹرکٹ پبلک ریلیشن آفسر راولپنڈی	آرٹیکل رائٹر 11	محلہ رشید پورا عقب پاکستان منٹ باغبان پورا لاہور
5-	محمد یعقوب	پولٹری اسٹاک اسسٹنٹ	6	پولٹری ڈویلپمنٹ سنٹر راولپنڈی	اسٹاک اسسٹنٹ	مکان نمبر 220۔ جی ٹی ایڈ ٹی کالونی ہری پور ایبٹ آباد۔
6-	شکیل احمد	۔۔	6	۔۔	۔۔	گاؤں چونترا پوسٹ آفس شیوال ضلع جہلم
7-	گل بہار	پولٹری اسٹاک اسسٹنٹ	6	پولٹری ڈویلپمنٹ سنٹر راولپنڈی	اسٹاک اسسٹنٹ	گاؤں و ڈاکخانہ کلاں ضلع راولپنڈی تحصیل مری

8-	محمد مسعود اسلم	۔۔	6	۔۔	۔۔	گلی نمبر 62 علامہ کالونی نمبر 4 ٹاٹا راولپنڈی		
9-	حامد جاوید اعوان	پی۔ آر۔ او	16	پبلک ریلیشن آفیسر راولپنڈی	آرٹیکل رائٹر 11	مکان نمبر آر پی 8 گلی نمبر 8/2 شکریال 8 گلی نمبر 8/2 شکریال راولپنڈی	اپنے محکمہ میں واپس چلا گیا۔
10-	محمد فاروق	اکاؤنٹنٹ	16	ایم۔ اے۔ جی راولپنڈی	اکاؤنٹنٹ 16	گاؤں پنڈوری ڈاکخانہ موڑہ تحصیل و ضلع جہلم	۔۔
11-	فضل الرحمن	سپرنٹنڈنٹ	16	کمشنر آفیسر راولپنڈی	اسسٹنٹ 14	محلہ دی گاؤں ڈاکخانہ بھون ضلع چکوال	۔۔

13	محمد رفیق	ڈائریکٹر کمود	17	فارسٹ ڈیپارٹمنٹ	ایس۔ ای۔ ایف او 17	مکان نمبر 43 گلی نمبر 16 اے نیو شاد باغ لاہور	
14	ارشد محمود	اکاؤنٹنٹ	16	اکاؤنٹنٹ جنرل پاکستان ریونیو سب آفس لاہور۔	اکاؤنٹنٹ 16	محلہ حاجی پور واڑ نمبر 9 کھکڑ منڈی گوجرانوالہ	اپنے محکمہ میں واپس چلا گیا
15	سلطان احمد		16	اڈیٹر جنرل پاکستان لاہور	اکاؤنٹنٹ 16	گاؤں و ڈاکخانہ دوالیا تحصیل و ضلع میانوالی۔	
16	خالد محمود	پولٹری اسٹاک اسسٹنٹ	6	پولٹری ڈویلپمنٹ سنٹر راولپنڈی	پولٹری اسٹاک اسسٹنٹ 11	چک نمبر 5 - او ی۔ پی۔ 301 ڈی پی برانچ کندیاں ضلع میانوالی	

16	ابھ نظیر	ڈائریکٹر مری ایم۔کے۔ڈی۔اے	17	لوکل گورنمنٹ	اے۔ سی مری 17	
17	ذوالفقار علی حیدری	پی۔ ایس	16	پنجاب لائیو سٹاک ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ	12 - پی اے	مکان نمبر 68۔ اے محلہ مرشد آباد مغلپورہ لاہور 15
18	ظفر اقبال	اکاؤنٹنٹ	16	ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفس راولپنڈی	13 پی ایس	

نوٹ: کوئی بھی ڈیو ٹیسٹ ادارہ ہذا میں ابزورب نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر۔ اس پہ کوئی ضمنی سوال ہے ؟

رانا اکرام ربانی۔ جناب والا ' جو تفصیل مہیا کی گئی ہے اس کے نمبر ا پر ڈی جی ایم کے ڈی اے کی عمر 62 سال 9 ماہ لکھی ہوئی ہے۔ کیا میں وزیر موصوف سے پوچھ سکتا ہوں کہ کیا وہ Extenssion پر ہیں ؟

وزیر جنگلات۔ وہ Extenssion پہ نہیں بلکہ Contract پر ہیں ؟

رانا اکرام ربانی۔ جناب والا ' گورنمنٹ کی استحقاق پالیسی ہمیں بتائی گئی ہے۔ اس میں یہ کہا گیا تھا کہ کسی کو Extenssion نہیں دی جائے گی۔ کیا یہ Contract System اس کے متبادل کے طور پر شروع کیا گیا ہے۔

وزیر جنگلات۔ ڈی جی ایم کے ڈی اے کو جو دو سال کا Contract ملا ہے وہ 1990ء میں دیا گیا تھا یہ ہماری سابق صوبائی حکومت نے دو سال کے Contract دیا تھا۔

جناب سپیکر۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب۔۔۔۔۔۔۔

چودھری اصغر علی گجر۔ جناب والا ! کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ وہ ڈی جی ایم کے ڈی اے کب سے ہیں اور آج ان کی کتنی عمر ہے ؟

وزیر جنگلات۔ ڈی جی (ایم کے ڈی اے) تقریباً 5 سال سے ہیں ان کی عمر ویسے یہاں جواب میں بھی مہیا کر دی گئی ہے 62 سال 9 مہینے ہے۔ ایک سوال آپ نے اور پوچھا تھا اس کے جواب میں کہ ان کو تیسری بار Contract basis پر بطور ڈی جی ایم کے پی اے لایا گیا۔

چودھری اصغر علی گجر۔ کیا وزیر موصوف ازراہ کرم یہ بتائیں گے کہ وہ ڈی جی ایم کے ڈی اے سے بھی پہلے کچھ تھے یا پہلی دفعہ ڈی جی آئے ہیں یا اس سے پہلے بھی کہیں سروس میں تھے ' کیا وہ ریٹائرڈ ہیں ' یا پہلے کس مستقل سروس میں تھے اور ان کا سابقہ تھوڑا بہت تعارف کیا ہے ؟

جناب وزیر جنگلات۔ وہ سابق آرمی بریگیڈیر تھے اور پچھلے پانچ سال سے جب ایم کے ڈی اے وجود میں آیا اس وقت سے آج تک وہ ایم کے ڈی اے کے ڈی جی ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر۔ اگر تکلیف محسوس نہ کریں تو کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ پہلے تو وہ بریگیڈیر

تھے اور اب وہ ڈی جی ہیں اور اس کے بعد وہ کیا ہوں گے کیا ان کی Life مقرر ہے اور وہ کس مدت تک آئندہ بھی کچھ ہوں گے ؟

جناب سپیکر۔ سردار اللہ یار خان ہراج، ضمنی سوال۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سردار اللہ یار خان ہراج۔ جناب والا ! کیاوزیرموصوف ازراہ کرم یہ بتائیں گے کہ جب Muree kahuta development authority کا بل پاس ہوا تو اس وقت اس میں ایک شق رکھی گئی تھی کہ اس کا جو کام ہوگا اس کی تمام کارروائی سے اسمبلی کو مجلس قائمہ کو آگاہ رکھا جائے گا۔ کیا انہوں نے آج تک اسمبلی کو آگاہ رکھا کہ اب تک اس کی کیا ڈویلپمنٹ ہوئی ہے اور کیسے آدمی رکھے گئے ہیں ؟ کیا اسمبلی کے مجلس قائمہ کو بتایا گیا ؟

جناب سپیکر۔ سردار صاحب ذرا سوال دھرائیے گا۔ منسٹر صاحب کی سمجھ نہیں آیا۔ (مندرجہ بالا سوال دہرایا گیا۔)

وزیر جنگلات۔ جناب والا ! یہ گورنر کے Notification کے تحت معرض وجود میں آئی اور اس Notification کے تحت وہ عمل میں لائی گئی اور اس Notification کے تحت جو Powers ہیں وہ exercise کر رہی ہیں۔

سردار اللہ یار خان ہراج۔ جناب والا۔ میں خود اس وقت اس مجلس کا چیئرمین تھا میں نے ہی اس وقت یہ بل پاس کروایا تھا اس میں یہ شق تھی کہ اس کی تمام کارروائی سے اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی کو آگاہ رکھا جائے گا۔

وزیر جنگلات۔ میں ممبر موصوف کی یہ بات نہیں سمجھ سکا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں اسمبلی کو اس بات سے آگاہ رکھا جائے۔ یہ اگر اس پر ذرا روشنی ڈال دیں ۔ کہ ممبر موصوف کس بارے میں پوچھنا چاہیں گے تو میں ، میرا محکمہ اس کی پوری تفصیلات دینے کو تیار ہیں ، مگر مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی کہ اسمبلی کو کس بات سے آگاہ رکھا جائے۔

سردار اللہ یار خان ہراج۔ میں عرض کرتا ہوں جناب والا کے توسط سے کہ جو کچھ بھی آپ نے منصوبہ بندی کرنی تھی آپ نے اس کی گاہے گاہے اسمبلی کی مجلس قائمہ کو رپورٹ بھجوانی تھی کہ ہم نے

Field میں یہ کام کیا اور ہم یہاں تک پہنچے ہیں۔

کیا آپ نے وہ رپورٹ اسمبلی کی سٹینڈنگ کو submit کی ؟ وزیر جنگلات۔ میں اسے دیکھ لوں گا کہ یہ اس کی رپورٹ اسمبلی کی مجلس قائمہ کو Submit ہوئی تھی کیوں نہیں ہوئی اور اس کی وجہ بھی معلوم کر لوں گا۔ اور آپ کو انشاء اللہ عرض کر دوں گا۔

جناب سپیکر۔ غلام سرور خان صاحب ضمنی سوال۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

غلام سرور خان۔ جناب والا ! وزیر موصوف سے میرا ضمنی سوال ہے کہ ایم کے ڈی اے میں جو لوگ بھرتی کئے گئے ہیں اس کا بھرتی کا طریقہ کار کیا تھا ' آیا اس کی تشہیر اخبارات میں کی گئی تھی یا کس Special recruitment committee کے ذریعے سے ان کی بھرتی کی گئی تھی ؟

جناب سپیکر۔ جی وزیر جنگلات۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وزیر جنگلات۔ جی یقیناً" ان کی بھرتی استحقاق کی بنیاد پر ہوئی تھی ' اور جو Competant تھے جنہوں نے اپنی اپنی درخواستیں دی تھیں اور جو اپنے استحقاق کی بنیاد پر آتے تھے ان کو ہی میرٹ پر تعینات کیا گیا۔

غلام سرور خان۔ جناب والا میرا سوال ہے کہ آیا اس کی اخبار میں تشہیر کی گئی تھی ؟ یا کسی Special recruitment committee کی سفارش پر ان کی بھرتی کی گئی تھی یا کس کے directive پر ان کی بھرتی کی گئی تھی ؟ یہ ان کو واضح جواب دینا پڑے گا۔

وزیر جنگلات۔ جی بنیادی طور پر تو یہ کام گورنر کے Notification پر ہوا تھا۔ ڈی جی اور جو Direcctors ہیں وہ اس Notification کے تحت بھرتی ہوئے تھے۔

جناب غلام سرور خان۔ میرا سوال تمام ملازمین کے لئے ہے میں نے D G M کے لئے یا directors کے لئے سوال نہیں کیا ' میں نے تو 98 ملازمین جو کے ڈی اے میں رکھے گئے ہیں کیا وہ کس کے directive پر بھرتی ہوئے ہیں یا کسی Recruitment committee کی سفارش پر بھرتی ہوئے ہیں ؟ یہ میرا سوال ہے۔

وزیر جنگلات۔ میں ممبر موصوف کی اطلاع کے لئے عرض کروں کہ ابھی صرف 45 افسران ملازمین ہیں

اور ان میں جو ملازمین ہیں ان میں دو سکیل کی بھی اسامیاں ہیں 4 سکیل کی بھی آسامیاں ہیں جو استحقاق کی بنیاد پر آتا تھا اس استحقاق پر ان کو رکھا ہے۔ اس بات کو میں وثوق سے نہیں کہہ سکتا کہ اس وقت advertisement ہوئی یا نہیں ہوئی تھی میں ایوان میں کھڑا ہو کر وہی بات کروں گا جس کا مجھے علم ہے۔

جناب سپیکر۔ ارشاد حسین سیٹھی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں ۔۔۔۔۔۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی۔ جناب والا میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو سوال کے جواب میں بیان کیا گیا ہے کہ 45 افسران کے ناموں کی فہرست جو مہیا کی گئی ہے اس میں صرف 17 گریڈ کے افراد کے نام ہیں ' میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو ہمیں فہرست دی گئی ہے اس میں ان 45 افسران کے نام بھی نہیں ہیں جب کہ 98 کی انہوں نے فہرست بنائی ہے۔ میرا یہ اعتراض ہے کہ جناب والا کہ ہمیں صرف 18 ناموں کی فہرست کیوں مہیا کی گئی ہے ' باقی یہ بتائیں ' اگر ان کے پاس نہیں ہے تو 45 افسران میں سے 17 سے اوپر کے کتنے افسران بقایا ہیں۔

وزیر جنگلات۔ آپ کی اطلاع کے لئے جناب والا میں عرض کروں کہ جو ہمارے افسران گریڈ 17 اور اس سے اوپر والے ہیں سارے ہم نے بتا دیئے اس کے علاوہ ہمارے ہاں اور کوئی 17 اور اس سے اوپر کے گریڈ کے افسران نہیں ہیں۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی۔ پوائنٹ آف آرڈر سر ۔۔۔۔۔۔۔۔ جناب والا

وزیر موصوف نے جو بتایا ہے سر' اس کے مطابق میرا سوال بالکل واضح تھا اور ضمنی سوال سے متعلقہ تھا۔ یہ بتا رہے ہیں کہ اس سے اوپر ہم نے کر دیئے ہیں۔ سر وہ کر دیئے کی وضاحت ہی تو میں نے مانگی تھی۔ 17 گریڈ اور اس سے اوپر گریڈ تک کے افسران کے ناموں کے اطلاع ہمیں پہنچا دیں تو بہتر ہوگا۔ میری طرح بہت سے معزز اراکین یہ جاننا چاہیں گے۔ ؟

جناب سپیکر۔ سیٹھی صاحب یہ 45 افسران کے ناموں والی فہرست ہمارے پاس ایوان میں موجود ہے اور یہ جو کاپی یہاں پر آپ کو سوالات و جوابات کی تقسیم کی گئی ہے اس میں درج ہے کہ یہ ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ تو اس میں آپ کو تھوڑی زحمت کرنا پڑے گی کہ جس سوال کا جواب آپ دیکھنا چاہتے ہیں اور اس کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں یہ ایوان میں موجود ہیں ' سوالات کے جوابات آپ یہاں

سے دیکھ لیں۔۔۔۔۔۔ تو ضمنی سوال رانا اکرام ربانی صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رانا اکرام ربانی۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں کہ جو دوسرے محکموں سے لوگ With draw کئے گئے تھے ان میں سے کئی لوگ اپنے محکمے میں گریڈ گیارہ میں تھے لیکن اس میں یہ گریڈ 16 میں لگائے گئے ہیں' اس مہربانی کی وجہ کیا ہے ؟

وزیر جنگلات۔ جناب والا ! انہیں استحقاق پر اور ان کو تعلیمی استعداد کے مطابق گریڈ دیا گیا تھا۔ اگر اس کی مزید تفصیل چاہئے تو تفصیل میں عرض کر دوں گا۔

رانا اکرام ربانی۔ کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ محکمہ جنگلات میں گریڈ۔ 11 کے لئے کیا تعلیمی استعداد ہے اور گریڈ۔ 16 کے لئے کیا ہے ؟

وزیر جنگلات۔ جناب والا ! اپ کا انحصار اس امر پر ہے کہ انہیں ذمہ داری کیا سونپی جائے گی اور وہ کس طرف جانا چاہیں گے ؟

جناب سپیکر۔ کیا یہ جواب درست ہے ؟

وزیر جنگلات۔ جناب والا ! مختلف گریڈ کے لئے مختلف تعلیمی استعداد ہوتی ہے۔ کسی Job کے لئے کم تعلیمی استعداد ہوتی ہے اور کسی Job کے لئے زیادہ۔ چنانچہ تفصیل میں جانے کے لئے تو نیا سوال کیا جائے۔

رانا اکرام ربانی۔ کیا یہ درست ہوگا اگر میں یہ کہوں کہ اس کا تعین آپ کے محکمے میں اس انداز سے کیا جاتا ہے کوئی کس شخصیت کا منظور نظر ہے' اس کے مطابق اس کو سکیل دیا جاتا ہے ؟

وزیر جنگلات۔ بالکل نہیں۔

فش فارم پر لاگت کی تفصیل

* 203_ میاں محمود احمد۔ کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔۔۔۔۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راوی کے کنارے پر وہ باغ کے پاس گورنمنٹ نے ایک فش فارم

بنایا ہوا ہے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس فش فارم میں پانی پورا کرنے کے لئے دو ٹیوب ویل چلتے رہتے ہیں۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ زمین دریائی اور ریتلی ہونے کے سبب فش فارم کے تھوڑے سے حصہ کے علاوہ باقی تمام حصہ میں پانی نہ ہوتا ہے بلکہ جہاں پر پانی کھڑا ہوتا ہے وہاں پر بھی نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو منصوبہ بندی کس افسر نے کی۔ فش فارم اور مچھلیوں پر کتنی رقم خرچ ہوئی۔ ٹیوب ویل کتنے عرصہ سے اس مقصد کے لئے چل رہے ہیں ان پر کتنا خرچہ آیا ہے اور ماہانہ بل کتنا ادا کیا جاتا ہے جب ٹیوب ویل لگے ہیں ہر ماہ کی بلوں کی تفصیل دی جائے فارم کی کارکردگی کیا ہے کیا مستقبل میں اس فش فارم سے گورنمنٹ کو کوئی فائدہ ہو سکے گا؟

وزیر جنگلات: (راجہ اشفاق سرور)

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے کہ فش فارم پر دو ٹیوب ویل نصب کئے گئے ہیں۔ لیکن یہ ہر وقت نہیں چلتے بلکہ پانی کے اتار چڑھاؤ کے مطابق بوقت ضرورت چلائے جاتے ہیں۔

(ج) درست ہے کہ زمین دریائی و ریتلی ہے۔ زمین میں ریت کا تناسب 60 فیصد سے زائد ہے۔ موسم سرما میں جب بارشیں بہت کم ہوتی ہیں تو فارم کا پانی تقریباً ایک ایکٹر رقبہ میں جمع ہو جاتا ہے۔ جہاں پانی کی گہرائی چار سے چھ فٹ تک ہوتی ہے جس میں مچھلی زندہ رہ سکتی ہے۔

(د) اس کی منصوبہ بندی جناب چیف منسٹر صاحب کی ہدایت مورخہ 88 / 4 / 18 کی روشنی میں کی گئی ہے۔ اس فارم پر کل 8.23 لاکھ روپے خرچ آئے ہیں جس میں دو عدد ٹیوب ویلوں کی تنصیب مع تنصیب ٹرانسفارمر سپلائی لائن و ایک چوکیدار کے کمرہ اور ایک شکاریوں کے لئے شیڈ کی تعمیر شامل ہیں۔

بچہ مچھلی محکمہ نے اپنے ذرائع سے سٹاک کیا ہے۔ ٹیوب ویل عرصہ تقریباً ایک سال سے اپنی کے اتار چڑھاؤ کے مطابق بوقت ضرورت چلائے جاتے ہیں اس کی تنصیب پر 4.23 لاکھ روپے خرچ آیا ہے۔

بجلی کا خرچ۔ / 2500 روپے تا۔ / 10000 روپے ماہانہ ہے۔ بلوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ماہ	خرچہ بجلی	ریمارکس
1- مئی تا ستمبر 1990ء	60437 ——_00	یہ اخراجات بجلی ابتدائی طور پر فش فارم کو پانی سے بھرنے پر صرف ہوئے۔
2- اکتوبر 1990ء	8590 ——00	یہ اخراجات دریا کے پانی کی سطح معمول سے کم ہونے کی وجہ سے اس میں پانی پورا کرنے پر ہوئے
3-نومبر 1990ء	12080——00	ماہانہ اخراجات
4-دسمبر 1990ء	3831——00	
5-جنوری 1991ء	2170——00	ایضاً"

اس فارم میں پچھلے سال محکمہ نے 12000 بچہ مچھلی سٹاک کیا تھا جس کی نشوونما تسلی بخش طریقہ سے ہو رہی ہے۔ اگلے سال اس فارم کو شوقیہ شکاریوں کے لئے کھول دیا جائے گا۔ ایسے فش فارم جو عوام کی تفریح کے لئے بنائے جاتے ہیں وہ گورنمنٹ کے فائدے کے لئے نہیں ہوتے البتہ اجراء لائسنس کے ذریعہ گورنمنٹ کو کچھ آمدن ہو گی اس فش فارم کا مقصد عوام کو شہر کے قریب تفریح کی سولت مہیا کرنا ہے جس کے بہت سے سوشل فوائد ہیں۔

سید چراغ اکبر شاہ۔ ضمنی سوال۔ جناب والا "ج" کے جواب میں کہا گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جب بارشیں بہت کم ہوتی ہیں تو فارم کا پانی تقریباً" ایک ایکڑ رقبہ میں جمع ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان کرنا پسند کریں گے کہ اس فارم کا کل رقبہ کتنا ہے ؟

وزیر جنگلات۔ اس فارم کا کل رقبہ سات ایکڑ ہے۔

راوی کے کنارے پردہ باغ میں پرندوں کے پنجروں کی تعمیر

* 204_ میاں محمود احمد۔ کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راوی کے کنارے پردہ باغ میں کافی لاگت سے جانوروں کے پنجرے جنگلات وغیرہ لگائے گئے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان جنگلوں اور پنجروں میں جو لاکھوں کی مالیت سے بنائے گئے ہیں کوئی جانور نہ رکھے گئے۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان کی حفاظت کی نہ کی گئی اور وہ تقریباً ٹوٹ ٹوٹ کر زمین پر گر رہے ہیں اور کافی گر چکے ہیں۔

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ان پنجروں اور جنگلوں پر کتنی لاگت آئی تھی ان کا مقصد کیا تھا۔ ان کی حفاظت کس کی ذمہ داری تھی اور غفلت کے مرتکب متعلقہ افسران اور اہلکاروں کے خلاف حکومت کوئی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجہ بیان کریں ؟

وزیر جنگلات۔ (راجہ اشفاق سرور)

الف۔ یہ اس حد تک درست ہے کہ راوی کے کنارے پردہ باغ میں ایل۔ ڈی۔ اے نے صرف پرندوں کے لئے پنجرے بنائے تھے جانوروں کے لئے کوئی جنگلے نہیں بنائے گئے۔

ب۔ چونکہ جانوروں کے لئے کوئی جنگلے نہ بنائے گئے اس لئے جانور نہ رکھے گئے۔ اور پرندوں کے پنجروں کی بابت عرض ہے کہ مذکورہ باغ جب 1988_ 8 - 16 کو محکمہ جنگلات کی تحویل میں دیا گیا تو ان پنجروں میں ایل۔ ڈی۔ اے نے کوئی پرندے نہیں رکھے ہوئے تھے۔ تاہم اب کچھ پنجروں میں عوام کی تفریح اور تعلیم کے لئے پرندے رکھ دیئے گئے ہیں۔

ج۔ پنجروں کی حفاظت کی گئی تاہم ان میں سے کچھ آندھی و طوفانی بادو باراں سے نقصان پہنچا اور جو قابل مرمت تھے ان کی مرمت کروا دی گئی تھی۔

د۔ یہ پنجرے ایل۔ ڈی۔ اے نے تعمیر کروائے تھے ، ان سے حاصل کردہ اطلاع کے مطابق کل مبلغ۔

3'77'326 روپے لاگت آئی تھی۔ پنجروں کا مقصد عوام کی تفریح اور تعلیم کے لئے پرندے رکھنا تھا۔ ایل۔ ڈی۔ اے کی تحویل تک حفاظت کی ذمہ داری ان کی تھی بعد میں محکمہ جنگلات کی۔ جن پنجروں کو نقصان ہوا تھا وہ قدرتی آفات کی وجہ سے تھا نہ کہ کسی اہل کار کی غفلت سے۔

سردار اللہ یار خان ہراج۔ کیا وزیر موصوف یہ فرما سکیں گے کہ جب ان پنجروں کا نقصان ہوا تو اندازاً" کتنے پرندے ضائع ہوئے ؟

وزیر جنگلات۔ جناب والا ' ممبر موصوف کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ اس وقت پرندے پنجروں میں نہیں تھے۔ خالی پنجروں کو نقصان پہنچا۔

جناب فرید احمد پراچہ۔ ضمنی سوال ! جناب والا ' وزیر موصوف نے کچھ پرندے کہا ہے۔ کیا وہ فرما سکیں گے کہ کل کتنے پنجرے تھے اور ان میں کل کتنے پرندے رکھے گئے ؟

وزیر جنگلات۔ جناب سپیکر ' میں آپ کی وساطت سے ممبر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ کیا میں پرندوں کی تفصیل بتاؤں ؟

جناب سپیکر۔ وہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کل کتنے پنجرے تھے اور ان میں کل کتنے پرندے تھے۔

وزیر جنگلات۔ ان میں سلور فیزنٹ ' ایک جوڑا۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر۔ وہ ٹوٹل پرندے پوچھتے ہیں ' تفصیل نہیں پوچھتے۔

وزیر جنگلات۔ کل پرندے تقریباً" ساٹھ ہیں۔

جناب سپیکر۔ اور پنجرے کتنے تھے ؟

وزیر جنگلات۔ پنجروں کے لئے تازہ سوال کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر۔ پراچہ صاحب ' منسٹر صاحب پنجروں کا جواب دینے سے کترا رہے ہیں۔ اور آپ پنجروں پر اتنا اصرار کیوں کر رہے ہیں ؟

جناب فرید احمد پراچہ۔ ان سے اور کیا سوال ہو سکتا ہے ؟

جناب ارشاد حسین سیٹھی۔ جناب والا، کیا وزیر موصوف بتانا پسند کریں گے کہ ان پنجروں اور پرندوں کی حفاظت کرنے کے لئے محکمہ جنگلات کا کتنا عملہ مامور ہے؟

وزیر جنگلات۔ پنجروں اور پرندوں کی حفاظت کرنے کے لئے ہمارے صرف دو چوکیدار ہیں۔

جناب شوکت داؤد۔ جناب والا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ خاص طور پر دیکھا گیا ہے کہ جس محکمے کے متعلق سوالات کئے جاتے ہیں، انہی محکموں کے متعلق جواب دیئے جاتے ہیں۔ میں وزراء صاحبان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ وہ زیادہ سے زیادہ study کر کے آیا کریں تاکہ "تازہ سوال" والی بات نہ سننی پڑے۔ ذرا تھوڑی سی محنت کر کے آیا کریں۔

جناب سپیکر۔ آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب شوکت داؤد۔ میرا کہنے کا مقصد یہ تھا کہ جو سوال اسی سے ملتا جلتا ہو، اس بارے میں یہ نوبت نہیں آنی چاہئے کہ یہ "تازہ سوال" بنتا ہے۔ تیاری ہونی چاہئے اور ممبران کی معلومات کے لئے جواب دیا جائے۔

راجہ خلیق اللہ خان۔ جناب والا، معلوم نہیں پرندوں کے دیکھنے سے عوام کی کتنی تفریح ہوئی ہے لیکن جواب سے عوام کی تفریح ضرور ہو گئی ہے۔

جناب ریاض فتیانہ۔ ضمنی سوال، جناب والا، میں محترم وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ پونے چار لاکھ روپیہ لگانے کے بعد دو سال تک یہ پنجرے خالی کیوں رہے، کیوں کہ خالی رہنے کی بناء پر وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئے؟

وزیر جنگلات۔ ہم نے اس وقت اپنا تخمینہ اور درخواست حکومت کو بھیج دی تھی لیکن ہمیں اس کی رقم ایک ماہ پہلے وصول ہوئی ہے۔ اس کے بعد ہم نے ان میں پرندے مہیا کئے ہیں۔

سردار اللہ یار خان ہراج۔ جناب والا، وزیر موصوف نے فرمایا کہ وہاں فیزنٹ رکھے گئے ہیں۔ یہ انہوں نے کہاں سے لئے تھے؟

وزیر جنگلات۔ چڑیا گھر سے۔

سردار اللہ یار خان ہراج۔ انہوں نے کہاں سے منگوائے ہیں اور کتنی قیمت پر منگوائے ہیں۔

وزیر جنگلات۔ جناب سپیکر، ابھی ہم نے سلور فیزنٹ جو پنجروں میں رکھے ہیں وہ ہمارے چڑیا گھر میں سے گئے ہیں۔

سردار اللہ یار خان ہراج۔ کیا چڑیا گھر کی چیز آپ Shift کر سکتے ہیں؟

وزیر جنگلات۔ قانون کے تحت ہی کئے ہیں۔

سردار اللہ یار خان ہراج۔ وہاں تو فروخت کرتے ہیں Shifting نہیں کرتے۔ اگر آپ نے Parchase کئے ہیں تو بتائیں کہ آپ نے چڑیا گھر سے کتنے میں لئے ہیں؟ اگر آپ نے Import کئے ہیں تو بتائیں کہ کتنے میں آپ نے import کئے ہیں؟

جناب سپیکر۔ آخری ضمنی سوال۔ چودھری خادم حسین صاحب

چودھری خادم حسین۔ جناب والا۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ وہاں پر دو چوکیدار ہیں تو جناب والا میں آپ کے توسل سے ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ ان دو چوکیداروں کو over time دیا جاتا ہے کہ نہیں؟

وزیر جنگلات۔ جناب والا۔ وہ دونوں چوکیدار دونوں Shift میں کام کرتے ہیں لہٰذا Over time کی ضرورت نہیں۔

گجرات میں فارسٹری فارم کی تفصیل

* 236_ چودھری محمد اسلم کائرہ۔ کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ جنگلات کے فارم فارسٹری ونگ نے سال 1985 سے 1990 تک ضلع گجرات میں کتنے فارم کس کس مقام اور کتنے خرچ سے قائم کئے۔

(ب) محکمہ کو سال 1990 میں ضلع گجرات میں فارم قائم کرنے کے لئے کتنے افراد نے درخواستیں دیں ان

درخواستوں پر کتنے فارم قائم کئے جا سکے ہیں۔ اور کتنی درخواستیں ابھی زیر کارروائی ہیں اور ان فارموں پر کتنا خرچ آیا تفصیل الگ الگ بیان کریں ؟

وزیر جنگلات۔ (راجا اشفاق سرور)

(الف) سال 1985ء تا 1990ء ضلع گجرات میں 368 فارمز مندرجہ ذیل سکیموں کے تحت مختلف مقامات میں قائم کئے گئے جن کی تفصیل بمعہ خرچ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نمبر شمار	نام سکیم ہائے
1	فارم فاریسٹری (منسلک الف)
2	فارم انرجی فاریسٹری (منسلک ب)

(ب) گجرات ضلع میں دو سکیموں کے تحت فارمز قائم کئے جا رہے ہیں جن کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

1۔ فارم فاریسٹری سکیم کے تحت محکمہ کو سال 91-1990 کے دوران ضلع گجرات میں تاحال کل 75 درخواستیں فارم قائم کرنے کے لئے موصول ہوئی ہیں۔ اور جن میں 25 عوامل اور بجٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے کارروائی کی جائے گی۔

سال 91_ 1990ء کے دوران تاحال ان فارموں پر مبلغ۔ 6688 روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

2) فارم انرجی فاریسٹری پراجیکٹ

محکمہ ہذا کے فارم انرجی فاریسٹری یو۔ ایس۔ ایڈ پراجیکٹ کے ملازمین خود زمینداروں کے پاس جاتے ہیں اور انہیں ان کی اپنی زمین پر کھیتوں، کھالوں اور وٹوں پر شجرکاری کی ترغیب دیتے ہیں۔ اور انہیں نفت پودا جات اور قلمات مہیا کرتے ہیں۔ اور اپنی نگرانی میں پودے لگوا دیتے ہیں۔

اس پراجیکٹ کے تحت زمیندار اپنی نرسریاں لگاتے ہیں جن سے پراجیکٹ والے پودے خرید کر رموں میں لگا دیتے ہیں۔ پراجیکٹ پودے لگانے کے لئے کوئی خرچ نہیں کرتا اور زمیندار یہ خرچ خود برداشت کرتا ہے۔

فارم فارسٹری سکیم (منسلک الف)

نمبر شمار	سال	نام جگہ / موضع	رقبہ (ایکڑ)	خرچہ (روپے)
	1985	-	-	-
1	1986ء	رتوال تحصیل پھالیہ	3	1950 / -
2		دگل تحصیل	2	1300 / -
3		لنگے تحصیل پھالیہ	5	3250 / -
4		عباس کالونی منڈی	2	1300 / -
5		پھالیہ	4.50	2925 / -
6		گجرات	2.50	1625 / -
7				/ -
		میزان	19 ایکڑ	12350 / - روپے
8	1987	رکھ تحصیل پھالیہ	12	7800 / -
9		کدھر تحصیل پھالیہ	4	2600 / -
10		سلیمان	21	13650 / -
11		قادر آباد	1.6	3900 / -
12		کوٹ بلوچ	68	44200 / -
13		جاگل تحصیل کھاریاں	3	1950 / -
14		چک چوٹ تحصیل پھالیہ	32	20800 / -
15		قادر آباد	28	18200 / -

		میزان	169.6 ایکڑ	113100 / -
16	1988	بستی مخدوم تحصیل پھالیہ	8	5200 / -
17		جاگل تحصیل کھاریاں	17	11050 / -
18		رگھ تحصیل پھالیہ	10	6500 / -
19		پنڈی والا	17	11050 / -
20		رگھ تحصیل پھالیہ	8	5200 / -
21		جانو چک پھالیہ	3	1950 / -
22		کھنالہ شیخاں	8	5200 / -
23		بھیروال	25	16250 / -
24		کیلو تحصیل پھالیہ	35	22750 / -
25		بار موسی	10	6500 / -
26		رکھ کولاں تحصیل پھالیہ	13	84500 / -
27		سیدانوالی	2.5	1625 / -
28		چوگنانوالی تحصیل گجرات	2	1300 / -
29		موجیانوالہ تحصیل کھاریاں	6	3900 / -
30		بھاگو وناں تحصیل کھاریاں	11.5	7475 / -
31		نور پور پیراں تحصیل پھالیہ		23 - / 14950
32		وریام تحصیل پھالیہ	12	7800 / -
33		چک نمبر 40 پھالیہ	2	1300 / -
34		اکرام اللہ رانجھا ایم پی اے پھالیہ	46	29900 / -
35		پنڈو والا تحصیل پھالیہ	14	9100 / -
36		جمال پور تحصیل گجرات	20	13000 / -

37	مونہ ڈپو تحصیل پھالیہ	20	13000 / -
38	زمیندار کالج گجرات	15	9750 / -
39	کوٹ بیلہ تحصیل گجرات	3	1950 / -
40	سیدانوالی	4	2600 / -
41	کائرہ تحصیل کھاریاں	1	650 / -
42	چوٹ دھیراں پھالیہ	10	6500 / -
43	بار موسی تحصیل پھالیہ	35	22750 / -
44	کوٹ ستار تحصیل پھالیہ	10	6500 / -
45	مونہ سیداں تحصیل پھالیہ	20	6500 / -
46	بادشاہ پور	14	9100 / -
47	ڈفر تحصیل پھالیہ	30	19500 / -
48	جوکالیاں	10	6500 / -
49	وریام تحصیل پھالیہ	22	14300 / -
50	بھیروال تحصیل پھالیہ	30	19500 / -
51	چوک	30	19500 / -
52	چک شہباز	10	6500 / -
53	چک 21، 22	10	6500 / -
54	بھیکو	20	13000 / -
55	چھنی سیداں	4	2600 / -
56	چک نمبر 40 تحصیل پھالیہ	9	5850 / -
57	نوشہرہ تحصیل پھالیہ	21	13650 / -
58	پنڈی والا تحصیل پھالیہ	14	9100 / -
59	ٹھٹھہ شاہ محمد	15	9750 / -

60		لاکھا تحصیل پھالیہ	6	3900 / -
61		بھیروال	14	9100 / -
62		عقیقہ	6	3900 / -
63		سدھڑی تحصیل گجرات	1	650 / -
64		بھیرو تحصیل گجرات	6	3900 / -
65		سندھار تحصیل گجرات	6	3900 / -
66		کوٹ بیلہ	6	3900 / -
67		سیدانوالی تحصیل پھالیہ	4	2600 / -
68		جگہ بھٹیاں تحصیل کھاریاں	6	3900 / -
69		بھدر تحصیل کھاریاں	4	2600 / -
70		جمال پور سیداں گجرات	1	650 / -
71		ڈیرا امداد تحصیل پھالیہ	6	3900 / -
72		علی چک تحصیل کھاریاں	4	2600 / -
73		پیر غازی تحصیل کھاریاں	2	1300 / -
74		ملم گڑھ	5	3250 / -
75		سیداں والی	6	3900 / -
76		شادیوال تحصیل گجرات	4	2600 / -
		میزان	737	548600 / -
77	1989-90	چک 26 تحصیل پھالیہ	8	5200 / -
78		مانگٹ تحصیل پھالیہ	2	1300 / -
79		کوٹ ستار	3.5	2275 / -
80		پسوال تحصیل کھاریاں	5	3250 / -
81		مرید تحصیل پھالیہ	20	13000 / -
82		بھدر تحصیل کھاریاں	35	22750 / -

83	جائل	13	8450 / -
84	سید مزی تحصیل گجرات	10	6500 / -
85	نتھووال	2	1300 / -
86	چک سکندر	2	1300 / -
88	گڑھی بھاؤ	2	1300 / -
89	باگانوالہ	18	11700 / -
90	منڈیر تحصیل کھاریاں	8	4000 / -
91	بھاگوال	15	7500 / -
92	بادشاہ پور	9	4500 / -
93	بار موسی تحصیل پھالیہ	40	20000 / -
94	نور پور پیراں	26	13000 / -
95	دوگل شریف	10	4000 / -
96	بوسال	7	3500 / -
97	گھنیاں	10	4000 / -
98	کدھر	14	7000 / -
99	سلیمان	7	3500 / -
100	چک 14	8	4000 / -
101	بانڈ وال	8	4000 / -
102	پھالیہ	10	5000 / -
103	چک 14 تحصیل پھالیہ	10	5000 / -
104	جھولانہ	6	3000 / -
105	ایدن	10	5000 / -
106	لوھاٹبہ	24	15600 / -
107	چیالیانوالہ	2	1625 / -

108	رکن	2	1300 / -
109	چک شیر	2	1300 / -
110	کوٹ نین شاہ	7	4550 / -
111	کلے وال سیداں	3	1950 / -
112	پپلی	3	1950 / -
113	گوھر	1	650 / -
114	رکن	15	9750 / -
115	رکھ	2	1300 / -
116	رکن	10	6500 / -
117	رکن	8	5200 / -
118	رکن	10	6500 / -
119	بار موسی	4	2600 / -
120	جیالیانوالہ	3	1950 / -
121	بار موسی	3	2275 / -
122	جیالیانوالہ	5	3250 / -
		432.5	251075 / -

لینیر ( ) فارم فارسٹری کی تفصیل

1	کلہ چور	5	1260 / -
2	رکہ	3	762 / -
3	فتح پور	2	684 / -
4	بھائی	3	726 / -
5	چیلہ یانوالہ	1	242 / -

6	چیلہ بانوالہ	2	484 / -
7	چک شہباز	12	2904 / -
8	چک چیلیانوالہ	2	484 / -
9	چک چیلیانوالہ	1	242 / -
10	سمثری	2	484/ -
11	جنور کل	1	242 / -
12	چیلیانوالہ	1	242 / -
13	موجووالی	2	484 / -
14	چیلیانوالہ	5.	1210 / -
15	رکھ	2	484 / -
16	چیلیانوالہ	4	968 / -
17	بہووالی	3	726 / -
18	سرائے عالمگیر	1	242 / -
19	چک شہباز	6	1452 / -
20	شیر چک	3	726 / -
21	پھالیہ	3	726 / -
22	دھم	4	968 / -
23	منگوال	2	484 / -
24	چیلیانوالہ	5	1210 / -
25	موجووالی	3	726 / -
26	ڈنگہ	4	968 / -
27	بکھرہ	5	1210 / -
28	چک 14 پھالیہ	10	2420 / -
29	منگوال	10	2420 / -

30	پنڈی والا	20	4840 / -
31	بارموسی	2	484 / -
32	رائیکا	6	1452 / -
33	سندر	1	242 / -
34	سندر	4	968 / -
35	کھٹالہ	5	1210 / -
36	رکن	8	1936 / -
37	حمدانہ	4	968 / -
38	رکن	4	968 / -
39	میانوال	12	2904 / -
40	سلیماں	12	2904 / -
41	کھٹالہ شیخاں	16	3872 / -
42	چک نمبر38	15	3630 / -
43	پھرے	18	7260 / -
44	پھرے	14	3388 / -
45	کھٹالہ شیخان	9	2178 / -
46	کھٹالہ شیخاں	7	1649 / -
47	رالکے		15 - / 3630
48	اجاڑہ	10	2420 / -
49	ڈھوک سیارن	18	7260 / -
50	کدھر	12	2904 / -
51	سانیا	9	2178 / -
52	کھٹالہ شیخاں	5	1210 / -
53	جرے وال	9	2178 / -

54	دسوال	10	2420 / -
55	چوکنانوالی	8	1936 / -
56	چک 21	8	1936 / -
57	چک 14	10	2420 / -
58	چک والا	2	484 / -
59	چک 14	2	484 / -
60	سلیمان	2	484 / -
61	چک 18 چھالیہ	15	3630 / -
62	ٹبی	12	2904 / -
63	کھمب	10	2420 / -
64	چک شہباز	9	2178 / -
65	ماری	15	3630 / -
66	گوھر شریف	10	2420 / -
67	چک 14	8	1936 / -
68	دسال نکے	8	1936 / -
69	کرانوالہ		1936 / -
70	ڈھوک جوڑی	1	2904 / -
71	لبکھی		2420 / -
72	کھمب کلاں		2420 / -
73	چک شہباز		1452 / -
74	دھول	1	3630 / -
75	چک سٹھ		1936 / -
76	لدھرے		2178 / -
77	رالیکے ڈ	10	2420 / -

78	دھول	1	3388 / -
79	دھول		2178 / -
80	مرید	1	2904 / -
81	پھالیہ	1	2420 / -
82	پھروالی	10	2420 / -
83	پھالیہ	10	2420 / -
84	چک	12	2904 / -
85	چک ۲۲	14	3388 / -
86	مٹھل شریف	14	3388 / -
87	پاپڑیانوالی	15	3630 / -
88	مٹھل شریف	14	3388 / -
89	فتح پور بادشاہ	20	4840 / -
90	کھٹالہ شیخاں	6	1452 / -
91	لک	15	3630 / -
92	چیلیانوالہ	1	242 / -
93	جوڑا کریانہ	1	242 / -
94	کلووال	12	2904 / -
95	دھریکڑی سیداں	1	242 / -
96	چکالہ	1	242 / -
97	بھگوال	1	242 / -
98	کوٹ قطب دین	2	484 / -
99	چیلیانوالہ	10	2420 / -
100	چک ظاہر	1	242 / -
101	دھول چوپالہ	1	242 / -

102	چک چو صد	1	242 / -
103	چیلیانوالہ	3	242 / -
104	کلووال	10	726/ -
105	کڑیانوالہ	1	2420 / -
106	سیدھڑی	3	242 / -
107	ملہو کھوکھر	4	968 / -
108	چیلیانوالہ	7	1694 / -
109	چیلیانوالہ	4	968 / -
110	چیلیانوالہ	2	484 / -
111	جمالپور	1	242 / -
112	چک سکندر	1	242 / -
113	چیلیانوالہ	3	726 / -
114	چیلیانوالہ	5	1210 / -
115	چیلیانوالہ	12	2904 / -
116	گجرات	2	484 / -
117	دولت نگر	6	1452 / -
118	دولت نگر	9	2178 / -
119	سدھیڑی	6	1452 / -
120	بگیانہ	11	2662 / -
121	باٹھووال	4	968 / -
122	دولت نگر	2	484 / -
123	بھوشہر	6	1452 / -
124	جلال پور ہٹاں	6	1452 / -
125	چک شہباز	13	3146 / -

126	سیدو	4	968 / -
127	خواص پور	1	242 / -
128	میراں خورد	2	484 / -
129	پنڈی رام پور	1	242 / -
130	چیلیانوالی	4	484 / -
131	چیلیانوالی	4	968 / -
132	چک نمبر۶	16	3872 / -
133	جھنڈیوالی	2	484 / -
134	چیلیانوالی	3	726 / -
135	کھنانوالہ	1	242 / -
136	کھنانوالہ	2	484 / -
137	سرائے عالمگیر	1	242 / -
138	چیلیانوالہ	3	726 / -
139	کھوڑی	1	242 / -
140	چیلیانوالہ	1	242 / -
141	چیلیانوالہ	2	484 / -
142	چیلیانوالہ	4	968 / -
143	چیلیانوالہ	6	1452 / -
144	چیلیانوالہ	4	968 / -
145	چیلیانوالہ	1	242 / -
146	چیلیانوالہ	8	1936 / -
		956	237210 / -

تفصیل شجرکاری سوشل فارم فارسٹری سال 91 - 1990ء

نمبر شمار	نام جگہ / موضع	رقبہ	خرچہ
1	چیلیانوالہ	1	
2	چیلیانوالہ	3	
3	کالووالی	1	
4	کالووالی	2	
5	لوباٹہ	8	
6	جاگو	4	
7	کرم شاہ	5	
8	پھالیہ	2	
9	پھالیہ	18	
10	پھالیہ	3	
11	پھالیہ	2	
12	پھالیہ	3	
13	پھالیہ	1	
14	مانگٹ پھالیہ	1	
15	مانگٹ پھالیہ	1	
16	مانگٹ پھالیہ	1	
17	مانگٹ پھالیہ	3	
18	مانگٹ پھالیہ	3	
19	چک	1	
20	چک	1	

21	رکن	4
22	جانو چک	1
23	جانو چک	1
24	جانو چک	6
25	چک پنڈی	8
	میزان	84 ایکڑ

فارم انرجی فارسٹری پراجیکٹ (یو۔ ایس۔ ایڈ) منسلک ضمیمہ "ب"

سال 1985ء تا 1990ء

نمبر شمار	نام جگہ / موضع	رقبہ	خرچہ
1	کوٹ بیلہ	4.3	
2	کوٹ بیلہ	4	
3	کوٹ بیلہ	4	
	فتح پور	5	
5	فتح پور	6.5	
6	فتح پور	2.9	
7	فتح پور	3.5	
8	فتح پور	15.6	
9	فتح پور	6.4	
10	دھول	2.5	
11	گندرہ کلاں	3	

12	فتح پور	3
13	فتح پور	3
14	فتح پور	5
15	فتح پور	5
16	فتح پور	3.7
17	فتح پور	5.7
18	فتح پور	3
19	میانی چیمانی	5
20	دھنداں کلاں	5.2
21	دھنداں کلاں	5.2
22	دھنداں کلاں	3.7
23	خان پور کھل	2
24	جنڈڑھ	11.3
25	چک پنڈی	5
26	چک پنڈی	1
27	چک پنڈی	1
28	دتے وال	2
29	کوٹ بیلہ	11.7
30	کوٹ بیلہ	2.1
31	کوٹ بیلہ	5.3
32	کوٹ بیلہ	5.4
33	دھول سرا	3.5
34	دھول سرا	10.9
35	منگووال	5

36	ضاموں بولا	2
37	دھارووال	5
38	دھارووال	2
39	بیل پور	5
40	بیل پور	2
41	کلے وال سیداں	4
42	بیگہ	0.5
43	کوٹلہ سارنگ	5
44	وانیچانوالہ	3
45	پنن	1.25
46	مماز پور	11
47	مماز پور	33
48	مماز پور	3.25
49	ٹورہ	3
50	قاضیاں	1
51	مماز پور	1
52	مماز پور	2
53	مماز پور	3
54	پنن	1.25
55	پنن	3.25
56	پنن	2
57	کھکڑ	7
58	بھاگو	1
59	مماز پور	1

60	مماز پور	1
61	مماز پور	2
62	مماز پور	2
63	مماز پور	1.25
64	مماز پور	3
65	مماز پور	2.25
66	چنن	2
67	چنن	3
68	سنت پور	17.4
69	دھوریہ	7.75
70	مغلی	8
71	چکوڑی	5
72	ٹبی	27
73	لالہ موسی	29.25
74	بیگہ	0.5
75	نیحن کسانہ	0.7
		389.20

چودھری محمد اسلم کائرہ۔ جناب والا میں آپ کے توسل سے جناب وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ کیا وہ پچاس درخواستیں وزیر موصوف نے موقع کی مناسبت اور بجٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے کارروائی کے لئے بتائی ہیں ان کو 92-1991ء کے بجٹ میں شامل کر لیا جائے گا۔؟

وزیر جنگلات۔ جناب والا۔ میں سوال سمجھ نہیں سکا لہٰذا میں درخواست کروں گا کہ ممبر موصوف اس سوال کو ذرا دھرا دیں۔

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب۔ آپ اپنا سوال دھرائیے گا۔

چودھری محمد اسلم کائرہ۔ جناب والا۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ وہ پچاس درخواستیں جو پچھلی دفعہ شامل ہو سکیں ان کو آئندہ بجٹ کی مناسبت سے شامل کرلیا جائیگا۔ تو جناب والا میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا ان درخواستوں کو 92-1991ء کے بجٹ میں شامل کر لیا جائے گا؟

وزیر جنگلات۔ جناب سپیکر۔ ہمیں 75 درخواستیں ملی تھیں ان میں سے پچیس درخواستوں پر عمل کیا اور پچاس درخواستیں ابھی ہمارے پاس ہیں اور فنڈز کے مہیا ہونے پر انشاء اللہ ان کو بھی زیر غور لیا جائیگا۔

سید چراغ اکبر شاہ۔ جناب والا۔ جزو (ب) 75 درخواستوں میں سے 52 درخواستوں کو پاس کیا گیا ہے اور 52 درخواست دھندگان وہاں پر اپنے farms قائم کر رہے ہیں تو جناب والا میں آپ کے توسل سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس کا کیا criteria تھا کہ باقی پچاس درخواستوں کو مسترد کر دیا گیا؟

وزیر جنگلات۔ جناب سپیکر! میں criteria کے بارے میں عرض کرتا ہوں کہ جب ہمارے ماہرین یہاں سے جاتے ہیں اور farm forestry کے لئے ان کی جب درخواست آتی ہے تو ہماری ٹیم یہاں سے جاتی ہے وہاں پر وہ soil کو دیکھتی ہے کہ یہاں پر اس قسم کے درخت لگ سکتے ہیں پھر وہ اس کی Feaseility report تیار کرتی ہے اس کے مطابق پھر ہم ان درخواستوں پر اپنی piority fix کرتے ہیں اور جو soil ہمارے ان plants کے لئے صحیح ہو اس پر ہم اس کو ترجیح دیتے ہیں۔

سید چراغ اکبر شاہ۔ جناب والا۔ میں آپ کے توسل سے جناب وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا

کہ کیا ان درخواستوں میں سے کسی کے لئے C.M.Directive بھی تھا۔

وزیر جنگلات۔ نہیں جی۔ کسی کے لئے نہیں تھا۔

چودھری محمد فاروق۔ جناب سپیکر۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ فنڈز مہیا ہونے پر بقایا درخواستوں پر بھی کارروائی کی جائے گی تو جناب والا میں آپ کے توسل سے وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ وہ فنڈز کب تک مہیا ہو جائیں گے کیا یہ مالی سال 92-1991ء کے مالی سال میں مہیا ہوں گے۔ یہ کب تک مہیا ہوں گے ؟

وزیر جنگلات۔ جناب والا۔ فنڈز کے مہیا ہونے کی جو توقع کی جاسکتی ہے وہ مالی سال 92-1991ء میں ہی کی جاسکتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر۔ جناب سپیکر! میں آپ کے توسل سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک فارم کتنے رقبے پر قائم کیا جاتا ہے اور اس پر محکمے کے کتنے اخراجات آتے ہیں۔

وزیر جنگلات۔ جناب سپیکر۔ میں عرض کروں گا۔ کہ ہماری دو قسم کی schemes چل رہی ہیں ایک بارانی علاقے کے لئے ہے اس کو یو۔ ایس۔ ایڈ فنڈ کرتا ہے اس پر محکمہ کا کوئی خرچ نہیں ہے اور دوسری جو سکیمیں دوسرے علاقے کی ہیں وہ خرچہ اس farm پر منحصر ہے کہ اس farm کا کتنا area ہے اور کتنے area پر farm لگوانا چاہتے ہیں تو جناب والا مکمل طور پر farm کے مالک پر منحصر ہے کہ وہ کتنے area پر یہ farm لگوانا چاہتا ہے۔

چودھری محمد اسلم کائرہ۔ جناب سپیکر۔ میں مطمئن ہوں لہٰذا میرا اگلا سوال پکارا جائے۔

درختوں کی تعداد اور اس پر خرچ کی تفصیل

*239- **چودھری محمد اسلم کائرہ۔** کیا وزیر جنگلات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت نے صوبہ میں سال 1985ء سے 1990ء تک کتنے درخت لگائے اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے کتنے اس وقت موجود ہیں۔ اور کتنے ضائع ہو چکے ہیں اور سال وار ان درختوں کی حفاظت پر کتنا خرچ

ہوا تفصیل الگ الگ بیان کی جائے۔

(ب) حکومت نے سال 1985ء سے 1990ء تک ضلع گجرات میں کس کس قسم کے درخت کتنے رقبہ پر لگائے مکمل اخراجات اور تفصیلات الگ الگ بیان کی جائیں؟

وزیر جنگلات۔ (راجہ اشفاق سرور)

(ا)سال 1985ء سے 1990ء تک حکومت نے صوبہ پنجاب میں کل 26 کروڑ 83 لاکھ 7 ہزار پودے لگوائے اس تعداد میں محکمہ جنگلات کے زیر تحویل سرکاری رقبوں کے علاوہ دیگر سرکاری محکموں محکمہ دفاع اور نجی زمینوں پر لگائے گئے پودے بھی شامل ہیں۔ وہ پودے جو محکمہ جنگلات کے رقبوں پر لگائے گئے ان کی تعداد 11 کروڑ 64 لاکھ 99 ہزار ہے۔ لگائے گئے پودوں کی کامیابی کی شرح مختلف شعبوں میں اور مختلف مقامات پر مختلف ہے تاہم کامیابی کم از کم شرح 50 فیصد اور زیادہ سے زیادہ 90 فیصد سے تجاوز کرتی ہے سال 1985ء سے 1990ء تک لگائے گئے پودوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	سرکاری جنگلات (تعداد لاکھوں میں)	دیگر محکمہ جات (لاکھوں میں)	محکمہ دفاع (لاکھوں میں)	نجی زمینیں (لاکھوں میں)
1985ء	199.13	69.27	11.02	120.34
1986ء	170.12	55.61	10.59	96.04
1987ء	180.07	61.06	9.74	143.45
1988ء	188.32	56.98	9.46	182.30
1989ء	205.67	59.33	14.71	222.99
1990ء	221.68	71.97	16.47	280.75

سال وار خرچہ (رقوم لاکھوں میں)

سال	غیر ترقیاتی	ترقیاتی	کل خرچہ
1985-84ء	229.85	412.20	711.78

1986-85ء	391.05	259.63	650.68
1987-86ء	483.06	232.44	715.50
1988-87ء	529.76	250.86	780.62
1989-88ء	528.35	396.86	925.21
1990-89ء	497.07	317.89	814.96

(ب) مندرجہ ذیل رقبہ پر مختلف اقسام کے درخت ہائے برائے سال 1985ء سے 1990ء(جون) تک گجرات فارسٹ ڈویژن میں لگائے گئے۔

سال	رقبہ ایکڑ میں	تعداد درخت	اخراجات	قسم درخت
1985ء	289	182099	320580 / -	شیشم، سفیدہ، پاپلر وغیرہ
1986ء	803	484435	1252928 / -	شیشم، سفیدہ، پاپلر وغیرہ
1987ء	849	546650	1284900 / -	شیشم، سفیدہ، پاپلر وغیرہ
1988ء	1121	668125	2155900 / -	شیشم، سفیدہ، پاپلر وغیرہ
1989ء	1272	695807	3455235 / -	شیشم، سفیدہ، پاپلر وغیرہ
1990ء	754	452225	1876535 / -	شیشم، سفیدہ، پاپلر وغیرہ

چودھری محمد اسلم کائرہ۔ جناب سپیکر۔ وزیر موصوف نے جو یہاں اعداد شمار دیئے ہیں ان کے مطابق 1985ء میں ایک پودے کی قیمت اوسطاً" 1.78 روپے بنتی ہے اور اس پودے کی قیمت 1986ء میں 2.58 روپے بنتی ہے پھر اس پودے کی قیمت 1987ء میں 2.35 روپے بنتی ہے اور اسی طرح یہ بڑھتے بڑھتے 41.49 روپے تک جا پہنچتی ہے تو جناب والا میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا وہ اس معزز ایوان کی بتانا پسند کریں گے کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ اس پودے کی قیمت پانچ سال میں 1.76 روپے سے بڑھ کر 41.49 روپے تک پہنچ گئی ؟

وزیر جنگلات۔ جناب والا۔ میں آپ کے توسل سے فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ

جس طرح ہمارے دو پروگرام ہیں ایک پروگرام تو ہمارا یو۔ ایس۔ ایڈ کا ہے اور یہ بارانی علاقے کے لئے ہے اس پروگرام کے تحت یو۔ ایس۔ ایڈ پودے خرید کر farms تک پہنچاتا ہے اس پر تو کوئی خرچ نہیں دوسرے جناب والا مہنگائی کو مدنظر رکھتے ہوئے جہاں اور چیزوں میں مہنگائی ہوئی ہے وہاں ہم ان پودوں کے بیج import کر رہے ہیں ان میں بھی مہنگائی ہوئی ہے تو اس وجہ سے یہ کافی مہنگے ہوگئے ہیں اور اس میں محکمہ بالکل بے بس ہے۔

چودھری محمد فاروق۔ جناب سپیکر۔ وزیر موصوف نے جو اعداد و شمار اپنے محکمے کے ذریعے یہاں مہیا کئے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ غیر سنجیدگی سے یہ جواب اس ایوان میں بھیج دیا گیا ہے اس لئے کہ یہ اعداد و شمار درست نہیں ہیں۔ اگر جناب والا یہ درست ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 1985ء کے دوران وہ رقبہ جس پر انہوں نے درخت لگائے وہ 289 ایکڑ ہے۔ اور اس رقبے میں جو درخت لگائے گئے ہیں وہ ایک لاکھ 82 ہزار ہیں جب کہ 1990ء کے لئے جو رقبہ بتایا گیا وہ رقبہ 754 ایکڑ ہے اور اس رقبے میں جو درخت لگائے گئے وہ صرف 45 ہزار 225 ہیں۔ جناب سپیکر۔ اتنا واضح فرق ہے کہ 289 ایکڑ رقبے میں ایک لاکھ 28 ہزار درخت لگائے جاتے ہیں یہ درخت لگانے پر محکمے کا خرچہ 3 لاکھ 20 ہزار 5 سو 80 روپے آیا ہے جب کہ 754 ایکڑ رقبے پر صرف 45 ہزار درخت لگانے کے لئے محکمے کے اخراجات 18 لاکھ 76 ہزار 5 سو 35 روپے خرچ آ رہے ہیں جناب سپیکر۔ اتنا واضح فرق اتنے واضح اخراجات اور پھر کئی گنا اخراجات کا کس طرح آگئے تو جناب والا آیا یہ اخراجات درست ہیں اس بارے میں جناب وزیر موصوف فرمائیں؟

وزیر جنگلات۔ جناب سپیکر۔ ہم جو درخت کھالوں اور وٹوں میں لگاتے ہیں وہ بھی ان ایکڑوں میں شامل ہوتے ہیں اس لئے میرے فاضل دوست کو یہ جو Imbalance نظر آ رہا ہے اس کی اگر یہ تفصیل چاہتے ہیں تو میں ان کو تفصیل مہیا کر سکتا ہوں۔

چودھری محمد فاروق۔ جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کے اس مبہم جواب سے مطمئن نہیں ہوں وہ اس لئے کہ بے شک کھالوں میں لگائے درخت بھی شمار ہوتے ہیں لیکن 754 ایکڑ رقبے میں کتنی بڑی بڑی کھالیں بنائی گئیں کہ صرف اس میں 45 ہزار درخت لگ سکے تو کیا 289 ایکڑ رقبے میں بغیر کھالوں کے درخت لگا دیئے گئے اور 289 ایکڑ رقبے میں انہوں نے درخت لگائے تو پھر پانی کہاں سے ملا اور کھالوں میں لگائے درختوں کی تعداد ایک لاکھ 82 ہزار ہے۔ اور پھر جناب سپیکر یہی نہیں وزیر موصوف نے 1987ء میں 649 ایکڑ رقبے پر لگائے گئے درختوں کے جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں ان کے مطابق 5 لاکھ 44 ہزار

درخت لگائے گئے اور یہ صرف 649 ایکڑ رقبے میں لگائے گئے تو جناب والا میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ 754 ایکڑ رقبے میں 45 ہزار درخت کیوں لگائے گئے۔ کیا یہ محکمہ کی نااہلی اور غیر ذمہ داری کا ثبوت نہیں ہے۔

وزیر جنگلات - جناب سپیکر۔ میں اپنے معزز ممبر کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں اور یہ حقیقت میں misprint ہے اس کی جو رقم وہ 6 لاکھ ہے یعنی 6 لاکھ 45 ہزار 255 روپے۔ اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔

جناب فرید احمد پراچہ۔ جناب والا۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں اور جن میں یہ بتایا گیا ہے کہ پودوں کی تعداد 11 کروڑ 75 لاکھ 66 ہزار ہے اور اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان میں سے 50 فیصد سے لیکر 90فیصد تک بچنے کی کامیابی کے امکانات ہوتے ہیں تو یہ چیک کرنے کا کیا نظام ہے کہ جس سے یہ معلوم ہو کہ فی الواقع یہ پودے لگائے بھی گئے ہیں یا یہ سارے اعداد و شمار فرضی ہیں اور انہیں ضرب دیتے ہوئے آگے بڑھایا جاتا ہے اور آخر میں جا کر یہ بہت زیادہ بن جاتے ہیں۔ ؟

وزیر جنگلات۔ جناب والا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ہماری پنجاب حکومت کی ایک study ہوئی تھی اور یہ 1987ء میں کی گئی تھی اس میں انہوں نے study کرکے اس کی survival 77 فیصد بتائی۔ تو اس کی accountability ہے اور ان کا survival واقعی چیک کیا جاتا ہے۔

جناب فرید احمد پراچہ - جناب والا۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ محکمہ کے علاوہ کرائی گئی ہے اگر تو انہوں نے کی ہے ـــــ

وزیر جنگلات۔ نہیں۔ محکمہ کے علاوہ کرائی گئی ہے۔

چودھری خادم حسین - جناب سپیکر۔ وزیر موصوف صاحب نے فرمایا ہے کہ ہمارا خرچ اس لئے آیا ہے کہ ہم نے باہر سے بیج یا پودے import کئے۔ کیا وزیر موصوف یہ بتا سکتے ہیں کہ کتنے پودے یا بیج منگوائے گئے اور ان پر کیا لاگت آئی۔ اور کس قسم کے درخت منگوائے گئے۔

وزیر جنگلات۔ جناب والا۔ میں نے منگائی کی بات نہیں کی تھی۔ اگر میرے بھائی ممبر موصوف کو کوئی information چاہیے تو اس کے لئے fresh سوال کریں یا پھر میرے پاس تشریف لے آئیں تو میں پوری

تفصیلات ان کو فراہم کر دوں گا۔

جناب واجد علی خان - جناب والا۔ چودھری صاحب نے جو ضمنی سوال کیا تھا اس کا جواب میں سمجھتا ہوں مبہم رہ گیا ہے۔ لگائے گئے درختوں کی exact figures بتائی گئیں ہیں کہ ہر سال میں اتنے اتنے لگائے گئے ہیں اور survival کے لئے صرف فیصد ریکارڈ کی گئی ہے۔ جناب والا! یہ مجھے بتایا جائے اور ایوان کو بتایا جائے کہ یہ ساری دفتری کارروائی کہیں بیٹھ کر جمع خرچ کرنے کا نتیجہ تو نہیں ہے۔ کیا وہاں پر جو عملہ رکھا گیا ہے وہ یہ تکلیف نہیں کرتا کہ جتنے درخت لگائے گئے ہیں وہ اسی کی ماہانہ رپورٹ رکھیں کہ اتنے درخت بچے ہیں اور اتنے نہیں بچے۔ کیا یہ کیا گیا ہے۔ فیصد میں بات مبہم رہتی ہے۔

وزیر جنگلات۔ جناب والا۔ میں نے عرض کی تھی کہ محکمہ جنگلات کے علاوہ vary نے جو study کی تھی انہوں نے فیصد میں لکھا اگر میرے ممبر موصوف کی اس سے بہتر تجاویز ہوں تو ان پر ہم ضرور عمل کریں گے۔

چودھری محمد فاروق۔ جناب سپیکر۔ وزیر موصوف میرے خیال میں موجودہ وزارت میں کافی محنتی اور خوش اخلاق وزیر ہیں میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اپنے محکمے کے سوالات کے جوابات میں کوتاہیوں کو چھپانے کی بڑی کوشش کی لیکن میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا درخت لگانے پر اخراجات 1990ء میں زیادہ آئے یا 1989ء میں

جناب سپیکر۔ آپ اپنا سوال ذرا دھرائیے گا۔

چودھری محمد فاروق۔ جناب سپیکر۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ درختوں کے اخراجات میں لاگت مہنگائی کی وجہ سے زیادہ آرہی ہے تو مجھے پوچھنا یہ ہے کہ کیا یہ مہنگائی 1990ء میں زیادہ ہوگئی یا 1990ء سے پہلے سال یعنی سال 1987ء-1988ء-1989ء میں سے کونسے سالوں محکمے کو مہنگے داموں درخت لگانے پڑے ؟

وزیر جنگلات - جناب سپیکر۔ یہ جو درختوں کی اقسام ہیں ان پر منحصر پر کچھ درخت مہنگے ہیں جن پر محکمے کی لاگت زیادہ ہوتی ہے کچھ درخت کم قیمت کے ہیں تو جناب والا یہ تو درختوں کی اقسام پر منحصر ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر- جناب والا۔ میں یہ عرض کروں گا کہ پہلے بھی دو معزز ممبران نے سوال کئے ہیں

جن کا جواب انہوں نے فیصد میں ہی دیا ہے میں ان سے گزارش کروں گا کہ یہ کب تک بقایا جو درخت بچ گئے ہیں ان کی exact figures ایوان کے سامنے رکھ سکتے ہیں ؟

وزیر جنگلات۔ جناب والا۔ اگر میرے معزز رکن اس بات کے بارے میں تفصیل چاہیں تو میں ان سے درخواست کروں گا کہ اس کے لئے کوئی fresh سوال دیں یا پھر اگر وہ میرے پاس تشریف لے آئیں۔ اس کا اس وقت تو بتانا بہت مشکل ہے۔ مگر اس بارے میں ان کی کوئی تجویز ہو.....

جناب سپیکر۔ آپ کس سوال کے بارے میں exact figures ایوان کی میز پر رکھوانا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر۔ جناب والا۔ یہ سوال پر بھی موجود ہے کہ لاکھوں کروڑوں روپوں سے یہ درخت لگائے جاتے ہیں اور ان کی دیکھ بھال کی جاتی ہے جناب والا لگانے کی تو exact figures دی گئی ہیں لیکن جو ضائع ہوگئے ہیں یا باقی بچ گئے ہیں ان کی figures نہیں دی گئی۔ صرف فیصد پر اکتفا کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کی exact figures نہ تو اس وقت سوال میں دی گئی ہے اور محکمہ نے فیصد لکھ کر اپنی جان چھڑا لی ہے جناب والا میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ exact figures کب تک tabulate کرکے ایوان کو مہیا کرسکتے ہیں۔

جناب سپیکر۔ exact figures کہ کتنے درخت ہیں ؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر۔ جناب والا۔ جو درخت ضائع ہونے کے بعد باقی بچ گئے ہیں ؟

جناب سپیکر۔ ضائع ہونے کے بعد کتنے درخت بچ گئے ہیں ؟

وزیر جنگلات ۔ جناب والا۔ تعداد تو خود بخود نکل آتی ہے۔ جو باقی بچے ہیں وہ تعداد شائع ہوگئی اور جو لگے ہوئے ہیں وہ فیصد لگے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر۔ جناب وزیر جنگلات۔ ان کا ضمنی سوال یہ ہے کہ لاگت آنے کے بعد کتنے درخت ضائع ہوگئے ہیں اور ان کے ضائع ہو جانے کے بعد جتنے بچ گئے ہیں ان کا صحیح اعداد و شمار کیا ہے اور کیا اس بارے میں آپ صحیح اعداد و شمار کو table کرسکتے ہیں۔

وزیر جنگلات۔ صحیح اعداد و شمار تو پہلے ہی دیئے ہوئے ہیں جب کہ میں عرض کر رہا ہوں کہ 77 فیصد۔

کہ سو درخت لگائے گئے تو ان میں سے 77 بچ گئے تو 23 درخت ضائع ہو گئے۔

جناب سپیکر۔ تو آپ percentage سے صحیح اعداد و شمار نکال سکتے ہیں۔

وزیر جنگلات۔ جناب والا' جو بچ گئے ہیں وہ 77 فی صد ہیں۔ اور ان میں سے 23 فی صد ضائع ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر۔ راجا صاحب کو کوئی بھی صحیح اعداد و شمار بتا دیں۔ یہ کون سا جا کر گن لیں گے ؟۔

وزیر جنگلات - جناب والا' میں عرض کرتا ہوں کہ محکمہ جنگلات کے علاوہ جو study ہوئی تھی اس کے بارے میں یہ بات کر رہا ہوں۔ اگر میرا بھائی چاہیں تو میں اسے بھی table کر سکتا ہوں۔

چودھری محمد فاروق۔ جناب والا۔ مجھے تو ایسے لگتا ہے کہ سوالات کے جوابات کے سلسلے میں جنگل کا قانون یہاں اس ایوان میں بھی لاگو کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر' عجیب بات ہے کہ وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ درختوں کی بعض اقسام مہنگی ہوتی ہیں اس لئے اخراجات زیادہ ہوتے ہیں۔ لیکن یہ جو " تمہ " ایوان میں پیش کیا گیا ہے' اس میں صرف تین قسم کے درخت لگائے گئے ہیں۔ شیشم' سفیدہ اور پاپلر۔ اور ان کے اخراجات ہی کے ضمن میں بات ہو رہی ہے۔ اور بے قاعدگی اور غلط جوابات اس انداز میں دیئے گئے کہ " 1989ء میں 1272 ایکڑ رقبے میں 695807 درخت لگائے گئے اور ان پر اخراجات 34'55'235 روپے آئے "۔

اور اگر محکمے کے غلط جواب کو وزیر موصوف نے درست کرتے ہوئے کہہ دیا کہ " 1990ء میں 754 ایکڑ رقبے میں 452225 درخت لگائے گئے "۔

جناب سپیکر۔ 1990ء میں بھی شیشم' سفیدہ' پاپلر کے درخت لگانے پر اخراجات 3455235 آ رہے ہیں جب کہ درخت تقریباً" 695807 ہیں اور 1990ء میں 452225 ہیں

جناب سپیکر۔ 1990ء میں پٹرول مہنگا ٹرانسپورٹیشن مہنگی۔ ڈیزل مہنگا۔ ہر چیز مہنگی اور 1990ء میں 452225 درختوں پر تو 1876535 روپے خرچ آئے اور 1989ء میں 695807 درختوں پر 3455235 روپے اخراجات کیوں آئے ؟ جب کہ درختوں کی اقسام بھی وہی ہیں ؟

جناب سپیکر۔ جی وزیر جنگلات۔

وزیر جنگلات۔ جناب سپیکر! اس کو میں چیک کرلوں گا کہ پہلے جس طرح میں نے درستگی کی ہے شاید اس میں بھی کسی قسم کی کوئی کوتاہی باقی رہ گئی ہو انشاء اللہ میں table کر دوں گا۔

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب راجہ صاحب کے جواب سے آپ کی ابھی تک تسلی نہیں ہوئی۔

چودھری محمد فاروق۔ نہیں جناب۔

جناب سپیکر۔ انہوں نے جواب تو بڑا Comprehensive دیا ہے۔

چودھری محمد فاروق۔ جناب سپیکر وزیر موصوف اگر یہ تسلیم کرلیں کہ ان کے محکمے نے غلط جوابات دیئے ہیں تو پھر میں سمجھوں گا کہ ہماری تسلی ہوگئی۔ اگر وزیر موصوف اس محکمے کو درست نہیں کرنا چاہتے اور اس محکمے کی تمام خامیوں کا ذمہ دار اس پورے ایوان کو بنانا چاہتے ہیں تو جناب سپیکر اس میں ہم لوگ ساتھ نہیں دے سکتے اس لئے وزیر موصوف محکمے کی غلطیوں کو کیوں چھپانا چاہتے ہیں۔ یہ سوالات و جوابات کا وقفہ ان محکموں کے اعمال کی درستگی کے لئے ہے کہ یہ اپنا رویہ درست کریں اور ایوان کو پنجاب بھر کے عوام کا ایک باوقار ایوان سمجھتے ہوئے اس میں درست جوابات بھیجا کریں جو افسران درست جوابات نہیں بھیجتے ان کے خلاف کارروائی کرنے کا حق وزیر موصوف کے پاس موجود ہے۔

جناب سہیل ضیاء بٹ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن۔ جناب سپیکر وزیر موصوف ہمارے بھائی ہیں۔ ان کی نظر ذرا زیادہ کمزور ہے اور جلدی جلدی میں ان سے سوال جواب پڑھنے میں کچھ دقت پیش آرہی ہے۔ میرے خیال میں ان کو مناسب وقت دے دیا جائے تاکہ یہ پوری تیار کرکے آئیں اور آسانی سے اپنا جواب دے سکیں۔

ایک آواز۔ چشمہ بدل لیں۔

جناب سپیکر۔ کیا بٹ صاحب یہ تجویز کر رہے ہیں کہ محکمہ جنگلات کے سوالات جو ہیں ان کو pending کرلیا جائے اور اگلے روز پھر ان کو take up کریں۔

چودھری خادم حسین۔ جناب سپیکر pending کا سوال اچھا نہیں ہے اس کو ختم کریں۔

چودھری محمد فاروق - اس کو pending کر لیا جائے۔

جناب سپیکر- راجہ صاحب آپ کا کیا خیال ہے اس سوال کو pending کرلیا جائے تاکہ آپ محکمے سے پوری طرح تسلی کرکے اس کا جواب ایوان میں پیش کرسکیں۔

وزیر جنگلات- پینڈنگ کرلیں۔

جناب سپیکر- تو یہ سوال نمبر 239 چودھری محمد اسلم کائرہ صاحب کی طرف سے ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اور اگلے ہفتے جو پہلے وقفہ سوالات ہوگا اس میں اس کو دوبارہ take up کیا جائے گا۔ اگلا سوال رانا اکرام ربانی خان صاحب کا محکمہ خوراک سے متعلق سوال ہے۔

ملتان کے ذخیرۂ گندم میں کمی

*214_ **رانا اکرم ربانی** - کیا وزیر خوراک ازارہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈپٹی ڈائریکٹر خوراک ملتان نے مورخہ 6 مارچ 1985ء کو بذریعہ چھٹی نمبر پی آر ایس۔83۔84۔ایس ڈبلیو ایل۔15 / 1980ء1981ء ڈائریکٹر خوراک ملتان کو مبلغ چھ لاکھ باون ہزار ایک سو چھتالیس روپے رائٹ آف کرنے کے بارے میں مطلع کیا تھا۔

(ب) اگر جز(الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس چھٹی کے بارے میں کیا فیصلہ ہوا اور کن وجوہ کی بناء پر ہوا ؟

وزیر خوراک : (دیوان عاشق حسین)

(الف) درست ہے دوران سال 84-1983ء چیچہ وطنی میں کیمیکل سائلوز جو کہ ذخیرہ گندم کے لئے جدید ترین گودام ہیں میں 437ء33995 ٹن گندم ذخیرہ کی گئی۔ اس طرز ذخیرہ میں گوداموں میں پہلے سے نصب کردہ آٹو میٹک آلات کے ذریعہ گندم صاف ہو کر ہی گوداموں میں جاتی ہے۔ حکومت کے مقرر کردہ معیار کے مطابق گندم خریدتے وقت 5ء بیرونی اجزاء جو کہ کھنڈی۔ ممنی۔ مٹی وغیرہ پر مشتمل ہوتے ہیں کہ علاوہ 00ء3 فیصد پچکے ہوئے یا خراب دانے اور 00ء3 فیصد گندم کے علاوہ دیگر فصلات کے دانے قابل برداشت ہوتے ہیں۔ دوران صفائی مندرجہ بالا کثافتوں کا کچھ حصہ ان گوداموں میں ڈالتے وقت طاقتور پنکھوں سے نکل جاتا ہے۔ اس عمل کے دوران ذخیرہ کردہ کئے جانے والے گندم میں 250ء343 ٹن کمی واقع ہوئی

کہ ذخیرہ کردہ مقدار کا تقریباً" ایک فیصد بنتی ہے۔ اس کمی کی کل مالیت 960ء7'13 روپے تھی جس میں سے مبلغ 61815 روپے گندم سے نکلنے والے کچرے کی بذریعہ نیلام عام فروخت پوری کی گئی۔ بقیہ نقصان مبلغ 652145 روپے کے لئے نائب ناظم خوراک ملتان نے بذریعہ مراسلہ نمبری پی آر ایس 84-83 ساہیوال 1981'15ء مورخہ 2 مارچ 1985ء معاف کرنے کی سفارش کی کیوں کہ اس نقصان کے لئے اہلکار کو ذمہ دار نہیں پایا گیا۔

(ب) محکمہ خوراک میں ذخیرہ کردہ گندم میں ایسے نقصانات جن میں کسی ملازم کی غفلت یا فراڈ شامل نہ پایا جائے کو معاف کر دیا جاتا ہے اگر نقصان محکمانہ افسران کے اختیارات سے زائد ہو تو محکمہ خزانہ و معاف کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ ایک ایسا نقصان ہے جسے معاف کیا جانا چاہیے۔ تاہم اس کیس میں واقع کمی گندم کی صفائی کی وجہ سے ہوئی اور چونکہ بعد از صفائی گندم کی کوالٹی ایف۔ اے۔ کیو گندم سے بدرجہا بہتر ہوگئی جسے بعد ازاں پاسکو نے برآمد کرکے بہتر قیمت وصول کی۔ لہٰذا ناظم خوراک نے بذریعہ مراسلہ نمبر سٹور بیج (3)89/86 مورخہ 21 اکتوبر 1990ء پاسکو کو تحریر کیا ہے کہ وہ محکمہ خوراک کو مبلغ 6'52'145 روپ کی ادائیگی کرے کیونکہ محکمہ خوراک نے بہتر کوالٹی کی گندم سپلائی کی تھی۔ اس طرح محکمہ خوراک مندرجہ بالا نقصان پنجاب حکومت پر ڈالنے کی بجائے پاسکو سے پورا کرنے کے لئے کوشاں ہے ابھی تک پاسکو سے کسی قسم کا جواب موصول نہیں ہوا۔ تاہم نظامت خوراک کی طرف سے پاسکو کو متواتر یاددہانی کرائی جارہی ہے۔

جناب لیاقت علی خان۔ ضمنی سوال

جناب سپیکر۔ ارشاد فرمایئے۔

جناب لیاقت علی خان۔ جناب سپیکر! کیا وزیر خوراک یہ بتائیں گے کہ چیچہ وطنی میں یہ جو میکینیکل سائلوز لگے ہیں یہ کیا کسی اور شہر میں بھی اس قسم کے سائلوز لگائے ہیں؟ اور اگر دوسرے شہروں میں ہیں تو ان کی وہاں پر مجموعی گنجائش کتنی ہے؟

وزیر خوراک۔ جناب سپیکر چیچہ وطنی میں جو سائلوز ہیں وہ اس وقت پاسکو کے تحت ہیں۔ ہمارے پاس

جو ہیں وہ صرف ملتان میں ہیں اور اس وقت کل سائلوز دس کے قریب ہیں اور ان کی گنجائش تقریباً 46 ہزار ٹن کے قریب ہے۔

جناب سپیکر۔ کوئی اور ضمنی سوال ہے؟

معزز ممبران۔ نہیں

جناب سپیکر۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

جناب سپیکر۔ اب اراکین کی رخصت کی درخواستیں لی جائیں گی۔

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب خادم حسین صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

السلام علیکم۔ میرے حلقہ ژالہ باری اتنی شدید ہوئی ہے کہ میرے حلقہ کے 26 / 25 دیہات میں سے تمام فصلات تباہ ہو گئی ہیں۔ ژالہ باری تقریباً چار گھنٹے جاری رہی اور 4 / 3 فٹ کی تہ زمین پر بن گئی نہ صرف فصلات کو نقصان پہنچا بلکہ 4 / 3 سو بھیڑیں بھی مر گئیں لہٰذا اپنے حلقہ کے متاثرہ دیہات 91 / 3 / 4 91 / 3 / 5 دو یوم کا دورہ کیا اس لئے دو یوم کی رخصت عطا فرمائی جائے شکریہ

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست راجہ ناصر علی خان ایم پی اے کی وساطت سے موصول ہوئی ہے؟

I have been directed by Mr. Khuda Bakhsk Wadhal, M.P.A to request you that he would not be able to attend the Assembly Session on 6th and 7th March,1991, on account of his illness. He has therefore requested for leave for the above two days.

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب غلام سرور خان رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔
کل مورخہ 91 / 3 / 7 بروز جمعرات کسی ضرورت کام کے سلسلہ میں اسلام آباد جانا ہے۔ ایک یوم کی چھٹی عنایت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب غلام حیدر خان کھچی رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

I shall not be able to attend the Assembly session for days i.e. 6th, 7th, 8th March due to the death of a family member, therefore, I shall be considered on leave.

Thanking you.

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر۔ نماز مغرب کا وقفہ کر لیتے ہیں۔ پندرہ منٹ کے بعد سوا چھ بجے پھر دوبارہ یہاں اکٹھے ہوں گے۔

مسئلہ استحقاقات

(وقفہ نماز مغرب کے بعد اجلاس کی کارروائی 6 بج کر 47 منٹ زیر صدارت جناب سپیکر دوبارہ شروع ہوئی)

جناب سپیکر۔ تحریک استحقاق نمبر 10 ہے اور یہ جناب رانا اکرام ربانی خان صاحب کی طرف سے ہے۔ رانا صاحب آپ اسے پیش کریں۔

وزیر اعلیٰ کے صوابدیدی فنڈ کے چوتھائی حصے کی آئی جے آئی کے کارکنوں کے لئے تخصیص

رانا اکرام ربانی۔ جناب سپیکر۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "جنگ" لاہور مورخہ 90-12-12 میں ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ وزیر اعلیٰ نے اپنے صوابدیدی ترقیاتی فنڈز کا چوتھا حصہ اسلامی جمہوری اتحاد کے کارکنوں کے لئے مخصوص کر دیا۔ صوبہ کا بجٹ عوامی نمائندے منظور کراتے ہیں اور وہ منتخب اراکان اسمبلی کی وساطت سے خرچ کیا جانا چاہئے نہ کہ آئی۔ جے۔ ائی کے کارکنوں کی وساطت سے۔ اس طرح نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب سپیکر۔ میں نے جس چیز کو بنیاد بنا کر یہ تحریک استحقاق دی ہے وہ یہی ہے کہ پنجاب حکومت کے جو اخراجات ہیں اس کے لئے باقاعدہ کوئی طریقہ اختیار کیا جاتا ہے بڑی بڑی کتابیں بنتی ہیں بجٹ بنتا ہے پھر اسے اس ایوان میں زیر بحث لایا جاتا ہے یہ ایک طریقہ کار ہے جس کے لئے یہ معزز ممبران اس ایوان میں تشریف فرما ہیں تو جناب والا۔ اس میں میرا یہی نکتہ ہے کہ اس معزز ایوان کا استحقاق ہے کہ وہ بجٹ کو منظور کریں اور اس میں ترامیم پیش کریں اور ان ترامیم پر بحث ہو۔ کچھ ترامیم پاس ہو جاتی ہیں اور کچھ نہیں ہوتیں۔ اس طرح سے پنجاب کے بجٹ کو خرچ کرنا اس ایوان کے استحقاق کے خلاف ہے۔

جناب سپیکر۔ جی۔ وزیر قانون صاحب۔

وزیر قانون۔ جناب سپیکر! جناب قائد حزب اختلاف نے روزنامہ جنگ مورخہ 12 دسمبر 1990ء کی ایک

خبر کو تحریک استحقاق کی بنیاد بنایا ہے۔ تو جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ اس خبر کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے کسی بھی کارکن کو جناب وزیر اعلیٰ نے فنڈز نہیں دیئے ویسے جیسا کہ جناب والا متعدد بار Rulings بھی دے چکے ہیں اور اس ایوان میں فنڈز کے بارے میں یہ بات کئی دفعہ معزز اراکین حزب اختلاف نے اٹھائی ہے۔ یہ جناب کارکنوں کی بات ہے جہاں تک فنڈز کا تعلق ہے فنڈز ایک مسلمہ ضابطہ کار کے مطابق خرچ کئے جاتے ہیں۔ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات اور محکمہ خزانہ سالانہ ترقیاتی پروگرام بناتے ہیں ان فنڈز کے لئے کسی بھی معزز رکن کا آئینی استحقاق نہیں ہے کہ ان کو فنڈز دیئے جائیں۔ میں معزز رکن کی بات کر رہا ہوں یہ تو انہوں نے کارکنوں کی بات کی ہے۔ تو میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس خبر کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور کارکنوں کو وزیر اعلیٰ کے صوابدیدی فنڈز میں سے کسی قسم کی کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ہے۔ ان حقائق کے پیش نظر میں توقع کروں گا کہ جناب قائد حزب اختلاف اپنی اس تحریک استحقاق کو پریس نہیں فرمائیں گے۔

رانا اکرام ربانی۔ وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے میں اس وضاحت کے بعد اپنی تحریک استحقاق کو پریس نہیں کرتا۔

جناب سپیکر۔ وزیر قانون صاحب، تحریک استحقاق نمبر11 زیر التواء ہے۔ اور یہ غلام سرور خاں صاحب کی تحریک استحقاق ہے۔ اس بارے میں آپ کی اور ان کی میرے ساتھ میٹنگ ہونی ہے تاکہ اس معاملہ کو طے کیا جائے۔ تو پھر اسے کل کر لیں۔ غلام سرور صاحب تشریف نہیں رکھتے ہیں۔

وزیر قانون۔ ٹھیک ہے جی۔ اسے کل کر لیں۔

رانا اکرام ربانی۔ جناب والا۔ خان صاحب کل تشریف نہیں لائیں گے۔

جناب سپیکر۔ کل وہ نہیں آئیں گے۔ ٹھیک ہے اسے پھر اگلے یوم کار یعنی اتوار کو کر لیں گے۔

جناب محمد ضرغام خان خاکوانی صاحب

(فاضل ممبر ایوان میں تشریف فرما نہ تھے)

جناب سپیکر۔ جی۔ یہ تحریک استحقاق lapse کر جائے گی کیوں کہ فاضل رکن ایوان میں تشریف نہیں

رکھتے اور انہوں نے کوئی اطلاع بھی نہیں دی۔

اگلی تحریک استحقاق نمبر 14 ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

چودھری اصغر علی گجر۔ جناب سپیکر۔ کل یہاں پر میری تحریک استحقاق نمبر 12 کو پڑھنے کے لئے کہا گیا تھا۔ میں ٹھیک ایک لمحے کے بعد اس ایوان میں داخل ہو گیا تھا لیکن اس سے پہلے ہی اس پر فیصلہ ہو چکا تھا میں نے اجازت ملنے پر دوبارہ پیش کی ہے۔ اگر جناب والا مجھے پڑھنے کی اجازت فرما دیں تو آپ کی مہربانی ہوگی وہ میری ذاتی قسم کی تحریک ہے اور اس تحریک استحقاق کا نمبر 12 ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر۔ اب یہ آ چکی ہے۔

وزیر قانون۔ جناب والا۔ یہ تحریک استحقاق نمبر 13 زیر غور ہے پہلے آپ اس پر اپنا فیصلہ فرما دیں۔ تحریک استحقاق نمبر 12 تو جناب ڈپٹی سپیکر صاحب نے نمٹا دی تھی۔ چودھری صاحب اپنی تحریک استحقاق کو از سر نو لائے ہیں اب اس کا نمبر 12 نہیں ہے اس کا تو اپنی باری کے حساب سے نمبر آئے گا یہ شاید باری سے پہلے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ اب چونکہ آپ پہلے تحریک استحقاق کو take up کر چکے ہیں آپ اس پر پہلے اپنا فیصلہ فرما دیں اس کے بعد پھر جیسے جناب کی مرضی۔

جناب سپیکر۔ اس بارے میں تو فیصلہ یہی ہے کہ وہ lapse کر گئی ہے جیسا کہ ڈپٹی سپیکر صاحب نے فیصلہ دیا ہے۔ اور اب دوبارہ چودھری صاحب نے دی ہے اس کی باری آنے دیں پھر اس کو Take up کریں گے اور اس کو دیکھیں گے۔

چودھری اصغر علی گجر۔ نہیں جناب والا۔ وہ تو اس طرح سے آخر میں چلی جائے گی۔

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب، آپ فکر نہ کریں۔ ہمارے پاس تو تحاریک استحقاق اتنی زیادہ نہیں ہے۔ یہ سب کی سب نمٹائی جائیں گی۔

چودھری اصغر علی گجر۔ جناب والا۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو قواعد کو معطل کر کے اسے take up کر لیا جائے۔

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب، آپ فکر نہ کریں۔ یہ آپ کو تشریف نہ لانے کی رعایت نہیں ملنی چاہئے

کہ قواعد کو معطل کر کے اس کو take up کریں۔ لیکن اس کی باری پر انشاء اللہ تعالیٰ اسے ضرور Take up کیا جائے گا۔ جناب شیخ روحیل اصغر صاحب۔

(فاضل ممبر ایوان میں تشریف فرما نہ تھے)

یہ تحریک استحقاق نمبر 14 بھی lapse کر گئی ہے۔

ملک محمد دین صاحب۔

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال فیصل آباد میں بلیو پرنٹ کا سکینڈل

ملک محمد دین۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں۔ جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ 31 دسمبر 1990 کو روزنامہ "پاکستان" میں ایک خبر شائع ہوئی کہ لاہور کے بعد فیصل آباد میں بھی بلیو تصاویر کے ذریعے بلیک میلنگ کا سکینڈل پکڑا گیا اور معزز گھرانوں کی راہ راست سے بھٹک جانے والی نوجوان لڑکیوں اور ڈسٹرکٹ ہسپتال فیصل آباد کے ایک مخصوص گروپ کی چند نرسوں کو بلیو تصاویر اور ویڈیو کیسٹ بنا کر بلیک میل کر کے اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کرنے والے ایک بااثر گروہ کے سرغنہ راشد حسن کو گرفتار کر لیا اور اس کے قبضہ سے متعدد بلیو تصاویر اور ویڈیو کیسٹ بھی برآمد کر لئے ہیں وہ ڈاکٹر جو اس برائی کے سامنے رکاوٹ تھے اور آواز بلند کرتے تھے انہیں ہسپتال انتظامیہ نے نکال باہر کیا اور مقدمہ بھی درج کروایا حالیہ واقعہ پیش آنے سے تقریباً" بیس پچیس روز قبل میں خود ہسپتال انتظامیہ سے ملا اور کہا کہ یہ ڈاکٹر برائی کے سامنے رکاوٹ ہیں اس لئے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کریں بلکہ ان کی حوصلہ افزائی کی جائے لیکن ہسپتال انتظامیہ نہ مانی اور اصرار کرنے پر فیصلہ کیا کہ 15 دسمبر تک یہ ڈاکٹر مستعفی ہو جائیں ورنہ ڈاکٹروں کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی۔ بالآخر ڈاکٹروں کو مجبوراً" 15 دسمبر کو استعفیٰ دینا پڑا اور انہیں ابھی تک 15 دسمبر سے قبل کے عرصہ کی تنخواہ بھی نہیں دی گئی جو لوگ برائی کے سامنے رکاوٹ بنے انہیں نہ صرف مقدمات میں پھنسایا گیا بلکہ تادیبی کارروائی کی دھمکیاں دی گئیں اور انہیں مستعفی ہونے پر مجبور کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر کی حوصلہ افزائی کی بجائے تادیبی کارروائی کا نشانہ بنایا گیا جس سے نہ صرف میرا بلکہ اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اس لئے میری تحریک استحقاق کو باضابطہ قرار دیا جائے اور مجلس برائے استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر۔ ملک صاحب، یہ آپ کا استحقاق کیسے مجروح ہوا ہے؟

ملک محمد دین۔ جناب والا۔ میں آپ کو بتاتا ہوں۔ جناب والا۔ سول ہسپتال فیصل آباد میرے حلقہ انتخاب میں واقع ہے اور اس ہسپتال میں کافی عرصہ سے بلیو پرنٹ کے سکینڈل جیسے گھناؤنے جرائم کا ارتکاب ہو رہا ہے۔ چند محب وطن اور اسلام پسند ڈاکٹروں نے اس کاروبار کو روکنا چاہا تو اس اثناء میں دو گروپوں میں جھگڑا ہوا تو کچھ لوگوں نے ان کی صلح صفائی بھی کروا دی لیکن جب ہسپتال کی انتظامیہ نے ان ڈاکٹروں کے خلاف تادیبی کارروائی کرنا چاہی تو میں وہاں خود سول ہسپتال میں گیا ایم ایس صاحب سے ملا اور ان سے میں نے گزارش کی یہ معاملہ بلیو پرنٹ سکینڈل کا ہے آپ ان سے کچھ ہمدردی کریں تو ایم ایس صاحب نے فرمایا کہ آپ آئے ہیں۔ مجھے آپ کا بڑا احترام ہے لیکن یہ معاملہ میرے بس میں نہیں رہا۔ میں نے اس معاملے کو کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے۔ اس لئے آپ پرنسپل میڈیکل کالج سے ملیں وہ کمیٹی کے چیرمین ہیں میں آپ کی مدد کروں گا۔ میں پرنسپل میڈیکل کالج سے ملا تو انہوں نے بھی یہی الفاظ کہے کہ مجھے آپ کا احترام ہے لیکن مجھ پر بہت دباؤ ہے۔ میں مجبور ہوں۔ ہسپتال کی انتظامیہ ان ڈاکٹروں کے بہت خلاف ہے۔ میں نے جب سارا معاملہ ان کو بتایا تو پھر انہوں نے کہا کہ آپ ایسا کریں کہ ان ڈاکٹروں سے کہیں کہ پندرہ دسمبر تک مستعفی ہو جائیں تو جنوری کے پہلے ہفتے میں، میں دوبارہ ان تمام ڈاکٹروں کو ان کے اپنے اپنے شعبہ میں واپس لے لوں گا اور ان کی تنخواہیں بھی ادا کر دی جائیں گی۔ ان کے خلاف کوئی تادیبی کارروائی نہیں ہوگی تو اس وعدہ کے پیش نظر میں نے ان ڈاکٹروں کو مستعفی ہونے کے لئے کہہ دیا اس پر ڈاکٹروں نے استعفے دے دیئے لیکن اس اثناء میں مجھے ڈاکٹروں نے کہا کہ جناب اگر صحیح کام کرنے کا اور برائی کی نشاندہی کرنے کا ہمیں یہی صلہ ملنا ہے تو پھر اسلامی جمہوری اتحاد کا اسلامی انقلاب لانے کا خواب کیسے شرمندہ تعبیر ہوگا۔ میں نے ان کی بات سنی پھر میں نے ان سے کہا کہ جناب والا اگر آپ واقعی سچے ہیں تو آپ اس سکینڈل کو پکڑوائیں تو انہوں نے کوشش کر کے اس سکینڈل کو رنگے ہاتھوں پکڑوایا اور ایف آئی آر درج ہوئی۔ بلیو پرنٹ تصاویر اور ویڈیو کیسٹ بھی برآمد ہوئی تو جب میں نے دوبارہ ایم ایس

سے رابطہ کیا کہ جناب آپ اپنا وعدہ پورا کریں یہ جنوری کا پہلا ہفتہ آ چکا ہے آپ انہیں اپنے اپنے کاموں پر واپس لائیں تو پرنسپل صاحب نے کہا کہ جناب میں مجبور ہوں کیوں کہ اب حالات پہلے جیسے نہیں ہیں اس لئے میں اپنا وعدہ پورا کرنے سے قاصر ہوں۔ مجھ پر بہت دباؤ ہے۔ ہسپتال کا انتظامیہ ان ڈاکٹروں کے بہت خلاف ہے۔ میں اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکتا ہوں۔ جناب والا اس وعدہ خلافی سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ وہ اپنے وعدے پر قائم نہیں رہے۔ میں نے اپنے وعدے کے مطابق ان ڈاکٹروں کو استعفے دینے پر مجبور کیا ہے اور انہوں نے استعفے دیئے ہیں پھر انہوں نے دوبارہ ان ڈاکٹروں کو اپنے اپنے کام پر واپس نہیں لیا ہے اس طرح میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب سپیکر۔ ملک صاحب بات تو آپ کی درست ہے اور بڑی attractive story ہے لیکن آپ کا استحقاق کیسے مجروح ہوا؟

ملک محمد دین۔ جناب مجھ سے انہوں نے وعدہ کیا کہ آپ ان ڈاکٹروں سے استعفیٰ دلوا دیں ہم جنوری کے پہلے ہفتے میں ان کو واپس لے لیں گے۔ تو ڈاکٹر مستعفی ہو گئے اور پھر انہوں نے ان ڈاکٹروں کو واپس نہیں لیا انہوں نے وعدہ کر کے خلاف ورزی کی ہے۔

جناب سپیکر۔ جی، وزیر صحت اس پر کچھ روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔

ملک اقبال احمد خان لنگڑیال۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر۔ پوائنٹ آف آرڈر ملک اقبال صاحب۔

ملک اقبال صاحب خان لنگڑیال۔ جناب سپیکر میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ امن عامہ کا جو دن مقرر ہو اس پر یہ یقیناً" بحث کر سکتے ہیں یا بتا سکتے ہیں یا ذاتی طور پر منسٹر صاحب سے مل سکتے ہیں۔ یہ ان کا نہ استحقاق بنتا ہے اور نہ ہی یہ تحریک استحقاق ہے اس لئے اس کو زیر بحث نہ لایا جائے۔

جناب سپیکر۔ اگر کبھی تحریک استحقاق حزب اقتدار کے ممبر کی طرف سے ہو تو حزب اختلاف کے ممبر عام طور پر اس کی مخالفت نہیں کرتے۔ جناب وزیر صحت

وزیر صحت۔ جناب سپیکر یہاں فاضل رکن اسمبلی نے تحریک استحقاق پیش کی ہے اور جس کے بارے

میں آپ کی توجہ رولز کی طرف دلاؤں گا۔

جناب والا قواعد انضباط کار کے قاعدہ 55 اگر دیکھا جائے تو اس میں بڑا واضح ہے کہ

55. The right to raise a question of privilege shall be governed by the following conditions, namely:-

(iii) The question shall relate to a specific matter of recent occurrence

جناب والا جس واقعہ کا یہاں ذکر ہو رہا ہے اس کو تقریباً تین چار ماہ گزر چکے ہیں اور یہ 24 نومبر کا واقعہ ہے جناب والا ایک تو یہ recent occurrence کا نہیں ہے اور دوسرا یہ دو واقعات کو آپس میں relate کیا گیا ہے۔ یہ specific matter کے بارے میں ذکر نہیں کیا گیا بلکہ دونوں واقعات کو آپس میں relate کیا گیا ہے۔ یہاں میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس کو خلاف ضابطہ قرار دیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہاں ایوان کی اطلاع کے لئے یہ بھی گزارش کرنا چاہوں گا کہ دراصل یہ جو ڈاکٹروں کا واقعہ ہوا تھا یہ آپس میں پانچ ڈاکٹروں کا معاملہ ہے اور ڈاکٹروں کی آپس میں cross firing بھی ہوئی تھی کیونکہ وہ دو مختلف پارٹیوں کے اور دو مختلف گروپوں کے ڈاکٹر تھے اور کسی وجہ پر ان کا آپس میں ایک پرانا عناد کا مسئلہ تھا جس پر ان کی فائرنگ ہوئی اور اس فائرنگ پر وہاں ایک شخص جو کہ ایک attendant تھا وہ زخمی ہوا۔ اس تمام معاملے کو ایک قاعدے کے مطابق ہسپتال کی انتظامیہ کو دیا گیا اور ہسپتال کی کمیٹی کو پیش کیا گیا جس نے اس کیس پر تفصیل سے غور کرنے کے بعد پولیس کو refer کیا۔

جناب والا یہ واقعہ 24 نومبر کا ہے لیکن جو بلیو پرنٹ سیکنڈل کی بات یہاں میرے فاضل دوست کر رہے وہ 30 دسمبر کا واقعہ ہے اور وہ واقعہ تقریباً ایک ماہ اور چھ دن کے بعد ہوا ہے اور یہ ایک ہی نوعیت کا واقعہ نہیں ہے۔ یہ دو مختلف قسم کے واقعات ہیں تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ قواعد و ضوابطہ کے مطابق رولز کو دیکھتے ہوئے آپ اس کو خلاف ضابطہ کریں۔ بہت بہت شکریہ۔

میاں محمود الرشید۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر اس میں، میں معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ وزیر صحت نے جن رولز کا یہاں حوالہ دیا ہے وہ تو قطعی طور پر cover کرتے ہیں یعنی دونوں چیزیں انہوں نے یہ کہا ہے کہ

(iii) The question shall relate to a specific matter of recent occurrence

میرا خیال ہے کہ یہ ایک specific matter بھی ہے اور recent occurrence بھی ہے اس واقعہ کے بعد اسمبلی کا اجلاس پہلی دفعہ ہو رہا ہے تو صرف اس کو بنیاد بنا کر اگر آپ اسے خلاف ضابطہ کرنا چاہیں تو میرا خیال ہے کہ یہ درست نہیں ہوگا۔ انہوں نے جو پوائنٹ آوٹ کیا ہے وہ ایک specific matter ہے۔ ایک مخصوص واقعہ ہوا ہے اور اس کے ساتھ recent occurrence ہے یہ اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے اس سے پہلے اسمبلی کا کوئی اجلاس نہیں ہوا جس میں یہ تحریک پیش کی جا سکتی۔

جناب سہیل ضیاء بٹ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر۔ بٹ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہیں گے ؟

جناب سہیل ضیاء بٹ۔ جناب سپیکر۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر بھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ تھوڑی سی information بھی ہے کہ یہ جو واقعہ ہوا ہے یہ بہت بڑی سنگین نوعیت کا تھا اس پر جو جرح کرنے والے حضرات تھے یا تفتیش کرنے والے افسران تھے انہوں نے بھی یہ فلم ضرور دیکھی ہوگی میں سمجھتا ہوں کہ جب انہوں نے بھی اس فلم کو دیکھا ہے تو وہ بھی اس گھناؤنے جرم میں شریک ہیں تو ان پر بھی اسلامی قانون کے تحت کوئی مقدمہ درج کیا جائے اس لئے کہ انہوں نے یہ فلم کیوں دیکھی ہے ؟

جناب سپیکر۔ یہ مسئلہ جو ہے یہ نہ تو ملک محمد دین صاحب کی اپنی ذات کے لئے ہے اور ان کے ذاتی استحقاقات جو بطور ایک ممبر کے ہیں جن کا privileges act میں بڑا واضح طور پر ذکر کیا گیا ہے نہ اس کے متعلقہ معاملہ ہے اس لئے یہ تحریک استحقاق ہرگز نہیں بنتی اور میں اسے خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔
ویسے میں ذاتی طور پر کہوں گا کہ چودھری جعفر اقبال صاحب، ملک محمد دین صاحب سے بات کر کے انہیں اپنے پاس بٹھا کر اس مسئلے کو مناسب انداز میں طے کرنے کی کوشش کریں۔

وزیر صحت۔ ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر۔ نوابزادہ منصور احمد خان صاحب۔ (تشریف نہیں رکھتے)
ان کی تحریک استحقاق بھی lapse ہوگئی۔ اب تحاریک التوائے کار کو لے لیں ؟
یا ایک چھوٹی سی تحریک استحقاق چودھری فاروق صاحب کی take up کر لیں۔

چودھری محمد فاروق۔ جناب والا تحریک استحقاق نمبر18 میں واپس لے چکا ہوں۔

جناب سپیکر۔ تحریک استحقاق نمبر18 واپس لے لی گئی۔ اب آپ نمبر19 کو لینا چاہتے ہیں ؟ میرے پاس اس کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے کہ آپ نے تحریک استحقاق نمبر18 واپس لے لی ہے۔

چودھری محمد فاروق۔ جی میں واپس لے چکا ہوں۔ اب میں 19 نمبر کو پیش کرنا چاہتا ہوں اس کی نقل مجھے عنایت کر دی جائے۔

شیخ محمد طاہر رشید۔ پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب سپیکر میں ایک اہم تحریک استحقاق ایوان میں پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ اور میری یہ گزارش ہے قواعد کو معطل کر کے مجھے یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر۔ پہلے آپ لکھ کر مجھے بھجوائیں۔

شیخ محمد طاہر رشید۔ میں نے جناب بھجوا دی ہے۔

جناب سپیکر۔ ٹھیک ہے۔ میں اسے دیکھ لیتا ہوں۔

شیخ محمد طاہر رشید۔ مہربانی۔

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب آپ تحریک استحقاق نمبر19 کو لینا چاہتے ہیں ؟

چودھری محمد فاروق۔ جی۔ ہاں

جناب سپیکر۔ اس کو اگلے روز پیش کرلیں ؟

چودھری محمد فاروق۔ لیکن جناب والا اگر آپ اس بات کی یقین دہانی کروائیں کہ میری تحریک استحقاق اگلے روز لے لی جائے گی تو پھر مجھے اس کے مؤخر کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ ظاہر ہے یہ پہلے نمبر پر آئے گی۔

چودھری محمد فاروق۔ شکریہ جناب سپیکر۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر۔ 13 نمبر تحریک التوائے کار قاضی صاحب آپ کی ہے۔ اس سے identical تحریک التوائے کار نمبر6 میں فیصلہ دے چکا ہوں اور یہ تحریک التوائے کار بھی اسی زمرے میں آتی ہے۔ اس لئے یہ بھی اس کے ساتھ ہی disposed of ہو جائے گی۔ تحریک التوائے کار نمبر6 میں اپنی رولنگ دے چکا ہوں۔ 14 نمبر تحریک التوائے کار ملک اقبال احمد خان گکھڑیال کی طرف سے ہے اور یہ امن عامہ کی صورت حال کے متعلق ہے۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور سے میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ابھی امن عامہ پر بحث ہونی ہے؟ اگر تو امن عامہ پر بحث ہونی ہے اور آپ انہیں خاطر خواہ وقت دینے کے لئے تیار ہیں تو پھر میں ان تحاریک التوائے کار کو disposed of تصور کروں گا اور ان کو take up نہیں کریں گے۔ لیکن اگر ان کو امن عامہ پر بحث کے لئے خاطر خواہ وقت نہیں مل سکتا تو پھر میں ان تحاریک التوائے کار کو take up کروں گا۔ اس بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی۔ جناب والا اس سلسلے میں اس دن بھی میں نے جناب والا سے گزارش کی تھی کہ اتوار کو شام کے اجلاس میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب اور جناب قائد حزب اختلاف امن عامہ پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ اس دن دس پندرہ اور دوست بھی بات کرنا چاہتے ہیں۔ بے شک آپ اتوار کے دن امن عامہ پر بحث کے لئے مختص فرما دیں۔ اس دن اس پر بحث ہو جائے گی۔

جناب سپیکر۔ میرے پاس امن عامہ پر بحث کے لئے جو نام ہیں، جن دوستوں نے اس پر بات کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے وہ میرے خیال میں کم از کم چوبیس پچیس کے قریب نام ہیں امن عامہ پر اگر آپ وقت مخصوص کرنا چاہتے ہیں تو پھر اتنا وقت مقرر کرنا چاہئے جس میں یہ بیس پچیس آدمی اظہار خیال کر سکیں۔ اس طرح پھر تحاریک التوائے کار cover ہو جائیں گی۔ لیکن اس کے لئے پھر کم از کم دو دن مخصوص کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ اس سلسلہ میں جناب میں، آپ اور قائد حزب اختلاف بات کر لیں گے ہم وقت دینے کے لئے تیار ہیں جتنا آپ مناسب سمجھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر۔ دو دن پھر اس تحریک کے لئے کم از کم مخصوص کریں تاکہ یہ بیس پچیس معزز اراکین بحث میں حصہ لے سکیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ ٹھیک ہے۔ لیکن میری اتنی گزارش ہے کہ کچھ دن ہم قانون سازی کر لیتے تو پھر آپ کے اور قائد حزب اختلاف کے مشورے کے ساتھ دو دن اس کے لئے مخصوص کر لیں گے۔

جناب سپیکر۔ لیکن یہ آپ کی طرف سے واضح یقین دھانی ہوگی کہ ہم اس کے لئے دو دن مخصوص کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر۔ یہ تحاریک التوائے کار dispose of تصور ہوں گی جناب محمد اظہر خان لغاری کی تحریک التوائے کار بھی امن عامہ سے متعلق ہے اس لئے یہ بھی dispose of تصور ہوگی۔ نمبر 18 بھی مہر غلام دستگیر لک کی امن عامہ کے متعلق ہے یہ بھی dispose of تصور ہوگی۔ تحریک التوائے کار نمبر 19 علی حسن رضا قاضی صاحب کی طرف سے ہے۔

پیپلز پارٹی کے کارکنوں کے خلاف انتقامی کارروائیاں

جناب علی حسن رضا قاضی۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ " نوائے وقت " لاہور کی مورخہ 9 نومبر 1990ء کی اشاعت میں یہ خبر چھپی ہے کہ " پیپلز پارٹی کے ورکروں کے خلاف انتقامی کارروائیاں " مریدکے سٹی پیپلز پارٹی کے صدر نے الزام لگایا ہے آئی۔ جے۔ آئی کے ایماء پر پولیس پیپلز پارٹی کے خلاف انتقامی کارروائیاں کر رہی ہے اور ورکروں پر جھوٹے مقدمات درج کر رہی ہے۔ جس سے آئی۔ جے۔ آئی کی حکومت کا یہ دعوی کہ ہم انتقام نہیں لیں گے ایک ریت کی دیوار ثابت ہوا ہے۔ اس خبر سے صوبہ بھر کے عوام میں بے چینی اضطراب اور غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

متذکرہ واقعہ اس امر کا متقاضی ہے کہ اسے فوری طور پر ایوان میں زیر بحث لایا جائے۔

جناب سپیکر۔ وزیر قانون اس پر کچھ فرمائیں گے ؟

جناب سہیل ضیاء بٹ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر! میں نے تو سوچا تھا کہ شاید حزب اختلاف کا کردار ملک کی سیاست میں بڑا اہم ہوتا ہے لیکن میرے فاضل دوست نے جو قرار داد پیش کی ہے وہ اخبار کی خبر کی بنیاد پر پیش کی ہے جس کی میں سمجھتا ہوں کہ کوئی اہمیت نہیں ہے اور یہ ہمارے ایوان کا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے حالانکہ ایوان کا قیمتی وقت قانون سازی کے لئے اور دوسرے اہم معاملات کے لئے درکار ہے، اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ اسے کالعدم قرار دیا جائے۔

جناب علی حسن رضا قاضی۔ جناب سپیکر اگر میرے معزز بھائی کے ذہن میں یہ بات ہے کہ اخباروں کی کوئی اہمیت نہیں تو پھر کوئی دوسرا media تلاش کیا جائے۔

جناب سہیل ضیاء بٹ۔ میں نے اخباروں کی اہمیت کے متعلق نہیں کہا، میں نے خبر کے متعلق کہا ہے کہ

جناب سپیکر۔ میں سہیل ضیاء بٹ صاحب کو یہ عرض کروں گا کہ ان کے تحریک التوائے کار پڑھنے کے بعد انہوں نے جو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی ہے۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں اور کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ جناب لاء منسٹر کیا ارشاد فرمائیں گے ؟

وزیر قانون۔ یہ جو انہوں نے تحریک التوائے کار پیش کی ہے۔ اس میں کسی مخصوص واقعہ کا ذکر نہیں کیا گیا کہ کس کے خلاف کیس رجسٹر ہوا ہے یا کب ہوا ہے ؟ یہ مبہم تحریک التوائے کار ہے۔ کسی مخصوص وقوعہ کا اظہار نہیں کرتی ہے۔ اور نہ ہی یہ اہمیت عامہ سے متعلقہ ہے۔ نہ ہی یہ حالیہ وقوع پذیر واقعہ ہے۔ ہمارے کچھ دوستوں کی طرف سے یہ بیان چھپا ہے جو پیپلز پارٹی کے کارکن ہیں۔ انہوں نے ایک عام قسم کا بیان دیا ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ جو تحریک التوائے کار کی مقتضیات ہیں ان پر یہ تحریک التوائے کار پوری نہیں اترتی۔ اس لئے اس تحریک التوائے کار کو خلاف ضابطہ قرار دیا جائے۔

رانا ثناء اللہ خان۔ جناب والا، میں اس سلسلہ میں گزارش کرنی چاہوں گا کہ وزیر موصوف نے جو یہ

کہا ہے کہ اس بات کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ یہ غلط ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی اس صوبے میں اکثریت میں ہے۔ اگر اس قسم کی خبر چھپتی ہے تو اس کا اثر بڑا وسیع ہوتا ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ ایک حقیقت ہے، یہ ایک خبر کی حد تک بات نہیں ہے کہ جہاں جہاں سے مطلوبہ نتائج اور عوامی Mandate برآمد نہیں کیا جا سکا تو وہاں وہاں لوگوں کی viclimization ہو رہی ہے۔ اور اگر لوگوں کے خلاف انتقامی کارروائیاں ہو رہی ہیں اور اگر نہیں ہو رہی ہیں، جیسا کہ لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ اس بات کو اس ایوان میں زیر بحث لانے میں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر یہ بات ایوان میں زیر بحث آئے گی تو اس سے میں سمجھتا ہوں کہ ساری بات کھل کر سامنے آ جائے گی۔ کہ آیا ایسا ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا ہے۔ اگر نہیں ہو رہا تو پھر اخبارات کی خبروں کا پتا بھی چل جائے گا۔ اور بٹ صاحب جو غلط پوائنٹ آف آرڈر اٹھا رہے ہیں، اس کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی۔ انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں بلکہ میرا خیال ہے point of relationship پر بات کی ہے۔

جناب سپیکر۔ یہ آپ نے کس نکتے پہ بات کی ہے۔ یہ کونسے قواعد کے تحت آپ نے ارشاد فرمایا ہے؟

رانا ثناء اللہ خان۔ جناب سپیکر، میں نے ان ہی رولز کے تحت بات کی ہے کہ جن کے تحت بٹ صاحب روزانہ بات کرتے ہیں۔ اور آپ ان کو اجازت دے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر۔ یہ بات آپ کی درست ہے کہ آپ ان ہی رولز کے تحت بات کر رہے ہیں کہ جن رولز کے تحت بٹ صاحب کرتے ہیں۔

جناب سہیل ضیاء بٹ۔

پھر نہ کیجئے گا میری گستاخ نگاہی کا گلہ
دیکھئے آپ نے پھر پیار سے دیکھا مجھ کو

اب یہ قرارداد بالکل اس قابل نہیں رہی کہ اسے ایوان میں پیش کیا جائے۔ کیوں کہ یہ رولز چھپ چکے ہیں۔ ہمارے ساتھ یہ رشتہ پکا جوڑ چکے ہیں۔ اب تو ہمارا آپس میں کوئی اختلاف ہی نہیں تو میرا خیال ہے کہ اس قرارداد کا بھی کچھ فائدہ نہیں۔ اسے واپس لے لیں۔

جناب سپیکر۔ غالباً" بٹ صاحب اسے قرارداد سمجھ رہے ہیں اس لئے ایسی بات کر رہے ہیں۔ تحاریک

التوائے کار کے بارے میں جو طے شدہ طریق کار ہے اور جو رولز اور روایات میں ہے وہ یہ ہیں کہ محرک اس کو پیش کرے گا اور حکومت کی طرف سے کوئی منسٹر اس پر اپنا موقف پیش کریں گے اور جس وقت تک تحریک التوائے کار پر فیصلہ نہیں ہو جاتا اس وقت تک اس پر کوئی بحث نہیں وہ سکتی۔ تو تحریک التوائے کار ایک ہی رکن پیش کرتے ہیں اور اس پر متعلقہ وزیر اس کا جواب دیتے ہیں پھر اس پر فیصلہ ہوتا ہے اگر وہ بحث کے لئے admit ہو جائے تو پھر اس پر بحث ہوتی ہے۔

اس تحریک التوائے کار میں کسی مخصوص مسئلہ کا ذکر بھی نہیں ہے بلکہ اس میں جاری رہنے والا ایک عمل ہے اس لئے یہ تحریک التوائے کار کا موضوع نہیں بن سکتی میں اسے خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں جناب ضرغام خاں خاکوانی صاحب کی تحریک التوائے کار ہے۔ وہ تشریف بھی نہیں رکھتے اور ان کی یہ تحریک التوائے کار امن عامہ کے دائرے میں بھی آتی ہے۔ اس لئے یہ dispose of ہوتی ہے۔

اگلی تحریک التوائے کار جناب غلام سرور خان صاحب کی طرف سے ہے۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے اور یہ امن عامہ کی زد میں بھی آتی ہے۔ اس کے بعد اگلی تحریک التوائے کار جناب سید چراغ اکبر صاحب کی طرف سے ہے۔

افراط زر کو کنٹرول کرنے میں ناکامی

سید چراغ اکبر شاہ۔ جناب سپیکر، میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "سلم" اسلام آباد کی مورخہ 18 نومبر 1990ء کی اشاعت میں یہ خبر چھپی ہے کہ افراط زر کی شرح 11 فیصد سے گھٹا کر 8 فیصد کرنے کا ہدف ناکام ہو گیا۔ رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی تک 15 فیصد تک کا اضافہ متوقع ہے۔ اس خبر سے صوبہ بھر کے عوام میں غم و غصہ اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ متذکرہ واقعہ اس امر کا متقاضی ہے کہ اسے فوری طور پر ایوان میں زیر بحث لایا جائے۔

جناب سپیکر۔ جناب لاء منسٹر صاحب

وزیر قانون۔ جناب والا، افراط زر کو کنٹرول کرنا یا اس سے متعلقہ جو بھی معاملات ہیں۔

چودھری محمد فاروق۔ جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔ گزشتہ روز میں نے ایوان میں پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا اور آپ کی طرف سے اس پر رولنگ دی گئی۔ جناب وزیر قانون نے وضاحت بھی کی میں نے یہ عرض کیا تھا کہ تحریک التوائے کار جس محکمہ سے متعلق پیش کی گئی اس کے منسٹر یا متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری اسمبلی کے قواعد کے مطابق جواب دے سکتے ہیں۔ دوسرا کوئی منسٹر اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ اور اگر یہ محکمہ جناب وزیر اعلیٰ کے پاس ہے تو اس صورت میں صرف لاء منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور اس تحریک کا جواب دے سکتے ہیں۔ تو جناب لاء منسٹر نے آپ کو بتایا کہ حکومت کی طرف سے Notification جاری کیا گیا اور فلاں فلاں محکمے فلاں فلاں وزیر کو دے دیئے گئے ہیں۔ یہ تحریک التوائے کار جناب والا، افراط زر کے بارے میں ہے۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اس کا جواب یا تو وزیر خزانہ دے سکتے ہیں یا پارلیمانی سیکرٹری برائے امور خزانہ دے سکتے ہیں۔ دوسرے کوئی منسٹر اس تحریک کا جواب نہیں دے سکتے۔

جناب سپیکر۔ میں لاء منسٹر صاحب کا نقطہ نظر سننا چاہوں گا۔

وزیر قانون۔ جناب والا، پارلیمانی پریکٹس تو یہی رہی ہے کہ جب وزیر اعلیٰ تشریف فرما نہیں ہوتے ہیں اور جس منسٹر صاحب کو انہوں نے کام سونپا ہوا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے تو وزیر قانون ان کی طرف سے جواب دے دیتے ہیں۔ اگر میرے فاضل رکن کو اس بات پر اصرار ہے کہ اس کا جواب وزیر خزانہ ہی دیں تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر مجھے حکم دیں تو میں بھی اس کا جواب دے سکتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب، آپ کونسے رول کا حوالہ دے رہے ہیں؟

چودھری محمد فاروق۔ جناب والا میں نے قواعد کا حوالہ دیا ہے، اور میں بتاتا ہوں کہ جناب والا اس ضمن میں یہ کوئی نیا معاملہ نہیں ہے، وزیر قانون صاحب گزشتہ روز میرے ایک پوائنٹ آف آرڈر کے جواب میں جو کہ 27 فروری کو اس ایوان میں زیر بحث لایا گیا تھا۔ اس کے جواب میں یہ فرمایا تھا اب جناب وزیر قانون یہ بات کہتے ہیں کہ اگر میں insist کروں تو وزیر خزانہ جواب دیں گے۔ یہ سارا وقت تو اس لئے لگایا گیا کہ وزیر خزانہ کو ایوان میں لایا جائے۔ جناب والا میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ وزراء کو ایوان کی کارروائی میں سنجیدہ ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ جب کوئی وزیر موجود نہیں، تو وزیر قانون کے ذمہ یہ

کام سونپ دیا جائے کہ خواہ مخواہ انہوں نے یہ کام کرنا ہے۔ اور جو وزراء اسمبلی کی کارروائی میں دلچسپی نہیں لیتے انہیں اس امر کے لئے پابند بنایا جائے۔ اور وہ خواہ مخواہ اپنے سارے معاملات وزیر قانون کے ذمے نہ لگا دیا کریں۔ کوئی تھوڑا بہت کام دوسرے وزراء صاحبان بھی کر لیا کریں۔ اب وزیر خزانہ چونکہ تشریف لے آئے ہیں، اس لئے میرے خیال میں وہ اس کا جواب دیں گے۔

جناب سپیکر۔ ویسے یہ جو آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہے، اس بارے میں جو کہ تحریک التوائے کار جو ہے جو اس پر قواعد کی یہ پابندی ہے کہ وہ متعلقہ منسٹر ہی اس کا جواب دے سکتے ہیں یا متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری اس کا جواب دے سکتے ہیں یہ درست نہیں ہے۔ اس لئے یہ تحریک استحقاق کے بارے میں تو درست ہے لیکن تحریک التوائے کار کے بارے میں یہ درست نہیں ہے۔ تو جناب وزیر قانون نے اس کا صحیح جواب دیا ہے چودھری محمد فاروق صاحب کو ابھی اور تیاری کرنا ہوگی۔ فنی لحاظ سے یہ تحریک التوائے کار جو ہے Recent occurence کے بارے میں نہیں ہے اور اس کو تحریک التوائے کار کے طور پر ایوان میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے کہ یہ صوبائی حکومت کا Primary concern بھی نہیں ہے۔ اور وفاقی حکومت کے متعلق ہے اس لئے میں اسے خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

ایک معزز ممبر۔ جناب والا! میری تحریک استحقاق کے بارے میں گذارش ہے۔

جناب سپیکر۔ جی رشید صاحب آپ کی تحریک استحقاق میرے پاس پہنچ گئی ہے اور اس پر میں نے سیکرٹری اسمبلی کو کہہ دیا ہے کہ وہ فہرست میں شامل کر لیں اور اس کی باری پر اس کو Take up کیا جائے گا۔ تو آپ پہلے call attention پیش کرنا چاہیں گے یا پہلے قانون سازی کو لیں؟

وزیر قانون۔ جیسے جناب کا حکم ہو۔

جناب سپیکر۔ میرے خیال میں پہلے call attention notice پر تحریک پیش کر لیں۔

وزیر قانون۔ ٹھیک ہے، جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان اراکین اسمبلی کو یہ اختیار دے کہ وہ اس ضابطہ کار کے تحت جو میں ایوان کی میز پر رکھتا ہوں call attention notice کے ذریعے صوبے میں امن و امان کی صورتحال پر سوالات کر سکیں۔ اور وزیر متعلقہ ان سوالات کا جواب دے سکیں۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جناب والا میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب آپ نے یہ کہہ دیا کہ تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہو گیا ہے، وزیر موصوف نے کس ضابطہ اور قاعدہ کے تحت یہ تحریک ایوان میں پیش کی ہے، میں اس تحریک کے بارے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ قاعدہ 165 بالکل واضح ہے اور اس میں یہ بات واضح ہے کہ اس معزز ایوان کے سامنے کوئی تحریک جس کا نوٹس 7 یوم قبل دیا جائے اس کی قلیل المدت کم از کم دو یوم بنتی ہے۔ جناب والا میں یہ چاہوں گا کہ اس معزز ایوان میں آپ نے انتہائی بہتر انداز میں معزز اراکین کو to the point بات کرنے کی بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کی وجہ سے بہت سے مجھ جیسے نئے اراکین کی تربیت ہو رہی ہے کہ ہم نے کس طرح کام کرنا ہے تو میں چاہوں گا اور کل ہی کی بات ہے جناب والا کہ ہمارے ایک معزز رکن نے صرف ایک لمحہ کی تاخیر کی تو جناب والا اس وقت ڈپٹی سپیکر بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے اس وقت اسے خلاف ضابطہ قرار دیا اور کہا کہ اب یہ لمحہ ختم ہو گیا ہے۔ جناب والا میں چاہوں گا کہ پہلے تو اس کی کاپی پیش کی جائے اور کاپی پیش کرنے کے بعد جس طرح میں نے عرض کیا ہے کہ اس میں کوئی ترامیم نہیں لا سکتے اور تیسری بات یہ ہے کہ جناب وزیر موصوف اس بات کا جواب دیں کہ یہ کس قاعدے میں ترمیم ہے اس کا قاعدہ نمبر بتائیں کہ جس میں انہوں نے ایوان سے اجازت لے کر اس تحریک کو پیش کرنا چاہا ہے۔ کس رول کے تحت یہ اس کو ترمیم کرنا چاہتے ہیں؟ تو جناب والا میں یہ چاہوں گا کہ تفصیلی طور پر معزز اراکین کے سامنے اس بات کی وزیر موصوف وضاحت کریں کیونکہ جناب سپیکر یہ قاعدہ جو ہم ہاتھ میں پکڑے ہوئے ہیں ان میں 1973ء کے بعد جتنی بھی ترامیم ہوئی ہیں ان میں ترمیم ہونے کے بعد اس کی 1990 تک کی جتنی بھی ترامیم ہوئی ہیں، میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جناب کوئی ترمیم ایسی ہو جس کو جناب گورنر نے بل کی صورت میں پیش کیا ہو، اور یہ ایک بل گورنر کا بنایا ہوا بل ہمارے سامنے اور موجود ہے۔ اس لئے میں چاہوں گا کہ جناب والا کم از کم وزیر قانون معزز ایوان کے سامنے معزز اراکین کے سامنے اس قسم کی تحریک اس وقت کے بعد میں نہیں لانی چاہئے تھی جب کہ آپ نے اس بارے میں کہہ دیا کہ تحاریک التوائے کار کا وقت ہی ختم ہو گیا۔ اور اب یہ ضابطے کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر۔ شکریہ سیٹھی صاحب۔ یہ تحریک جو ہے call attention notice کی شکل میں ہے اسی تحریک کو پیش کرنے کی میں نے وزیر قانون کو as a special case اجازت دی ہے اور قواعد کی

requirment ہے اس کو suspend کرتے ہوئے میں نے ان کو اجازت دی ہے کہ یہ تحریک پیش کریں۔ اور یہ جو call attention notice ہے اس کی یہ House of commons میں رائج ہے، اور دنیا کی اور بھی کئی parliament میں بھی یہ طریق کار رائج ہے۔ اگرچہ اس کا طریق کار یہ ہے کہ اس قاعدے کو قواعد و انضباط کار کی کتاب میں incorporate کیا جائے اور اس انداز میں incorporate کیا جائے جیسے قواعد انضباط کار کی کتاب ہمارے پاس بنی ہوئی ہے اور یہاں ہم نے 1988ء کی اسمبلی میں فیصلہ کیا تھا کہ ہمارے قواعد انضباط میں کافی تبدیلی ہونی چاہئے۔ تاکہ موجودہ حالات کے مطابق ہم اپنے قواعد کو ڈھال سکیں۔ اور اس میں ہماری Law and parliamentary affairs کی کمیٹی جو ہے وہ ان قواعد کو modify کرنے کے لئے، ان میں تبدیلیاں لانے کے لئے کام کرے گی، ابھی جو ہماری مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور بنے گی اس کو میں کہوں گا کہ وہ سب سے پہلے جس معاملے کو take up کرے وہ قواعد و ضوابط میں ان تبدیلیوں کو بدلنے میں سب سے پہلے اہمیت دے۔

یہ معاملہ ابتدا میں اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے ہم نے سپیکرز کانفرنس میں پیش کیا تھا۔ سیکرٹری کانفرنس قومی سطح کا فورم ہے۔ اس نے call attention notice کا طریقہ قابل قبول تصور کیا اور اس کی سفارشات موجود ہیں کہ اگر اس کو اسمبلیوں میں اختیار کیا جائے تو یہ ممبران کے بھی مفاد میں ہوگا اور عوام کے بھی مفاد میں ہوگا۔ اس لئے کہ اس طریقہ کار سے آپ تحریک التوائے کار کے طریق عمل سے بچ جاتے ہیں اور تحریک التواء کے لئے قواعد کو جو مقتضیات ہیں اس سے ہٹ کر آپ ایک مختصر وقت میں اس کو ایوان میں پیش کر کے گورنمنٹ سے جواب طلب کر سکتے ہیں۔ یہ جو اس وقت ہم اس ایوان میں لا رہے ہیں یہ من و عن اس call attention Notice کے طریقہ کار میں نہیں ہے۔ اس بارے میں آپ کو میں تفصیل سے بتاؤں گا کہ یہ کیا چیز ہے۔ یہ اس طریقے سے ہے کہ آپ اپنے سوالات تو ایوان میں پیش کرتے ہیں اور ایک گھنٹہ مخصوص ہے جو سوالات کے جوابات دینے کے لئے ہے۔ لیکن یہ call attention notice جو ہے، اس کے لئے ہفتے میں دو روز ہم مخصوص کرنا چاہتے ہیں وزیراعلیٰ پنجاب کی رضامندی سے اور میں یہ کہوں گا کہ چیف منسٹر پنجاب کے initiative سے ہم دو دن ایسے لانا چاہتے ہیں کہ اس call attention notice کے ذریعے سے امن عامہ پر ہفتے میں دو دن آپ میں سے کوئی بھی معزز رکن ایک سوال کرے اور کل دو سوالات کئے جائیں گے جس کا وقت پندرہ منٹ کا ہو اور وزیر اعلیٰ پنجاب خود ذاتی طور پر ان دو سوالوں کے جواب دیں۔ یہ عمل جاری رہے اور ہفتے میں دو روز ایسے ہم نے مخصوص

کئے ہیں کہ جن میں چیف منسٹر خود امن و امان کی صورت حال پر آپ کے سوالات کے جواب دیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسا اقدام ہے ایک ایسا کام ہے کہ جس میں چیف منسٹر پنجاب جو صوبے کے چیف ایگزیکٹو ہیں اور امن عامہ کے ذمہ دار ہیں وہ خود ذاتی طور پر آپ کے سوالات کے جوابات دیں اور ہم نے اس طریق کار کو پنجاب اسمبلی سیکرٹریٹ نے اور محکمہ قانون نے اس کو پوری طرح دیکھ کر اس کو scrutinize کر کے نے یہ طریق کار بنایا ہے۔ ایک تحریک کی شکل میں وزیر قانون نے آپ کے سامنے پیش کیا ہے جس کی میں نے اجازت دے دی ہے۔ اور آپ کی اجازت سے اس کو ہم اختیار کرنا چاہتے ہیں میرے خیال میں اسمبلی اس طریقہ کار کو اختیار کر سکتی ہے۔ آپ اگر اکثریت سے چاہیں گے اس کو آپ اختیار کریں تو اس کو اختیار کرنے میں ہمارے لئے کسی قسم کی کوئی دقت نہیں ہوگی۔ تو یہ جناب لاء منسٹر پیش کر چکے ہیں، میں آپ کے سامنے اس کو پیش کرتا ہوں۔

میاں منظور احمد موھل۔ جناب والا، میں تھوڑی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ جی ارشاد فرمائیں۔

میاں منظور احمد موھل۔ جناب والا! مقصد تو بہت اچھا ہے۔ بہت ہی ٹھیک ہے۔ ہمارے صوبے کی امن عامہ کی صورت حال کو ضرور زیر بحث آنا چاہئے۔ لیکن میری صرف ایک گزارش یہ ہے کہ جب لاء منسٹر صاحب نے پیش کیا تو پہلے یہ تجویز کرتے کہ قواعد کو معطل کیا جائے۔ پھر پیش کرتے۔ پہلے آپ سے اجازت لیتے کہ قاعدے کو معطل کیا جائے تاکہ میں یہ تحریک پیش کروں۔ اگر آپ اجازت دیتے تو پھر یہ پیش کرتے۔ دوسرے یہ کہ call attention notice جو ہے، یہ ہمارے قواعد انضباط کار ہیں بات آپ کی بالکل واجب ہے، جائز ہے کہ عوامی مطالبات کو اس طرح سے آنا چاہئے۔ میں اس سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں۔ لیکن وجہ یہ ہے کہ قواعد میں ترامیم کرنے کا اس وقت جو طریق کار ہے۔ وہ کیا ہے؟ اگر ہم اس کے خلاف جائیں گے تو میرے خیال میں یہ درست نہیں ہوگا۔ یہ میرا موقف ہے۔ کیوں کہ اس کو گورنر صاحب نے ہی بنایا ہے۔ جو بھی اس میں اضافے یا ترامیم آئی ہیں، وہ ان کی طرف سے ہی آئی ہیں۔ آپ کی کمیٹی جو پہلے قواعد میں ترمیم کرنے کے لئے بیٹھی ہوئی تھی وہ قواعد و انضباط کار بھی گورنر کے پاس جانے تھے۔ انہوں نے کرنا تھا۔ میری صرف یہی استدعا ہے۔ کہ بات آپ کی بہت جائز ہے، ٹھیک ہے، مناسب ہے۔

جناب سپیکر۔ چونکہ یہ بات میرے علم میں تھی کہ لاء منسٹر صاحب نے یہ تحریک پیش کرنی ہے اور انہیں یہ بھی پتا ہے کہ یہ میرے علم ہے اور مجھے پتا ہے کہ انہوں نے پیش کرنی ہے۔ اس لئے میں نے انہیں قواعد کو معطل کرتے ہوئے اجازت دی ہے کہ آپ اس تحریک کو پیش کریں۔ سو، یہ مسئلہ تو حل ہوا کہ سپیکر کی طرف سے رولز کو معطل کر کے اجازت دینے سے وزیر قانون نے اس تحریک کو پیش کیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ قواعد و انضباط کار کی کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے۔ ہم اس میں کسی قاعدے کو تبدیل نہیں کر رہے ہیں۔ ان میں تو call attention notice ہے ہی نہیں۔ یہ تو ایک نئی چیز ہے۔ جس کو ہم اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ اور میرے خیال کے مطابق اس نئی چیز کو جو مفاد عامہ میں ہے جو اسمبلی کے مفاد میں ہے جو ہمارے روایات کو اور نکھارے گی۔ جو اس میں ایک نیا حسن پیدا کرے گی اس میں اسمبلی ہر لحاظ سے بااختیار ہے کہ اس طریق کار کو اختیار کرے۔ جناب سیٹھی صاحب، آپ کو ابھی کوئی اعتراض ہے تو میں آپ کی بات کا جواب دوں گا۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی۔ جناب والا! بات یہ ہے کہ آپ نے بتا دیا، پورے معزز اراکین نے سن لیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے علم میں یہ بات تھی کہ لاء منسٹر صاحب نے اس کو پیش کرنا ہے اور میں نے قواعد معطل کر کے اس کی اجازت دینی ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ واللہ عالم الغیب۔ غیب کا علم اللہ جانتا ہے۔ ہمیں تو اس بارے میں کوئی پتا نہیں۔ آپ نے جتنی باتیں کی ہیں مفاد عامہ کے حوالے سے میں یہ چاہوں گا بہت اچھی بات ہے آپ نے اس معاملے میں paper work کر رکھا ہے کہ مفاد عامہ کے معاملات کو اس طرح ایوان میں جلد لایا جائے تاکہ اس طرح مسائل کا حل جلد مل سکے۔ یہ انتہائی اچھی بات ہے۔ مگر میں یہ چاہوں گا کہ برائے مہربانی میں اس کو صرف تحریک کے صورت میں پیش کریں اور قواعد کے تحت اس کی جو معیاد مقرر ہے اس کے مطابق اس کو لے کر آئیں۔

پھر یہ معزز ایوان اس کو اختیار کرے۔ اور جس طرح بلوچستان، N W F P کے قواعد انضباط کار جو ہیں، وہ وہاں کی اسمبلیوں نے اسی طرح تحریک کے ذریعے اختیار کئے ہیں۔ تو جناب سپیکر، میں یہ چاہوں گا کہ یہ جو ترامیم تحاریک میں آتی ہیں، اس کے لئے وزیر قانون باقاعدہ تحریک پیش کریں اور اس کے بعد بڑی اچھی بات ہے جب یہ ایوان میں آئے گی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ بہت سوں کا بھلا ہوگا۔ شکریہ۔

جناب سپیکر۔ سیٹھی صاحب، آپ سمجھے نہیں، یہ تحریک ہی ہے۔ یہ تحریک ہی وزیر قانون صاحب نے

پیش کی ہے۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی۔ جناب سپیکر، قواعد معطل کرنے کے بارے میں آپ نے وزیر قانون under standing کا ذکر کیا ہے۔ میں اس نکتے پر پھر بات کروں گا اور وہ یہ ہے کہ یہ بعد کی بات ہے جو کہ ایوان کے سامنے لائی جا رہی ہے۔ کیوں نہیں ہم کر لیتے کہ اس کو آئندہ کے لئے رکھ لیتے ہیں۔ یہ اس وقت جو آ رہی ہے میرے بھائی منظور موحل صاحب نے اس کی انتہائی وضاحت کر دی۔

جناب سپیکر۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس میں اب مزید کوئی وضاحت کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی۔ جناب سپیکر، میں مطمئن نہیں، کیوں کہ یہ گورنر کا بنایا ہوا Rules of procedure ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر۔ سیٹھی صاحب، میں نے اس میں وضاحت کی ہے کہ ہم rules of procedure کو نہ تبدیل کر رہے ہیں اور نہ اس میں کسی قسم کی کوئی ترمیم پیش کر رہے ہیں، نہ کوئی نیا قاعدہ بنا رہے ہیں یہ تو ایک طریقہ کار ہے جو مفاد عامہ میں ہے جس کو اسمبلی نے اختیار کرنا ہے۔ تو تحریک کی صورت میں وزیر قانون نے اس کو پیش کر دیا ہے۔

میں اب اس کو repeat کروں گا اور آپ کے سامنے اس کو ووٹ کے لئے پیش کر دوں گا۔

سید چراغ اکبر شاہ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر۔ جناب سید چراغ اکبر شاہ، پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں۔

سید چراغ اکبر شاہ۔ جناب والا Suspension of Rules کے لئے RULE 202 یہ ہے۔

202. "Any member may, with the consent of the Speaker, move that any rule may be suspended and if the motion is carried the rule in question shall stand suspended.

جناب والا۔ اس میں ابھی وزیر قانون نے ایوان میں یہ پیش نہیں کیا ہے۔

جناب سپیکر۔ آپ کی یہ بات درست ہے لیکن understanding میں اگر بعض باتوں پر تھوڑی سی requirements پوری نہ بھی ہوں مثلاً یہ مسئلہ جو ہے اس کی یہ صورت ہے لاء منسٹر صاحب نے اور میں نے خود اس معاملے کو پورا Thrash out کرنے کے بعد ہم لائے ہیں۔ اور یہ میرے علم میں ہے کہ اس کو take up ہونا ہے۔ اس لئے ان کو بھی پتا تھا اور مجھے بھی پتا تھا کہ قواعد کو معطل کر کے take up کرنا ہے۔

چودھری محمد فاروق۔ جناب والا۔ لاء منسٹر صاحب نئے سرے سے پیش کریں۔

میاں منظور احمد موھل۔ جناب والا۔ تحریک کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ اسمبلی نے منظوری دینی ہوتی ہے۔ اور قاعدہ 202 اسی سلسلے میں پڑھا گیا ہے۔

جناب سپیکر۔ جناب وزیر قانون! اپ کو اور مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

میاں منظور احمد موھل۔ ہاں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ میاں منظور احمد موھل صاحب، وزیر قانون کی زبان سے یہ سننا چاہتے ہیں کہ " قواعد کو معطل "کیا جائے۔ تو آپ کر دیں۔

وزیر قانون۔ جناب سپیکر۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس سلسلہ میں میں نے اسمبلی سیکرٹریٹ کو آج سے دو دن پہلے تحریری طور پر لکھ کر دیا ہے under my own signature کہ بدھ والے دن میں یہ تحریک ہاؤس میں پیش کروں گا۔

اور یہ اسمبلی کے ریکارڈ پر ہے۔ تو Rules of procedure کو آپ اس سلسلے میں اختیار کرتے ہیں جو چیزیں rules of procedure میں موجود ہیں۔ یہ آپ ایک نئی چیز لائے ہیں جو Rules of procedure میں سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ اس کی وضاحت میں نے کر دی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا rules of procedure میں جو چیز موجود نہیں ہے اس بارے میں آپ rules کیسے suspend کریں گے۔ جناب والا۔ یہ ایک تحریک کی صورت میں آئے گا۔

جناب سپیکر۔ سردار صاحب! اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے میں آپ کو اجازت دیتا ہوں۔ آپ اس کو قواعد کو معطل کر کے پیش کرنے کی اجازت مانگیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ قاعدہ 202 کے تحت جناب والا قواعد کو معطل کر کے مجھے اجازت فرمائی جائے کہ میں اس تحریک کو پیش کروں۔

جناب سپیکر۔ میں قواعد کو معطل کرتے ہوئے وزیر قانون کو اجازت دیتا ہوں کہ وہ یہ تحریک پیش کریں۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی۔ جناب آپ انہیں پیش کرنے کی اجازت فرما رہے ہیں۔ 165میں جیسے انہوں نے فرما بھی دیا ہے کہ دو دن پیشتر نوٹس دیا ہے۔ جناب سپیکر۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس میں ووٹ لیا جائے۔ کہ Rules of Procedure کے تحت اگر انہوں نے اس کو تحریک میں پیش کیا ہے، اس کو اختیار کرنے کے لئے باقاعدہ نوٹس دیا ہے تو جناب سپیکر میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ تحریک یا ترمیم کا نوٹس دیا جاتا ہے کسی قاعدے میں ترمیم کرنے کے لئے، تو جناب سپیکر میں چاہوں گا کہ یہ کس قاعدے کے بارے میں ہے۔ یہ آپ ایک نئی چیز ہاؤس کے سامنے لا رہے ہیں۔ آپ نے خود ہی اپنی گفتگو میں فرمایا ہے۔ اس لئے اس میں جتنی بھی تبدیلی ہوگی یہ تحریک کی صورت میں لائیں اور ہاؤس اس کو adopt کرے گا اور آپ کی ان اچھی باتوں پر آئندہ بھی عمل کرے گا جو آپ نے فرمائی ہیں۔

جناب سپیکر۔ میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ اب اس میں کوئی ابہام ہے ہی نہیں۔ تو میں نے ان کو کہا ہے کہ یہ Substantve motion ہے اس میں 7 دن کے clear نوٹس کی requirement موجود ہے۔ اس لئے قواعد کو معطل کرنا ضروری ہے۔ تو قواعد کو معطل کر کے سردار صاحب آپ اس کو پیش کیجئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب سپیکر۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں:

کہ یہ ایوان اراکین اسمبلی۔ (قطع کلامی)

(اس مرحلہ پر جناب ارشاد حسین سیٹھی واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر۔ سیٹھی صاحب اب آپ یہ کارروائی کیوں کر رہے ہیں؟

جناب واجد علی خاں۔ پوائنٹ آف ارڈر۔

جناب سپیکر۔ جی جناب واجد علی خان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں۔

جناب واجد علی خان۔ جناب والا۔ بات بڑی سادہ سی ہے اور ہم نے تقریباً" پچیس منٹ اس بحث میں ضائع کر دیئے ہیں۔ حالانکہ وزیر قانون لاء منسٹر نے تو شروع سے ہی کہہ دیا تھا کہ یہ مفاد عامہ کی بات تھی۔ لاء اینڈ آرڈر کے لئے دو دن مختص کر دیئے جائیں گے۔ آپ کا بھی فرمان تھا۔ لاء منسٹر صاحب نے اس پر اتفاق کر لیا تھا۔ اب مین میکھ نکالنے میں ہم نے ایوان کا قیمتی وقت یعنی پچیس تیس منٹ اس چکر میں کارروائی کو آگے نہیں بڑھنے دیا۔ میری آپ کی وساطت سے التماس ہے کہ جو بات اتنی سادہ سی ہو اسے الجھانے کی کوشش نہ کی جائے۔ اور کارروائی کو آگے چلنے دیا جائے۔

جناب سپیکر۔ شکریہ (قطع کلامیاں)

چودھری محمد فاروق۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر۔ چودھری محمد فاروق صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں۔

چودھری محمد فاروق۔ جناب سپیکر۔ یہ ایوان ایک ضابطے کے تحت چلتا ہے۔ یہ Rules of procedure ایوان کی کارروائی کو چلانے کے لئے ہیں۔ اگر کوئی معزز ممبر اس ایوان میں قواعد کی تشریح کے لئے ایوان کی کارروائی میں حصہ لیتا ہے خواہ وہ ایک دفعہ خواہ وہ دو دفعہ ' خواہ وہ دس منٹ۔ خواہ وہ بیس منٹ ' خواہ وہ تین گھنٹے قواعد کو سامنے رکھتے ہوئے اور قواعد کے مطابق بحث کرتا ہے تو میرے نزدیک وہ ایوان کے وقت کا ضیاع نہیں ہے۔ جو rules of procedure کے مطابق اور ان کی تشریح کے لئے ایوان میں کارروائی چلے اور ممبر حصہ لے تو اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے نہ کہ ایوان کے اندر اس بارے میں اس قسم کے الفاظ پاس کرنے چاہئے کہ اس نے قواعد کے تحت حصہ لے کر ایوان کا وقت ضائع کیا ہے۔

جناب سپیکر۔ میں آپ کے پوائنٹ آف آرڈر کو جائز سمجھتا ہوں لیکن اگر ایوان میں Contribute کر کے اور اس میں حصہ لے کر اور اس کے سارے معاملات کو اس کے سارے پہلوؤں کو دیکھ کر اور مطمئن ہو کر اگر وہ ممبر پھر واک آوٹ کر جائے تو اس کو کیا کہیں گے۔

چودھری محمد فاروق- جناب والا- معزز ایوان کے کسی دوسرے معزز ممبر کو آپ کہیں کہ وہ ان کو منا کر ایوان میں لے آئیں۔

جناب سپیکر- لیکن انہیں یہ بھی کہئے کہ آئندہ بھی ایسا نہ کریں۔ کہ جب آپ مطمئن ہو جائیں، جب بات آپ کو سمجھ میں آجائے تو پھر walk out کیوں؟

چودھری محمد فاروق- شکریہ۔

چودھری سکندر حیات ملہی- پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر- جی چودھری صاحب!

چودھری سکندر حیات ملہی- جناب والا- وزیر قانون گورنمنٹ کا نمائندہ ہوتا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ جب لاء منسٹر صاحب اسمبلی میں آئیں تو کم از کم قواعد انضباط کار کی کتاب کو پڑھ کر آئیں اور طریق کار کو پوری طرح Follow کرنا چاہئے۔ اور انہیں پہلے آپ سے اجازت لینی چاہئے تھی کہ قواعد کو معطل کر کے انہیں اجازت دی جائے یا انہیں نوٹس دینا چاہئے تھا۔ دونوں میں سے ایک کام انہیں ضروری کرنا چاہئے تھا۔ یہ آپ کا کام نہیں کہ آپ وزیر قانون کو پڑھائیں۔ انہیں خود پڑھ کر آنا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر- تو یہ تحریک پیش کی گئی ہے۔

کہ یہ ایوان اراکین اسمبلی کو یہ اختیار دے کہ وہ اس ضابطہ کار کے تحت جو ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے call attention notice کے ذریعے صوبے میں امن و امان کی صورتحال پر سوالات کر سکے اور وزیر متعلقہ ان سوالات کا جواب دے سکے۔

اب وہ طریقہ کار آپ کے سامنے پڑھ دیتا ہوں تاکہ آپ اس کو سمجھ سکیں۔ یہ انگریزی میں ہے۔

1. A member may, with the consent of the Speaker, raise a question involving the law and order situation in the Province, through a 'call Attention Notice.

Explanation : Call Attention Notice, means a notice by which a

special question of public importance involoving law and order may be raised.

2. The ,Call Attention Notice, shall be in the form of a question addressed to the chief Minister and shall be given in writing to the Secretary not less than 48 hours before the commencement of the sitting on the day on which it is proposed to be fixed.

3. Such notice shall be included in the List of Business on every Monday and Thursday, in such order as may be determined by the Speaker, in view of the public importance of the question raised there by.

4. Upon being asked by the Speaker, the Member may raise the question and the Chief Minister may answer the question on the same day or on any other day fixed by the Speaker.

5. The time for asking and answering such questions shall be the first fifteen minutes of the sitting on a Thursday, after the recitation from the Holy Quran and the swearing of Members, if any , and fifteen minutes immediately after the question hour on Monday:

Provided that such questions shall not be asked on the days mentioned in clause (c) to (i) of Rule 35.

6. There shall be no debate on such questions or answers.

7. Not more than two such questions shall be included in the List of Business on any day.

8. A Member shall not ask more than one such question in any sitting.

9. When the question has been answered any Member may ask such supplementary question as may be necessary for the elucidation of the answers but the Speaker shall disallow a supplementary question which in his opinion infringes any provision of the rules relating to the subject matter and admissibility of such questions or otherwise is an abuse of the right of asking such questions.

10. Such a question shall not be admissible unless -

a) it relates to a definite matter of recent and urgent public importance : and

b) it satisfied the conditions montioned in Rule 45.

11. The Speaker may change the day for asking a question.

12. All notices of questions which are not included in the List of Business on a day immediately following the said notice shall lapse. Similarly notices which although brought on the agenda are not disposed of because of expiry of time fixed for the purpose shall also lapse.
However, questions brought on the List of Business for which the Speaker fixes another day either himself or on the request of the chief Minister, Shall not lapse.

(The motion was carried)

مسودات قانون

ہنگامی قانون تعلیمی فاؤنڈیشن پنجاب مصروہ 1991ء

MR. SPEAKER: Now, we take up Government Bills.

MINISTER FOR LAW : I beg to move -

That the Punjab Education Foundation Bill , 1990, as reported by the Special Committee No. I , be taken into consideration at once.

MR. SPEAKER : The motion is -

That the Punjab Education Foundation Bill , 1990 , as reported by the Special Committee No. I , be taken into consdideration at once.

DR. MUHANNAD AFZAL AZAZ : Sir , I do not intend to oppose this Bill But I would like to refer you to rule 77 -

"Upon introduction , a Bill other than the Finance Bill shall be referred by the Speaker to the appropriate Standing Committee with directions to submit its report by a date fixed by him in this behalf : ".

I would , therefore, request you kindly to refer this bill to the appropriate Standing Committee and fix a date for its report so that it may be discussed in the Assembly on a priority basis , I think that this is a very comprehensive, very vital and a very important Bill and without further discussion by honourable Members of this house, it should not be passed.

MR. SPEAKER : What do you propose ?

DR. MUHAMMAD AFZAL AZAZ : I think , at least , an opportunity should be given to me to propose certain amendments in various clauses of this Bill so that this Assembly may consider those amendments and if they are

important.....

MR. SPEAKER : I have already received some amendments and we are going to take up those amendments. Did you suggest some amendments to this Bill ?

DR. MUHANNAD AFZAL AZAZ : No , I am sorry , I did not . But I thought that when the Bill will be discussed clause by clause, I would propose certain amendments, I , therefore , request that , by special permission , I may be allowed to propose such amendments.

MR. SPEAKER: How can you give amendments at this stage ?

DR. MUHAMMAD AFZAL AZAZ : There are certain points which are very valid. Keeping in veiw the importance of the Bill , I would request you that if there are certain valid amendments and they are in public interest then those should be considered otherwise they be rejected.

MR.SPEAKER : You should have given notice of amendments well in time.

DR. MUHAMMAD AFZAL AZAZ : I thought that according to the provisions of the rules of procedure this Bill would be referred to the Standing Committee concerned but since you are not going to refer this Bill to the Standing Committee and your are only discussing it at the present moment .....

(Voices - It was referred)

DR. MUHAMMAD AFZAL AZAZ : This Bill was not referred to the Standing Committee. This report has been submitted by the Special Committee which considered this Bill . I am sorry to say and I regret to say that this Bill has not been given thorough consideration which it deserved. Only two amendments have been proposed in this Bill and they are very insignificant where as this Bill is of such importance that if we consider it in toto , clause by clause, word by word, then I would be in a position to propose my amendments which would be beneficial for the public. We are allocating about 20 crore rupees.....

MR. SPEAKER : Mian Manzoor Ahmad Mohal is on a point of order.

DR. MUHAMMAD AFZAL AZAZ : Let me finish my point of order.

MIAN MANZOOR AHMAD MOHAL : Point of order . According to rules , long speech cannot be delivered on a point of order . It should be brief and to the point.

MR. SPEAKER : I agree with the point of order raised by Mian Manzoor Ahmad Mohal.

DR. MUHAMMAD AFZAL AZAZ : I am not making a speech.

جناب سپیکر۔ میاں منظور احمد موحل صاحب کی بات کی میں تائید کرتا ہوں۔ پوائنٹ آف آرڈر مختصر to the point ہوتا ہے اور پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر نہیں کی جا سکتی۔ ڈاکٹر صاحب آپ تشریف رکھئے

گا۔ میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔ آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو اس وقت اس بل پر ترمیم پیش کرنے کی میں اجازت دے دوں۔ ٹھیک ہے۔ یہی آپ چاہتے ہیں؟ اس پر میں آپ کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس بل پر ترمیم آ ہی نہیں سکتیں۔ کیوں کہ یہ money bill ہے۔ اور منی بل پر ترمیم کا ایک ہی طریقہ کار ہے کہ گورنر اس پر ترمیم پیش کرنے کی اجازت دے۔ تو اس پر ترامیم آ ہی نہیں سکتیں۔ آپ کو اگر میں چاہوں بھی رولز کی Requirement کو نظر انداز کرتے ہوئے آپ کو اجازت دے دوں کہ آپ ترمیم پیش کریں۔ تو آپ ترمیم دے ہی نہیں سکتے۔ اس لئے کہ یہ منی بل ہے۔

This is my decision on our point of order.

DR. MUHAMMAD AFZAL AZAZ: I would request you to conider rule 77 that his bill shal be sent or refrerred to the Standing Committee.

MR. SPEAKER: It has already been referred to the Special Committee and the Special Committe, after deliberation, has submitted its report.

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز۔ جناب والا! میری آپ کی خدمت میں گزارش صرف یہ تھی کہ یہ جو مجلس قائمہ ہوتی ہے وہ ابھی بنی نہیں۔ وزیر اعلیٰ نے اس دن اعلان کیا کہ دو تین دن میں ہم مجلس قائمہ تشکیل دینے والے ہیں۔ جہاں تک میری اطلاع کا تعلق ہے وہ مجالس قائمہ نہیں بنیں۔

جناب سپیکر۔ ڈاکٹر صاحب! آپ جانتے ہیں کہ جب مجلس قائمہ موجود نہ ہوں اور کوئی قانون سازی ہونی ہو تو وہ قانون سازی ابتدائی طور پر جو سپیکر ایوان کی consent سے مجلس خصوصی بناتے ہیں وہ مجلس خصوصی اس کو دیکھتی ہے۔ تو یہ مجلس خصوصی میں نے constitute کی ہے جس کو یہ بل Refer کیا گیا اس کی سفارشات کے ساتھ اب یہ بل ہاؤس میں پیش کیا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز۔ جناب والا۔ میری گزارش صرف یہ ہے کہ جب آپ اس بل کو clause by clause اس ہاؤس میں زیر غور لائیں تو آپ از راہ کرم ان میں جو تھوڑی سی ترامیم ہیں چاہے آپ قبول کریں یا نہ کریں ان کو سن لیا جائے اس لئے کہ یہ مفاد عامہ میں ہے اور بڑا اہم اور vital بل ہے۔

جناب سپیکر۔ آپ کی بات بہت وزنی ہے۔ اس پر آپ کو موقع دے نہیں سکتا۔ اس لئے کہ یہ منی بل ہے اور اس میں آپ کی ترامیم کو میں entertain کر ہی نہیں سکتا۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز۔ جناب والا۔ اس صورت میں اس بل میں کافی نقائص رہ جائیں گے۔

جناب سپیکر۔ اگر آپ اس پر thoroughly سمجھتے ہیں کہ اس کو thrash out نہیں کیا گیا یا اس پر ترامیم آئیں تو یہ میرے ذمے نہیں ہیں۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز۔ وہ تو جناب ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر۔ آپ کا تعلق treasury Benches سے ہے۔ آپ بڑی آسانی کے ساتھ وزیر قانون سے بات کر کے اپنی ترامیم لا سکتے تھے اور اس پر گورنمنٹ کی منظوری بھی دلوا سکتے تھے۔

MR. SPEAKER: The motion is-

That the punjab Education Foundation Bill, 1990, as reported by the Special Committee No. I, be taken in to consideration at once.

There are two amendments and first one is by Syed Chiragh Akbar Shah. The Member may please move his amendment.

SYED CHIRAGH AKBAR SHAH: I beg to move-

That the Punjab Education Foundation Bill,1990, as reported by the Special Committee No. I, be circulated for the purpose of eliciting public opinion there on by 30th June, 1991.

MR. SPEAKER: The motion is -

That the Punjab Education Foundation Bill,1990, as reported by the Special Committee No. I, be circulated for the purpose of eliciting public opinion there on by 30th June, 1991.

MINISTER FORLAW: Opposed.

MR. SPEAKER: Minister for law has opposed the motion.

جناب سپیکر۔ تو شاہ صاحب آپ اس پر کچھ کہنا چاہیں گے ؟

سید چراغ اکبر شاہ۔ جناب سپیکر میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ Education Foundation کا بل پنجاب کے عوام کے لئے نہایت ہی اہمیت رکھتا ہے کیوں کہ اس میں پیسہ involved ہے ' finances involved ہیں اس میں سب سے پہلے تو میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ محکمہ تعلیم کے ہوتے ہوئے education foundation بنانے کا مقصد ہی کیا ہے ؟ یا تو یہ کہا جائے کہ محکمہ تعلیم اپنے فرائض ' کارکردگی اور جو ان کے rule ہیں اس میں مکمل طور پر ناکام ہو چکا ہے اور اگر محکمہ تعلیم میں جو خامیاں ہیں میرے خیال میں انہیں درست کرنا چاہئے نہ کہ اس کی بجائے ہم ایک علیحدہ ادارہ کھڑا کر دیں جس میں finance involved ہیں اور جب بھی کوئی نیا ادارہ کھڑا ہوگا تو اس میں finances invilved ہوں گے ' money involved ہوگی پھر corruption بدعنوانی ہوگی اس لئے میں آپ کے توسط سے اس ایوان کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ اس بل کی کلاز 11 (بی) ' (سی) اور (ڈی) کو اگر غور سے دیکھیں تو اس میں اس بل میں یہ اجازت دی جا رہی ہے کہ ــــــــــ

(b) give grants preferably to non-profit making educational institutions for purchase of land, construction of buildings, purchase of equipment, furniture and educational materials including books,stationery and other such materials and for meeting recurring expenditure;

تو اس میں تو مکمل طور پر discretion ہے جس سے پارٹی کے ورکروں کو نوازا جائے گا۔ جس سے کسی اصولی بات پر فیصلہ نہیں ہو سکے گا۔ جس سے بدعنوانی کا ایک دروازہ کھل جائے گا۔ کلام 11 (سی) میں ہے کہ ــــــــــ

(c) "give loans from the Foundation fund or assist in getting loans from scheduled Banks;"

جناب سپیکر میری گزارش یہ ہے کہ میں سمجھتا ہو کہ اس بل کے سلسلے میں عوام کی رائے ضرور لی جائے اور اس میں ایسی جلدی بھی کیا ہے کہ فوری طور پر اس بل کو پاس کروایا جائے۔ اس پر عوام الناس کی رائے لی جائے اور یہ ایوان اس رائے پر غور و حوض کرنے کے بعد اپنا فیصلہ دے۔

جناب سپیکر۔ جی وزیر قانون کچھ کہنا چاہیں گے ؟

وزیر قانون۔ جناب والا میں دو منٹ عرض کروں گا۔ میری گزارش یہ ہے کہ سال 1972ء میں حکومت پاکستان نے تعلیمی اداروں کو قومیانے کا فیصلہ کیا اور اس کے بعد یہ سارے کا سارا بوجھ حکومت کے سر آ پڑا۔ پرائیویٹ ادارے جو تھوڑے بہت کھلے وہ صرف اور صرف تجارتی بنیادوں پر کھلے۔ عوام کی طرف سے اس بات کا زبردست دباؤ بڑھا کہ زیادہ سے زیادہ تعلیمی ادارے کھولے جائیں گے اس کے لئے حکومت کے پاس اتنے وسائل موجود نہ تھے لیکن حکومت نے یہ درمیانی راستہ اختیار کیا اور یہ کوئی نیا سلسلہ نہیں ہے جو ہم کر رہے ہیں پہلے جب ہم نے یہ ہنگامی قانون اپریل 1990ء میں متعارف کیا تھا اس کے بعد یہ مجلس قائمہ کو بھی refer ہو گیا اس نے رپورٹ تیار کر لی تھی کہ اسمبلیاں ٹوٹ گئیں اور تین چار دفعہ اس تواتر کو قائم رکھنے کے لئے حکومت کو بار بار ہنگامی قوانین جاری کرنے پڑے۔ یہ مفاد عامہ کا ایک ہنگامی قانون ہے۔ جس کو ہم آج ایک قانون کی شکل دے رہے ہیں اور یہ ہنگامی قانون پچھلے ایک سال سے اپریل 1990ء سے اخباروں میں بھی آ رہا ہے۔ اور باقاعدہ چھپ رہا ہے اور اس پر عوام نے خوشی کا اظہار کیا ہے اس پر نہ پریس کی طرف سے اور نہ ہی عوام کی طرف سے کسی قسم کی تنقید ہوئی تو میں سمجھتا ہوں کہ اب اس پر مزید وقت کا ضیاع نہیں کرنا چاہئے۔ اس میں ہمارے مقاصد کیا ہیں ؟ اس میں ہمارے مقاصد یہ ہیں کہ فاؤنڈیشن کے ذمہ وہ تمام ضروری اقدامات کرنے ہیں جنکے ذریعے سے تعلیم کی ترویج یا اشاعت ہو سکے اور مطلوبہ ذرائع مہیا کئے جا سکیں۔ بالخصوص تعلیمی اداروں اور متعقلہ منصوبوں کا قیام غیر تجارتی بنیادوں پر چلائے جانے والے تعلیمی اداروں پر چلائے جانے والے تعلیمی اداروں ے لئے امدادی رقوم کی فراہمی تاکہ وہ تعلیمی اداروں کے لئے زمین ، عمارت ، سازو سامان اور دیگر اخراجات پورے کر سکیں۔ آسان شرائط پر قرضہ جات اور سرکاری زمینوں کی فراہمی۔۔۔۔۔۔۔ دیگر تعلیمی تحقیقاتی یا مثالی اداروں کا قیام۔۔۔۔۔۔۔

اس فاؤنڈیشن کے لئے ابتدائی طور پر حکومت پنجاب نے 30کروڑ کی رقم مختص کی ہے اور اس کے

علاوہ رفاہی اداروں اور افراد سے عطیات اور وقف املاک وغیرہ سے عطیات اور لوکل باڈیز وغیرہ سے عطیات سے ہونے والی آمدنی بھی ہوگی تو اس سلسلے میں ایک board of directors قائم کیا گیا ہے اور جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس board of directors کا اعلان کیا ہے اور مجھے ایوان میں یہ اعلان کر کے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ اس Board of directors میں باقاعدہ طور پر حزب اختلاف کو نمائندگی دی گئی ہے۔ اس Board of Directors میں جناب ملک معراج خالد صاحب کو رکھا گیا ہے۔ تو اس میں، میں سمجھتا ہوں کہ مزید کسی قسم کی یا عوام کی رائے لینے کی قطعی طور پر ضرورت نہیں ہے۔ اس وجہ سے میں اس ترمیم کو جو میرے بھائی نے پیش کی ہے یہ اس کی مخالفت کرتا ہوں اور میں جناب والا کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں خہ اس بل کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے

جناب ارشاد حسین سیٹھی۔ جناب سپیکر میں اس پر کچھ تھوڑی سی عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر۔ آپ کس بارے میں فرمانا چاہتے ہیں؟

جناب ارشاد حسین سیٹھی۔ یہ جناب جو وزیر قانون نے ان کی ترمیم کے بارے میں فرمایا ہے۔

جناب سپیکر۔ لیکن آپ کی تو اس میں کوئی ترمیم نہیں ہے۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی۔ جناب اس میں ترمیم نہیں ہے لیکن میں اس میں صرف اور صرف اس بات کی تائید کرنا چاہتا ہوں جس طرح انہوں نے فرمایا ہے کہ وقت ضائع کئے بغیر ہونی چاہئے۔ یہ پاکستان میں تعلیم کے لئے اور جہالت کو دور کرنے کے لئے اتنا بہترین اقدام ہے کہ اس کو اگر فی الفور کیا جائے تو پاکستان میں بسنے والے بہت سے لوگوں کا بھلا ہے۔

جناب سپیکر۔ شکریہ۔

MR. SPEAKER: Motion moved, the question is-

> That the Punjab Education Foundation Bill, 1990, as reported by the Special Committee No. I, be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 30th June, 1991.

(The motion was lost)

Next amendment is by Malik Iqbal Ahmed khan Leghari. Please move your amendment.

MALIK IQBAL AHMED KHAN LEGHARI: I beg to move-

That the Punjab Education Foundation Bill, 1990, as reported by the Special Committee No. I, be referred to the following Members, with instructions to report by 30th June, 1991 :-

1. Syed Chiragh Akbar Shah.
2. Mr. Sohail Zia Butt.
3. Mr. Sikandar Hayat Malhi.
4. Mr. Irshad Hussanin Sethi.
5. Haji Muhammmad Afzal Chan.
6. Sh. Anwar-ul-Haq Piracha.
7. Mian Manzoor Ahmed Mohal
8. Rana Sanaullah Khan.
9. Mr Ali Hassan Raza Qazi

MR. SPEAKER: The motion is-

That the Punjab Education Foundation Bill, 1990, as reported by the Special Committee No. I, be referred to the following Members, with instructions to report by 30th June, 1991 :-

1. Syed Chiragh Akbar Shah.
2. Mr. Sohail Zia Butt.
3. Mr. Sikandar Hayat Malhi.
4. Mr. Irshad Hussanin Sethi.

5. Haji Muhammmad Afzal Chan.
6. Sh. Anwar-ul-Haq Piracha.
7. Mian Manzoor Ahmed Mohal
8. Rana Sanaullah Khan.
9. Mr Ali Hassan Raza Qazi

MINISTER FOR LAW: I oppose it.

جناب سپیکر۔ ملک صاحب اس پر آپ کچھ فرمانا چاہیں گے ؟

ملک اقبال احمد خان لنگڑیال۔ جناب سپیکر! اس کے متعلق میں تھوڑی سے گزارش کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر۔ ارشاد فرمائیں۔

ملک اقبال احمد خان لنگڑیال۔ جناب والا ! واقعی یہ بڑی اہمیت کا حامل ہے اور اس سے کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا کہ یہ بل یقیناً" پاس ہو جانا چاہئے۔ لیکن اس میں ہماری تجویز یہ ہے کہ اس میں اگر کوئی خامی رہ گئی ہے جیسا کہ ابھی ڈاکٹر صاحب فرما رہے تھے۔ لہٰذا میں یہ گزارش کروں گا کہ کوئی ایسی خامیاں جو پہلی مجلس خصوصی کے خیال میں نہ آئی ہوں۔ مثال کے طور پر گوشوارہ (A) لگا ہوا ہے۔ اس میں ایک کلاز نمبر3 ہے۔ جہاں لکھا ہوا ہے کہ سرکاری اور غیر سرکاری اراکین پر مشتمل کمیٹی بنائی جائے گی "۔ اس میں غیر سرکاری سے مراد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس میں مخیر حضرات شامل ہوں جو اس میں فنڈز بھی دیں اور اس کے لئے اپنا وقت بھی دیں تاکہ یہ جو ادارہ بنے اس کو فعال طریقے سے چلایا جا سکے اس لئے میری یہ تجویز ہو گی کہ ایک مجلس خصوصی جو کہ بنائی گئی ہے بنا دی جائے۔ اس کے لئے تھوڑا سا وقت تو یقیناً" لگے گا لیکن ایسے جو کام ہوتے ہیں اس میں وقت تو لگتا ہے۔ لیکن گر کوئی اچھا کام ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

جناب سپیکر۔ وزیر قانون صاحب کچھ کہنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا میں اس پر پہلے عرض کر چکا ہوں۔

MR SPEAKER: Motion moved, the question is:-
That the Punjab Education Foundation Bill, 1990, as reported by the Special Committee No. I.

be referred to Select committee consisting of the following Members, with instructions to report by 30th June, 1991 :-

1. Syed Chiragh Akbar Shah.
2. Mr. Sohail Zia Butt.
3. Mr. Sikandar Hayat Malhi.
4. Mr. Irshad Hussanin Sethi.
5. Haji Muhammmad Afzal Chan.
6. Sh. Anwar-ul-Haq Piracha.
7. Mian Manzoor Ahmad Mohal
8. Rana Sanaullah Khan.
9. Mr Ali Hassan Raza Qazi

(The Motion was lost)

That the Punjab Education Foundation Bill, 1990, as reported by the Special Committee No. I, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Clause - 2

Now, Clause 2 of the Bill is under consideration.
there is no amendment.

The question is :-

That clause 2 do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Clause - 3

There is no amendendment.

The question is :-
That clause 3 do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Clause - 4

There is no amendendment.

The question is :-
That clause 4 do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Clause - 5

There is no amendendment.

The question is :-
That clause 5 do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Clause - 6

There is no amendendment.

The question is :-
That clause 6 do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Clause - 7

There is no amendendment.

The question is :-
That clause 7 do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Clause - 8

There is no amendendment.

The question is :-
That clause 8 do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Clause - 9

There is an amendment by the Law Minister.
He may move it.

MINISTER FOR LAW: Ibeg to move-

That in clause 9 of the Bill, as reported by the Special Committee No. I, for the word 'for', occurring in line 2, the word'or' be substituted.

MR. SPEAKER: Motion moved, the question is -

That in clause 9 of the Bill, as reported by the Special Committee No. I, for the word 'for', occurring in line 2, the word'or' be substituted.

(The motion was carried)

that clause 9, as amended do stand part of the Bill

(the motion was carried)

Clause - 10

There is no amendendment.

The question is :-
That clause 10 do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Clause - 11

Minister for Law may move his amendment please.

MINISTER FOR LAW: I beg to move-

That in sub-clause (2), in para (f) (v) of clause 11 of the Bill, as reported by the Special Committee No. I, after the semi-colon at the end, the word 'and' added.

MR. SPEAKER: It is not opp osed.

Motion moved, the question is-

That in sub-clause (2), in para (f) (v) of clause 11 of the Bill, as reported by the Special Committee No. I, after the semi-colon at the end, the word 'and' added.

(The motion was carried)

MR SPEAKER: The question is:-

That Clause 11 of the Bill as amended do stand part of the Bill

(The motion was carried)

Clause - 12

Now, Clause 12 of the Bill is under Consideration, since ther is no amendment in it -

The question is :-

That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Clause - 13

Now, Clause 13 of the Bill is under Consideration, since there is no amendment in it -

The question is :-

That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Clause - 14

Now, Clause 14 of the Bill is under Consideration, since there is no amendment in it -

The question is :-

That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Clause - 15

Now, Clause 15 of the Bill is under Consideration, since there is no amendment in it -

The question is :-

That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Clause - 16

Now, Clause 16 of the Bill is under Consideration, since there is no amendment in it -

The question is :-

That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Clause - 17

Now, Clause 17 of the Bill is under Consideration, since there is no amendment in it -

The question is :-

That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Clause - 18

Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Minister for Law and Parliamentary Affairs may move his amendment.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I move :-

That for Clause 18 of the Bill, as reported by the Special Committee No. I, the following be subsituted:-

"18. Repeal.- The Punjab Education Foundation Ordinance, 1991 (V of 1991) is hereby repealed."/

MR SPEAKER: The amendment moved is :-

That for Clause 18 of the Bill, as reported by the Special Committee No. I, the following be subsituted:-

"18. Repeal.- The Punjab Education Foundation Ordinance, 1991 (V of 1991) is hereby repealed."/

No one has opposed this amendment.

Now, the amendment moved and the question is :-

That for Clause 18 of the Bill, as reported by the Special Committee No. I, the following be subsituted:-

"18. Repeal.- The Punjab Education Foundation

Ordinance, 1991 (V of 1991) is hereby repealed."/

(The motion was carried)

Clause - 1

Now, clause1 of the Bill is under consideration, there is an amendment in it. Minister for Law and Parliamentary Affairs may move the amendment.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS. I move:-

"That in sub-clause (1) of Clause 1 of the Bill. as reported by the Special Committee No. I, for the figures "1990" occurring in line2, the figures "1991" be substituted."

Mr speaker: The amendment moved is:-

That in sub-clause (1) of Clause 1 of the Bill. as reported by the Special Committee No. I, for the figures "1990" occurring in line2, the figures "1991" be substituted.

No one has oppose it.

Now, the amendment moved and the question is :-

That in sub-clause (1) of Clause 1 of the Bill. as reported by the Special Committee No. I, for the figures "1990"

occurring in line2, the figures "1991" be substituted.

(The motion was carried)

Now, the question is :-

That Clause 1 of the Bill as amended do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Preamble

Now, the Preamble of the Bill is under consideration, since there is no amendment in it-

The question is :-

That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Now, the Long title of the Bill is under consideration, since there is no amendment in it, it becomes part of the Bill.

MR SPEAKER: Minister for Law and Parliamentary Affairs.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move :

That the Punjab Education Foundation Bill,1990 as reported by tbe Special Committee No. I, be passed.

MR SPEAKER: The motion moved is :-

That the Punjab Education Foundation Bill,1990 as

reported by tbe Special Committee No. I, be passed.

Since there is no one to oppose -

The motion moved and the question is :-

That the Punjab Education Foundation Bill,1990 as reported by tbe Special Committee No. I, be passed.

(The motion was carried)

It is quarter to nine, the House is adjourned to 10.00 am on 7th March, 1991.

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی جمعرات 7 مارچ 1991ء دس بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی گئی)

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا چوتھا اجلاس

جمعرات 7 مارچ 1991ء

(پنج شنبہ 20 شعبان 1411ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 9 بجکر 40 منٹ پر منعقد ہوئے۔ سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ إِلَى اللّٰهِ
وَعَمِلَ صٰلِحًا وَّقَالَ إِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٣﴾
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ
اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ
وَبَيْنَهٗ عَدٰوَةٌ كَأَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿٣٤﴾
وَمَا يُلَقّٰهَآ إِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا
يُلَقّٰهَآ إِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿٣٥﴾

پارہ ۔ ۲۴ ۔ سورہ حم السجدۃ ۔ آیات ۳۳، ۳۴، ۳۵ ۔

اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے، جو خدا کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے۔ اور کہے کہ میں مسلمان ہوں۔ اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی۔ اور سخت کلامی کا ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو۔ ایسا کرنے سے تم دیکھو گے کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں۔ اور ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

جناب ارشاد حسین سیٹھی۔ جناب والا کی وساطت سے گزارش ہے کہ قاری صاحب تلاوت کرتے ہیں یہ پارہ نمبر اور آیت نمبر بھی ساتھ لگا دیا کریں، ترجمہ تو یہ کرتے ہی ہیں، یہ زیادہ بہتر ہو جائے گا۔

جناب شوکت داؤد۔ پوائنٹ آف آرڈر سر، ۔۔۔ جناب والا میں آپ کے توسط سے اس ایوان کی توجہ ایک اہم واقعہ کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ آج کے اخبار میں بھی ایک خبر شائع ہوئی ہے اور مجھے صادق آباد سے بھی اطلاع ملی کہ تین آدمی جو بنیادی طور پر پنجاب کے رہنے والے ہیں، پنجابی ہیں، اور ان کی زمینیں سندھ میں ہیں، صادق آباد کے ساتھ ہی اوباڑو ہے، ان کو قتل کر دیا گیا ہے۔ اخبار میں اس انداز سے خبر چھپی ہے کہ پرانی دشمنی اور زمین کے تنازعے کے نتیجے میں ایسا ہوا۔ حالانکہ میں اس واقعہ کو ذاتی طور پہ جانتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیسے ہوا؟

جناب شوکت داؤد۔ سر میں اس لئے بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر۔ اگر اخبار میں ایک خبر چھپ جائے تو وہ پوائنٹ آف آرڈر کا subject matter تو نہیں بنتا۔ کیا وہ ہاؤس کے متعلق خبر ہے؟

جناب شوکت داؤد۔ نہیں وہ ہاؤس کے متعلق تو نہیں ہے۔

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر ۔ مجھے افسوس ہے کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔ اپنی سیٹ پہ تشریف رکھیں تحاریک استحقاق کو لیتے ہیں ، جناب ملک محمد دین صاحب ، ۔۔۔ آپ کی تحریک استحقاق ہے ۔

وڈورکس کی سینٹر گجرات سے محکمہ تعلیم کو ناقص فرنیچر کی فراہمی

جناب محمد دین ملک ۔ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے ۔ معاملہ یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن افسیر مردانہ نے 29/12/90 اور ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر زنانہ نے 2/1/91 کو بذریعہ روزنامہ "جنگ" سکولوں میں ڈیسک بنچوں کی فراہمی کے لیے ٹینڈر طلب کئے اس طرح پنجاب بھر کے دوسرے اضلاع میں بھی ٹینڈر طلب کئے گئے لیکن ڈی ۔ پی ۔ آئی پنجاب کے حکم پر ٹینڈروں پر عملدرآمد روک دیا گیا اور کہا گیا ہے کہ تمام فرنیچر وڈورکس سینٹر گجرات سے حاصل کیا جائے گا ۔ وڈورکس سینٹر گجرات نے 88-1987ء کے فرنیچر کی فراہمی 50 فیصد سے بھی کم کی ہے جبکہ وڈورکس گجرات تمام واجبات ایڈوانس وصول کر چکا ہے اور عرصہ تین سال گزرنے کے باوجود 50 فیصد فرنیچر بھی سکولوں کو فراہم نہیں کر سکا ۔ پنجاب کے سکولوں کے بچے ڈیسک بنچوں سے محروم ہیں ۔ اگر فرنیچر کی فراہمی کی رفتار یہی رہی تو چھ سات سال بچے ڈیسک بنچوں سے محروم رہیں گے ۔ اور زمین پر بیٹھیں گے اس سے تضحیک بھی ہوگی اور بچے احساس کمتری کا شکار بھی ہوں گے ۔ بچے جو کل کے معمار ہیں ان سے ناانصافی ہوئی ہے جس سے نہ صرف میرا بلکہ اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ اس لئے میری تحریک استحقاق منظور کی جائے اور استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جائے ۔"

جناب والا! حکومت پنجاب نے ایک ادارہ بنام وڈورکس سینٹر زیر انتظام پنجاب

سمال انڈسٹریز کارپوریشن تشکیل دیا ہے جس کے اغراض و مقاصد میں ملک کی موجودہ فرنیچر انڈسٹری کو جدید سائنسی بنیادوں پر چلانا اور ہنرمند لیبر مہیا کرنا اور دیگر امور میں ان کی رہنمائی کرنا شامل تھا۔ لیکن اس ادارہ نے اپنے اصل مقاصد سے ہٹ کر، محکمہ تعلیم اور دیگر محکمہ ہائے پنجاب کو کمرشل بنیادوں پر فرنیچر سپلائی کرنا شروع کیا۔ ادارہ ہذا کا فراہم کردہ فرنیچر غیر معیاری ہونے کے ساتھ ساتھ مارکیٹ سے بہت زیادہ مہنگا بھی ہے جناب والا 88-1987 کے مالی سال میں محکمہ تعلیم نے تقریباً 6 کروڑ روپے کی خطیر رقم ایڈوانس برائے فراہمی فرنیچر کی اور معاہدہ طے پایا کہ ادارہ ہذا ہر حالت میں اگست 1988ء تک تمام سامان مہیا کرے۔ لیکن سال 1990ء تک ادارہ ہذا نے تقریباً 30 فیصد مالیت کا سامان مہیا کیا اور سپلائی کردہ سامان کی بابت شکایات برائے ناقص میٹریل وصول ہوئیں۔ جناب والا اس کے علاوہ 89-1988ء کے مالی سال میں مزید 2 کروڑ 8 لاکھ 26 ہزار روپے بذریعہ بنک ڈرافٹ بتاریخ 9/7/89 مہیا کئے گئے۔ اس میں بھی معاہدہ طے پایا کہ اس میں بھی تمام سامان 15/8/89 تک محکمہ تعلیم کو مہیا کر دیا جائے گا۔ ادارہ ھذا کی درخواست پر محکمہ تعلیم نے سپلائی میں 31/12/89 تک توسیع کر دی گئی لیکن وڈورکس سینٹر۔۔۔۔

میاں منظور احمد موحل۔ پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔

جناب سپیکر۔ میاں منظور احمد موحل صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

میاں منظور احمد موحل۔ جناب والا! یہ جو تحریک پیش کی جاتی ہے، یہ باب 9 ہے اس میں رول 55 بالکل واضح ہے وہ پانچ حالتیں ہیں اگر وہ fulfill کرتی ہوں تو پھر 56 کی بات آتی ہے۔ جناب والا اگر ہم اس باوقار ہاؤس میں اس طرح کی باتیں تحریک استحقاق کے نام سے پیش کریں گے تو یہ ایک اچھی روایت قائم نہیں ہوگی۔ لیکن اس کو فاضل رکن تحریک التواء کی نسبت سے پیش کر سکتے ہیں لیکن یہ بطور تحریک التواء کار اس ہاؤس میں قطعاً پیش نہیں کی جا سکتی۔ میرا جناب والا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر۔ میاں منظور احمد موحل صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر پر بڑی صحیح

نشاندہی کی ہے اور ملک صاحب کا مختصر بیان ختم ہونے کے بعد میں یہی بات ان سے عرض کرنا چاہتا تھا جو کہ موحل صاحب نے عرض کر دی ہے۔ کہ یہ جو تحریک استحقاق ہے اس میں جو فرنیچر ہے وہ صحیح طریقے سے نہ بنوا کر منتظمین نے ایک غلطی تو کی ہو گی رولز کی خلاف ورزی کی ہو گی۔ عوامی مفاد سے انحراف کیا ہو گا لیکن اس میں ملک محمد دین صاحب کا استحقاق کسی بھی صورت میں مجروح نہیں ہوتا۔ فرنیچر کسی بھی دکان سے بن جائے تو کسی معزز رکن کا استحقاق کیسے مجروح ہوتا ہے؟ آپ کے پاس باقاعدہ " Privilege Act ہے جس میں ممبران کے سارے استحقاقات ہیں۔ کچھ ہمارے دوست نئے آئے ہیں کچھ پرانی اسمبلیوں کے ہیں، میں آپ سے گزارش کروں گا کہ یہ کتابیں آپ کے لئے ہیں یہ "Privileges Act" ہے' Rules of Procedure کی کتاب ہے۔ آپ ماشاء اللہ پڑھے لکھے ہیں۔ آپ ان کو ضرور دیکھیے گا'

کیونکہ اگر آپ کی بات غیر متعلقہ ہو گی، تو اس سے اچھا اثر نہیں نکلتا۔ اور معزز ایوان کا وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ ملک صاحب، آپ اس کو تحریک التوائے کار کی صورت میں لا سکتے ہیں اور اس پر بہت اچھی تحریک التوائے کار بنتی ہے۔ اس میں تھوڑا سا یہ بڑھا دیں کہ اس خبر سے لوگوں میں اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔

ملک محمد دین۔ جناب والا! بارہ کروڑ کا معاملہ ہے۔ وہ ادارہ بارہ کروڑ روپے کی رقم تین سال سے پیشگی وصول کر چکا ہے اور اس نے تیس فی صد سے بھی کم سامان مہیا کیا ہے۔ تو میں نے تو یہ نشان دہی کر دی ہے۔ ٹھیکیداروں کی ایک ایسوسی ایشن ہے۔ انہوں نے وزیراعلیٰ کے نام ایک اپیل بھی شائع کروائی ہے۔ اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ تین لروڑ روپے کا فائدہ ہو سکتا ہے۔ وہ بارہ کروڑ کا یہ سامان نو کروڑ روپے میں دینے کے لیے تیار ہیں۔ ٹینڈر بھی کرتے ہیں لیکن ان کو پھر معطل کر دیا جاتا ہے اور دوسری فرم کو ٹینڈر دے دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر۔ آپ کی بات کی صداقت کو یہاں کوئی چیلنج نہیں کر رہا۔ آپ کی بات میں وزن ہو سکتا ہے، وہ ٹھیک ہو سکتی ہے۔

ملک محمد دین ۔ جناب سپیکر، یہ قواعد ہمارے لیے ہیں اور جو قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہیں، عوام کا سرمایہ ہڑپ کر جاتے ہیں، جو fraud کرتے ہیں ان کے لیے پاکستان میں کوئی قواعد نہیں ہیں۔؟ یہ تمام قواعد ارکان اسمبلی کے لیے ہی آئے ہیں؟

جناب سپیکر ۔ ملک صاحب، اسمبلی کے معاملات کو تو ہم نے قواعد کے تابع ہی چلانا ہے۔ اگر ہم ہی قواعد کا خیال نہیں کریں گے تو پھر کون کرے گا؟

ملک محمد دین ۔ کل ہی ہمارے دوست کو walk out کرنا پڑا تھا، کتاب کا حوالہ دیا گیا تھا۔ یہ کل ہی کی بات ہے۔

جناب سپیکر ۔ وہ بات ان کی متعلقہ بات نہ تھی۔ بات کو discuss کیا گیا تھا۔ لیکن اب اس پر Discussion کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کی یہ تحریک استحقاق بہت اچھی تحریک التوا ہے۔

ملک محمد دین ۔ جناب والا، اگر آپ اس کو منظور کریں گے تو اس کے پس پردہ جو ہاتھ ہیں ان کا پتا چلے گا کہ کون آدمی ہیں جو بارہ کروڑ روپیہ ہڑپ کر گئے ہیں، انہوں نے تین سال سے بارہ کروڑ روپیہ لیا ہوا ہے اور تیس فی صد سے بھی کم فرنیچر دے سکے ہیں۔

جناب سپیکر ۔ میں آپ سے یہ عرض کروں کہ یہ تحریک استحقاق اس قابل بھی نہ تھی کہ میں آپ کو پڑھنے کی اجازت دیتا۔ یہ اس قابل بھی نہیں کہ کوئی معزز رکن اس کو پڑھے۔ صرف اس وجہ سے کہ ابھی نیا نیا ایوان ہے، ابھی لوگ سیکھ رہے ہیں تو ہمیں تھوڑا سا نرم انداز اختیار کرنا ہوگا۔ اس لیے ملک صاحب، میں نے آپ کے احترام کے پیش نظر آپ کو اسے پڑھنے کے لیے بھی کہا ہے اور مختصر بیان دینے کے لیے بھی کہا ہے۔ لیکن strictly قواعد کے مطابق یہ تحریک استحقاق پڑھنے کے بھی قابل نہیں ہے۔

ملک محمد دین ۔ جناب والا! متعلقہ وزیر کو اس کی نشاندہی ہو گئی ہے۔ کیا وہ نوٹس لیں گے کہ بارہ کروڑ روپیہ کس طرح ایک فرم کو دیا گیا اور تین سال میں اس نے تیس فی صد سے بھی کم فرنیچر فراہم کیا ہے؟ کم از کم اس کی یقین دہانی ہی کرا دیں۔

جناب سپیکر ۔ یہ تحریک استحقاق بے ضابطہ ہے۔ اس کو admit نہیں کیا جا سکتا

لیکن میں ملک صاحب سے یہ کہوں گا کہ وہ اس کو تحریک التوائے کار کی صورت میں پیش کر سکتے ہیں۔

اگلی تحریک استحقاق چودھری محمد فاروق صاحب کی طرف سے ہے۔ان کی طرف سے یہ اطلاع ملی ہے کہ ان کی تحریک استحقاق کو ملتوی کر لیا جائے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر بیس بھی ان کی طرف سے ہے۔ تحریک استحقاق نمبر ۲۱ رانا اکرام ربانی صاحب کی طرف سے ہے۔

وفاقی وزیر صنعت چودھری شجاعت حسین کی طرف سے اراکین حزب اختلاف صوبائی اسمبلی پنجاب کی تضحیک

رانا اکرام ربانی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جنگ" لاہور مورخہ 20 فروری 1991ء میں وفاقی وزیر صنعت چودھری شجاعت حسین کا ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ "اپوزیشن کو اپنی اصلیت کا پتہ ہے اگر آج ان کے ارکان کو فلور کراسنگ کا ڈر نہ ہو تو شاید قومی اسمبلی میں بھی اس کی حالت اسی طرح کی ہو جیسی پنجاب اسمبلی میں ہے۔" ان کے ان ریمارکس سے معزز اراکین حزب اختلاف صوبائی اسمبلی پنجاب کی تضحیک کا پہلو نکلتا ہے۔ جس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے معزز ایوان کا استحقاق بری طرح مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر کے معزز اراکین کو اس اہم اور مخصوص نوعیت کے مسئلہ پر اظہار خیال کی اجازت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر! مجھے معلوم ہے اور احساس بھی ہے کہ اس کے دفاع میں یا اسکے جواب میں جو قانون اور ضابطے دہرائے جائیں گے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہونا ہی چاہیے کہ جس طرز حکومت میں ہم نے قدم رکھا ہے اور ابھی اس process میں ہیں کہ اس ملک میں Institution اور جو سیاسی روایات ہیں ان کو مضبوط کیا جائے اس کا احساس

رکھا جائے اور اس کی سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ سیاسی اختلاف رائے رکھنے والوں کی رائے کا احترام اور ان کے بارے میں اس قسم کے remarks ان کے تمام دعوؤں کی نفی کرتا ہے کہ ہم ملک میں جمہوریت چاہتے ہیں ہم نے ملک میں جمہوریت کے لیے کوشش کی ہے۔ حزب اختلاف حزب اختلاف ہے چاہے اس میں دس اراکین ہوں چاہے اس میں سو اراکین ہوں اور میرے خیال میں یہ اس سوچ کی نمائندگی ہے جو جمہوریت کا دعوےٰ کرنے والوں کے دلوں میں ہے۔ حزب اختلاف کسی سیاسی معاشرے کا، جمہوری معاشرے اور سیاسی اداروں کا لازمی جزو ہے۔ اس قسم کے remarks کس ماضی میں ان اداروں کو بہت نقصان پہنچا چکے ہیں۔ اس قسم کی ذہنیت رکھنے سے، اس قسم کے تبصرے کرنے سے ہمارا ملک ابھی تک اس راستے پر ہی نہیں چل سکا جس کے نتیجے میں ہم یہ دعویٰ کر سکیں یا ہماری آنے والی نسلیں یہ دعویٰ کر سکیں کہ یہ ملک ایک جمہوری ملک ہے، ہمارا معاشرہ ایک جمہوری معاشرہ ہے، ہم جمہوری قدروں پر یقین رکھتے ہیں اور اداروں کو مستحکم کرنے پر یقین رکھتے ہیں۔ میں نہ صرف آپ سے، نہ صرف وزیر قانون سے بلکہ پورے ایوان سے درخواست کروں گا کہ ایک روایت بنائی جائے، ایک روایت قائم کی جائے جس سے آنے والے وقتوں میں۔

جناب سپیکر، آج جس کرسی پر کوئی بیٹھا ہے یہ مستقل نہیں ہے۔ جناب والا افراد تو آتے جاتے ہیں حالات تبدیل ہوتے رہتے ہیں حزب اختلاف اور حزب اقتدار دو ایسے لازم و ملزوم ہیں جو ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کئے جا سکتے لہذا میری آپ سے اور اس معزز ایوان سے درخواست ہے کہ اس مسئلے کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ یہ ہمارے اس جمہوری نظام میں ایک نئی روایت بن سکے کہ حزب اختلاف کا جو مقام ہے یا اس کا جو احترام ہے یا اس کی کسی جمہوری دور میں جو حالت ہوتی ہے یا کسی جمہوری ادارے میں اس کا جو مقام ہوتا ہے اس کو establish کیا جا سکے اور آئندہ اس قسم کے remarks سے پرہیز کیا جا سکے۔

وزیر قانون۔ جناب سپیکر۔ جناب قائد حزب اختلاف ایک اخباری بیان کی بنیاد پر

اپنی تحریک استحقاق اس ایوان میں لائے ہیں ۔جناب والا چودھری شجاعت حسین صاحب مرکزی وزیر ہیں اور یہ ان کی اپنی ایک ذاتی رائے ہے اور انہوں نے جو بات بھی کی ہے وہ بھی قومی اسمبلی کے اراکین کے بارے میں کی ہے اور پنجاب اسمبلی کا reference دیا ہے ۔ تو پنجاب اسمبلی اس میں کس طریقے سے دخل اندازی کر سکتی ہے اور اس سے میرے بھائی کا استحقاق کس طرح مجروح ہوا ہے ۔ جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ اخبارات آزاد ہیں اور انہوں نے یہ خبر چھاپی ہے ۔ میں اس سلسلے میں آپ کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ مسئلہ ہے انہوں نے کسی بھی specific رکن کا نام لے کر بات نہیں کی کوئی specific بات نہیں کی اور نہ ہی انہوں نے معزز قائد حزب اختلاف کا نام لے کر کوئی بات کی ہے ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ انہوں نے قومی اسمبلی کا ذکر کیا ہے لہذا اگر میرے معزز قائد حزب اختلاف چاہیں تو وہ اسے قومی اسمبلی میں اپنے پارٹی کے کسی رکن کے ذریعے پیش کریں وہاں تو یہ مسئلہ پیش ہو سکتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر توفنی طور پر یہ مسئلہ نہیں اٹھایا جا سکتا ۔ انہوں نے اپنے مختصر بیان میں اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے اور آپ نے انہیں یہ تحریک پڑھنے کی اجازت دی ہے تو میں آپ کے توسط سے ان کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ وہ اپنی اس تحریک استحقاق کو پریس نہ فرمائیں اور میں آپ سے بھی درخواست کروں گا کہ چونکہ فنی طور پر یہ تحریک استحقاق نہیں بنتی ہے اور جناب قائد حزب اختلاف اسے پریس بھی نہیں فرماتے ہیں تو یہ معاملہ ختم ہوتا ہے ۔ اور جو کچھ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا ہے اس کی روشنی میں فنی طور پر بھی یہ تحریک استحقاق نہیں بنتی ۔ شکریہ ۔

رانا اکرام ربانی ۔ جناب والا ۔ میں اس سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہوں گا کہ جو استحقاق کا chapter ہے اس میں سیکشن 55 میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے

55(iv) the matter shall be such as requires the intervention of the assembly.

جناب سپیکر! یہ کسی ایسی شخصیت کے ساتھ بیان منسوب ہوتا جن کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کو پارلیمانی روایات کا پتہ نہیں ہے ان کو لفظ Democracy کے spellings نہیں آتے۔ یا اس کی جو definition ہے یہ ان کو نہیں آتی جناب والا یہ امر اس لحاظ سے زیادہ توجہ طلب اور افسوس ناک ہے کہ یہ remarks ایک ایسی شخصیت کی جانب سے ہیں جو خود بھی ایک ادارے کے رکن ہیں اور انہوں نے پنجاب اسمبلی کے حزب اختلاف کے بارے میں یہ کہا ہے ہماری مخالفت کی ہے جناب والا ہماری صحت ٹھیک ہے۔ ہم ہر روز یہاں آپ کے سامنے آتے ہیں ہماری حالت میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو اس لحاظ سے refer کی جائے کہ خدا نخواستہ ہم میں کوئی خامی ہے۔ تو جناب والا آپ سے گزارش کروں گا کہ پھر ان لوگوں کے لیے کیا طریقہ کار ہو گا جو اس practical process میں ہیں ـــــ

راجہ خلیق اللہ خان۔ (پوائنٹ آف آرڈر)۔ جناب والا چودھری شجاعت حسین صاحب قومی اسمبلی کے ممبر ہیں اور ان کے خلاف اگر کوئی تحریک استحقاق پیش ہو سکتی ہے تو وہ صرف قومی اسمبلی میں ہی پیش ہو سکتی ہے یہ اسمبلی ویسے بھی اس کی اہل نہیں ہے زیادہ سے زیادہ اگر کسی کا استحقاق مجروح ہو سکتا ہے تو یہ مسئلہ نیشنل اسمبلی کا ہے اور یہ معاملہ وہاں پر ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر۔ جی میں اس تحریک استحقاق کے بارے میں میں سمجھتا ہوں کہ اگر وفاقی ادارے کے بارے میں کوئی ایسی بات ہو جو ہمارے اس ایوان کی تضحیک کا باعث بنتی ہو تو اس تحریک استحقاق کو صوبائی اسمبلی میں take up کیا جا سکتا ہے اس کو take up کرنے میں کوئی ایسی قباحت نہیں ہے لیکن میں راجہ صاحب کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ اگر وہ admit بھی ہو جاتی ہے تو ہمیں قومی اسمبلی کے سپیکر کو اس کی کارروائی کے لئے رجوع کرنا پڑتا ہے یہاں ہم اپنے طور پر اس کی cognizance نہیں لے سکتے تو میں اس تحریک استحقاق کے بارے میں یہ کہوں گا کہ اس میں پنجاب اسمبلی کا ذکر آیا ہے کہ اپوزیشن کو اپنی اصلیت کا پتہ ہے اگر آج ان کے ارکان کو

floor crossing کا ڈر نہ ہو تو شاید قومی اسمبلی میں بھی اس طرح کی ہو جائے جیسی پنجاب اسمبلی میں ہے تو اس میں جو اشارہ ہے وہ پنجاب اسمبلی میں حزب اختلاف کی کم تعداد کا اشارہ ہے اس سے اپوزیشن کے ممبران کے بارے میں کسی قسم کی تضحیک کا میرے خیال میں کوئی پہلو نہیں نکلتا اگر کوئی نکلتا ہے تو وہ ممبران نیشنل اسمبلی کے بارے میں نکلتا ہے کہ اگر floor crossing کی شق نہ ہو تو شاید وہ floor crossing کر جائیں اور وہ سرکاری بنچوں میں بیٹھ جائیں اور ان کی تعداد بھی اتنی کم ہو جائے جتنی پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن کی تعداد کم ہے تو میں جناب رانا اکرام ربانی صاحب سے یہ کہوں گا کہ اس سے حزب اختلاف کی تضحیک کا یا ان کی توہین کا کوئی بھی پہلو نہیں نکلتا۔ اس لئے وزیر قانون صاحب کی آپ سے درخواست ہے اس کو اپ Consider کر سکتے ہیں۔

رانا اکرام ربانی۔ جناب سپیکر۔ میں اس سلسلے میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ حوالہ جات مثالیں اور حوالے اچھے انداز میں بھی دیئے جاتے ہیں اور برے انداز میں بھی دیئے جاتے ہیں۔

راجہ خلیق اللہ خان۔ (پوائنٹ آف آرڈر)۔ میرا خیال ہے کہ آپ کی Rulings کے بعد قائد حزب اختلاف کو اب بولنا نہیں چاہیئے۔

شیخ محمد طاہر رشید۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر۔ ابھی راجہ صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر تو dispose of ہو جانے دیں۔

راجہ صاحب، میں نے قائد حزب اختلاف کو ایک مثال دی ہے۔ ابھی میں نے اس پر اپنا فیصلہ نہیں دیا۔

رانا اکرام ربانی۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر۔ طاہر رشید صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

شیخ محمد طاہر رشید۔ جناب سپیکر۔ قاعدہ نمبر 56 کے تحت جب کوئی مسئلہ استحقاق

پیش کیا جاتا ہے تو محرک اس بارے میں سپیکر کی اجازت سے مختصر سا بیان پیش کر سکتا ہے ۔ مگر یہاں تو محترم قائد حزب اختلاف صاحب نے اس کو باقاعدہ اپنا انا کا مسئلہ بناتے ہوئے موضوع بحث بنایا ہوا ہے تو جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جناب وزیر قانون اور محترم راجہ صاحب کے دلائل کے بعد قائد حزب اختلاف کو مزید اس مسئلے پر زور نہیں دینا چاہیے اور ایوان کا وقت ضائع کئے بغیر ہمیں کارروائی کو آگے بڑھانا چاہیے ۔

جناب سپیکر ۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ کوئی بھی رکن اپنی تحریک استحقاق پیش کرنے کے بعد ایک شارٹ سٹیٹمنٹ دے سکتا ہے آپ کے پوائنٹ آف آرڈر کے اس پہلو سے میں اتفاق کرتا ہوں اور یہ درست ہے تو باقی جو بات ہے وہ بھی یہی ہے کہ تحاریک استحقاق پر discussion نہیں ہوتی debate نہیں ہوتی اس پر discussion اس حد تک ہوتی ہے کہ محرک اس کو پیش کرے اس پر اپنا مختصر بیان دے اور حکومت کی طرف سے اس کا وزیر اپنا نقطہ نظر پیش کرے اور سپیکر اس پر اپنی رولنگ دے ۔ تو میں نے جو چیز point out کی ہے وہ میں نے قائد حزب اختلاف کی خدمت میں بتائی ہے کہ اس میں پنجاب اسمبلی کے بارے میں جو sentence ہے آپ اس کو دوبارہ ملاحظہ فرمائیے گا اس میں پنجاب اسمبلی کے کسی ممبر، کسی حزب اختلاف ممبر یا ایوان کی تضحیک کا پہلو مجھے نظر نہیں آرہا اس لئے میں نے آپ کو یہ تجویز دی ہے اور اس بارے میں گزارش پیش کی گئی ہے آپ اس پر غور فرما سکتے ہیں اور مجھے بتا سکتے ہیں کہ آپ کا اب point of view کیا ہے اس کے بعد پھر مجھے اپنا فیصلہ دینا ہوگا ۔

رانا اکرام ربانی ۔ جناب سپیکر! میں یہی بات عرض کرنے لگا تھا مگر راجہ صاحب نے مجھے درمیان میں ٹوک دیا ۔

جناب سپیکر ۔ میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ حوالے اچھے بھی ہو سکتے ہیں حوالے برے بھی ہو سکتے ہیں مگر اس تحریک استحقاق کو پیش کرنے کا میرا مقصد یہی تھا کہ کسی طریقے سے اسکی وضاحت ہو جائے کہ اگر یہ بات اس حد تک رہتی کہ Floor Crossing Ordinance کا ڈر نہ ہو تو شاید وہ اسی حد تک بھی کہہ سکتے تھے کہ ان

کے یہ بنچ خالی پڑے ہیں یہ اپنے اراکین کو ڈھونڈتے رہیں لیکن خاص طور پر پنجاب اسمبلی کے حوالے کی یہ صورتحال تھی جس کی میں وضاحت کرنا چاہتا تھا مگر جناب اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے کم تعداد کی طرف اشارہ تھا اور ہماری کارکردگی یا کسی اور دوسری چیز پر کوئی اشارہ نہ تھا تو جناب والا میں اپنی تحریک کو پریس نہیں کرتا۔

جناب سپیکر۔ شکریہ جناب رانا صاحب۔

تحریک استحقاق نمبر22۔ جناب علی حسن رضا قاضی صاحب

چودھری محمد فاروق ۔ جناب سپیکر میری ایک تحریک استحقاق نمبر19 تھی۔

جناب سپیکر ۔ جی ۔ میں نے وہ pending کر لی تھی۔

چودھری محمد فاروق ۔ جناب والا ۔ مجھے اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر ۔ میں سمجھتا ہوں کہ پہلے قاضی صاحب کو اپنی تحریک استحقاق پیش کر لینے دیں پھر شاید وہ آجائے۔

سابق رکن مولانا منظور احمد چنیوٹی کا اپنے آپ کو ایم پی اے ظاہر کرنا۔

جناب علی حسن رضا قاضی ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے ۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 3 فروری 1991ء کو ایک شخص مولانا منظور احمد چنیوٹی نے ایک استانی کی درخواست پر پرزور سفارش کرتے ہوئے مہر لگائی ہے جس میں یہ الفاظ درج ہیں " مولانا منظور احمد چنیوٹی ایم ۔ پی ۔ اے پنجاب " جبکہ وہ ایم ۔ پی ۔ اے نہیں ہے ۔ یہ واقعہ میرے حلقہ انتخاب میں ہوا ہے اور مولانا منظور احمد چنیوٹی کے اپنے آپ کو اسی حلقہ سے ایم ۔ پی ۔ اے ظاہر کرنے سے عوام میں میرے بارے میں شکوک نے جنم لیا ہے جس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا اسمبلی کی کاروائی ملتوی کر کے معزز اراکین کو اس اہم اور مخصوص نوعیت کے مسئلہ پر اظہار خیال کی اجازت فرمائی

جائے۔

جناب فرید احمد پراچہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جو قاضی صاحب نے تحریک پیش کی ہے کیا یہ تحریک التوا ہے یا تحریک استحقاق ہے۔

جناب سپیکر ۔ یہ تحریک استحقاق پیش کی گئی ہے تحاریک التوا کو ابھی ہم نے take up نہیں کیا۔اس بارے میں کیا حکومت کا کوئی موقف ہے ہی نہیں۔

میاں منظور احمد موحل ۔ جناب سپیکر ۔اس تحریک استحقاق کا جو اختتام کیا گیا ہے اس میں انہوں نے یہی لکھا ہے کہ اسمبلی کی کارروائی کو التوا میں رکھا جائے اور اس پر بحث کی جائے یہ الفاظ تحریک التوائے کار کے لیے آتے ہیں۔اور تحریک استحقاق کے لیے نہیں آتے۔اس پر ہیڈنگ تحریک استحقاق کا ہے اور اس کا اختتام تحریک التوا کا ہے۔اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جناب سپیکر ۔ نہیں۔اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ اس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق بری طرح مجروح ہوا ہے۔

میاں منظور احمد موحل ۔ جو کچھ انہوں نے پڑھا ہے میں تو اس کی بات کر رہا ہوں۔جو کچھ انہوں نے پڑھا ہے وہ یہی کہا ہے۔

جناب سپیکر ۔ ہاں۔لیکن آخر میں اس کو جو انہوں نے wind up کیا ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے آپ فرما رہے ہیں کہ معزز اراکین کو اس اہم اور مخصوص نوعیت کے مسئلہ پر اظہار خیال کی اجازت فرمائی جائے۔

میاں منظور احمد موحل ۔ جناب سپیکر ۔پھر بھی آپ ان سے پوچھ لیں۔

جناب سپیکر ۔ قاضی صاحب ۔کیا آپ اسے تحریک التوا کی صورت میں پیش کرنا چاہتے ہیں یا تحریک استحقاق کی صورت میں۔

جناب علی حسن رضا قاضی ۔ جناب والا ۔میں نے تو یہ تحریک استحقاق پیش کی تھی یہ سیکرٹریٹ والوں کی misprint ہو سکتی ہے یہ ان کی غلطی ہے میں نے تو تحریک استحقاق پیش کی تھی۔

جناب سپیکر ۔ قاضی صاحب، اس تحریک استحقاق کی وہی تحریر ہے جو آپ نے دی ہے آپ کے اس تحریر پر دستخط ثبت ہیں اور جو آپ نے پڑھی ہے اسی پر آپ کے دستخط ہیں اس میں کسی قسم کی تبدیلی اسمبلی

سیکرٹریٹ نے نہیں کی اور اس میں تو تبدیلی کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جو بھی تحاریک استحقاق یا تحاریک التوا معزز اراکین کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں اس میں اسمبلی سیکرٹریٹ مجاز ہی نہیں ہے کہ وہ کسی قسم کی تبدیلی کرے۔ تو اس پر جناب وزیر قانون کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر قانون ۔ اگر جناب والا! کچھ ضرورت محسوس کرتے ہیں تو میں عرض کر دیتا ہوں ویسے یہ تحریک استحقاق کے زمرے میں نہیں آتی۔

جناب سپیکر ۔ تو جناب اعظم چیمہ صاحب اس بارے میں کچھ اظہار خیال فرمانا چاہتے ہیں۔

چودھری محمد اعظم چیمہ ۔ نہیں جناب والا۔ ان کو ہی موقع دیجیے۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اس تحریک استحقاق میں سے جو زیادہ سے زیادہ پہلو نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ مولانا صاحب نے اپنے دستخط کر کے اپنے آپ کو ایم۔پی۔اے ظاہر کیا ہے اس سے تو ان کا استحقاق مجروح نہیں ہوتا۔ اس کے لئے دوسرے طریقے موجود ہیں جن پر اگر یہ مناسب سمجھتے ہیں کارروائی کر سکتے ہیں۔ ویسے اس تحریک کو اس ایوان میں پیش کرنے سے اب عوام میں شکوک ہونا ہی نہیں چاہیے۔ اور یہ ویسے بھی نہیں ہوتا کہ ایک آدمی ویسے ہی اٹھ کر اپنے آپ کو ایم۔پی۔اے ظاہر کرنا شروع کر دے۔ جناب والا۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک استحقاق قطعی طور پر تحریک استحقاق کے زمرے میں نہیں آتی اگر یہ بن سکتی ہے تو یہ تحریک التوا بن سکتی ہے اور ویسے بھی یہ ایک درخواست پر recommendation ہے۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو تحریک استحقاق کے ضوابط ہیں ان کو پورا نہیں کرتی۔ اس حوالے سے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ یہ قابل پذیرائی نہ ہے۔

جناب سپیکر ۔ قاضی صاحب، مولانا صاحب کے خلاف آپ نے ہی الیکشن لڑا ہے؟

جناب علی حسن رضا قاضی ۔ جی جناب والا۔

جناب والا۔ میری گزارش یہ ہے کہ اگر کوئی بھی شخص اپنے آپ کو اس معزز ایوان کا رکن ثابت کرے جبکہ وہ اس ایوان کا رکن ہی نہ ہو تو اس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ اگر یہ استحقاق نہیں ہے تو پھر تحریک استحقاق کیا ہوتی ہے؟

چودھری سکندر حیات ملہی ۔ جناب والا۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے یہ الفاظ لکھے ہوں کہ "آئندہ چنے

جانے والے ۔ اور یہ الفاظ شاید لکھنا بھول گئے ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ قاضی صاحب! میں آپ کو یہ کہوں گا کہ جو ایم پی اے رہے ہوں ان کے پاس پیڈ چھپے ہوئے ہوتے ہیں اور اس پیڈ پر ایم پی اے لکھا ہوتا ہے ۔ اب مولانا صاحب نے اس پر EX ڈالنے میں کوتاہی کی ہو گی ۔ بات صرف اتنی سی ہے ۔

جناب علی حسن رضا قاضی ۔ جناب سپیکر میں نے اس کے ساتھ یہ کاپی بھی لگائی ہے ۔ میرے پاس اس کی اصل بھی ہے ۔ یہ 91-2-3 کا واقعہ ہے اور باقاعدہ انہوں نے stamp کیا ہوا ہے کوئی EX وغیرہ نہیں لکھا ۔ اس پر ان کے دستخط ہیں ۔ اس کے اوپر لکھا ہوا ہے کہ بھرپور سفارش کی جاتی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ پرانی Stamp ان کے کسی کارندے نے لگا دی ہو گی ۔ قاضی صاحب آپ جیت گئے ہیں مولانا صاحب ہار گئے ہیں ۔

All is well that ends well.

تو اب میرے خیال میں ایک جیتے ہوئے آدمی کو اپنے مدمقابل کے بارے میں چھوٹی چھوٹی باتوں کو نظرانداز کرنا ہو گا ۔

جناب علی حسن رضا قاضی ۔ جناب سپیکر! اگر آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہے ۔

جناب سپیکر ۔ جی! میری یہی رائے ہے کہ آپ ان کے بارے میں زیادہ وسعت قلبی سے کام لیں ۔

جناب علی حسن رضا قاضی ۔ ٹھیک ہے ۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ ۔ تو جناب قاضی صاحب اپنی تحریک استحقاق پر زور نہیں دیتے چودھری محمد فاروق صاحب آپ اپنی تحریک استحقاق نمبر 19 پڑھیں ۔

وزیراعلیٰ پنجاب کو حقائق سے بے خبر رکھنے کی کوشش

چودھری محمد فاروق ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے ۔ معاملہ یہ ہے کہ شعبہ تعلیم حکومت پنجاب کے سیکشن آفیسر سکندر حیات بھٹی نے مراسلہ نمبر ایس او (پی) ۔ 90/39 2 مورخہ 3 جنوری 1991ء کے تحت مبہم الفاظ میں وزیراعلیٰ کو ایک سکول کی مرمت تعمیر کے سلسلہ

میں انفارمیشن دے کر ذمہ داری پوری نہیں کی۔

درحقیقت مذکورہ سکول کی خصوصی مرمت کے لئے حکومت پنجاب محکمہ تعلیم نے قبل ازیں تقریباً 5 لاکھ روپے کی رقم نہ صرف منظور کی بلکہ اخبار میں ٹینڈر بھی شائع کیا۔ یہ رقم مذکورہ منصوبہ پر خرچ نہ کی گئی۔ وزیراعلیٰ سے اس امر پر میرے رجوع کرنے پر وزیراعلیٰ نے 25/7/90 کو مراسلہ نمبر یو ایس۔ (11) سی ایم ایس۔ اے بی 90/95 کے ذریعہ رپورٹ طلب کی کہ یہ رقم مذکورہ منصوبہ پر کیوں خرچ نہ کی گئی ہے۔

جو کہ وزیراعلیٰ کے 25/7/90 کے مراسلہ کے جواب میں محکمہ تعلیم کے حکام نے ساڑھے پانچ ماہ کے بعد جواب دینا گوارا کیا اور وہ بھی یہ کہ اگر آئندہ سال فنڈز ہوئے تو اس سکول کی عمارت کی نئے سرے سے تعمیر کے لیے اے ڈی پی میں رقم مختص کی جائے گی۔ چونکہ اس سکول کی عمارت انتہائی خستہ حال ہے اس لئے نئے سرے سے تعمیر ضروری ہے۔ مذکورہ سکول کے لیے مختص شدہ وہ رقم جس کے ٹینڈر اخبار میں شائع ہوئے اور رقم خرچ نہ کی گئی۔ اس بارے میں رپورٹ میں ذکر نہ کر کے اور آئندہ اے ڈی پی میں بھی مشروط طور پر اس سکول کی تعمیر کا ذکر کر کے معاملہ کو ٹالنے کی جو کوشش کی گئی ہے اس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ یہ مبہم سا جواب مذکورہ افسر کا ذمہ داری پوری کرنے سے انکار کے مترادف ہے اور وزیراعلیٰ پنجاب کو بھی حقائق سے بے خبر رکھنے کی کوشش ہے۔ جس سے پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ تحریک بحث کے لئے منظور کر کے مجلس استحقاق کے سپرد کی جائے۔

جناب سپیکر میں مختصر بیان دینا چاہوں گا۔

جناب سپیکر۔ یہ اتنا بڑا بیان آپ نے پہلے ہی دے دیا ہے۔ یہ تحریک استحقاق آپ کی جو ہے یہ self explanatory ہے۔ آپ کچھ اور اس میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں؟

چودھری محمد فاروق۔ جی۔

جناب سپیکر۔ ارشاد فرمائیے۔

چودھری محمد فاروق۔ جناب سپیکر! معاملہ یہ ہے کہ میں نے وزیراعلیٰ سے اس ضمن میں رجوع کیا تھا کہ اس سکول کے لئے جو رقم مرمت کے لئے مختص کی گئی اور فنڈز Allocate کئے گئے فنڈز

Allocation کے بعد اخبار میں ٹینڈر جاری ہوا لیکن عرصہ دراز گزرنے کے باوجود میں نے جس معاملے کو اٹھایا وہ یہ تھا کہ فنڈز allocate ہونے کے باوجود، اخبارات میں ٹینڈر ہونے کے باوجود، وہ فنڈز اسی منصوبہ پر خرچ نہیں ہوئے وہ فنڈز کہاں گئے اور کیوں خرچ نہ ہوئے لیکن صوبے کے Chief Executive کے رپورٹ طلب کرنے کے باوجود متعلقہ Section Officer نے اس پر ان فنڈز کے بارے میں جواب دینے کی بجائے انہوں نے جواب یہ دیا کہ فی الواقعی اس عمارت کی حالت انتہائی مخدوش ہے اور خصوصی مرمت سے بھی اصل مسئلہ حل نہیں ہوتا بلکہ اس سکول کی نئے سرے سے تعمیر ضروری ہے۔ Section officer نے یہاں تک تو مسئلہ حل کیا کہ انہوں نے جواب میں اس بات کو تسلیم کیا کہ اس عمارت کی حالت مخدوش ہے اور صرف ضروری مرمت نہیں بلکہ نئے سرے سے تعمیر کرنا ضروری ہے اور اس میں پھر وہ اپنے جواب کا اختتام کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر فنڈز ہوئے تو آئندہ اے ڈی پی میں اس منصوبے کو شامل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر! اس صوبے کے غریب لوگوں کے وہ بچے جو ایسے سکولوں میں پڑھتے ہیں کہ جن کے اوپر چھت نہیں ہے، دیوار نہیں ہے، حالت بھی محکمہ تعلیم کے مطابق مخدوش ہے تو اس سکول کے لئے تو وہ کہتے ہیں کہ اگر فنڈز ہوئے تو اے ڈی پی میں allocation کی جائے گی لیکن میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وزیراعلیٰ صوبے کا Chief Executive ہوتا ہے۔ وزیراعلیٰ نے متعلقہ section officer اور محکمے سے پوچھا کہ وہ فنڈز کیوں خرچ نہیں کئے گئے تو ان فنڈز کے بارے میں جواب دینا بھی گوارا نہیں کیا بلکہ مبہم سا جواب دے کر بھیج دیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب متعلقہ سیکشن میں، میں ذاتی طور پر تین چار مرتبہ گیا اس کے باوجود اس Section Officer آفیسر نے ہر بار ٹال مٹول کی اور کوئی نہ کوئی اوٹ پٹانگ جواب دے کر مجھے بھی بھیج دیا۔ جب میرے باقی ذرائع کام نہیں آئے۔ ذاتی طور پر بھی وہاں دفتر میں جانا کام نہیں آیا۔ اصل حقائق پیش کرنے کے باوجود کوئی حتمی نتیجہ سامنے نہیں آیا تو میں نے وزیراعلیٰ سے رجوع کیا اور جب وزیراعلیٰ کو بھی وہ سیکشن آفیسر اس لئے صحیح طور پر جواب فراہم نہیں کرتے کہ وہ سیکشن آفیسر یہ سمجھے کہ اس کے علاوہ اس سیکشن کا یا محکمہ تعلیم کا بجٹ یا نظام بجٹ یا اس سیکشن کے باقی معاملات چونکہ چل ہی نہیں سکتے اس لئے اس Section officer نے صحیح جواب دینا گوارا نہیں کیا۔ اس لیے جناب سپیکر یہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے، اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ میری

تحریک کو منظور کر کے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر۔ شکریہ چودھری صاحب۔ وزیر تعلیم تشریف نہیں رکھتے ہیں تو میرے خیال میں اس کو مؤخر کر لیا جائے جب وزیر تعلیم تشریف لے آئیں گے تو اس کو take up کر لیں گے وزیر قانون صاحب کیا خیال ہے؟

وزیر قانون۔ جیسے جناب کی مرضی۔

جناب سپیکر۔ ٹھیک ہے چودھری صاحب۔

چودھری محمد فاروق۔ جناب سپیکر اس کو مؤخر کر لیا جائے لیکن میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے کہ کل بھی میری تحریک محض اس لئے مؤخر ہوئی کہ وزیر تعلیم موجود نہیں تھے اور آج بھی صورتحال اس قسم کی ہے کہ اس وقت ایوان میں صرف تین وزراء صاحبان موجود ہیں اور جناب سپیکر میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ ایوان کی کارروائی کے لئے وزراء کرام کی ایوان میں موجودگی انتہائی ضروری ہے اور اگر وزراء ایوان کی کارروائی میں سنجیدہ نہیں ہیں تو میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ وزراء کرام کو اس امر کے لئے پابند کریں کہ وہ ایوان میں آیا کریں۔ یہاں پر اسمبلی کے ممبران جو باتیں کرتے ہیں ان کا جواب دینے کے لئے وزراء کو یہاں پر موجود ہونا چاہیئے صرف وزراء کی عدم موجودگی کی وجہ سے اگر یہ تحریک بھی مؤخر ہو جائے، سوالات بھی مؤخر ہو جائیں تو یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ جو بھی تحاریک استحقاق یا تحاریک التوائے کار ہوں یا سوالات بھی ہوں تو متعلقہ وزراء جو ہیں ان کی ایوان میں حاضری ضروری ہے۔

چودھری محمد فاروق۔ جناب سپیکر محکمہ تعلیم کے پارلیمانی سیکرٹری صاحب ایوان میں موجود ہیں۔ اگر وزراء صاحبان موجود نہیں ہوتے تو کم از کم متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری کو ایوان میں موجود ہونا چاہیئے۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ آج صبح سے جتنی بھی تحاریک استحقاق پیش کی گئی ہیں، ان سے میں سمجھتا ہوں ہمارے تمام اراکین اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے اس لئے کہ ہمارا قیمتی وقت ضائع ہوا ہے۔ ہم جن تحاریک استحقاق کو موضوع بحث بناتے

ہیں ان میں سیاسی اختلافات کی بو آتی ہے یا پھر ذاتی رنجش نمایاں ہوتی ہے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ تمام تحاریک استحقاق پیش کرنے سے پہلے ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ آیا یہ موضوع بنتا ہے یا نہیں بنتا۔ کیا واقعی ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ ہمارے احساسات اور جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے یا نہیں۔ اگر اس سے قطعی طور پر یہ ثابت نہیں ہوتا تو ہمیں اتنا حساس اور نازک مزاج نہیں ہونا چاہیے کہ ہوا کا اگر ایک تیز جھونکا گزر جائے تو ہم کہیں کہ ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ "فرش مخمل پہ میرے پاؤں چھلے جاتے ہیں" والا حساب ہے یہاں اس لئے میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ عوام کا قیمتی وقت بچایا جائے اور ان تمام تحاریک استحقاق کو پہلے پڑھ کر یہ دیکھ لیا جائے کہ واقعی وہ تحریک استحقاق بنتی ہے یا نہیں؟

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر۔ چودھری محمد فاروق صاحب آپ کی تحریک استحقاق کو Pending کرتے ہیں اور تحاریک التوائے کار کو لیتے ہیں۔ کیونکہ تحاریک استحقاق کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

تحریک التوائے کار علی حسن رضا کی طرف سے اور جناب غلام سرور خان کی طرف سے ہے۔ قاضی صاحب آپ اسے پیش کریں گے؟

ایم اے اور ایم ایس سی میں سیاسی بنیادوں پر داخلہ

جناب علی حسن رضا قاضی۔ ہم تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہیں گے کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ "روزنامہ پاکستان ٹائمز" لاہور مورخہ 13 نومبر 1990ء کی اشاعت میں یہ خبر چھپی ہے کہ ایم اے اور ایم ایس۔ سی میں داخلے سیاسی بنیادوں پر کئے جا رہے ہیں" یہ الزام ایم۔ ایس۔ ایف کے کارپردازوں نے موجودہ حکومت پر لگایا ہے یہی نہیں بلکہ ایک طلباء تنظیم داخلوں کے سلسلے میں مداخلت کرتی ہے۔ داخلوں کے خواہش مند مستحق طلباء سیاسی مداخلت کی وجہ سے متاثر ہو رہے ہیں۔ اس خبر سے صوبہ بھر کے عوام میں بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے متذکرہ واقعہ اس امر کا متقاضی ہے کہ اسے فوری طور پر ایوان میں زیر بحث لایا جائے۔

جناب سپیکر۔ وزیر قانون اس پر کیا فرمائیں گے؟ یہ بھی محکمہ تعلیم کے متعلق ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب سپیکر داخلے تو استحقاق کی بنیاد پر کئے جاتے ہیں۔ معزز رکن نے اپنی تحریک التوائے کار ایک اخباری خبر کو بنیاد بنا کر دی ہے۔

چودھری محمد فاروق۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر! اسمبلی کے قواعد انضباط کار کے مطابق تحریک التوائے کے سلسلے میں جو رولز وضع کئے گئے ہیں۔ رول نمبر 66 کے تحت نوٹس دینے کا جو طریقہ کار ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ۔

قاعدہ نمبر 66 کے تحت کسی تحریک کے نوٹس کی عین نقول اس نشست کے آغاز سے کم از کم ایک گھنٹہ پیشتر جس میں ایسا مسئلہ اٹھانا مقصود ہو سیکرٹری کو دی جانی چاہیں اور نوٹس موصول ہونے پر سیکرٹری نوٹس کو سپیکر اور متعلقہ وزیر کے علم میں لائے گا۔

اسی طرح جناب والا رول نمبر 72 کو اس کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو اس میں بتایا گیا ہے کہ بحث کے دوران کسی تقریر کے لئے دس منٹ سے زیادہ وقت نہیں دیا جائے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ محرک اور متعلقہ وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری بیس منٹ تک تقریر کرنے کے مجاز ہوں گے۔

جناب سپیکر تحریک التوائے کار کے متعلق جو قواعد ہیں ان میں محرک اور اس کے بعد صرف متعلقہ وزیر یا متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری کا اس ایوان میں حصہ لینا بتایا گیا ہے۔ کسی دوسرے وزیر کے جواب دینے کے بارے میں ان رولز میں کوئی ایسی بات موجود نہیں ہے۔ اس لئے میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ وزیر قانون اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں دے سکتے۔ متعلقہ وزیر یا متعلقہ محکمے کا پارلیمانی سیکرٹری اس تحریک التوائے کار کا جواب دے سکتے ہیں۔

میاں منظور احمد موھل۔ جناب والا اگر اجازت ہو تو میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ میاں صاحب میں خود اس کی وضاحت کر دیتا ہوں۔ چودھری فاروق صاحب آپ نے اسے ذرا دوسرے طریقے سے لیا ہے۔

یہ آپ نے جو رول 66 کا حوالہ دیا ہے یہ بات درست ہے کہ جس وقت سیکرٹری کو نوٹس ملتا ہے تو سیکرٹری اس تحریک التوائے کار کا نوٹس سپیکر اور متعلقہ وزیر کے نوٹس میں لاتے ہیں یہ آپ کی

بات درست ہے۔ لیکن دوسری جو بات آپ نے کہی ہے کہ ،

رول 72 ۔

A speech during the debate on a motion for adjournment shall not exceed ten minutes in duration:

Provided that the mover, and the Minister or a Parliamentary Secretary concerned, may speak for twenty minutes each.

یہ اس وقت ہے جب تحریک التوائے کار admit ہو جاتی ہے۔ ساری Formality سے گزر کر اس میں وزیر اور متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری کا ذکر ہے۔

چودھری محمد فاروق ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر میرا دوسرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ کون سے قاعدے کے تحت اگر متعلقہ وزیر موجود نہ ہوں تو وزیر قانون و پارلیمانی امور جواب دے سکتے ہیں۔ ہمارے علم کے لئے جناب سپیکر بتایا جائے۔ آپ ذرا ہماری رہ نمائی فرمادیں۔

جناب سپیکر ۔ تحریک التوائے کار کے بارے میں یہ ہے کہ متعلقہ وزیر اگر نہ ہوں تو وزیر قانون تحریک التوائے کار کا جواب دے سکتے ہیں۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اگر آپ کے خیال کے مطابق وہ جواب نہیں دے سکتے یا ان کو اس بات کا اختیار نہیں ہے تو آپ وہ قاعدہ بتا کر میری رہ نمائی فرمائیں گے؟

چودھری محمد فاروق ۔ یہ بات میں اس لئے محسوس کرتا ہوں کہ جب ایک تحریک جو ایوان میں پیش کی گئی ہے، ایوان میں کسی اور ممبر کے پاس نہ ہو تو اس کی کاپی آتی ہے، نہ ہی اس کی نقل کارروائی کے روز فراہم کی جاتی ہے اور قواعد کے مطابق بھی یہ متعلقہ وزیر کو فراہم کی جاتی ہے یا پھر اس کے پارلیمانی سیکرٹری کو فراہم کر دی جاتی ہے۔ رول 66 سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ تحریک التوائے کار کی نقول ان کو فراہم کر دی جاتی ہیں۔ جب وزیر قانون کو اس بارے میں کوئی کاپی ہی نہیں دی گئی تو یہ صرف متعلقہ وزیر کو کارروائی سے بچانے کے لئے اگر وزیر قانون اپنی بہتر کارکردگی کی وجہ سے وہ ذمہ داری پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ متعلقہ وزیر کی ہے تو میرے خیال میں ان کا جواب صرف ایوان کی کارروائی

چلانے کے لیے ہے۔ ورنہ ان کا جواب یہاں پر بنتا نہیں ہے، کیونکہ انہیں تو اس کی کوئی اطلاع ہی نہیں ہے یا تو اس کی کوئی ایسی صورت ہو کہ ان کی نقول ممبران کو بھی تقسیم کی جائیں، باقی وزراء صاحبان کو بھی دی جائیں پھر تو کوئی بات بنتی نظر آتی ہے کہ وزیر قانون بھی اس سے متعلقہ ہیں۔

جناب سپیکر۔ شکریہ چودھری صاحب۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور کچھ فرما رہے تھے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا! میرے فاضل رکن نے اپنی تحریک التوائے کار کی بنیاد ایک اخباری خبر کو بنایا ہے کہ سیاسی بنیادوں پر داخلے دیئے جا رہے ہیں۔ اس میں انہوں نے کسی خاص داخلے کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی اس سلسلے میں کوئی ثبوت فراہم کیا ہے کہ فلاں آدمی کے کم نمبر تھے اس کو داخلہ مل گیا ہے اور فلاں لڑکا جس کے زیادہ نمبر تھے اس کو داخلہ نہیں ملا ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے کوئی Specific بات نہیں کی ہے یہ تحریک التوائے کار قواعد کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتی ہے۔ اس سلسلے میں، میں ایوان کی اطلاع کے لیے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تمام داخلے استحقاق کی بنیاد پر دیئے جاتے ہیں اور جو کچھ خصوصی نشستیں ہوتی ہیں ان کے لیے بھی داخلے ہوتے ہیں، اس کے لیے بھی یونیورسٹی کا ایک طریقہ کار وضع ہے اس کے مطابق مجالس تشکیل دی گئی ہیں۔ ان کی سفارشات کے مطابق داخلہ دیا جاتا ہے۔ استحقاق کی پالیسی سے قطعی طور پر انحراف نہیں کیا جاتا ہے۔ میرے فاضل بھائی نے نہ تو کسی مخصوص مسئلہ کی طرف نشاندہی کی ہے اور نہ ہی اس میں کوئی اہمیت عامہ کا مسئلہ درپیش ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک التوائے کار قابل پذیرائی نہیں ہے اس لیے اس کو خلاف ضابطہ قرار دیا جائے۔

جناب سپیکر۔ یہ تحریک التوائے کار جو قاضی علی حسن رضا نے پیش کی ہے۔ میں نے اسے غور سے دیکھا ہے، وزیر قانون نے بھی اپنا نقطہ نظر پیش کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں جو ایک عمل جاری ہے یا ایک پالیسی معاملات میں جو چیز جاری ہو اس میں تحریک التوائے کار پیش نہیں کی جا سکتی۔ اس کے ساتھ جو نہایت ضروری بات ہے وہ یہ ہے کہ تحریک التوائے کار ایک مخصوص متعین معاملے کو پیش کرتی ہو۔ اس میں چند چیزیں اکٹھی پیش نہیں ہو سکتیں۔ اور ایک چیز جو اخبار کی زینت بنی ہو اور اس کو محض تحریک التوائے کار کا موضوع بنا لیا جائے، یہ بھی مناسب نہیں ہے۔ اس پر بے شمار انڈیا کی لوک سبھا کی پاکستان کی قومی اسمبلی کی رولنگز ہیں کہ جن معاملات کا میں نے ذکر کیا ہے وہ تحریک التوائے کار کا موضوع نہیں بن سکتے۔ اس تحریک التوائے کار کو میں ضابطے کے مطابق نہیں سمجھتا اس لیے اسے مسترد کرتا ہوں۔

میاں محمود الرشید۔ جناب سپیکر، میری آپ سے استدعا ہے کہ میں ایک انتہائی اہم مسئلے کے بارے میں تحریک التوائے کار پیش کرنا چاہتا ہوں اور آپ رولز کو معطل کر کے مجھے اس بارے میں تحریک التوائے کار پیش کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ آج مورخہ 7 مارچ 1991ء کے روزنامہ "پاکستان" کے مطابق جو بورڈ کے امتحانات ہو رہے ہیں ان کے بارے میں ایک بھیانک قسم کی خبر لگی ہے۔ میں نے اس کے متعلق اپنی تحریک التوائے کار آپ تک پہنچادی ہے۔ تو میری استدعا ہے کہ رولز کو معطل کر کے اس اہم مسئلہ کو زیر بحث لانے کی اجازت دی جائے جس سے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بچے اور ان کے والدین کے متاثر ہونے کا اندیشہ ہے۔ اور فوری طور پر یہ پنجاب اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے۔

جناب سپیکر۔ میں نے اس مسئلے کو دیکھا ہے۔ یہ واقعی کافی سنگین مسئلہ ہے جو میاں محمود الرشید صاحب پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میاں صاحب، آپ نے اسے جناب وزیر قانون کو دکھایا ہے؟

میاں محمود الرشید۔ جناب سپیکر! وزیر قانون مل نہیں سکے۔ اگر آپ چاہیں تو ابھی ان کو ایک کاپی دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ میاں محمود الرشید صاحب اپنی ایک تحریک التوائے کار بغیر باری کے اجلاس میں پیش کرنے کے خواہش مند ہیں۔ آپ بھی اسے ملاحظہ فرمالیں اور قائد حزب اختلاف بھی اس کو دیکھ لیں۔ پھر اس میں میں اپنا فیصلہ دیتا ہوں۔ یہی ایک کاپی ہے۔ اسی کو جناب وزیر قانون کو دکھادیں۔

میاں منظور احمد موھل۔ جناب والا، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا یہ تحاریک التوائے کار پر بحث کا وقت ہے جو کہ آدھ گھنٹہ ہوتا ہے اور آپ نے فاضل رکن جو کہ تحریک التوائے کار پیش کرنا چاہتے ہیں، ان کو وزیر قانون کے پاس بھیج دیا ہے۔ اور اس وقت کارروائی معطل ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے اور دوسری بات یہ ہے کہ قاعدہ نمبر 66 میں دیا گیا ہے کہ تحریک التوائے کار کا ایک گھنٹہ پہلے نوٹس ہونا چاہیے اور متعلقہ وزیر کو بھی اس کی اطلاع ملنی چاہیے۔ اور جب اسمبلی کا اجلاس شروع ہو جاتا ہے تو وہ دو گھنٹے بعد اس کی باری آتی ہے۔

جناب سپیکر۔ میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ سردار صاحب بھی اس کو دیکھ لیں اور قائد حزب اختلاف بھی اس کو دیکھ لیں۔ کارروائی نہیں رکنی چاہیے۔ اس کو آج آپ دیکھ لیں اور اس پر اپنا ذہن بنالیں۔ اس کو ہم آج یا اگلے دن زیر بحث لاسکتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب رانا اکرام ربانی

جناب غلام سرور خاں صاحب اور جناب سید چراغ اکبر صاحب کی طرف سے ہے ۔ تو اسے کون صاحب پیش کرنا چاہیں گے۔

رانا اکرام ربانی ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

چودھری محمد اعظم چیمہ ۔ جناب والا، پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب سپیکر۔ چودہری اعظم چیمہ صاحب پوائنٹ آف آڈر پیش کرنا چاہتے ہیں۔

چودہری محمد اعظم چیمہ۔ جناب والا! مجھے یقین ہے کہ جو میں عرض کرنے لگا ہوں قائد حزب اختلاف اور ہمارے وزیر قانون اس کے لیے برا نہیں منائیں گے ۔ آج کل ہم محسوس کر رہے ہیں کہ دونوں صاحب ذرا دھیے اور دھیرے انداز سے بول رہے ہیں ۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ یا تو مائیک کو ذرا تیز کر دیا جائے یا ان دونوں سے دست بستہ عرض کی جائے کہ مہربانی فرمائیں اور قائد حزب اختلاف اور وزیر قانون ذرا بلند آواز میں بولنے کی کوشش کیا کریں ۔ اگر کچھ کمی ہے تو قائد حزب اختلاف کے بارے میں تو میں عرض نہیں کرنا چاہتا لیکن اپنے بڑے بھائی کے لیے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ مہربانی فرماتے ہوئے ان کا میڈیکل ہی کروا دیں کہیں ان کا Volume ہی خراب نہ ہو ۔

جناب سپیکر ۔ چیمہ صاحب نے چھوٹے بھائی کا حق ادا کر دیا ہے جناب رانا صاحب ۔۔

عام انتخابات 1990ء میں دھاندلی کے الزامات میں بلوچستان کے دس ڈپٹی کمشنروں کی معطلی

رانا اکرام ربانی ۔ ہم یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہیں گے کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت لاہور کی مورخہ 19 نومبر 1990ء کی اشاعت میں یہ خبر چھپی ہے کہ " انتخابات میں دھاندلی کے الزامات پر بلوچستان میں دس ڈپٹی کمشنر معطل کر دیئے"۔

یہ الزام ملک کے ایک صوبہ میں لگائے گئے حالانکہ صوبہ پنجاب کے تمام ڈپٹی کمشنر معطل ہونے چاہییں ۔ یہاں اس قدر دھاندلی ہوئی ہے کہ تمام دنیا حیران رہ گئی ہے ۔ اس خبر سے صوبہ بھر کے عوام میں بے چینی اور اضطراب، غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔ متذکرہ واقع اس امر کا متقاضی ہے کہ اسے فوری طور پر ایوان میں زیر بحث لایا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ جناب لا۔ منسٹر۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری (جناب عادل شریف گل) جناب والا! یہ تحریک التوائے کار جو قائد حزب اختلاف کی طرف سے پیش کی گئی، یہ ایک اخباری بیان پر مبنی ہے، جس میں صوبہ بلوچستان کے جو الیکشن منعقد ہوئے، اس میں 19 نومبر کی ایک خبر کو تحریک التوائے کار کا باعث بنایا گیا اور کہا گیا کہ الیکشن میں دھاندلی کی بنا پر صوبہ بلوچستان کے وزیراعلیٰ نے دس ڈپٹی کمشنر صاحبان کو معطل کر دیا۔ جناب والا میری گزارش یہ ہے کہ کسی بھی اخباری خبر کی بنیاد پر تحریک التوائے کار پیش نہیں کی جا سکتی۔ میں اس سلسلہ میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ معاملہ صوبہ پنجاب سے متعلقہ نہیں ہے، یہ معاملہ صوبہ بلوچستان سے متعلقہ ہے، اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی گزارش کرنا چاہوں گا کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے دھاندلی کا کوئی بھی ثبوت مہیا نہیں کیا گیا یا انہوں نے صوبہ میں کسی بھی ڈپٹی کمشنر پہ الزام ثابت نہیں کیا۔ تو یہ جناب والا قواعد و انضباط کار کے ضابطہ 67(بی) کے تحت single specific matter نہیں ہے کیونکہ کسی بھی ایک ڈپٹی کمشنر پر الزام ثابت نہیں کیا گیا اور کسی ایک شخص کے بارے میں یہ نہیں بتایا گیا کہ اس نے اپنے حلقہ میں کسی قسم کی دھاندلی کا ارتکاب کیا ہو۔ جناب والا اس کے ساتھ ساتھ میں یہ گزارش کروں گا کہ الیکشن سے متعلقہ جتنی بھی باتیں ہوتی ہیں، الیکشن کا طریقہ کار طے کرنا، الیکشن منعقد کروانا، الیکشن کے دنوں میں امن و امان بحال کروانا الیکشن کمیشن کا مسئلہ ہے، اور الیکشن کمیشن کو فیڈرل گورنمنٹ مقرر کرتی ہے۔ تو جناب والا یہ مسئلہ صوبائی اسمبلی میں زیر بحث نہیں لایا جا سکتا، یہ وفاقی حکومت کا مسئلہ ہے، اس لئے میں گزارش کروں گا کہ رول 67 (ڈی) کے تحت اگر کہیں بھی الیکشن میں دھاندلی ہوئی ہے، امن عامہ میں نقص پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے تو جناب والا یہاں کل بھی رولنگ دی تھی، اور اس سے پہلے بھی رولنگ دی تھی، اور وزیر قانون صاحب نے بھی یہ فرمایا تھا کہ چونکہ Law and Order کی صورت حال پر پہلے ہی پنجاب اسمبلی میں بحث ہو رہی ہے لہذا یہ مسئلہ پنجاب اسمبلی میں زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔ تو میری گزارش یہ ہو گی جناب والا کہ اس تحریک التوائے کار کو خلاف ضابطہ قرار دیا جائے۔ شکریہ!

راجہ خلیق اللہ خان ۔ جناب والا اس کی تردید تو خود وزیراعلیٰ بلوچستان نے کر دی تھی۔ میرا خیال ہے کہ قائد حزب اختلاف نے وہ تردید نہیں پڑھی، وہ اخباروں میں آئی تھی کہ میں نے ایسا کوئی بیان نہیں

دیا جس سے الیکشن doubtful ہو جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری (جناب عادل شریف گل) جناب والا! وہ 20 نومبر کی خبر تھی لیکن 21 نومبر کو وزیراعلیٰ کے ایک نمائندے نے، جنگ کے اخبار میں، میرے پاس یہ خبر موجود ہے، اس کی تردید آ گئی تھی اس کی تردید آ چکی ہے کہ "کسی بھی ڈپٹی کمشنر کو الیکشن کی دھاندلی کی بناء پر معطل نہیں کیا گیا، بلکہ انتظامی معاملات کی بناء پر ان کی تبدیلیاں کی گئی ہیں"۔ میری اطلاع کے مطابق جناب والا ان کو بعد میں بحال بھی کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر۔ یہ تحریک التوائے کار گورنمنٹ کا Concern نہیں بنتی، جو بیان وزیراعلیٰ بلوچستان نے دیا ہے وہ پنجاب گورنمنٹ سے متعلقہ نہیں بنتا۔ اور دوسرے یہ ہے کہ چیف منسٹر بلوچستان نے بھی، جیسا کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا کہ انہوں نے اس کی تردید کر دی ہے، اور وہ خبر بھی پریس میں آ چکی ہے جس کو وہ refer کر رہے ہیں۔

رانا اکرام ربانی۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔۔۔۔

جناب سپیکر۔ رانا صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتے ہیں،۔۔۔

رانا اکرام ربانی۔ جناب والا اگر اخباری خبر کو تحریک التوائے کار کی بنیاد نہیں بنایا جا سکتا، تو کیا اس کے دفاع میں اخباری خبر کو ثبوت کے طور پہ پیش کیا جا سکتا ہے؟

جناب سپیکر۔ یہ درست ہے کہ میں نے اپنی پچھلی رولنگ میں جو کہا تھا وہ یہ تھا کہ محض اخبارات میں چھپنے والی خبر کو تحریک التوائے کار کا موضوع بحث نہیں بنایا جا سکتا، میں نے "محض" کا لفظ کہا تھا اور میں نے اس کو کلی طور پر نظرانداز نہیں کیا۔ کہ جو خبر اخبار میں چھپ جائے اس پہ تحریک التوائے کار آئے تو ہم اس کو entertain نہیں کریں گے، یا وہ رولز کے مطابق نہیں ہے۔ میں نے محض اخباری خبر کی بات کی تھی۔

رانا اکرام ربانی۔ جناب والا! میں نے آپ کی رولنگ یا آپ کے ریمارکس کے بارے میں بات نہیں کی تھی۔ میں نے تو جو پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جواب دیا ہے، میرا اشارہ تو اس طرف تھا کہ انہوں نے کہا ہے کہ بعد میں انہوں نے خود اس اخباری بیان کو بنیاد بنا رہے ہیں۔ اور پہلے جملے میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ تحریک التوائے کار اخباری بیان کی بنیادوں پر پیش کی گئی ہے اس لئے یہ درست نہیں ہے۔

جناب والا یہ قانون و قواعد کا مسئلہ تھا جو اخبار میں بیان کیا گیا تھا، اور میں نے اپنے بیان میں یہ گزارش کی تھی کہ کسی ایک ضلع میں پنجاب کے، کسی ایک واقعہ کی طرف بھی الیکشن کمیشن آف پاکستان نے اس کی نشاندہی نہیں کی اور نہ کسی ڈپٹی کمشنر کے بارے میں ان کو کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔ میرا بیان تو یہ تھا جناب والا۔

جناب سپیکر۔ میرے خیال میں رولز کے مطابق یہ تحریک التوائے کار نہیں بنتی۔ اسے خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے۔

میاں محمود الرشید۔ جناب سپیکر میں نے آپ سے استدعا کی تھی، اور محترم وزیر موصوف سے بھی میں نے بات کی ہے انہوں نے میری تحریک التوائے کار دیکھی ہے، قائد حزب اختلاف نے بھی دیکھی ہے، تو میں آپ سے پھر ایک دفعہ یہ استدعا کرونگا کہ یہ انتہائی اہم نوعیت کا معاملہ ہے اور یہ Specific matter ہے اس کے بارے میں ہمیں فوری طور پر اس مسئلے کو اسمبلی میں Take up کرنا چاہیے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ میری اس تحریک التوائے کار کو out of turn زیر بحث لایا جائے۔

جناب سپیکر۔ میاں صاحب! اب تو ویسے بھی تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہو گیا ہے اور اب ہمیں آگے بڑھنا ہو گا۔ آپ کی اس تحریک التوائے سے ہاؤس کو اتفاق ہو گا تو اگلے working day پر اس کو پیش کیا جا سکے گا، اتوار کو ہم اس کو take up کر لیں گے۔

تحریک استحقاق نمبر30 کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

راجہ خلیق اللہ خان۔ میں تحریک استحقاق نمبر30 ، پیش کردہ مسز فوزیہ بہرام ایم پی اے کے بارے میں مجلس خصوصی کی عبوری رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ جی راجہ خلیق اللہ خان صاحب کی طرف سے یہ رپورٹ ایوان میں پیش کی گئی ہے۔

میاں منظور احمد موھل۔ جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ تحریک استحقاق نمبر30 پیش کردہ مسز فوزیہ بہرام ایم پی اے پر مجلس خصوصی کی رپورٹ کو فی الفور ایوان میں زیر غور لایا جائے۔

جناب سپیکر۔ میاں صاحب' یہ جو تحریک آپ پیش کرنا چاہتے ہیں' رول 60(5) کے تحت اس کو list of busness پر لایا جائیگا اور Private Members Day پر اسکو Take up کیا جائے گا۔

راجہ خلیق اللہ خان ۔ جناب والا، چونکہ یہ عبوری رپورٹ ہے ۔ لہذا ہمیں چند دن اور دیئے جائیں تاکہ ہم مکمل رپورٹ پیش کر سکیں ۔

جناب سپیکر ۔ راجہ صاحب، یہ کیا بات ہوئی کہ پہلے آپ نے رپورٹ پیش کر دی ہے ۔۔۔۔

جناب بادشاہ میر خان آفریدی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میرا خیال ہے کہ اس وقت کورم پورا نہیں ہے ۔

چودھری محمد فاروق ۔ جناب والا انہوں نے جو اعتراض اٹھایا ہے، اس کی کوئی حیثیت نہیں ۔ فاضل ممبر نے اپنی سیٹ کے بجائے کسی دوسری سیٹ سے بات کی ہے ۔ ایوان کی کارروائی میں اس کو نظرانداز کیا جانا چاہیے ۔

مسودات قانون

جناب سپیکر ۔ چودھری صاحب، میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں ۔ اب ہم قانون سازی لیتے ہیں

Minister for Law , Please

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) شوگر فیکٹریز کنٹرول مصدرہ 1990ء

MINISTER FOR LAW: I beg to move -

That the Sugar Factories Control (Punjab Amendment) Bill, 1990, as reported by the Special Committee No. II, be taken into consideration at once.

MR. SPEAKER : The motion moved is -

That the Sugar Factories Control (Punjab Amendment) Bill, 1990, as reported by the Special Committee No. II, be taken into consideration at once.

There are two amendments. The first amendment is .....

رانا ثناء اللہ خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر، کورم نہیں ہے - چیک کیا جائے -
جناب سپیکر - گنتی کی گئی - کورم پورا نہیں ہے' گھنٹی بجائی جائے (گھنٹی بجائی گئی) گنتی کی جائے ، (گنتی کی گئی) - کورم نہیں ہے ما ایوان کی کارروائی پندرہ منٹ کے لیے ملتوی کی جاتی ہے (پندرہ منٹ کے بعد (گنتی کی گئی) کورم پورا تھا)

جناب سپیکر - ہاؤس میں کورم موجود ہے - ہم کارروائی کا آغاز کرتے ہیں - لاء منسٹر صاحب، کیا آپ اسے پیش کر چکے ہیں ؟

وزیر قانون - جی ہاں -

MR SPEAKER: The motion moved is:-

That the Sugar Factories control (Punjab Amendment) Eill, 1990. as reported by the Special Commmittee No. II. be taken into consideration at once.

اس میں سید چراغ اکبر شاہ، جناب غلام سرور خاں اور رانا ثناء اللہ خاں صاحب نے ترمیم پیش کی ہے - سید چراغ اکبر شاہ اور جناب غلام سرور خاں تشریف نہیں رکھتے ہیں - رانا صاحب، کیا آپ اسے پیش کریں گے

رانا ثناء اللہ خاں -

RANA SANAULLAH KHAN: Sir, I move :-

That the Sugar Factories control (Punjab Amendmnt) Bill, 1990 as reported by the Special Committee No II., be circulated for the purpose of eliciting public opinion there on by the 30th June, 1991.

MR. SPEAKER : The motion moved is :-

That the Sugar Factories control (Punjab Amendmnt) Bill, 1990 as reported by the Special Committee No II., be

circulated for the purpose of eliciting public opinion there on by the 30th June, 1991.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Opposed.

جناب سپیکر۔ رانا صاحب، آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

رانا ثناء اللہ خاں۔ جناب سپیکر، میری گزارش یہ ہے کہ یہ معاملہ پنجاب کی دیہی آبادی یعنی کسانوں سے متعلق ہے جو کہ کل آبادی کا تقریباً 70 یا 75 فیصد ہیں یہ بہتر ہوگا کہ اسے رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے مشتہر کرایا جائے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اس پر مجلس خصوصی نے بہتر طریقے سے غور نہیں کیا اور اس کی سفارشات بہتر نہیں ہیں۔ وہ بہت بہتر ہیں۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ جب اسے رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے بھیجا جائے تو اور زیادہ بہتر آراء آئیں اور یہ بل اور زیادہ بہتر ہو سکے۔ اس لیے میری گزارش یہ ہے کہ اسے رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے بھیجا جائے۔

جناب سپیکر۔ وزیر قانون، آپ کچھ کہنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں؟

وزیر قانون۔ جناب والا، شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950ء کے تحت حکومت کو گنے کی قیمت مقرر کرنے کا حق ہے۔ جہاں تک سیکروز کا تعلق ہے وہ ممکنہ مقدار کی موجودگی کی بنا پر اندازاً مقرر کی جاتی ہے فیکٹری میں چینی بنانے کے لیے Crush کئے جانے والے گنے میں سیکروز کی صورتحال اس وقت نظر آتی ہے جبکہ وہ Crush ہو جاتا ہے۔ حکومت نے اب فیصلہ کیا ہے کہ گنے میں سیکروز کی اصل مقدار جو کہ گنے کی قیمت مقرر کرنے کے لیے جس معیار کو بنیاد بنایا گیا ہے اس سے مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے اور جس کی فیکٹری مالکان زیادہ قیمت ادا نہیں کرتے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے کاشتکار بھائیوں کو نقصان ہوتا ہے۔ حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس قانون کے ذریعے ان فیکٹری مالکان کو ان اجزاء کے مطابق قیمت ادا کرنے کا پابند بنایا جائے یہ بل ایک ایسا بل ہے جو کاشتکاروں کی فلاح و بہبود کے لیے اور ان کی محنت کا صحیح صلہ دینے کے لیے ہم لائے ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے کل عرض کیا تھا کہ یہ بل تقریباً اپریل 1990ء سے آرڈیننس کی شکل میں چل رہا ہے۔ اخبارات میں بھی آیا ہے اور اس کی تشہیر بھی ہوئی ہے۔ یہ مفاد عامہ کا بل ہے۔ اسے مزید تشہیر کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لیے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ میرے بھائی نے جو ترمیم پیش کی ہے اسے درخور اعتنا نہ سمجھا جائے اور بل کو فوری طور پر زیر غور لایا

جائے۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is :-

That the Sugar Factories control (Punjab Amendment) Bill, 1990, as reported by the Special committee No. II., be ccirculated for the purpose of eliciting public opinion there on by the 30th June, 1991.

(The motion as lost)

MR SPEAKER: Next amendment is by Rana Ikram Rabbani and Mr Ghulam Sarwar Khan.

RANA IKRAM RABBANI: Sir I move:-

That the Sugar Factories Control (Punjab Amendment) Bill, 1990, as reported by the Special Committee No II., be referred to a Select Commitee consisting of the following Members, with instructions to report by 30th june, 1991:-

1. Syed Chiragh Akbar shah
2. Malik Iqbal Ahmed Khan Langrial
3. Mr Anwarul Haq Piracha
4. Sardar Nasrullah Khan Dreshak
5. Sahibzada Muhammad Usman Khan Abbasi.
6. Mr Sohail Zia Butt
7. Ch. Shaukat Ali
8. Mr Wajid Ali Khan.

میاں منظور احمد موحل۔ پوائنٹ آف آرڈر سر،۔۔۔

جناب سپیکر۔ جی موحل صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر ہے،۔۔۔

میاں منظور احمد موھل ۔ جناب والا! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اس مجلس میں جو کہ آپ نے مجلس خصوصی نمبر2 بنائی تھی اس میں رانا اکرام ربانی صاحب بھی ممبر تھے، غور وخوض کے بعد یہ واپس آئی ہے، اب ان کو یہ ترمیم دینے کا حق حاصل نہیں ہے ۔ میرا یہ پوائنٹ ہے آپ اس پر فیصلہ دیں کہ جو آدمی اس مجلس میں موجود ہو اور اس کی موجودگی میں ایک چیز طے ہو تو کیا پھر وہ اس میں کوئی ترمیم دے سکتا ہے مگر ان کو چاہیئے تھا کہ اگر ان کے ذھن میں کچھ تھا تو یہ اپنا اس وقت اختلافی نوٹ لکھ کر دے سکتے تھے کہ جناب میری رائے یہ ہے

جناب سپیکر ۔ آپ کی رائے کیا ہے کہ نہیں دے سکتے ۔

میاں منظور احمد موھل ۔ نہیں دے سکتے، میری رائے یہ ہے کہ یہ ترمیم نہیں دے سکتے کیونکہ یہ وہاں پر ممبر تھے اگر ایسی بات تھی تو یہ اپنا اختلافی نوٹ لکھتے یہ اپنی رائے لکھ کر differ کرتے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ آپ Precedent کی بات کرتے ہیں یا رول کی بات کرتے ہیں ۔

میاں منظور احمد موھل ۔ جناب والا precendent بھی یہی ہے مگر رولز اس پر خاموش ہیں، اس بارے میں رول میں کوئی بات نہیں ہے مگر precedent یہی ہے کہ جن ممبران نے اس کو thrash out کیا ہو، تو جب وہ ہاؤس میں آجائے تو پھر کوئی بھی اس میں ترمیم نہیں دے سکتا ۔

جناب سپیکر ۔ جہاں تک عام پریکٹس کی بات ہے یہ بات آپ کی قرین قیاس نظر آتی ہے کہ جو صاحبان اس مجلس خصوصی میں موجود ہیں جنہوں نے اس بل پر غور وخوض کیا ہے اور وہ اس میں حصہ لیتے رہے ہیں کیا ان کو اس بل پر ترمیم پیش کرنی چاہیئے؟ تو اس بارے میں قواعد خاموش ہیں ۔ رانا صاحب میں اس بات کو آپ پر چھوڑتا ہوں کہ قواعد میں تو کوئی provision نہیں ہے قواعد آپ کو ترمیم پیش کرنے سے روکتے نہیں ہیں ۔ یہ میں آپ پر چھوڑتا ہوں کہ آپ اس صورت میں اس مجلس میں موجود تھے اور کیا آپ کو یہ ترمیم پیش کرنی چاہیئے؟

رانا اکرام ربانی ۔ جناب والا یہ ترمیم دینے سے پہلے یہ چیز زیر غور آئی تھی کہ جو فاضل رکن کسی سلیکٹ کمیٹی میں نامزد ہو، کیا وہ کوئی ترمیم کر سکتا ہے یا نہیں؟ under the rules میں نے اس کو بڑے غور سے دیکھا تھا اس کے بعد دوسری چیز ہمارے سامنے یہ تھی کہ یہ دینی چاہیئے یا نہیں غلام سرور خان صاحب کی طرف سے تھی چونکہ وہ آج رخصت پر تھے، جناب والا دوسری چیز تھی اس کے مطابق مجھے اس کی

ترمیم Propose نہیں کرنی چاہیئے تھی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے بھی میری کچھ ذمہ داریاں ہیں ۔ اور ان ذمہ داریوں میں مجھے اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر چلنا ہے ۔ اور انہیں ہاؤس کے اندر ایسے مواقع فراہم ہونے چاہیں جن سے ان کی عملی تربیت کا بھی کوئی نہ کوئی سلسلہ بن جائے اس لئے میں نے غلام سرور خان صاحب کا نام ساتھ لیا تھا کہ یہ ان کی طرف سے پیش کی جائے گی چونکہ وہ نہیں تھے اس لئے جناب والا میں نے یہ کی تھی ۔ اگر اس میں عام پریکٹس یہ نہیں رہی تو میں اس ترمیم کو withdraw کرتا ہوں ۔

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is :-

That the Sugar Factories Contrl (Punjab Amendment) Bill, 1990, as reported by the Special Committee No. II, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Now, we take up the Bill clause by clause.

Clause - 2

Clause 2 of the Bill is under consideration, since there is no amendment in it.

The question is :-

That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill

(the Motion was carried)

Clause 2 form part of the Bill.

Clause -3

Now, Clause 3 of the Bill is under consideration, since there is no amendment in it-

The question is:-

That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Clause 3 form of the Bill.

Clause -4

Now, Clause 4 of the Bill is under consideration, ther is an amendment by Minister for Law and Parliamentary Affairs. He may move the amendment.

MINISTER FOR lAW AND PARILAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move :-

That for Clause 4 of the Bill, as reported by the Special Committee No. II , the following be subsituted :-

"4. Repeal.- The Sugar Repeal Control (Punjab Amendment) Ordinance, 1991 (VI of 1991) is hereby repealed.".

MR SPEAKER: The motion moved is :-

That for Clause 4 of the Bill, as reported by the Special Committee No. II , the following be subsitituted:-

"4.Repeal.- The Sugar Factories control (Punjab Amendment) Ordinance, 1991 (VI of 1991) is hereby repealed.

Now, the motion moved and the question is:-

That for Clause 4 of the Bill, as reported by the Special Committee No. II, the following be subsitituted:-

"4.Repeal.- The Sugar Factories Control (Punjab Amendment) Ordinance, 1991 (VI of 1991) is hereby repealed.

(The motion was carried)

Now, the question is:-

That Clause 4 as amended do stand part of the Bill

(The motion was carried)

Clause 4 as amended form part of the Bill.

Clause - 1

Now, clause 1 of the Bill is under consideration, one amendment has been received in it. Minister for the Law and Parliamentary Affairs may move his amendment.

Sub. Clause -1

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS.

Sir, I move:-

That in sub-clause (1) of Clause 1 of the Bill, as reported by the Special Committee No. II, for the figures "1990" occurring in line 2, the figures "1991" be substituted.

MR SPEAKER: The motion moved is :-

That in sub-clause (1) of Clause 1 of the Bill, as reported by the Special Committee No. II, for the figures "1990" occurring in line 2, the figures "1991" be substituted.

Now, the question is:-

That in sub-clause (1) of Clause 1 of the Bill, as reported by the Special Committee No. II, for the figures

"1990" occurring in line 2, the figures "1991" be substituted.

(The motion was carried)

MR SPEAKER: The question is :-

That Clause 1 as amended do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Clause 1 of the Bill as amended form part of the Bill.

Preamble

Now, the Preamble of the Bill is under coniseration. Since there is no amendment in it-

The question is:-

That the Preamble of the Billl do stand part of te Bill.

(The motion was carried)

Long Title

Now, the Long Title of the Billl is under consideration, since there is no amendment in it, it form part of the Bill.

Minister for Law and Parliamentary Affairs.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS. Sir, I move :-

That the Sugar Factories Control (Punjab Amendment) Bill, as reported by the Special Committee No. II, be passed.

RANA SANAULLAH KHAN: The House is not in quorum.

MR SPEAKER: The House is in quorum.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS.

Sir, I move:-

That the Sugar Factories Contorl (Punjab Amendment) bill as reported by the Special committee No. II, be passed.

MR SPEAKER: The motion moved is :-

That the Sugar Factories Control (Punjab Amendment)Bill 1990, as reported by the Special committee No. II, be passed.

There is nobody to oppose.

The motion moved and the question is :-

That the Sugar Factoreis Control (Punjab Amendment) Bill 1990, as reported by the Special commmitttee No. II, be passsed.

رانا اکرام ربانی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔جناب والا، مجھے ابھی گوجرانوالہ سے ایک تار وصول ہوئی ہے یہ بھی اچھی بات ہے کہ وزیر تعلیم بھی یہاں موجود ہیں ۔

Large Scale Copying in Inter Exam on Pistol Point Police and Staff Helpless at Government College Gujranwala MSF Controls the Centre Lawlessness

جناب سپیکر ۔ رانا صاحب، میں آپ کی توجہ اس روایت کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ جب سپیکر question put کر رہا ہو تو اس وقت کوئی تحریک پیش نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی اس کو، کسی بھی طریقے سے، interrupt کیا جا سکتا ہے تو میں سوال پیش کر رہا تھا۔

MR SPEAKER: The question is :-

That the Sugar Factories Control (Punjab Amendment) Bill, 1990, as reported by the Special committee No. II, be passed.

(The motion was carried)

The Bill was passed unanimously.

(Mr Deputy Speaker in the Chair)

مسودہ قانون (ترمیم) (ادائیگی) بھتہ خصوصی ملازمین پنجاب مصدرہ 1990ء

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law and Parliamentary Affairs.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:-

That the Punjab Employees Special Allowance (Payment) (Amendment) Bill, 1990, as reported by the Special Committee No I, be taken in to consideration at once.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is :-

That the Punjab Employees Special allowance (Payment) (Amendment) Bill, 1990, as reported by the Special Committee No I, be taken into consideration at once.

There are two amendments. Rana Sanuallah Khan.

RANA SANAULLAH KHAN: Sir, I move:-

That the Punjab Employees Special Allowance (Payment)

(Amendment) Bill, 1990, as reported by the Special Committee No. I, be circulated for the purpose of eliciting public opinion there on by 30th June, 1991.

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved is :-

That the Punjab Employees Special Allowance (Payment) (Amendment) Bill, 1990, as reported by the Special Committee No. I, be circulated for the purpose of eliciting public opinion there on by 30th June, 1991.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جی، رانا ثناء اللہ خان صاحب ۔

رانا ثناء اللہ خان ۔ جناب سپیکر، اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ اس میں الاؤنسوں کو بڑھانے کے متعلق جو حد رکھی گئی ہے، اس سے یہ قیاس ہوتا ہے کہ الیکشن کے دوران جو وعدہ کیا گیا تھا اس کو پورا کرنے کے لیے یہ کیا گیا ہے ۔ جب کہ صورت حال اب مختلف ہے ۔ چونکہ الیکشن کے دوران مطلوبہ عوامی mendate برآمد کرنے کے لیے جو اخراجات کیے گئے اور جس طرح سے سرکاری خزانہ لٹایا گیا اس کے بعد جہاں تک ایک طرف حکومت گوناگوں مالی مشکلات کا شکار ہوئی ہے وہاں پر مہنگائی بھی بہت بڑھی ہے ۔ اور بالخصوص تیل کی قیمتوں میں بڑا اضافہ ہوا ہے ۔ تو اس صورت حال کے پیش نظر یہ چاہیے کہ اس بل کو عوام کے پاس بھیجا جائے تاکہ ان کی رائے بھی آجائے کہ اس صورت حال میں اس کے بارے میں ان کی کیا رائے ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہتر ہوگا اور اس طرح بہتر تجاویز سامنے آسکیں گی جو کہ حکومت، عوام اور اس ایوان کے لیے بھی بہتر ہوں گی ۔ مہربانی ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جی ۔ وزیر قانون صاحب ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ اس بل کا موجودہ الیکشن سے کوئی تعلق نہیں ہے گزشتہ سال مئی سے فیکٹری مالکان کو آرڈیننس کے ذریعے پابند کیا گیا تھا کہ فیکٹری کے ملازمین کو زیادہ سے زیادہ ایک سو

روپے ماہانہ الاؤنس دیا جائے تو جناب والا ۔ یہ قانون تو مزدوروں کے مفاد کے لیے بنایا گیا ہے اور پچھلی اسمبلی میں اس کو مجلس قائمہ میں بھی بھیجا گیا تھا مگر بدقسمتی سے اسمبلی ٹوٹ گئی تھی اور یہ قانون کی شکل اختیار نہ کر سکا تھا ۔ اس بات کا ذکر پہلے سے اخبار میں آ رہا ہے کہ یہ مفاد عامہ کے لئے قانون ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسے بغیر تاخیر کے قانونی شکل ملنی چاہیئے اور یہ ترمیم غیر ضروری ہے اس کو قابل پذیرائی نہ سمجھا جائے اور بل فوراً نافذ کیا جائے ۔

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is :-

That the Punjab Employees' Special Allowance (Payment) (Amendment) Bill, 1990, as reported by the Special Committee No. I, be circulated for the purpose of eliciting public opinion there on by 30th June, 1991.

(The motion was lost)

Next amendment is from Rana Ikram Rabbani.

RANA SANAULLAH KHAN: Sir, the House is not in quorum.

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the House is in quorum. Rana Ikram Rabbani.

RANA IKRAM RABBANI: Sir, I move :-

That the Punjab Employees Special Allownance (Payment) (Amendment) Bill, 1990, as reported by the Special Committee No. I, be referred to a Select Committee consisting of the following Members, with instructions to report by 30th June, 1991:-

1. Rana Sanaullah Khan.
2. Mr Ali Hassan Raza Qazi.

3. Mr farid Ahmed Piracha.
4. Mr Sikandar Hayat Malhi.
5. Mr Irshad Hussain Sethi.
6. Mr Sohail Zia Butt.
7. Haji Muhammad Afzal Chan.
8. Mr Ghulam Sarwar Khan.
9. Sh Anwarul Haq Piracha.
10. Mian Manzoor Ahmed Mohal.

MR.DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:-

That the Punjab Employees Special Allowance (Payment) (Amendment) Bill, 1990, as reported by the Special Committee No. I, be referred to a Select Committee consisting of the following Members, with instructions to report by 30th June, 1991:-

1. Rana Sanaullah Khan.
2. Mr Ali Hassan Raza Qazi.
3. Mr farid Ahmed Piracha.
4. Mr Sikandar Hayat Malhi.
5. Mr Irshad Hussain Sethi.
6. Mr Sohail Zia Butt.
7. Haji Muhammad Afzal Chan.
8. Mr Ghulam Sarwar Khan.
9. Sh Anwarul Haq Piracha.
10. Mian Manzoor Ahmed Mohal.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS. I oppose it Sir.

رانا اکرام ربانی ۔ جناب والا ۔ میں اس سلسلے میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ درست

ہے کہ یہ بل مجلس خصوصی کے پاس گیا انہوں نے اس پر غور وخوض کیا اس کے بعد انہوں نے اپنی رپورٹ دی ۔ اور یہ رپورٹ ایوان میں آئی ۔ تو جناب سپیکر ۔ میرا اس کے بارے میں یہی خیال ہے کہ جتنے زیادہ معزز اراکین کی رائے اس میں شامل ہو سکے اور جتنا زیادہ اس پر غور کیا جائے اور جن دوستوں کے نام میں نے تجویز کیے ہیں ان کا خیال یہ ہے کہ یہ جو بل دیا گیا ہے اس میں کم رعایتیں دی گئی ہیں اگر وہاں پر ہم بیٹھے ہوتے یا ہماری کمیٹی کے پاس یہ بل آئے تو ہم ان ملازمین کے لئے اس سے بہتر اور اس سے زیادہ رعایتیں تجویز کر سکتے ہیں تو جناب والا یہ ترمیم میں نے اس لحاظ سے دی تھی کہ اس بل کو سیلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیجا جائے اور جس نقطہ نظر سے یہ بل پیش کیا گیا ہے اس لحاظ سے ان کو مزید مراعات مل سکیں گی ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جی وزیر قانون صاحب

وزیر قانون ۔ جناب والا! میں اس پر پہلے ہی اظہار خیال کر چکا ہوں ۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is :-

That the Punjab Employees Special Allowance (Payment) (Amendment) Bill, 1990, as reported by the Special Committee No. I, be referred to a Select Committee consisting of the following Members, with instructions to report by 30th June, 1991:-

1. Rana Sanaullah Khan.
2. Mr Ali Hassan Raza Qazi.
3. Mr farid Ahmed Piracha.
4. Mr Sikandar Hayat Malhi.
5. Mr Irshad Hussain Sethi.
6. Mr Sohail Zia Butt.
7. Haji Muhammad Afzal Chan.
8. Mr Ghulam Sarwar Khan.
9. Sh Anwarul Haq Piracha.
10. Mian Manzoor Ahmed Mohal.

(The motion was lost)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:-

That the Punjab Employees Special Allowance (Payment) (Amendment) Bill, 1990, as reported by the Special Committee No. I, be taken into consiaeration at once.

(The motion was carried)

Clause - 2

Now, we take up the Bill Clause by Clause.
Clause 2 of the Bill is under consideration, since there is no amendment in it-

The question is :-
That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill
(the motion was carried)
Clause 2 do stand part of the Bill.

Clause - 3

Now, Clause 3 of the Bill is under conisderation,since there is no amendment in it -

The question is :-
That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill

(The motion was carried)
Clause 3 form part of the Bill.

Clause -1

Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. There is one amendment in it. Minister for Law and Parliamentary Affairs may move his amendment.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Mr Speaker Sir, I move:-

Sub Clause (1) Clause- 1

That in sub-Clause (1) of Clause 1 of the Bill as reported by the Special Committee No. I, for the figures "1990" occurrring in line 2, the figures "1991" be subsitituted.

MR.DEPUTY SPEAKER: The motion moved is :-

That in sub-Clause (1) of Clause 1 of the Bill as reported by the Special Committee No. I, for the figures "1990" occurrring in line 2, the figures "1991" be subsitituted.

KHANZADA MUHAMMAD ZARGHAM KHAN KHAKWANI: Sir, the House is not in quorm.

MR DEPUTY SPEAKER: The House is not in quorum. The House is adjourned to meet at 4.30 p.m on the 10th of March, 1991.

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی اتوار 10 مارچ 1991ء ساڑھے چار بجے سہ پہر تک کے لیے ملتوی کی گئی)

صوبائی اسمبلی پنجاب
صوبائی اسمبلی پنجاب کا چوتھا اجلاس

اتوار 10 مارچ 1991ء
(یک شنبہ 23 شعبان 1411ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں 5 بج کر 7 منٹ پر منعقد ہوا۔ جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّآ أُولُوا الْأَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾ وَمَآ أَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿٢٧٠﴾

سورۃ البقرہ ۲۔ آیت ۲۶۹، ۲۷۰

وہ جس کو چاہتا ہے دانائی بخشتا ہے اور جس کو دانائی ملی بے شک اس کو بڑی نعمت ملی اور نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہیں ○ اور تم (خدا کی راہ میں) جس طرح کا خرچ کرو یا کوئی نذر مانو خدا اس کو جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ○

وما علینا الا البلاغ

وزیر ہاؤسنگ وفزیکل پلاننگ: چودھری نذیر احمد پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب سپیکر میں اپنے سوال کے جواب نمبر205 کے وہ جوابات جن کی تفصیل کے لئے کہا گیا تھا ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ چودھری صاحب۔

وزیر جنگلات۔ (راجہ اشفاق سرور خان) جناب سپیکر سوال نمبر239 کا جواب بھی آپ کے حکم کے مطابق ایوان کی میز پر رکھ دیا ہے۔ اس میں چونکہ تھوڑی سے تبدیلی تھی لہذا وہ بھی میں ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ راجہ صاحب۔ وزیر ہاؤسنگ وفزیکل پلاننگ اور وزیر جنگلات نے مطلوبہ سوالات کے جواب ایوان کی میز پر رکھ دیئے ہیں۔ اس پر اگر معزز اراکین ضمنی سوالات کرنا چاہیں تو کل اس پر ضمنی سوالات کر سکیں گے۔ آج معزز اراکین اس کو دیکھ لیں۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ اور محکمہ تعلیم سے متعلق ہے۔ رانا اکرام ربانی صاحب۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

گرلز سکول چک ۸/۱۶ بی آر تحصیل میاں چنوں کی چاردیواری کی تعمیر

***9۔ رانا اکرام ربانی۔ کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک 16 / 8 بی آر تحصیل میاں چنوں کی چاردیواری کے لئے مالی سال 90- 1989ء میں حکومت نے فنڈز فراہم کئے تھے اور چاردیواری کا کام شروع کر دیا گیا تھا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مالی سال کے اختتام پر اس چار دیواری کا کام ابتدائی مراحل میں ہی بند کر دیا گیا اور اس کے فنڈز واپس کیئے گئے ہیں۔

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت فنڈز واپس لینے کی وجوہات بیان کرنے اور اس سکول کی چار دیواری کی تعمیر جلد از جلد کروانے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم (جناب عثمان ابراہیم)

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ مالی سال کے اختتام پر چار دیواری کا کام ابتدائی مراحل میں ہی بند کر دیا گیا۔ دراصل فنڈز واپس نہیں لئے گئے بلکہ حکومت نے مالی وسائل کی کمی کی بناء پر ادائیگیوں پر

پابندی لگا دی تھی۔

(ج) ادائیگیوں پر پابندی کی بنا پر فنڈز برآمد نہ ہو سکے۔ اب وسائل کی دستیابی کی صورت میں رواں مالی سال کے دوران یا آئندہ مالی سال میں فنڈز فراہم کر دیئے جائیں گے۔

رانا اکرام ربانی: کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ ROUGHLY کتنے فیصد ایسے پراجیکٹ ہیں جن پر اس وجہ سے پابندی لگائی گئی ہے؟

وزیر تعلیم: جناب والا یہ نیا سوال ہے اس کے لئے علیحدہ سوال کریں۔ اپنے سوال سے متعلقہ ضمنی سوال کریں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

رانا اکرام ربانی: جناب والا انہوں نے فرمایا تھا کہ یہ درست ہے کہ مالی سال کے اختتام پر چار دیواری کا کام ابتدائی مراحل میں ہی بند کر دیا گیا تھا۔ حکومت نے مالی وسائل کی کمی کی بنا پر ادائیگیوں پر پابندی لگا دی تھی۔ اس پر میں نے ضمنی سوال یہ کیا تھا کہ کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ Roughly کتنے فیصد آپ کے ایسے منصوبہ جات ہیں' جن پر فنڈز کی کمی کی وجہ سے ادائیگیوں پر پابندی لگا دی تھی۔

جناب سپیکر: جناب وزیر تعلیم۔

وزیر تعلیم: جناب والا اس وقت تو اس کی تفصیل میرے پاس نہیں ہے۔ لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ ایسی سکیمیں ضرور موجود ہیں۔ 2 جون 1990ء کو اس وقت کی حکومت نے بل کی ادائیگیوں پر پابندی لگا دی تھی۔ اس وقت جتنے بھی منصوبے تھے ان کے فنڈز روک لئے گئے تھے اور ان میں یہ منصوبہ بھی شامل تھا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

رانا اکرام ربانی: کیا اس سوال کے حوالے سے وزیر تعلیم یہ تسلیم کریں گے کہ پنجاب حکومت مالی مشکلات کا شکار ہے؟

جناب سپیکر: وزیر تعلیم۔

وزیر تعلیم: جناب والا یہ سوال چونکہ اس دور سے متعلق ہے جب مرکز میں پیپلز پارٹی کی حکومت تھی اور پنجاب میں آئی جے آئی کی حکومت تھی اور سب کو اس بات کا علم ہے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت نے پنجاب کے ساتھ جو ناانصافی کی تھی اور اس وقت تقریباً" 4 ارب روپے پنجاب حکومت کا روک لیا تھا۔ اس کی وجہ سے ہمارے اس وقت کے جو منصوبے تھے وہ مالی مشکلات کا شکار ہو گئے تھے۔

جناب سپیکر: میاں منظور احمد موحل۔

میاں منظور احمد موھل: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ معلوم کرنا چاہوں گا کہ مالی وسائل کی جو کمی ہے آیا اس کے لئے کوئی criteria مقرر کیا گیا تھا۔ صرف یہ منصوبے فنڈز کی کمی کا شکار ہوئے یا تمام محکمہ تعلیم میں وسائل کی کمی کا اصول اپنایا گیا۔

وزیر تعلیم: جناب والا اس سے نہ صرف محکمہ تعلیم بلکہ اس سے صوبہ پنجاب کے تمام محکمہ جات متاثر ہوئے تھے۔ جب اس پر پابندی لگی تھی تو تمام محکمہ جات متاثر ہوئے تھے۔

جناب غلام سرور خان: جناب والا 91-1990ء جو رواں مالی سال ہے رواں مالی سال میں محکمہ تعلیم کی مد میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی۔

جناب سپیکر: اس کے لئے نیا سوال کریں۔

جناب غلام سرور خان: جناب والا وزیر تعلیم کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ

جناب سپیکر: اس کے لئے نیا سوال کریں۔ رانا اکرام ربانی صاحب۔

رانا اکرام ربانی: جناب سپیکر کیا وزیر تعلیم کے علم میں یہ بات ہے کہ 6 اگست کو اسمبلیاں dissolve ہونے کے بعد اور الیکشن کے دوران بہت سی جگہوں پر اسی قسم کے منصوبہ جات کی تکمیل کی گئی؟

وزیر تعلیم: اس سلسلے میں اگر یہ کسی منصوبے کو specifically mention کریں تو میں بتا سکتا ہوں۔ تمام منصوبہ جات کے بارے میں اس وقت نہیں بتا سکتا۔

رانا اکرام ربانی: میں اپنے سوال کو ایک تحصیل تک confine کر لیتا ہوں کیا آپ یہ بتا سکیں گے اور آپ کے علم میں ہے کہ تحصیل اوکاڑہ میں اس قسم کے منصوبہ جات کی تکمیل الیکشن کے دوران کی گئی ہے اور خاص طور پر اس سکول کی چار دیواری کا کام روکا گیا؟

جناب سپیکر: اس کے لئے نیا سوال کریں۔

رانا اکرام ربانی: جناب والا وزیر صاحب کی طرف سے آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی: کیا وزیر موصوف اس بات کا جواب دینا پسند فرمائیں گے کہ وسائل کی کمیابی اور وسائل کی دستیابی کا انہوں نے ذکر کر دیا اور اس حکومت کا بھی ذکر کر دیا جس نے فنڈز روک رکھے تھے۔ کیا وہ وسائل اب موجودہ حکومت کے پاس ہیں۔ اب اس کی دستیابی میں کیا رکاوٹ ہے؟

جناب سپیکر۔ سیٹھی صاحب سوال کیا ہوا؟

جناب ارشاد حسین سیٹھی۔ جناب والا میرا سوال یہ ہے کہ رانا اکرام ربانی صاحب کے سوال کے جواب میں جز (ج) میں بتایا گیا ہے۔ ادائیگیوں پر پابندی کی بناء پر فنڈز برآمد نہ ہو سکے اب وسائل کی

دستیابی کی صورت میں رواں مالی سال کے دوران یا آئندہ مالی سال میں فنڈز فراہم کر دیئے جائیں گے۔ میرا اس سلسلے میں ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ پابندی جو وسائل کی کمی کی وجہ سے لگائی گئی تھی۔ موجودہ حکومت نے وہ وسائل حاصل کر لئے تھے اگر وہ فنڈز جو موجود ہیں تو رواں مالی سال میں مرکزی حکومت نے ان فنڈز کو جاری کیوں نہیں کیا۔ کیونکہ انہوں نے ذکر کیا ہے کہ 4 ارب سے زائد رقم روک لی گئی تھی۔

وزیر تعلیم۔ جناب والا' موجودہ مالی سال میں تو فنڈز دستیاب نہیں ہیں۔ لیکن آئندہ مالی سال میں اگر فنڈز فراہم ہوئے تو اس پر عملدرآمد ہو جائے گا کیونکہ سالانہ ترقیاتی پروگرام ہوتا ہے جس کی بنیاد وفاقی حکومت کی امداد پر ہوتی ہے اس سلسلہ میں ہم اپنا بجٹ بنا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ہمیں امید ہے کہ وفاقی حکومت ہمیں گرانٹ دے گی۔

جناب سپیکر۔ جناب وزیر تعلیم' قائد حزب اختلاف کی طرف سے سوال یہ ہے کہ کیا حکومت پنجاب اس سال سکول کی چار دیواری کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔؟

وزیر تعلیم۔ یہ کام سالانہ ترقیاتی پروگرام 92- 1991ء میں رکھ دیا جائے گا۔

جناب سپیکر۔ کیا اس آئندہ بجٹ میں یہ کام مکمل ہو جائے گا۔

وزیر تعلیم۔ جی ہاں' آئندہ مالی سال میں یہ کام مکمل ہو جائے گا۔

جناب رانا اکرام ربانی۔ کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ مالی وسائل کی فراہمی کے سلسلہ میں سابقہ وفاقی حکومت کو مورد الزام ٹھہرانے کی ٹیپ کب تک چلتی رہے گی۔

وزیر تعلیم۔ جب تک ہمارا خسارہ پورا نہیں ہو گا تب تک۔

جناب سپیکر۔ اگلا سوال جناب ڈاکٹر خاور علی شاہ صاحب۔

پنجاب کی یونیورسٹیوں میں غیر قانونی احکامات کا اجراء

×۱۸۔ ڈاکٹر خاور علی شاہ۔ کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ _____

الف :- پنجاب کی یونیورسٹیوں میں سینٹ اور سنڈیکیٹ کی منظوری کے بغیر 1985ء سے آج تک کتنے احکامات جاری کئے گئے اور وہ کس کس سلسلے میں جاری ہوئے۔

ب :- کیا سینٹ اور سنڈیکیٹ کی منظوری کے بغیر احکامات جاری کرنا غیر قانونی نہیں ہے۔

ج :- اگر جز (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو پھر غیر قانونی احکامات کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟

وزیر تعلیم (جناب عثمان ابراہیم)

الف :- انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں ایسا کوئی حکم جاری نہیں ہوا۔ البتہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان میں ضمیمہ I اور ضمیمہ II پر مندرج احکامات سینٹ اور سنڈیکیٹ کی منظوری کی امید پر جاری کئے جن کو بعد میں سنڈیکٹ اور سینٹ میں منظوری کے لئے پیش کر دیا گیا۔ ضمیمہ I کے آخر میں درج صرف (9) احکامات کو سنڈیکٹ کے آئندہ اجلاسوں میں پیش کرنا باقی ہے۔

پنجاب یونیورسٹی لاہور میں 88- 1987، 89- 1988، 90- 1989 کے لئے میزانیہ (بجٹ) پر عملدرآمد سینٹ اور سنڈیکٹ کی منظوری کی امید پر کیا گیا۔ مزید برآں اسی دورانیہ میں سلیکشن بورڈ کی سفارشات کے بعوض 233 اساتذہ اور "اے" کلاس ملازمین کی تقرری عمل میں لائی گئی۔

ب :- سینٹ اور سنڈیکٹ کی منظوری کی امید پر ناگزیر حالات میں قانوناً" ایسا کیا جا سکتا ہے۔

ج :- چونکہ ناگزیر حالات میں وائس چانسلر سنڈیکٹ اور سینٹ کی منظوری کی امید پر بعض احکامات دے سکتے ہیں اور قانون اس کی اجازت دیتا ہے اس لئے انہیں غیر قانونی نہیں کہا جا سکتا۔

ضمیمہ I

STATEMENT OF ACTION TAKEN BY THE VICE-CHANCELLOR ON BEHALF OF THE SENATE UNDER SECTION 16(3) OF THE BAHAUDDIN ZAKARIYA UNIVERSITY ACT, 1975 FROM 1985 TO 1990

S.No.	Year	Subject	Meeting in which subject matter reported to the Senate
1.	1990	Establishment of College of Agriculture and starting of B.Sc. (Hons) Agriculture 4-year course-Admission to the Ist year class from Academic Session 89-90.	3rd meeting of the Senate held on 20.5.90
2.	"	Amendments in the division of marks allotted to the Science-Education specialization papers Chemistry, Biology and Physics of M.A.Education Part-II.	-do-
3.	"	Amendments in the Outlines of Tests (Statutes) for M.A.Economics Part-II	-do-
4.	"	Changes in the Outline of Tests of the Courses of M.B.A.	-do-
5.	"	Amendments in the Outlines of Tests (Statutes) of 3rd Professional M.B.B.S Examination.	-do-
6.	"	Amendments in the Outline of Tests (Statutes) of Final Professional M.B.B.S. Examination.	-do-
7.	"	Approval of the revised syllabus for M.Phil Mathematics.	-do-
8.	"	Amendments in the Outline of Tests (Statutes) for M.A. Pakistan Studies Part-II Examination.	-do-
9.	"	Approval of Statutes for starting of M.B.A. (MIS) Programme for the holders of Post-graduate diploma	-do-

		in System Analysis.	
10.	"	Amendments in the Outline of Tests (Statutes) for B.Com Part-II Examination by adding a subject "Communication skills and Computer Awareness".	-do-
11.	"	Adoption of promotion rules of sub-Engineer to the Post of Assistant Engineers.	-do-
12.	"	Approved revised budget 1988-89 and budget estimate for the year 1989-90.	-do-
13.	"	Approved the change in the designation of M.Pharmacy (Two years course) to M.Phil and Outline of Tests (Statutes) for M.Phil Pharmacy.	-do-
14.	"	Approval for the starting of M.Phil in Physics with specialization in Materials Science and approval of the OUtline of Tests (Statutes) thereof. Third Meeting of the Senate held on 20.5.1990.	-do-
15.	"	Conversion of Paper-VIII(Computer Programming) as Paper-III with 3 options of the Syllabus of M.A. Islamic Studies Part-II (4 year scheme) for the examination held in July, 1990.	-do-

II

zqxxxSTATEMENT OF ACTION TAKEN BY THE VICE-CHANCELLOR ON BEHALF OF THE SENATE UNDER SECTION 16(3) OF THE BAHAUDDIN ZAKARIYA UNIVERSITY ACT, 1975 FROM 1985 TO 1990

Sr.No.	Year	Subject	Meeting in which subject matter reported to the C.C./Syndicate.
1.	1985	Re-constitution of the Board of Studies in Commerce.	1/85 dated 10.2.1985.
2.	"	Appointment of Prof. Dr. M.Ishaq Akhtar Chairman, Department of Chemistry and Chairman, Board of Studies in Physics and Statistics.	-do-
3.	"	Approved deputation of Prof. Dr. Aejaz Ahmad Malik, as Director, Pakistan Scientific and Technological information Centre, Isalamabad.	-do-
4.	"	Appointment of Mirza Abdul Ghani Assistant Professor, Government College of Education, Multan, on deputation as Deputy Controller of Examinations.	-do-
5.	"	Appointment of Prof.Dr. K.Imtiaz Ali as Chairman of the Affiliation Committee in place of Prof. Dr. Aejaz Ahmad Malik, upto 19.2.1985.	-do-
6.	"	Grant of one day's Privilege Leave for 9.10.1984 to Mr. Inam Bari Qureshi, Assistant Professor, University Gilani Law College, Multan.	-do-

7.	"	Grant of permission to attend the Winter College on Lasers Trieste Italy, from 21.1.1985 to 22.3.1985 to Mr. Zakariya Arif, Asstt. Prof. of Physics.	-do-
8.	"	Approval of Regulations for admission 4/85 dated 21.9.85 to Diploma in Pakistan Studies class for the Session 1984-85.	4/85dt. 21.9.85
9.	"	Amendment in Statute-2 for Doctor of Medicine examination vide Chapter XII at page-435 of the University Calendar Vol.II for the year 1977-78.	-do-
10.	"	Amendment in promotion rules for Ist IInd and 3rd Professional examinations of B.Pharmacy 4-years course.	-do-
11.	"	Approval of "20 selected Ahadees" for compulsory subject of Islamic Studies and Pakistan Studies for the B.Ed. Examination and also approval with regard to change of implementation of introduction of Iqbaliat P-VII for B.Ed. Examination.	-do-
12.	"	Grant of permission to External/Private candidates to appear in B.Ed 1st and 2nd Annual Examination 1984 (New Course).	-do-
13.	"	Grant of Affiliation/Extension in which Affiliation to Govt. College for Women, Khanewal, in the subjects of English, Urdu, Pol,Science, Economics, Psychology, Arabic, Persian,Islamic Studies and Mathematics for Degree Classes.	-do-
14.	"	Constitution of Hall Council and its Regulations.	-do-
15.	"	Transitory amendment in Regulation 19(a) (vi) for Master's Degree Examinations under Annual System.	-do-

16.	"	Regulations for admission in the M.A. /M.Sc./MBA/B.Pharmacy for the session 1984-85 and post graduate Diploma in Pakistan Studies and Islamic Studies (4 years course) for the session 1984-85.	-do-
17.	"	Approval of recommendations of Board of Studies in Physics/Academic Council regarding change in the Outlines of Tests for M.Sc. Physics Part II Exam:	-do-
18.	"	Approval of recommendation of the Board of Studies in Political Science/Academic Council regarding re-adjustment in the outlines of tests and courses of Reading for M.A. Pol. Science Part-I and Part-II Examination under Annual System.	-do-
19.	"	Approved recommendations of the Board of Studies in Law/Academic Council regarding Replacement of unamended Evidence Act by the amended one (Law of Evidence in Paper IV for LL.B. Examination).	-do-
20.	"	Approval of revision in Syllabi and Courses of Reading for Paper-X (American Literature) for M.A. in English Part-II Examination.	-do-
21.	"	Approval of recommendation of the Board of Studies in Economics/Academic Council regarding Courses of Reading for various elective subjects for M.A. Economics Part-I and Part-II Examinations.	-do-
22.	"	Approval of the Syllabi and Courses of Reading for M.A. Arabic, Persian and Punjabi, Part-I and Part-II Examination under Annual System.	-do-
23.	"	Approval of the Syllabi and Courses of Reading for M.A. Islamic Studies Part-III and Part-IV Examination under 4-year Scheme	-do-

24.	"	Combination of 1984-85 and 1985-86 sessions for Bachelor of Education Course.	-do-
25.	"	Interpretation of Regulation -6 of M.A. Examinations under Composite System.	-do-
26.	"	Nomination of the members of the Chancellor's Committee on the Financ and Planning Committee.	-do-
27.	"	Appointment of Mirza Abdul Ghani as Controller of Examinations on ad-hoc basis.	-do-
28.	"	Grant of privilege leave (ex-Pakistan) for 13 days from 7.9.85 to 19.9.85 to Dr. Malik Muhammad Tayyab, Associate Professor of Chemistry.	-do-
29.	"	Duties of the Planning and Development Officer.	-do-
30.	"	Grant of 10 days privilege leave from 19.2.85 to 28.2.85 to Mr. Masood Ahmad Chaudhry, Deputy Treasurer.	-do-
31.	"	Grant of extension in study leave from 1.7.85 to 31.7.85 and grant of permission for participation in the International Conference to Mr. Abdul Hafeez Chaudhry, Assistant Professor of Economics.	-do-
32.	"	Declaration of result of Mr. Irfan Hussain Qureshi S/O Altaf Hussain Qureshi, B.A./B.Sc. II Annual Examination 1984.	-do-
33.	"	Appointment of Chairman, Department of Political Science.	-do-

34.	"	Transfer to Foreign Services of Dr. Riaz-ul-Haq ,Tariq Asstt: Professor of Chemistry.	5/85 dt. 21.12.85
35.	"	Acceptance of Resignation of Mr. Abdullah Khan, Lecturer (Adhoc) Institute of Islamic Studies with effect from 1.10.85.	-do-
36.	"	Appointment of Chairman and Convener of Board of Studies in Botany and Zoology.	-do-
37.	"	Appointment of Director, Institute of Pure and Applied Biology.	-do-
38.	"	Re-constitution of the Board of Studies in Law.	-do-
39.	1986	Amendment in Statute 34(5) relating to Election of the Senate, Syndicate and Academic Council by the Principal, and Teachers of Affiliated Colleges regarding extension in the time limit.	1/86 dt.30.1.86
40.	"	Approval of regulations for admission to M.A.M.Sc. M.B.A. Pharmacy Classes for the Academic session 1985-86. and Islamic studies(4 year programme).	5/86 dt.22.11.86
41.	"	Approval or Regulation for Admission to F.E.L.D.LL. and D.T.L classes for the Academic session 1986-87	-do-
42.	"	Appointment of two members on the Board of Studies in Economics- Case of Dr. Abdul Hafeez Chaudhry, Associate professor, Department of Economics and Mian Muhammad Saeed, Assistant Professor Govt. College, Sahiwal.	-do-
43.	"	Appointment of member of the board of Studies in Political Science-Case of Dr. Ghulam Mustafa Chaughry.	-do

44.	"	Appointment of two members of the Board of Studies in Statistics-Case of Mr. Gul Nawaz Khan Chairman Deptt. of Statistics, Gomal University D.I. Khan and Dr. G.P. Pasha.	-do-
45.	"	Appointment of a member of the Board of Studies in Physics-Case of Prof. Dr. M.A. Shaukat, Deptt. of Physics University of the Subject, Lahore.	-do-
46.	"	Appointment of a member on the Board of Studies in Education Case of Miss Zubaida Rahim Lect. in Education, Govt. College for Women, Sahiwal.	-do-
47.	"	Appointment of member of the Board of Studies in Business Administration-Case of Dr. Hayat Muhammad Awan, as Chairman.	-do-
48.	"	Appointment of a member of the Board of Studies in Philosophy-Case of Dr. Muhammad Saleem, Associate Professor Department of Philosophy, University of Peshawar.	-do-
49.	"	Re-constitution of the Board of Studies in Education for a period of 6 months	-do-
50.	"	Defer the implementation of Notification regarding revised Outlines of Tests for M.A. Political Science under Annual System.	-do-
51.	"	Amendment in the Statutes relating to the Syllabi and Courses of Reading for M.Sc. Part-I and Part-II in Statistics on the recommendation of the Board of Studies in Statistics.	-do-
52.	"	Award of Dr. Aun Muhammad Khan Gold Medal.	-do-
53.	"	Award of Ph.D.Degree to Miss Rubina Tareen on the Subject.	-do-

ملتان کی ادبی اور تہذیبی زندگی میں صوفیائے کرام کا حصہ دسویں صدی ہجری کے بعد اردو ادب کی تخصیص کے ساتھ۔

54.	"	Award of Ph.D. degree to Mr. Abdul Rauf Kausar on the Subject. سید عابد علی عابد، شخصیت اور فن	-do-
55.	1987	Relaxation in Regulations for special admission to the Department of Business Administration for the session 1985-86.	-do-
56.	"	Addition in Statute-2 (a) for Master's degree Examination under Annual System of Examination.	-do-
57.	"	Award of a Ph. D. Degree to Syed Safdar Hussain Safdar on the subject "Quranic Sociology of Philosophy".	-do-
58.	"	Appointment of Teachers.	4/87 dt. 21.11.87
59.	"	Grant of Provisional Affiliation to Govt. College for Women Rejanpur in the subject of English Language and Literature, Isl Studies, History, Arabic Psychology, Economics and Pol., Science for Degree level upto the session 1985-86.	-do-
60.	"	Grant of Provisional Affiliation to Govt. College Taunsa in the subject of English, Urdu, Economics, History, Sociology, Geography, Islamic, Studies, Mathematics, Pak. Studies, Arabic (Opt.) upto the session 1985-86.	-do-
61.	"	Grant of Provisional Affiliation to Govt. College Muzaffargarh, in the subject of Botany, Zoology, Statistics and Punjabi upto degree level.	-do-
62.	"	Grant of Affiliation to Govt. College Leiah, in the subject of Physics, Chemistry, Botany, Zoology and Mathematics upto degree level.	-do-

63.	"	Grant of Affiliation to Govt. College for women, Burewala in the subject of English, Urdu History, Education, Islamic Studies, Pak. Studies & Pol. Science for degree classes w.e.f. 1985-86.	-do-
64.	"	Grant of Provisional Affiliation to Govt. College for Women, Multan in the subject of Fine Arts, Social Work, Applied Psychology, and Statistics upto degree level w.e.f. 1985-86.	-do-
65.	"	Grant of Provisional Affiliation to Govt. College for Women, Muzaffargarh in the subject of English, Urdu, Economics, Psychology, Pol. Science, Physics,Chemistry, Botany, Zoology, Isl. Studies, Persian, History, Mathematics, Arabic and Geography, for the degree level upto the session 1985-86.	-do-
66.	"	Grant of Provisional Affiliation to Govt. College for Women , Leiah, in the subject of English, Islamic.Studies, Urdu, Persian, History, Pol. Science, Chemistry, Geography, Economics, Physics, Botany, Zoology, and Mathematics upto the academic session 1985-86 for degree level.	-do-
67.	"	Approved the recommendations of the Board of Studies in Education proposal of the Principal, Govt. College of Education, Multan regarding emendment in Paper-VIII & IX of the B.Ed. Examination.	-do-
68.	"	Approval of the Outlines of Tests and Syllabi and Courses of Reading of the subject of M.A. Education Part-I and Part-II.	-do-
69.	"	Amendment in the Syllabus of Botany Part-II Paper-VII and Part-I Paper-IV.	-do-
70.	"	Amendment in the Foot Note, appended to the Statutes relating to the Outlines of Tests for M.A. Punjabi Part-I and Part-II Examination.	-do-

71.	"	Approved the request of Miss Shirin Fatima Imtiaz for admission to 3rd year class of Pharmacy.	-do-
72.	"	Grant of Affiliation to various Colleges.	-do-
73.	"	Appointment of Chairman of various teaching Departments.	-do-
74.	"	Grant of one months privilege leave to Mr. S.M. Amin, Deputy Registrar (Acad) from 14.3.87 to 13.4.87.	-do-
75.	"	Grant of Ex-Pakistan Extra Ordinary leave without pay for one year to Mr. Shams-ud-Din, Assistant Professor, Department of English.	-do-
76.	"	Approved the revised Syllabi and Courses of of Reading in Paper-III of Part-II and Paper-V (iii) of Part-I in M Sc. Chemistry	-do-
77.	"	Approved the introduction of the revised courses of Reading for paper-IV the (Law of Evidence) and Registration Act for LL.B Examination.	-do-
78.	1988	Grant of two months extraordinary leave without pay from 16.12.87 to 15.2.88 to Prof. Dr. M.S. Rana Principal, univ., Gilani Law College, Multan.	1/88 dt. 13.3.88
79.	"	Grant of one year extraordinary leave without pay to Syed Ahmad-ud-Din Hussain, Assistant Prof Deptt: of Political Science and International Affairs with permission to join the Karachi University as Assistant Prof. Department of International Affairs.	-do-
80.	"	Grant of 3 months maternity leave on full pay w.e.f. 24.1.88 to Dr. Mrs. Mussarat Abid, Assistant Professor, Department of History	-do-
81	"	Appointment of Chairman of the Department of Education, Bahauddin Zakariya University Multan	do-

82.	"	Substitution of Company's Act. 1913 by Company's Ordinance. 1984 in LL.B. Paper-III.	-do-
83.	"	Appointment of Chairman on the Board of Studies in Physics case of Dr. M. Zakariya Arif.	-do-
84.	"	Appointment of the Chairman & Convener on the Board of Studies in Education.	-do-
85.	"	Appointment of a member on the Board. of Studies in Eco. Case of Dr. Karamat Ali.	-do-
86.	"	Appointment of the Chairman & Convener on the Board of Studies Education.	-do-
87.	"	Appointment of a member of the Board of Studies in Law-Replacement of Ch. Abdul Latif Amratsari. Advocate. (Deceased).	-do-
88.	"	Appointment of Chairman and Convener on the Board of Studies in Islamic Studies/ Ethics and Pakistan Studies.	-do-
89.	"	Consider the case for grant of affiliation to Government College of Education to start M.Ed. Classes	-do-
90.	"	Consider the case for grant of affiliation to Government College Dera Ghazi Khan for M.A. Classes in Islamic Studies.	-do-
91.	"	Grant of one year's Extra-ordinary leave (Ex.Pakistan) without pay to Prof. Dr. A.B. Ashraf. Chairman. Department of Urdu w.e.f 13.7.88	4/81. dt. 2.9.88.
92	"	Grant of three month's privilege leave to Ch. Masud Ahmad Deputy Treasurer	4/80.dt 2.9.88
93.	"	Grant of 3 months privilege leave to Mian Aziz Ahmad University Engineer	do-

94.	"	Approved the Rules, Regulations and Syllabus regarding Diploma Course in Taxation Laws.	-do-
95.	"	Approved to declare the results of those candidates of D.T.L. who have solved the question papers in Urdu.	-do-
96.	"	Grant of one year's Extraordinary leave (Ex-Pakistan) without pay from 22.9.89 with permission to join as Professor of English at King Abdul Aziz University, Madina Munawwara, Saudi Arabia to Prof. Dr. K. Imtiaz Ali, Chairman, Department of English/Dean Faculty of Islamic Studies and Languages.	5/88 dt. 15.12.88
97.	"	Grant of one year Extra-ordinary leave without pay from 7.8.88 to 6.8.89 with permission to serve at Agha Khan University Karachi as Assistant Professor of Bio Chemistry to Mr. Mansood-ul-Hassan Javaid, Assistant Professor Department of Pharmacy.	-do-
98.	"	Grant of privilege leave from 28.9.88 to 31.10.88 on personal requirement to Mr. Zain A. Malik Deputy Registrar (Admin).	-do-
99.	"	On the recommendation of the Chairman Board of Studies in Statistics, on amendment was made in the Courses of reading for Paper-B (Written) Part-I Weight (5/10) of B.A./B.Sc. Statistics Examination.	-do-
100.	1989	Nominated Prof. Dr. M.Hayat Zafar, Ex-Principal N.M. College, Multan as a member of Pakistan Medical dental Council to represent the B.Z. University.	-do-
101.	"	Grant the provisional affiliation to Multan Law College, Multan for teaching Law Classes upto Session 1988-90, and also approved admission made by the college upto 30.11.88 regularised as a special case on the recommendation of the affiliation Committee.	-do-

102.	"	Approved the limit of admission to B Ed class 400 students, in the Govt. College of Education Multan and grant the extension in provisional affiliation upto the session 1988-89 for M.Ed.students at Govt. College of Education.Multan.	1/89 dt. 23 5.89
103.	"	Approved the grant of provisional **affiliation** to Govt. College, Shujabad upto degree level and approved the recommendation to regularise the admission made by the college in 1987-88 and 1988-89.	-do-
104.	"	Appointment of Mr. Muhammad Aslam Dar as Director Planning and Development at this University w.e.f. 9.7.1988 (F.N.)	-do-
105.	"	Shoerf Ft. zmuhsmmsi khalid, Asstt., Professor of Mass Communication to continue as Assistant Professor on temporary basis till further orders.	-do-
106.	"	Grant of extra-ordinary leave without pay for higher studies from 25 9.88 to 24.9.89 (5th years) to Mr. Muhammad Afzal, Lect. Dep. of Statistics.	-do-
107.	"	Grant of maternity leave to Mrs. Mussarrat Abid Asstt., Prof., from 5.1.89 to 4.4.89	-do-
108.	"	Grant of maternity leave to Mrs. Kalsoom Farzana Assistant Prof. Deptt. of Pharmacy, (from 30.8.88 to 11.10.88).	-do-
109	"	Grant of privilege leave to Mr. Muhammad Aslam Dar, Director, Planning and Development from 25.3.89 to 6.4.89.	-do-
110.	"	Grant of privilege leave to Mr. S.M. Amin, Deputy Registrar (Acad.) from 8.10.88 to 13.10.88 and from 22.10.88 to 31.10.88	-do-
111.	"	Grant of permission to declare the result of Miss Humaira Faiz Dasti for the degree of Ph.D. in History.	2/89 dt. 20.7.89

112.	"	Acceptance of the resignation of Dr. Muhammad Sharif Mughal, Associate Prof. Inst. of Pure and Applied Biology w.e.f. 14.3.89 (A.N.).	-do-
113.	"	Grant of Ex-Pakistan privilege leave for 26 days from 17.7.89 to 11.3.89 to Mr. I.R. Arsh Siddiqui, Registrar, B.Z. Univ. Multan.	-do-
114.	1990	Grant of one year Ex-Pakistan leave to Mrs. Shirin Zubair, Lect., Deptt. of English w.e.f. 22.10.89 and to allow to proceed to the United Kingdom for higher studies at University of Wales, Cardiff.	1/90,dt.25.2.90
115.	"	Approved the period of deputation of Prof. Dr. Aejaz Ahmad Malik, Prof. Deptt. of Chemistry to PASTIC from 2.12.89 to 31.3.90.	-do-
116.	"	Grant of privilege leave for 50 days from 2.12.89 to 20.11.90 to Mr. I.R. Arsh Siddiqui.	-do-
117.	"	Included a book entitled Math. Method Edited by Prof. M. Amin of Govt. College, Lahore and published by Ilmi Kutab Khana, Lahore for B.A./B.Sc. Math. Courses.	-do-
118.	"	Replacement of book titled - [illegible] by [illegible] in the Syllabus for 9th and 10th option VII Teaching of Arabic for B.Ed. Examination.	-do-
119.	"	Appointment of Dr. Anwar Ahmad, Associate Prof. as Chairman, Department of Urdu till further orders w.e.f. 10/1989.	-do-
120.	"	Appointment of Mr. Muhammad Tayyab Malik Associate Professor as Chairman, Department of Chemistry till further orders w.e.f. 7.1.1990.	-do-
121.	"	Awarded the degree of Doctor of Philosophy in the subject of Urdu on his thesis entitled [illegible] to Mr. Najeeb-ud-Din Jamal S/O Abdul Majeed Regd. No. 88-BZU-7.	-do-
122.	"	Award the Degree of Doctor of Philosophy in the subject of English to Mr. Shams-ud-Din Regd. No. 83-bz-u7.	4/90,dt. 20.9.90.

123.		Grant of Privilege leave (Ex-Pakistan). ..... do .. .. for two months from 27-5-1990 to prof Dr Muhammad Afzal (Khan) chairman Department of Pharmacy for performing Haj.	
124.	"	Grant of privilege leave (Ex-Pakistan) for 9 days from 1.6.90 to 9.6.90 (combine with summer vacation upto 30.6.90) to Dr. Muhammad Hasnain Naqvi, Assistant Professor of Arabic.	-do-
125.	"	Grant of Privilege leave (Ex-Pakistan) for two months and six days from 26.5.90 to 31.7.90 to Mr. Waqar Ahmad Qureshi, Deputy Registrar (Gen) for performing Haj.	-do-
126.	"	Period of re-employment after superannuation of Mr. S.M. Amin extended for another six months w.e.f. 2.5.1990.	-do-
127.	"	Revised Outlines of Tests and Courses of Reading for Paper-VIII, IX and X of M.A. Islamic Studies Part-II (4 years scheme).	-do-
128.	"	Appointed Dr. Zahid A. Cheema as Principal, University Agriculture College Multan, B.Z. Univ., Multan.	Will be reported to the Syndicate in the ensuing meeting to be held in the near near future. Will be reported to the Synadicate in the eusuing meeting to be held in the near future.
129.	"	Appointed Dr. Muhammad Akram Ch., as Director Institute of Islamic Studies and Arabic, B.Z. Univ., Multan.	-do-
130.	"	Granted 65 days privilege leave from 23.9.90 to 26.11.90 to the Treasurer, B.Z. Univ., Multan (Mr. Sajjad Hussain Maral).	-do-

131.	"	Granted extension in the period of re-employment after superannuation of Mr. S.M. Amin on contract basis for the further period of six months from 2.1.90 on the existing terms and conditions.	-do-
132.	"	Granted privilege leave for one day i.e. 8.11.90 to Dr. Muhammad Saleh Associate Professor of Physics.	-do-
133.	"	Granted six days privilege leave from 8.12.90 to 13.12.90 to Syed Zameer-ul-Hassan, Project Director.	-do-
134.	"	Allowed the admission of Mr. Shahab-ud-Din to Ist Professional B. Pharmacy session 1990-91 (a nominee for northern areas).	-do-
135.	"	Relaxed the age limit of Mr. Hujjathullah a nominee of the Ministry of Education for admission to M.A. Part-I Pol. Science Session 1990-91.	-do-
136.	"	Allowed admission of Mr. Sher Baz Khan to M.A Economics Part-I Session 1990-91 against the seat created for FATA.	-do-

جناب سپیکر۔ جواب کافی لمبا ہے اور کافی سارے کوائف اس سوال میں مانگے گئے ہیں۔ اس سوال کا جواب پڑھا ہوا متصور ہو گا۔ ڈاکٹر خاور علی شاہ صاحب کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر خاور علی شاہ۔ جناب والا' میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پنجاب یونیورسٹی میں بجٹ اور باقی چیزیں اس امید پہ منظور کی جاتی رہی ہیں کہ سنڈیکیٹ اور سینٹ میں پیش کی جائیں گی تو کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ پچھلا جو سینٹ تشکیل دیا گیا تھا اس سے کوئی منظوری لی گئی تھی۔

وزیر تعلیم۔ جناب والا' اس کی تفصیل ساتھ دی ہوئی ہے۔ 136- انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور اور بہاؤالدین ذکریونیورسٹی ملتان۔

ڈاکٹر خاور علی شاہ۔ جناب والا' میں نے بجٹ کے بارے میں عرض کیا ہے کہ 88- 1987 اور 89- 1988ء کا جو بجٹ تھا اور جو میزانیہ پیش کیا گیا تھا کہ یہ بجٹ سینٹ اور سنڈیکیٹ میں پیش کیا جائے گا۔ تو کیا اس میزانیہ کو سینٹ یا سنڈیکیٹ میں پیش کیا گیا ہے۔

وزیر تعلیم۔ جی ہاں' بجٹ پیش کیا گیا تھا اور منظور کیا گیا تھا۔ اگر معزز رکن معلوم کرنا چاہیں تو میں اس کی رقم بھی بتا سکتا ہوں۔ ویسے یہ 27 مارچ 1990ء کو منظور کر لیا تھا۔

ڈاکٹر خاور علی شاہ۔ جناب والا' میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ میں سینٹ کا ممبر تھا۔ ذرا یہ سوچ کر بتائیں۔

جناب سپیکر۔ ڈاکٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ میں سینٹ کا ممبر تھا۔ آپ ذرا سوچ سمجھ کے جواب دیجئے گا کیونکہ ذاتی طور پر ان کو اس کی واقفیت ہے۔

وزیر تعلیم۔ جناب والا' یہ 27 مارچ 1990ء کو منظور کیا گیا تھا۔ میرے پاس یہی انفارمیشن ہے۔

جناب سپیکر۔ کوئی اور ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر خاور علی شاہ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ انجینئرنگ یونیورسٹی اور بہاولپور یونیورسٹی میں تو کوئی ایسا کام نہیں کیا گیا کہ جو سینٹ اور سنڈیکیٹ کی منظوری کے بغیر کیا گیا ہو۔ باقی یونیورسٹیوں میں کیوں ایسا نہیں کیا۔

وزیر تعلیم۔ جناب والا' گزارش یہ ہے کہ ہم کوئی ارادی طور پر ایسا نہیں کرتے بلکہ جب کبھی ایمرجنسی ضرورت پڑتی ہے کہ جس پر فوری طور پر عملدرآمد کروانا ہوتا ہے تو یہ اختیارات وائس چانسلر کو ہوتے ہیں وہ بروئے کار لائے جاتے ہیں۔ تو یہ اتفاق سمجھ لیجئے کہ اس یونیورسٹی میں کوئی ایسا کام پیش نہیں آیا جس کے لئے فوری منظوری کی ضرورت ہوتی۔

ڈاکٹر خاور علی شاہ۔ میں آپ کے توسط سے جناب وزیر تعلیم سے یہ معلوم کرنا چاہوں گا کہ۔

جناب سپیکر۔ یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے' سوچ سمجھ کے سوال کر لیجئے۔

ڈاکٹر خاور علی شاہ۔ جناب والا' میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یونیورسٹیز کے سینٹ اور سنڈیکیٹ اس لئے منتخب کئے جاتے ہیں کہ کم از کم بجٹ جو یونیورسٹی کا ہوتا ہے وہ ضرور اس کے سامنے پیش کیا جائے۔ تو جیسے کہ وزیر موصوف نے جواب میں بتایا ہے کہ وہاں پر یہ کہا جاتا ہے کہ بجٹ سینٹ کی منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔ لیکن پیش نہیں کیا جاتا۔ کیا وہ اس سلسلہ میں ایسا کوئی قدم اٹھائیں گے کہ آئندہ کم از کم یونیورسٹی کا بجٹ تو سینٹ سے ضرور منظور کیا جائے۔

وزیر تعلیم۔ جناب والا' بجٹ ہمیشہ سینٹ میں پیش کیا جاتا ہے اور جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں کہ اگر کبھی پیش نہیں کیا جا سکا ہو تو وائس چانسلر کو اس کے اختیارات ہوتے ہیں کہ بجٹ کی منظوری بھی وہ دے دیں۔ جہاں تک بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان کا تعلق ہے تو اس میں وائس چانسلر کو اختیارات ہیں کہ وہ بجٹ کی منظوری دے کر صرف سینٹ میں پیش کر دے۔ ضروری نہیں کہ منظوری بھی سینٹ سے لی جائے۔ لیکن پنجاب یونیورسٹی کے سلسلہ میں سینٹ سے اس کی منظوری لینا ضروری ہے۔

جناب سپیکر۔ ڈاکٹر صاحب' آپ دو دفعہ آخری سوال کہہ کے سوال کر چکے ہیں۔

ڈاکٹر خاور علی شاہ۔ جناب والا' میں نے پنجاب یونیورسٹی کی سلسلہ میں ہی یہ سوال کیا تھا۔ یہ پچھلے سیشن میں دیا گیا تھا۔ لیکن اس دفعہ اس کی باری آئی ہے۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے پنجاب یونیورسٹی کے کتنے بجٹ سینٹ میں پیش نہیں کئے گئے۔

جناب سپیکر۔ اگلا ضمنی سوال جناب سیٹھی صاحب۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی۔ جناب والا' میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب کے جزو "ب" میں جو یہ بتایا گیا ہے کہ ناگزیر حالات میں قانوناً" ایسا کیا جا سکتا ہے تو جب سوال یہ تھا کہ غیر قانونی احکامات کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ اس سے میرا سوال یہ بنتا ہے کہ ناگزیر حالات تو اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب ادارے عملاً" کام نہ کر رہے ہوں اور اگر حالات ایسے ہوں کہ وہ کام کرنا ضروری ہو۔ کیا یہ موصوف "ناگزیر حالات کی" تعریف کرنا پسند فرمائیں گے۔

وزیر تعلیم۔ جناب والا' یہ ایکٹ میں دیا گیا ہے کہ اگر کوئی ایمرجنسی ہو یا کوئی ایسا کام ہو کہ جسے فوری

طور پر کرنے کی ضرورت ہو۔ چونکہ سینٹ سال میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور اجلاس بلاتا ہے۔ اگر اس دوران ایسے حالات آجائیں کہ جس میں وائس چانسلر کو فوری طور پر فیصلے کی ضرورت ہو۔ جس کے نہ ہونے کی وجہ سے بہت ساری پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہی وہ حالات ہیں کہ وائس چانسلر کی مرضی پر یہ بات ہوتی ہے کہ سینٹ کا اجلاس اگر بہت دور ہو تو وہ ایسے حالات میں منظوری دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر۔ کیا رولز میں اس کی کی Provision ہے؟ کہ ناگزیر حالات میں ایسا ہو سکتا ہے۔

وزیر تعلیم۔ جی ہاں رولز میں ایسی Provision ہے۔

جناب سپیکر۔ جی اگلا سوال' ڈاکٹر خاور علی شاہ صاحب۔

پنجاب یونیورسٹی میں طلباء اور اساتذہ کی تعداد

۱۱۹۔ ڈاکٹر خاور علی شاہ۔ کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب یونیورسٹی میں اس وقت زیر تعلیم طلباء کی تعداد کیا ہے۔

(ب) پنجاب یونیورسٹی کے اساتذہ کی تعداد کیا ہے گریڈ وار الگ الگ تفصیل کیا ہے

(ج) پنجاب یونیورسٹی میں غیر تدریسی عملہ کی تعداد کیا ہے گریڈ وار الگ الگ تفصیل مہیا کی جائیں؟

وزیر تعلیم (جناب عثمان ابراہیم)

(الف) پنجاب یونیورسٹی کے مختلف تدریسی شعبہ جات میں اس وقت 10392 طلباء زیر تعلیم ہیں۔

(ب) وائس چانسلر کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی کے موجودہ اساتذہ کی گریڈ وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

(1) پروفیسر گریڈ 20 = 57 (2) ایسوی ایٹ پروفیسر گریڈ 19 = 49

(3) اسسٹنٹ پروفیسر گریڈ 18 = 156 (4) لیکچرار گریڈ 17 = 113

پنجاب یونیورسٹی کے موجودہ نان ٹیچنگ سٹاف کی گریڈ وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

1	گریڈ 20	=	1	11	گریڈ 10	=	3
2	گریڈ 19	=	11	12	گریڈ 9	=	24
3	گریڈ 18	=	45	13	گریڈ 8	=	29
4	گریڈ 17	=	110	14	گریڈ 7	=	305
5	گریڈ 16	=	75	15	گریڈ 6	=	34
6	گریڈ 15	=	40	16	گریڈ 5	=	715
7	گریڈ 14	=	9	17	گریڈ 4	=	43
8	گریڈ 13	=	28	18	گریڈ 3	=	86
9	گریڈ 12	=	75	19	گریڈ 2	=	298
10	گریڈ 11	=	180	20	گریڈ 1	=	1113

836

جناب سپیکر۔ یہ کافی لمبی ہے۔

ڈاکٹر خاور علی شاہ۔ میں جناب والا کے توسط سے عرض کروں گا کہ ذرا اس بات کی وضاحت کروائیں گے کہ غیر تدریسی عملہ جو ہے گریڈ 20 کا ایک اور گریڈ 19 کے گیارہ آفیسر کس عہدے پر ہیں' گریڈ تو ان کا 19 اور 20 ہے۔ اور وہ یونیورسٹی میں کیا کام کر رہے ہیں؟

جناب وزیر تعلیم۔ گریڈ 19 میں Controller of Examination آتا ہے' ایک رجسٹرار آتا ہے ایک Treasurer آتا ہے۔ اس کے بعد چیف لائبریرین آتا ہے' اور ریذیڈنٹ آفیسر ہے' جو یونیورسٹی کلینک میں تین ہیں اور اردو انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں دو ہیں۔ یہ کل گیار بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ گریڈ 20 میں چیف میڈیکل آفیسر ہے جو پنجاب یونیورسٹی کلینک میں کام کرتا ہے۔

ڈاکٹر خاور علی شاہ۔ ضمنی سوال سر' یہ 392 طلباء کے لئے 375 تدریسی عملہ ہے اور تقریباً" 3200 کے قریب غیر تدریسی عملہ ہے' اس Proportion کو وزیر موصوف کس طرح Justify کریں گے؟

جناب وزیر تعلیم۔ جناب والا یہ جو غیر تدریسی عملہ ہے یہ انتظامی اور فنی امور کے لئے ہے جہاں تک تدریس شعبہ جات کا تعلق ہے۔ یونیورسٹی میں 36 کے قریب شعبہ جات ہیں' ان میں ضرورت کے مطابق

پروفیسرز اور لیکچررز وغیرہ موجود ہیں' اور انھیں مزید اس وقت پروفیسر یا لیکچررز کی ضرورت نہیں ہے' جہاں تک غیر تدریسی عملہ کا تعلق ہے یہ یونیورسٹی ایک بہت بڑا ادارہ ہے اور اس کے انتظامی امور کو چلانے کے لئے اور موثر انتظام و انصرام کے لئے ہمیں اتنے عملہ کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر۔ جی ضمنی سوال' ڈاکٹر صاحب آپ۔

ڈاکٹر خاور علی شاہ۔ 3200 افراد غیر تدریسی ہیں' یہ کیا پنجاب یونیورسٹی میں بتدریج بڑھایا گیا' وزیر موصوف کیا یہ بتا سکیں گے کہ یہ غیر تدریسی عملہ کس طرح بڑھایا گیا؟

جناب وزیر تعلیم۔ میرا جواب ہے کہ یہ Reviseable ہے۔

جناب سپیکر۔ جی اس کے لئے Fresh question کی ضرورت ہے۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی صاحب' ضمنی سوال۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی۔ جناب والا ہمیں یہ ایک لسٹ فراہم کی گئی ہے کہ اس میں بتایا گیا ہے کہ اس میں گریڈ 18 کے افراد کے دو نام ہیں جب کہ فہرست 48 افراد پر مشتمل ہے باقی 17 گریڈ کے ہیں۔ تو جناب والا یہاں گریڈ 18 میں غیر تدریسی عملہ 45 افراد بتائے گئے ہیں کیا وزیر موصوف اس بات کا جواب دینا پسند فرمائیں گے کہ بقایا 43 جو ہیں گریڈ 18 کے وہ کس حیثیت سے ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں؟

جناب وزیر تعلیم۔ جناب والا اگر آپ پسند فرمائیں تو میں ان کے عہدے پڑھ دیتا ہوں جو گریڈ 18 میں ہیں اور اس وقت پنجاب یونیورسٹی میں کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر۔ جی کیا فرمایا آپ نے۔

جناب وزیر تعلیم۔ میرے پاس ایسے گریڈ 18 کے افسروں کے عہدے ہیں' اگر اجازت دیں تو میں وہ پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ غیر تدریسی عملہ کے.....

جناب وزیر تعلیم۔ جی ہاں غیر تدریسی عملہ کے' اس میں سیکرٹری ٹو وائس چانسلر ہیں' آفیسران سپیشل ڈیوٹی ہے' ڈپٹی رجسٹرار ایڈمنسٹریشن (اول) ہے ڈپٹی رجسٹرار ایڈمنسٹریٹر (دوم) ہے ڈپٹی رجسٹرار (جنرل) ہے۔ ڈپٹی رجسٹرار ہے۔ ڈپٹی کنٹرولر ایگزامینیشن (اول) ہے۔ ڈپٹی کنٹرولر ایگزامینیشن (دوم) ہے ڈپٹی کنٹرولر ایگزامینیشن (سوم) ہے ڈپٹی کنٹرولر کنڈکٹ' ریزیڈنٹ آڈیٹر' Deputy Treasurer دو ہیں' ڈپٹی رجسٹرار پی

اینڈ ڈی ایک ہیں' ڈپٹی چیف لائبریرین ایڈمنسٹریشن ایک ہیں' ڈپٹی چیف لائبریرین انگلش ایک ہیں۔ ڈپٹی چیف لائبریرین کیمیکل انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی دو ہیں۔ ڈپٹی چیف لائبریرین کیمسٹری ایک ہیں ڈپٹی چیف لائبریرین جیالوجی ایک ہیں' ڈپٹی چیف لائبریرین لاء کالج کے دو ہیں ڈپٹی چیف لائبریرین ہیلی کالج آف کامرس ایک ہیں' ڈپٹی چیف لائبریرین اور سٹیل کالج ایک ہیں' اور ڈپٹی چیف لائبریرین پنجاب یونیورسٹی گیارہ ہیں۔ ڈائریکٹر سپورٹس دو ہیں۔ ڈپٹی ایڈوائزرز سٹوڈنٹس ایک ہیں سپرنٹنڈنٹس ایک ہیں' یونیورسٹی انجینئر ایک ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی کلینک میں پانچ ڈاکٹر ہیں۔ یہ کل 45 بنتے ہیں۔

جناب سپیکر۔ اگلا سوال حاجی محمد افضل چن صاحب.....

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پنڈ مکو تحصیل پھالیہ کیلئے

سامان کی فراہمی

☆ 28- **حاجی محمد افضل چن۔** کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پنڈ مکو تحصیل پھالیہ میں ہائی سکول کا درجہ ایک سال قبل بڑھایا گیا تھا۔ اور اس میں ہائی کلاسز کا اجراء بھی ہو چکا ہے مگر محکمہ کی جانب سے قانون کے تحت تاحال متذکرہ سکول کو 75 ہزار روپے ہائی سکول کے اجراء کی ادائیگی نہیں کی گئی۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ سکول کو رقم فراہم کرنے کو تیار ہے۔ نیز یہ رقم کب ادا کی جائے گی۔ اگر نہیں تو اسکی کیا وجوہات ہیں۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا سکول کو ہائی کا درجہ دینے کے بعد سٹیشنری فرنیچر اور دیگر سامان جو کہ سکول کی ضروریات کے لئے ضروری تھا ابھی نہیں فراہم کیا گیا ہے۔

(د) اگر جز (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ سکول میں سٹیشنری فرنیچر اور دیگر ضروری اشیاء فراہم کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اسکی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر تعلیم: (جناب عثمان ابراہیم)

(الف) درست ہے۔

(ب) تعمیر وطن پروگرام 92- 1991ء میں رقم مہیا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

(ج) درست ہے۔

(د) جزو "ب" کے مطابق تیار ہے۔

مہر محمد سلیم: سوال نمبر28- (سوال کا نمبر بولا گیا)

جناب سپیکر: کیا طاہر رشید صاحب ان کے ایماء پر 28 بولے ہیں؟ کون مہر صاحب آپ بولے ہیں۔ 28 نمبر سوال ان کے ایماء پر' اور یہ پڑھا ہوا تصور ہو گا۔ ہے کوئی ضمنی سوال؟

جناب سپیکر: ضمنی سوال' میاں منظور احمد موہل صاحب۔

میاں منظور احمد موہل: اس میں جناب والا (ج) سوال جو تھا وہ یہ تھا کہ:

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا سکول کو ہائی کا درجہ دینے کے بعد سٹیشنری فرنیچر اور دیگر سامان جو کہ سکول کی ضروریات کیلئے ضروری تھا ابھی نہیں فراہم کیا گیا ہے؟ جواب ہے کہ درست ہے۔ اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ہائی سکول کا درجہ دینے کے بعد حکومت پنجاب اور خصوصاً محکمہ تعلیم نے یہ ضروری چیزیں فراہم کیوں نہیں کیں؟ اس کی کیا وجہ تھی؟

جناب سپیکر: وزیر تعلیم۔

جناب وزیر تعلیم: یہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پنڈ کو ہے یہ فوکل پوائنٹ کے تحت لوکل گورنمنٹ اینڈ رورل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے بنوایا تھا۔

میاں منظور احمد موہل: یہ نہیں ہے جناب والا سوال نمبر28 کا ضمنی سوال ہے؟

جناب سپیکر: اپنا سوال دہرائیے گا' انہوں نے غالباً سمجھا نہیں ہے۔

میاں منظور احمد موہل: میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ سوال نمبر28 میں جو جزو (ج) آپ سے پوچھا گیا ہے کہ ہائی سکول تھا لیکن اس کو فرنیچر اور ضروری سامان فراہم نہیں کیا گیا۔ تو آپ نے جواب دیا ہے کہ یہ درست ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اسے ہائی سکول کا درجہ بھی دے دیا گیا' اور یہ جو ضروری سامان تھا یہ فراہم کیوں نہیں کیا گیا۔

جناب وزیر تعلیم: جناب والا میں عرض کر رہا تھا کہ یہ سکول جو تھا یہ فوکل پوائنٹ کے تحت بنایا گیا تھا جو سکول فوکل پوائنٹ کے تحت بنتے ہیں اس میں سٹیشنری اور فرنیچر حکومت فراہم نہیں کرتی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال۔ حاجی محمد افضل چن۔

گورنمنٹ سکول پنڈ مکو، تحصیل پھالیہ میں ہائی کلاسز کا اجراء

☆ 31- حاجی محمد افضل چن: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ سکول پنڈ مکو کو ہائی سکول کا درجہ دیا گیا تھا اور اس کی بلڈنگ بھی ایک سال قبل تعمیر کی گئی تھی مگر ابھی تک اس سکول میں ہائی کلاسز کا اجراء نہیں کیا گیا۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سکول میں ہائی کلاسز کا اجراء کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم: (جناب عثمان ابراہیم)

(الف) یہ کلی طور پر درست نہیں۔ محکمہ لوکل گورنمنٹ نے سکول کی عمارت برائے درجہ ہائی تعمیر کی ہے مگر تاحال یہ عمارت محکمہ تعلیم کو منتقل نہیں کی۔ اس لئے کلاسز کا اجراء نہیں کیا جا سکا۔

(ب) جس وقت بھی محکمہ لوکل گورنمنٹ نے تعمیر شدہ عمارت محکمہ تعلیم کو منتقل کی ہائی کلاسز کے اجراء کے لئے فوری طور پر ضروری کارروائی کی جائے گی۔

پنڈ دادنخان میں گرلز انٹر کالج کو ڈگری کالج کا درجہ دینا

☆ 46- راجہ ناصر علی خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے اپنے حکم نمبر یو ایس آئی وی۔ او ٹی۔ 30/ 90 / 314- 325 مورخہ 15 جنوری 1990ء کے ذریعہ پنڈ دادنخان میں گرلز انٹر کالج کو ڈگری کالج کا درجہ دینے کا حکم دیا تھا۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ابھی تک اس حکم پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا اور علاقہ کے عوام کو سخت مشکلات کا سامنا ہے۔

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک گرلز انٹر کالج پنڈ دادنخان کو ڈگری کالج کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم: (جناب عثمان ابراہیم)

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ درست نہیں۔ بلکہ عوام کی مشکلات کے پیش نظر کالج مذکورہ کو ڈگری کا درجہ دینے کے لئے تمام ابتدائی ضروری کارروائی کر لی گئی ہے۔ وسائل کی کمیابی کی وجہ سے سال رواں میں اس کے لئے فنڈز مہیا نہیں کئے جا سکے۔

(ج) وسائل کی دستیابی کی صورت میں مذکورہ کالج کو ڈگری کا درجہ دینے کی سکیم تعمیر وطن پروگرام 92-1991ء میں شامل کر دی جائے گی۔

بہاولپور ڈویژن میں تدریسی اداروں میں رخصتی آسامیوں پر تعیناتی

☆ 66- **رانا اکرام ربانی:** کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال 78- 1977ء سے 90- 1989ء تک بہاولپور ڈویژن میں کالجوں' ہائی' مڈل اور پرائمری سکولوں اور دیگر ملحقہ اداروں میں تعینات کن کن معلمات اور سٹاف ممبرز کو زچگی کے لئے خصوصی چھٹی دی گئی ایسی تمام معلمات اور سٹاف ممبرز کے مکمل نام / عہدہ / ادارے کا نام مکمل تفصیلات بمع زچگی کے سلسلے میں دی گئی چھٹی کی مدت اور تاریخیں کیا کیا ہیں ؟

(ب) متذکرہ عرصہ کے دوران جن جن خاتون اساتذہ / سٹاف ممبرز کے چھٹی پر چلے جانے کے عرصے میں کن کن خواتین کو کس کس تاریخ سے کس مجاز اتھارٹی کے حکم کے تحت (عارضی آسامی) پر تعینات کیا گیا ایسی تمام خاتون اساتذہ / اور سٹاف ممبران کے مکمل نام پتے' تاریخ اور جائے تعیناتی کی مکمل تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں۔

وزیر تعلیم: (جناب عثمان ابراہیم)

(الف) بہاولپور ڈویژن میں تعینات 205 کالج سٹاف / خاتون اساتذہ جن کے کوائف شمولہ فہرست " الف " میں مندرج ہیں' کی رخصت زچگی سال 78- 1977ء اور 90- 1989ء کے درمیانی عرصہ کے دوران منظور کی گئی تھیں جب کہ سکول کیڈر کے سٹاف / خاتون اساتذہ کی تعداد 3417 ہے۔ جن کی تفصیلات مشمولہ فہرست " ب " میں درج ہیں جو ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولپور ڈویژن میں 78- 1977ء تا 90- 1989ء کے عرصہ میں زچگی کی رخصت پر جانے والی کالج لیکچرز کے کوائف۔

سال 78- 1977ء

نمبر شمار	نام بمعہ ولدیت عہدہ، جائے تعیناتی	زچگی کی رخصت کی تواریخ
1	مسز نزہت سلیم ولد مراد خاں لیکچرار گورنمنٹ گرلز کالج صادق آباد	13-8-77 تا 12-11-77
2	مسز مقبول اختر ولد چودھری علی محمد گورنمنٹ گرلز انٹر کالج بہاولپور	3-1-78 تا 3-4-78
3	مسز پروین ہاشم ولد زاہد علی اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ گرلز کالج بہاولپور	16-3-77 تا 7-6-77

سال 80- 1979ء

4	مسز فیاض ناہید ولد محمد شیر گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین بہاولپور۔	1-1-79 تا 31-3-79
5	مسز صفیہ فروغ ولد محمد عاشق ایضاً	26-3-79 تا 17-6-79
6	مسز طاہرہ نسیم ولد لال دین لیکچرار گورنمنٹ کالج صادق آباد	12-12-79 تا 9-4-80
7	مسز مقبول اختر ولد چودھری علی محمد لیکچرار گورنمنٹ گرلز انٹر کالج بہاولپور۔	1-9-80 تا 30-10-80

سال 81-1980ء

8	مسز ممتاز پرویز ولد محمد خان لیکچرار گورنمنٹ گرلز کالج رحیم یار خان	10-11-80 تا 27-2-81
9	مسز پروین اختر ولد چودھری شبیر احمد لیکچرار گورنمنٹ گرلز کالج احمد پور شرقیہ۔	21-3-81 تا 20-6-81
10	مسز رعنا ناصر ولد بشیر احمد لیکچرار گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج بہاولپور۔	1-1-81 تا 26-3-81
11	مسز نرگس جاوید ولد ناصر خان لیکچرار گورنمنٹ گرلز کالج رحیم یار خان	2-9-81 تا 25-11-81

12	مسز منصور خالد ولد نصیر الدین ایضاً	11-1-81 تا 4-2-82
13	مسز قیصرہ یعقوب ولد بشیر احمد خان گورنمنٹ گرلز کالج بہاولپور	1-12-81 تا 25-2-82

سال 83- 1982ء

14	مسز قیصرہ یعقوب ولد بشیر احمد خان گورنمنٹ گرلز کالج بہاولپور	1-12-81 تا 25-2-82
15	مسز فیاض ناہید ولد بشیر احمد	2-1-82 تا 1-4-82
16	مسز عائشہ سلیم ولد اللہ بچایا ایضاً	1-10-82 تا 1-12-82
17	مسز شمشاد اختر ولد رشید احمد گورنمنٹ گرلز کالج رحیم یار خان	1-2-82 تا 28-4-82
18	مسز نرگس جاوید ولد لال خان ایضاً	4-9-82 تا 25-9-82
19	مسز صبیحہ خاکوانی ولد عبدالرحیم گورنمنٹ گرلز کالج صادق آباد	20-10-82 تا 17-1-83
20	مسز نسیم رؤف ولد نیاز محمد گورنمنٹ گرلز کالج ہارون آباد	16-10-82 تا 13-1-83

سال 84- 1983ء

21	قیصرہ یعقوب ولد بشیر احمد گورنمنٹ گرلز کالج بہاولپور	13-3-83 تا 12-5-83
22	مسز طاہرہ نورانی ولد شیخ ظفر حسین ایضاً	3-83 تا 5-83
23	مسز رخسانہ سکندر ولد محمد مصطفیٰ ایضاً	6-10-83 تا 15-11-83
24	مسز ارم الشفا ولد محمد اشرف لیکچرار گورنمنٹ گرلز کالج ہارون آباد	10-1-83 تا 9-4-83
25	مسز نزہت سلیم ولد زمرد خان لیکچرار گورنمنٹ گرلز کالج ہارون آباد۔	7-4-83 تا 6-7-83
26	مسز عصمت اشرف ولد حاجی نعمت علی	1-12-83 تا 22-2-84
27	مسز شائستہ ولد خورشید احمد گورنمنٹ گرلز کالج بہاولنگر	2-1-83 تا 25-1-84
28	مسز گل نسرین ولد محمد عبداللہ ایضاً	26-11-83 11-1-84
29	مسز طاہرہ نورانی ولد شیخ ظفر حسین	2-84 تا 4-84

30	مسز رفعت رحمانی ولد صالح محمد رحمانی گورنمنٹ گرلز کالج احمد پور شرقیہ	22-11-84 تا 26-8-84
31	مسز مقبول اختر ولد علی محمد گورنمنٹ گرلز کالج بہاولپور	18-12-84 تا 25-9-84
32	مسز زاہدہ منیر ولد فضل کریم لیکچرار گورنمنٹ گرلز کالج بہاولنگر۔	6-11-84 تا 1-9-84
33	مسز گل نسرین ولد محمد عبداللہ ایضاً	31-10-84 تا 17-9-84
34	مسز فرحت منظور ولد بقا محمد ایضاً	17 -5-84 تا 3-9-84
35	مسز ارم الشفا ولد محمد اشرف گورنمنٹ گرلز کالج ہارون آباد	17-5-84 تا 18-2-84
36	مسز نجمہ خالق ولد عبدالرشید گورنمنٹ گرلز کالج احمد پور شرقیہ	14-5-84 تا 21 -2-84

سال 1985-86ء

37	مسز صبیحہ خاکوانی ولد عبدالرحیم خاں گورنمنٹ گرلز کالج ہارون آباد	1-3-89 تا 2-12-84
38	مسز نسیم رؤف ولد نیاز احمد ایضاً	29-1-85 تا 1-11-84
39	مسز فیاض ناہید ولد بشیر احمد گورنمنٹ گرلز کالج بہاولپور	23-2-85 تا 1-12-84
40	مسز کنیز عائشہ سلیم ولد اللہ بچایا ایضاً	12 -3-85 تا 15-11-84
41	مسز عارفہ پرمون ولد محمد اسلم ایضاً	27-2-85 تا 1 -12 -84
42	مسز شمشاد بیگم ولد عبدالخالق گورنمنٹ گرلز کالج بہاولنگر	30-4-85 تا 6-1-85
43	مسز قدسیہ مقصود ولد تاج محمد گورنمنٹ گرلز کالج احمد پور شرقیہ	15-11-85 تا 1-9-85
44	نوشابہ کوثر ولد عبداللطیف گورنمنٹ گرلز کالج بہاولپور	17-11 -85 تا 2-10-85
45	مسز رخسانہ سکندر ولد مصطفیٰ خان لیکچرار ایضاً	11-5-85 تا 16-2-85
46	مسز شمیم سعید ولد عبداللہ گورنمنٹ گرلز کالج رحیم یار خان	6-4-85 تا 17-1-85

47	مسز شاہ نواز ولد ملک مشتاق احمد	1-9-85 تا 9-11-85
	گورنمنٹ انٹر کالج گرلز فورٹ عباس	
48	مسز صبیحہ ملک ولد محمد یار گورنمنٹ گرلز کالج بہاولپور	7-10-85 تا 5-1-86
49	مسز نجمہ خالق ولد عبدالرشید	30-11-85 تا 21-2-86
	گورنمنٹ گرلز کالج احمد پور شرقیہ	
50	مسز شاہدہ عزیز ولد محمد طفیل خان	7-12-85 تا 6-3-86
	گورنمنٹ گرلز کالج لیاقت پور	
51	مسز نوشابہ کوثر ولد عبداللطیف گورنمنٹ گرلز کالج بہاولپور	24-9-6 تا 9-11-86
52	مسز شائستہ بٹ ولد رشید احمد ایضاً	4-1-86 تا 25-3-86
53	مسز زاہدہ جاوید ولد عبدالغنی ایضاً	24-9-86 تا 23-12-86
54	مسز سمعیہ خاکوانی ولد عبدالرحیم	20-9-86 تا 18-12-86
55	مسز قیصرہ یعقوب ولد بشیر احمد ایضاً	3-3-86 تا 25-5-86
56	مسز نصرت ماجد ولد در محمد ایضاً	1-1-86 تا 25-5-86
57	مسز رخسانہ سکندر ولد محمد مصطفیٰ ایضاً	22-9-86 تا 2-11-86
58	مسز نصرت ضیاء ولد محمد صدیق	9-2-86 تا 1-5-86
	گورنمنٹ گرلز کالج رحیم یار خان	
59	مسز رخسانہ جبین ولد ایضاً	1-5-86 تا 12-7-86
60	مسز گل نسرین ولد عبداللہ	10-9-86 تا 8-12-86
61	مسز شگفتہ حبیب ولد فیروز محمد ایضاً	1-10-86 تا 24-12-86
62	مسز شمشاد بیگم ولد عبدالخالق گورنمنٹ گرلز کالج ہارون آباد	16-3-86 تا 13-6-86
63	مسز شفقت نثار ولد نیاز محمد ایضاً	17-3-86 تا 14-6-86
64	مسز تسنیم سعید ولد عبداللہ لیکچرار	4-2-87 تا 30-4-87
	گورنمنٹ گرلز کالج رحیم یار خان	
65	مسز شاہین فرید ولد قادر خان گورنمنٹ گرلز کالج رحیم یار خان	19-8-87 تا 16-11-87

66	مسز منور خالد ولد قطر الدین گورنمنٹ گرلز کالج رحیم یار خان	1-10-87 تا 12-12-87
67	مسز فرزانہ ناہید ولد فخر الدین گورنمنٹ گرلز کالج بہاولنگر	1-10-87 تا 29-12-87
68	مسز زاہدہ منیر ولد فضل کریم ایضاً	1-1-87 تا 31-3-87
69	مسز ناصرہ تبسم ولد گورنمنٹ گرلز انٹر کالج حاصل پور	23-3-87 تا 19-6-78
70	مسز نگہت اشفاق ولد محمد اشفاق گورنمنٹ گرلز انٹر کالج فورٹ عباس	22-3-87 تا 29-5-87
71	مسز شگفتہ سلیم ولد چودھری محمد سلیم	1-9-87 تا 29 11-87
72	مسز نصرت ماجد ولد در محمد گورنمنٹ گرلز کالج رحیم یار خان	1-11-87 تا 9 -1-88
73	مسز نرگس جاوید ولد لال خان گورنمنٹ گرلز کالج رحیم یار خان	1-11-87 تا 9-1-88
74	مسز نصرت ضیاء ولد محمد صدیق ایضاً	19-12-87 تا 17-3-88
75	مسز ناہید فیاض ولد عبدالحمید ایضاً	6-12-87 تا 5-2-88
76	مسز شگفتہ نجیب ولد فیروز محمد قریشی گورنمنٹ گرلز کالج بہاولنگر	11-10-87 تا 8-1-88
77	مسز رفعت رحمانی ولد صالح محمد گورنمنٹ گرلز انٹر کالج احمد پور شرقیہ۔	7-11-87 تا 29-1-88
78	مسز ثریا منیر ولد نیاز محمد گورنمنٹ گرلز انٹر کالج ہارون آباد	5-11-87 تا 13-2-88
79	مسز مقبول اختر ولد چودھری علی محمد گورنمنٹ گرلز انٹر کالج بہاولپور	1-11-87 تا 24-1-88
80	مسز پروین عزیز ولد عبدالعزیز گورنمنٹ گرلز کالج خانپور	14-11-87 تا 11-2-88
81	مسز رفعت رحمانی ولد صالح محمد گورنمنٹ گرلز کالج احمد پور شرقیہ	7-11-87 تا 29-1-88

82	مسز مشرف رضوی ولد اعجاز حسین		1-11-88 تا 25-12-88
	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج بہاولپور		
83	مسز فاطمہ منیر ولد محمد عبداللہ	ایضاً	18-3-88 تا 15-6-88
84	مسز نرگس سلطانہ ولد بشیر احمد	ایضاً	13-1-88 تا 16-12-88
85	مسز طلعت بخاری ولد مسعود الحسن	ایضاً	23-4-88 تا 21-7-88
86	مسز کنیز عائشہ سلیم ولد اللہ بچایا	ایضاً	1-3-88 تا 21-5-88
87	مسز غزالہ یاسمین ولد حفیظ اللہ	ایضاً	18-2-88 تا 18-5-88
88	مسز سلمہ بیگم ولد ظہور بخش		1-1-88 تا 31-3-88
	گورنمنٹ گرلز انٹر کالج بہاولپور۔		
89	مسز نرگس سلطانہ ولد بشیر احمد	ایضاً	18-9-88 تا 12-12-88
90	مسز عزیز ضیا ولد سید محمد اشرف	ایضاً	25-8-88
91	مسز گل رعنا لیکچرار	ایضاً	23-2-88 تا 23-5-88
92	مسز رحیم النسا اسماء ولد عبدالرحیم		8-9-88 تا 11-9-88
93	مسز حمیدہ الطاف ولد عبدالمجید خان		2-1-88 تا 31-3-88
	گورنمنٹ گرلز کالج لیاقت پور		
94	مسز فرح زیدی ولد سید ظفر عباس زیدی	ایضاً	16-2-88 تا 15-5-88
95	مسز طلعت بخاری ولد نذیر احمد	ایضاً	23-4-88 تا 21-7-88
96	مسز شاہدہ عزیز ولد محمد طفیل خان	ایضاً	11-8-88 تا 8-11-88
97	مسز نرگس شاہین ولد عبدالمجید خان		1-10-88 تا 29-12-88
	گورنمنٹ کالج برائے خواتین بہاولنگر		
98	مسز شاہین رضوانہ ولد عبداللطیف	ایضاً	15-12-88 تا 14-3-88
99	مسز کلثوم محمود ولد نذیر احمد	ایضاً	22-9-88 تا 20-12-88
100	مسز نسیم اختر ولد ولی محمد	ایضاً	10-2-88 تا 10-5-88
101	مسز کنیز فاطمہ گورنمنٹ گرلز انٹر کالج حاصل پور		19-3-88 تا 16-6-88

102	مسز شاہدہ ذوالفقار ولد محمد ذوالفقار	ایضاً	19-3-88 تا 16-6-88
103	مسز نجمہ خالق ولد عبداللہ		28-8-88 تا 25-11-88
	گورنمنٹ گرلز کالج احمد پور شرقیہ		
104	مسز شاہدہ عزیز ولد محمد طفیل		11-8-88 تا 8-11-88
	گورنمنٹ گرلز کالج رحیم یار خان		
105	مسز راشدہ وحید ولد غوث محمد	ایضاً	11-3-88 تا 30-5-88
106	مسز سکینہ بی بی ولد خوشی محمد		16-4-88 تا 17-7-88
	گورنمنٹ گرلز کالج ہارون آباد		
107	مسز ساجدہ باری ولد ملک غلام رسول		17-9-88 تا 15-12-88
	گورنمنٹ گرلز انٹر کالج بہاولپور		
108	مسز تلمیز سعید ولد عبدالغفور خان		13-1-88 تا 14-4-88
	گورنمنٹ گرلز کالج صادق آباد		
109	مسز شمسہ صدیقی ولد عبدالحمید صدیقی		6-9-88 تا 4-2-88
	گورنمنٹ گرلز کالج خان پور۔		
110	مسز انجم شاہین ولد شیخ صادق علی	ایضاً	7-9-88 تا 4-11-88
111	مسز نیلوفر قاضی ولد محمد نواز	ایضاً	25-9-88 تا 23-12-88
112	مسز حمیدہ اکرم ولد محمد اکرم		1-2-88 تا 30-4-88
	گورنمنٹ گرلز کالج فورٹ عباس		
113	مسز گل یاسمین ولد چودھری محمد شریف		5-11-88 تا 2-2-89
	گورنمنٹ گرلز کالج چشتیاں		
114	مسز شاہین ملک ولد چودھری مسعود الحسن		8-12-88 تا 23-1-89
	گورنمنٹ گرلز انٹر کالج بہاولپور۔		
115	مسز نشاط امیر ولد امیر علی خان گورنمنٹ گرلز کالج منچن آباد		1-1-89 تا 31-3-89
116	مسز نادرہ اجمل ولد محمد حسین قادری	ایضاً	1-3-89 تا 15-5-89

117	مسز شگفتہ سلیم ولد محمد سلیم گورنمنٹ گرلز کالج چشتیاں	22-6-89 تا 25-3-89
118	مسز شائستہ جہاں ولد غلام مصطفیٰ گورنمنٹ گرلز کالج خانپور	25-5-89 تا 25-2-89
119	مسز پروین عزیز ولد عبدالعزیز ایضاً	3-11-89 تا 2-9-89
120	مسز الفت روحی ولد خلیل احمد گورنمنٹ گرلز کالج صادق آباد	4-11-89 تا 6-8-89
121	مسز روبینہ ناہید ولد محمد امین ایضاً	3-3-89 تا 4-1-89
122	ایضاً	3-3-89 تا 4-1-89
123	مسز شہزادی یاسمین ولد محمد اقبال	12-12-89 تا 23-9-89
	گورنمنٹ گرلز کالج ہارون آباد	
124	مسز نسرین خان ولد محمد خان گورنمنٹ گرلز کالج رحیم یار خان	22-9-89 تا 9-8-89
125	مسز نجمہ یوسف ولد محمد اقبال لیکچرار زوالوجی ایضاً	12-12-89 تا 23-9-89
126	مسز ناہید فیاض ولد عبدالحمید لیکچرار کیمسٹری ایضاً	9-11-89 تا 22-8-89
127	مسز یاسمین اختر ولد محمد انور لیکچرار	1-4-89 تا 6-12-89
	بیالوجی گورنمنٹ گرلز کالج رحیم یار خان	
128	مسز شاہدہ پروین ولد بشیر احمد لیکچرار شماریات ایضاً	1-4-89 تا 3-1-89
129	مسز سعیدہ بانو لیکچرار ایجوکیشن ایضاً	2-6-89 تا 228-89
130	مسز نزہت منصور ولد عبدالقادر خان لیکچرار بیالوجی ایضاً	29-11-89 تا 1-9-89
131	مسز روبینہ چشتی ولد حاجی احمد بخش	15-12-89 تا 23-9-89
	لائبریرین گورنمنٹ گرلز کالج احمد پور شرقیہ	
132	مسز طاہرہ ایوب ولد محمد ادریس لیکچرار	16-11-89 تا 26-8-89
	پولیٹیکل سائنس گورنمنٹ گرلز کالج بہاولنگر	
133	مسز شہناز رسول ولد غلام رسول لیکچرار بیالوجی ایضاً	3-4-89 تا 4-1-89
134	مسز تسنیم خاتون ولد ثنا اللہ لیکچرار کیمسٹری ایضاً	11-10-89 تا 17-8-89
135	مسز زاہدہ منیر ولد فضل کریم لیکچرار ایجوکیشن ایضاً	18-11-89 تا 1-8-89
136	مسز یاسمین منظور ولد منظور احمد لیکچرار ریاضی ایضاً	3-11-89 تا 6-8-89

137	مسز شگفتہ نجیب ولد فیروز محمد قریشی لیکچرار شماریات	1-3-89 تا 29-5-89
138	مسز حمیدہ الطاف ولد عبدالحمید خان لیکچرار	8-4-89 تا 6-7-89
	اردو گورنمنٹ گرلز کالج لیاقت پور	
139	مسز عصمت اشرف ولد حاجی نعمت علی لیکچرار	1-3-89 تا 27-5-89
140	مسز عظیم النساء ولد میاں عبدالغفار لیکچرار ایضاً	20-7-89 تا 17-10-89
141	مسز زاہدہ جاوید ولد عبدالغنی لیکچرار ایضاً	22-2-89 تا 22-10-89
142	مسز شائستہ ولد غلام مصطفیٰ لیکچرار ایضاً	22-2-89 تا 29-10-89
143	مسز زاہدہ حمید ولد عبدالحمید لیکچرار ایضاً	16-9-89 تا 12-12-89
144	مسز زہت جبین ولد عبدالرحیم لیکچرار ایضاً	1-8-89 تا 1-9-89
145	مسز غزالہ یاسمین ولد حفیظ اللہ لیکچرار ایضاً	1-9-89 تا 29-11-89
146	مسز رعنا ناصر ولد بشیر احمد لیکچرار ایضاً	1-9-89 تا 29-11-89
147	مسز شاہدہ جاوید ولد رحمت علی لیکچرار ایضاً	12-9-89 تا 12-12-89
148	مسز صبیحہ ملک ولد محمد یار لیکچرار ایضاً	3-8-89 تا 3-10-89
149	مسز مہر النساء بٹ ولد غلام رسول لیکچرار ایضاً	27-10-89 تا 6-89
150	مسز فرح ناہید ولد عبدالقدیر لیکچرار ایضاً	1-9-89 تا 11-11-89
151	مسز یاسمین ولد حاجی محمد باقر لیکچرار	30-9-89 تا 24-12-89
	گورنمنٹ گرلز کالج بہاولپور	
152	مسز فرحت روشن ولد معین الدین لیکچرار ایضاً	1-10-89 تا 30-3-89
153	مسز شہناز اختر ولد عبدالخالق لیکچرار ایضاً	13-9-89 تا 13-12-89
154	مسز شگفتہ بانو ولد محمد حنیف لیکچرار اردو ایضاً	16-9-89 تا 14-12-89
155	مسز تسنیم اختر درانی ولد امام بخش	15-11-89 تا 3-2-90
	گورنمنٹ گرلز کالج بہاولپور	
156	مسز سلیم بیگم ولد ظہور بخش ایضاً	15-10-89 تا 9-1-90
157	مسز شہناز رحیم گورنمنٹ گرلز انٹر کالج حاصل پور	18-12-89 تا 9-1-90

158	مسز ثمینہ ناہید ولد جام عبدالکریم ایضاً	10-10-89 تا 7-1-90
159	مسز حمیدہ اکرم ولد محمد اکرم گورنمنٹ گرلز انٹر کالج فورٹ عباس	7-10-89 تا 4-1-90
160	مسز نیلوفر قاضی ولد قاضی محمد نواز لیکچرار گورنمنٹ گرلز کالج خان پور۔	13-11-89 تا 10-2-90
161	مسز قدسیہ منصور ولد تاج محمد فاروقی گورنمنٹ گرلز انٹر کالج احمد پور شرقیہ	3-12-89 تا 26-2-90
162	مسز درشہوار ولد سید صغیرالحسن ترمذی ایضاً	22-10-89 تا 13-1-90
163	مسز نصرت بشیر ولد بشیر احمد لیکچرار ایجوکیشن گورنمنٹ گرلز کالج رحیم یار خان	21-10-89 تا 18-1-90
164	مسز فوزیہ اسرار ولد اسرار الحق لائبریرین ایضاً	4-11-89 تا 31-1-90
165	مسز شاہدہ پروین ولد بشیر احمد لیکچرار شماریات ایضاً	29-10-89 تا 26-1-90
166	مسز نیلوفر قاضی ولد قاضی محمد نواز لیکچرار گورنمنٹ گرلز کالج خان پور	13-11-89 تا 10-2-90
167	مسز نسرین کوثر ولد محمد اسلم لیکچرار گورنمنٹ گرلز کالج فورٹ عباس	23-10-89 تا 20-1-90
168	مسز عذرا عباس ولد نذیر احمد عباس لیکچرار کیمسٹری گورنمنٹ گرلز کالج لیاقت پور۔	1-1-90 تا 1-4-90
169	مسز کنیز فاطمہ زہرا ولد عبدالحمید خان لیکچرار انگریزی ایضاً	17-1-90 تا 16-4-90
170	مسز نسیم اختر ولد ولی محمد لیکچرار	1-9-90 تا 20-11-90
171	مسز فرزانہ ناہید ولد محمد فخرالدین ایضاً	18-8-90 تا 15-11-90
172	مسز نرگس شاہین ولد عبدالحمید خان ایضاً	12-8-90 تا 7-11-90
173	مسز تسنیم خاتون ولد ثناء اللہ ایضاً	1-9-90 تا 17-9-90

174	مسز گل رعنا ولد عبدالقدیر ایضاً	15-10-90 تا 18-7-90
175	مسز کلثوم محمد ولد نذیر احمد اسلامیات ایضاً	19-4-90 تا 20-1-90
176	مسز بلقیس عشرت ولد محمد غازی لیکچرار	13-4-90 تا 14-1-90
	اسلامیات گورنمنٹ گرلز کالج بہاولنگر۔	
177	مسز بشریٰ انجم ولد احمد دین گورنمنٹ گرلز کالج ہارون آباد	25 -5-90 تا 25-2-90
178	مسز روبینہ ناہید ولد محمد امین ایضاً	29-7-90 تا 1-5-90
179	مسز دلشاد شمیم ولد محمد رمضان	11-6-90 تا 9-4-90
	گورنمنٹ گرلز کالج صادق آباد	
180	مسز روبینہ ناہید ولد محمد امین ایضاً	30-7-90 تا 29-4-90
181	مسز نصرت ضیاء ولد محمد صدیق ایضاً	25-5-90 تا 24-2-90
182	مسز گل یاسمین ولد چودھری محمد اشرف	3-5-90 تا 3-2-90
	گورنمنٹ گرلز کالج چشتیاں	
183	مسز عذرا طارق ولد چودھری ملک مسعود الحسن ایضاً	3-5-90 تا 7-3-90
184	مسز شاہین ولد ملک محمد رمضان ایضاً	3-1-91 تا 16-10-90
185	مسز غزالہ پروین ولد محمد شریف لیکچرار	30 -11-90 تا 2-9-90
186	مسز شازیہ رحمت ولد چودھری رحمت علی ایضاً	1-3-91 تا 1-12-90
187	مسز نگہت حنا ولد سرفراز حسین لیکچرار	2-5-90 تا 1-2-90
	گورنمنٹ گرلز انٹر کالج فورٹ عباس	
188	مسز پروین اختر ولد غلام یٰسین لیکچرار	29-10-90 تا 1-8-90
	گورنمنٹ گرلز کالج خان پور۔	
189	مسز زرین سرور ولد عبدالحق ایضاً	29-11-90 تا 1-9-90
190	مسز فوزیہ عباسی ولد غلام قادر خاں عباسی ایضاً	29-1-91 تا 1-11-90
191	مسز شاہین فریدہ ولد شکور اللہ خان	27-7-90 تا 1-5-90
	گورنمنٹ گرلز انٹر کالج بہاولپور۔	

192	مسز نصیرہ اشفاق ولد خورشید علی	ایضاً	1-5-90 تا 13-6-90
193	مسز فوزیہ ولد راجہ مقبول لیکچرار گورنمنٹ گرلز انٹر کالج بہاولپور۔		8-12-90 تا 8-3-91
194	مسز تسنیم سعید ولد محمد عبداللہ گورنمنٹ گرلز کالج رحیم یار خان		25-7-90 تا 7-9-90
195	مسز نیر سلطانہ ولد غلام نبی	ایضاً	1-11-90 تا 15-12-90
196	مسز عابدہ خالد ولد نذیر احمد	ایضاً	3-2-90 تا 3-5-90
197	مسز نزہت منصور ولد عبدالقادر خان	ایضاً	1-16-90 تا 29-12-9
198	مسز فاطمہ شاہد ولد حبیب اللہ لیکچرار انگریزی گورنمنٹ گرلز انٹر کالج احمد پور شرقیہ		1-2-90 تا 27-4-90
199	مسز سعیدہ ریاض اسسٹنٹ پروفیسر پرنسپل گورنمنٹ گرلز انٹر کالج حاصل پور۔		19-1-90 تا 17-4-90
200	مسز سیدہ فاطمہ معین لیکچرار اردو	ایضاً	30-8-90 تا 25-11-90
201	مسز عشرت منیر لیکچرار ریاضی	ایضاً	3-3-90 تا 31-5-90
202	مسز فاطمہ منیر ولد عبداللہ لیکچرار	ایضاً	16-1-90 تا 30-11-90
203	مسز رحمن ولد عبدالحق لیکچرار	ایضاً	16-1-90 تا 15-4-90
204	مسز نرگس سلطانہ ولد بشیر احمد	ایضاً	16-1-90 تا 15-4-90
205	مسز شاہدہ جاوید ولد رحمت علی	ایضاً	2-10-90 تا 30-12-90

(ب) رخصت زچگی کی بنا پر رونما ہونے والی عارضی اسامیوں پر کالج کیڈر میں کوئی تقرری نہ کی گئی ہے۔ جب کہ سکول کیڈر میں 723 خواتین کی تقرری کی گئی جن کی تفصیلات منسلکہ فہرست "ج" میں درج ہیں جو ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

میاں شہباز احمد: ضمنی سوال۔ جناب والا' جو استانیاں رخصت ہو گئی ہیں' ان کی جگہ رخصتی آسامیوں پر جو استانیاں رکھی گئی ہیں ان کی تعداد منسٹر صاحب بتانا پسند فرمائیں گے؟

وزیر تعلیم: یہ بتایا گیا ہے کہ کالج کیڈر پر کوئی تقرری نہیں کی گئی جبکہ سکول کیڈر میں 723 خواتین کی تقرری کی گئی ہے۔

تحصیل پنڈ دادنخان میں سکولوں کی مرمت

*78- **راجہ ناصر علی خان:** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل پنڈ دادنخان میں اکثر ہائی سکولوں کی عمارات نہایت بوسیدہ ہیں۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ اس سکولوں کی مرمت کے لئے محکمہ ایجوکیشن بلڈنگ نے گزشتہ دو سال میں کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ دیگر اضلاع / ڈویژنوں میں سکولوں کی مرمت کا کام سرانجام پا رہا ہے۔

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ ایجوکیشن بلڈنگ نے ضلع جہلم خصوصاً" تحصیل پنڈ دادنخان کے سکولوں کی مرمت کیوں نہیں کی اور کیا حکومت ان سکولوں کی مرمت کا اس مالی سال میں ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر تعلیم (جناب عثمان ابراہیم)

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ گزشتہ مالی سال میں پنڈ دادنخان کے دو ہائی سکولوں کی مرمت کے لئے فنڈز مخصوص کئے گئے تھے لیکن متعلقہ صدر معلم / معلمہ کے عدم تعاون کی وجہ سے مرمت کا کام نہ ہو سکا۔ تفصیل سوال کے جزو (د) کے جواب میں درج ہے۔

(ج) درست ہے۔

جزو (الف) اور (ج) کا جواب اثبات میں ہے جہاں تک جزو (ب) کا تعلق ہے ضلع جہلم کے سکولوں کی مرمت کے لئے گذشتہ مالی سال 90- 1989 میں چودہ سکولوں کی مرمت کے لئے درج ذیل فنڈز فراہم کئے گئے ہیں جن میں تحصیل پنڈ دادنخان کے دو سکول بھی شامل تھے۔

1- گورنمنٹ ہائی سکول پتوال 95,000,00 روپے 4- گورنمنٹ ہائی سکول کندوال 15,320,00 روپے

2- " " " پنڈ دادنخان 63, 360,00 روپے 5- " " " ملیار 89, 400, 00 روپے

3- " " " للہ "29, 500, 00 6- " " " سمن وال "18, 320, 00

7- گورنمنٹ ہائی سکول ہرن پور 14, 900, 00 روپے 11- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 4, 500, 00 روپے

دادنخان

8- " " " دگھ "11, 600, 00 12- " " " دھریالہ جالب "37, 300, 00

9- " " " جلالپور شریف 3,12, 100, 00 " 13- " " " " للہ "39, 700, 00

10- " " " دھریالہ جالب "23, 200, 00 14- " " " پنڈی سیدپور "35, 900, 00

تاہم درج ذیل وجوہات کی بنا پر مرمت کا کام نہ ہو سکا اور فنڈز استعمال نہ ہو سکے۔

صدر معلمین / معلمات ضلع جہلم نے مرمت کے طریق کار سے اتفاق نہ کرتے ہوئے فنڈز کے چیک وصول نہ کئے۔ انہوں نے اس امر کو جواز بناتے ہوئے کہ مرمت کا کام براہ راست انجینئرنگ سیل انجام دے' عدالت میں مقدمہ دائر کیا اور عدالت نے حکم امتناعی جاری کر دیا۔

حکومت رواں مالی سال 91- 1990ء کے دوران 30 جون 1991ء تک درج ذیل 16 سکولوں کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے جن میں تحصیل پنڈدادنخان کے گورنمنٹ بوائز ہائی سکول اور گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بھی شامل ہیں۔

1- گورنمنٹ ہائی سکول ٹوبہ 4 85, 200, 00 روپے 9- گورنمنٹ ہائی سکول پنڈی 3, 50, 000,00 روپے

سید پور

2- " " " کندوال "2, 29, 600, 00 10 " " " جلالپور شریف 4,00,000, 00

3- " " پنڈدادنخان "3,60,000,00 11- " " " (حصہ پرائمری) "3,50,000,00

4- " " " للہ "3,23,100,00 12- " " سروبیہ (مقبہ) "4,50,000,00

5- " " " ہرن پور "4,62,600,00 13- " " " دھریالہ "4,80,000,00

6- " گرلز ہائی سکول پنڈدادنخان "4,50,000,00 14- " " " جوتانہ "3,50,000,00

7 *** للہ	"1,96,300,00	15- *** پشتوال	"3,50,000,00
8- *** دھریالہ جالب	"450,000,00	16- *** گولپور (حصہ مڈل)	"3,50,000,00

راولپنڈی کے سکولوں میں درجہ چہارم ملازمین کی تعیناتی

*84- **راجہ محمد بشارت:** کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) درجہ چہارم کے ملازمین کی تعیناتی کا کیا طریقہ کار وضع کیا گیا ہے اور اس پر عملدرآمد کے لئے کیا احکامات جاری کئے گئے ہیں۔

(ب) 1988ء سے تاحال حلقہ 39 این اے صوبائی اسمبلی 4 پی پی راولپنڈی کے سکولوں میں درجہ چہارم کے ملازمین کی تعیناتی کس طریقہ کار کے تحت عمل میں لائی گئی اور کس کی سفارش کو ترجیح دی جاتی رہی۔

(ج) اگر مروجہ قواعد و ضوابط سے انحراف کیا گیا تو اس کی وجوہات کیا تھیں؟ 856

وزیر تعلیم (جناب عثمان ابراہیم)

(الف) ہائی سکولز / ہائر سیکنڈری سکولز میں متعلقہ ہیڈ ماسٹرز / ہیڈ مسٹرس / پرنسپل، ملازمین درجہ چہارم کی تقرری کے مجاز ہیں جب کہ پرائمری اور مڈل سکولوں میں ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر متعلقہ تحصیل تقرری کے مجاز ہیں۔ فی الوقت ملازمین درجہ چہارم کی تعیناتی پر پابندی ہے۔

(ب) درجہ چہارم کے ملازمین کی تعیناتی محکمانہ قواعد وضوابط اور حکومت کی ریکروٹمنٹ پالیسی کے مطابق کی جاتی رہی ہے۔ گذشتہ سال (1990ء) میں ملازمین درجہ چہارم کی تقرریاں حکومت پنجاب کی قائم کردہ ڈسٹرکٹ سلیکشن کمیٹی کے انتخاب / سفارش پر کی گئی ہیں۔

(ج) مروجہ قواعد وضوابط سے انحراف نہ کیا گیا۔

راجہ محمد بشارت: ضمنی سوال، جناب سپیکر، ابھی وزیر موصوف نے سوال کے جز (ب) کے جواب میں فرمایا ہے کہ درجہ چہارم کے ملازمین کی تقرریاں حکومت پنجاب کی قائم کردہ ڈسٹرکٹ سیلکشن کمیٹی کے انتخاب / سفارش پر کی گئی ہیں میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس کمیٹی کی کمپوزیشن کیا تھی؟ اس میں کون کون سے لوگ شامل تھے جن کی سفارش اور انتخاب کو حلقہ نمبر 39 اور پی پی 4 میں ترجیح دی جاتی رہی؟

وزیر تعلیم: اس کے چیئرمین ڈپٹی کمشنر تھے۔ اس کے ممبر اے ڈی سی جی تھے جو بطور سیکرٹری بھی کام کرتے تھے۔ اس کے علاوہ جو متعلقہ Appointing Authority تھا، وہ ممبر تھا۔ اس کے بعد دو آفیسر تھے nominated by the incharge himself

راجہ محمد بشارت: جناب والا' میں آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہوں گا کہ محکمانہ لوگوں کے علاوہ عوامی نمائندگان میں سے کون کون لوگ شامل تھے جن کی رائے کو اس حلقہ میں اہمیت دی جاتی رہی؟

وزیر تعلیم: ریکروٹمنٹ کمیٹی کی یہی کمپوزیشن تھی جس میں کوئی عوامی نمائندہ شامل نہ تھا۔ بلکہ جس وقت یہ ریکروٹمنٹ کمیٹیاں بنی تھیں' اس وقت اسمبلی کی وجود میں نہ تھی۔ اس کی ورکنگ 90-8-23 کو شروع ہوئی تھی اور اس کے بعد 90-11-14 تک یہ کمیٹیاں کام کرتی رہی ہیں۔ اس وقت اسمبلی وجود میں نہ تھی اور اس میں کوئی عوامی نمائندہ شامل نہ تھا۔

راجہ محمد بشارت: جناب والا' کیا وزیر موصوف وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اس میں کوئی بھی عوامی نمائندہ شامل نہیں تھا اور اگر میں چاہوں تو اس کمیٹی کی جو میٹنگ ہوئی تھی اس کے Minutes (آج نہیں کبھی بعد میں) پیش کر سکتا ہوں۔

وزیر تعلیم: جناب والا' کیا یہ تشریح کریں گے کہ عوامی نمائندے سے ان کی کیا مراد ہے؟ کیونکہ اس میں معزز شہری آسکتا ہے۔ میں نے اس حوالے سے جواب دیا تھا کہ اس وقت اسمبلیاں وجود میں نہ تھیں۔ اگر ان کی مراد عوامی نمائندے سے ممبر صوبائی اسمبلی یا قومی اسمبلی ہے' تو جس دوران میں یہ کمیٹیاں کام کرتی رہی ہیں' اس وقت اسمبلیوں کا وجود ہی نہ تھا۔ اگر کسی کی نامزدگی بطور معزز شہری اس میں ہوئی ہے تو وہ دوسری بات ہے۔

راجہ محمد بشارت: کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ بالخصوص حلقہ این اے 39 اور پی پی 4 میں صوبائی حکومت کی طرف سے اس قسم کا کوئی Directive جاری نہیں ہوا تھا کہ فلاں شخص کی صوابدید پر یا سفارش پر یا ان کے انتخاب کو ترجیح دی جائے؟

وزیر تعلیم: جناب والا' پی پی 4 اور این اے 39 کے متعلق ہم نے جو تقرریاں کی تھیں وہ باقاعدہ حکومت کی ریکروٹمنٹ پالیسی کی مطابق کی تھیں اور صوبائی حکومت نے ریکروٹمنٹ کمیٹی کو جو Guide Lines دی تھیں اس پر عمل درآمد ہوا اور اس کمیٹی کی سفارشات پر یہ تقرریاں کی گئی تھیں۔ اور اس کمیٹی کو بنانے کا مقصد بھی یہی تھا کہ مقامی سطح پر صوبائی حکومت کم سے کم دخل اندازی کرے اور یہ تقرریاں مقامی سطح پر کی جا سکیں۔

سردار امجد حمید خان دستی: جناب سپیکر' وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ درجہ چہارم کی ریکروٹمنٹ پر فی الحال پابندی لگائی گئی ہے - اس پابندی کی وجہ کیا ہے' کیا Logic یہ پابندی لگانے میں کارفرما ہے؟ ضرورت نہیں ہے یا کوئی اور وجہ ہے؟

وزیر تعلیم: جناب والا' مجھے اس بات کا احساس ہے کہ ہم نے جو پابندی لگائی ہے 90-11-20 کو ہم نے پابندی اٹھالی تھی لیکن اس کے بعد وفاقی حکومت کی طرف سے تمام بھرتوں پر عام پابندی تھی۔ چنانچہ ہم

نے 90- 12- 12 کو تمام تقریروں پر پابندی لگائی تھی۔ اس میں حکومت کے تمام ادارے ہیں اور اس میں (خود مختار ادارے) بھی شامل ہیں۔ یہ Ban وفاقی حکومت کی ہدایت کے مطابق لگایا گیا ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی: کیا وزیر موصوف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اگر وفاقی حکومت نے پابندی لگائی ہے تو آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں' اگر اتفاق نہیں کرتے تو آپ ان کو move کرنے کے لئے تیار ہیں کہ یہ پابندی ہٹا دی جائے؟

وزیر تعلیم: جناب والا گو یہ ہمارا field نہیں ہے لیکن حکومت نے پابندی اس لئے لگائی تھی کہ وفاقی حکومت ایک ریکرو ٹمینٹ پالیسی بنا رہی ہے اور ہمیں یہی اطلاع ملی ہے کہ ریکرو ٹمینٹ کی پالیسی تقریباً" تیار ہے اور اس کے فوراً" بعد یہ پابندی اٹھائی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: جناب سیٹھی صاحب ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی: جناب والا میرے سوال کے جز (ج) کا جو جواب وزیر موصوف نے دیا ہے اس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ مروجہ قواعد وضوابط سے انحراف کیا گیا۔ جناب سپیکر میرا سوال یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ سلیکشن کمیٹی کے بغیر اگر ان قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کہیں ہوئی ہے اور اس کی اطلاع جناب وزیر موصوف کے علم میں آچکی ہو اور کسی فرد نے کسی ایسی حیثیت سے درجہ چہارم کے ملازمین کی تقرریاں کی ہوں جن کے نام بھی میں پیش کر دوں تو کیا وزیر موصوف اس سے انکار فرمائیں گے کہ اس کے باوجود اس طرح کیا گیا اور وزیر موصوف کے علم میں بھی آیا اور انہوں نے اس کا نوٹس نہ لیا۔ ثبوت کے طور پر ان اقرار کے درجہ چہارم کی ایک اے ای او نے تقرریاں کیں نام بھی پیش کر دوں تو وزیر موصوف اس بارے میں کیا جواب فرمائیں گے اور اس پر کیا ایکشن لینگے جبکہ میرے پاس اس وقت بھی ان کا Operation clean- up جو کہ انہوں نے کیا۔ اس دوران ان کے سامنے خبر آئی جس میں تمام ان افراد کے نام اور سکول تک دیئے گئے ہیں کہ جن میں درجہ چہارم کے ملازمین کی تقرریاں ایک Officer Asstt. Edudcation نے کی ہیں تو وزیر موصوف اس کا کیا جواب دینا پسند فرمائیں گے۔

وزیر تعلیم: جناب والا' معزز ممبر کی خدمت میں عرض ہے کہ کسی جگہ ضرور بے قاعدگیاں ہوتی ہیں لیکن جب بھی ہمارے نوٹس میں آتا ہے تو ہم ای اینڈ ڈی رولز کے تحت کارروائی کرتے ہیں اور وہ جو تمام تقرریاں کی ہوتی ہیں ان کو ختم کر دیتے ہیں اور اس سلسلہ میں اگر ان کے پاس کوئی ایسی مثال ہے تو میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ میرے علم میں لائیں اور نہ صرف وہ تقرریاں ختم کریں گے بلکہ متعلقہ افسر کے خلاف ایکشن بھی لیں گے۔

جناب ارشاد حسین سیٹھی: جناب والا اگر وزیر موصوف پسند فرمائیں تو میں یہ ثابت کر دوں کہ یہ وزیر موصوف کے علم میں آچکی ہیں اور اس پر ایکشن نہیں لیا گیا۔

جناب سپیکر: سیٹھی صاحب! اس کے لئے کاز آف ایکشن آپ کے پاس ہے تو اس کو آپ ثابت کر سکتے ہیں۔ اگلا سوال خان غلام سرور خان۔

راولپنڈی کے مدارس میں اساتذہ کی تعیناتی

*88- خان غلام سرور خان۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ *

(الف) ضلع راولپنڈی کے مدارس میں دسمبر 1988ء سے اگست 1990ء تک کتنے اساتذہ تعینات کئے گئے اور انہیں کن کن سکولوں میں تعینات کیا گیا۔

(ب) جز (الف) کی روشنی میں ایسے اساتذہ کی تعداد کتنی ہے جن کو قوانین میں ترمیم کرکے تعینات کیا گیا اور ان کی تعلیمی استعداد کیا ہے۔

(ج) 1988ء سے 1990ء تک ایسے امیدواروں کی تعداد کیا ہے جنہیں ویٹنگ لسٹ میں رکھا گیا ہے اور ان کی تعلیمی استعداد کیا ہے؟

وزیر تعلیم (جناب عثمان ابراہیم)

کیٹگری سکولز	ایس ایس ٹی	ای ایس ٹی	ایس ور اوٹی	ڈرائنگ ماسٹرز	عربی ٹیچرز	پی ای ٹی	پی ٹی سی	میزان
بوائز ہائر سیکنڈری / سکولز	149	22	52	5	14	13	52	207
گرلز // // / // //	40	11	11	2	13	2	16	95
بوائز مڈل سکولز	26	32	30	1	9	14	32	144
گرلز // // // //	16	23	26	1	12	1	28	1.7
بوائز پرائمری سکول	=	=	=	=	=	=	414	414
گرلز // // // //	=	=	=	=	=	=	364	364
مکتب سکولز	=	=	=	=	=	=	61	61
میزان	231	88	119	9	48	30	967	1492

تفصیل لف ہذا ہے۔

ب)

اساتذہ کی تعداد جن کو قوانین میں ترمیم کرکے تعینات کیا گیا (دسمبر 1988 تا اگست 990

ایس ایس ٹی	ای ایس ٹی	ایس و / اوٹی ڈی ایم / عربی ٹیچر	پی ای ٹی	پی ٹی سی	میزان
Nil	Nil	Nil	Nil	Nil	1

نام استاد	تعلیمی قابلیت	اسامی جس پر تعیناتی ہوئی	تاریخ تقرری	نام سکول	قوانین میں ترمیم کی تفصیل
محمد بشیر	ایم اے اسلامیات	ایس ایس ٹی	4-6-90	گورنمنٹ ہائی سکول بازیاں تحصیل مری	مدرس کی قابلیت ایم اے تھی اور پیشہ وارانہ قابلیت بی

تھرڈ ڈویژن ضلع راولپنڈی کی رعایت گورنمنٹ آف پنجاب اور آرڈر نمبر (ایس او این جی -I) 13 -14 -90 مورخہ 90 -2 -28 کے تحت دی گئی۔

1988ء تا 1990ء تک امیدواروں کی تعداد جنہیں ویٹنگ لسٹ میں رکھا گیا

	ایس ایس ٹی	ای ایس ٹی	ایس او ٹی	ڈرائنگ ماسٹر عربی ٹیچر	پی ای ٹی	پی ٹی سی	میزان
مرد =	=	=	=	=	=	=	122
خواتین۔ =	=	=	=	=	=	=	1144
میزان =	=	=	=	=	=	=	1266

تفصیل لف ہذا ہے۔

فہرست اساتذہ سیکنڈری سکول ٹیچرز (مردانہ) ضلع راولپنڈی

دسمبر 1988ء سے اگست 1990 تک تعینات کئے گئے

نمبر شمار	نام مدرس	آسامی	تاریخ تقرری	نام سکول جہاں تعیناتی کی گئی
1	عبدالرشید	ایس ایس ٹی	89 -2 -9	گورنمنٹ ہائی سکول ہنسپر تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی
2	ظہور احمد	" "	" "	گورنمنٹ ہائی سکول مندرہ راولپنڈی
3	زبیر احمد	" "	" "	گورنمنٹ ہائی سکول کلیام اعوان راولپنڈی
4	محمد سجاد	" "	" "	گورنمنٹ ہائی سکول عثا کھڑ راولپنڈی

5	علی محمد	"	گورنمنٹ ہائی سکول کہوٹہ راولپنڈی
6	نصیر احمد	"	گورنمنٹ ہائی سکول دارا کیال راولپنڈی
7	محمد آصف	"	گورنمنٹ ہائی سکول جیورتیال راولپنڈی
8	اصغر محمود	"	گورنمنٹ ہائی سکول گنگوالہ راولپنڈی
9	حفیظ الرحمٰن	"	گورنمنٹ ہائی سکول کرب بلوچ راولپنڈی
10	امجد حسین	"	گورنمنٹ ہائی سکول بھون تحصیل کہوٹہ راولپنڈی
11	ندیم اختر	"	گورنمنٹ ہائی سکول بندہ راولپنڈی
12	فرحت آمین	"	گورنمنٹ ہائی سکول ناوہ راولپنڈی
13	محمد علی	"	گورنمنٹ ہائی سکول سموٹ راولپنڈی
14	محمد ریاض	"	گورنمنٹ ہائی سکول ونی تحصیل فیکسلا راولپنڈی
15	منظور مسیح	"	گورنمنٹ ہائی سکول بڑیال راولپنڈی
16	فرخ حمید	"	گورنمنٹ ہائی سکول تھوہا خالصہ راولپنڈی
17	یونس رحمٰن	"	گورنمنٹ ہائی سکول گڑھی افغاناں راولپنڈی
18	محمد شریف	"	گورنمنٹ ہائی سکول تلہ مسلماناں راولپنڈی
19	ساجد محمود	"	گورنمنٹ ہائی سکول تھاتھی گوجرخان
20	محمد طاہر خان	"	گورنمنٹ ہائی سکول کنوہا راولپنڈی
21	جاوید صابر	"	گورنمنٹ ہائی سکول پیاگہ راولپنڈی
22	محمد شفیق	"	گورنمنٹ ہائی سکول کلرالی راولپنڈی
23	طاہر نیاز	"	گورنمنٹ ہائی سکول سکھو تحصیل گوجرخان راولپنڈی
24	اسرار الحق	"	گورنمنٹ ہائی سکول [illegible] راولپنڈی
25	تنویر احمد عباسی	"	گورنمنٹ مڈل سکول دربانہ سیگن راولپنڈی
26	ہمایوں	"	29-4-89 گورنمنٹ ایلیٹ ہائی لوسر شرفو راولپنڈی
27	بہادر احمد خان	"	// ایلیٹ ہائی سکول روات مری راولپنڈی
28	شاکر حسین عباسی	"	گورنمنٹ ہائی سکول روات مری راولپنڈی

29	محمد صادق	"	"	گورنمنٹ مڈل سکول اڈیالہ راولپنڈی
30	محمد یعقوب	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول جبروریش راولپنڈی
31	محمد یٰسین	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول دھندہ راولپنڈی
32	عبدالعزیز شاکر	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول مری راولپنڈی
33	محمد یٰسین	"	"	گورنمنٹ مڈل سکول بھلکڑ راولپنڈی
34	محمد اسلم	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول مندرہ راولپنڈی
35	عبدالرؤف	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول تھویا خالصہ راولپنڈی
36	محمد عبدالنعیم	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول فیض الاسلام نمبر2 راولپنڈی
37	محمد سلیم	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول مری راولپنڈی
38	غلام عابد	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول ساگری راولپنڈی
39	وقار احمد	"	"	گورنمنٹ ایم سی اسلامیہ ہائی سکول گوجرخان راولپنڈی
40	رہنواز	"	"	گورنمنٹ مڈل سکول ڈھونگ راولپنڈی
41	اسلم خان	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول ولی تحصیل ٹیکسلا راولپنڈی
42	ناصر محمود	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول مندر راولپنڈی
43	محمد شفیق	"	29 -4 -89	گورنمنٹ ہائی سکول درمالی خورد راولپنڈی
44	عابد حسین	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول مری راولپنڈی
45	ناصر علی	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول کوٹلی ستیاں راولپنڈی
46	حبیب الرحمٰن	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول مری راولپنڈی
47	محمد حفیظ خان	"	"	گورنمنٹ مڈل سکول گنگو بہادر راولپنڈی
48	طارق محمود	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول بڑوہی راولپنڈی
49	ظہور احمد ملک	"	"	گورنمنٹ تعلیم القرآن ہائی سکول ٹیکسلا راولپنڈی
50	شکیل محمود ملک	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول ضیاء العلوم راولپنڈی
51	محمد جہانگیر	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول دریا گلی مری راولپنڈی
52	سید حسن مجتبیٰ	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول دگیل مری راولپنڈی

53	قدیر حسین	"	" گورنمنٹ ہائی سکول رانسیر راولپنڈی
54	مسعود احمد	"	" گورنمنٹ ہائی سکول عثمان کھٹہ راولپنڈی
55	ظفر اقبال	"	" گورنمنٹ ہائی سکول کنوہا راولپنڈی
56	ساجد افضال	"	" گورنمنٹ ہائی سکول کنوہا راولپنڈی
57	محمد دستگیر خان	"	" گورنمنٹ ہائی سکول گڑھی افغاناں راولپنڈی
58	بشیر احمد	"	" گورنمنٹ ہائی سکول کنڑیلہ راولپنڈی
59	اخلاق احمد خان	"	" گورنمنٹ ہائی سکول تترال راولپنڈی
60	محمد اعجاز	"	" گورنمنٹ ہائی سکول گوہڑہ بھرتھہ راولپنڈی
61	عبدالحمید	"	" گورنمنٹ ہائی سکول اوہیوال راولپنڈی
62	نورالٰہی	"	" گورنمنٹ ہائی سکول " راولپنڈی
63	جاوید عباسی	"	" گورنمنٹ ہائی سکول گوہڑہ بھرتھہ راولپنڈی
64	صغیر	"	" گورنمنٹ ہائی سکول ڈھوک پناہ راولپنڈی
65	محمد جمیل ستی	"	89- 4- 29 گورنمنٹ ہائی سکول مری راولپنڈی
66	صابر حسین	"	" گورنمنٹ ہائی سکول مندرہ راولپنڈی
67	محمد ممتاز	"	" گورنمنٹ ہائی سکول ماچھیہ راولپنڈی
68	سیف الرحمٰن	"	" گورنمنٹ مڈل سکول سوئی چپاں راولپنڈی
69	عبدالوحید	"	" گورنمنٹ ہائی سکول پنڈ جھما ٹلہ راولپنڈی
70	سلیم شاہد	"	" گورنمنٹ ہائی سکول سوہڑہ دروغہ راولپنڈی
71	محمد رفیق	"	" گورنمنٹ ہائی سکول ساگری راولپنڈی
72	محمد انور فاروقی	"	" گورنمنٹ ہائی سکول پنڈ جھما ٹلہ راولپنڈی
73	شمشاد علی	"	" گورنمنٹ مڈل سکول آلای گوجرخان راولپنڈی
74	نور حسین	"	" گورنمنٹ مڈل سکول رائیاں گورسیا راولپنڈی
75	محمد سجاد	"	" گورنمنٹ ہائی سکول ریرنال راولپنڈی
76	رفعت علی	"	" گورنمنٹ ہائی سکول سکوٹ راولپنڈی

77	عبدالقدیر	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول بیوہی راولپنڈی
78	محمد شاہین	"	"	گورنمنٹ مڈل سکول پلالے تحصیل کہوٹہ راولپنڈی
79	منظور حسین	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول بندہ راولپنڈی
80	غلام فاروقی	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول رانیر راولپنڈی
81	حافظ خلیل الرحمن	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول ساگری راولپنڈی
82	محمد بشیر اختر	"	31-5-89	گورنمنٹ ہائی سکول سالی تجال راولپنڈی
83	محمد آصف گوندل	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول مری راولپنڈی
84	منورالدین	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول مری راولپنڈی
85	محمد نذیر	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول وکیل مری راولپنڈی
86	صغیر احمد	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول روات راولپنڈی
87	امتیاز احمد	"	16-4-89	گورنمنٹ ہائی سکول پڑیال راولپنڈی
88	افضال احمد	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول باڑیاں مری راولپنڈی
89	سید طاہر احمد شاہ	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول موہڑہ سیداں مری راولپنڈی
90	نعیم شفعی میر	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول دریا گلی مری راولپنڈی
91	مظفر حسین	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول وکیل مری راولپنڈی
92	ارشد محمود	"	17-7-89	گورنمنٹ ہائی سکول مندرہ راولپنڈی
93	مظفر حسین	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول نڑالی راولپنڈی
94	افضل بیگ خاں	"	7-8-89	گورنمنٹ ہائی سکول باڑیاں مری راولپنڈی
95	جاوید اقبال اعوان	"	8-8-89	گورنمنٹ ہائی سکول جامع راولپنڈی
96	قاری محمد حلیم	"	20-8-89	گورنمنٹ مڈل سکول سوٹ مری راولپنڈی
97	نذیر احمد	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول دریا گلی راولپنڈی
98	افتخار شفیق ہاشمی	"	"	گورنمنٹ مڈل سکول مل جنجاں راولپنڈی
99	محمد نعیم اختر	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول انگوری مری راولپنڈی

100	امتیاز احمد	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول کابلیاں سیلیاں راولپنڈی
101	مظفر حسین	"	"	گورنمنٹ مڈل سکول مرزا کمپلی گوجر خان راولپنڈ
102	احمد رضاخان	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول کابلیاں سیلیاں راولپنڈی
103	شہزاد احمد صدیقی	"	"	گورنمنٹ مڈل سکول نیاڑی مری راولپنڈی
104	عبدالخلیل	"	"	گورنمنٹ مڈل سکول مانکیالہ پر جنان راولپنڈی
105	طارق محمود	"	"	گورنمنٹ مڈل سکول دود ہو چھہ راولپنڈی
106	جمیل احمد	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول بہاگر راولپنڈی
107	محمد اعظم خان	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول واہ گاؤں راولپنڈی
108	نصیب خان	"	"	گورنمنٹ مڈل سکول ترابیہ راولپنڈی
109	راغب احسن	"	20 -8 -89	گورنمنٹ ہائی سکول سکوٹ راولپنڈی
110	محمد عارف	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول بندہ راولپنڈی
111	محبوب حسین	"	"	گورنمنٹ مڈل سکول مٹور راولپنڈی
112	محمد حبیب الرحمٰن	"	"	گورنمنٹ مڈل سکول لوچھال راولپنڈی
113	محمد آصف	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول ریرنال راولپنڈی
114	محمد فاروق	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول کنگر راولپنڈی
115	محمد اشرف	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول بیاگہ راولپنڈی
116	شبیراحمد	"	"	گورنمنٹ مڈل سکول دو نوٹیاں راولپنڈی
117	محمد رفیق	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول بھاٹہ راولپنڈی
118	وحید رضا	"	"	گورنمنٹ مڈل سکول سگرال راولپنڈی
119	محمد کوثر اقبال	"	"	گورنمنٹ مڈل سکول دھدار بخار راولپنڈی
120	ارشد کلیم	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول کرور ترکی راولپنڈی
121	محمد حسن اشرف	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول بن راولپنڈی
122	محمد حنیف	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول دریا گلی راولپنڈی
123	محمد نعیم اللہ	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول بقراؤ راولپنڈی

124	صالح محمد	" "	" "	گورنمنٹ ہائی سکول یو ٹھہ راولپنڈی
125	سید حیدر عباس	" "	" "	گورنمنٹ ہائی سکول ونی راولپنڈی
126	انوار احمد	" "	" "	گورنمنٹ ہائی سکول ادھوال راولپنڈی
127	محمد علی کائل	" "	" "	گورنمنٹ ہائی سکول تھون راولپنڈی
128	محمد اکرم	" "	" "	گورنمنٹ ہائی سکول تھاتھی راولپنڈی
129	ظفر احمد	" "	" "	گورنمنٹ ہائی سکول کرب بوج راولپنڈی
130	ارشاد محمود	" "	" "	گورنمنٹ ہائی سکول ونی راولپنڈی
131	محمد کلیم	" "	" "	گورنمنٹ ہائی سکول عثمان کھٹر راولپنڈی
132	اجمل بیگ	" "	20-8-89	گورنمنٹ مڈل سکول ملوٹ ڈھونڈا راولپنڈی
133	سید ابو عبید شاہ	" "	" "	گورنمنٹ ہائی سکول سیر بگلہ مری راولپنڈی
134	محمد مہتاب الرحمٰن	" "	" "	گورنمنٹ ہائی سکول جبرداوش راولپنڈی
135	کرم الٰہی	" "	" "	گورنمنٹ ہائی سکول چنگا سرا راولپنڈی
136	کوثر محمود	" "	" "	گورنمنٹ ہائی سکول پنڈ جھاٹلہ راولپنڈی
137	ذاکر حسین	" "	" "	گورنمنٹ مڈل سکول سملا کھوٹہ راولپنڈی
138	محمد الیاس	" "	" "	گورنمنٹ ہائی سکول پنڈوری جبر راولپنڈی
139	محمد ریاض سید	" "	" "	گورنمنٹ ہائی سکول نتراں راولپنڈی
140	فرزند علی	" "	" "	گورنمنٹ ہائی سکول چنگا ہیرا راولپنڈی
141	محمد مشتاق	" "	" "	گورنمنٹ مڈل سکول مجاہد گنگال راولپنڈی
142	مسعود اختر	" "	21-8-89	گورنمنٹ ہائی سکول بندہ راولپنڈی
143	حفیظ احمد	" "	29-8-89	گورنمنٹ ہائی سکول کوثر بلہ راولپنڈی
144	محمد ناظم	" "	" "	گورنمنٹ ہائی سکول بسالی راولپنڈی
145	طارق محمود بھٹی	" "	" "	گورنمنٹ ہائی سکول سموٹ راولپنڈی
146	الطاف حسین	" "	31-8-89	گورنمنٹ ہائی سکول دریالہ سیگن راولپنڈی
147	امجد محمود	" "	" "	گورنمنٹ ہائی سکول جبرورویش راولپنڈی

148	سجاد احمد	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول ماچھیا راولپنڈی
149	محمد ندیم	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول کا ٹمہ سید راولپنڈی
150	عبدالرؤف	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول موہڑ سیداں راولپنڈی
151	محمد خالد محمود	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول تھی راولپنڈی
152	سہیل افضال	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول دھمال راولپنڈی
153	اورنگ زیب	"	90-9-9	گورنمنٹ ہائی سکول کھڑکن راولپنڈی
154	محمد حفیظ عباسی	"	"	گورنمنٹ ہائی سکول پھمڑیل راولپنڈی
155	ارشد علی شاہ	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول جلوٹ ڈھنڈاں راولپنڈی
156	سعید احمد ساجد	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول کنگر //
157	امیر افضل	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول باڑیاں //
158	راشد جاوید	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول بیاگہ //
159	محمد ضیاء الرحمن	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول پنڈ جھاٹلہ //
160	ممتاز علی	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول تھاتھی //
161	محمد اصغر	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول لگا //
162	ساجد مسعود	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول اڈیالہ //
163	محمد منیر خان	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول مشور //
164	محمد وحید	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول مری //
165	محمد عامر	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول نور دلال //
166	محمد سلیم جاوید	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول //
167	محمد شبیر	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول //
168	فتح الرحمن	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول //
169	عبدالرؤف	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول //
170	خالد محمود	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول //
171	عابد محمود	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول //

172	ریاض حسین	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول //
173	عبدالرشید	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول //
174	حبیب ارشاد	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول //
175	محمد بشیر	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول //

ضلع راولپنڈی

فہرست ٹیچرز جو دسمبر 1988ء سے اگست 1990ء تک تعینات کئے گئے۔

نمبر شمار	نام اساتذہ	نام آسامی	تاریخ تقرری	نام سکول جہاں تعیناتی کی گئی
176	نہیدہ بیگم	ایس۔ ایس ٹی	1.2.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول روپڑ کلاں
177	ریحانہ ناہید	//	4.2.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چنبہ کرپال
178	شہناز کوثر	//	4.2.89	گورنمنٹ جو تیر ماڈل سکول راولپنڈی
179	شہناز نذیر	//	4.2.89	گورنمنٹ جامعہ گرلز ہائی سیکنڈری سکول
180	شہزادہ بی بی	//	4.2.89	گورنمنٹ نور السلامیہ گرلز ہائی سکول راولپنڈی
181	رفعت شاہین	//	5.2.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ٹکال
182	سعیدہ شہناز	//	6.2.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول دیوی
183	نجمہ سلطانہ	//	7.2.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چنگا لیکیاں
184	طاہرہ جبیں	//	9.2.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول راجڑ
185	شریف النساء	//	15.2.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول دوبیرون
186	مبارکہ بیگم	//	18.2.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول تارہ
187	روبینہ اختر	//	6.4.89	گورنمنٹ ہائی سکول سنگرال
188	نجمہ محمود	//	2.5.89	گورنمنٹ مڈل سکول سروبہ
189	فریدہ یاسمین	//	9.5.89	گورنمنٹ ہائی سکول مری
190	فرحت یاسمین	//	17.5.89	گورنمنٹ ہائی سکول پڑیال

191	پروین اختر	//	18.5.89	گورنمنٹ ہائی سکول سموٹ
192	کوثر نبیں	//	20.5.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول راماں
193	شمیم اختر	//	20.5.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول سسرال
194	روبینہ اختر	//	20.5.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول تلہ جنوبی
195	طاہرہ یونس	//	21.5.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول سید
196	طوبیٰ مقصود	//	22.5.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈھندہ
197	زینت النساء	//	24.5.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کہوٹہ
198	شکیلہ یاسمین	//	25.5.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کالیاں
199	طاہرہ اختر	//	31.5.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ماڑی دانشمنداں
200	شمیم اختر	//	12.6.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر1 راولپنڈی
201	عذرا شہناز	//	19.6.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چترا ڈونگہ
202	شگفتہ نذیر	//	9.6.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چترا ڈونگہ
203	حمیرہ بتول	//	10.7.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ملبوٹ
204	انوار النساء	//	1.8.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سموٹ
205	رفعت شاہین	//	1.8.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ستھوانی
206	شکیلہ یاسین	//	1.8.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پڑیال
207	رقیہ بی بی	//	2.8.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ملڑیا
208	پروین اختر	//	21.8.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول مٹور
209	نگہت جبیں	//	21.8.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بسالی
210	نجمہ شاہین	//	21.8.89	گورنمنٹ گرلز سکول لب ٹھٹھو
211	نحیفہ کوثر	//	21.8.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جوہڑہ برخ
212	شہناز اختر	//	21.8.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جنڈ ہتھیال
213	طلعت اسماء	//	21.8.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول بڈانہ
214	جبین کوثر	//	21.8.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول وحدت کالونی ٹیکسلا

215	نعیمہ صدیقی	//	21.8.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پنجاڑ
216	نسیم اختر	//	22.8.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول گرجا
217	نگہت شاہین	//	24.8.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ماڑی دانشمنداں
218	فیاض اختر	//	26.8.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ستھ سکوٹ
219	نسیم فاطمہ	//	4.8.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر3 راولپنڈی
220	پروین اختر	//	14.6.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول تھتر راڑ
221	نسرین کوثر	//	16.9.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک بیگوال
222	گل نسرین	//	19.9.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پوٹھ شریف
223	تسنیم فردوس	//	23.9.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ڈھکالہ
224	کوثر پروین	//	23.9.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول خالصہ
225	غزالہ حنیف	//	23.9.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول راماں
226	نسیم اختر	//	23.9.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پڑیال
227	فیاض بیگم	//	26.9.89	گورنمنٹ مڈل سکول چکڑالی بڈھال
228	شہناز ظفر	//	2.1.90	گورنمنٹ گرلز ہائی سکنڈری سکول نمبر1 راولپنڈی
229	زاہدہ منیر	//	20.2.90	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول موہرہ دروغہ
230	نزہت فاطمہ	//	20.2.90	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بھاٹہ راولپنڈی
231	نگہت یاسمین	//	13.3.90	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کہوٹہ

جزو (الف) فہرست ای ایس ٹی ٹیچرز جو دسمبر1988ء سے اگست 1990ء تک تعینات کئے گئے۔

نمبر شمار	نام ٹیچر	نام آسامی	تاریخ تقرری	نام سکول جہاں تعیناتی کی گئی۔
1	نسرین اختر	//	30.6.88	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول اوسیہ
2	ناہید کوثر	//	1.9.88	گورنمنٹ روز گرلز ہائی سکول راولپنڈی
3	سلمیٰ بیگم	//	7.9.88	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چناباں سرسید

4	روبینہ ناز	//	7.9.88	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول غریب آباد
5	ام کلثوم	//	22.5.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کرم بلوچ
6	شہناز انعام	//	11.7.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ڈھکالہ
7	خاتون بیگم	//	11.7.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول گمک بدحال
8	شکیلہ خانم	//	11.7.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول رتالہ
9	ریحانہ یاسمین	//	11.7.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چلو چکڑالی
10	روبینہ اختر	//	11.7.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول لب ٹھٹھو
11	شگفتہ پروین	//	11.7.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول رتالہ
12	مسرت پروین	//	11.7.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول مندرہ
13	نائلہ شیخ	//	26.7.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر3 ولیریج
14	ثمینہ عارف	//	15.8.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کہنگریلہ
15	وحیدہ شاہین	//	21.8.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چواخالصہ
16	دیمہ ناہید	//	3.9.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کہنگریلہ
17	عطیہ مسرت	//	31.8.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول مورگاہ
18	خورشید پروین	//	31.8.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول لوتھیا
19	عابدہ پروین	//	31.8.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چلو چکڑالی
20	ساجدہ کوثر	//	31.8.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کوٹلی سیتاں
21	فرحانہ نوشین	//	31.8.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ڈھکالہ
22	کوثر تسنیم	//	31.8.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول گڑھی افغاناں
23	سیدہ رباب زہرہ	//	31.8.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول لب ٹھٹھو
24	مکہ بی بی	//	31.8.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول رجار
25	شبنم ریحانہ	//	31.8.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کڑی دلال
26	عامرہ ناز	//	31.8.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کڑی دلال
27	رضوانہ اصغر	//	17.9.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول سید

28	خورشید پروین	//	17.9.89	گورنمنٹ نیو گرلز مڈل سکول راولپنڈی
29	رخسانہ شاہین	//	17.9.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ڈھونگ
30	ساجدہ گلزار	//	17.9.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول نوتھیا
31	رخسانہ جبین	//	17.9.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول تل خالصہ
32	گلناز یوسف	//	17.9.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول رجار
33	شمشاد بی بی	//	10.8.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ترپل
34	روبینہ کوثر	//	13.9.89	گورنمنٹ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول نمبر1 راولپنڈی

جزو (الف) فہرست ای ایس ٹی جو دسمبر 1988ء سے اگست 1990ء تک تعینات کئے گئے

نمبر شمار	نام ٹیچر	نام آسامی	تاریخ تقرری	نام سکول جہاں تعیناتی کی گئی۔
1	محمد نصیر	E.S.T.GEN	12-6-89	گورنمنٹ ہائی سکول پنجاڑ راولپنڈی
2	خالد جاوید	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول مری
3	محمد مختار اختر	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول دیگل کہوٹہ
4	نصراللہ کیانی	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول بڑھی
5	طارق حسین	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول خرم پراچہ ٹیکسلا
6	محمد نعیم	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول گوہراہ بھرتھہ
7	آصف رضا	//	//	گورنمنٹ M / S پی ڈی بھنڈارہ راولپنڈی
8	خالد محمود	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول دیگل
9	مختار احمد	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول اوجنہ
10	محمد ضیاء الحق	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول چونترہ
11	کوثر کمال	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول میانہ جبر
12	عابد سلیم	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول چکری
13	محمد فاروق	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول ماہندر
14	ندیم آصف	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول تراہیہ
15	آصف محمود	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول کنگر
16	ساجد مسعود	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول ملوٹ مستیاں
17	سید آفتاب حسین	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول تخت پڑی
18	عبدالخلیل	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول ملوڑیتاں
19	محمد اجمل	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول الغرالی
20	امجد اقبال	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول ٹھکریاں

21	محمد طاہر امانت	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول بسال
22	عبدالرشید	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول مجاہد گنگال
23	محمد اسلم	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول موٹ مستیاں
24	سجاد حسین	E.S.T.GEN	//	گورنمنٹ ہائی سکول سیر بھگہ
25	طارق محمود	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول کیوٹ
26	غضنفر محمود	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول داتا بھٹ
27	غلام بشیر	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول تراہیا
28	محمد فرید	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول سنگرال
29	محمد رفیق	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول مل بنمال
30	محمد افضل	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول گلیڑہ گلی
31	یعقوب حسین	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول چلاوڑہ
32	محمد صغیر	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول دگھل
33	محمود اختر	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول دھندہ
34	افتخار احمد	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول چلاوڑہ
35	ضیاء الرحمن	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول چونترہ
36	محمد خالد	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول کموٹی
37	توصیف علی	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول مانگا
38	مشتاق احمد	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول تھون
39	ساجد محمود	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول داتا بھٹ
40	امداد حسین شاہ	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول بسالی
41	منصبدار	EST.tak	//	گورنمنٹ شملہ اسلامیہ مڈل سکول راولپنڈی
42	ریاض الرحمن	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول روات۔ مری
43	الیاس حسین	//	//	گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول گوجر خان
44	معروف حسین	//	//	گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول گوجر خان

45	ظفر اقبال	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول سلامیٹر
46	خالد محمود	//	//	گورنمنٹ کوہ نور ہائی سکول راولپنڈی
47	محمد رفیق	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول پی ڈی بھنڈارہ راولپنڈی
48	محمد شاہنواز	//	//	گورنمنٹ فیض السلام ہائی سکول نمبر1 راولپنڈی
49	خلیل احمد	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول کشمیری بازار
50	محمد حسین	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول گلشن آباد راولپنڈی
51	قدرت اللہ	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول گلشن آباد راولپنڈی
52	قیصر ایاز	E.S.T.GEN	18-5-89	گورنمنٹ ہائی سکول کلیام اعوان
53	خالد محمود	//	3-9-89	5 فیز 5 ٹر شینڈلسی سکول راولپنڈی
54	محمد راؤف	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول دیگل۔ کیوٹہ

جزو (الف) فہرست ایس وی جو دسمبر1988ء سے اگست 1990ء تک تعینات کئے گئے۔

نمبر شمار	نام ٹیچر	نام آسامی	تاریخ تقرری	نام سکول جہاں تعیناتی کی گئی۔
1	رفعت شاہین	ایس وی ٹیچر	8.5.88	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول تریل
2	روبینہ اختر	//	18.4.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول دوبیرن کلاں
3	طاہرہ جبین	//	18.4.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول شکال
4	رفعت شاہین	//	18.4.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول شکال
5	روبینہ اکرم	//	18.4.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول تل خالصہ
6	انجم شاہین	//	18.4.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول میال
7	شاہدہ مجید	//	18.4.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول تھون
8	فرحت سٹوراری	//	18.4.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول تھون
9	نگہت پروین	//	18.4.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول تھون
10	طاہرہ یونس	//	18.4.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول جکڑالی بدھال

11	راشدہ عارف	//	14.5.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ڈھکالہ
12	معروف سلطانہ	//	14.5.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول جھنڈ صلو
13	تبسم ملک	//	14.5.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول جھنڈ موناسی
14	کنیز قیوم	//	14.5.89	گورنمنٹ نور اسلامیہ گرلز ہائی سکول راولپنڈی
15	عابدہ بلقیس	//	14.5.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈھکالہ
16	شگفتہ بانو	//	14.5.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ڈھکالہ
17	گلناز اسلام	//	14.5.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول تھاتھی
18	فرح اسلام	//	14.5.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چنبہ کریال
19	ذکیہ عزیز	//	14.5.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کنوہا نمبر2
20	ثمینہ گل	//	31.8.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کڑی دولال
21	منزہ جبین	//	31.8.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول مندرہ
22	زاہدہ یاسمین	//	16.8.89	گورنمنٹ ایم سی گرلز ہائی سکول راولپنڈی
23	شمشاد بی بی	//	10.8.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول تریل
24	روبینہ کوثر	//	13.9.89	گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول نمبر1 راولپنڈی
25	فرحت حسین	//	7.9.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول سیاڑی
26	زمرد بانو	//	17.9.89	گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول نمبر1
27	ساجدہ پروین	//	17.9.89	گورنمنٹ جامع اسلامیہ گرلز ہائی سکول
28	گلشن پروین	//	17.9.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نارہ
29	رخسانہ ناہید	//	14.5.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول بھلا کھڑ
30	نگہت شاہین	//	14.5.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول میال
31	ناہید نقوی	//	14.5.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ٹیکسلا
32	تہذیب بشیر	//	14.5.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول موناسی

33	نگہت رحم	//	14.5.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ایلوٹ
34	نسرین کوثر	//	14.5.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر1 گوجر خان
35	فوزیہ رانا	//	14.1.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول خیابان سرسید
36	ظفر النساء	//	14.5.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول بھیربھال

فہرست ایف ایس سی ان ٹرینڈ جن کی تعیناتی ایس دی کی اسامیوں پر کی گئی۔

نمبر شمار	نام ٹیچر	آسامی جس پر تعیناتی کی گئی	تاریخ تقرری	جہاں تقرری کی گئی۔
1	محمد ایوب	ایس دی	12.6.89	گورنمنٹ مڈل سکول لب ٹھٹھو۔ گرلز ٹیکسلا
2	خالد محمود	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول میراں کلاں
3	ارشد جاوید	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول علاؤتوپ' ٹیکسلا
4	محمد حفیظ	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول پوٹھی
5	محمد جاوید	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول پوٹھہ۔ مری
6	امجد حسین	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول چھکواڑی
7	اشفاق احمد	//	//	گورنمنٹ گبرانی ماڈل H/S واہ
8	ندیم اعجاز	//	//	گورنمنٹ H/S گڑھی افغاناں
9	عطا الرحمن	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول بھانہ
10	الطاف حسین	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول چنگا بنگیال
11	طارق محمود	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول تکڑالی
12	خورشید احمد	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول نڑالی
13	اشتیاق حسین	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول گلیانہ
14	ظہور احمد	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول روات
15	سعید احمد	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول کشمیری بازار مری
16	عبدالغفور	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول بھانہ
17	سجاد حسین	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول کونتریلہ

18	نجم العارفین	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول ونی
19	محمد طاہر	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول مجاہد گنگال
20	امیر الدین	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول دچھال
21	کامران اجمل	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول ساگری
22	محمد عارف	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول گانگو۔ ساور ٹیکسلا
23	مطلع الرحمان	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول راجڑ
24	عنایت اللہ	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول ملوٹ
25	اظہر نسیم	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول برکہ
26	محمد بلال	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول روات
27	اظہر خلیل	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول بناہل
28	محمد انور	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول گانگو یاور
29	محمد آصف	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول بیاکہ
30	خاور رحیم	//	//	گورنمنٹ عزیز نیشنل ہائی سکول راولپنڈی
31	ظہور اختر	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول بیاکہ
32	اکرام اللہ	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول خرم پراچہ
33	سہیل ایوب	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول
34	مقصود شاہ	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول ٹیکسلا
35	ظہیر الدین	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول بدھو
36	نعیم ناز	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول تھون
37	محمد خالد	//	//	گورنمنٹ گیلانی ماڈل ہائی سکول واہ
38	محمد یاسین	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول بدھو
39	محمد ندیم	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول برکہ
40	آصف محمود	//	//	گورنمنٹ ایم سی ہائی سکول گوجر خان
41	محمد بشیر	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول منور

42	محمد عابد	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول جھائلہ پنڈ
43	اسد اکرام	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول جھڑ ہتھیال
44	محمد امجد	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول جبر درویش
45	محمد سہیل	//	//	گورنمنٹ گیلانی ماڈل ہائی سکول واہ
46	عابد محمود	//	//	گورنمنٹ عزیز نیشنل ہائی سکول راولپنڈی
47	محمد اعجاز	//	//	گورنمنٹ گیلانی ماڈل ہائی سکول واہ
48	خالد محمود	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول لب ٹھٹھو
49	انور حسین	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول ساگری
50	سراج الحق	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول مندرہ
51	حمید الرحمن	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول عثمان کھڑا
52	طاہر نواز	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول روجنہ
53	ندیم اقبال	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول پھگواڑی
54	خلیل احمد	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول تخت پڑی
55	عبدالحمید	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول بھائلہ
56	محمد یوسف	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول بھائلہ
57	جاوید اقبال	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول مندری
58	حبیب اللہ	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول جیوڑہ
59	اشتیاق احمد	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول چونترہ
60	محمد ندیم	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول کنگتر
61	عزیز احمد	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول ملوڑ ڈھوڈاں مری
62	خالد محمود	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول چونترہ
63	عبد اللہ	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول کلیام اعوان
64	احسان احمد	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول پنڈ چھائلہ
65	ارشد محمود	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول مسوٹ مری

66	پرویز اقبال	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول لب ٹھٹھو، ٹیکسلا
67	محمد نواز	//	//	گورنمنٹ ہاء سکول بسالی
68	اشفاق احمد	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول دیوی
69	گلاب خان	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول ڈھڈ
70	عتیق الرحمن	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول سلامیٹر
71	رفاقت حسین	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول پھگواڑی
72	عبدالحمید	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول دیوی
73	غلام مرتضیٰ	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول بیاگہ
74	حمید مشتاق	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول چنگا بنگیال
75	نواب الدین	//	//	گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول نمبر1 راولپنڈی
76	ناصر محمود	//	//	گورنمنٹ اسلامی ہائی سکول نمبر2 راولپنڈی

فہرست او ٹی اساتذہ جن کی تعیناتی دسمبر88 تا اگست 90 تک کی گئی۔

نمبر شمار	نام اساتذہ	نام آسامی	تاریخ تقرری	جہاں تقرری کی گئی۔
1	حبیب الرحمن	او ٹی	12.6.89	گورنمنٹ ہائی سکول گلیرہ گلی مری
2	محمد شیراز	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول ادھوال
3	ایاز اقبال	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول ٹیکسلا
4	ظفر اختر	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول سامی کہوٹہ
5	عبدالرؤف	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول دچھال
6	محمد آصف	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول کہوٹہ
7	قاری حسن دین	//	//	گورنمنٹ مسلم ہائی سکول نمبر2 راولپنڈی

جزو (الف) فہرست ڈی ایسم ٹیچرز جو 88ء سے اگست 1990ء تک تعینات کئے گئے۔

نمبر شمار	نام ٹیچر	نام آسامی	تاریخ تقرری	نام سکول جہاں تعیناتی کی گئی
1	سلمیٰ ناہید	ڈی ایسم	20.5.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول مورگاہ
2	زیتون بیگم	//	//	گورنمنٹ جو نیر ماڈل سکول راولپنڈی
3	ناہید اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول مندرہ

فہرست ڈرائینگ ماسٹر جن کی تعیناتی دسمبر 88 تا اگست 90 تک کی گئیں۔

نمبر شمار	نام ٹیچر	نام آسامی	تاریخ تقرری	نام سکول جہاں تعیناتی کی گئی۔
1	اعجاز انور	ای ایم	12-6-89	گورنمنٹ ہائی سکول با غمبری
2	راجہ علی رضا	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول مہ کسوال
3	وحید اختر	//	2-8-89	گورنمنٹ ہائی سکول بھڈانہ
4	محمد اسحاق	//	5-9-89	گورنمنٹ مسلم ہائی سکول راولپنڈی
5	محمد سرور	//	//	گورنمنٹ پہلوی ہائی سکول راولپنڈی
6	محمد فاروق	//	//	گورنمنٹ شملہ اسلامیہ مڈل سکول راولپنڈی

فہرست عربی اساتذہ جن کی تعیناتی دسمبر 88 تا اگست 90 تک کی گئیں۔

نمبر شمار	نام ٹیچر	نام آسامی	تاریخ تقرری	نام سکول جہاں تعیناتی کی گئی۔
1	قاری منیر احمد	عربی ٹیچر	12-6-89	گورنمنٹ ہائی سکول ملوٹ مستیاں
2	محمد طاہر عباسی	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول پھرٹہ
3	حافظ محمد اسلم	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول درنوٹیاں
4	سفیر احمد عباسی	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول ماہلی تجال
5	امجد حسین	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول بھلہ
6	حافظ عبدالقیوم	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول گانگو بہادر
7	حافظ افضل حق	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول سیال

8	قاری احمد دین	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول جبرو رویش
9	فلک شیر	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول لترودڑ
10	قاری عبدالرزاق	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول انیال
11	حافظ محمد سعید	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول ساگری
12	حافظ نور محمد	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول چک بیلی خان
13	تاج محمد	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول چٹھہ ہتھیال
14	مولوی عبدالخیر	//	//	گورنمنٹ ایم سی ہائی سکول گوجر خاں
15	محمد احمد	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول میر کلاں
16	قاری عبدالمتین	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول عثمان کھٹڑ ٹیکسلا
17	عطاء المصطفےٰ	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول دلیوڑ
18	سید عبدالغفار	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول ہو تحلہ
19	سید محسن شاہ	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول سمبندہ
20	حافظ شاع الدین	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول بگھار شریف
21	فضل حسین	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول ادھوال
22	قاری محمد یونس	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول H.R.F ٹیکسلا
23	ساجد محمود	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول عثمان کھٹڑ

جزو (الف) فہرست پی۔ ای۔ ٹی۔ ٹیچرز جو دسمبر 1988ء سے اگست 1990ء تک تعینات کئے گئے۔

نمبر شمار	نام ٹیچر	نام آسامی	تاریخ تقرری	نام سکول جہاں تعیناتی کی گئی۔
1	صدیقہ بتول	پی ای ٹی	20-5-89	گورنمنٹ الفاکر چن گرلز ہائی سکول
2	غزالہ گل	//	//	گورنمنٹ جامع گرلز ہائیر سیکنڈری سکول
3	عالیہ نواز	//	//	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول تریل۔

فہرست پی ای ٹی اساتذہ جن کی تعیناتی کی تعیناتی دسمبر 88 تا اگست 90 تک کی گئیں۔

نمبر شمار	نام ٹیچر	نام آسامی	تاریخ تقرری	نام سکول جہاں تعیناتی کی گئی۔
1	محمد اسلم	پی ای ٹی	12.6.89	گورنمنٹ کرچن ہائی سکول راولپنڈی
2	ریاض حسین	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول خیابان سرسید راولپنڈی
3	محمد رمضان	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول میانی ڈھیری
4	محمد تنویر حسین	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول نور دولال
5	محمد سعید	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول کونتریلہ
6	قدیر حسین	//	//	گورنمنٹ ضیاء العلوم ہائی سکول راولپنڈی
7	محمد نواز	//	//	گورنمنٹ ضمن السلام ہائی سکول راولپنڈی
8	الطاف حسین	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول بدھو۔ ٹیکسلا
9	رب نواز	//	//	گورنمنٹ خان ہائی سکول راولپنڈی
10	محمد نذیر	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول میانہ جبر۔
11	شیر محمد	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول رتالہ
12	محمد رفیق	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول بگا
13	محمد یعقوب	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول چھتہ
14	محمد امین	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول سوئی چھماں
15	محمد رفیق	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول ماہنگر
16	محمد وزیر	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول چک سینو
17	فیض محمد	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول دیگل
18	ضیاء الحق	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول بناہل
19	عبداللطیف	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول بیول
20	عنایت علی	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول تل جنجال
21	محمد اسلم	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول لب ٹھٹھو

22	محمد نصیر	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول لہتراڑ
23	محمد اسلم	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول الغزالی
24	بابر اقبال	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول جوڑی
25	ایاز حسین	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول پھگواڑی
26	حبیب اللہ	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول اوجنہ
27	عبدالرشید	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول کھڈ

الف جز فہرست اساتذہ جو دسمبر 1988ء سے اگست 1990ء تک تعینات کئے گئے۔

نمبر شمار	نام اساتذہ	نام آسامی	تاریخ تقرری	نام سکول جہاں تعیناتی کی گئی
1	محمد یاسین	پی ٹی سی	4.02.89	مکتب ملوکڑہ
2	محمد اکرم	پی ٹی سی	//	گورنمنٹ H/S اسلامیہ نمبر2
3	ضیاء خورشید	//	21.05.89	P/S نورگاہ
4	نازک حسین	//	//	M/S شملہ اسلامیہ
5	محمد فیاض	//	//	P/S سٹینڈرڈ
6	عبدالنوید	//	//	// مورگاہ
7	عبدالعزیز	//	//	// //
8	محمد صادق	//	//	بگا شیخاں
9	محمد صدیق	//	//	بگا تختی
10	رستم علی	//	//	بگا حضالہ
11	محمد شفیق	//	//	H/S
12	انور العزیز	//	//	M/S ہرکر
13	غلام اکبر	//	//	// //
14	سخاوت علی	//	//	// مورگاہ
15	آفتاب ظفر	//	//	H/S ضیاء الاسلام
16	ذاکر حسین	//	//	H/S سینٹ پیٹرک

17	شکیل احمد	//	//	P/S کولپاں حمید
18	نسیم اکبر	//	//	P/S مدرسہ ملیہ
19	محمد اقبال	//	//	P/S ضیالہ
20	راجہ خان	//	//	P/S دھمیال
21	محمد یونس	//	//	P/S چکری
22	وسیم رضا	//	//	M/S امرپورہ
23	محمد طاہر	//	//	P/S دھمیال
24	محمد بنارس	//	//	P/S مدرسہ ملیہ
25	صباحت علی	//	//	H/S جبر درویش
26	عبداللطاف	//	//	P/S کھینگر
27	شفاقت حسین	//	//	P/S ماڈل صدر
28	محمد اقبال	//	//	M/S چونگی نمبر22
29	محمد احمد	//	//	P/S گڑولی
30	محمد شیر	//	//	P/S مورگاہ
31	محمد اقبال	//	//	P/S بسالی
32	صفدر محمود	//	//	مکتب شریف آباد
33	نصیر حسین	//	//	H/S ضیاء السلام
34	دل محمد	//	//	H/S سینٹ پیٹرک
35	مظہر حسین	//	//	بگہ سنگرال
36	امیر خان	//	//	بگہ سیداں
37	محمد آزاد	//	//	M/S لوگو سٹیڈ
38	محمد بشیر	//	//	اسلامیہ نمبر2
39	محمد نواز	//	//	M/S دھدوچھ
40	محمد الطاف	//	//	P/S غریب آباد

41	غلام حسین	//	//	P/S ڈمیوک بچھ
42	غلام حسین	//	//	P/S ڈمیوک بچھ
43	ارشد زمان	//	//	H/S تعلیم القرآن
44	سکندر خان	//	//	مکتب سکول سہال
45	محمد عابد	//	//	P/S تختی
46	عبد العزیز	//	//	P/S بگا سیداں
47	شاہد محمود	//	//	M/S دھدو بچھ
48	عبدالرؤف	//	//	P/S دھگل
49	عصمت محمود	//	//	H/S بندہ
50	محمد خان	//	//	H/S کنگا والہ
51	جمیل احمد	//	//	H/S کھڑکس
52	محمد اسحق	//	//	H/S جبر درویشی
53	محمد امین	//	//	M/S امرپورہ
54	فرحت عباس	//	//	جھٹ ہتھیال
55	ارشد محمود	//	//	H/S مسلم نمبر1
56	مظہر حسین	//	//	M/S نیو اسلامیہ
57	محمد جمیل	//	//	گوہڑہ بھرتھ
58	غلام حسین	//	//	H/S جہان
59	اکبر احمد	//	//	G.P.S کھڑولی
60	صابر حسین	//	//	سل جنال
61	محمد حسین	//	//	H/S ڈینیز
62	گلفراز خان	//	//	P/S سٹینڈرڈ مسلم
63	محمود احمد	//	//	M/S تختی

64	آصف محمود	//	//	مکتب سکول بانیاں
65	عبد الرشید	//	//	P/S شاہ پور
66	حفیظ الرحمن	//	//	مکتب سکول آوڑہ
67	آصف اقبال	//	//	H/S جبر درویش
68	سلطان بیگم	//	//	P/S مور جھنگ
69	نسیم اختر	//	//	P/S کلری
70	پروین اختر	//	//	P/S نیو پبلک ایوب آباد
71	فضیلت بی بی	//	//	P/S سنہالہ
72	معروف بیگم	//	//	ڈیوک ناحرو
73	تسلیم اختر	//	//	P/S سالا گاہ
74	ضمیر اختر	//	//	P/S خان آباد
75	رخسانہ	//	//	P/S نڈوا
76	فرحت نیاز	//	//	P/S باچین
77	ملک ناز	//	//	H/S کرچن
78	زاہدہ پروین	//	//	P/S ھٹے درگئی
79	کوثر شاہین	//	//	P/S طہور
80	عنصر بی بی	//	//	P/S ہنڈ کو شہری
81	یاسمین اختر	//	//	P/S طہور
82	فاطمہ بتول	//	//	P/S ہنڈ کو شہری
83	سلیمہ اختر	//	//	HRF/M/S ٹیکسلا
84	طاہرہ یاسمین	//	//	P/S میانہ لوہڑہ
85	تاج بیگم	//	//	P/S گھٹیا

86	سلمیٰ ناہید	//	//	P/S ٹیڈوزہ
87	رفیقہ سلطانہ	//	//	P/S گھٹیا
88	عفت زہرا	//	//	F/S خوہ
89	نصرف شاہین	//	//	P/S چورہ
90	غلام زہرہ	//	//	P/S دھمہ
91	کوثر فاطمہ	//	//	P/S ڈھوک گجراں
92	خالدہ پروین	//	//	P/S گھٹیا
93	حلیمہ بی بی	//	//	" P/S
94	ساجدہ بیگم	//	//	" P/S
95	مسرت شاہین	//	//	P/S لڈوا
96	عزیزالنساء	//	//	P/S
97	غلام صغریٰ	//	//	P/S مروٹ
98	کوثر پروین	//	//	P/S چھنی عالم
99	غلام زہرہ	//	//	P/S بائیاں
100	منور سلطانہ	//	//	P/S مورگاہ
101	عاصمہ محبوب	//	//	P/S لیراں
102	فرحت شاہین	//	//	P/S ڈھوک مرید
103	یاسمین اختر	//	//	P/S ٹنڈولتی
104	تبسم یاسمین	//	//	P/S گڑھا گجراں
105	سلطانہ یاسمین	//	//	P/S حسین عباس
106	گلشن فردوس	//	//	P/S چھنی عالم شہر
107	ثمینہ ریاض	//	//	P/S ڈھوک سیدو
108	عذرا پروین	//	//	" P/S
109	رفعت شاہین	//	//	" P/S

110	عامراں محمود	//	//	P/S حسنی آباد
111	سعیدہ بی بی	//	//	P/S منہالہ
112	شازیہ	//	//	P/S غاروی
113	مختار بیگم	//	//	P/S عارکی گوئی
114	زاہد قیوم	پی ٹی سی	16.9.89	P/S مور جھنگ
115	تعظیم اختر	//	//	P/S ماڑی دانشمنداں
116	پروین اختر	//	//	P/S سکھو
117	ریحانہ بی بی	//	//	P/S گڑولی
118	ثمینہ نذیر	//	//	P/S ڈاوری
119	عفت نورین	//	//	P/S ماڑی دانشمنداں
120	خالد پروین	//	//	P/S چورہ
121	کلثوم بیگم	//	//	P/S سکھو
122	صفیہ بیگم	//	//	P/S انور آباد
123	صفدر سلطانہ	//	//	P/S انور آباد
124	عابدہ پروین	//	//	P/S مہالہ لوہڑہ
125	غزالہ نسرین	//	//	P/S جھوکر
126	کلثوم اختر	//	//	P/S جھوکر
127	ناہید رشید	//	//	P/S انور آباد
128	عذرا بی بی	//	//	P/S انور آباد
129	عذرا بیگم	//	//	P/S سکھو
130	رضوانہ نواز	//	//	P/S ڈھوکہ گجراں
131	شگفتہ شاہین	//	//	P/S چھوکر
132	رفعت بی بی	//	//	P/S غازی کولی
133	تسلیم اختر	//	//	P/S سراسمین
134	تسلیمہ اختر	//	//	P/S کرم وال
135	شیراز بیگم	//	//	P/S جلالہ
136	مسرت جمیل	//	//	گیلانی نمبر2
137	غزالہ یاسمین	//	//	HRF ٹیکسلا
138	حیقہ یاسمین	//	//	؍؍

139	رفعت بتول	//	//	P/S ڈھوک لوچیاں
140	رضوانہ کوثر	//	//	P/s ڈھوک لوچیاں
141	ظفر النساء	//	//	P/S ڈھوک گجراں
142	امت القدیر	//	//	P/S ڈھمہ
143	عزیزہ بیگم	//	//	P/S شاہ پور
144	ثمینہ اختر	//	//	P/S کٹاریاں
145	تسلیم اختر	//	//	P/S کٹاریاں
146	مسرت سلطانہ	//	//	HRF ٹیکسلا
147	سیراں	//	//	P/S کولیاں
148	کلثوم بی بی	//	//	P/S جلالہ
149	کوثر شاہین	//	//	HRF ٹیکسلا
150	ناہید اختر	//	//	P/S ٹیکسلا
151	منیرہ بیگم	//	//	p/s دھر درگئی
152	طاہرہ جبیں	//	//	P/S دھڑ درگئی
153	نورین بی بی	//	//	HRF ٹیکسلا
154	طاہرہ بیگم	//	//	P/S نبی محلہ
155	نسیم اختر	//	//	P/S دریالہ
156	فضیلت النساء	//	//	P/S براہمہ
157	فرحت ناز	//	//	P/S یونیورسٹی کیمپس
158	سلیمہ اختر	//	//	P/S یونیورسٹی کیمپس
159	فرح جبین	//	//	P/S ڈیوگ
160	فرزانہ اصغر	//	//	HRF ٹیکسلا
161	پروین اختر	//	//	P/S گٹیا
162	نعیم اکبر	//	//	P/S ڈھوک
163	ریحانہ کوثر	//	//	P/S تعلیم القرآن
164	[illegible]	//	//	[illegible]

165	ساجدہ پرویز	//	//	
166	مظلوم اختر	//	//	P/S ڈیوک وجن
167	خورشید اختر	//	//	P/S پنڈ کرم داد
168	نگہت آراء	//	//	P/S ماڑی دانشمنداں
169	امتیاز بیگم	//	//	P/S ڈیوک اکثر خان
170	ثمینہ خورشید	//	//	P/S پیلو
171	فرح دیبا	//	//	P/S پیلو
172	ممتاز بیگم	//	//	P/S موہڑہ شاہ ولی
173	راحیلہ خاتون	//	//	P/S ڈھوک ناصرو
174	غلام سکینہ	//	//	P/S موہڑہ مرید
175	کوثر پروین	//	//	P/S مسروٹ
176	حاجرہ بی بی	//	//	P/S مورگاہ
177	ذکیہ بیگم	//	//	P/S لیمراں
178	ارشاد بیگم	//	//	P/S ڈھوک اکثر خان
179	طاہرہ جبین	//	//	P/S موہڑہ شاہ ولی
180	نازیہ عندلیب	//	//	P/S ڈھوک وجن
181	ریاض بیگم	//	//	P/S لسوال
182	مسرت بی بی	//	//	P/S لسوال
183	عنصر بی بی	//	//	P/S بانیاں
184	نسرین اختر	//	//	P/S سالا گاہ
185	نیلوفر	//	//	P/S گروالی
186	الفاں بی بی	//	//	P/S سالار گاہ
187	رفعت شاہین	//	//	P/S گزولی
188	زاہدہ پروین	//	//	P/S گانگو جمعہ
189	ساجدہ پروین	//	//	P/S یونیورسٹی کیمپس
190	رفعت شاہین	//	//	P/S کونیال

191	زہیرہ بیگم	//	//	P/S گانگو جمعہ
192		//	//	
193	کلثوم اختر	//	//	P / S ڈھوک اکثر خاں
194	نویدہ ظفر	//	//	P / S خان آباد
195	کلثوم بیگم	//	//	P / S خان آباد
196	گلزرین اختر	//	//	P / S ڈھوک میراں
197	رخسانہ ناہید	//	//	P / S حسین آباد
198	سلمیٰ ستارہ	//	//	P / S کرلیاں
199	شمیم اختر	//	//	P / S شاہ پور
200	فضیلت النساء	//	//	P / S موہڑہ
201	آخرت بی بی	//	//	H R F ٹیکسلا
202	نسیم اختر	//	//	P / S بدھڑ درگئی
203	ساجدہ نسرین	//	//	P / S گنگاں
204	روبینہ ریاض	//	//	P / S گنگاں
205	ریحانہ بی بی	//	//	P / S بھاڑ
206	ثمینہ ناز	//	//	P / S بھاڑ
207	عتیقہ یاسمین	//	//	P / S گنگال

پروفامہ فہرست اساتذہ جو دسمبر 1988ء سے اگست 1990ء تک تعینات کئے گئے۔

نمبر شمار	نام اساتذہ	نام آسامی	تاریخ تقرری	نام سکول جہاں تقرری کی گئی
208	محمد ظہیر	پی ٹی سی	14.5.1990	گورنمنٹ پرائمری سکول باٹھ
209	عبدالسلام	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول جنیال
210	برکت حسین	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول دھمیال
211	شبیر حسین	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول حیدر آباد
212	ظفر اقبال	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول جھونگل
213	محمد عباس	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول موہری

214	غلام حسین	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول ساہنگ
215	رستم شہزاد	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول بھنگی
216	محمد یعقوب	//	//	گورنمنٹ مسجد سکول ترائی
217	محمد سعید	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول کورہ دادہ ملیار
218	طارق محمود	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول آبدی
219	واحد حسین	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول آبدی
220	آفتاب ظفر	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول لور دلال
221	محمد انور	//	//	مسجد سکول جرموٹ کلاں
222	محمد سلیم	//	//	گورنمنٹ پرائمری بچہ
223	محمد نعیم	//	//	مسجد سکول جوالہ
224	محمد شفیق	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول موہری برسال
225	محمد زاہد اقبال	//	//	مسجد سکول چچی ملنو
226	طارق محمود	//	//	مسجد سکول آڑہ
227	محمود احمد	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول گوج خان
228	شکیل احمد تابانی	//	//	مدینہ مسجد سکول گوجر خان
229	محمد عجائب	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول دلمی طمہ
230	محمد سعید	//	//	مسجد سکول اوگاہوں
231	ظفر محمود	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول کماندریال
232	ظفر اقبال	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول بورگی کرم چند
233	لیاقت علی	//	//	مسجد سکول دھوک گلاب خان
234	تقدیر علی	//	//	مسجد سکول جماٹھ
235	ساجد محمود	//	//	مسجد سکول ڈھوک بہادر
236	خالد حسین	//	//	مسجد سکول پرائمری سکول بورگی کرم چند
237	محمد سوار	//	//	مسجد سکول ڈھوک اعوان
238	محمد بشیر	//	//	مسجد مکتب سکول' بچو
239	محمد لطیف	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول ٹھٹہ خورد
240	محمد اسلم	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول آہیر

241	آصف محمود	//	//	مسجد سکول جوال
242	محمد صغیر	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول ماہندر
243	محمد شہزاد کیانی	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر
244	الطاف حسین	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول کلیام اعوان
245	سخاوت علی	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول کور دادہ ملیار
246	عبدالرشید	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول دالہ
247	محمد مسعود	//	//	مسجد سکول موہڑہ سندھو
248	نیاز محمود	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول آہیر
249	ملازم حسین	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول
250	محمد تاج	//	//	مسجد سکول محمد بخش
251	محمد رفیق	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول بیکھو
252	فضل حسین	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول نتھیا عالم
253	غلام جیلانی	//	//	مسجد سکول

فہرست پی ٹی سی ٹیچرز جو دسمبر 1988ء سے اگست 1990ء تک تعینات کئے گئے۔

نمبر شمار	نام اساتذہ	نام آسامی	تاریخ تقرری	نام سکول جہاں تعیناتی کی گئی
1	رفعت النساء	پی ٹی سی	6.2.89	P/S پوٹھہ
2	نسرین اختر	//	//	P/S ڈھوک چوہدریاں
3	روبینہ انور	//	//	P/S جنڈ صلو
4	نگہت آمنہ	//	//	P/S ڈریال
5	شاردہ ارشاد	//	//	P/S جھڑانہ
6	رقیہ بی بی	//	//	P/S
7	شہناز اختر	//	//	P/S میانہ پوٹھہ
8	کلثوم اختر	//	//	P/S ڈھوک
9	غفور النساء	//	//	P/S حامد جنگی
10	شیری عفت	//	//	P/S کورزادہ سواں
11	طاہرہ شاہین	//	//	P/S سالہ
12	شمیم اختر	//	//	P/S ملوٹ سکیڑال
13	خالدہ بی بی	//	//	P/S سید

14	زاہدہ پروین	//	//	P/S پڑی فیرزوال
15	روبینہ شاہین	//	//	P/S موٹرہ گاڑیاں
16	کرم جان	//	18.2.89	P/S پرٹالی
17	ساجدہ نسرین	//	20.8.89	P/S ملہال
18	شاہدہ بیگم	//	20.8.89	P/S سوہاوا
19	نذہت شاہین	//	21.8.89	P/S نور
20	بلقیس اختر	//	21.8.89	P/S صابہ شیر خان
21	فیاض اختر	//	21.8.89	P/S اعوان
22	منیرہ بیگم	//	//	P/S پلینہ
23	شہناز پروین	//	//	P/S کمال
24	غلام صفیہ	//	//	P/S صابہ شیر خان
25	مظلوم اختر	//	//	P/S
26	طاہرہ کیانی	//	//	P/S پرنال
27	ساجدہ بیگم	//	//	P/S حیاتی ڈیری
28	سفینہ بیگم	//	//	P/S جدیری
29	خالدہ بیگم	//	//	P/S کنگر نمبر I
30	شمیم اختر	//	//	P/S جنڈ غار نمبر I
31	نسیم اختر	//	//	P/S دوبیرہ دھیمال
32	مسرت شاہین	//	//	P/S ڈھوک شمال
33	روبینہ ضیاء	//	//	P/S جبھاری
34	رخسانہ پروین	//	//	P/S ڈھاگ
37	خطیب النساء	//	//	P/S ملوٹ
38	نسیم اختر	//	//	P/S پکا قانپور
39	وقار النساء	//	//	P/S ڈیرہ پال ہجگراں
40	جمیلہ اختر	//	//	P/S بھکوٹ
41	اختر النساء	//	//	P/S مدہرہ
42	گلشن آراء بیگم	//	//	P/S پنڈ وڑہ

43	تبسم نازل	//	//	P/S	وریالہ سکین
44	نازیہ فرح	//	//	P/S	دلا رال
45	آمنہ بی بی	//	//	P/S	جنجوعہ
46	فوزیہ رعناء	//	//	P/S	چلنہ
47	فرحت بی بی	//	//	P/S	ڈھوک آبھران
48	رخسانہ شاہین	//	//	P/S	دلی کنٹرل
49	شاہدہ شاہین	//	//	P/S	ڈھوک سوار شہر
50	جمیلہ بیگم	//	//	P/S	نڑوالی مرزاں
51	رخسانہ شمیم	//	//	P/S	کری صدر
52	سلیم اختر	//	//	P/S	موہڑہ نوری
53	زاہدہ بی بی	//	//	P/S	ڈھوک سیداں
54	عابدہ پروین	//	//	P/S	بکھیالہ
55	زاہدہ نسیم	//	//	P/S	چھانی ڈیری
56	رفعت شبانہ	//	//	P/S	صوفہ خاں
57	سمعیہ عزیز	//	//	P/S	جبوکسی
58	فرخندہ سرور	//	//	P/S	سکھو
59	تنویر اختر	//	//	P/S	ملک پور
60	ناہید اختر	//	//	P/S	ملک پور
61	نسیم کوثر	//	//	P/S	کونٹ
62	فرحت رخسانہ	//	//	P/S	سیانی پور
63	نیر سلطانہ	//	//	P/S	ڈھوک شاہو
64	سمعیہ ناہید	//	//	P/S	بکھیالہ
65	شکیلہ بیگم	//	//	P/S	نڑوالی مرزیاں
66	ثمینہ ارباب	//	//	P/S	بوسیر
67	خیر النساء	//	//	P/S	ٹھاکرہ موہڑہ
68	زیب النساء	//	//	P/S	حامد جنگی
69	حمیرا راحت	//	//	P/S	چلو چکڑال

70	ثمینہ رعنا	//	//	P/S سوہاوہ مرزا
71	وحیدہ کلثوم	//	//	P/S کرلی حیدر
72	نذہت بتول	//	//	P/S بتھوٹہ
73	راشدہ پروین	//	//	P/S بھینہ کسوال
74	فرحت جہاں	//	//	P/S چیچی گوے
75	صبیحہ خانم	//	//	P/S سہال
76	فرحت یاسمین	//	//	P/S چیکو سگوال
77	صنوئی بیگم	//	//	P/S بورگی
78	عطیہ رحمان	//	//	P/S سہالی قوم سہال
79	نسیم اختر	//	//	P/S ڈھوک سیدان
80	طاہرہ تسنیم	//	22.8.89	P/S بدموٹ
81	عظمت آراء بیگم	//	//	P/S سہال کنگر
82	غفراص بیگم	//	//	P/S ڈی گوجر
83	شہناز بی بی	//	//	P/S مسطر
84	عزیز النساء	//	//	// منگوٹ
85	زاہدہ شاہین	//	//	P/S منگوٹ
86	عصمت یاسمین	//	//	P/S ملالہ
87	رخسانہ یوسف	//	//	P/S جنگی پیرو
88	زیب النسا	//	//	P/S سوڑہ
89	عزیزا ملک	//	//	P/S دھنگریو امیران
90	یاسمین انور	//	//	P/S لچپال
91	سعیدہ اختر	//	//	P/S موہڑہ میال
92	نگہت یاسمین	//	//	P/S بہاراں
93	ممتاز بیگم	//	//	P/S میرا شمس
94	نسیم اختر		//	P/S بدسر
95	روبینہ اشرف		//	P/S چٹال سروخرد
96	عابدہ ناہید			P/S کھوبس

شمسہ نذیر	//	//	P/S سائنگ
ضمیر اختر	//	//	P/S ڈھوک سوار شہید
غلام کلثوم	//	//	P/S کونسٹیبلہ
بلقیس اختر	//	//	P/S ماہنہ نمبر2
شمشاد حسین	//	1.9.90	P/S جھگیاں
فرزانہ کوثر	//	//	P/S مندرہ
غلام آسیہ	//	//	F/S چٹال سرخرو
گل رعنا	//	//	P/S بورگی کرم چند
نگہت سلطانہ	//	//	P/S ڈھوک شمس
فریدہ مست	//	//	P/S صامہ شیر خان
نسرین اختر	//	//	P/S چھپر
غلام صغریٰ	//	//	P/S بھاگیانہ
شاہدہ پروین	//	//	P/S موہرلی کھنیڑپل
ناہید خانم	//	//	P/S رمی تھی
زبیدہ بیگم	//	//	P/S دولتالہ
عفت رعنا	//	//	P/S جسیر ورتال
ناہید کوثر	//	//	P/S دمنگد لوتسراں
رقیہ بیگم	//	//	P/S سسرال
تسلیم اختر	//	//	P/S بھاگیانہ
پروین اختر	//	//	P/S دخل
ساجدہ نازر	//	//	P/S دھون
جمیلہ پروین	//	//	P/S ڈھونگ
ملک یاسمین	//	//	P/S مانکیالہ رہنماں
روبینہ اشرف	//	//	P/S جٹال سرخرو
عفورہ شاہین	//	//	P/S ڈھوک باشو
زیب النسا	//	//	P/S کورزادہ
سعیدہ پروین	//	//	P/S ڈھوک بھٹ

123	طاہرہ اسلم	//	//	P/S موضع گجو
124	شہناز بیگم	//	//	P/S خالد گجراں
126	شمیم تبسم	//	//	P/S مغل
127	نذہت شہزاد	//	//	P/S ڈھوک باغ
128	ریحانہ کوثر	//	//	P/S بیول
129	صدف وائی	//	//	P/S موہڑہ ٹھکرال
130	نبیلہ یاسمین	//	//	P/S کولہاں حمید
131	بخت نور	//	//	P/S کھاندریال
132	غزالہ پروین	//	//	P/S ڈھوک پندا جان
133	رضوانہ آزاد	//	//	P/S پھلوٹ
134	مسرت شاہین	//	//	P/S
135	مظلوم اختر	//	//	P/S کور زادہ سواں
136	قمر النساء	//	//	P/S جنڈعا نمبر 2
137	مسرت	//	//	P/S
138	صبیحہ کوثر	//	//	P/S موہری
~~139~~	طیبہ امین	//	//	P/S موہڑہ غدوار بلاول
140	طاہرہ نسرین	//	//	P/S چک گھوال
141	روبینہ شاہین	//	//	P/S کولہاں حمید
142	وحیدہ بیگم	//	//	P/S آہیر
143	ثمرہ شہوری	//	//	P/S آراضی چوہر مل
144	نبیلہ نازلی	//	//	P/S کولہاں حمید
145	شمیلہ بلقیس	//	//	P/S ملک پور
146	زیب النسا	//	//	P/S کورزادہ سواں
147	حفیظ النسا	//	//	P/S بھگام
148	حلیمہ بی بی	//	//	P/S بھانہ
149	سعیدہ خانم	//	//	P/S میاں کنگر
150	کلثوم زہرئی		//	P/S کسراں
151	زینب بی بی	//	//	P/S میانہ موہڑہ مہال

152	تسنیم عنایت	//	//	P/S موضع کجو
153	ریحانہ شاہین	//	//	P/S میرا کھین
154	سعیدہ بی بی	//	//	P/S موہڑہ میاں
155	نرگس فردوس	//	//	P/S موہڑہ میاں
156	نفیسہ پروین	//	//	P/S ڈریال
157	سلمیٰ بوٹر	//	//	P/S دریالہ
158	ساجدہ نذر	//	//	P/S رٹیال
159	شہناز خاتون	//	//	P/S کالا گجراں
160	گل نگینہ	//	//	P/S ڈریاں گلران
161	نسرین اختر	//	//	P/S پکا خانپور
162	نصرت جبیں	//	//	P/S مراریال
163	ساجدہ پروین	//	//	P/S مانکرائے
164	طاہرہ خانم	//	//	P/S ماھندر نمبر1
165	عابدہ شاہین	//	//	P/S چلوکسی
166	شیری خانم	//	//	P/S کوھون
167	رضوانہ خاتون	//	//	P/S بھڑانہ
168	شگفتہ پروین	//	//	P/S چلو چکڑال
169	نقراض بیگم	//	//	P/S تلہ مکوں
170	سعیدہ خاتون	//	//	P/S ڈھوک بلاٹ
171	عطرت النسا	//	//	P/S پوٹھی
172	عاصمہ زیتون	//	//	P/S پکا خانپور
173	نیاز فاطمہ	//	//	P/S سنگنی
174	آمنہ کنیز	//	//	P/S چنڈن نمبر2
175	صوفیہ ناہید	//	//	P/S گسربدر
176	سدرہ بی بی	//	//	P/S کوٹ سیداں
177	ادمیہ مجید	//	//	P/S جنڈ صلو
178	نصرت یاسمین	//	//	P/S ڈھوک بوہڑی
179	منظور فاطمہ	//	//	P/S دریالہ سکین نمبر1

180	طاہرہ کوثر	//	//	P/S ماہندر نمبرI
181	مریم زاہد	//	//	P/S عارف
193	شبینہ بشیر	//	//	P/S جوڑیال

فہرست پی ٹی سی اساتذہ دسمبر 1988ء سے اگست 1990ء تک تعینات کئے گئے۔

نمبر شمار	نام اساتذہ	نام آسامی	تاریخ تقرری	نام سکول
1	یاسمین فضل داد	پی ٹی سی	11.1.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کھڑکن
2	کوثر پروین	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بخیال
3	سعیدہ نقوی	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
4	گل ناز	//	//	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول
5	عاصمہ ناز	//	//	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول عثمان کھٹہ
6	ثمینہ یاسمین	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بوسر
7	روبینہ کوثر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بدھو
8	شاہین اکرم	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول تراہیہ
9	بشریٰ شاہین	//	//	گورنمنٹ واہ گیلانی گرلز ہائی سکول ٹیکسلا
10	مغلانم بی بی	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول برکٹ
11	صفیہ بیگم	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول میرا بھونہ
12	شہناز کوثر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول محلہ ممیاور
13	رابعہ فرحت	//	18.1.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ڈھوک زیارت
14	سیدہ نوشابہ چاند	//	19.1.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بی بلاک
15	نسیمہ اختر	//	29.1.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول خیابان سرسید
16	شمشاد بیگم	//	10.4.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول عثمان
17	ثریا بیگم	//	//	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول عثمان
18	سلیم اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بودیال
19	فرحانہ بی بی	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
20	کلثوم اختر	//	10.4.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
21	شیراز بیگم	//	16.9.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول غزال
22	رابعہ	//	23.9.89	گورنمنٹ دارالاسلام گرلز مڈل سکول راولپنڈی

23	شہناز اختر	//	//	گورنمنٹ اقبال گرلز ہائی سکول راولپنڈی
24	سعیدہ بی بی	//	//	گورنمنٹ نیو گرلز مڈل سکول راولپنڈی
25	عمبر افشاں	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول اکال گڑھ

نمبر شمار	نام اساتذہ	نام آسامی	تاریخ تقرری	نام سکول
26	رخشندہ طلعت	//	10.5.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول دستریج
27	رفعت ناہید	//	18.5.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بقرال
28	گلشن بی بی	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول تھبرال
29	روبینہ کوثر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کمال پور
30	نیر بیگم	//	23.5.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول گوڑہ لوہاراں
31	شبانہ شمعون	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ڈھوک قاضیا
32	غلام فاطمہ	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ان پور
33	فرحت نذیر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول نیو بھگدا ڑی
34	نصرت شاہین	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول دیدڑ
35	طاہرہ ناہید	//	12.6.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول گھوگھڑہ
36	شہوار فاطمہ	//	//	گورنمنٹ جوہر میموریل گرلز ہائی سکول راولپ
37	رفعت اسلم	//	18.6.89	گورنمنٹ پاک اسلامیہ گرلز ہائی سکول راولپنڈ
38	کلثوم اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول موہڑہ تلہ
39	شہناز کوثر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک مدد
40	غلام فضہ	//	21.6.89	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول دھمیال
41	شگفتہ ناز	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بانیاں
42	سفینہ شاہین	//	22.6.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول سمبل
43	شاہین اختر	//	25.6.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول تراہیا
44	رخسانہ اسلم	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ڈھوک تانیاں
45	شازیہ حبیب	//	28.6.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کوٹھ کلاں
46	وحیدہ رحمان	//	4.7.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بگا سنگرال
47	فقراجبیں بیگم	//	6.7.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول لکھو
48	یاسمین اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کھلی
49	ناہیدہ بی بی	//	17.7.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول عزیز نیشنل
50	تسنیم محبوب	//	5.8.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول پنڈ جاٹلہ

وحیدہ خانم	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بگلگنڈال
شاہین اختر	10.8.89	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول احاطہ تربیلہ
صدیقہ زینب	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول گنگا والہ
یاسمین اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ان پور
شازیہ عنایت	//	//	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بسالی
ثمودہ سلیم	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ہرفیاں سیداں
رضوانہ عباس	16.8.89	//	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ویسٹریج نمبر3
راشدہ نورین	4.9.89	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
سبیدہ یاسمین	//	//	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول گرہ
فاطمہ بی بی	9.9.89	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
نجمہ عاصفہ	10.9.89	//	گورنمنٹ پاکستان گرلز ہائی سکول رین پورہ
عزیز النساء	13.9.89	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول برلاس راولپنڈی
انور جان	10.9.89	//	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ماڑی دانشمنداں
گوہر فاطمہ	16.9.89	//	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول رونیوال
عذرا بشیر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول رلہ
ذکیہ بی بی	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بھوکر
ساجدہ پروین	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول نوشہرہ راولپنڈی
امیر عزیز	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بھمٹ نیلی
زاہدہ پروین	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول پنڈو
فریدہ رحمان	//	//	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول زینت سکندریہ
کلثوم اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول روپڑ کلاں
جنت خاتون	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کولہاں
رباب فاطمہ	17.9.89	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کولہاں
شازیہ بٹ	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کوٹھہ کندں
زہرہ بیگم	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بدھو
حسین اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول دھندنہ
فرحانہ اکرام	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول عزیز نیشنل
مسرت شاہین	19.8.89	//	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول مری روڈ
زبیدہ یاسمین	12.6.89	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول نیو کیپٹل راولپنڈی

فہرست پی ٹی سی ٹیچرز جو دسمبر 1988ء سے اگست 1990ء تک تعینات کئے گئے۔

نمبر شمار	نام معلمات	نام آسامی	تاریخ تقرری	جہاں تعیناتی کیا گیا
1	عفت عباس	//	1.12.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کنڈاں
2	فرح دیبا	//	26.1.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
3	فرخ یاسمین	//	//	گورنمنٹ گرلز M/S اراضی
4	نورین اسلم	//	29.1.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
5	شاہدہ گلزار	//	29.1.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول گڑلہ سیداں
6	توحید عظمی	//	31.1.89	گورمنٹ گرلز پرائمری سکول کمیٹی صادق
7	عفیر خانم	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بلہاڑ
8	سبیدہ سلطانہ	//	7.2.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول لوتر
9	نرگس شاہین	//	8.2.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
10	عامرہ محبوب	//	11.2.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول حویلیاں
11	سبیدہ اختر	//	11.2.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول فتحاڑ
12	ریحانہ ناہید	//	11.2.89	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چنبہ کرپال
13	نگہت پروین	//	25.4.89	گورنمنٹ پرائمری سکول انگلاش
14	کوثر ناہید	//	15.6.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ڈنیڑاس
15	شبینہ ناہید	//	18.7.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
16	ملکہ خاتون	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول اوترنہ
17	زبیدہ بی بی	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول پرنڈلہ
18	عبیدہ	//	15.8.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کنڈول
19	نسیم اختر	//	21.8.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول گڑالہ
20	یاسمین بی بی	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول گڑالہ
21	کوثر نسیم	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول مہور

22	عالیہ	//	//	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول
23	ساجدہ گلزار	//	//	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول توتھیہ
24	سیدہ بتول	//	//	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول توتھیہ
25	راحیلہ رحمن	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ڈریال
26	قمر فاطمہ	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول موہری
27	سعدیہ	//	//	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کابلیاں
28	انیلا پروین	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول طوطہ
29	شاہدہ پروین	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول خیال
30	بشریٰ حفیظ	//	//	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ند جنوبی
31	بشرہ بی بی	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول سائیں بابا
32	یاسمین	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول سائیں بابا
33	ذکیہ بیگم	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کانگڑھ
34	گلناز اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول پلاٹے
35	روبینہ رشید	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول دلھوڑ
36	ملک ناز	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بھگون
37	فاخرہ سلطانہ	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کروٹ نمبر2
38	نسرین اختر	//	22.8.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول اٹل
39	نائید سلطان	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول سیری
40	گلشن آراء	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول فوا
41	شہناز بیگم	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول فوا
42	انیلا	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول گڑانہ سیداں
43	صفورا خاتون	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول سموٹ
44	چاند بی بی	//	//	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول توتھیہ

45	نسیم اختر	//	23.8.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
46	نعیم اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کھڑیریں
47	فرزانہ بی بی	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کھڑیریں
48	کوثر منیر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
49	کوثر ارشاد	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کنڈول
50	پروین اختر	//	24.8.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول انگلاش
51	ساجدہ پروین	//	//	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کابلیاں سلیاں
52	شائستہ نسرین	//	27.8.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کموٹ حید
53	کلثوم اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ڈھوک با
54	نسرین اختر	//	28.8.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بھربھریاں
55	نازنین اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول پردو چکیہ
56	صاعقہ تبسم	//	29.8.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول دھمیال
57	شاہدہ پروین	//	29.8.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کرلی
58	نصرت پروین	//	30.9.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بنال
59	راشدہ خالق	//	1.8.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول پلائے
60	فرحت عابد	//	7.9.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کھڈریریر
61	مسرت عزیز	//	13.9.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول را جگڑھ
62	مقصودہ بی بی	//	13.9.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کری
63	نعیم اختر	//	28.5.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول تھل
64	گلنار اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول پھوان
65	سلیم اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول حویلیاں
66	صدف جہانگیر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کموٹ
67	نصرت پروین	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بنڈ بھیلا

68	بلقیس اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول پنام
69	مسرت جبین	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ہلالی
70	ناصر زیب	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول سانج
71	عذرا پروین	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چراس
72	ریحانہ پروین	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چغار
73	فرزانہ بی بی	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
74	پروین اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ولایت آباد
75	سلیم اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کامرہ
76	روبینہ شاہین	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول سائیں
77	الماس بیگم	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ڈنناں

فہرست ٹیچرز جو دسمبر 1988ء سے اگست 1990ء تک تحصیل مری تعینات کئے گئے۔

نمبر شمار	نام اساتذہ	نام آسامی	تاریخ تقرری	نام سکول جہاں تعیناتی کی گئی
1	ریحانہ صدیقی	پی ٹی سی	1.2.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول توبہ ٹوپہ
2	رخسانہ بی بی	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول تھلی نمبر1
3	نسرین اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
4	شمیلہ آول	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بس کٹھار
5	یاسمین اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول دانیولہ
6	شہناز اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بوہڑی
7	عطیہ خانم	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ماخولہ
8	تبسم ناہید	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بن کومل
9	عطیہ پروین	//	24.4.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
10	گلشن پروین	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول

11	ماجدہ بی بی	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
12	ساجدہ اقبال	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
13	زرینہ کوثر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
14	تنظیم اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
15	یاسمین اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
16	پروین اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
17	روبینہ شاہین	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
18	طاہرہ کروب	//	17.6.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
19	نجم النساء	//	22.6.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
20	روبینہ رضاء	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
21	نصرت رشید	//	24.7.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
22	نصرت بی بی	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
23	آمنہ خاتون	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
24	ذہین اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
25	نذیرہ خاتون	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
26	ساجدہ پروین	//	16.6.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
27	نجمہ سلطانہ	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
28	غزالہ کوثر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
29	[illegible]یہ بیگم	//	17.6.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
30	تبسم کوثر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
31	تزئن حنا	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
32	ناہید محمود	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
33	نصرت شہاب	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
34	شاہین اختر	//	22.8.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ڈنہ اعوائن

35	خالدہ پروین	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کٹھار
36	ادیبہ خانم	//	7.9.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ننڈ کوٹ
37	وقار النساء	//	17.8.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کاکڑائی
38	نثار بی بی	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول موڑیاں
39	صبیحہ بانو	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول نیوہ
40	ریحانہ خاتون	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
41	وسیم ناز	//	28.8.89	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
42	صائقہ پروین	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول گھوٹی
43	نسیم اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
44	تسلیم اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول سنوہ
45	میمونہ جبین	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
46	سلیم اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
47	رابعہ بی بی	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
48	فرزانہ	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
49	تسلیم اختر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
50	شاہدہ کوثر	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
51	سفینہ خانم	//	28.7.90	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
52	نائلہ پروین	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
53	ثمینہ خاتون	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
54	رفعت سلطانہ	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
55	عذرا خاتون	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
56	نازیہ صدیقی	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
57	رفعت نجیب	//	//	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول
58	عطیہ پروین	//	5.8.90	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول لوئر
59	شاہین کوثر	//	11.9.90	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بھون سیدی

فہرست ٹیچرز جو دسمبر 1988ء سے اگست 1990ء تک تعینات کئے گئے۔

نمبر شمار	نام اساتذہ	نام آسامی	تاریخ تقرری	نام سکول جہاں تعیناتی کی گئی
254	محمد احسان الحق	پی۔ ٹی۔ سی	14.5.89	گورنمنٹ پرائمری سکول دریالہ خاکی
255	خالد محمود	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول جھاری کلیال
256	محمد عرفان	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول لرڑ
257	الطاف حسین	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول جھاگ
258	عزیز الرحمان	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول اراضی جوہڑمل
259	قاضی محمد اکرم	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول ڈورہ لدھال
260	ایاز	//	27.5.89	گورنمنٹ مسجد سکول ڈھوک جلال دین
261	سید حسن	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول گلپیڑہ
262	سلطان احمد	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول جلو چکڑاتی
263	فضل کریم	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول گوجر خاں
264	محمد فاضل	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول گوجر خاں
265	حسنات احمد	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول ڈورہ لدھال
266	محمد سلیمان	//	5.8.90	گورنمنٹ مسجد سکول ڈھوک اللہ داد
267	ظفر اقبال	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول رو گھٹے
268	عنصر یاسین	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول بھاگپور
269	شبیر حسین	//	//	گورنمنٹ مسجد سکول سکھو
270	حفیظ الرحمن	//	//	مسجد سکول
271	عمر فاروق	//	//	گورنمنٹ سکول گولین
272	شوکت صدیقی	//	//	مسجد سکول ٹھاکرہ
273	محمد یونس	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول جماٹھ
274	شفاقت محمود	//	//	مسجد سکول آڑہ راجگان
275	محمد اشتیاق	//	//	مسجد سکول بھگام

27	محمد فیاض	//	//	مسجد سکول ہردو سرکی
27	محمد ریاض	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول جماٹھ
27	محمد اعجاز	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول بھیر کلیاں
27	نصراللہ خان	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول جرموٹ کلاں
28	قاضی عبدالمجید	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول میانی ڈھیری
2	محمد الیاس	//	//	مسجد سکول محلہ راجگاں
28	آصف محمود	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول صاحب
2	ذوالفقار علی	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول آہیر
28	طلعت محمود	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول جلوکسی
2	محمد جہانگیر	//	//	جرموٹ کلاس پرائمری سکول
28	غلام حسین	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول کاک
28	اصغر علی	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول خانپور
2	جاوید احمد	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول میانا دھری
2	لیاقت علی	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول سابہ شیر خان
29	جاوید اقبال	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول نابن جنجوعہ
2	محمد فاروق	//	//	مسجد سکول سوئین چیمیاں
2	مسعود احمد	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول کلیام اعوان
2	محمد نواز	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول قاضیاں
2	ناصر عزیز	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول بچہ
2	عبدالستار قریش	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول کماوریال
2	طالب حسین	//	//	مسجد سکول بورگی کرچلا
2	وقار اعظم	//	//	گورنمنٹ پرائمری پنڈ سکول دری
2	محمد زمان	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول کوری دورال
2	غضنفر علی	//	//	مسجد سکول رام پور

300	محمد حنیف	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول جھاگ
301	سجاد اختر	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول لنالہ
302	عبداللہ خان	//	//	مسجد سکول ڈھوک اتڑی
303	امجد محمود	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول اسال کھیگر
304	آصف محمود	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول اسال کھیگر
305	محمد اشرف	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول نمبر2 گوجر خان
306	ارشد احمد	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول بھنیال
307	اکمل رحمن	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول قابد ڈیال
308	محمد اکرم	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول ڈریال
309	ابرار حسین	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول گگ بدحال
310	مسعود احمد	//	//	مسجد سکول فضولیاں
311	عاشق حسین	//	//	مسجد سکول خواجگاں
312	سید اکبر	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول موہڑہ گجراں
313	ادریس احمد	//	//	گورنمنٹ مڈل سول نور ولالی
314	خالد محمود	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول
315	سجاد رحمن	//	//	مسجد سکول پا ئماں
316	محمد ریاض	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول کوری دلال
317	حفیظ الرحمن عباسی	//	//	مسجد سکول جسواڑ
318	شرافت علی	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول مانکیالہ برہماں
319	آصف سلطان	//	//	مسجد سکول ڈھوک ہاشو
320	علی اصغر	//	//	ملوٹ کسوال
321	راجہ نعیم نواز	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول جرموٹ کلاں
322	محمد نواز	//	//	مسجد سکول ڈھوک بوھڑی والی
323	شاہد فاروق	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول ڈریال

324	فرقان حسین	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول سوہگا دت
325	محمد عصر	//	//	مسجد سکول مل
326	انجم وسیم	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول داراکیال
327	عبد الجلیل	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول میالی ڈھیری
328	وحید سلطان	//	//	مسجد سکول ڈھوک کنمیریاں
329	وحید الرحمان	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول ڈھیرا
330	ساجد محمود	//	//	مسجد سکول ملک پور
331	فاخر ایاز	//	//	مسجد سکول اراضی بوہرہ
332	محمد شفیق	//	//	مسجد سکول کمال پور
333	عبدالحمید	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول بھڑا
334	محمد خان	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول
335	محمد لطیف	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول ٹھٹہ خورد
336	محمد ریاض	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول ترنول
337	محمد رفیق	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول
338	لیاقت علی	//	//	مسجد سکول جلوٹ
339	افتخار احمد	//	//	مسجد سکول اپرآ موہڑہ
340	ارشد محمود	//	//	مسجد سکول موہڑہ بھگو
341	عمران شیر	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول خانپور
342	ممتاز احمد	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول داراب جنال
343	عابد حسین	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکوٹ ملوٹ کسوال
344	نذیر احمد	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول میانہ پور
345	ساجد رضا	پی ٹی سی	20.5.89	P/S ملیوٹ
346	شاہد نواز	//	//	P/S بیرگراں
347	نیاز احمد	//	//	P/S کیری رڑھنگا

348	طاہر محمود	//	//	P/S کیری
349	طاہر ایاز	//	//	P/S لوکوٹ
350	ادریس احمد	//	//	P/S بیگال
351	ساجد علی	//	//	P/S کورینہ کلاں
352	محمد جاوید	//	//	P/S ملوٹ ستیاں
353	جمروز خان	//	//	P/S چھریاں
354	رشید احمد	//	//	P/S والی بیگا
355	نثار احمد	//	//	P/S ملاچھ
356	محمد نواز	//	//	P/S ڈونگا کھیتر
357	طارق محمود	//	//	P/S غب بیڑمال
358	محمد نوید	//	//	P/S نہر
359	حمید احمد	//	//	P/S سوئی
350	محمد طارق	//	//	P/S بجھ
361	نذیر اختر	//	//	P/S غب وارا
362	رب نواز	//	//	P/S ڈھل
363	عبدالشکور	//	//	P/S منگوٹہ
364	ملک انوارالحق	//	//	P/S کرل
365	امتیاز احمد	//	//	P/S جنڈالہ
36[illegible]	حسن اختر	//	//	P/S اڑھنگا
367	محمد خالد	//	//	P/S چلہ بی
368	محمد رفتاج	//	//	P/S گھوٹی
369	حق نواز	//	//	P/S بھیٹھریں
370	طارق جاوید	//	//	P/S وکیل
371	محمد ابراہیم	//	//	P/S کاکڑائی

372	شاہد اقبال	//	//	P/S بدھیاں
373	محمد عنایت	//	//	P/S دھنگراں
374	محمد ازرف	//	//	P/S دگیل
375	پیر حمد	//	//	P/S بساند
376	اورنگ زیب	//	//	P/S صنگل
377	محمد ریاض	//	//	P/S جماں
378	محمد نصیر ن	//	//	P/S کیری
379	انعام الحق	//	//	P/S بانڈی ڈھنڈاں
380	محمد حنیف	//	//	P/S بڑھنر
381	بشیر حسین شاہ	//	22.8.89	P/S بوہڑ گراں
382	عبدالجبار	//	4.9.89	مسجد سکول کیری
383	نعمت داد	//	16.9.89	P/S بھیٹھریں
384	گل انداز	//	//	P/S موہڑہ شریف
385	امجد جاوید	//	//	P/S کوہٹی
386	عبدالرزاق	//	6.8.90	P/S دریا گلی
387	صابر حسین	//	//	P/S موہڑہ
388	محمد ابراہیم	//	7.8.90	P/S غبل پیرمال
389	اخلاق حسین	//	30.7.90	H/S کاکڑائی
390	محمد ارشاد	//	//	P/S جنڈالہ
391	جاوید اقبال	//	//	P/S چپہ کیر
392	عبدالروف	//	//	P/S اوڑہ چپہ
393	تنویر احمد	//	//	P/S دریا گلی
394	شہزاد احمد	//	//	P/S سطور
395	حامد اختر	//	//	P/S نبل پیرمال

396	اظہار الحق	//	//	P/S غب بیرمال
397	عین الحق	//	//	P/S کھنی تاک
398	جمیل حسین	//	//	P/S چھریاں
399	عبدالحمید	//	//	P/S پہاڑی
400	ندیم اشرف	//	//	P/S سالی بیرہ مال
401	محمد عابد	//	//	P/S ترمانہ
402	محمد اسحاق	//	//	P/S چھریاں
403	محمد یامین	//	//	P/S نید چھانبہ
404	محمد امتیاز	//	//	P/S میاڑی
405	افراسیاب	//	//	P/S لوہر جوہڑہ
406	مظہر حسین	//	//	P/S بانڈی ڈھنڈاں
407	احمد یاسین	//	//	P/S میراں
408	شکیل احمد	//	//	P/S کوہٹی
409	محمد صدیق	//	//	P/S غب دارا
400	ماناں خان	//	//	P/S دیگل
411	نوخیز اختر	//	//	P/S سکمیتھر
412	جاوید اقبال	//	//	P/S بیگال
413	ساجد حسین	//	//	P/S کھناڑ
414	تنویر حسین	//	//	مکتب ماہولہ
415	انعام الحق	//	//	P/S غب بڈرھیال
416	نصیر احمد	//	//	P/S غب بیرماں
417	صداقت حسین	//	//	P/S پکہ بیگوال
418	اکرام الحق	//	//	P/S درنوئیاں
419	بابر حنیف	//	//	P/S کھلابٹ

420	اظہر محمود	//	//	P/S ماہولہ
421	صباء احمد	//	//	P/S بانسرہ گلی
422	اورنگزیب	//	//	P/S لکوٹ
423	قدیر احمد	//	//	P/S کھیولہ
424	زاہد صابر	//	30.7.90	P/S آرو ترنہ
425	ذوالفقار	//	//	P/S ملاچھ
426	عتیق الرحمن	//	//	P/S دھار جاوہ
427	حق نواز	//	//	P/S پوٹھ
428	تنویر احمد	//	//	P/S موہڑہ
429	طارق محمود	//	//	P/S دیگل
430	محمد ندیم	//	//	P/S ڈونگیاں
431	دیگر احمد	//	//	P/S وڑہ
432	محمد گل زیب	//	//	P/S غبل ڈنر
433	سیاب حسین	//	//	P/S غب رومال
434	عتیق الرحمن	//	//	P/S ملاچھ
435	حامد نواز	//	//	P/S پیرگراں
436	عبدالجبار	//	//	P/S دھار جاوہ
437	عبدالحبیب	//	//	H/S کاکڑائی
438	اسد محمود	//	//	H/S سانج
439	عابد صدیق	//	//	H/S سانج
440	امجد علی	//	//	P/S جماں
441	محمد شفیق	//	//	P/S چھجانہ
442	امیر احمد	//	30.9.90	P/S دھار جاوہ
443	مختار احمد	//	//	P/S ڈھانڈہ

444	محمد ضیانت	//	//	P/S سینوہ
445	محمد گل شیر	//	//	P/S باڑیاں
446	محمد سہراب	//	//	P/S بھنتی
447	ساجد محمود	//	//	P/S لیراں
448	محمد ندیم	//	//	P/S مسوٹ
449	اعجاز احمد	//	//	P/S غب رومال
450	غلام اصغر	//	//	P/S منگل
451	شاہ روم اختر	//	//	P/S غب بیرہ مال
452	محمد اختیار	//	//	P/S پٹھلی
253	محمد ارشد	//	//	P/S کلر
454	محمد ادریس	//	//	P/S سہر
455	فدا حسین	//	//	H/S سہر بگھ
456	گل ناز	//	//	H/S مسوٹ
457	شکور احمد	//	//	H/S بھیمریل
458	افتخار حسین	//	//	H/S بھیمریل
459	نوید الرحمان	//	//	P/S گھاڑ
460	سید اظہر	//	//	P/S بوہڑ گرال
461	ساجد محمود	//	//	P/S مسجد سکول پلی
462	رفاقت حسین	//	//	P/S تپہ کیر
463	خالد رزاق	//	//	P/S گھاڑ
464	زاہد محمود	//	//	P/S بسوئی
465	محمد فرید	//	//	P/S بیکاں
466	صداقت حسین	//	//	P/S ملا چھ
467	محمد سہراب	//	//	P/S مکتب سکول ہرتر ڑیاں
468	مسعود احمد	//	//	H/S دریا گلی
469	عامر بن عباس	//	//	P/S پنڈ چھانہ
470	محمد صادق	//	//	P/S کھوٹی

471	مصدق حسین	//	//	P/S سینوہ
472	زاہد حسین	//	//	P/S چھجانہ
473	اسد محمود	//	//	P/S باڑیاں
474	حبیب الرحمان	//	//	P/S بھنتی
475	محمد آصف	//	//	P/S باڑیاں
476	ظفر محمود	//	//	P/S کھنی تاک
477	غلام مصطفیٰ	//	//	P/S برحد
478	شاہد احمد	//	//	P/S ہوکڑہ
479	ماجد مسعود	//	//	مکتب پٹوڑا
480	ابرار حسین	//	//	H/S کاکڑائی
481	سکندر خان	//	//	H/S دریا گلی
482	محمد نعیم	//	//	P/S موہڑہ بٹناڑ
483	محمد فضل	//	//	P/S دانی بیگال
484	شاکر حسین	//	//	P/S اوسیاہ
485	حبیب الرحمان	//	//	P/S اوسیاہ
486	محمد سلیم	//	//	P/S کیری اڑھنگا
487	محمد منیر	//	//	P/S باڑن
488	ساجد محمود	//	//	P/S ڈھک
489	دلشاد حسین	//	//	M/S مسوٹ
490	قمر عزیز	//	//	مکتب گھوئی
491	خادم حسین	//	//	P/S بانسرہ گلی
492	محمد آفتاب	//	//	P/S ڈھک
493	رشید احمد	//	//	P/S بھڑ
494		//	//	P/S

فہرست ٹیچرز جو دسمبر 1988ء سے اگست 1990ء تک تعینات کیے گئے۔

نمبر شمار	نام اساتذہ	نام آسامی	تاریخ تقرری	نام سکول جہاں تعیناتی کی گئی
495	زاہد اختر	پی ٹی سی	19.12.88	گورنمنٹ پرائمری سکول ڈریال
496	محمد عارف	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول بالیماہ
497	منگو خان	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول سنگریلا
498	محمد بشیر	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول دودہلی
499	محمد نذیر	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول حویلی بنالی مکتب
500	عطاء اللہ	//	28.5.89	گورنمنٹ پرائمری سکول بھنتی
501	محمد حفیظ	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول سنگیاں
502	ظفر اللہ	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول پھروالہ
503	دلدار خان	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول درکالی شیر شاہی
504	لیاقت حسین	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول گڑھیٹ
505	سلطان پرویز	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول سامٹھی
506	محمد شمیم	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول کیرل
507	اسحاق حسین	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول سالگراں
508	محمد اکبر	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول پلائے
509	ولی محمد	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول کامرہ
510	محمد خورشید	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول بگا
511	خضر محمود	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول دانگلی
512	وحید اختر	//	//	گورنمنٹ مکتب سکول مخمور
513	عبدالوحید	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول ڈیرہ خالصہ
514	محمد ظہیر	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول چلو میر گالہ
515	ضیاء الحق	//	28.5.89	گورنمنٹ پرائمری سکول پنجاڑ
516	اشتیاق محمود	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول ڈیرہ خالصہ

517	ازرم محمود	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول ملیوٹ
518	اظہراللہ	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول سموٹ
519	محمد تاج	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول سنگریلہ
520	محمد نوید	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول ٹکال
521	افضل پرویز	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول سالگراں
522	محمد اخلاق	//	//	مکتب مسجد سکول پڑیکہ
523	محمد سجاد	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول چوآ خالصہ
524	سید سبطین حسین	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول کلر سیداں
525	نذیر حسین	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول دھن چھیکل
526	عبدالحمید	//	//	مکتب مسجد سکول کامرہ
527	تنویر خالق	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول کاہلی سہالی
528	سکندر خان	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول اراضی
529	خالد حسین	//	//	مکتب مسجد سکول پہار
530	محمد محبوب	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول نلہ مسلماناں
531	ظفر اقبال	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول کھل چھپتر
532	احمد حفیظ	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول سموٹ
533	خالد محمود	//	//	مکتب مسجد سکول کملوٹ حیدر
534	سجاد محمود	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول ،شنڈوٹ
535	محمد وحید	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول حویلی بنابل
536	اظہر محمود	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول لہڑی
537	ارشد حسین	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول سموٹ
538	ندیم اقبال	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول جاوہ
539	طارق محمود	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول سہر
540	عتیق الرحمن	//	//	مکتب مسجد سکول کاہلی

541	محمد زعفران	//	//	مکتب مسجد سکول فضولیاں
542	سفیر حسین	//	14.6.89	گورنمنٹ مڈل سکول کھوئی
543	مظہر حسین	//	16.4.89	گورنمنٹ مڈل سکول بگا
544	سلیمان یوسف	//	//	مکتب سکول حویلی بنابل
545	امجد محمود	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول سالمی
546	محمد الطاف حسین	//	//	گورنمنٹ مڈل سکول سالگراں
547	سجاد محمود	//	//	مکتب مسجد سکول کموٹ حیدر
548	طارق محمود	//	14.6.89	گورنمنٹ پرائمری سکول کھنڈوز
549	ظہور اختر	//	5.8.89	گورنمنٹ پرائمری سکول کھنڈوز
550	قمر جاوید	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول بھلینہ
551	ارشد حسین	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول کرلی
552	محمد اسلم	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول دھن چھپکا
553	محمد صدیق	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول نلہ کھیرا
554	صداقت علی	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول تریل
555	محمد احمد	//	//	گورنمنٹ پرائمری سکول بگلہ
556	گلستاسب حسین	//	//	گورنمنٹ ہائی سکول بنابل
557	حسرت اقبال	//	//	مکتب مسجد سکول لس دھیلہ
558	ظفر محمود	//	//	مکتب مسجد سکول کامر
559	ضیاء الحق	//	28-5-89	گورنمنٹ پرائمری سکول پنجواڑ

ویٹنگ لسٹ برائے تقرری امیدواران پی ٹی سی دسمبر 88' 90

نمبر شمار	نام امیدوار بمعہ ولدیت	تعلیمی استعداد معہ ڈویژن	اسامی جس کے لئے درخواست دی
1	محمد ظہیر ولد محمد شریف	میٹرک پی ٹی سی II	پی ٹی سی
2	محمد اوصاف ولد عبدالحق	//	//
3	محمد الیاس ولد روشن خان	//	//
4	محمد طفیل ولد محمد صابر	//	//
5	محمد منظور ولد محمد رفیق	//	//
6	عزیز اللہ ولد محمد تاج	//	//
7	محمد نعیم ولد محمد صابر	//	//
8	محمد ظہور ولد عبدالغنی	//	//
9	محمد یامین	// II FA	//
10	خالد محمود	// II FA	//
11	محمد وارث	// II FA	//
12	رضوان خالق	// II FA	//
13	محمد فضل	// II FA	//
14	محمد فاضل	// II FA	//
15	محمد بشیر	// II FA	//
16	عبدالجبار	میٹرک I //	//
17	ارشد محمود	// II FA	//
18	سرفراز	میٹرک I //	//
19	محمد الیاس	میٹرک I //	//
20	چنگیز منصور	// II FA	//
21	محمد ادریس	// I FA	//

22	ظفر اقبال	I FA //	//
23	خالد محمود	II FA //	//
24	جنید احمد	I FA //	//
25	سفیر احمد	I FA //	//
26	اظہر حسین	II FA //	//
27	دل بہار خان	میٹرک II //	//
28	محمد شفیق	میٹرک I //	//
29	محمد حفیظ	II FA //	//
30	پرویز اختر	II FA //	//
31	محمد سعید	میٹرک II //	//
32	محمد ریاض	میٹرک II //	//
33	محمد آزاد	میٹرک II //	//
34	ارشد حسین	میٹرک II //	//
35	صغیر احمد	میٹرک II //	//
36	عابد حسین	میٹرک II //	//
37	محمد منیر	میٹرک II //	//
38	محمد رشید	میٹرک II //	//
39	رحمان اختر	میٹرک II //	//
40	محمد جہانگیر	میٹرک II //	//
41	لیاقت حسین	میٹرک II //	//
42	عبدالغفار	میٹرک II //	//
43	ذوالفقار علی	میٹرک II //	//
44	طارق محمود	میٹرک II //	//
45	محمد مسعود	میٹرک II //	//
46	عبدالقیوم	میٹرک II //	//

47	نسیم ارشد	میٹرک II //	//
48	غفور احمد	میٹرک II //	//
49	طارق محمود	میٹرک II //	//
50	محمد جمال	میٹرک II //	//
51	ضیاء اختر	میٹرک II //	//
52	اظہر احمد	میٹرک II //	//
53	ظفر اقبال	میٹرک II //	//
54	حسن اختر	میٹرک II //	//
55	ساجد محمود	میٹرک II //	//
56	زرین احمد	میٹرک II //	//
57	کرامت حسین	میٹرک II //	//
58	جاوید اقبال	میٹرک II //	//
59	زاہد پرویز	میٹرک II //	//
60	سرفراز احمد	میٹرک II //	//
61	شکیل احمد	میٹرک II //	//
62	محمد صغیر	میٹرک II //	//
63	امتیاز حسین	میٹرک II //	//
64	محمود الحسن	میٹرک II //	//
65	محمد ظہیر	میٹرک II //	//
66	افتخار احمد	میٹرک II //	//
67	زاہد محمود	میٹرک II //	//
68	محمد الیاس	میٹرک II //	//
69	ارشد محمود	میٹرک II //	//
70	ضمیر حسین	میٹرک II //	//
71	لطیف اختر	میٹرک II //	//

72	طاہر محمود	میٹرک II //	//
73	شوکت علی	میٹرک II //	//
74	محمد شبیر	میٹرک II //	//
75	طاہر محمود	میٹرک II //	//
76	طاہر محمود	میٹرک II //	//
77	[illegible]	میٹرک II //	//
78	محمد اکرم	میٹرک II //	//
79	شہزاد افضل	میٹرک II //	//
80	محمد ندیم	میٹرک II //	//
81	ثاقب ظہور	میٹرک II //	//
82	محمد جمیل	میٹرک II //	//
83	الطاف حسین	میٹرک II //	//
84	عامر سہیل	میٹرک II //	//
85	احسان الحق	میٹرک II //	//
86	محمد مشتاق	میٹرک II //	//
87	عابد محمود	میٹرک II //	//
88	نذاکت حسین	میٹرک II //	//
89	محمد الطاف	میٹرک III //	//
90	محمد جہانگیر	میٹرک II //	//
91	ذوالفقار احمد	میٹرک II //	//
92	محمد بشیر	میٹرک II //	//
93	مجیب الرحمن	میٹرک II //	//
94	محمد ریاض	میٹرک II //	//
95	نثار احمد	میٹرک II //	//
96	محمد لطیف	میٹرک II //	//

97	طارق محمود	میٹرک II //	//
98	سلیمان یوسف	میٹرک II //	//
99	محمد اصغر	میٹرک II //	//
100	امتیاز احمد	میٹرک II //	//
101	ساجد محمود	میٹرک II //	//
102	اورنگ زیب	میٹرک II //	//
103	محمد امین	میٹرک II //	//
104	رشید اختر	میٹرک II //	//
105	مسٹر خورشید	میٹرک III //	//
106	محمد یامین	میٹرک III //	//
107	ظہور احمد	میٹرک III //	//
108	محمد رمضان	میٹرک III //	//
109	اظہر محمود	میٹرک III //	//
110	طاہر حبیب	میٹرک III //	//
111	طارق محمود	میٹرک III //	//
112	امجد محمود	میٹرک III //	//
113	رفعت صدیق	میٹرک III //	//
114	شفقت احمد	میٹرک III //	//
115	محمد ازرم	میٹرک III //	//
116	جاوید اقبال	میٹرک III //	//
117	محمد جاوید	میٹرک III //	//
118	محمد شہزاد	میٹرک III //	//
119	محمد الیاس	میٹرک III //	//
120	محمد سلیمان	میٹرک III //	//
121	رضوان سعید	میٹرک III //	//

122 مطیع الرحمن میٹرک III // //

1988ء تا 1990ء تک امیدواروں کی تعداد

جنہیں ویٹنگ لسٹ میں رکھا گیا۔

	SST	EST	SV/OT	ڈرائنگ ماسٹر	عربی ٹیچر	PET	PTC
مرد	-	-	-	-	-	-	122
خواتین	-	-	-	-	-	-	1144
میزان	-	-	-	-	-	-	1266

جزو (بی) فہرست پی ٹی سی امیدواران تحصیل راولپنڈی۔

نمبر شمار	نام اساتذہ	تعلیمی استعداد معہ ڈویژن	آسامی جس کیلئے درخواست دی گئی
1	ناہید اختر	ایف اے پی ٹی سی فرسٹ ڈویژن	پی ٹی سی راولپنڈی
2	سعیدہ پروین	// //	//
3	روبینہ نیاز	// //	//
4	ریحانہ ناز	// //	//
5	زاہدہ پروین	// //	//
6	فوزیہ کنیز	// //	//
7	رفعت یاسمین	// //	//
8	غلام زہرہ	// //	//
9	سائرہ بتول	// //	//
10	شاہدہ نورین	میٹرک IInd پی ٹی سی Ist	//
11	یاسمین سرور	// //	//
12	غلام زبیدہ	// //	//
13	رشیدہ اختر	// //	//
14	شاہین اختر	// //	//
15	بشریٰ بیگم	// //	//

16	حمیدہ بیگم	//	//	//
17	خالدہ کرم داد	//	//	//
18	تنویر فردوس	//	//	//
19	سعیدہ خاتون	//	//	//
20	تبسم نورین	//	//	//
21	طاہرہ مصطفیٰ	میٹرک Ist	پی ٹی سی Ist	//
22	غلام سائرہ	میٹرک IInd	پی ٹی سی Ist	//
23	عابدہ بیگم	میٹرک Ist	//	//
24	گل نسرین	میٹرک 2nd	//	//
25	شگفتہ نسرین	میٹرک سیکنڈ	ایف اے پی ٹی سی Ist	//
26	ناصرہ پروین	//	//	//
27	رخسانہ بیگم	//	//	//
28	شاہین فاطمہ	//	//	//
29	نرگس رباب	//	//	//
30	عفت شاہین	//	//	//
31	رخسانہ بیگم	//	//	//
32	رفعت نسیم	//	//	//
33	ریحانہ ناز	//	//	//
34	عفت شاعت	//	//	//
35	نسیم اختر	//	//	//
36	نعیمہ پروین	//	//	//
37	شاہدہ نورین	//	//	//
38	سمیعہ تسنیم	//	//	//
39	فرحت شاہین	//	//	//
40	ناصرہ علی احمد	//	//	//

41	شاہین فاطمہ	// // //	//	//
42	ناہید کوثر	// // //	//	//
43	خورشید کنول	// // //	//	//
44	فرح دیبا	// // //	//	//
45	عابدہ پروین	میٹرک Ist // //	//	//
46	طاہرہ نسرین	میٹرک II ایف اے	//	//
47	انجم کوثر	// // //	//	//
48	ریحانہ نسرین	میٹرک Ist // //	//	//
49	سمیعہ زیبا	میٹرک II ایف اے	//	//
50	نوشابہ کریم	// // //	//	//
51	سائرہ بیگم	// // //	//	//
52	فرحت یاسمین	// // //	//	//
53	حمیرا یاسمین	میٹرک Ist ایف اے پی ٹی سی Ist		
54	شہناز بیگم	// // //	//	//
55	کوثر پروین	2st // //	//	//
56	شاہدہ پروین	Ist // //	//	//
57	رخسانہ شاہین	// // //	//	//
58	کلثوم اختر	// // //	//	//
59	ملکہ جبیں	// // //	//	//
60	نیر جبیں	2nd // //	//	//
61	سائرہ بیگم	// // //	//	//
62	زاہدہ پروین	Ist // //	//	//
63	شاہین اختر	// // //	//	//
64	شاہدہ پروین	// // //	//	//
65	روبینہ اختر	2nd // //	//	//

66	شاہ جہاں بیگم	//	//	//	//
67	طلعت فردوس	//	//	//	//
68	شاہدہ نورین	Ist	//	//	//
69	ثمینہ بیگم	//	//	//	//
70	فرزانہ جبیں	//	//	//	//
71	شاہدہ جبیں	//	//	//	//
72	معروف جان	//	//	//	//
73	حمیرا یاسمین	//	//	//	//
74	نجمہ یاسمین	//	//	پی ٹی سی 2nd	//
75	شاہدہ ناز	//	//	//	//
76	شمیم اختر	//	//	//	//
77	زبیدہ بیگم	//	//	//	//
78	جمیلہ اختر	2nd	//	//	//
79	عزیز النساء	Ist	//	//	//
80	شہناز اختر	2nd	//	//	//
81	شاہدہ اصغر	//	//	//	//
82	سعیدہ شہزادی	Ist	//	2nd	//
83	غزالہ نیر	2nd	//	//	//
84	شبنم رعنا	ist	//	//	//
85	ناصرہ تبسم	3rd	//	Ist	//
86	نورین فردوس	//	//	2nd	//
87	عذرا جبیں	//	//	// Ist	//
88	طاہرہ بتول	//	//	//	//
89	شمیم اختر	//	//	//	//
90	محمودہ تسنیم	//	//	//	//

91	عارفہ بی بی	//	//	//	//
92	ناہید کوثر	//	//	//	//
93	غزالہ صادق	//	//	//	//
94	طاہرہ شاہین	//	//	//	//
95	طلعت نورین	//	//	//	//
96	ثمینہ تحسین	//	//	//	//
97	مجیدہ پیارا	//	//	//	//
98	جمیلہ فروز	//	//	//	//
99	نورجہاں بیگم	//	//	//	//
100	شاہینہ یاسمین	//	//	//	//
101	نمیدہ انور	2nd	//		//
102	فریدہ بھٹی	//	//	//	//
103	بشریٰ خدا داد	//	//	//	//
104	سعیدہ بیگم	//	//	//	//
105	ساجدہ اقبال	,	//	//	//
106	عزیزہ بیگم	//	:	//	//
107	زینب بی بی	//	//	//	//
108	آفتاب کاظمی	//	//	//	//
109	ثریا بیگم	//	//	//	//
110	گل رعنا	//	//	//	//
111	ذکیہ رحمان	//	//	//	//
112	غلام فاطمہ	//	//	//	//
113	غزالہ یاسمین	//	//	//	//
114	قمر النساء	//	//	//	//
115	روبینہ شاہین	//	//	//	//

116	غلام زہرہ	//	//	//	//
117	معروف سلطانہ	//	//	//	//
118	نرگس رعنا	//	//	//	//
119	پروین اختر	//	//	//	//
120	شکیلہ خانم	//	//	//	//
121	سعیدہ بی بی	//	//	//	//
122	طاہرہ خاتون	//	//	//	//
123	زاہدہ پروین	//	//	//	//
124	عزیزہ اسمٰعیل	//	//	//	//
125	فرخندہ عثمانی	//	//	//	//
126	روبینہ بیگم	//	//	//	//
127	بلقیس اختر	//	//	//	//
128	رضیہ سلطانہ	//	//	//	//
129	گل نسرین	//	//	//	//
130	سعیدہ جبیں	//	//	//	//
131	ریحانہ ناز	//	//	//	//
132	تمینہ پروین	//	//	//	//
133	واجد رشید	//	//	//	//
134	فریدہ بی بی	//	//	//	//
135	اختر جبیں	//	//	//	//
136	تسنیم اختر	//	//	//	//
137	عابدہ یاسمین	//	//	//	//
138	سعیدہ پروین	//	//	//	//
139	شمیم اختر	//	//	//	//
140	حسنہ پروین	//	//	//	//

141	مہرالنساء	//	//	//	//
142	تسنیم اکبر	//	//	//	//
143	طاہرہ تسنیم	//	//	//	//
144	رضیہ سلطانہ	//	//	//	//
145	بصیرت سلطانہ	//	//	//	//
146	روبینہ بی بی	//	//	//	//
147	رضوانہ بی بی	//	//	//	//
148	روبینہ شاہین	//	//	//	//
149	ثمینہ وزیر	//	//	//	//
150	شاہ جہان	//	//	//	//
151	وسیم جہاں آراء	//	//	//	//
152	عابدہ پروین	//	//	//	//
153	میمونہ اختر	//	//	//	//
154	غلام صغراء	//	//	//	//
155	[illegible]ین کوثر	//	//	//	//
156	غلام صغرا	//	//	//	//
157	تسنیم اختر	//	//	//	//
158	تمینہ کوثر	//	//	//	//
159	طاہرہ رشید	//	//	//	//
160	نگہت سلطانہ	//	//	//	//
161	نگہت پروین	//	//	//	//
162	پروین اختر	//	//	//	//
163	حمیدہ سلیم	//	//	//	//
164	شمیم اختر	//	//	//	//
165	نصرت طاہرہ	//	//	//	//

166	شکیلہ شاہین	//	//	//	//	//
167	نورین اختر	//	//	//	//	//
168	عطیہ زینب	//	//	//	//	//
169	جمیلہ بی بی	//	//	//	//	//
170	فرحت النساء	//	//	//	//	//
171	زاہدہ بی بی	//	//	//	//	//
172	صباء بیگم	//	//	//	//	//
173	تسنیم زہرہ	//	//	//	//	//
174	شاہدہ پروین	//	//	//	//	//
175	صفیہ خاتون	//	//	//	//	//
176	تہمینہ کیانی	//	//	//	//	//
177	روبینہ پروین	//	//	//	//	//
178	حمیرا وحید		2nd		—	Ist
179	رخسانہ بیگم				"	--
180	فرح دیبا		"		—	"
181	عابدہ بانو		"		--	"
182	غزالہ بی بی		"		—	"
183	فوزیہ یعقوب		"		--	"
184	شہزادہ نگہت		"		—	"
185	شفتہ پروین		"		—	"
186	رضیہ بیگم		"		—	"
187	نفیسہ خاتون		"		—	"
188	آسیہ خاتون		"		—	"
189	رفعت شاہین		"		--	"
190	فرحت ناز		"		--	"
191	شفقت آرا		"		--	"

192	یاسمین اختر	"	--	"
193	ثمینہ کوثر	"	--	"
194	فرحت سلطان	"	--	"
195	کشور سلطانہ	"	--	"
196	امرینہ شاہین	"	--	"
197	ثمینہ وزیر	"	--	"
198	رضیہ بی بی	"	--	"
199	نسیم اختر	"	--	"
200	گلنار تبسم	"	--	"
201	رفعت اسلام	"	--	"
202	کلثوم اختر	"	-	"
203	بینا شاہین	"	--	"
204	رضوانہ کوثر	"	--	"
205	عابدہ یاسمین	"	--	"
206	مریم خاتون	"	--	"
207	کوثر پروین	"	--	"
208	ثمینہ ناز بیگم	"	--	"
209	ساجدہ پروین	"	--	"
210	ثمینہ بی بی	"	--	"
211	غلام فاطمہ	"	--	"
212	نسرین اختر	"	--	"
213	شمیم کاظمی	"	--	"
214	شبانہ طلعت	"	--	"
215	فاخرہ جبیں	"	--	"
216	عاصمہ نقوی	"	--	"
217	فرزانہ بی بی	"	--	"
218	یاسمین اختر	"	--	"
219	ریحانہ رفعت	"	--	"

220	فرزانہ شاہین	"	--	"
221	رضیہ بیگم	"	--	"
222	شمس النساء	"	--	"
223	گلناز شفیع	"	--	"
224	نادیہ رزاق	"	--	"
225	خورشید بی بی	"	--	"
226	رحیلہ شاہین	"	--	"
227	عفت طاہر	"	--	"
228	شبنم نذیر	"	--	"
229	گلستان بی بی	"	--	"
230	آسیہ جبیں	"	--	"
231	خطیبہ زینب	"	--	"
232	سلیم بی بی	"	--	"
233	سر سلطانہ	"	--	"
234	آسیہ رشید	"	--	"
235	فرحت جبیں	"	--	"
236	آسیہ خاتون	"	--	"
237	انیس بی بی	"	--	"
238	شمیم وحید	"	--	"
239	رضیہ بی بی	"	--	"
240	طاہرہ بتول	"	--	"
241	ناصرہ بی بی	"	--	"
242	گلشن بی بی	"	--	"
243	ناصرہ عزیز	"	--	"
244	شاہدہ خانم	"	--	"
245	شاہدہ بی بی	"	--	"
246	نوید اقبال	"	--	"
247	شبنم عزیز	"	--	"
248	نورین اقبال	"	-	"

249	شاہدہ اصغر	"	—	"
250	ثمینہ خانم	"	—	"
251	نصرت نسیم	"	—	"
252	تسنیم اختر	"	—	"
253	ساجدہ بیگم	"	—	"
254	رخسانہ رعنا	—	"	"
255	فاطمہ صادق	"	—	"
256	شاہدہ جبیں	"	—	"
257	غلام صفیہ	"	—	"
258	فرح دینا	"	—	"
259	فرزانہ بیگم	"	—	"
260	ولایت خان	"	—	"
261	نصرت طاہرہ	"	—	"
262	روبینہ یاسمین	"	—	"
263	کوثر پروین	"	—	"
264	بی بی صابرہ	"	—	"
265	سعدہ اختر	"	—	"
266	عطیہ نورین	"	—	"
267	رخسانہ بی بی	"	—	"
268	تسلیم اختر	"	—	"
26	آسیہ بی بی	"	—	"
270	طاہرہ پروین	"	—	"
271	خیر النساء	"	—	"
272	آسیہ ابراہیم	"	—	"
273	فلک ناز	"	—	"
274	رضیہ خانم	"	—	"
275	نسرین اختر	"	—	"
276	روبینہ یاسمین	"	—	"
277	شفیق کاظمی	"	—	"

278	نورین بی بی	"	--	"	"
279	عابدہ بتول	"	--	"	"
280	نور النساء	"	--	"	"
281	عالیہ ارم	"	--	"	"
282	روبینہ کوثر	"	--	"	"
283	رفعت یاسمین	"	--	"	"
284	اختر النساء	"	--	"	"
285	آسیہ پروین	"	--	"	"
286	کلثوم اختر	"	--	"	"
287	نوید کوثر	"	--	"	"
288	یاسمین انور	"	--	"	"
289	زیب النساء	"	--	"	"
290	شفیع حنیف	"	--	"	"
291	نصرت تبسم	"	--	"	"
292	مہرجان	"	--	"	"
293	زبیدہ بیگم	"	--	"	"
294	سمیرا نذیر	"	--	"	"
295	ساجدہ بیگم	"	--	"	"
296	طاہرہ پروین	"	--	"	"
297	ساجدہ پروین	"	--	"	"
298	ریحانہ کوثر	"	--	"	"
299	فوزیہ حبیب	"	--	"	"
300	فردوس شاہین	"	--	"	"
301	سعیدہ بی بی	"	--	"	"
302	حلیمہ فردوس	"	--	"	"
303	رضیہ تسلیم	"	--	"	"
304	تہمینہ بی بی	"	--	"	"
305	سعدیہ نورین	"	--	"	"

306	تبسم سلطانہ	"	--	"	"
307	میمونہ عفت	"	--	"	"
308	صفیہ بی بی	"	--	"	"
309	عفت شاہین	"	--	"	"
310	شہناز انجم	"	--	"	"
211	زاہدہ نورین	"	--	"	"
312	زاہدہ پروین	"	--	"	"
312	شاہدہ بی بی	--	"	"	
314	زاہدہ نسرین	"	--	"	"
315	رخسانہ بی بی	"	--	"	"
316	گلناز اختر	"	--	"	"
317	رفعت صدیقی	"	--	"	"
318	جمیلہ اختر	"	--	"	"
319	ناہید حمید	"	--	"	"
320	یاسمین ثریا	"	--	"	"
321	ثریا خاتون	"	--	"	"
322	ساجدہ پروین	"	--	"	"
323	عرفانہ بیگم	"	--	"	"
324	فرحت شہناز	"	--	"	"
325	شگفتہ یاسمین	"	--	"	"
326	شمع فردوس	"	--	"	"
327	ساجدہ کوثر	"	--	"	"
328	زبیدہ بیگم	"	--	"	"
329	رفعت یاسمین	"	--	"	"
330	نفیسہ سعید	"	--	"	"
331	شاہین بی بی	"	--	"	"
332	ثمینہ بی بی	"	--	"	"
333	روبینہ کوثر	"	--	"	"

334	عزیز النساء	"	—	"	"
335	غلام صفیہ	"	—	"	"
336	فیض بیگم	"	—	"	"
337	بتول فاطمہ	"	—	"	"
338	خالدہ پروین	—	"	"	
339	غلام زرینہ	"	—	"	"
340	نیلوفر	"	—	"	"
341	سعیدہ کوثر	"	—	"	"
342	انیس فاطمہ	"	—	"	"
343	سلیمہ فوزیہ	"	—	"	"
344	عمیر جبیں	"	—	"	"
345	روبینہ بیگم	"	—	"	"
346	سلیمہ اختر	"	—	"	"
347	نویدہ اشرف	"	—	"	"
348	زینب بی بی	"	—	"	"
349	فرزانہ قیوم	"	—	"	"
350	نگہت سلطانہ	"	—	"	"
351	طاہرہ فردوس	"	—	"	"
352	نصرت ناہید	"	—	"	"
353	دلبری صبا	"	-	"	"
354	ریحانہ شاہین	"	—	"	"
355	نسرین اختر	"	—	"	"
356	رضیہ بیگم	"	—	"	"
357	ثمینہ بی بی	"	—	"	"
358	غزالہ نگہت	"	—	"	"
359	ساجدہ پروین	"	—	"	"
360	نیلوفر	"	—	"	"
361	ریحانہ شاہین	"	—	"	"
362	رفعت شاہین	"	—	"	"

363	غلام رقیہ	"	—	"	"
364	شاہدہ پروین	"	—	"	"
365	عابدہ خاتون	"	—	"	"
366	زبیدہ پروین	"	—	"	"
367	فرح شاہین	"	—	"	"
368	طاہرہ بتول	"	—	"	"
369	خدیجہ بیگم	"	—	"	"
370	صغرا بیگم	"	—	"	"
371	ریحانہ شاہین	"	—	"	"
372	رضیہ بیگم	"	—	"	"
737	سعیدہ خانم	"	—	"	"
374	عابدہ شاہین	"	—	"	"
375	روبینہ شاہین	"	—	"	"
376	عذرا شاہین	"	—	"	"
377	رفعت پروین	"	—	"	"
378	زبیدہ پروین	"	—	"	"
379	طلعت نسیم	"	—	"	"
380	طاہرہ نسیم	"	—	"	"
381	ساجدہ پروین	"	—	"	"
382	شمیم اختر	"	—	"	"
383	زاہدہ پروین	"	—	"	"
384	زرینہ بی بی	"	—	"	"
385	انور جان	"	—	"	"
386	رشید نسرین	"	—	"	"
387	محمودہ نورین	"	—	"	"
388	سمیعہ سلطانہ	"	—	"	"
389	وحیدہ رشید	"	—	"	"
390	ریحانہ بیگم	"	—	"	"
391	عابدہ شاہین	"	—	"	"

392	روبینہ بی بی	"	—	"	"
393	رفعت سلطانہ	"	—	"	"
394	ناہید اقبال	"	—	"	"
395	رشید ناہید	"	—	"	"
396	شہناز پروین	"	—	"	"
397	نفیس بیگم	"	—	"	"
398	ریحانہ بیگم	"	—	"	"
399	شاہین کوثر	"	—	"	"
400	ساجدہ پروین	"	—	"	"
401	رحیلہ بی بی	"	—	"	"
402	شمیم اختر	"	—	"	"
403	ثمرین اختر	"	—	"	"
404	کلثوم بی بی	"	—	"	"
405	شاہین افروز	"	—	"	"
406	شمیمہ خان	"	—	"	"
407	رابعہ بشیر	"	—	"	"
048	زینب انساء	"	—	"	"
409	حفیظ بیگم	"	—	"	"
410	نرگس ناہید	"	—	"	"
411	کشور فردوس	"	—	"	"
412	صغرا نذیر	"	—	"	"
413	زہرہ بی بی	"	—	"	"
414	فرزانہ کوثر	"	—	"	"
415	رفعت سلطانہ	"	—	"	"
416	نصرت ناہید	"	—	"	"
417	نبیلہ شاہین	"	—	"	"
418	گل نرگس	"	—	"	"
419	شاہدہ فارین	"	—	"	"

420	شگفتہ کوثر	"	--	"	"
421	فہمیدہ پروین	"	--	"	"
422	نصرت ناز	"	--	"	"
423	عطیہ فرزان	"	--	"	"
424	ساجدہ نسیم	"	--	"	"
425	روبینہ شاہین	"	--	"	"
426	خالدہ فردوس	"	--	"	"
427	عابدہ فردوس	"	--	"	"
428	روبینہ کوثر	"	--	"	"
429	رشیدہ بیگم	"	--	"	"
430	شاہدہ شاہین	"	--	"	"
431	خالدہ لطیف	"	--	"	"
432	ثریا یاسمین	"	--	"	"
433	خیر النساء	"	--	"	"
434	تعظیم اختر		--	"	"
435	ریحانہ فردوس	"	--	"	"
436	زینب النساء	"	--	"	"
437	نفیسہ بیگم	"	--	"	"
438	مسرت شاہین	"	--	"	"
439	شائستہ پروین	"	--	"	"
440	مسرت ناہید	"	--	"	"
441	شاہدہ حمید	"	--	"	"
442	نگہت ریاض	"	--	"	"
443	نجمہ قاضی	"	--	"	"
444	طاہرہ اسلم	"	--	"	"
445	منیر فاطمہ	"	--	"	"
446	گلزار بی بی	"	--	"	"
447	عظمہ جبیں	"	--	"	"

448	شکیلہ شاہین	"	—	"	"
449	شہناز پروین	"	—	"	"
450	فرزانہ بی بی	"	—	"	"
451	نزہت حمید	"	—	"	"
452	جمیلہ اختر	"	—	"	"
453	عامر عثمانی	"	—	"	"
454	عنصر بی بی	"	—	"	"
455	ثریا بی بی	"	—	"	"
456	ناصر یاسمین	"	—	"	"
457	کرم نور	"	—	"	"
458	فرزانہ کوثر	"	—	"	"
459	شہناز اختر	"	—	"	"
460	ناہید افضل	"	—	"	"
461	رضوانہ الطاف	"	—	"	"
462	رضوانہ افضل	"	—	"	"
463	فرح دیبا	"	—	"	"
464	کوثر نیاز"	—	"	"	
465	ریحانہ یاسمین	"	—	"	"
466	ریحانہ کوثر	"	—	"	"
46	وحیدہ یاسمین	"	—	"	"
468	نرگس بی بی	"	—	"	"
469	تاج بیگم	"	—	"	"
470	تعظیم اختر	"	—	"	"
471	نسرین اختر	"	—	"	"
472	منزہ بیگم	"	—	"	"
473	معیمہ فردوس	"	—	"	"
474	ساجدہ پروین	"	—	"	"
475	سعیدہ خانم	"	—	"	"

476	حمیدہ بیگم	"	--	"	"
477	سلطان بیگم	"	--	"	"
478	محفوظ بیگم	"	--	"	"
479	نزہت یاسمین	"	--	"	"
480	کوثر بتول"	--	"	"	
481	ریحانہ کوثر	"	--	"	"
482	فوزیہ بیگم	"	--	"	"
483	مہ جبیں	"	--	"	"
484	رفیعہ بیگم	"	--	"	"
485	عابدہ پروین	"	--	"	"
486	حمیدہ بیگم	"	--	"	"
487	کوثر شاہین	"	--	"	"
488	ساجدہ پروین	"	--	"	"
489	نگہت ناہید	"	--	"	"
490	فیاض بیگم	"	--	"	"
491	آسیہ خاتون	"	--	"	"
492	زمبشل خاتون	"	--	"	"
493	انجم شاہین	"	--	"	"
494	گلشن نساء	"	--	"	"
495	ممتاز بیگم	"	--	"	"
496	رخسانہ بی بی	"	--	"	"
497	زرینہ بی بی	"	--	"	"
498	قمر سلطان	"	--	"	"
499	ساجدہ پروین	"	--	"	"
500	زاہدہ شاہین	"	--	"	"
501	پروین اختر	"	--	"	"
502	غضنفر سلطانہ	"	--	"	"
503	منزت نذیر	"	--	"	"

504	فلک ناز	"	—	"	"
505	ریحانہ کوثر	"	—	"	"
506	ریحانہ بیگم	"	—	"	"
507	فہمیدہ کوثر	"	—	"	"
508	نصرت بی بی	"	—	"	"
509	روبینہ کوثر	"	—	"	"
510	سکینہ بی بی	"	—	"	"
511	کلثوم بیگم	"	—	"	"
512	جہان بیگم	"	—	"	"
513	نسرین اختر	"	—	"	"
514	خالدہ پروین	"	—	"	"
515	کوثر تسنیم	"	—	"	"
516	شائستہ پروین	"	—	"	"
517	شفیقہ زینب	"	—	"	"
518	نگہت یاسمین	"	—	"	"
519	رفعت شاہین	"	—	"	"
520	زاہدہ پروین	"	—	"	"
521	فریدہ بیگم	"	—	"	"
522	فہمیدہ بیگم	"	—	"	"
523	نرگس بی بی	"	—	"	"
524	انیسہ مقبول	"	—	"	"
525	یاسمین فاطمہ	"	—	"	"
526	نجمہ منور	"	—	"	"
527	ریحانہ بٹ	"	—	"	"
528	ثمینہ کوثر	"	—	"	"
529	شاہین الدین	"	—	"	"
530	انجم جبیں	"	—	"	"
531	سیدہ زہرہ بتول	"	—	"	"

532	فارینہ تبسم	"	--	"	"
533	تسلیم اختر	"	--	"	"
534	نگینہ خواب	"	--	"	"
535	کوثر پروین	"	--	"	"
		"	--	"	"
537	بدر النساء	"	--	"	"
538	ممتاز بیگم	"	--	"	"
539	نگہت یاسمین	"	--	"	"
540	زیب النساء	"	--	"	"
541	غلام صاحبہ	"	--	"	"
542	رضیہ بیگم	"	--	"	"
543	نسیم اختر	"	--	"	"
544	انیس النساء	"	--	"	"
545	رخسانہ ناز	"	--	"	"
546	محبوب بیگم	"	--	"	"
547	فرزانہ ربانی	"	--	"	"
548	نگینہ شاہین	"	--	"	"
549	کنیز بی بی	"	--	"	"
550	رخسانہ یاسمین	"	--	"	"
551	مسرت جبیں	"	--	"	"
552	فرحت منیر	"	--	"	"
553	ریحانہ بیگم	"	--	"	"
554	ساجدہ پروین	"	--	"	"
555	فرخندہ جبیں	"	--	"	"
556	رضوانہ شاہین	"	--	"	"
557	مسرت بی بی	"	--	"	"
558	نصرت بی بی	"	--	"	"
559	ریحانہ سعید	"	--	"	"

560	نسرین بشیر	"	--	"	"
561	ساجدہ پروین	"	--	"	"
562	زاہدہ ریاض	"	--	"	"
563	شاہدہ نسرین	"	--	"	"
564	نرگس ممتاز	"	--	"	"
565	ساجدہ کوثر	"	--	"	"
566	گلشن نساء	"	--	"	"
567	ملک ناز	"	--	"	"
568	شہناز اختر	"	--	"	"
569	طاہرہ نسیم	"	--	"	"
570	کوثر ارم	"	--	"	"

ویٹنگ لسٹ برائے تقرری پی ٹی سی ملعمات برائے سال 66 - 165 دسمبر 1988 تا اگست 1990 تحصیل

نمبر شمار	نام امیدوار	تعلیم استعداد ڈویژن		آسامی جس کے لئے درخواست دی گئی
-1	رفعت سلطانہ	مڈل / میٹرک میٹرک	جے وی / پی ٹی سی پی ٹی سی برائے سال 1972-73	پی ٹی سی
-2	فرزانہ بیگم	III	II	ایضاً"
-3	شگفتہ نورین	II	III	ایضاً"
-4	مسرت جبیں	II	1st	ایضاً"
-5	شاہدہ کوثر	III	II	ایضاً"
-6	حلیمہ خاتون	III	1st	ایضاً"
-7	کوثر پروین	III	II	ایضاً"
-8	شمیم اختر	III	II	ایضاً"
-9	ناہید کوثر	III	II	ایضاً"
-10	روبینہ زبیر	III	III	ایضاً"
-11	شیریں اختر	III	II	ایضاً"
12	شاہینہ منظور	I	I	ایضاً"

13	میمونہ جبیں	II	I	ایضاً
14	اکسانہ کوثر	I	I	ایضاً
15	نائلہ حمید	II	I	ایضاً
16	شاہینہ کوثر	II	II	ایضاً
17	عطیہ شفیق	III	II	ایضاً
18	شگفتہ خواص	II	II	ایضاً
19	خلت افزا	II	II	ایضاً
20	ندیمہ کوثر	II	II	ایضاً
21	روزینہ صدیق	II	II	ایضاً
22	اصلیہ بی بی	II	II	ایضاً
23	شبنم بی بی	II	II	ایضاً
24	انجم آرا	II	II	ایضاً
25	عذرا بیگم	II	II	ایضاً
26	انشا عظیم	II	II	ایضاً
27	شبانہ بی بی	II	II	ایضاً
28	نعیم اختر	II	II	ایضاً
29	صفیہ بیگم	II	II	ایضاً
30	شفیقہ گل	II	II	ایضاً
31	ریحانہ کوثر	II	II	ایضاً
32	رابعہ بی بی	II	II	ایضاً
33	روبینہ کوثر	II	III	ایضاً
34	شاہدہ بی بی	III	I	ایضاً
35	رفعت ممتاز	III	II	ایضاً
36	طاہرہ محسن	III	II	ایضاً
37	قدسیہ منیر	III	II	ایضاً
38	آسیہ ناز	III	II	ایضاً
39	نصرت پروین	III	II	ایضاً
40	نوریہ خاتون	III	II	ایضاً

41	رخسانہ افضل	III	II	پی ٹی سی
42	رضیہ سلطانہ	III	II	انیسا"
43	نائلہ فردوس	III	II	انیسا"
44	ربیقہ نورین	III	II	انیسا"
45	نعیم اختر	III	II	انیسا"
46	رفعت مشتاق	III	II	انیسا"
47	ریحانہ بی بی	III	II	انیسا"
48	فرخندہ جبین	III	II	انیسا"
49	نسرین اختر	III	II	انیسا"
50	غزالہ شاہین	III	II	انیسا"
51	رابعہ بی بی	III	II	انیسا"
52	رخسانہ ناز	III	II	انیسا"
53	کشور نائید	III	II	انیسا"
54	نصرت پروین	III	II	انیسا"
55	روبینہ کوثر	III	II	انیسا"
56	جمیلہ اختر	II	II	پی ٹی سی
57	شگفتہ نورین	II	II	انیسا"
58	ناہید اختر	III	II	انیسا"
59	نبیلہ کوثر	II	II	انیسا"

ویٹنگ لسٹ برائے تقرری پی-ٹی-سی سال دسمبر 1988 اگست ۱۹۹۰

نمبر شمار	نام امیدوار	تعلیمی استعداد بمعہ ڈویژن			آسامی جس کے لئے درخواست دی گئی
		میٹرک	ایف اے	پی ٹی سی	
1	اسلمہ نواز	سیکنڈ ڈویژن	-	سیکنڈ ڈویژن	پی-ٹی-سی
2	روبینہ کوثر	سیکنڈ ڈویژن	-	سیکنڈ ڈویژن	" " "
3	شہناز پروین	فسٹ ڈویژن	-	سیکنڈ ڈویژن	" " "
4	تسلیم شاہین	فسٹ ڈویژن	-	سیکنڈ ڈویژن	" " "

5	نرگس بیگم	'''	-	فسٹ ڈویژن	'''
6	نعیم اختر	'''	-	سیکنڈ ڈویژن	'''
7	فرخندہ عزیز	'''	-	سیکنڈ ڈویژن	'''
8	متا نرگس	'''	-	سیکنڈ ڈویژن	'''
9	زیب النسا	'''	-	سیکنڈ ڈویژن	'''
10	نصرت پروین	'''	-	سیکنڈ ڈویژن	'''
11	شمیم رفیق	سیکنڈ ڈویژن	-	سیکنڈ ڈویژن	'''
12	تنویر زہرہ	'''	سیکنڈ ڈویژن	'''	'''
13	فرزانہ بی بی	'''	-	'''	'''
14	شیراز اختر	'''	-	'''	'''
15	یاسمین بی بی	'''	-	'''	'''
16	اقدس ناہید	'''	-	'''	'''
17	اختر یاسمین	'''	-	'''	'''
18	نائیلہ نواز	'''	-	'''	'''
19	شاہدہ جبین	'''	-	'''	'''
20	رخسانہ بیگم	'''	-	'''	'''
21	شہزادی نورین	'''	-	'''	'''
22	عطیہ فاطمہ	'''	سیکنڈ ڈویژن	'''	'''
23	نسیم اختر	'''	-	'''	'''
24	ریحانہ رشید	'''	-	'''	'''
25	شاہدہ جبین	'''	-	'''	'''
26	سلمیٰ شمیم	'''	-	'''	'''
27	کوثر جبین	سیکنڈ ڈویژن	-	سیکنڈ ڈویژن	'''
28	نسیم اختر	'''	-	'''	'''
29	نیر سلطانہ	'''	-	'''	'''
30	شمشاد بیگم	'''	-	'''	'''
31	ساجدہ یاسمین	'''	سیکنڈ ڈویژن	'''	'''
32	نعیم اختر	'''	-	'''	'''

33	زاہدہ شفیع	***	-	***	***
34	فرزانہ ناہید	***	-	***	***
35	ساجدہ تبسم	***	-	***	***
36	فاطمہ بی بی	***	-	***	***
37	سعیدہ خانم	***	-	***	***
38	شاہین ارشد	***	-	***	***
39	شاہین	***	-	***	***
40	شمیم رزاق	***	-	***	***
41	شاہین ارشد	***	-	***	***
42	راشدہ بی بی	***	-	***	***
43	شہناز بی بی	***	-	***	***
44	ساجدہ تبسم	***	-	***	***
45	زاہدہ خاتون	***	-	***	***
46	بلقیس اختر	***	-	***	***
47	کوثر بی بی	***	-	***	***
48	ناہید سلطانہ	***	-	***	***
49	روبینہ شاہین	***	-	***	***
50	نگہت اقبال	***	-	***	***
51	نسرین اختر	***	-	***	***
52	راشد بی بی	***	-	***	***
53	روزیہ بی بی	***	-	***	***
54	روبینہ صادق	***	-	***	***
55	نصرت یاسمین	***	-	***	***
56	گلنار نسیم	***	-	***	***
57	قندو جبین	سیکنڈ ڈویژن	-	سیکنڈ ڈویژن	پی-ٹی-سی
58	منور عزیز	***	-	***	***
59	میمونہ اختر	***	-	***	***

60	غزالہ جبین	***	-	***	***
61	نیر سلطانہ	***	-	***	***
62	فریدہ یوسف	***	-	***	***
63	فرح ادیب	***	-	***	***
64	تبسم سلطانہ	***	-	***	***
65	فرزانہ ناہید	***	-	***	***
66	حفیظ النساء	***	-	***	***
67	ثمینہ مجید	***	-	***	***
68	سلمہ ناہید	***	-	***	***
69	شاہین اختر	***	-	***	***
70	فراست شگفتہ	***	-	***	***
71	عذرا پروین	***	-	***	***
72	شاہدہ سلطانہ	***	-	***	***
73	شہناز بیگم	تھرڈ ڈویژن	-	***	***
74	نسیم اختر	***	-	***	***
75	عابدہ سلطانہ	سیکنڈ ڈویژن	-	***	***
76	نسیم اختر	***	-	***	***
77	ساجدہ بی بی	***	-	***	***
78	مسرت یاسمین	***	-	***	***
79	روبینہ کوثر	***	-	***	***
80	محبت خاتون	***	-	***	***
81	جمیلہ خاتون	***	-	***	***
82	حبیب النساء	***	-	***	***
83	شمیم اختر	***	-	***	***
84	شاہین اختر	***	-	***	***
85	زبیدہ پروین	***	-	***	***
86	قمر سلطانہ	سیکنڈ ڈویژن	-	سیکنڈ ڈویژن	پی۔ ٹی۔ سی
87	نفیس النساء	***	-	***	***

88	روبینہ تبسم	'''	-	'''	'''
89	ساجدہ پروین	'''	-	'''	'''
90	روبینہ سمندر	'''	-	'''	'''
91	سکینہ بی بی	'''	-	'''	'''
92	بشرہ حیدر	'''	-	'''	'''
93	غزالہ نورین	'''	-	'''	'''
94	ظہور بیگم	'''	-	'''	'''
95	روبینہ شاہین	'''	-	'''	'''
96	رضوانہ اکرم	'''	-	'''	'''
97	یاسمین	'''	-	'''	'''
98	ممتاز بیگم	'''	-	'''	'''
99	نعیمہ پروین	'''	-	'''	'''
100	ناہید اختر	'''	-	'''	'''
101	نصرت پروین	'''	-	'''	'''
102	نگہت النساء	'''	-	'''	'''
103	نگہت شاہین	'''	-	'''	'''
104	حنیفہ بی بی	'''	-	'''	'''
105	نسیم بی بی	'''	-	'''	'''
106	نگہت سانیہ	'''	-	'''	'''
107	گل جہاں	'''	-	'''	'''
108	ناہید سلطانہ	'''	-	'''	'''
109	تسلیم اختر	'''	-	'''	'''
110	قدسیہ بیگم	'''	-	'''	'''
111	پروین اختر	'''	-	تھرڈ ڈویژن	'''
112	رابعہ شاہین	'''	-	'''	'''
1113	روبینہ خانم	'''	-	'''	'''
114	فیض بیگم	'''	-	'''	'''
115	الماس بیگم	'''	-	'''	'''

116	ثمینہ یاسمین	'''	-	'''	'''
117	ناصریہ بی بی	'''	-	'''	'''
118	طائرہ فردوس	سیکنڈ ڈویژن	-	سیکنڈ ڈویژن	پی۔ ٹی۔ سی
119	تنظیم اختر	'''	-	'''	'''
120	سفینہ سلطانہ	'''	-	'''	'''
121	سعدیہ بی بی	'''	-	'''	'''
122	شازیہ اختر	'''	-	'''	'''
123	بلقیس اختر	'''	-	'''	'''
124	شہناز بانو	'''	-	'''	'''
125	صغرا امتیاز	'''	-	'''	'''
126	عابدہ پروین	'''	-	'''	'''
127	عابدہ سلطانہ	'''	-	'''	'''
128	شہناز بیگم	'''	-	تھرڈ ڈویژن	'''
129	صبیحہ خانم	'''	-	'''	'''
130	سلیم اختر	'''	-	'''	'''
131	اُم کلثوم	'''	-	'''	'''
132	تنویر اختر	'''	-	'''	'''
133	انیس النساء	'''	-	'''	'''
134	عزرا خانم	'''	-	'''	'''
135	رابعہ سلطانہ	'''	-	'''	'''
136	رمینہ کوکب	'''	-	'''	'''
137	گلفراز بیگم	'''	-	'''	'''
138	گلنار اختر	'''	-	'''	'''
139	نیر صدیق	'''	-	'''	'''
140	نگہت یاسمین	'''	-	'''	''
141	گل تاج بیگم	'''	-	'''	'''
142	شاہین یعقوب	'''	-	'''	'''
143	شگفتہ شاہین	'''		'''	''

144	تعظیم اختر	***	-	***	***
145	نارین اختر	***	-	***	***

ویٹنگ لسٹ تقرری برائے پی۔ٹی۔سی ٹیچرز دسمبر 1988ء تا اگست 1990ء تحصیل گوجر خاں ضلع راولپنڈی

نمبر شمار	نام امیدوار	تعلیمی قابلیت مع ڈویژن		آسامی جس کے لئے درخواست دی گئی
		میٹرک	پی۔ٹی۔سی	
1	طاہرہ نسرین	I	I	تقرری برائے پی ٹی سی
2	زاہدہ عارف	I	I	***
3	عابدہ شاہین	I	I	***
4	رخشندہ یاسمین	I	I	***
5	تاحین پروین	I	I	***
6	عزیز اختر	I	I	***
7	منیر فاطمہ	I	I	***
8	عابدہ بیگم	I	I	***
9	زاہدہ نسرین	I	I	***
10	یاسمین اختر	I	I	***
11	نگہت یاسمین	I	I	***
12	نجمہ پروین	I	I	***
13	فرحت بی بی	I	I	***
14	شاہدہ خانم	I	I	***
15	ساجدہ صادق	I	I	***
16	سمین بی بی	I	I	***
17	شہناز کوثر	I	I	***
18	نسیم انور	I	I	***
19	طاہرہ کوثر	I	I	***

20	طلعت شہاز	I	I	***
21	شکیلہ بیگم	I	I	***
22	انجم ریحانہ	I	I	***
23	عذرا نسرین	I	I	***
24	رفعت سلطانہ	I	I	***
25	رخسانہ تبسم	I	I	***
26	راحیلہ شاہین	I	I	***
27	زاہدہ پروین	I	I	***
28	سعیدہ روبینہ شاہین	I	I	***
29	روبینہ شاہین	I	I	***
30	رقیب النساء	I	I	***
31	عفت سلطانہ	I	I	***
32	صفیہ سلطانہ	I	I	***
33	راشدہ بی بی	I	I	***
34	رابعہ بصری	I	I	***
35	رابعہ منظور	I	I	***
36	روبینہ انجم	I	I	***
37	سلطانہ بی بی	I	I	***
38	شاہ شاہین	I	I	***
39	پروین اختر	I	I	***
40	شاہدہ کلثوم	I	II	***
41	رخسانہ پروین	I	II	***
42	جمیلہ کوثر	I	I	***
43	ثمینہ ناہید	I	II	***
44	تسنیم اختر	I	II	***
45	زیب النساء	I	II	***
46	رقص النساء	II	II	***

47	نصرت جہاں	II	II	***
48	ناصیدہ کوثر	II	II	***
49	قمر النساء	II	II	***
50	فیاض بیگم	II	II	***
51	شگفتہ فردوس	II	II	***
52	طاہرہ شاہین	II	II	***
53	مسرت جبین	II	II	***
54	غلام صغریٰ	II	II	***
55	کوثر پروین	II	II	***
56	خورشید بیگم	II	II	***
57	زیتون بیگم	II	II	***
58	محرم جان	II	II	***
59	شاہدہ پروین	II	II	***
60	نشا بیگم	II	II	***
61	فہمیدہ بیگم	II	II	***
62	کوثر پرویز	II	II	***
63	امتاز جبین	II	II	***
64	نصرت بیگم	II	II	***
65	غلام رقیہ	II	II	***
66	ساجدہ نگہت	II	II	***
67	راشدہ بیگم	II	II	***
68	عصر پروین	II	II	***
69	فرح دیبا	II	II	***
70	عائشہ صدیق	II	II	***
71	شاہدہ بیگم	II	II	***
72	نصرت بی بی	II	II	***
73	سعیدہ بی بی	II	II	***

74	تسکین اللہ	II	II	***
75	غلام عائشہ	II	II	***
76	عصمت پروین	II	II	***
77	غلام جمیلہ	II	II	***
78	زیب النساء	II	II	***
79	نسرین اختر	II	II	***
80	روبینہ بی بی	II	II	***
81	تہمینہ ناز	II	II	***
82	نسیم اختر	II	II	***
83	شمیم اختر	II	II	***
84	شاہدہ پروین	II	II	***
85	طاہرہ شاہین	II	II	***
86	نگہت پروین	II	II	***
87	میمونہ کوثر	II	II	***
88	نصرت بی بی	II	II	***
89	نعیم النساء	II	II	***
90	سعیدہ پروین	II	II	***
91	مجورہ سلطانہ	II	II	***
92	شمیم اختر	II	II	***
93	فوزیہ یاسمین	II	II	***
94	رفعت شاہین	II	II	***
95	کشور بختیار	II	II	***
96	پروین اختر	II	II	***
97	رفعت یاسمین	II	II	***
98	نگار یاسمین	II	II	***
99	ریحانہ کوثر	II	II	***
100	بڑس قمر	II	II	***
101	عفت ناہید	II	II	***

102	طاہرہ شاہین	II	II	***
103	تعظیم اختر	II	II	***
104	خالدہ بیگم	II	II	***
105	فریدہ بیگم	II	II	***
106	عابدہ سلطانہ	II	II	***
107	راشدہ پروین	II	II	***
108	یاسمین کوثر	II	II	***
109	مسرت سلطانہ	II	II	***
110	تسلیم اختر	II	II	***
111	صبیحہ بیگم	II	II	***
112	تسلیم اختر	II	II	***
113	نسرین اختر	II	II	***
114	شاہجہان بیگم	II	II	***
115	نصرت شاہین	II	II	***
116	نسرین اختر	II	II	***
117	شہناز کوثر	II	II	***
118	شاہدہ پروین	II	II	***
119	نور بی بی	II	II	***
120	شاہین اختر	II	II	***
121	صفیہ سلطانہ	II	II	***
122	مقدس شاہین	II	II	***
123	فارین اختر	II	II	***
124	صفیہ سلطانہ	II	II	***
125	تربیت پروین	II	II	***
126	ناصرہ خاتون	II	II	***
127	سکینہ بیگم	II	II	***
128	لاینہ کوثر	II	II	***

129	سعیدہ بیگم	II	II	"""
130	سعیدہ پروین	II	II	"""
131	کوثر یاسمین	II	II	"""
132	شمیم تبسم	II	II	"""
133	شہناز بیگم	II	II	"""
134	ذکر النساء	II	II	"""
135	نمیدہ کوثر	II	II	"""
136	راحیلہ بی بی	II	II	"""
137	ریحانہ کوثر	II	II	"""
138	شاہدہ پروین	II	II	"""
139	خالدہ پروین	II	II	"""
140	ثمینہ کوثر	II	II	"""
141	رضوانہ فردوس	II	II	"""
142	غزالہ شاہین	II	II	"""
143	ریحانہ یاسمین	II	II	"""
144	شاہین اختر	II	II	"""
145	رخسانہ شاہین	II	II	"""
146	امتیاز بیگم	II	II	"""
147	ریحانہ شیریں	II	II	"""
148	رخسانہ شاہین	II	II	"""
149	طاہرہ شاہین	II	II	"""
150	فرحت سلطانہ	II	II	"""
151	نگہت شاہین	II	II	"""
152	روبینہ کوثر	II	II	"""
153	کلثوم اختر	II	II	"""
154	شکیلہ تبسم	II	II	"""
155	یاسمین فردوس	II	II	"""
156	نسرین اختر	II	II	"""

157	روبینہ شاہین	II	II	***
158	رفعت شاہین	II	II	***
159	شاہدہ پروین	II	II	***
160	ثمینہ اسحاق	II	II	***
161	نیرّ بی بی	II	II	***
162	ریحانہ کوثر	II	II	***
163	عمرانہ یعقوب	II	II	***
164	طلعت رشید	II	II	***
165	ریحانہ سلطان	II	II	***
166	شگفتہ شاہین	II	II	***
167	راشدہ پروین	II	II	***
168	زاہدہ پروین	II	II	***
169	خطیب النساء	II	II	***
170	قمر النساء	II	II	***
171	کوثر پروین	II	II	***
172	زیب النساء	II	II	***
173	نسرین اختر	II	II	***
174	نسیم اختر	II	II	***
175	یاسمین انور	II	II	***
176	صداقت پروین	II	II	***
177	نگہت پروین	II	II	***
178	نگہت ناہید	II	II	***
179	شہناز بیگم	II	II	***
180	سردار بیگم	II	II	***
181	تعظیم اختر	II	II	***
182	شاہتبرہ بیگم	II	II	***
183	نسرین اختر	II	II	***
184	مسرت جبیں	II	II	***

185	رحمت بی بی	"	"	"
186	عذرا بی بی	"	"	"
187	رخسانہ شاہین	"	"	"
188	کلثوم اختر	"	"	"
189	شہناز پروین	"	"	"
190	فریحہ بی بی	"	"	"
191	محفوظ بیگم	"	"	"
192	روبینہ ناہید	"	"	"
193	تنسیم عنصر	"	"	"
194	رفت العزیز	"	"	"
195	ساجدہ پروین	"	"	"
196	شہناز بیگم	"	"	"
197	عفت اعوان	"	"	"
198	حبیبہ سلطانہ			
199	رفعت جبیں	"	"	
200	شگفتہ شاہین	"	"	
201	نسیم اختر	"	"	
202	محفوظ بیگم	"	"	
203	نسرین اختر	"	"	
204	یاسمین اختر	"	"	
205	ادیسہ پروین	"	"	
206	فخرا" نساء	"	"	
207	گلشن ا" نساء	"	"	
208	عذرا بی بی	"	"	
209	توحید زہرہ	"	"	
210	رضیہ عارف	"	"	
211	نصرت جبیں	"	"	
212	ریحانہ کوثر	"	"	

213	زیب النساء	II	II
214	صغیرہ بیگم	II	II
215	روبینہ منور	II	II
216	شازیہ شمس	II	II
217	فریدہ بانو	II	II
236	یاسمین اختر	II	II
237	زاہدہ سلطانہ	II	II
238	جمیلہ خاتون	II	II
239	رشیدہ شاہین	II	II
240	فرحت ازیں	II	II
241	یاسمین کوثر	II	II
242	غزالیہ پروین	II	II
243	نویدہ پروین	II	II
244	بشریٰ نسرین	II	II
245	نائلہ شمیم	II	II
246	شاہدہ حنیف	II	II
247	طاہرہ بتول	II	II
248	سعیدہ خاتون	II	II
249	شہناز پروین	II	II
250	نرگس بیگم	II	II
251	تمینہ اختر	II	II
252	ساجدہ اسد	II	II
253	شاہدہ پروین	II	II
254	نصرت افزاء	II	II
255	عائشہ صدیقہ	II	II
256	رضوانہ عارف	II	II
257	مسرور بی بی	II	II
258	غلام بتول	II	II
259	رفعت صادق	II	II

260	رخسانہ کوثر	II	II
261	نیرہ اعظم	II	II
262	بشریٰ ناہید	II	II
263	روبینہ رحمان	II	II
264	نسیم اختر	II	II
265	ساجدہ پروین	II	II
266	زاہدہ پروین	II	II
267	نسرین اختر	II	II
268	رشیدہ بی بی	II	II
269	عابدہ عجائب	II	II
270	قمر سلطانہ	II	II
271	نسیم اختر	II	II
272	شاہدہ پروین	II	II
273	بلقیس اختر	II	II
274	زاہدہ پروین	II	II
275	منشاء عزیز	II	II
276	فرحت یاسمین	II	II
277	ثریا یاسمین	II	II
278	نمیدہ بیگم	II	II
279	عفت ناہید	II	II
280	زیب النساء	II	II
281	نمیدہ رحمان	II	II
282	فاریسہ یاسمین	II	II
283	ذکیہ بیگم	II	II
284	وزیر النساء	II	II
285	نزہت رعنا	II	II
286	عشرت سلطانہ	II	II
287	عطیہ فردوس	II	II
288	ثمینہ شاہین	II	II

289	عذرا یاسمین	II	II
290	نسرین اختر	II	II
291	شاہین اختر	II	II
292	نفیسہ اقبال	II	II
293	غزالہ شاہین	II	II
294	شہناز پروین	II	II
295	عذرا تسنیم	II	II
296	رانی بیگم	II	II
297	نسرین اختر	II	II
298	رخسانہ پروین	II	II
299	فرحت شہناز	II	II
300	عابدہ یعقوب	II	II
301	روبی سلطانہ	II	II
302	طاہرہ یاسمین	II	II
303	خاور بتول	II	II
304	غزالہ یاسمین	II	II
305	صباحت اختر	II	II
306	ضمیر اختر	II	II
307	حمیدہ بیگم	II	II
308	مسعودہ بیگم	II	II
311	عابدہ پروین	III	III
312	عابدہ پروین	III	III
313	شہناز بیگم	III	III
314	رفعت پروین	III	III
315	شاہین اختر	III	III
316	گلشن النساء	III	III
317	فہمیدہ بیگم	III	III
318	امت الخاتون	III	III
319	رابعہ سلطانہ	III	III
320	نرگس فاطمہ	III	III

321	سعیدہ پروین	III	III
323	قیصرہ فردوس	III	III
324	نصرت بیگم	III	III
325	رضوانہ کوثر	III	III
326	خیر النساء	III	III
327	سلطنت نسرین	III	III
328	شاہدہ بی بی	III	III
329	شہناز بیگم	III	III
330	گلشن آراء	III	III
331	نسیم اختر	III	III
332	رفعت شاہین	III	III
333	صغریٰ بیگم	III	III
334	نگہت پروین	III	III
335	صدیق النساء	III	III
336	تسنیم کوثر	III	III
337	خیر النساء	III	III
338	نصرت جبیں	III	III
339	یاسمین کوثر	III	III
340	قمر النساء	III	III
341	وحیدہ خورشید	III	III
342	گل رخ اختر	III	III
343	شاہین اختر	III	III
344	طاہرہ جبیں	III	III
345	عارفہ رشید	III	III
346	گلشن بی بی	III	III
347	شاہین اختر	III	III
348	شیریں اختر	III	III
349	طاہرہ خانم	III	III
350	رفعت پروین	III	III

351	ثروت آراء	III	III	
352	ظہیر امتیاز	III	III	
353	سلمٰی بتول	III	III	
354	شاہینہ پروین	III	III	
355	روبینہ شاہین	III	III	
356	صوبیہ پروین	III	III	
357	غزالہ شاہین	III	III	
358	شبانہ کوثر	III	III	
359	عشرت النساء	III	III	
360	سفینہ بی بی	III	III	
361	زرینہ ناز	III	III	
362	غزالہ یاسمین	III	III	
263	امتیاز مسرت	III	III	
364	زیب النساء	III	III	
365	آفرید بیگم	III	III	
366	رخسانہ شاہین	III	III	
367	نصرت شاہین	III	III	
368	خالدہ پروین	III	III	
369	غزالہ یاسمین	III	III	
370	شہناز نسرین	III	III	
371	رشیدہ پروین	III	III	
372	رضیہ عارف	III	III	
273	نسیم اختر	III	III	
374	عذرا جبیں	III	III	
375	روبینہ اختر	III	III	
376	غزالہ شاہین	III	III	پی ٹی سی
377	صوفیہ شاہین	III	III	
378	شاہدہ بیگم	III	III	پی ٹی سی

(ای ایس ٹی۔ ایس وی ڈی۔ ایم۔ پی ای ٹی۔ اے ٹی)

ویٹنگ لسٹ (برائے تقرری سال (دسمبر 88 تا اگست 90)

جزو (ج)

نمبر شمار نام امیدوار تعلیمی استعداد مع ڈویژن آسامی جس کے لئے درخواست دی گئی

NIL

ضلعی تعلیمی آفیسر (خواتین
راولپنڈی

جزو ج ویٹنگ لسٹ برائے تقرری ایس ایس ٹی سال دسمبر 88ء تا اگست 1990ء

نمبر شمار نام امیدوار تعلیمی استعداد

NIL

معاون ناظمہ
ناظم تعلیم (سکولز) راولپنڈی
راولپنڈی

ج جزو

فہرست ویٹنگ لسٹ برائے تقرری sst سال دسمبر 1988ء تا اگست 1990ء

نمبر شمار نام امیدوار تعلیمی استعداد

NIL

ڈپٹی ڈائریکٹر سکولز
راولپنڈی

جناب غلام سرور خان۔ جناب سپیکر۔ میرے سوال کے جز (ب) کے جواب میں ایک سکول ٹیچر محمد بشیر کی تعیناتی رولز میں نرمی کرکے کی گئی ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہونگا کہ یہ Director یا یہ Relaxation کس اتھارٹی نے دی ہے۔؟

جناب وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ اس کا جواب درج ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب ایجوکیشن سیکرٹری کی طرف سے یہ آرڈر ہوا ہو گا۔ گورنمنٹ آف پنجاب اس کا آرڈر نمبر ہے اور تاریخ 90-6-28 ہے۔

جناب غلام سرور خان۔ جناب سپیکر۔ میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ جو تعیناتی قواعد میں نرمی کرتے ہوئے ہوئے کی گئی وہ کس اتھارٹی کی طرف سے کی گئی ہے۔ یہاں تو صرف گورنمنٹ آف پنجاب کے لیٹر کا حوالہ دیا گیا ہے۔ آیا چیف منسٹر اتھارٹی ہیں۔ منسٹر ایجوکیشن اتھارٹی تھے۔ سیکرٹری ایجوکیشن اتھارٹی تھے پھر میرے ضمنی سوال کے جز (ب) میں کہ آیا اس کے علاوہ بھی ڈسٹرکٹ راولپنڈی کے دو تحصیلیں، تحصیل ٹیکسلا اور تحصیل راولپنڈی میں وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم سے سکول ٹیچروں کی تعیناتیاں ہوئی ہیں؟

جناب وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ رولز کو Relax کرکے صرف ایک تقرری ہوئی تھی جس کا ہم نے ذکر کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ رولز کو Relax کرکے کوئی تقرری نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر۔ وہ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ رولز کو Relax کرکے جو تقرری کی گئی ہے یہ کس اتھارٹی نے کی ہے؟

جناب وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ رولز میں Relaxation کی اجازت صرف جناب چیف منسٹر دیتے ہیں۔

جناب غلام سرور خان۔ جناب والا۔ سوال کے جز (ب) میں نئے وزیر موصوف سے یہ بھی پوچھا ہے کہ اس کے علاوہ آیا چیف منسٹر صاحب نے کوئی اور ڈائریکٹو بھی جاری کیا تھا جس میں کچھ اور ٹیچروں کی تعیناتیاں بھی کی گئی ہوں؟

جناب سپیکر۔ آپ سارے پنجاب کی بات کر رہے ہیں؟

جناب غلام سرور خان۔ نہیں جناب۔ میں نے تو ضلع راولپنڈی کی دو تحصیلوں کا حوالہ دیا ہے۔ تحصیل ٹیکسلا اور تحصیل راولپنڈی۔

جناب سپیکر۔ آپ چاہتے ہیں کہ اس کے علاوہ بھی بتایا جائے کہ ان دو تحصیلوں میں اور بھی چیف منسٹر ڈائریکٹو کے تحت تعیناتیاں ہوئی ہیں؟

جناب غلام سرور خان۔ جناب سپیکر میرا سوال بڑا واضح ہے کہ ضلع راولپنڈی میں ایسے اساتذہ کی تعداد کتنی ہے جن کو قوانین میں ترمیم کرکے تعینات کیا گیا ہے۔ اور ان کی تعلیمی استعداد کیا ہے۔ میں نے ضلع راولپنڈی کے بارے میں انفارمیشن چاہی تھی اب میں ضمنی سوال میں صرف دو تحصیلوں کے بارے میں انفارمیشن جاننا چاہوں گا۔

جناب سپیکر۔ جی وزیر تعلیم صاحب!

جناب وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ صرف ضلع راولپنڈی میں تحصیل مری میں Rules کو Relax کرکے ایک تقرری ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی تقرری نہیں ہوئی۔

جناب غلام سرور خان۔ جناب سپیکر۔ میں نہایت معذرت سے گذارش کروں گا کہ وزیر موصوف ہمارے نہایت ہی اچھے دوست ہیں اور ہمارے پرانے ساتھی بھی ہیں لیکن آج وہ ناجائز طور پر اپنے محکمے کا دفاع کر رہے ہیں۔ چیف منسٹر کا ایک ڈائریکٹو جاری ہوا ہے جس میں میری تحصیل میں صرف ڈیڑھ سو ٹیچروں کی تعیناتی Rules کو Relax کرکے کی گئی تھی۔ ا۔ وہ تمام کی تمام تھرڈ ڈویژن تھیں۔ اس ڈائریکٹو کی کاپی بھی میرے پاس موجود ہے۔ اور میں آج محکمہ تعلیم کے خلاف تحریک استحقاق پیش کرنے کا حق بھی رکھتا ہوں۔ اگر میرے سوال کا جواب مکمل نہیں دیا جائے گا تو اسمبلی کے رولز کے مطابق، یہاں کے قواعد و ضوابط میں تحریک استحقاق پیش کرنے کا حق رکھتا ہوں۔ یہ مثال موجود ہے کہ اگر سوال کا جواب غلط دیا جائے تو پھر تحریک پیش کی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر۔ اگر Knowingly' Deliberately اور Wilfully غلط جواب دیا جائے تو اس پر تحریک استحقاق آسکتی ہے۔

جناب غلام سرور خان۔ جناب سپیکر۔ یہ واضح چیف منسٹر کا ڈائریکٹو تھا۔ کیوں انکار کیا جا رہا ہے کہ ایک آدمی کے علاوہ کوئی ڈائریکٹو نہیں ہوا۔ اس ڈائریکٹو پر عملدرآمد بھی ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر۔ جی وزیر تعلیم صاحب کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

جناب وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ ایک تو انہوں نے ذکر کیا ہے 1988ء سے 1990ء تک۔ یہ پیریڈ بھی ہمارے دوست غلام سرور خان صاحب ذہن میں رکھیں۔

جناب سپیکر۔ یہ 1988ء سے 1990ء تک واضح ہے۔

جناب وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ انہوں نے سال 1988ء سے 1990ء تک پوچھا ہے جس کا ہم نے جواب دے دیا ہے۔

جناب سپیکر۔ جی؟

جناب وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ ہم نے جواب دیا ہے کہ رولز میں نرمی کرکے صرف ایک ہی تعیناتی ہوئی ہے

جناب سپیکر۔ سال 1988ء سے 1990ء تک؟

جناب وزیر تعلیم۔ جی جناب۔

جناب سپیکر۔ دسمبر 1988ء سے اگست 1990ء تک Rules کو Relax کرکے صرف ایک تقرری ہوئی

ہے۔

جناب غلام سرور خان۔ جناب والا۔ میرے پاس ریکارڈ موجود ہے۔

جناب سپیکر۔ اس میں پھر آپ کو پریشان ہونے کی کیا بات ہے۔

جناب غلام سرور خان۔ جناب والا۔ یہ سوال کا جواب غلط دے رہے ہیں اور اپنے محکمے کا دفاع کر رہے ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ ان کے خلاف تحریک استحقاق پیش نہ کی جا سکے۔

جناب سپیکر۔ اس میں اگر آپ چاہتے ہیں کہ تحریک استحقاق پیش نہ ہو تو پھر آپ نہ پیش کریں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ پیش ہو تو آپ پیش کریں۔

جناب غلام سرور خان۔ جناب والا۔ میرے سوال کا جواب واضح الفاظ میں آنا چاہئے۔

جناب سپیکر۔ وزیر تعلیم کو آپ نے Categorically سوال کیا ہے اور انہوں نے اس کا جواب واضح انداز میں دیا ہے اب اس کے بعد اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ان کا جواب غلط ہے اور انہوں نے دیدہ دانستہ یہ جواب غلط دیا ہے تو آپ کے پاس یہ چارہ جوئی ہے کہ آپ تحریک استحقاق پیش کریں۔

جناب غلام سرور خان۔ جی بہت اچھا۔

جناب سپیکر۔ جی جناب مرصاحب۔

وزیر صنعت۔ (جناب مراختر عباس بھروانہ)۔ جناب والا۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ غلط سوال کا غلط جواب۔ ٹیپ چلا کر سن لیں۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ غلط سوال۔ جب وہ خود مان رہے ہیں کہ سوال ہی غلط ہے۔

جناب سپیکر۔ جی بیگم فوزیہ بہرام صاحبہ ضمنی سوال پوچھنا چاہتی ہیں۔

محترمہ بیگم فوزیہ بہرام۔ جناب والا۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ جس وقت انہوں نے اتنا زیادہ Categorically بتایا کہ صرف ایک آدمی کو جو اسلامیات میں تھرڈ ڈویژن پاس ہے۔ اور میرے حلقے میں اس وقت چار لڑکیاں جو اسلامیات میں فرسٹ ڈویژن ہیں نوکری ڈھونڈتی پھر رہی ہیں۔ اس ایک محمد بشیر میں کیا خصوصیت ہے کہ اس کے لئے Rules Relx کر دیئے گئے؟

جناب سپیکر۔ جی وزیر تعلیم صاحب!

جناب وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ اس کی تعلیمی قابلیت ہم نے دی ہے۔ یہ ایم اے اسلامیات ہیں گو یہ تھرڈ ڈویژن میں ہے لیکن اگر ایک آسامی ہو تو ظاہر ہے کہ اس میں جس وقت وہ درخواست پیش ہوئی ہو گی وہی consider ہوئی ہو گی۔ اگر معزز ممبر کی درخواست ان صاحب کے ساتھ تھی اور وہ Drop ہو گئی تو پھر دوسری بات ہے۔

جناب سپیکر۔ بیگم صاحبہ کا سوال یہ ہے کہ یہ تو یہاں لکھا ہے کہ وہ ایم اے اسلامیات تھرڈ ڈویژن ہیں۔ تو اس کے علاوہ ان میں کیا قابلیت ہی کہ Rules Relax کئے گئے۔ یہی سوال ہے آپ کا؟

جناب وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ چونکہ وہ پہاڑی علاقہ ہے اور یہ ایک خاص پہاڑی ایریا ہے ہو سکتا ہے وہاں راولپنڈی کا یا جہلم کا کوئی آدمی اتنی دور جانا پسند نہ کرتا ہو۔

جناب سپیکر۔ جی جناب ملک محمد عباس کھوکھر صاحب کا ضمنی سوال ہے۔

ملک محمد عباس کھوکھر۔ جناب والا۔ بیگم صاحبہ کا جو سوال ہے اس کے لئے میں گزارش کرتا ہوں کہ جس کہ پنجاب کی چیف منسٹر کو انتظامی سطح پر یہ قانونی اختیار حاصل ہے کہ جس کو چاہیں Rules Relax کرکے تقرر کر سکتے ہیں۔ اس میں ابہام والی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ بیگم صاحبہ! آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے یا جواب الجواب ہے؟

محترمہ بیگم فوزیہ بہرام۔ جناب سپیکر۔ جواب اس لئے ہے کہ اول تو ان کو اٹھ کر میرے سوال کا جواب نہیں دینا چاہئے تھا۔ دوسرا یہ کہ اگر یہ وزیر موصوف سے اتنی ہمدردی رکھتے ہیں تو باہر Prompting کرکے آیا کریں۔

جناب سپیکر۔ بیگم صاحبہ کی بات سے میں اتفاق کرتا ہوں کہ ان کے سوال کا جواب صرف متعلقہ وزیر ہی دے سکتے ہیں پارلیمانی سیکرٹری صاحب نہیں دے سکتے۔

ملک محمد عباس کھوکھر۔ جناب والا۔ پوائنٹ آف آرڈر پر میں نے یہ ضابطے کی درستگی کی ہے۔ اور یہ میرا حق ہے۔

جناب سپیکر۔ جی پوائنٹ آف آرڈر آپ کا حق ہے۔

ملک محمد عباس کھوکھر۔ جی یہ میرا حق ہے۔

جناب سپیکر۔ پوائنٹ آف آرڈر آپ کا حق ہے۔ جی جناب غلام سرور خاں صاحب!

جناب غلام سرور خان جناب سپیکر۔ میرے سوال کے جز (ج) کے جواب میں وزیر موصوف نے جو فرمایا ہے کہ "تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے" اس تفصیل میں ویٹنگ لسٹ میں تمام فرسٹ ڈویژن لڑکیاں ہیں کہ جن ٹیچرز کو Rules Relax کرکے تعینات کیا گیا ہے وہ تمام کی تمام تھرڈ ڈویژن پاس ہیں۔ کیا وزیر موصوف ان وجوہات پر روشنی ڈال سکیں گے کہ کیا وجہ ہے کہ ڈیڑھ سو ٹیچرز جو کہ تھرڈ ڈویژن پاس تھیں انہیں رولز Relax کرکے بھرتی کیا گیا ہے اور اڑھائی سو ٹیچر جو کہ فرسٹ ڈویژن پاس ہے وہ اب بھی ویٹنگ لسٹ پر موجود ہے؟

جناب سپیکر۔ وزیر تعلیم صاحب تو یہ تسلیم نہیں کرتے کہ انہوں نے ڈیڑھ سو کی تقرری کی ہے۔

جناب غلام سرور خان۔ جناب سپیکر۔ میرا سوال یہ ہے کہ فرسٹ ڈویژن کو ویٹنگ لسٹ میں رکھنے کی

کیا وجوہات ہیں؟

جناب سپیکر۔ آپ ویٹنگ لسٹ کی بات کر رہے ہیں کہ ویٹنگ لسٹ میں کیوں رکھے گئے ہیں؟

جناب غلام سرور خاں۔ فرسٹ ڈویژن ویٹنگ لسٹ میں رکھنے کی کیا وجوہات ہیں اور ان کی تعیناتی کیوں نہیں کی گئی جبکہ تھرڈ ڈویژن کی تعیناتی کر دی گئی ہے؟

جناب سپیکر۔ جی وزیر تعلیم صاحب!

جناب وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ انہوں نے 1988ء سے 1990ء تک ایسے امیدواروں کی تعداد پوچھی ہے جنہیں ویٹنگ لسٹ میں رکھا گیا ہے اور ان کی تعلیمی استعداد بتائی گئی ہے۔ ہمارے پاس جتنی پہلے درخواستیں تھیں وہ ہم نے بتا دی ہیں اور ہو سکتا ہے اس میں کوئی dates ادھر ادھر ہو گئی ہوں جیسے انہوں نے فرمایا ہے کہ کچھ لڑکیاں لگ گئی ہیں۔ لیکن یہ ویٹنگ لسٹ اس وقت تیار کی گئی تھی جب Ban لگا ہوا تھا Ban کے دوران ہم نے ویسے بھی کوئی تقرری نہیں کی ہے۔

جناب سپیکر۔ اگلا سوال۔ خان غلام سرور خان۔

تحصیل ٹیکسلا میں نئے سکولوں کا اجراء

☆ 89- **خان غلام سرور خان۔** کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں 90-1989ء کے دوران کتنے گرلز پرائمری سکولوں کا اجراء کیا گیا۔

(ب) 90-1989ء کے دوران تحصیل ٹیکسلا میں کتنے پرائمری سکولوں کو مڈل اور کتنے مڈل سکولوں کو ہائی سکولوں کا درجہ دیا گیا ہے۔

(ج) متذکرہ سکولوں میں اساتذہ کی تعداد کتنی ہے اور کیا ان سکولوں میں کوئی آسامی خالی ہے اگر ہے تو اسے کب تک پر کیا جائے گا اگر نہیں تو اسکی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر تعلیم۔ (جناب عثمان ابراہیم)

(ا) سال 90-89ء میں تحصیل ٹیکسلا میں ایک گرلز پرائمری سکول کا اجراء کیا گیا۔

(ب) صرف ایک بوائز مڈل سکول کو ہائی کا درجہ دیا گیا۔

(ج) متذکرہ سکولوں میں اساتذہ کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(i) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ٹکو اساتذہ 2 خالی اسامیاں X

(ii) گورنمنٹ بوائز مڈل سکول خرم پراچہ اساتذہ 9 خالی اسامیاں 7

نئی تقرریوں پر پابندی کی وجہ سے اسامیاں خالی ہیں۔ پابندی ختم ہونے پر اسامیاں پر کر دی جائیں گی۔

جناب غلام سرور خاں: جناب سپیکر! 90-1989ء کے جواب میں وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ایک پرائمری سکول کا اجراء کیا گیا ہے اور ایک بوائز مڈل سکول کو ہائی کا درجہ دیا گیا ہے۔ جناب اس وقت تو تعیناتیوں پر پابندی نہ تھی تو یہ جو سات آسامیاں گورنمنٹ مڈل سکول خرم پراچہ میں خالی ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں جبکہ waiting list میں اساتذہ موجود ہیں؟

جناب وزیر تعلیم: جناب والا۔ یہ گرلز پرائمری سکول 90-1-1 کو اپ گریڈ کیا گیا تھا۔ اور 90-1-1 کو Ban لگا ہوا تھا جس کی وجہ سے نئی تعیناتی نہیں ہو سکی۔

جناب غلام سرور خاں: جناب سپیکر۔ وزیر موصوف کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ یہ سکول 1989ء میں اپ گریڈ ہوا تھا جبکہ 1989ء میں کوئی Ban نہیں تھا۔ تو کیا وجہ ہے کہ 1989ء میں سکول اپ گریڈ ہوا ہے اور waiting list میں بھی امیدوار موجود ہیں۔ تو ان کی تعیناتی کیوں نہیں کی گئی؟

جناب وزیر تعلیم: جناب والا۔ میں اپنے جواب کو دوبارہ دہراتا ہوں کہ 90-1989ء میں اس گرلز پرائمری سکول کا اجراء کیا گیا۔ اس کو 90-1-1 کو اپ گریڈ کیا گیا تھا۔

جناب غلام سرور خاں: جناب سپیکر۔ اس کا جواب میرے دوست صحیح طریقے سے نہیں پڑھ پا رہے۔ پرائمری سکول کا اجراء میں مانتا ہوں کہ ایک پرائمری سکول کا اجراء ہوا ہے وہاں تعیناتی بھی کر دی گئی۔ میرا سوال تو اس سکول کے بارے میں ہے جو مڈل سکول سے اپ گریڈ ہو کر ہائی سکول ہوا ہے۔ کہ 1989ء میں اس کی up-gradation ہوئی ہے۔ کیا وجوہات ہیں کہ اب بھی سات سیٹیں خالی ہیں جبکہ 1989ء میں بھرتی پر کوئی پابندی نہیں تھی؟

جناب سپیکر: تو آپ یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا آئندہ مالی سال میں گورنمنٹ ان سیٹوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب غلام سرور خاں: جناب سپیکر۔ جب پابندی اٹھ گئی تو وہ سیٹیں خود بخود پر

ہو جائیں گی۔ میں تو پوچھنا چاہتا ہوں کہ 1989ء میں اپ گریڈیشن ہوئی ہے تو کیا وجوہات ہیں کہ تعیناتی نہیں کی گئی؟

جناب وزیر تعلیم: جناب سپیکر۔ یہ جو مڈل سکول اپ گریڈ ہو کر ہائی سکول ہوا ہے یہ یکم جنوری 1990ء کو ہوا ہے۔ اور 1989ء کو اپ گریڈ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال۔ میاں محمود احمد صاحب۔

ڈائریکٹر سکولز گوجرانوالہ کے خلاف کارروائی

☆ 94- **میاں محمود احمد:** کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم میں تبادلوں وغیرہ کے سلسلہ میں متعلقہ حکام علاقہ کے ایم پی اے۔ ایم این اے صاحبان کے مشورہ سے عملدرآمد کرتے تھے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ چودھری محمد سرور ڈائریکٹر سکولز گوجرانوالہ نے ایسے تمام تبادلے منسوخ کرنے کا حکم جاری کیا ہے جو ایم پی اے۔ ایم این اے کے مشورہ سے کئے گئے تھے۔

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلہ میں متعلقہ ڈائریکٹر سکولز گوجرانوالہ کے اس غیر قانونی حکم پر کارروائی کرنا چاہتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اسکی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر تعلیم (جناب عثمان ابراہیم)

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) جزو ہائے بالا کے جواب کی روشنی میں غیر متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر۔ جی۔ رانا صاحب ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خاں - جناب والا۔ سوال کے جز (الف) میں یہ پوچھا گیا ہے کہ متعلقہ حکام علاقہ کے ایم پی اے' ایم این اے صاحبان کے مشورہ سے عملدرآمد کرتے ہیں۔ کیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم میں

تبادلوں وغیرہ کے سلسلہ میں متعلقہ حکام علاقہ کے ایم پی اے' ایم این اے صاحبان کے مشورہ سے عملدرآمد کرتے ہیں ؟ تو اس کا جواب ہے کہ درست ہے۔ تو میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس مشورہ کے لئے انہوں نے کوئی طریقہ کار کوئی رولز مقرر کئے ہوئے ہیں ؟ اور وہ اس بات کی بھی وضاحت فرمائیں کہ جن حلقوں سے آئی جے آئی کے ایم پی اے' ایم این اے صاحبان کامیاب نہیں ہو سکے وہاں پر اس بارے میں ان کی پالیسی کیا ہے ؟

جناب وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ اس کا جواب جو جز (الف) میں ہے وہ درست نہ ہے۔ اس میں کچھ mis- print ہے اسے ترمیم کر لیا جائے۔ مجھے امید ہے کہ اس ترمیم کے بعد یہ اس طرح پڑھا جائے گا۔ " یہ درست نہ ہے○" اس کی تصحیح کر لی جائے۔

جناب سپیکر۔ اس کی تصحیح کر لی جائے اور اسے اس طرح پڑھا جائے کہ " درست نہ ہے "۔ رانا اکرام ربانی صاحب ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں۔

جناب رانا اکرام ربانی - جناب والا۔ وزیر موصوف سے میں یہ پوچھوں گا کہ اگر میں یہ کہوں کہ یہ درست نہ ہو گا کہ ایسے آرڈرز موجود ہیں جن میں متعلقہ ایم این اے یا ایم پی اے کا نام لکھا گیا ہے اور وہ آپ کے علم میں ہے ؟

جناب وزیر تعلیم - جناب والا۔ حکومت کی پالیسی بڑی واضح ہے۔ اس سلسلے میں مشکلات کو حل کرنے کے لئے ہمارے عوامی نمائندے یقیناً دفتروں میں جاتے ہیں اور اس سلسلہ میں یقیناً ہمارے قائد حزب اختلاف بھی جاتے رہے ہوں گے۔ اور اس سلسلہ میں اگر جو متعلقہ Appointing or Transferring Authority ہے وہ کوئی ایسا کام کرتی ہے تو ہم نے ہدایت دی ہوئی ہیں کہ ان کا کام نہیں ہے۔ ہم تو صرف حکومت کی جو Transfer Policy ہے اس کے مطابق تبادلے کرتے ہیں یا تقرریاں کرتے ہیں۔ اس میں ممبران کی سفارشات کو مدنظر نہیں رکھا جاتا۔

جناب فرید پراچہ - پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر نماز مغرب کا وقت ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر- جی پراچہ صاحب مجھے پتہ ہے۔

رانا ثناء اللہ خاں - ضمنی سوال ۔

جناب سپیکر- جی رانا صاحب ضمنی سوال کریں۔

رانا ثناء اللہ خاں - جناب سپیکر اس کا جو جزو (ب) ہے اس میں پوچھا گیا ہے کہ۔

"کیا یہ درست ہے کہ چودھری محمد سرور ڈائریکٹر سکولز گوجرانوالہ نے ایسے تمام تبادلے منسوخ کرنے کا حکم جاری کیا ہے جو ایم پی اے یا ایم این اے کے مشورہ سے کئے گئے تھے○"۔

اب جناب میں اس میں specifically یہ پوچھا گیا ہے کہ فلاں جو صاحب ڈائریکٹر سکولز ہیں وہ تمام تبادلے جو ایم پی اے اور ایم این اے صاحبان کے مشورہ سے کئے گئے تھے وہ منسوخ کر رہے ہیں تو اس میں جناب بالکل واضح طور پر کہا گیا ہے کہ درست نہ ہے تو میں جناب وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اگر ان کی پالیسی کے مطابق ایسے تبادلے کئے ہی نہ گئے تھے تو انہوں نے یہ درست نہ ہے کا جو جواب ہے یہ کس طرح سے دیا ہے اور اس کی روشنی میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ جز (الف) کا جواب جو ہے کہ درست ہے' وہی بنتا ہے لیکن وزیر موصوف نے اب اپنے محکمے کو Defend کرنے کے لئے Illegally انہوں نے یہ موقف اختیار کیا ہے۔

وزیر تعلیم - جناب سپیکر اس سلسلہ میں مجھے کچھ عرض کرنے کی اجازت ہے ؟

جناب سپیکر - نماز کا وقفہ ہوتا ہے۔ ساڑھے چھ بجے ہم دوبارہ یہاں اکٹھے ہوں گے۔

(وقفہ نماز مغرب)

(ہاؤس کی کاروائی نماز مغرب کے وقفہ کے بعد 7 بجے دوبارہ زیر صدارت جناب سپیکر شروع ہوئی۔)

جناب سپیکر - وقفہ سوالات میں ابھی پانچ منٹ باقی ہیں۔ میاں محمود احمد کا سوال ہو چکا ہے اور اگلا سوال ایس اے حمید صاحب کا ہے۔ جس کا نمبر 122 ہے۔

صوبہ میں سکولوں۔ کالجوں کی تعداد

☆ 122- **جناب ایس اے حمید** - کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) اس وقت صوبہ میں مڈل پرائمری۔ ہائی۔ ہائر سیکنڈری سکولوں۔ کالجوں کی تعداد کیا ہے۔ مکمل تفصیلات ضلع وار فراہم کی جائیں۔

(ب) متذکرہ تعلیمی اداروں میں تربیت یافتہ اور غیر تربیت یافتہ عملہ کی تعداد کیا ہے کتنی آسامیاں تاحال خالی پڑی ہیں مکمل تفصیلات ضلع وار سکول اور کالج وار فراہم کی جائیں۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کسی بھی علاقہ میں سکول یا کالج کا اجراء آبادی کے تناسب سے کیا جاتا ہے اگر ایسا ہے تو کیا صوبہ میں نئی مردم شماری کے مطابق آبادی کے تناسب سے سکولوں اور کالجوں کی تعداد میں اضافہ کیا جا رہا ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر تعلیم۔ (جناب عثمان ابراہیم)

سوال کی طوالت کے پیش نظر اس اسمبلی اجلاس میں جواب سے معذوری ہے۔

جناب ایس اے حمید۔ جناب والا۔ میرے سوال کے جواب میں وزیر تعلیم صاحب فرماتے ہیں "سوال کی طوالت کے پیش نظر اس اسمبلی اجلاس میں جواب سے معذوری ہے" تو میں آپکی وساطت سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جو سوال طویل ہوں ان کے جوابات نہیں دیئے جاتے ؟

جناب سپیکر۔ جی وزیر تعلیم ! اس سوال کا جواب نہ آنے کی کیا وجہ ہے ؟

جناب وزیر تعلیم ۔ جناب والا۔ یہ سوال بہت زیادہ طویل تھا۔ جیسا کہ آپ اسے پڑھیں کہ اس میں انہوں نے پوچھا ہے کہ صوبہ میں مڈل' پرائمری' ہائی' ہائر سیکنڈری سکول کالجز کی تعداد پوچھی ہے اور ساتھ ضلع وار تفصیلات فراہم کرنے کے لئے کہا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے پوچھا ہے کہ متذکرہ تعلیمی اداروں میں Trained & Untrained عملہ کی تعداد کیا ہے۔ کتنی آسامیاں خالی ہیں۔ مکمل تفصیلات ضلع وار سکول اور کالج وار فراہم کی جائیں۔

جناب سپیکر۔ یہ تو محکمہ تعلیم کے پاس up to date ہونا چاہئے۔ اس جواب کے لئے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک روز بھی فالتو ہے۔ یہ تو محکمہ تعلیم کے پاس upto date figures ہونی چاہئیں۔ اس میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو غیر ضروری پوچھی گئی ہو۔

جناب وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ ابھی اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔ اور اگلے سیشن میں اس کا جواب دے دیا جائے گا۔

جناب ایس اے حمید۔ جناب سپیکر۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ سوال میں نے چار ماہ چار روز پیشتر کیا تھا اور اس میں جو بنیادی باتیں پوچھی گئی ہیں یہ اعداد و شمار محکمہ کے پاس ہونے چاہئیں۔ تو میرے سوال

کے تین جز ہیں۔ ان میں سے کسی ایک جز کا بھی جواب نہیں دیا گیا۔ اور تیسرے نمبر صرف یہ کہا گیا ہے کہ اس اسمبلی سیشن میں اس کا جواب دینے سے معذوری ہے۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے اس کا جواب اگلے سیشن میں دیں گے یا کتنی دیر کے بعد دیں گے ؟

جناب سپیکر۔ میں ایس اے حمید صاحب کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ سوال چار' ساڑھے چار مہینے پہلے کیا گیا ہے اور محکمہ تعلیم اس وقت تک چار مہینے کے اندر بھی اس سوال کا جواب نہیں دے سکا جبکہ یہ figures محکمہ تعلیم کے پاس up to date ہونی چاہئیں۔ کہ صوبے میں مڈل اور ہائی سکول کتنے ہیں' ہائر سیکنڈری سکول اور کالجز کتنے ہیں۔ یہ کوئی جواب ہے ؟ اور ان میں تربیت یافتہ اور غیر تربیت یافتہ عملہ کی تعداد کیا ہے۔ یہ کوئی جواب ہے جس کے لئے کوئی زیادہ استعداد کی ضرورت ہے۔ یا Facts and Figures جمع کرنے کی ضرورت ہے۔ میاں صاحب ! یہ آپ اپنے محکمے کو کہیں کہ اس سیشن کے دوران اس کا جواب دیں۔

جناب وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ کچھ شعبوں کا جواب ہمیں وصول ہو گیا تھا اور شعبہ سکول کا جواب اس session میں دے دیں گے۔

جناب سپیکر۔ جی۔ اسی سیشن میں کب تک آپ اس کا جواب دے سکیں گے ؟

جناب وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ یہ سیشن کب تک چل رہا ہے ؟

جناب سپیکر۔ امکان ہے کہ یہ سیشن 14 مارچ تک تو چلے گا۔

وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ چار دن کے اندر اندر تو مشکل ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگلے سیشن کے لئے رکھ لیں۔

جناب سپیکر۔ میاں صاحب ! آپ فکر نہ کریں۔ آپ حکم دیں جواب بالکل آئے گا۔

جناب وزیر تعلیم۔ ٹھیک ہے جناب۔ 14 مارچ کو جواب دے دیا جائے گا۔

جناب سپیکر۔ 14 مارچ کو ؟

جناب وزیر تعلیم۔ جی جناب۔ 14 مارچ کو جواب دے دیا جائے گا۔

جناب سپیکر۔ جی ٹھیک ہے۔

ایک معزز ممبر - جناب والا۔ 14 مارچ کو سینیٹ کے الیکشن ہیں۔

جناب سپیکر - 14 مارچ کی بجائے آپ 13 مارچ کو رکھ لیں۔

جناب وزیر تعلیم - ٹھیک ہے جناب۔ 13 مارچ کو جواب دیا جائے گا۔

جناب سپیکر - شکریہ۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

جناب وزیر تعلیم - جناب والا۔ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر - بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک نمبر 8/16 بی۔ آر میاں چنوں میں بجلی کے سامان کی فراہمی

☆ 124- حاجی سکندر حیات بوسن - کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک نمبر 8/16 بی آر میاں چنوں میں آئندہ مالی سال 91-1990ء میں بجلی کے پنکھے اور دیگر سامان بجلی کی فراہمی کا وعدہ کیا گیا ہے۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے مذکورہ سکول میں بجلی کے پنکھے اور دیگر سامان بجلی کی فراہمی کے لئے جو اقدامات اٹھائے ہیں ان کی تفصیل بتائی جائے اور اگر جواب نفی میں ہے تو کب تک مذکورہ سامان کی فراہمی متوقع ہے ؟

وزیر تعلیم (جناب عثمان ابراہیم)

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) سکول مذکورہ کو رواں مالی سال میں بجلی کے پنکھوں کی خرید کے لئے -/7500 روپے فراہم کر دئے گئے ہیں۔ اس سے اس سکول کی فوری ضرورت پوری ہو جائے گی۔

حلقہ پی پی 165 کے سکولوں میں اساتذہ کی خالی آسامیاں

☆ 146- حاجی سکندر حیات بوسن - کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پی پی - 165 میں کتنے پرائمری مڈل اور ہائی سکولوں میں ٹیچروں کی آسامیاں خالی ہیں نیز یہ آسامیاں کس کس گریڈ کی ہیں۔

(ب) جن سکولوں میں آسامیاں خالی ہیں ان کو پر کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

جناب وزیر تعلیم۔ (جناب عثمان ابراہیم)

(الف) حلقہ پی پی 165 میں سکولوں میں کوئی آسامی خالی نہ ہے البتہ مردانہ سکولوں میں چار پرائمری دو مڈل اور چار ہائی سکولوں میں گریڈ 7 اور 9 کے ٹیچروں کی اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) تقرریوں پر پابندی اٹھنے کے بعد خالی آسامیاں پر کی جائیں گی۔

محلہ عارف پورہ گڑی جمنداں ملتان میں گرلز پرائمری سکول کا اجراء

☆ 200 جناب میاں سعید احمد قریشی - کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محلہ عارف پورہ گڑی جمنداں ملتان میں ایک گرلز پرائمری سکول قائم کیا گیا ہے اور محکمہ تعلیم نے اس کی بلڈنگ بھی قبضہ میں لے لی ہے مگر اس میں عملہ تعینات نہیں کیا گیا۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو متذکرہ سکول میں عملہ متعین نہ کرنے کا کیا جواز ہے اور کب تک عملہ تعینات کیا جائے گا ؟

جناب وزیر تعلیم (جناب عثمان ابراہیم)

(الف) اس حد تک درست ہے کہ سکول کی عمارت کی تعمیر متعلقہ ایم پی اے صاحب نے اپنے فنڈز میں سے کچی آبادیوں کی سکیم کے تحت ملتان ترقیاتی ادارہ سے کرائی اور اس میں عملہ تعینات نہیں ہوا۔

(ب) سکول مذکور کی تعمیر و اجراء تعمیر وطن پروگرام میں شامل نہیں تھا اور نہ ہی اس کیلئے عملہ کی

منظوری موجود تھی۔ اب اس معاملہ کا فیصلہ ہو جانے کے بعد آئندہ تعلیمی سال سے سکول مذکورہ کیلئے عملہ فراہم کر دیا جائے گا۔

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کبوتر منڈی ملتان میں فرنیچر کی فراہمی

☆ 201- میاں سعید احمد قریشی - کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کبوتر منڈی ملتان مکمل ہو گیا ہے اور عملہ تعینات کر دیا گیا ہے اور سکول کا اجراء ایک سال قبل ہو چکا ہے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ عملہ کے لئے فرنیچر اور طالبات کے لئے ڈیسک وغیرہ مہیا نہیں کئے گئے اگر نہیں کئے گئے تو اسکی کیا وجوہات ہیں اور کب تک فرنیچر اور ڈیسک وغیرہ مہیا کئے جا رہے ہیں۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ بالا سکول کا فرش اور چار دیواری بھی نامکمل ہیں اگر ایسا ہے تو اس بارے میں کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟

جناب وزیر تعلیم (جناب عثمان ابراہیم)

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ سکول مذکورہ کو فنڈز کی نایابی کے باعث فرنیچر فراہم نہیں کیا جا سکا۔ رواں مالی سال کے دوران اس کے لئے -/37.500 روپے مختص کئے گئے ہیں۔ بقیہ فرنیچر آئندہ مالی سال کے دوران فراہم کر دیا جائے گا۔

(ج) یہ درست ہے کہ صحن میں فرش نہیں ہے البتہ چار دیواری موجود ہے۔ اگلے مالی سال کے دوران صحن کے فرش کے لئے فنڈز فراہم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

گورنمنٹ بوائز سکول کھاریاں کو انٹرمیڈیٹ کا درجہ دینا

☆ 243- چودھری محمد اسلم کائرہ - کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے 21 اکتوبر 1990ء کو لالہ موسیٰ جلسہ عام میں کھاریوں کے گورنمنٹ بوائز سکول کو انٹرمیڈیٹ کا درجہ دینے کا اعلان کیا تھا۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اکتوبر نومبر 1990ء میں وزیراعلیٰ پنجاب نے تحریری طور پر بھی متعلقہ حکام کو ہدایت کی تھی کہ بوائز سکول کا درجہ بڑھایا جائے۔

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس وقت تک اس سلسلہ میں حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں اور کب تک اس سکول کو انٹرمیڈیٹ کا درجہ دے دیا جائے گا؟

جناب وزیر تعلیم (جناب عثمان ابراہیم)

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) سکول مذکورہ کا درجہ بڑھانے کیلئے جائزہ رپورٹ پر غور کر کے جناب وزیراعلیٰ کے لئے تلخیص (Summary) تیار کر دی گئی ہے۔ اس پر احکامات موصول ہونے کے بعد مزید کارروائی کی جائے گی۔

پولی ٹیکنیکل کالج راولپنڈی کو بند کرنے کی وجوہات

☆ 284- **جناب محمد حنیف چودھری** - کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پولی ٹیکنیکل کالج راولپنڈی پشاور روڈ راولپنڈی میں واقع تھا جو کہ ڈویژن میں واحد کالج تھا اور علاقہ کی ضرورت تھا کو بند کر دیا گیا تھا۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ کالج کو پشاور روڈ سے ہٹا کر کہیں اور منتقل کرنے کا پروگرام تھا اگر ایسا ہے تو اس سلسلہ میں کوئی پیش رفت ہوئی ہے اور متذکرہ کالج تعمیر کرنے کا منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے تاکہ راولپنڈی کے عوام کے ساتھ زیادتی کا ازالہ ہو سکے؟

جناب وزیر تعلیم (جناب عثمان ابراہیم)

(ا) درست ہے۔

(ب) متذکرہ کالج کو پشاور روڈ سے ہٹا کر راولپنڈی میں ہی یا کسی اور جگہ منتقل کرنے کا کوئی پروگرام نہ تھا۔ راولپنڈی کالج کو دسمبر 1983ء میں بند کر دیا گیا اور اس کے عوض راولپنڈی کے قریب تین اضلاع یعنی جہلم، اٹک اور میانوالی (جہاں سے طلباء کی تعداد داخلہ لینے کے لئے آتی تھی) میں پولی ٹیکنیک انسٹی

ٹیوٹ بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔

وفاقی حکومت کی طرف سے اسلام آباد میں پولی ٹیکنیک کے قیام کی منظوری کے باعث راولپنڈی کے عوام کو بھی فنی تعلیم کے حصول کے مواقع اور سہولتیں میسر آ جائیں گی۔ مزید برآں حکومت پنجاب بھی راولپنڈی میں پولی ٹیکنیک کے قیام کا جائزہ لے رہی ہے۔

ضلع لاہور میں سکولوں اور ان میں طلباء اور اساتذہ کی تعداد

☆ 286- **میاں محمود احمد** - کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ضلع لاہور میں سرکاری پرائمری۔ مڈل۔ ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد کیا ہے کہاں کہاں واقع ہیں۔ ہر سکول میں علیحدہ علیحدہ اساتذہ اور طلباء کی تعداد کیا کیا ہے۔

(ب) کتنے طلباء کے لئے ایک استاد ہونا چاہئے اس لحاظ سے کتنے سکولوں میں طلباء یا اساتذہ کی تعداد کم یا زیادہ ہے ان سکولوں کی پانچ سالہ کارکردگی کیا ہے کتنے طلباء نے وظیفہ لیا ہے ایسے طلباء کے نام سکول وار کیا ہیں۔

(ج) متذکرہ سکولوں میں کونسے ایسے سکول ہیں جن میں پانچ سال کے دوران طلباء کے داخلہ کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے یا کمی ہوئی ہے مزید برآں ہر سکول اور ہر استاد کی کارکردگی کا اندازہ کس طرح لگایا جاتا ہے۔

(د) جن سکولوں اور اساتذہ کی کارکردگی ناقص ہے حکومت ان کے خلاف کیا کارروائی کر رہی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں ؟

جناب وزیر تعلیم۔ (جناب عثمان ابراہیم)

سوال کی طوالت کے پیش نظر اس اسمبلی اجلاس میں جواب سے معذوری ہے۔

نیشنلائزڈ ایس ایس ٹی اساتذہ کو سلیکشن گریڈ کی منظوری

☆ 297- **جناب محمد حنیف چودھری** - کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) بمطابق نوٹیفکیشن نمبر 89- 104- 1 (Condls) مورخہ 15 اگست 1990ء نیشنلائزڈ کیڈر میں سکیل نمبر 17 کی 1462 آسامیاں تقسیم ہوتے وقت راولپنڈی ڈویژن کو صرف پانچ آسامیاں دی گئی

ہیں حالانکہ جنرل کیڈر کے مساوی ترقی کے مواقع پیدا کرنے کے لئے (54) آسامیوں کی ضرورت تھی جبکہ جنرل کیڈر کے اساتذہ کو مئی 1976ء تک ترقی دی گئی ہے۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس غلطی کی وجہ سے صرف راولپنڈی کے اساتذہ کو محروم رکھا گیا کیا حکومت اس بارے میں کوئی اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

جناب وزیر تعلیم۔ (جناب عثمان ابراہیم)

(الف) مساوی مراعات کی منظوری کے وقت یعنی جنوری 1990ء تک جنرل کیڈر کے آخری سلیکشن گریڈ یافتہ ایس ایس ٹی کی تاریخ تقرری 75-9-5 ہے اس بنا پر مروانہ نیشنلائزڈ ایس ایس ٹی اساتذہ کے صرف 5 سلیکشن گریڈ ہی بنتے تھے اب مئی 1976ء کی تاریخ تک نئے سلیکشن گریڈ منظور کروائے جا رہے ہیں۔

(ب) سلیکشن گریڈ کی منظور شدہ تعداد اور مطلوبہ تعداد کسی غلطی کا نتیجہ نہ ہے بلکہ مذکورہ فرق سلیکشن گریڈ کی مسلسل عطائیگی کی بنیاد پر ہے۔ سلیکشن گریڈ کی مطلوبہ تعداد ساتھ ساتھ منظور ہوتی رہے گی اور اس طرح کوئی استاد اپنے حق سے محروم نہ رہے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

فرنیچر کی فراہمی کیلئے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں بعض اضلاع کو نظرانداز کرنا

4۔ نواب لیاقت علی خان - کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن (سکولز) پنجاب کے مراسلہ نمبر 17602/1-1 مورخہ 23 اکتوبر 1990ء کے مطابق تمام تعلیمی دفاتر اور سکول ہیڈ ماسٹروں کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ محکمہ کی جاری کردہ صرف چالیس ٹھیکیداروں کی لسٹ سے ہی فرنیچر خریدیں کسی اور فرم سے خریداری نہ کریں۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اس لسٹ میں ڈیرہ غازی خان۔ مظفر گڑھ۔ ملتان۔ خانیوال۔ رحیم یار خان۔ بہاولپور۔ لیہ اور بھکر وغیرہ کو نظر انداز کر کے سرکاری تعلیمی اداروں کو مشکلات میں ڈال دیا ہے جس کی وجہ سے فرنیچر ساز اداروں سے فرنیچر وغیرہ کی خریداری نہ ہونے سے بے حد مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جز (ب) میں درج اضلاع کو بھی متذکرہ فہرست میں شامل کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اسکی کیا وجوہات ہیں ؟

جناب وزیر تعلیم۔ (جناب عثمان ابراہیم)

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کیونکہ اشتہار کے جواب میں ان اضلاع کی کسی فرم نے پیشگی Pre-qualification کیلئے درخواست نہیں دی۔

(ج) جواب "ب" کی روشنی میں غیر متعلقہ ہے۔

تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان میں سکولوں کی نامکمل عمارات

6- نواب لیاقت علی خان۔ کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تعمیر وطن پروگرام کے تحت سکولوں کی عمارتوں کی تعمیر و مرمت 90-1989ء میں شروع کی گئی تھیں۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان میں کئی عمارتیں تاحال مکمل نہیں کی گئیں۔

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان نامکمل عمارتوں کی تکمیل کروانے کو تیار ہے ؟

جناب وزیر تعلیم۔ (جناب عثمان ابراہیم)

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) صوبہ کے تعلیمی اداروں کی نامکمل عمارات کی تعمیر کے لئے ابتدائی تخمینہ کے مطابق تقریباً 15 کروڑ روپے کی رقم درکار ہے۔ مالی وسائل کی کمیابی کی وجہ سے یہ فنڈز رواں مالی سال میں مہیا کئے

جانے ممکن نہیں۔ آئندہ سال کے تعمیر وطن پروگرام کے تحت ایسی عمارات کی تکمیل کے لئے فنڈز وار کرنے کی کوشش کی جائے گی اور توقع ہے کہ تحصیل شجاع آباد کی ایسی عمارات بھی آئندہ سال تکمیل پا جائیں گی۔

تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں سکولوں کی تعداد

13- چودھری سکندر حیات ملہی۔ کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ خصوصاً حلقہ پی پی۔ 109 میں طلباء اور طالبات کے کتنے پرائمری مڈل اور ہائی سکول ہیں۔

(ب) یکم اکتوبر 1990ء سے آج تک کتنے اساتذہ کا تبادلہ کیا گیا اور کتنی آسامیاں پر کی گئیں کتنی آسامیوں پر ابھی بھرتی ہونی باقی ہے اور ان کا معیار اہلیت کیا ہے۔

جناب وزیر تعلیم۔ (جناب عثمان ابراہیم)

(الف) تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں اس وقت طلباء و طالبات کے کل پرائمری' مڈل' ہائی سکولوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

تحصیل پسرور کی تعداد

نمبر شمار	سکول	پرائمری	مڈل	ہائی
1	مردانہ	213	20	23
2	زنانہ	416	31	10
	میزان	629	51	33

حلقہ پی پی 109 کی تعداد

نمبر شمار	سکول	پرائمری	مڈل	ہائی
1	مردانہ	109	12	11

2	زنانہ	188	5	6
	میزان	297	27	17

(ب) یکم اکتوبر 1990ء سے آج تک جتنے اساتذہ کا تبادلہ کیا گیا اور جتنی آسامیاں پر کی گئیں اور جتنی آسامیوں پر ابھی بھرتی ہونا باقی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد اسامیاں جو بذریعہ تبادلہ پر ہوئیں	تعداد اسامیاں جو بذریعہ نئی تقرریاں پر ہوئیں	تعداد اسامیاں جن پر بھرتی ہونا باقی ہے	معیار اہلیت
1	ایس ایس ٹی	--	--	6	بی اے/ بی ایس سی' بی ایڈ
2	ای ایس ٹی	2	2	18	ایف اے/ ایف ایس سی' سی ٹی
3	ایس وی	--	--	18	میٹرک' ایس وی
4	پی ای ٹی	--	--	10	میٹرک' جے ڈی پی ای
5	پی ٹی سی	8	1	36	میٹرک' پی ٹی سی
	میزان	10	3	88	

صوبہ کے دیہات کے ہائی سکولوں میں سائنس ٹیچروں کی عدم تعیناتی

17- ڈاکٹر سید وسیم اختر۔ کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

دیہات میں کتنے ہائی سکول ایسے ہیں جہاں سائنس ٹیچرز نہیں ہیں اور کب سے نہیں ہیں ؟

وزیر تعلیم۔ (جناب عثمان ابراہیم)

صوبہ پنجاب کے دیہاتوں میں 922 سکولوں (428 ہائی سکول مردانہ + 494 ہائی سکول زنانہ) میں سائنس ٹیچر نہ ہیں۔

نام ڈویژن	مردانہ	زنانہ	کل تعداد	کیفیت
بہاولپور	66	83	149	
ڈی جی خان	2	4	6	
فیصل آباد	66	52	118	
گوجرانوالہ	133	129	262	
لاہور	29	12	41	
ملتان	44	42	86	
راولپنڈی	71	108	179	
سرگودھا	17	64	81	
میزان	428	494	922	

تفصیل لف ہے۔

سائنس ٹیچروں کی تفصیل

نمبر شمار		نام سکول	تاریخ جب سے سائنس ٹیچر تعینات نہ ہے
1-	گورنمنٹ ہائی سکول کوٹلہ موسےٰخان	بہاولپور	22-10-90
2-	"""" پلی رجن	""""	1-1-90
3-	"""" 55 / DB	""""	17-5-90
4-	"""" 44 / DNB	""""	22-5-90
5-	"""" فاضل خیرپور ٹالیوالی	""""	11-2-91
6-	"""" 117 / DB	""""	10-2-91
7-	"""" منگوانی	""""	21-8-89
8-	"""" ہانی والا	بہاولنگر	1-1-90
9-	"""" اورکہ	""""	1-1-90
10-	"""" پیر خالص	""""	1-1-90
11-	"""" محمد پور سسراں	""""	19-9-90

-12	گورنمنٹ ھائی سکول چکی فالق	بہاولنگر	13-12-90
-13	" " " " بالا ارائیں	" " " "	1-5-89
-14	" " " " رام پورہ	" " " "	17-12-90
-15	" " " " مہار والی	" " " "	1-5-64
-16	" " " " نوبہ قلندر شاہ	" " " "	27-7-90
-17	" " " " کھیتراں والا	" " " "	1-1-90
-18	" " " " فاٹ اللہ یار	" " " "	1-5-88
-19	" " " " ناتھے والا	" " " "	1-1-90
-20	" " " " سونڈھا	" " " "	1-1-90
-21	" " " " جودھیکا	" " " "	1-1-90
-22	" " " " قاسکا	" " " "	1-1-90
-23	" " " " ٹاٹ گنگاہ سنگھ	" " " "	1-1-90
-24	" " " " نورسر	" " " "	1-5-88
-25	" " " " راجیو والا	" " " "	1-1-90
-26	" " " " 3 / G	" " " "	1-1-90
-27	" " " " 103 / F	" " " "	11-2-90
-28	گورنمنٹ ھائی سکول 48 / F	بہاولنگر	1-1-90
-29	" " " " 9 / G	" " " "	1-5-75
-30	" " " " شیر فرید	" " " "	1-5-81
-31	" " " " 429 / 6-R	" " " "	1-1-90
-32	" " " " 107 / 6-R	" " " "	1-5-85
-33	" " " " 178 / 7-R	" " " "	1-7-90
-34	" " " " 196 / H.B	" " " "	1-1-90
-35	" " " " 227 / 9-R	" " " "	1-1-90
-36	" " " " 331 / H.R	" " " "	1-1-90
-37	" " " " 340 / H.R	" " " "	4-6-90

-38	""""پکا لائک رحیم یار خاں	""""	9-5-90
-39	""""شیرانی شریف	""""	15-1-91
-40	""""کنڈانی	""""	1-1-90
-41	37 / A""""	""""	1-1-90
-42	10 / A""""	""""	1-1-90
-43	""""جمال دین والی رحیم یار خاں	""""	1-1-90
-44	""""جھوک گلاب شاہ	""""	16-12-90
-45	""""سید پور	""""	1-1-90
-46	""""انڑاں	""""	1-1-90
-47	""""میاں والی شخاں	""""	11-2-91
-48	""""تو ارائیں	""""	12-9-90
-49	94 / """"	""""	1-1-90
-50	23 / P""""	""""	1-1-90
-51	""""میاں والی قریشاں	""""	5-6-90
-52	88 / P""""	""""	5-6-90
-53	""""غوث پور	""""	9-1-91
-54	""""مجید آباد	""""	9-1-91
-55	""""دولت پور	""""	15-1-91
-56	""""حسن آباد	""""	9-1-91
-57	148 / P""""	""""	5-6-90
-58	188 / P""""	""""	17-12-90
-59	130 / P""""	""""	1-1-90
-60	""""ماچھکا	""""	1-1-90
-61	""""کوٹ خنجر خان	""""	20-6-90
-62	""""[illegible] آباد	""""	1-1-90

-63	"""" عباسیاں	""""	1-1-90
-64	"""" ولانہ	""""	1-1-90
-65	141 / P """"	""""	1-1-90
-66	42 / A """"	""""	1-1-90
-67	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 12 / BC	(بہاولپور)	1-5-1981
-68	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 32 / BC	""""	1-5-1986
-69	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 106 / DB	""""	1-5-1989
-70	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 50 / DB	""""	1-5-1983
-71	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 16 / DMB	""""	1-5-1988
-72	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 48 / Dm	""""	1-5-1983
-73	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 107 / DB	""""	1-5-1983
-74	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 88 / DM	""""	1-5-1984
-75	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 46 / DM	""""	1-5-1989
-76	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 153 / M	""""	1-5-1986
-77	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 189 / m	""""	1-5-1984
-78	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 38 / AC	""""	1-5-1988
-79	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 58 / F	""""	1-5-1983
-80	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 89 / F	""""	1-5-1988
-81	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 88 / F	""""	1-5-1986
-82	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 79 / F	""""	1-5-1988
-83	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نور پور نور نگا	""""	1-5-1989
-84	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نئی پور	""""	1-5-1987
-85	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول حال ساڑھو	(بہاولپور)	1-5-1988
-86	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کدار پور	""""	1-5-1989
-87	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نور سر	""""	1-5-1988
-88	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سونڈھا	""""	1-5-1988

89- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول مہار والی	****	1-5-1988
90- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول مدرسہ	****	1-5-1989
91- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول R / 199	****	1-5-1989
92- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول R / 100	****	1-5-1987
93- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 9R / 227	****	1-5-1988
94- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول HR / 296	****	1-5-1988
95- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول HR / 319	****	1-5-1988
96- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول IR / 282	****	1-5-1989
97- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول IR / 4	****	1-5-1989
98- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 3R / 433	****	1-5-1988
99- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 3R / 30	****	1-5-1988
100- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 2R / 38	****	1-5-1983
101- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 4R / 58	****	1-5-1987
102- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 6R / 106	****	1-5-1986
103- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 8R / 142	****	1-5-1988
104- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 6R / 146	****	1-5-1984
105- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 6R / 428	****	1-5-1986
106- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول F W / 10	****	1-5-1987
107- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول m / 172	****	1-5-1988
108- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول m / 212	****	1-5-1989
109- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول m / 170	****	1-5-1988
110- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول / 201	****	1-5-1988
111- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول g / 6	****	1-5-1987
112- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول C / 28	****	1-5-1988
113- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول F / 51	****	1-5-1989
114- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول F / 99	****	1-5-1988
115- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول m / 130	****	1-5-1988

116-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول m / 206	****	1-5-1989
117-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول m / 140	****	1-5-1988
118-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 3R / 9	****	1-5-1988
119-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول P / 100	رحیم یار خاں	1-5-1989
120-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول P / 118	****	1-5-1988
121-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول P / 56	****	1-5-1988
122-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کوٹ خان بہادر	****	1-5-1989
123-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول P / 113	رحیم یار خاں	22-5-1988
124-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول P / 140	****	13-7-1989
125-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول واپڈا سکارپ	****	28-9-1989
126-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول محمود آباد	****	1-5-1989
127-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول راجن پور	****	1-9-1989
128-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول فتح پور ارائیں	****	30-7-1990
129-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول A / 37	****	23-5-1989
130-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول A / 87	****	15-8-1988
131-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جن پور	****	30-7-1990
132-	گورنمنٹ گرلز ہائی تھل خمرہ سکول	****	1-5-1989
133-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول محمد پناہ	****	22-9-1989
134-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول خانیلہ	****	1-5-1989
135-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول P / 7	****	10-11-1990
136-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول P / 1	****	14-5-1989
137-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جھ عباسیاں	****	21-4-1990
138-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول فتح پور کمال	****	1-1-1990
139-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جاجزاں سٹریٹ	****	20-11-1989
140-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول P / 45	****	1-5-1988
141-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول P / 156	****	28-6-1990
142-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول P / 158	****	30-8-1990

143- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول P / 146	****	31-7-1990
144- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول P / 195	****	18-6-1988
145- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول احمد پورہ	****	1-5-1982
146- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول حیدر اللہ بھٹی	****	1-5-1989
147- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول الہ آباد	****	7-3-1988
148- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جمال دین والی	****	31-7-1990
149- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول A / 45	****	1-5-1989

سائنس ٹیچروں کی تفصیل

ڈیرہ غازیخان ڈویژن کے مندرجہ ذیل ھائی سکولوں میں سائنس ٹیچر کی اسامیاں خالی ہیں۔

نمبر	تمام سکول	تاریخ جب سے اسامیاں خالی ہیں
1)	گورنمنٹ ھائی سکول احمدانی (ڈیرہ غازی خان)	28-12-90
2)	گورنمنٹ ھائی سکول سکھانی والا (راجنپور)	8-2-91
3)	گورنمنٹ گرلز ھائی سکول عمر کوٹ (راجنپور)	4-12-89
4)	گورنمنٹ گرلز ھائی سکول عمر کوٹ (راجنپور)	01-01-90
5)	گورنمنٹ گرلز ھائی سکول نوشہرہ غربی (راجنپور)	24-12-90
6)	گورنمنٹ گرلز ھائی سکول روجھان (راجنپور)	03-02-90

ناظم تعلیم (اسکولز)

ڈیرہ غازیخان قسمت' ڈیرہ غازیخان

	نام ضلع		نام سکول	تاریخ جب سے سائنس ٹیچر کی آسامی خالی ہے
1	فیصل آباد	مردانہ	گورنمنٹ ہائی سکول 282 گ ب	1-12-90
2	" "	" "	" " " " " 96 گ ب	1-12-90
3	" "	" "	" " " " " 143 گ ب	2-12-90
4	" "	" "	" " " " " 630 گ ب	1-12-90
5	" "	" "	" " " " " 566 گ ب	3-12-90
6	" "	" "	" " " " " جھاسرہ	5-12-90
7	" "	" "	" " " " " 569 گ ب	5-12-90
8	" "	" "	" " " " " 492 گ ب	5-12-90
9	" "	" "	" " " " " 364 گ ب	2-12-90
10	" "	" "	" " " " " 174 گ ب	5-12-90
11	" "	" "	" " " " " 363 گ ب	27-12-90
12	" "	" "	" " " " " 505 گ ب	31-12-90
13	" "	" "	" " " " " 215 گ ب	3-1-91
14	" "	" "	" " " " " 508 ر ب	20-12-90
15	" "	" "	" " " " " 91 گ ب	2-2-91
16	" "	" "	" " " " " 237 گ ب	5-2-91
17	" "	" "	" " " " " 594 گ ب	9-2-91
18	" "	" "	" " " " " 603 گ ب	9-2-91
19	" "	زنانہ	گورنمنٹ ہائی سکول 591 گ ب	19-12-90
20	" "	" "	" " " " " گڑھ	1-5-88
21	" "	" "	" " " " " 228 گ ب	19-12-90
22	" "	" "	" " " " " 167 گ ب	1-5-88
23	" "	" "	" " " " " 203 گ ب	16-4-90
24	" "	" "	" " " " " 485 گ ب	1-12-90
25	" "	" "	" " " " " 483 گ ب	1-5-83

26	" "	" "	" " " " " 353	1-5-88
27	" "	" "	" " " " " 275 گ ب	1-5-86
28	" "	" "	" " " " " 221 گ ب	19-12-90
29	جھنگ	مردانہ	گورنمنٹ ہائی سکول 159 ج ب	1-5-90
30	" "	" "	" " " " " 170 " "	20-11-88
31	" "	" "	" " " " " 175 " "	19-3-88
32	" "	" "	" " " " " 214 " "	1-5-90
33	" "	" "	" " " " " 232 " "	4-2-89
34	" "	" "	" " " " " 259 " "	1-5-90
35	" "	" "	" " " " " کوٹ خان	24-4-88
36	" "	" "	" " " " " لانگ شمالی	1-5-89
37	" "	" "	" " " " " بلو	1-5-90
38	" "	" "	" " " " " ماڑی شاہ	1-5-89
39	" "	" "	" " " " " کوٹ شاکر	10-11-88
40	" "	" "	" " " " " سیمیانہ غزل	1-5-90
41	" "	" "	" " " " " کوٹ بلویو	10-5-89
42	" "	" "	" " " " " چک نمبر 11 ج ب	1-5-89
43	" "	" "	" " " " " چک نمبر 125 " "	1-5-89
44	" "	" "	" " " " " 147 " "	1-5-90
45	" "	" "	" " " " " عدلانہ " "	1-5-88
46	" "	" "	" " " " " چک نمبر 203 ج ب	1-5-90
60	جھنگ	زنانہ	گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول چکنمبر 170	1-5-58
61	//	//	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول شیر چاکر	1-5-87
62	//	//	// // // کوٹ شاکر	1-5-87
63	//	//	// // // شاہ جیونہ شیر	16-1-90
64	//	//	// // // شاہ جیونہ منڈی	15-1-90
65	//	//	// // // روڑانوالی	1-5-87
66	//	//	// // // لانگ شمالی	1-5-87

67	//	//	// // // روڈو سلطان		1-5-87
68	//	//	// // // کھیوہ		1-1-90
69	//	//	// // // چک نمبر 262 ج ب		1-1-90
70	//	//	// // // ستیانہ		1-1-90
71	//	//	// // // کلری		1-2-89
72	//	//	// // // چکنمبر 152 ج ب		1-1-90
73	//	//	// // // چک 199 ج ب		1-1-90
74	//	//	// // // رتہ		23 5-90
75	//	//	// // // چک 13 ج ب		1-1-90
76	//	//	// // // کانڈیوال		1-5-87
77	//	//	// // // احمد نگر		1-5-89
78	//	//	// // // چکنمبر 240 ج ب		1-1-90
79	//	//	// // // 184 ج ب		1-1-90
80	//	//	// // // پیر عبدالرحمٰن		1-5-87
81	//	//	// // // گدارا		16-4-28
82	//	//	// // // گڑھ مہاراجہ		1-9-87
83	//	//	// // // حویلی بہادر شاہ		1-5-58
84	//	//	// // // حسو بلیل		1-5-89
85	//	//	// // // قائم بھروانہ		1-1-90
86	//	//	// // // احمد پور سیال		4-1-90
87	//	//	// // // چک 490 ج ب		4-2-89
88	//	//	// // // 483 ج ب		1-5-90
89	//	//	// // // 478 ج ب		1-5-48
90	//	//	// // // 715 ج ب		4-5-87

	نام ضلع	نام سکول	تاریخ جب سے سائنس کی آسامی خالی ہے
91	ٹوبہ ٹیک سنگھ	مردانہ گورنمنٹ ہائی سکول سند حلیانوالی	15-8-89
92	// //	// // // 423 ج ب	1-9-90

93	//	//	// // // // 151 گ ب اصلاح نگر	1-7-86
94	//	//	// // // // 403 ج ب	1-9-90
95	//	//	// // // // 746 گ ب	2.9=8-89
96	//	//	// نواب بھوتی	31-1-88
97	//	//	// // // // 742 گ ب	1-5-80
98	//	//	// // // // 313 گ ب	1-4-90
99	//	//	// // // // 320 گ ب	14-9-90
100	//	//	// // // // 343 گ ب	1-9-89
101	//	//	// // // // 346 گ ب	1-1-90
102	//	//	// // // // 188 گ ب	23-4-90
103	//	//	// // // // 694 /36 گ ب	1-5-89
104	//	//	// // // // 184 گ ب	4-9-90
105	//	//	// // // // 720 گ ب	1-12-89
106	//	//	// // // // بیالوجی	15-5-89
107	//	زنانہ	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 375 ج ب	15-1-86
108	//	//	// // // // 394 ج ب	30-7-85
109	//	//	// // // // رجانہ	2-6-83
110	//	//	// // // // 255 گ ب	20-5-58
111	//	//	// // // // 258 گ ب	28-3-87
112	//	//	// // // // 333 گ ب	2-8-85
113	//	//	// // // // 316 گ ب	13-6-87
114	//	//	// // // // 281 ج ب	6-2-28
115	//	//	// // // // 178 گ ب	7-4-28
116	//	//	// // // // 162 گ ب	5-4-58
117	//	//	// // // // 318 ج ب	8-10-88

گوجرانوالہ ڈویژن میں اس وقت 262 ہائی سکول ایسے ہیں جہاں سائنس ٹیچر تعینات نہ ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ان میں سے 129 سکول لڑکیوں کے اور 133 سکول لڑکوں کے ہیں۔

نمبر شمار	نام سکول	تاریخ جب سے سائنس ٹیچر نہیں ہیں
1	گورنمنٹ ہائی سکول چنڈالہ ضلع گوجرانوالہ	1-5-88
2	// // // // // خیرپور کلاں	1-5-89
3	// // // // // اولکھ بھالکے	7-2-89
4	// // // // // ڈوگراں والہ	1-1-90
5	// // // // // تلونڈی کھجور والی	1-5-88
6	// // // // // گرمولہ ورکاں	1-5-89
7	// // // // // جھلن	29-5-90
8	// // // // // راجہ	1-12-89
9	// // // // // ببر	1-5-88
10	// // // // // اٹاوہ	1-1-90
11	// // // // // ملکے کلاں	10-7-89
12	// // // // // چک بیگ	1-5-89
13	// // // // // سلوکی	1-1-90
14	// // فخر اسلام کٹھوپر کلاں	20-10-90
15	// // رسولنگر ضلع گوجرانوالہ	7-8-80
16	// // // // // جوڑا	25-4-90
17	// // // // // منچر چٹھہ	1-5-88
18	// // // // // بوتالہ شرم سنگھ	1-5-89
19	// // // // نمبر2 قلعہ دیدار سنگھ	1-1-90
20	// // // // // دندیاں	1-5-87
21	// // // // // سکھانہ باجوہ	1-5-89
22	// // // // // جریاں	1-5-87
23	// // // // // نولمین	1-5-89
24	// // // // // مریدکے (منظور آباد)	1-5-89
25	// // // // // رج دارا	1-5-89
26	// // // // // نمبر2 پنڈی بھٹیاں	1-5-89

27	// // // // // بھاکا بھٹیاں	1-5-88
28	// // // // // ساگر کلاں	1-5-89
29	// // // // // دھیرن کے میرداد کے	1-1-90
30	// // // // // کولو تارڑ	1-5-88
31	// // // // // وچھو کی کلاں	1-1-90
32	// // // // // کوٹ نکہ	9-11-90
33	// // // // // قلعہ رام کور	1-5-89
34	// // // // // جنڈ وکی	1-1-90
35	// // // // // میاں رحیماں	1-5-88
36	// // // // // کیہ	15-4-90
37	// نمبر2 سکھیکی منڈی ضلع گوجرانوالہ	1-1-90

ضلع گوجرانوالہ (زنانہ)

38	گورنمنٹ گرلز ہائی کڑیال کلاں	1-5-79
39	// // // // // نوشکے	1-5-85
40	// // // // // مقہ ورکاں	1-5-85
41	// // // // // مدھریانوالہ کار	1-5-83
42	// // // // // فیروزوالہ	1-5-89
43	// // // // // اروپ	1-5-89
44	// // // // // تلونڈی کھجور والی	1-5-82
45	// // // // // منڈیالہ تیگر	1-5-87
46	// // // // // بھٹی بھنگو	1-5-87
47	// // // // // کالی صوبہ	1-5-82
48	// // // // // سنہرہ گورایہ	1-5-90
49	// // // // // گوڑھی	1-5-90
50	// // // // // منگو کی ورکاں	1-5-90
51	// // // // // بڈھاگورایہ	1-5-90
52	// // // // // کلاسکے	1-5-85
53	// // // // // منچر چھٹہ	1-5-85
54	// // // // // جوڑہ سیاں	1-5-85

55	// // // // // وٹیلے تارڑ	1-5-78
56	// // // // // جلال پور بھٹیاں	1-5-83
57	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سکھیکی منڈی	1-5-83
58	// // // // // کاتیکی منڈی	1-5-83
59	// // // // // سوئیاں والہ	1-5-79
60	// // // // // راجے چیہ	1-5-83
61	// // // // // لولو تارڑ	1-5-88
62	// // // // // دلاور چیہ	1-5-87
63	// // // // // نت کلاں	1-5-87
64	// // // // // ڈھلانوالی	1-5-88
65	// // // // // جاجوکی	1-5-88
66	// // // // // پپناکھ	1-5-88
67	// // // // // تلے عالی	1-5-88
68	// // // // // گھمن والہ	1-5-89
69	// // // // // کوہو والہ	1-5-87
70	// // // // // ورپال	1-5-88
71	// // // // // لدھے والہ وڑائچ	1-5-88
72	// // // // // واپنڈو	1-5-86

ضلع گجرات (مردانہ)

73	گورنمنٹ ہائی سکول کوٹلی بھگوان ضلع گجرات	1-5-89
74	// // // // // بھوتہ	1-5-90
75	// // // // // ٹھکڑے والی	1-5-90
76	// // // // // سریا	1-5-90
77	گورنمنٹ ہائی سکول لنگڑیال ضلع گجرات	1-5-90
78	// // // // // کھرکا کھدریالہ	1-5-90
79	// // // // // بیسہ	1-5-90
80	// // // // // قصہ گریالی	1-5-90
81	// // // // // دھکڑنوالی	1-5-90
82	// // // // // کالھڑہ کلاں	1-5-90

83	// // // // // چکوڑی پھیلو والی	1-5-90
84	// // // // // چھو کر کلاں	1-5-90
85	// // // // // مارو	1-5-90
86	// // // // // ملک پور مرزا	1-5-90
87	// // // // // اعوان شریف	1-5-90
88	// // // // // چک نمبر1	1-5-90
89	// // // // // دلاور پور	1-5-90
90	// // // // // چک نمبر44	1-5-90
91	// // // // // ممدانہ	1-9-90
92	// // // // // عالم گڑھ	1-9-90
93	// // // // // ثھن	1-4-89
93	// // // // // موسیٰ کلاں	1-4-89
94	// // // // // پاہڑیانوالی	1-4-89
95	// // // // // بھاگ نگر	1-4-89
96	// // // // // ھیلاں	1-4-90
97	// // // // // حاصلانوالہ	1-4-90
98	// // // // // بورچھ گجرات	1-4-90
99	// // // // // سعادت پور	1-4-90
100	// // // // // ہیڈ رسول	1-4-89
101	// // // // // جنڈ	1-3-88
102	// // // // // گنجہ	1-3-89
103	// // // // // ٹھوٹھہ رائے بہادر	4-1-89
104	// // // // // آہلہ	1-5-89
105	// // // // // پبلک منڈی بہاؤالدین	1-4-89
106	// // // // // تعلیم الاسلام کھاریاں	4-1-89
107	// // // // // رضویہ لنگے	4-1-88
108	// // // // // پبلک میانوالی رانجھا	9-1-89

	// // اقبال چک نمبر14	1-2-91
110	// // چک میانہ بھوگراں	1-4-89
111	// // // // ہزارہ فصلاں	1-4-89
112	// // // // بہلول پور	1-5-89
113	// // // // مرزا طاہر	1-5-89
114	// // // // پیر خانہ	1-5-89
115	// // // // کھوڑلی عالم شاہ	1-4-89
116	// // // // موری شریف	1-4-89
117	// تعلیم القرآن ہائی سکول کھاریاں	1-4-89
118	// // // // سہنا ضلع گجرات	1-9-90
119	// تعلیم الاسلام // // مراڑیاں	1-5-89
120	// اسلامیہ // // بزرگوال	1-1-90
121	// ہائی سکول برنالی	1-4-89
122	// // // // بولانی	1-4-89
123	// // // // امرہ کلاں	1-9-90
124	// // // // کرنالہ	1-9-90
125	// // // // ناگڑیاں	1-9-90
125	// // // // مونگ	1-4-90
126	// // // // چوٹ دھیراں	1-5-88
127	// // // // دھول رانجھا	1-5-89
128	// // // // چک نمبر44	1-5-90
	ضلع گجرات (زنانہ	
129	// // // معین الدین پور گجرات	1-5-74
134	" " " صالبووال	1-5-89
130	// // // // ملک پور چاڑہ	1-5-89
131	// // // // دولت نگر	1-5-81
132	// // // // کڑیا نوالہ	1-5-83
133	// // // // شادیوال	1-5-73

134	// // // // // کنجاہ	1-10-72
135	// // // // // چک کمالا	1-1-90
136	// // منگو وال غربی ضلع گجرات	1-5-88
137	// // // // // لنگے	1-5-88
138	// // // // // گولیکی	1-5-88
139	// // // // // ٹانڈہ	1-5-86
140	// // // // // جھیو رانوالی	1-5-88
141	// // // // // اخلاص پور	1-5-84
142	// // // // // جنالہ	1-5-74
142	// // // // // ٹھٹھہ موسیٰ	1-5-86
143	// // // // // لکھنو وال	1-5-84
144	// // // // // ساروکی	1-1-90
145	// // // // // بھاگو وال کلاں	1-5-78
146	// // // // // سوہل خورد	1-5-86
147	// // // // // دیونہ	1-5-87
148	// // // // // ڈاک چباں	1-5-84
149	// // // // // موہری شریف	1-5-86
150	// // // // // پنجسن کسانہ	1-5-87
151	// // // // // منگیا	1-5-83
152	// // // // // سدھ	1-5-83
153	// // // // // دھوریہ	1-5-83
154	// // // // // پنڈی سلطان پور	1-5-84
155	// // // // // کھوپار	1-5-82
156	// // // // // بزرگوال	1-10-72
157	// // // // // بھدر ضلع گجرات	1-5-87
158	// // // // // چنن	1-5-89
159	// // // // // ٹھوٹھہ رائے بہادر	1-5-88
160	// // // // // پاہڑیانوالی	1-5-85
167	// // // // // میانہ گوندل	5-88

16	// // // // // رکن	1-5-86
16	// // // // // حوالہ	1-5-89
1	// // // // // بارموسیٰ	1-1-90
1	// // // // // چیلیانوالہ	1-5-88
1	// // // // // مانگٹ	1-5-86
1	// // // // // پنڈ مکو	1-5-89
1	// // // // // مونگ	1-5-89
1	// // // // // ڈھوک نواں نوک	1-5-89
17	// // // // // کوٹ شیر محمد	1-5-87
177	// // // // // ساہنا	1-5-89

ضلع سیالکوٹ (مردانہ)

17	// // ڈالو والی تحصیل سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ	14-2-91
17	// // // // // کٹھیالیہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	20-10-90
17	// // // // // قلعہ کار والا	1-1-90
18	// // // // // مالی پور	1-1-90
182	گورنمنٹ ہائی سکول گوندل ضلع سیالکوٹ	1-5-86
183	" " " الہڑ	1-5-88
184	" " " ٹھبرو منڈی	1-5-88
185	" " " ڈھوڈہ	1-5-88
186	" " " بھگیاڑی	1-5-86
187	" " " ڈومال	1-5-87
188	" " " جسڑ	1-5-86
189	" " " مالوکے	1-1-90
190	" " " علی پور سیداں	1-5-89
191	" " " ندوکے	1-5-88
192	" " " ہووال	1-5-88
193	" " " داؤد	1-1-90
194	" " " دھرگ میانہ	20-10-88
195	" " " پنڈی عمرا	1-5-86

196	" " " کمنہ	1-5-88
197	" " " دھوددچک	1-10-86
198	" " " اخلاص پور	1-5-88
199	" " " بھڑی خورد	1-10-85
200	" " " بارہ منگا	31-10-88
201	" " " جبال	22-8-88
202	" " " لنگاہ	1-10-87
203	" " " کوٹلہ افغاناں	23-5-87
204	" " " کجرور	9-7-84
205	" " " سرجال	1-5-87
206	" " " بڑا پنڈ	1-5-88
207	" " " بھگور کلاں	1-5-88
208	" " " شاہ غریب	20-9-89
209	" " " سرور	1-5-88
210	" " " نورنگ آباد	1-5-88
211	" " " چرانہ	1-5-88
212	" " " خیرا	1-1-90
213	" " " نڈھالہ سلہریاں	1-1-90

ضلع سیالکوٹ (زنانہ)

214	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کلو وال ضلع سیالکوٹ	1-5-81
215	" " " گوندل	1-5-84
216	" " " روڑس	1-5-84
217	" " " چکلیان	1-9-85
218	" " " بھڑتھ	1-5-85
219	" " " ہیڈ مرالہ	1-5-86

220	"	"	"	ہندل	1-5-87
221	"	"	"	کوٹلی لوہاراں	1-10-72
222	"	"	"	فتح گڑھ	1-10-72
223	"	"	"	چپرا	1-1-9
224	"	"	"	ستراہ	1-5-85
225	"	"	"	رندھیر	1-5-85
226	"	"	"	ساہووالا	1-5-85
227	"	"	"	میترانوالی	1-5-86
228	"	"	"	گوجرہ	1-5-87
229	"	"	"	بمبانوالہ	1-5-86
230	"	"	"	لوڑھکی	1-5-88
231	"	"	"	گھوٹیکی	1-5-88
232	"	"	"	کھروڑیاں	1-5-89
233	"	"	"	جیٹھی کے	1-5-89
234	"	"	"	منڈیکی گورائیہ	1-5-89
235	"	"	"	بھلو والی	1-1-90
236	"	"	"	گولٹیاں خورد	1-1-90
237	"	"	"	آدکے ناگرہ	1-1-90
238	"	"	"	بڈیانہ	1-5-84
239	"	"	"	شہزادہ	1-5-86
240	"	"	"	پنڈی بھاگو	1-5-87
241	"	"	"	تلونڈی بھنڈراں	1-5-85
242	"	"	"	مدھو کاہواں	1-5-86
243	"	"	"	جسڑ	1-5-86

244	" " " خیر اللہ پور	1-5-88
245	" " " سدو والہ	1-5-88
246	" " " رعیہ خاص	1-9-88
247	" " " کنجرور	1-5-74
248	" " " کوٹ نیناں	1-5-76
249	" " " مریال	1-5-81
250	" " " گمٹالہ	1-5-84
251	" " " چک دولہ	1-5-85
252	" " " اخلاص پور	1-5-88
253	" " " پنڈی عمرا	1-5-87
254	" " " لیرکلاں	1-5-88
255	" " " بھائی افغاناں	1-5-88
256	" " " دھودوچک	1-5-89
257	" " " ہتان افغاناں	1-5-88
258	" " " کنکراں	1-1-90
259	" " " سہاری	1-1-90
260	" " " سکھو چک	1-1-90
261	" " " قلعہ کالر والا	1-5-75
262	" " " کوئینہ کے	1-5-88

سائنس ٹیچروں کی تفصیل

لاہور ڈویژن میں ایسے ہائی سکولوں کی کل تعداد 41 ہے جس میں مردانہ ادارے 29 اور زنانہ ادارے 12 ہیں۔ انکی تفصیل یہ ہے۔

نمبر شمار	نام ہائی سکول	تاریخ / عرصہ جب سے سائنس ٹیچر نہ ہے۔
1	گورنمنٹ ہائی سکول مردانی (اوکاڑہ)	نومبر 1990ء
2	" " " ایل پلاٹ اوکاڑہ	جنوری 1991ء
3	" " " کے پلاٹ۔ اوکاڑہ	جنوری 1991ء
4	" " " کندووال اوکاڑہ	جنوری 1990ء
5	" " " اٹلی موتی۔ اوکاڑہ	دسمبر 1990ء
6	" " " رکن پورا۔ اوکاڑہ	جنوری 1991ء
7	" " " جمال کوٹ۔ اوکاڑہ	مئی 1990ء
8	" " " رتے کے۔ اوکاڑہ	مئی 1990ء
9	" " " گنڈھا سنگھ۔ اوکاڑہ	مئی 1990ء
10	" " " میلو شیخوکا۔ اوکاڑہ	ستمبر 1990ء
11	" " " روحیلہ تیجکا۔ اوکاڑہ	دسمبر 1990ء
12	" " " جنڈیالہ کلساں۔ شیخوپورہ	جنوری 1990ء
13	" " " نتھو والا۔ شیخوپورہ	اپریل 1990ء
14	" " " شیکھم۔ شیخوپورہ	جون 1990ء
15	" " " چک 13/ucc- شیخوپورہ	جولائی 1990ء
16	" " " بندے کی جاگیر۔ شیخوپورہ	اگست 1990ء
17	" " " پدی پور۔ شیخوپورہ	ستمبر 1990ء
18	" " " کڑکن۔ شیخوپورہ	اکتوبر 1990ء

19	"	"	"	لاگر۔ شیخوپورہ	اکتوبر 1990ء
20	"	"	"	دھرمپورہ۔ شیخوپورہ	نومبر 1990ء
21	"	"	"	قطعہ میر زمان۔ شیخوپورہ	نومبر 1990ء
22	"	"	"	مانگٹ۔ شیخوپورہ	دسمبر 1990ء
23	"	"	"	مالو وال۔ شیخوپورہ	دسمبر 1990ء
24	"	"	"	نجابت۔ قصور	ستمبر 1989ء
25	"	"	"	جنڈوالا کلاں۔ قصور	ستمبر 1990ء
26	"	"	"	گھلن ہٹھار۔ قصور	جون 1990ء
27	"	"	"	بھگیانہ۔ قصور	فروری 1989ء
28	"	"	"	متا۔ قصور	اپریل 1990ء
29	"	"	"	کنگن پور۔ قصور	مئی 1990ء
30	"	"	"	بیر۔ لاہور	دسمبر 1990ء
31	"	"	"	گھلن ہٹھاڑ۔ قصور	مئی 1990ء
32	"	"	"	کھارا۔ قصور	جنوری 1990ء
33	"	"	"	حسین خان والا۔ قصور	مئی 1989ء
34	"	"	"	ڈولن ہٹھار۔ قصور	مئی 1987ء
35	"	"	"	کوٹ شیر سنگھ۔ قصور	مئی 1985ء
36	"	"	"	جاگو والا چک 4 - قصور	مئی 1984ء
37	"	"	"	بھشیر کلاں۔ قصور	مئی 1989ء
38	"	"	"	کوٹ نظام دین۔ شیخوپورہ	مئی 1987ء
39	"	"	"	شیر گڑھ۔ اوکاڑہ	ستمبر 1986ء
40	"	"	"	چک 32/2 L - اوکاڑہ	دسمبر 1990ء
41	"	"	"	منڈی ہیرا سنگھ۔ اوکاڑہ	فروری 1990ء

دیہاتی ہائی سکولز (مردانہ) جن میں سائنس ٹیچرز نہیں ہیں۔

نمبر شمار	نام سکول	خالی آسامی سائنس	کتنے عرصہ سے خالی ہے
1	گورنمنٹ ہائی سکول اوباڑہ شمالی (ملتان)	1	1-1-90
2	گورنمنٹ ہائی سکول کوٹ میلا رام (ملتان)	1	5-3-90
3	گورنمنٹ ہائی سکول 7- 95/15 (خانیوال)	1	8-7-90
4	گورنمنٹ ہائی سکول 59/G D (ساہیوال)	1	1-1-90
5	گورنمنٹ ہائی سکول 97/6-R (ساہیوال)	1	5-3-90
6	گورنمنٹ ہائی سکول محمد پور (ساہیوال)	1	6-4-90
7	گورنمنٹ ہائی سکول 2/10-L (ساہیوال)	1	5-2-90
8	گورنمنٹ ہائی سکول دادرا بالا (ساہیوال)	1	9-8-90
9	گورنمنٹ ہائی سکول 142/9-L (ساہیوال)	1	10-10-90
10	گورنمنٹ ہائی سکول 40/9-L (ساہیوال)	1	12-9-90
11	گورنمنٹ ہائی سکول 159/9-L (ساہیوال)	1	1-1-90
12	گورنمنٹ ہائی سکول 163/9-L (ساہیوال)	1	10-11-90
13	گورنمنٹ ہائی سکول 6/11-L (ساہیوال)	1	1-1-90
14	گورنمنٹ ہائی سکول 7/11-L (ساہیوال)	1	1-1-90
15	گورنمنٹ ہائی سکول 9/11-L (ساہیوال)	1	1-1-90
16	گورنمنٹ ہائی سکول مراد کے کاٹھیا (ساہیوال)	1	12-10-90
17	گورنمنٹ ہائی سکول 9/14-L (ساہیوال)	1	1-1-90
18	گورنمنٹ ہائی سکول 14/14-L (ساہیوال)	1	1-1-90
19	گورنمنٹ ہائی سکول 32-35/14-L (ساہیوال)	1	2-3-90
20	گورنمنٹ ہائی سکول 75/12-L (ساہیوال)	1	5-11-90

21	گورنمنٹ ہائی سکول 69/12-L (ساہیوال)	1	5-11-90
22	گورنمنٹ ہائی سکول 82/12-L (ساہیوال)	1	2-5-90
23	گورنمنٹ ہائی سکول 129/9-L (ساہیوال)	1	5-3-90
24	گورنمنٹ ہائی سکول 107/12-L (ساہیوال)	1	1-1-90
25	گورنمنٹ ہائی سکول 121/7-ER (ساہیوال)	1	1-1-90
26	گورنمنٹ ہائی سکول 119/7DR (ساہیوال)	1	6-4-90
27	گورنمنٹ ہائی سکول 30/11-L (ساہیوال)	1	7-5-90
28	گورنمنٹ ہائی سکول 31/11-L (ساہیوال)	1	6-6-90
29	گورنمنٹ ہائی سکول 104/12-L (ساہیوال)	1	2-1-90
30	گورنمنٹ ہائی سکول 64/4-R (ساہیوال)	1	5-3-90
31	گورنمنٹ ہائی سکول 37/EB (ساہیوال)	1	6-6-90
32	گورنمنٹ ہائی سکول محمد پور (ساہیوال)	1	5-4-90
33	گورنمنٹ ہائی سکول 28/EB (ساہیوال)	1	8-10-90
34	گورنمنٹ ہائی سکول 153/EB (ساہیوال)	1	11-11-90
35	گورنمنٹ ہائی سکول جمن شاہ (ساہیوال)	1	12-10-90
36	گورنمنٹ ہائی سکول 34/K.B (ساہیوال)	1	15-12-90
37	گورنمنٹ ہائی سکول نورا رتھ (ساہیوال)	1	9-9-90
38	گورنمنٹ ہائی سکول کلیاز (پاکپتن)	1	5-10-90
39	گورنمنٹ ہائی سکول کمہاری والا (ساہیوال)	1	12-7-90
40	گورنمنٹ ہائی سکول 70/D (پاکپتن)	1	4-10-90
41	گورنمنٹ ہائی سکول 83/D (پاکپتن)	1	1-1-90
42	گورنمنٹ ہائی سکول وردیڑ واہن (وہاڑی)	1	10-3-90
43	گورنمنٹ ہائی سکول بلند پور (وہاڑی)	1	12-4-90
44	گورنمنٹ ہائی سکول 58/12-L (ساہیوال)	1	6-5-90

اضافی معلومات

مردانہ / زنانہ ہائی سکولز میں سائنس ٹیچرز کی تقرری بھرتی پر پابندی کے باعث نہ ہو سکی علاوہ ازیں تربیت یافتہ سائنس ٹیچرز کی کمی ہے۔

دیہاتی ہائی سکولز (زنانہ) جن میں سائنس ٹیچر نہ ہیں۔

نمبر شمار	نام سکول	خالی آسامی سائنس	کتنے عرصے سے خالی ہے۔
1	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کوٹ مظفر (وہاڑی)	1	1-1-90
2	" " " 261/ڈبلیو بی (وہاڑی)	1	1-1-90
3	" " " 65/ڈبلیو بی (وہاڑی)	1	1-1-90
4	" " " ٹھٹھی کالونی (وہاڑی)	1	1-1-90
5	" " " 56/ ڈبلیو بی (وہاڑی)	1	1-1-90
6	" " " 9- 11/ڈبلیو بی (وہاڑی)	1	1-5-90
7	" " " 198/ای بی (وہاڑی)	1	1-5-90
8	" " " 33/ڈبلیو بی (وہاڑی)	1	1-1-90
9	" " " 477/ ای بی (وہاڑی)	1	1-1-90
10	" " " لڈن (وہاڑی)	1	1-1-90
11	" " " 142/ ای بی (وہاڑی)	1	1-1-90
12	" " " 173/ای بی (وہاڑی)	1	1-1-90
13	" " " 235/ای بی (وہاڑی)	1	1-1-90
14	" " " 405/ ای بی (وہاڑی)	1	1-5-90
15	" " " 6/98 آر (ساہیوال)	1	1-1-90
16	" " " 10/1 - ایل (ساہیوال)	1	1-1-90

17	"	"	"	11/7- ایل (ساہیوال)	1	1-1-90
18	"	"	"	11/8- ایل (ساہیوال)	1	1-1-90
19	"	"	"	12/115- ایل (ساہیوال)	1	1-1-90
20	"	"	"	12/92- ایل (ساہیوال)	1	1-1-90
21	"	"	"	12/41- ایل (ساہیوال)	1	1-5-90
22	"	"	"	12/109- ایل (ساہیوال)	1	1-10-90
23	"	"	"	نور شاہ (ساہیوال)	1	1-1-90
24	"	"	"	66/ای بی (ساہیوال)	1	1-1-90
25	"	"	"	149/ای بی (ساہیوال)	1	1-1-90
26	"	"	"	147/ای بی (ساہیوال)	1	1-1-90
27	"	"	"	119/ای بی (ساہیوال)	1	1-1-90
28	"	"	"	89/ای بی (ساہیوال)	1	1-1-90
29	"	"	"	87/ای بی (ساہیوال)	1	1-1-90
30	"	"	"	چک شفیع (ساہیوال)	1	1-1-90
31	"	"	"	37/ایس پی (پاکپتن)	1	1-1-90
32	"	"	"	96/ ڈی (پاکپتن)	1	1-1-90
33	"	"	"	درکھانہ (خانیوال)	1	1-1-90
34	"	"	"	10/23- آر (خانیوال)	1	1-1-90
35	"	"	"	15/116- ایل (خانیوال)	1	1-1-90
36	"	"	"	مخدوم پور پہوڑاں (خانیوال)	1	1-1-90
37	"	"	"	باگڑ سرگانہ (خانیوال)	1	1-1-90
38	"	"	"	15/84- ایل (خانیوال)	1	1-1-90
39	"	"	"	10/72- آر (خانیوال)	1	1-1-90
40	"	"	"	9/19- آر (خانیوال)	1	1-1-90

41	" " " 10/105- آر (خانیوال)	1	1-5-90
42	" " " جگو والا۔ (خانیوال)	1	1-1-90

فہرست ہائی مدارس (راولپنڈی ڈویژن) جہاں سائنس ٹیچرز موجود نہیں

نمبر	نام سکول	تاریخ جب سے سائنس ٹیچر نہیں ہے۔
1	گورنمنٹ ہائی سکول بندہ راولپنڈی	22-8-89 آسامی خالی ہے
2	" " موہڑہ نادرہ۔ راولپنڈی	24-6-90 (آسامی آرٹس ٹیچر سے پر ہے)
3	" " میرا موہڑہ۔ راولپنڈی	1-1-90 آسامی خالی ہے
4	" " بھالی۔ راولپنڈی	30-7-90 "
5	" " نیڈ جھا ٹلہ۔ راولپنڈی	19-5-90 "
6	" " بھال۔ راولپنڈی	1-1-90 "
7	" " دھندہ۔ راولپنڈی	1-1-91 (آسامی آرٹس ٹیچر سے پر ہے۔
8	" " ڈھلہ۔ راولپنڈی	29-11-89 "
9	" " خرم پراچہ۔ راولپنڈی	1-1-90 "
10	" " نلہ ساناں۔ راولپنڈی	13-1-91 "
11	" " سہر۔ راولپنڈی	1-1-90 "
12	" " بڑوہی۔ راولپنڈی	21-4-90 آرٹس ٹیچر سے آسامی پر ہے
13	" " سوڑ۔ راولپنڈی	1-1-90 آسامی خالی ہے۔
14	" " وگھل مری۔ راولپنڈی	21-4-90 "
15	" " سریہ۔ راولپنڈی	2-6-90 "
16	" " بگا کھوٹہ۔ راولپنڈی	1-1-90 آسامی آرٹس ٹیچر سے پر ہے
17	" " گھوڑا گلی مری۔ راولپنڈی	16-9-90 آسامی خالی ہے۔
18	" " انگوری مری۔ راولپنڈی	29-4-90 "
19	" " موہڑہ سیداں مری۔ راولپنڈی	2-6-90 "

20	" " کلیام اعوان۔ راولپنڈی	6-5-90 آسامی آرٹس ٹیچر سے پر ہے۔
21	" " جڈ نجار۔ راولپنڈی	21-8-89 آسامی خالی ہے۔
22	" " موہڑہ نوری۔ راولپنڈی	18-11-90 آسامی آرٹس ٹیچر سے پر
23	" " دیوی۔ راولپنڈی	2-6-90 "
24	" " سسرال۔ راولپنڈی	12-12-90 آسامی خالی ہے۔
25	" " ڈمانڈہ۔ راولپنڈی	5 -90 "
26	" " بھانہ۔ راولپنڈی	2-4-89 "
27	" " دارا کیال۔ راولپنڈی	16-5-90 آسامی سائنس ٹیچر سے پر ہے
28	" " ڈھڈ ممیر۔ راولپنڈی	2-6-90 آسامی خالی ہے
29	" " سکوٹ۔ راولپنڈی	12-2-91 "
30	" " دھیرکوٹ ستیاں۔ راولپنڈی	21-4-90 آسامی آرٹس ٹیچر سے پر ہے
31	گورنمنٹ پہلوی ہائی سکول راولپنڈی	1-10-72 "
32	گورنمنٹ ہائی سکول گوہڑہ بھرتہ راولپنڈی	28-11-89 "
33	گورنمنٹ کا نمیہ ہائی سکول تحصیل گوجرخان	1-5-88 "
34	گورنمنٹ ہائی سکول انجرا۔ اٹک	21-4-91 "
35	" " " ٹمٹ۔ اٹک	1-5-89 "
36	" " " رنگو۔ اٹک	1-5-88 "
37	" " " کالو کلاں۔ اٹک	1-1-90 "
38	" " " بھنگ۔ اٹک	1-1-91 "
39	" " " اکھوڑی۔ اٹک	1-6-90 "
40	" " " کھٹ۔ اٹک	21-6-90 "
41	" " " سرگ سالا۔ اٹک	1-5-90 "
42	" " " حاجی شاہ۔ اٹک	2-6-90 "
43	" " " چورا شریف۔ اٹک	6-8-90 آسامی خالی ہے
44	" " " ملہو والی۔ اٹک	2-6-90 آسامی آرٹس ٹیچر سے پر ہے

45	" " " موناـ چکوال	15-4-88 آسامی خالی ہے
46	" " " نارنگـ چکوال	6-5-90 آسامی آرٹس ٹیچر سے پر ہے
47	" " " سرکلاںـ چکوال	15-4-88 "
48	" " " کرولیـ چکوال	16-6-90 آسامی خالی ہے
49	" " " دریالہ کھونـ چکوال	1-5-89 آرٹس ٹیچر سے پر ہے
50	" " " کوٹ سارنگـ چکوال	1-1-91 "
51	" " " نمازیالـ چکوال	24-5-89 "
52	" " " بشارتـ چکوال	6-2-90 "
53	" " " کرسالـ چکوال	15-5-90 "
54	گورنمنٹ ہائی سکول بدوـ جہلم	1-5-90 آسامی آرٹس ٹیچر سے پر ہے
55	گورنمنٹ ہائی سکول دیالـ جہلم	6-8-90 آسامی آرٹس ٹیچر سے پر ہے
56	" " " نگیالـ جہلم	30-1-91 "
57	" " " بن شہیدـ جہلم	24-5-89 "
58	" " " ڈھوک لوناـ جہلم	2-6-90 "
59	" " " میراـ جہلم	1-6-70 "
60	" " " میانی بالاـ جہلم	1-1-90 "
61	" " " کندوالـ جہلم	24-6-90 "
62	" " " ملیارـ جہلم	1-5-87 "
63	" " " سرویہـ جہلم	1-5-88 "
64	" " " ہرن پورـ جہلم	1-5-86 "
65	" " " چک دولتـ جہلم	1-5-83 "
66	" " " بڑا گواہـ جہلم	1-6-88 "
67	" " " پدھریـ جہلم	1-5-87 "
68	" " " گول پورـ جہلم	1-5-88 "
69	" " " حوتانہـ جہلم	30-7-90 آسامی خالی ہے

70	" " " بول۔ راولپنڈی	21-4-90 "
71	" " " ملال منصور	1-5-87 آسامی آرٹس ٹیچر سے پر ہے

درج ذیل سکولوں میں سائنس ٹیچر تعینات نہ ہے۔

	نام سکول	تاریخ جب سے سائنس ٹیچر نہیں ہے
72	گورنمنٹ ہائی سکول باہتر	جب سے سکول کا اجرا ہوا ٹیچر نہیں ہے
73	" " " حطار	ایضاً
74	" " " کھوڑ	ایضاً
75	" " " اخلاص	ایضاً
76	" " " پنڈ سلطانی	ایضاً
77	" " " نھٹھہ	ایضاً
78	" " " لیال	ایضاً
79	" " " حاجی شاہ	ایضاً
80	" " " ایم آر ایف کامرہ	ایضاً
81	" " " شمس آباد	ایضاً
82	" " " سروالہ	ایضاً
83	" " " جبی کراں	ایضاً
84	" " " شادی خان	ایضاً
85	" " " رنگو	ایضاً
86	" " " کھنڈا	ایضاً
87	" " " ڈومیلی	ایضاً
88	" " " پیل مرزا	ایضاً
89	" " " بڑا گواہ	ایضاً
90	گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول ساگری	ایضاً
91	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سنگھوئی	ایضاً

92	" " " روہتاس	ایضاً
93	" " " تلہ	ایضاً
94	" " " پنڈی سیدپور	ایضاً
95	" " " پھلڑی میداں	ایضاً
96	" " " جہانگیر	ایضاً
97	" " " چک شادی	ایضاً
98	" " " جلال پور شریف	ایضاً
99	" " " پکوالہ کلاں	ایضاً
100	" " " ٹانلیانوالہ	ایضاً
101	" " " پڑی دروازہ	ایضاً
102	" " " کھیوڑہ	ایضاً
103	" " " چوٹالہ	ایضاً
104	" " " لڑی	ایضاً
105	" " " بڑا گراں	ایضاً
106	" " " سوہن	ایضاً
107	" " " سرگدن	ایضاً
108	" " " سرویہ	ایضاً
109	" " " جادہ	ایضاً
110	" " " گرمالہ	ایضاً
111	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ٹمن	ایضاً
112	" " " چیچند	ایضاً
113	" " " ڈھڈیال	ایضاً
114	" " " نچھندی	ایضاً
115	" " " فیڈ	ایضاً
116	" " " پادشاہان	ایضاً

117	" " " بھون	ایضاً
118	" " " مرید	ایضاً
119	" " " بوجھال کلاں	ایضاً
120	" " " بوجھال خورد	ایضاً
121	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بشارت	ایضاً
122	" " " سہگل آباد	ایضاً
123	" " " ونہار	ایضاً
124	" " " ملتان خورد	ایضاً
125	" " " چنجی	ایضاً
126	" " " سدوال	ایضاً
127	" " " منگوال	ایضاً
128	" " " بگوال	ایضاً
129	" " " ڈھاب پڑی	ایضاً
130	" " " تلہ	ایضاً
131	" " " ڈھلوال	ایضاً
132	" " " ڈھرنال	ایضاً
133	" " " ڈنڈوت	ایضاً
134	" " " سگر	ایضاً
135	" " " جسوال	ایضاً
136	" " " دھلیان	ایضاً
137	" " " خان پور	ایضاً
138	" " " وندا شاہ بلاول	ایضاً
139	" " " جائلہ	ایضاً
140	" " " کلر کہار	ایضاً

141	" " " خیرپور	ایضاً
142	" " " جھامرہ	ایضاً
143	" " " جھامرہ	ایضاً
144	" " " چک بلی خان	ایضاً
145	" " " چونترہ	ایضاً
146	" " " کلرسیداں	ایضاً
147	" " " ادسیہ	ایضاً
148	" " " جادہاں	ایضاً
149	" " " چراڈونگہ	ایضاً
150	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بسالی	جب سے سکول کا اجرا ہوا ٹیچر نہیں ہے
151	" " " ماڑی دانشمنداں	ایضاً"
152	" " " پنجاڑ	ایضاً"
153	" " " نارہ	ایضاً"
154	" " " من	ایضاً"
155	" " " ستھرانی	ایضاً"
156	" " گھڑی افغاناں	ایضاً"
157	" " " موہن پورہ	ایضاً"
158	" " " سکھر	ایضاً"
159	" " " میاں موہڑہ	ایضاً"
160	" " " سموٹ	ایضاً"
161	" " " جنڈ بجار	ایضاً"
162	" " " موہڑہ دروغہ	ایضاً"
163	" " " غریب آباد	ایضاً"
164	" " " روپڑ کلان	ایضاً"
165	" " " کلاں بساند	ایضاً"
166	" " " گرجا	ایضاً"

167	" " " بیگانہ	ایضاً"
168	" " " مٹور	ایضاً"
169	" " " فرڈ عدورین	ایضاً"
170	" " " لنترار	ایضاً"
171	" " " بلڑیا	ایضاً"
172	" " " بیول	ایضاً"
173	" " " قاضیاں	ایضاً"
174	" " " مندرہ	ایضاً"
175	" " " کتریلہ	ایضاً"
176	" " " راماں	ایضاً"
177	" " " بجیال	ایضاً"
178	" " " کلریاں	ایضاً"
179	" " " سنگرال	ایضاً"

تفصیل مدارس جن میں سائنس ٹیچرز نہیں ہیں۔

مردانہ مدارس

نام ضلع		نام سکول	تاریخ جب سے سائنس ٹیچر نہ ہے
سرگودھا	-1	گورنمنٹ ہائی سکول 75 جنوبی	1-12-90
	-2	" " 48 جنوبی	"
	-3	" " سیال شریف	"
	-4	" " کنڈان	"
خوشاب	-5	" " کفری	"
	-6	" " کھیکی	"
	-7	" " روڈہ	"
بھکر	-8	" " کاٹھ	"
	-9	" " گڈولہ	"
سرگودھا	-10	" " مڈھ رانجھہ	1-1-91

	-11	" " بیرنک شریف	"
	-12	" " ویرو وال	"
خوشاب	-13	" " رنگپور بگھور	"
	-14	" " بمبون	"
	-15	" " چن	"
بھکر	-16	" " کھاٹواں	"
	-17	" " میکریل	"

کل میزان = 17

زنانہ مدارس

سرگودھا	-1	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک نمبر 36 جنوبی	1988
	-2	" 95 جنوبی	"
	-3	" 104 شمالی	"
	-4	" 79 شمالی	"
	-5	" 75 جنوبی	"
	-6	" 90 جنوبی	"
	-7	" 37 جنوبی	"
	-8	" 40 جنوبی	"
	-9	" چک 35 جنوبی	"
	-10	" شاہ نذر	"
	-11	" 113 جنوبی	"
	-12	" ہائر سیکنڈری سکول 42 ج	"
	-13	" ماڑی	"
	-14	" 105 جنوبی	"
	-15	" 88 شمالی	"
	-16	" 121 ش	"
	-17	" 98 ش	"
	-18	" 120 جنوبی	"
	-19	" 99 ش	"

	-20	"	فروکہ	"
	-21	"	جھاوریاں	"
	-22	"	سیال شریف	"
	-23	"	بھلوان	"
	-24	"	22 ش	"
	-25	"	کوٹ مومن	"
	-26	"	بھابڑہ	"
	-27	"	للیانی	1989
	-28	"	معظم آباد	"
	-29	"	10- ایم ایل	"
	-30	"	11 جنوبی	"
	-31	"	54 جنوبی	"
	-32	"	135 شمالی	"
	-33	"	90 شمالی	"
	-34	"	کدھی	"
	-35	"	55 جنوبی	"
	-36	"	27 جنوبی	"
	-37	"	102 جنوبی	"
خوشاب	-38	"	کفری	1990
	-39	"	قائد آباد	"
	-40	"	47 اہالی	"
	-41	"	ھڈالی	"
	-42	"	پپل	"
	-43	"	گنجال	"
	-44	"	جوئیہ	"
	-45	"	موڑہ کلاں	"
	-46	"	آدھی کوٹ	1991

میانوالی:	-47	" کندیال	1990
	-48	" حافظ والا	"
	-49	" ہرنولی	"
	-50	" داؤد خیل	"
	-51	" ولیوالی	"
	-52	" چکرنوالہ	"
	-53	" بھل	1989
	-54	" 47 ٹی ڈی اے	"
	-55	" دریا خان	"
	-56	" 183 ٹی ڈی اے	"
	-57	" پجنہ	"
	-58	" کراری کوٹ	"
	-59	" ڈگر نون	"
	-60	" ولیوالہ	"
	-61	" رکھ غلاماں	"
	-62	" حیدر آباد نقل	"
	-63	" 63- ڈی بی	"
	-64	" 60-61 ایم ایل	"

جماعت ہشتم کی انگریزی کی نئی کتاب سے طلبہ کو پریشانی

19- ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر تعلیم از راہ رحم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) مڈل اور ہائی سکولوں کے نصاب میں شامل انگلش کی نئی کتاب جو جنوری 1990ء سے جماعت ہشتم کے نصاب میں شامل کی گئی ہے اس کے خلاف طلبہ میں سخت اضطراب پایا جاتا ہے کیونکہ کتاب آٹھویں جماعت کے طالب علموں کے ذہنی معیار سے مطابقت نہیں رکھتی۔ اخلاقی اور اصلاح پہلوؤں سے خالی ہے۔

(ب)(rm 200) کیا یہ درست ہے کہ اس میں بعض فضول بے مقصد اور واہیات اسباق درج ہیں جبکہ سابقہ کتاب میں جو اچھے مضامین مثلاً" حضرت محمدؐ، حضرت عمرؓ، حضرت امام حسینؓ اور علامہ اقبال ٹیپو سلطان وغیرہ تھے وہ اس کتاب سے خارج کر دیئے گئے ہیں؟

وزیر تعلیم (جناب عثمان ابراہیم)

(الف) انگریزی کی نصابی کتاب برائے ہشتم کا 1990ء کا ایڈیشن وفاقی حکومت کے فراہم کردہ نصاب کے عین مطابق تیار کیا گیا تھا۔ واقعی مذکورہ ایڈیشن میں سوال کے عین مطابق بیان کی گئی چند کمزوریاں تھیں جن کو 1991ء کے ایڈیشن میں دور کر دیا گیا۔

(ب) اس سوال میں تحریر کئے گئے تمام اعتراضات کو چھٹی' ساتویں اور آٹھویں کی انگریزی کی کتب کے 1991ء کے نصابی ایڈیشن میں درست کر دیا گیا ہے۔

گورنمنٹ ہائی سکول چک نمبر 127 / 15 ایل تحصیل میاں چنوں میں بجلی کے سامان کی فراہمی

21- حاجی سکندر حیات بوسن : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم میرے غیر نشان زدہ سوال نمبر 19 جس کا جواب ایوان میں 26 جون 1990ء کو دیا گیا کے حوالہ سے بیان فرمائیں گے

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ مالی سال میں گورنمنٹ ہائی سکول چک نمبر 127- 15- ایل تحصیل میاں چنوں میں بجلی کے پنکھے اور دیگر سامان بجلی کی فراہمی کے لئے حکومت نے استحقاق کی بنیاد پر فنڈز فراہم کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا اس سکول کو موجودہ مالی سال میں رقم فراہم کر دی گئی ہے اگر ہاں تو کتنی اور اس رقم سے کون کونسا سامان فراہم کیا جائے گا اگر رقم فراہم نہیں کی گئی تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز حکومت متذکرہ فنڈز موجودہ مالی سال میں فراہم کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی بھی وجوہات بیان کریں؟

وزیر تعلیم (جناب عثمان ابراہیم)

(الف) درست ہے

(ب) سال رواں میں سکول مذکورہ کو بجلی کے پنکھوں کی خرید کے لئے / 7500 روپے فراہم کر دیئے گئے ہیں جس سے سکول کی فوری ضرورت پوری ہو جائے گی۔

راولپنڈی ڈویژن کے کالجوں میں ٹیچنگ سٹاف کو پورا کرنے کے لئے اقدام

23- جناب تاج محمد خانزادہ - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں کہ:

(الف) راولپنڈی ڈویژن میں زنانہ و مردانہ کالجوں کی تعداد کیا ہے اور کیا ان تمام کالجوں میں ٹیچنگ سٹاف پورا ہے۔

(ب) اگر جز (ب) کا جواب نفی میں ہے تو سٹاف کو پورا کرنے کے لئے کیا فوری بندوبست کیا گیا ہے اور متعلقہ ڈویژن کے ڈائریکٹر کو عارضی طور پر بھرتی کرنے کے اختیارات ہیں۔

(ج) اگر جز (ب) کا جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ڈائریکٹر کو اختیارات دینے یا سلیکشن بورڈ کی سکیم کو دوبارہ بحال کرنے کو تیار ہے؟

وزیر تعلیم (جناب عثمان ابراہیم)

(الف) راولپنڈی ڈویژن میں زنانہ کالجوں کی تعداد 17 ہے۔ مردانہ کالج 24 ہیں۔ ان اداروں میں تدریسی سٹاف پورا نہ ہے۔

(ب) پنجاب بھر کے تمام کالجوں میں خالی اسامیوں پر تدریسی عملہ کی تقرری کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن نے درخواستیں طلب کر رکھی ہیں۔ کمیشن مذکورہ موزوں امیدواروں کی تقرری کے سلسلہ میں مصروف عمل ہے۔ حتمی سفارشات کمیشن مذکور موصول ہونے پر تقرریاں عمل میں لائی جائیں گی۔

ڈویژنل ڈائریکٹرز کو لیکچرارز کی مستقل یا عارضی تقرری منظور کرنے کے اختیارات نہ ہوں۔

(ج) موجودہ حکومت خالصتاً" اہلیت کی بنیاد پر پبلک سروس کمیشن کی سفارشات پر ملازمتوں میں تقرری کی پالیسی پر سختی سے کاربند ہے۔ ڈویژنل ڈائریکٹرز کو اختیارات تفویض کرنے یا سلیکشن بورڈ کی سکیم دوبارہ بحال کرنے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہ ہے۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

سردار عاشق حسین گوپانگ صاحب

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سردار عاشق حسین گوپانگ صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

گزارش ہے کہ میں ناسازی طبع کی وجہ سے دو دن مورخہ 91/ 3/ 5 اور 91/ 3/ 6 کو اسمبلی کا اجلاس Attend نہ کر سکا ہوں۔ چھٹی منظور فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

میجر (ریٹائرڈ) حبیب اللہ خان صاحب

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست میجر (ریٹائرڈ) حبیب اللہ خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

I was sick on 5th March, 1991.

Please get my leave sanctioned from the

honourable Speaker. I shall be obliged.

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مہر محمد سلیم

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست مہر محمد سلیم صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے؟

گزارش ہے کہ میں کسی کام کے سلسلہ میں اسلام آباد گیا تھا۔ لہٰذا 91-3-5 کی رخصت عنایت فرمائی جائے۔ نوازش ہوگی۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب شوکت محمود بھٹی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست شوکت محمود بھٹی رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

گزارش ہے کہ میں خرابی صحت کی وجہ سے مورخہ 91-3-7 کو اجلاس میں حاضر نہ ہو سکتا ہوں۔ برائے مہربانی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق کو Take up کرتے ہیں۔ چودھری محمد فاروق صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 19 ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے ہیں۔ نمبر 20 بھی ان کی ہے۔ نمبر 24 تحریک استحقاق ہے جناب سردار طفیل احمد خان۔ جناب حاجی سردار خاں، چودھری عبدالوکیل خان، حاجی محمد بوٹا، جناب فرید احمد پراچہ، الحاج پیر ذوالفقار علی چشتی صاحب کی طرف سے ہے۔ اسے کون صاحب پیش کرنا چاہیں گے۔ نمبر ایک پر سردار طفیل احمد خان صاحب کا نام ہے۔ اس کون پیش کرنا چاہیں گے۔

پی - سی ایس افسران کی شرائط ملازمت کے بارے میں خصوصی کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد نہ کرنا۔

جناب فرید احمد پراچہ: جناب والا - اس کی ایک کاپی مجھے مہیا کی جائے۔

جناب سپیکر: اس کی ایک کاپی فرید احمد پراچہ صاحب کو بھی مہیا کی جائے۔
سردار طفیل احمد صاحب کے پاس کاپی ہے؟ راجہ سردار صاحب!

سردار طفیل احمد خان: جناب سپیکر۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر غور لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ صوبہ کے پی سی ایس (ای بی) افسران کی ناگفتہ بہ حالت ملازمت کے پیش نظر پنجاب اسمبلی نے گیارہ ایم - پی - اے حضرات پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی کی سفارشات کو متفقہ طور پر 26 دسمبر 1986ء کو منظور کیا تھا اور یہ سفارشات حکومت پنجاب کو عمل درآمد کے لئے ارسال کی تھیں۔ مگر حکومت پنجاب کے غیر سنجیدہ رویہ کی وجہ سے یہ سفارشات سرخ فیتہ کی نظر ہو گئیں اور اس طرح ایوان کے وقار کو مجروح کیا گیا جس سے جملہ ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اس بارے میں ایوان فوری طور پر موثر کارروائی کرے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! اس پر آپ کوئی شارٹ سٹیٹمنٹ دینا چاہتے ہیں؟

سردار طفیل احمد خان: جناب والا! شارٹ سٹیٹمنٹ صرف یہی ہے اور آپ کے علم میں بھی بات ہے

اور یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ اس قرار داد پر جو کچھ یہاں بحث و تمحیص کے بعد اس کو پیش کیا تھا اور حکومت پنجاب نے وعدہ کیا تھا کہ اس پر فوری عملدرآمد کرایا جائے گا۔ افسوس یہ ہے کہ آج تک یہ تقریباً چار سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور اس کی حالت جوں کی توں رہی۔ ہماری گزارش صرف یہی ہے کہ اس معزز ایوان کے وقار کو بحال رکھتے ہوئے اس پر عملدرآمد کرایا جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک کے محرکین میں سے فرید احمد پراچہ صاحب بھی ہیں اور وہ اس پر کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

جناب فرید احمد پراچہ: جناب والا! گزارش یہ ہے کہ پی سی ایس ملازمین حکومت پنجاب کا ایک سرمایہ ہیں اور اس لحاظ سے کہ ان پر بھی حکومت پنجاب کا کنٹرول ہوتا ہے اور وہ بہتر انداز میں پنجاب صوبہ کی خدمت کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں اور اس لحاظ سے یہ بہت ہی ضروری ہے کہ ان کے بارے میں ایوان میں جو قرار داد منظور ہوئی' جو وعدے کئے گئے' جس طرح تسلی دلائی گئی اس کے نقطہ نظر سے یہ ضروری ہے کہ جو ایوان کا یہ استحقاق مجروح ہوا ہے اس بارے میں مکمل طور پر دوبارہ یقین دہانی کرائی جائے اور اس بات کا نوٹس لیا جائے اور استحقاق کمیٹی کے پاس بھیجا جائے کہ کیوں نہیں اس پر عملدرآمد کیا گیا۔

جناب سپیکر: جی مخدوم صاحب! آپ کچھ فرمائیں گے۔

وزیر خزانہ: جی۔ جناب سپیکر۔ یہ جو تحریک استحقاق میرے چند دوستوں نے پیش کی ہے یہ دراصل پی۔ سی۔ ایس ایگزیکٹیو افسران کی چند مشکلات اور پریشانیوں پر روشنی ڈالنے کے لئے پیش کی گئی تھی۔ جناب سپیکر آپ کو یاد ہوگا کہ سال 1986ء میں بہت سے سوالات آپ کی خدمت میں اس ایوان میں اس حوالے سے آئے تھے تو آپ نے مناسب سمجھا کہ ایک سپیشل کمیٹی بنا دی جائے جو ان کا بغور مطالعہ کر کے اپنی سفارشات مرتب کرے تو ان احکامات کے پیش نظر ایک سپیشل کمیٹی بنائی گئی اور اس سپیشل کمیٹی نے اپنی سفارشات مرتب کیں جو سفارشات اس ایوان کے سامنے لائی گئیں اور ایوان نے ان کو Adopt کیا۔ جناب سپیکر۔ یہاں میری دو سفارشات ہیں۔ ایک یہ کہ جہاں تک اسکی ٹیکنیکل نوعیت کا سوال ہے کہ آیا یہ تحریک استحقاق بنتی ہے یا نہیں اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے یا نہیں ہوا تو Technically speaking میری رائے کے مطابق یہ تحریک استحقاق بنتی ہی نہیں ہے لیکن ایوان کی اطلاع کے لئے اور ایوان کے جو احکامات ہیں ان کی اہمیت کو اور ان کی Persuasive force کو جانتے ہوئے حکومت پنجاب نے جو اقدامات کئے ہیں وہ میں آپ کی خدمت میں اور اس ایوان کی خدمت میں گوش گزار کرنے کی آپ سے اجازت چاہوں گا۔

جناب سپیکر: سال 1986ء میں منظور کی جانے والی اکثر سفارشات کا تعلق ایسے معاملات سے ہے جو وفاقی حکومت کے مشوروں سے طے پاتے ہیں۔ Federal Establishment Secretary کی صدارت میں تمام صوبائی چیف سیکرٹریوں پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے جو ان معاملات پر غور کر رہی ہے وفاقی حکومت سے درخواست کی گئی ہے کہ ان امور پر جلد از جلد فیصلہ کرے جہاں تک صوبائی حکومت کا تعلق ہے ان سفارشات کی روشنی میں مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے جا چکے ہیں۔

1- صوبائی افسران (سکیل نمبر 18) اور اگلے سکیلوں میں ترقی کے لئے کم از کم مدت ملازمت کا تعین کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: میں اس ایوان کی اطلاع کے لئے آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہوں گا کہ ان افسران کی ترقی وقت پر نہیں کی تھی اور جو ان کا اصرار تھا وہ یہ تھا کہ ڈی - ایم - جی کلاس کے لئے ایک Specified period ہوتا ہے کہ ایک گریڈ میں کتنے عرصہ نوکری کرنے کے بعد ان کو automatically دوسرے گریڈ میں ترقی مل جاتی ہے اور یہاں بہت سے پی - سی -ایس افسران ہیں جو اس گریڈ میں کام کر رہے ہیں اور ان کی ترقی کے امکانات نہیں ہوتے۔ تو ان کی اس بات کو جائز تصور کرتے ہوئے اور اس ایوان کی سفارشات کا احترام کرتے ہوئے حکومت پنجاب نے وہی رولز جو Management Group District کے افسران کے لئے مرتب کئے گئے تھے ان کو adopt کر لیا اور ان کو یہاں ریلیف مل رہا ہے اور انشاء اللہ ملے گا۔

2- (E.A.C) کے عہدے کی 55 اسامیوں کا درجہ بڑھا کر انہیں AC. Ranke میں کر دیا گیا ہے ان اسامیوں پر 72 پی - سی - ایس گے۔ ای - اے - سی درجہ کے ملازمین کو ترقی دے کر متعین کر دیا گیا ہے۔

3- صوبائی حکومت کے تمام Cadre کے ملازمین کو سرکاری وظائف پر بیرون ملک تربیت کے لئے اہلیت اور موزونیت کی بنیاد پر مواقع فراہم کئے جا رہے ہیں اور کسی کے ساتھ ترجیحی سلوک نہیں کیا جا رہا۔

4- سابقہ پی -سی- ایس cadre میں بھرتی کے لئے مقابلے کا امتحان باقاعدگی اور تسلسل سے ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: یہاں پر ایک یہ بھی اعتراض تھا کہ اس کمیٹی کے سامنے یہ باتیں بھی آئیں کہ امتحان نہیں ہوتا اور اس میں gap آ جاتے ہیں تو حکومت پنجاب ہدایات جاری کر چکی ہے کہ امتحان ہونا چاہیے اور متواتر ہونا چاہیے اور اس کے تسلسل کو برقرار رہنا چاہیے۔

سردار عاشق حسین گوپانگ: (پوائنٹ آف آرڈر) - جناب سپیکر: پہلی تو میری گزارش یہ ہے کہ

تحریک استحقاق کی کاپی ممبران کے پاس نہ ہونے کی وجہ سے ممبران صحیح طریقے سے بات نہیں کر سکتے۔ اس کی admissibility کے متعلق بات نہیں کر سکتے۔ اگر جناب والا مناسب ہو تو آئندہ کے لئے اس کی ایک ایک کاپی ممبران کو فراہم کی جائے تو مہربانی ہو گی۔

دوسری بات میں admissibility کے متعلق میں یہ عرض کرتا ہوں کہ محترم مخدوم صاحب اس کی تفصیلات میں چلے گئے ہیں۔ جناب والا اصل پوائنٹ تو یہ تھا کہ جو قرار داد یہاں پیش ہوئی تھی اور جو سفارشات اس اسمبلی میں آئی تھیں ان پر عملدرآمد کیوں نہیں ہوا۔ ان پر عملدرآمد ہونا چاہیے تھا۔ اس سے استحقاق مجروح ہوا ہے تو جناب والا میرا یہ پوائنٹ آف آرڈر تھا۔

جناب سپیکر: جی مخدوم صاحب اس پر بھی روشنی ڈالیں گے کہ اس ایوان نے جو قرارداد متفقہ طور پر پاس کی تھی اس پر ابھی تک عملدرآمد کیوں نہیں ہوا؟

وزیر خزانہ: جناب سپیکر۔ میں عرض کر رہا تھا مگر اس دوران پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا گیا کہ اس پر ہم نے چند اقدامات اٹھائے ہیں اور میں ان اقدامات کو پڑھ کر آپ کی اجازت سے اس ایوان کی اطلاع کے لئے پیش کر رہا تھا۔ جناب والا اگر مجھے اپنی بات مکمل کرنے کا موقع دیا جائے تو میں وضاحت سے اس پر بات کر سکوں گا۔

جناب سپیکر: آپ ارشاد فرمائیے۔

وزیر خزانہ: نمبر5۔ سابقہ پی - سی - ایس اور دیگر صوبائی افسران کی تربیت کے لئے ایک اکیڈمی کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے لئے Director مقرر ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: یہاں بھی اس کے لئے سفارش تھی کہ اس کے لئے باقاعدہ ایک اکیڈمی ہونی چاہیے جیسے کہ سی۔ ایس - پی افسران کے لئے ہوتی ہے۔

6۔ ایڈیشنل کمشنر کی 13۔ اسامیوں کو up - grade کر کے انہیں گریڈ 18 اور 19 میں کر دیا گیا ہے

7۔ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) اور اسسٹنٹ کمشنر (جنرل) کی اسامیوں کو اپ۔ گریڈ کرنے کی تجویز بھی زیر غور ہے جس سے پی - سی - ایس افسران کے ڈپٹی کمشنر / ڈپٹی سیکرٹری رینک میں ترقی کے مزید مواقع فراہم ہو جائیں گے۔

8۔ پی - سی - ایس انتظامیہ کے چار اور صوبائی سیکرٹریٹ سروسز کے ایک افسر کو سکیل نمبر21 میں ترقی دی گئی ہے۔

جناب سپیکر۔ یہاں بھی اس کمیٹی کے سامنے یہ بار ہا کہا گیا کہ بہت سے P.C.S افسران کو گریڈ نمبر21

نہیں ملتا۔ تو یہاں ان کو یہ گریڈ دیا گیا ہے اور ان سفارشات کے بعد ان کو جو عملی جامہ پہنایا گیا وہ میں عرض کر رہا ہوں۔

9- مزید برآں پی - سی - ایس افسران کے حالات ملازمت مزید بہتر بنانے کے سلسلے میں غور کے لئے صوبائی حکومت نے وزیر مال کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جس میں پی۔سی - ایس افسران کو بھی نمائندگی دی گئی ہے۔ کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں مزید اقدامات کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر۔ میں نے عرض کیا کہ ٹیکنیکلی میری رائے میں یہ تحریک استحقاق بنتی نہیں ہے۔ کیونکہ جناب سپیکر میری رائے میں یہ سفارشات ایوان کی طرف سے ہیں اور جہاں تک ان سفارشات کا احترام اور قدر و منزلت کا تقاضا ہے میں آپ کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں کہ ایک سپیشل کمیٹی بنائی گئی ہے اور یہ حکومت پنجاب نے کی ہے اور وزیر مال کی سربراہی میں کی گئی ہے اور وہ ان کو دیکھ رہے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ عملی اقدامات کئے گئے ہیں اور وہ میں نے آپ کے سامنے پڑھ کر بتائے ہیں لیکن جناب سپیکر ہم اس سے مزید بھی آگے جانا چاہتے تھے لیکن میرے پاس ایک چٹھی مورخہ 9- مارچ 1987ء کی ہے اور اس پر جناب محمد خان جونیجو کے دستخط ہیں' جو اس وقت پاکستان کے وزیراعظم تھے اور میں آپ کی خدمت میں اور اس ایوان کی اطلاع کے لئے عرض کئے دیتا ہوں۔

I have seen the recommendations of the Special committee appointed by the punjab Assembly regarding the exPCS Officers and have instructed the Establishment Division to take in to Consideration the recommendations proposals also.

اس سے آگے جناب والا یہ ہے

In the Circumstances I would suggest that the provincial Government may not take any action it might precipitate the whole affair.

تو انہوں نے جناب اس چٹھی کے ذریعے ہم پر ایک قسم کی قدغن بھی لگائی ہے کہ ہم ایک حد تک آگے بڑھ سکتے ہیں اور وہ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم اس حد تک آگے بڑھے ہیں کہ لیکن جہاں فیڈرل گورنمنٹ کی concurrence کی ضرورت ہے اس کی مشاورت کی ضرورت ہے۔ مثلاً جناب سپیکر کئی

چیزوں میں CONPOSITION OF CADRE RULES 1954 میں ترمیم کی ضرورت پڑے گی اور ایسی قانونی موشگافیاں ہیں جن کو زیر غور لانا ہو گا تو اس کے تحت میں آپ سے گزارش کروں گا کہ strictly speaking یہ تحریک استحقاق بنتی نہیں ہے آپ اسے رول آؤٹ کیجئے اور حکومت پنجاب نے جو اقدامات کئے ہیں وہ میں نے ایوان کی اطلاع کے لئے پیش کر دیئے ہیں۔

میاں منظور احمد موھل۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ میاں منظور احمد موھل صاحب۔

میاں منظور احمد موھل۔ جناب والا اس وقت جو مسئلہ زیر بحث ہے کہ وہ کئی فاضل اراکین کی طرف سے ہے اور اس میں ان کا موقف یہ ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب نے پی سی ایس آفیسران کے لئے ایک قرارداد پاس کی تھی اور سفارش کی گئی تھیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا ان سفارشات کو کیوں نہیں قبول کیا گیا۔ فاضل منسٹر نے کافی لمبی چوڑی تقریر کی ہے۔ اس میں ہم نہیں جانا چاہتے نہ ہی ہم پنجاب حکومت کو یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ان کی بدنیتی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ وہ سفارشات کیوں نہیں کی گئیں اگر وہ نہیں کی گئیں تو پھر ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تو میں یہ چاہوں گا کہ جناب والا ہاؤس کا consensus یہی ہے۔ یہ ایک نہایت اہم مسئلہ ہے۔ بڑا ضروری مسئلہ ہے۔ یہ ہمارے پنجاب کے افسران کا مسئلہ ہے۔ اس کو استحقاق کمیٹی میں بھیجا جائے تاکہ وہاں پر اس کی چھان بین کی جائے۔

جناب فرید احمد پراچہ۔ جناب سپیکر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں عملدرآمد کے لئے جو مدت ہے وہ پانچ سال کی ہے۔ مثلاً 1986ء میں یہ سفارشات کی گئیں' اور آج ہم 1991ء میں بیٹھے ہیں اور اس پر جو عملدرآمد بتایا گیا ہے جس کو خود وزیر موصوف نے ایک جزوی عملدرآمد کہا ہے اور انہوں نے اس کی صرف آٹھ شقیں بتا دی ہیں۔ حالانکہ یہ عملدرآمد چند جزئیات پر ہوا ہے اور وہ سفارشات نہیں مانی گئیں۔ ان میں نہ یہ تفصیل بتائی گئی ہے کہ کتنے افسران جو گریڈ 17 سے اوپر کے ہیں ان میں سے کتنے افسرا کو promote کیا گیا ہے اور صرف ایک گریڈ 21 کے فرد کے بارے میں یہی تفصیل بتائی گئی ہے۔ ہم اس سے مطمئن نہیں ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے پاس جانا چاہئے اور یہ فنی لحاظ سے تحریک استحقاق بنتی ہے۔ یہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ یہاں ایک مسئلے پر پانچ سال کی مدت میں عملدرآمد نہیں ہو سکا اور یہ ایک طویل مدت ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل میں' میں اس وقت نہیں جا رہا کہ ایوان میں اس پر آپ بحث کروائیں اگر ایسا ہوا تو پھر اس کی پوری تفصیل جو انہوں نے بتائی ہے اس کا جواب بھی ہے اور اس میں ہم تفصیلاً" عرض کریں گے کہ یہ باتیں صحیح نہیں ہیں۔

رانا اکرام ربانی۔ (قائد حزب اختلاف) جناب سپیکر میں بھی اس سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ جی قائد حزب اختلاف کچھ ارشاد فرمانا چاہتے ہیں؟

رانا اکرام ربانی۔ (قائد حزب اختلاف) جناب سپیکر یہ تحریک استحقاق یہاں پر پڑھی گئی اس کی Back Ground جو بتائی گئی اس کے بعد وزیر موصوف نے اس کی Technicalities پر بحث کی ہے میں اس سلسلے میں ایوان سے اور آپ سے صرف یہی استعداد کرنا چاہتا ہوں کہ ایک ہاؤس کی کمیٹی بنائی جاتی ہے اور اس کی کچھ سفارشات بھیجی جاتی ہیں تو اس پر عمل درآمد کے لئے کوئی وقفہ ہوتا ہے اتنے عرصے کے بعد تو یہ ایک ناقابل فہم بات ہے۔ یہ جناب والا اس ہاؤس کی سفارشات کو نظر انداز کرنے کے مترادف ہے۔ اگر اس ہاؤس کی سفارشات کی بھی پروا نہیں کی جاتی اور اس سے بھی اس ایوان کا استحقاق مجروح نہیں ہوتا تو جناب والا میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور اس ہاؤس کی جو سفارشات ہیں ان پر پنجاب حکومت کو عملدرآمد کرنا چاہئے۔

وزیر خزانہ جناب سپیکر میں سمجھتا ہوں کہ میں نے خاصی وضاحت سے آپ کی وساطت سے ہاؤس کو یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ ان کی سفارشات کو اہمیت دی گئی ہے' ان کی سفارشات کا احترام کیا گیا ہے' اور احترام کیا جائے گا اور ان کے حکم کو مانتے ہوئے' حکومت پنجاب جو اقدامات اٹھا سکتی تھی۔ جو اقدامات کر سکتی تھی حکومت پنجاب نے وہ اٹھائے ہیں اور وہ کئے ہیں اور وہ چند میں نے آپ کے سامنے حوالہ جات دیئے ہیں۔ یہ ایک مسلسل عمل ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ جہاں حکومت پنجاب کو یہ چھٹی دے دی جائے اور اگر آپ دوبارہ اجازت دیں تو میں آخری دو جملے دوستوں کو وضاحت کے طور پر دوبارہ پڑھ دیتا ہوں کہ یہ وزیراعظم اس وقت کے وزیراعلیٰ کو لکھ رہے ہیں۔

In the circumstances I would Suggest that the Provincial Government may not take any disputed action which might create complications

اب جناب والا اس چٹھی کے بعد ہم پر قدغن لگ گئی نمبر1 اور نمبر2 مرکزی حکومت نے اپنے لیول پر ایک کمیٹی جو چاروں چیف سیکرٹریوں پر مشتمل تھی وہ تشکیل دی۔ اب وہ ان معاملات پر غور و خوض کر رہی ہے اور اس کمیٹی کی جو سفارشات ہمارے پاس آئیں گی ہم ان پر عملدرآمد کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔

ملک طیب خان اعوان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا

ہوں کہ یہ جو چٹھی دوسری دفعہ پڑھی جا رہی ہے اس چٹھی پر عمل صرف پنجاب میں ہونا ہے یا دوسرے صوبوں میں بھی ہونا ہے۔ اگر اس چٹھی پر عمل دوسرے صوبوں کے پی سی ایس افسران پر نہیں ہو رہا تو پھر ایک پنجاب کے پی سی ایس افسران پر یہ کیوں زیادتی ہو رہی ہے اور اس پر عمل کرایا جا رہا ہے۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے اپنے فاضل دوست کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ Initiative پنجاب کی طرف سے لیا گیا اور پنجاب اسمبلی کی طرف سے دیا گیا اور جب ہم اس پر Proceed کر رہے تھے تو اس چٹھی کے تحت ہم پر قدغن لگی لیکن اس کے باوجود حکومت پنجاب جو کچھ کر سکتی تھی وہ حکومت پنجاب نے کیا ہے اور اس کی واضح مثالیں میں نے آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں۔

جناب سپیکر: اب اس میں سوال یہ ہے ----

چودھری سکندر حیات ملی: پوائنٹ آف آرڈر ----

جناب سپیکر: جی پوائنٹ آف آرڈر ملی صاحب۔

چودھری سکندر حیات ملی: جناب سپیکر میں محترم وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے خود اپنے دوسرے بیان میں یہ فرمایا ہے کہ کچھ تجاویز حکومت نے مان لی ہیں اور کچھ تجاویز حکومت مانے گی' آئندہ بھی مانیں گے۔ سوال یہاں Partial Justice کا ہے اور Time span کا بھی ہے۔ میں یہ سوچتا ہوں کہ اگر صوبائی حکومت نے یہ جتنے Priveleges پی سی ایس کیڈر کو دینے کا ارادہ کر رکھا ہے اس کے ساتھ ساتھ اگر یہ سوال کمیٹی میں چلا جائے تو حکومت کی مدد ہی ہم کریں گے بجائے اس کے کہ ہم حکومت کو تنقید کا نشانہ بنائیں گے یا اس کی ٹانگ کھینچیں گے یا

We are not Probing PCS Cadre.

We ar not Probing any cadre.

جیسے میرے بھائی منظور موحل نے کہا ہے کہ یہ پورے ھاؤس کے وقار کا مسئلہ ہے کہ اتنی دیر اگر اس کو Take up نہیں کیا گیا یا Take up کیا گیا ہے take up یا Partially کیا گیا ہے تو اب ہم چاہتے ہیں کہ اس مسئلے کو ہم Probe کریں اور آپ کی مدد کریں تاکہ اگر حکومت سے دیر ہوتی ہے تو ہم جلدی کریں۔

وزیر خزانہ: جناب والا میں چاہتا ہوں کہ کچھ وضاحت اور کر دوں تاکہ شاید دوستوں کی تسلی ہو سکے اگر

آپ اجازت دیں ------

میاں منظور احمد موہل: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا مسئلہ یہ ہے کہ ایک قرار داد پیش ہوئی ہے اور اس پر متعلقہ وزیر نے بھی جواب دے دیا ہے اب قاعدہ 58 آپ کے سامنے ہے۔ آپ نے تقریباً" Consensus of the House دیکھ لیا ہے۔

If the speaker holds the motion in Order....

جناب والا یہ ہے۔ اب یہاں یہ ہو رہا ہے کہ کبھی ادھر سے پوائنٹ آف آرڈر آتا ہے اور کبھی ادھر سے آتا ہے۔ پھر مزید ساتھی کھڑے ہو جاتے ہیں تو یہ طریقہ کار درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب اپنا پوائنٹ آف آرڈر دھرائیے گا۔

میاں منظور احمد موہل: جناب والا میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ تحریک استحقاق کا جو باب ہے اس میں رول 58 جو ہے یعنی پہلی بات عبور ہو گئی ہے اس کی Technicalities پر بات کر لی ہے۔ تحریک استحقاق پیش ہو گئی ہے۔ اب رول 58 آپ کے سامنے ہے اس میں جناب نے فیصلہ کرنا ہے کہ یہ تحریک استحقاق بنتی ہے یا نہیں اور اگر بنتی ہے تو پھر آگے ہاؤس فیصلہ کرے گا کہ اس کو استحقاق کمیٹی میں جانا چاہیے یا Discuss کرنا چاہیے یا کیا صورتحال ہو گی۔

جناب سپیکر: میں مخدوم صاحب سے اس تحریک استحقاق کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس ایوان نے پی۔ سی۔ ایس کیڈر کے بارے میں ایک ریزولیشن منظور کیا'

I Think, it was unanimously adopted.

اور اس پر بڑی بحث ہوئی اور اس کو Properly thrash out کیا گیا اور متفقہ طور پر منظور ہونے کے بعد تقریباً" چار سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس پر جو اقدامات جناب مخدوم صاحب نے ارشاد فرمائے ہیں وہ اپنی جگہ پر بجا' لیکن اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا' اور اس انداز میں Technically sheaking میں مخدوم صاحب کی بات سے Differ نہیں کرتا ہوں اور نہ ہی میں اس پر ابھی کوئی فیصلہ دے رہا ہوں۔ لیکن بات یہ ہے کہ پورا ہاؤس ایک فیصلہ کرتا ہے' اور ایک ریزولیشن پاس کرتا ہے۔ سرراہ نہیں کہ ایک چیز پیش ہو گئی اور اس پر کوئی Debate نہیں ہوئی' بات نہیں ہوئی اور یوں بھی اس کو Adopt کر لیا گیا۔ بلکہ اس Issue کو باقاعدہ Debate کر کے' بلکہ پوری طرح Sort-out کیا گیا اور اس پر ہاؤس نے ایک متفقہ طور پر کمیٹی تشکیل دی۔ وہ کمیٹی ہمارے معزز ایوان کے معزز اراکین پر مشتمل تھی اور بہت پڑھے لکھے لوگ اس

میں شامل تھے اور انہوں نے اس پر سفارشات پیش کیں اور وہ سفارشات اس ایوان میں پیش کی گئیں' اور اس ھاؤس نے ان سفارشات کو متفقہ طور پر Unanimously adopt کیا۔ اب اس کے بعد معاملہ پنجاب گورنمنٹ کی Jurisdiction کا ھو' اور پنجاب اسمبلی اپنی بنائی ھوئی کمیٹی کی سفارشات کو adopt Unanimously کرے' اور اس پر تین چار سال کے عرصہ میں کسی قسم کی کوئی کارروائی نہ ھو۔ جب کہ مخدوم صاحب نے اس وقت کے محترم وزیراعظم صاحب کا Letter quote فرمایا ہے' بلا شبہ ان کی چٹھی موجود ہے۔ لیکن اس چٹھی کے بعد تو حالات بہت تبدیل ھوئے اور وزیراعظم بھی تبدیل ہوئے اور حکومتیں بھی تبدیل ہوئیں۔ لیکن پنجاب اسمبلی کے اس ریزولیشن پر کوئی عمل درآمد نہیں ھوا۔ میں اس بارے میں مخدوم صاحب سے یہ کہوں گا کہ میں اس تحریک استحقاق پر اپنے فیصلے کو Pending کریں۔ آپ گورنمنٹ سے اس معاملے کو Proper انداز میں Take up کریں اور اس کو Take up کر کے اس ھاؤس میں lines Concrete پر بتائیں اور اس ھاؤس کو Brief کریں کہ اس ایوان کی متفقہ سفارشات کو آج تک کیوں نظر انداز کیا گیا اور اس پر عمل درآمد کیوں نہیں کیا گیا۔ میں اس تحریک استحقاق کو Pending کرتا ھوں اور مخدوم صاحب سے کہوں گا کہ وہ اس بارے میں پوری طرح سے Briefing حاصل کر کے ازراہ کرم ھاؤس کو مطلع کریں۔

تحاریک التوائے کار

اب میرے خیال میں تحاریک التوائے کار کو لے لیں؟ تحریک استحقاق تو ہمارے پاس چند ایک ہیں جو In due course disposed of ہو جائیں گی۔

آوازیں: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: رانا اکرام ربانی خان قائد حزب اختلاف اور اقبال احمد خان لنگڑیال کی طرف سے تحریک التوائے کار ہے۔ دونوں صاحبان تشریف نہیں رکھتے ہیں۔

اس کے بعد دوسری تحریک التوائے کار جناب اکرام ربانی صاحب اور محمد ضرغام خان خاکوانی کی ہے

جناب غلام سرور خان: جناب والا محرک حاضر نہیں ہے اسے آپ موخر کر دیں۔

جناب سپیکر: تحریک التوائے کار نمبر 27 محمد اظہر خان لغاری بھی تشریف نہیں رکھتے ہیں۔ اس لئے یہ Disposed of ہو گئیں۔ نمبر 30 ملک اقبال احمد خان لنگڑیال کی ہے جو (تشریف نہیں رکھتے) یہ بھی Disposed of ہو گئیں۔

نمبر31 سید چراغ اکبر شاہ (تشریف نہیں رکھتے)
نمبر32 ملک اقبال احمد خان لنگڑیال (تشریف نہیں رکھتے)
نمبر33 محمد اظہر خان لغاری (تشریف نہیں رکھتے ہیں)
سردار منصور احمد خان لغاری (تشریف نہیں رکھتے ہیں) Lapse ہو گئی ہیں
شیخ انوار الحق پراچہ (تشریف رکھتے ہیں) Lapse ہو گئی۔

یہ تحریک التوائے کار رول 67 (ای) کی زد میں آتی ہے۔ کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ارشاد فرمائیں گے کہ امن عامہ کی صورت حال پر دو دن بحث ہو گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جی بالکل ہو گی۔

جناب سپیکر: پورے دو دن امن عامہ کے لئے مخصوص کئے جائیں گے جو صاحبان اس پر اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں وہ اس پر اظہار خیال کر سکتے ہیں۔ پراچہ صاحب یہ پھر رول 67 (ای) کی زد میں آ جائے گی۔ کیونکہ آپ نے ابھی امن عامہ پر اظہار خیال کرنا ہے۔ گورنمنٹ نے ابھی دو دن امن عامہ کی صورت حال پر بحث کے لئے مخصوص کرنے ہیں۔ آپ امن عامہ پر بحث کرتے وقت اس مسئلے کو Take up کر لیں۔

شیخ انوار الحق پراچہ: ٹھیک ہے جناب۔

جناب سپیکر: نمبر36 بھی انوار الحق پراچہ صاحب کی ہے۔ یہ بھی رول 67 (ای) کی زد میں آتی ہے اور
نمبر37 مہر غلام دستگیر لک صاحب کی ہے۔ (تشریف نہیں رکھتے ہیں)
نمبر38 بھی مہر غلام دستگیر لک صاحب کی ہے۔ (تشریف نہیں رکھتے ہیں)
نمبر39 سردار منصور احمد خان لغاری (تشریف نہیں رکھتے ہیں)
سردار صاحب آپ کی تحریک التوائے کار بھی رول 67 (ای) کی زد میں آتی ہے۔

چودھری سکندر حیات ملہی: جناب والا میں آپ سے ایک انفارمیشن حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: فرمائیے۔

چودھری سکندر حیات ملہی: Rule 67 (B) Says :-

The motion shall relate to a single specific matter of

recent occurrence law and order is very General Thing

امن عامہ کا مسئلہ ہے۔ Relating to Punjab جناب والا نہ وہ Specific ہے اور نہ ہی وہ Single Specific matter میں آتا ہے۔

جناب سپیکر: You are referring Rule 67 (B) and I am referring 67 (E)

چودھری سکندر حیات ملہی: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اس لئے سردار صاحب آپ کی تحریک التوائے کار بھی رول 67 (ای) کی زد میں آئے گی۔ اگر آپ چاہیں تو امن عامہ کی بحث کے وقت اس کو لے لیں۔

سردار منصور احمد خان لغاری: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: نمبر40 علی حسن رضا قاضی صاحب کی ہے یہ بھی رول 67 (ای) کی زد میں آتی ہے نمبر41 محمد اظہر خان لغاری صاحب کی بھی 67 (ای) کی زد میں آتی ہے جناب سعید احمد خان منیس (تشریف نہیں رکھتے) جناب محمود صاحب (تشریف نہیں رکھتے) یہ Lapse کر جائیں گی۔ جو حضرات تشریف نہیں رکھتے یہ تمام Lapse کر جائیں گی۔

نمبر45 جناب غلام سرور خان صاحب۔ سید چراغ اکبر شاہ صاحب (رول 67 (ای) کی زد میں آتی ہیں

نمبر46 - جناب غلام سرور خان صاحب بھی رول 67 - (ای) کی زد میں آتی ہے۔

نمبر47- جناب غلام سرور خان صاحب کی تحریک التوائے کار بھی رول 67 (ای) کی زد میں آتی ہے۔

نمبر48 - جناب غلام سرور خان صاحب۔ سید چراغ اکبر شاہ صاحب کی تحریک التوائے کار بھی رول 67 (ای) کی زد میں آتی ہے۔

نمبر49 نمبر۔ ملک اقبال احمد خان لنگڑیال اور علی حسن رضا قاضی صاحب کی تحریک التوائے کار بھی اور

نمبر50 - فرغام خان خاکوانی اور انوار الحق پراچہ کی تحریک التوائے کار رول 67 (ای) کی زد میں آتی ہے۔

نمبر51 - سید چراغ اکبر شاہ 67 (ای) کی زد میں آتی ہے۔

نمبر52 - علی حسن رضا قاضی رول 67 (ای) کی زد میں آتی ہے۔

نمبر53 - ملک اقبال احمد خان لنگڑیال صاحب کی تحریک التوائے کار رول 67 (ای) کی زد میں آتی ہے۔

تحریک التوائے کار نمبر54 جناب رانا اکرام ربانی اور محمد اظہر خاں لغاری صاحب کی کی طرف سے ہے۔ جناب رانا اکرام ربانی صاحب اس کو پیش فرمانا چاہیں گے۔

ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں اضافہ

رانا اکرام ربانی: میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ 22 نومبر 1990ء کی اشاعت میں یہ خبر چھپی ہے کہ ٹرانسپورٹ کا کرایہ بڑھانے کا فیصلہ ہو گیا۔ پنجاب میں پٹرول اور پٹرولیم کی مصنوعات میں حالیہ اضافہ اور صوبہ بھر کے ٹرانسپورٹ فیڈریشنوں اور صوبہ بھر کے ٹرانسپورٹ یونینوں کے مطالبات کے پیش نظر صوبہ پنجاب میں بین الاضلاعی اور شہروں میں چلنے والی ٹرانسپورٹ کے موجودہ شرح کرایہ میں اضافہ کا فیصلہ کیا ہے۔ اس خبر سے صوبہ بھر کے عوام میں غم و غصہ اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ متذکرہ واقعہ اس امر کا متقاضی ہے کہ اسے ایوان میں زیر بحث لایا جائے۔

جناب سپیکر: جناب لاء! منسٹر صاحب کچھ فرمانا چاہیں گے۔

وزیر قانون: جناب والا! پٹرولیم کی قیمتوں میں اضافہ ہوا تو یہ فطرتی عمل تھا کہ ٹرانسپورٹوں نے کرایوں میں اضافہ کا مطالبہ کیا۔ اور اس سلسلہ میں حکومت نے جب پہلے کرائے بڑھائے تھے۔ اس وقت سے لے کر اس عرصہ کے دوران حکومت پنجاب نے باقاعدہ ایک کمیٹی مقرر کی جس میں فیڈریشن اور دوسری یونینوں کے لوگ شامل تھے۔ 5 نومبر 1990ء کو پٹرول کی قیمتوں میں 41.5 فیصد اضافہ ہوا۔ اس کے پیش نظر کرایوں میں اضافہ ناگزیر ہو گیا تھا۔ ٹرانسپورٹوں کے مطالبات کے پیش نظر قانونی تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے حکومت پنجاب نے زیر دفعہ 45 موٹر وھیکل آرڈیننس 1965ء متذکرہ کرایہ جات کا Notification جاری کر دیا۔ جس میں تمام متعلقہ فریقوں سے اعتراضات اور تجاویز طلب کی گئیں تاکہ جملہ تجاویز 8 دسمبر 1990ء تک ارسال کی جائیں۔ 10 دسمبر 1990ء کو اعتراضات کی سماعت سول سیکریٹریٹ میں کی گئی۔ اس کے بعد حکومت نے تمام امور پر غور خوض اور صلاح مشورہ کر کے ان کرایہ جات میں اضافہ کیا اور یہ بات جناب قائد حزب اختلاف کے نوٹس میں بھی ہے کہ حکومت نے مجوزہ نوٹیفیکیشن کے ذریعہ شرح کرایہ جات میں ردو بدل کر کے بین الاضلاعی روٹوں پر چلنے والی بسوں پر دو پیسے فی کلو میٹر فی سواری اضافہ کیا۔ یہ صرف پنجاب میں ہی نہیں کیا گیا بلکہ ملک کے دوسرے صوبوں میں بھی یہ اضافہ کیا گیا ہے اور جیسا کہ اس تحریک التوائے کار سے واضح ہوتا ہے کہ یہ تحریک التوائے کار نومبر 1990ء میں پیش کی گئی تھی۔ اس لیے اس میں

کسی حالیہ وقوع پذیر معاملہ کا ذکر نہیں ہے اس کے علاوہ پٹرولیم کی قیمتیں بڑھنے سے کرایہ بڑھانا ناگزیر ہو گیا تھا۔ اس سلسلہ میں عوام میں کسی قسم کا ہیجان اور اضطراب نہیں پایا جاتا ہے۔ میں اپنے معزز قائد حزب اختلاف سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ جو کچھ ہوا ہے یہ حکومت کے تساہل یا دانستہ طور پر لاپرواہی کی وجہ سے نہیں ہوا ہے بلکہ بین الاقوامی حالات اس قسم کے ہو چکے تھے کہ حکومت کے لیے کرایہ کی شرح بڑھانا ناگزیر ہو گیا تھا۔ اور اس کے نتیجے میں یہ سارا کچھ ہوا ہے۔ ویسے بھی اس میں کسی مخصوص نوعیت کے معاملہ کا ذکر نہیں ہے۔ اس لیے میں جناب قائد حزب اختلاف سے یہ گزارش کروں گا کہ اب کہ یہ معاملہ کافی پرانا ہو چکا ہے اس کو پریس نہ کیا جائے۔ شکریہ!

جناب سپیکر: جناب رانا صاحب۔

رانا اکرام ربانی: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ سردار صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے اگر بات اسی طریقے سے چلتی رہی تو شائد عوام میں اس کا وہ رد عمل نہ ہوتا جو اس وقت ہے۔ جناب والا' صورت حال یہ ہے کہ ان دو تین مہینوں میں کرایہ کی شرح میں دو تین دفعہ اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ Practice چل رہی ہے اس سے عوام میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ ایک دفعہ بڑھائے گئے چونکہ بین الاقوامی منڈی میں حالات خراب تھے۔ اس کے بعد پھر کرائے بڑھائے گئے۔ اگر ٹرانسپورٹرز کے دباؤ کی وجہ سے یہ Practice برقرار رکھنی ہے تو اس کو یہاں ایوان میں زیر بحث لایا جانا چاہیے کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ اگر صرف ایک دفعہ کرائے بڑھائے جاتے اور پھر بین الاقوامی طور پر حالات خراب ہونے کی وجہ سے کرائے بڑھائے گئے۔ یہاں تک تو بات ٹھیک ہے اور میں اتفاق کرتا ہوں اور اپنی تحریک التوائے کار پر بھی زور نہ دیتا لیکن جناب والا' یہ تو پریکٹس بن چکی ہے۔ میں اس پریکٹس کو زیر بحث لانا چاہتا ہوں۔

وزیر مال: جناب والا! اگر اجازت ہو تو میں اس میں کچھ وضاحت کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب' ارشاد فرمائیے۔

وزیر مال: جناب والا' گزارش یہ ہے کہ رانا صاحب کی تحریک التوائے کار اپنی جگہ ٹھیک ہے۔ لیکن حقائق یہ ہیں کہ اپریل 1985ء میں کرایوں کے شیڈول کا اعلان کیا گیا۔ اس وقت 11 پیسے فی کلو میٹر سواری کرایہ کا اعلان کیا گیا تھا۔ یہ فیصلہ بحث مباحثے کے بعد ہوا لیکن اس کو پانچ سال کا عرصہ گزر چکا تھا۔ اور پانچ سال کے بعد گورنمنٹ نے یہ خود سوچا کہ بہت ساری تبدیلیاں آ چکی ہیں Spare parts کی قیمتیں بڑھی ہیں' Works charges بڑھے ہیں۔ پھر جون 1990ء میں خود بخود 13 پیسے فی سواری فی کلو میٹر بڑھا

دیا۔ لیکن اس کے بعد نومبر میں خلیج کے بحران کی وجہ سے پٹرول کی قیمتیں بڑھ گئیں۔اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے موٹر وھیکل ایکٹ کے تحت اس کو Notify کیا گیا۔ ٹرانسپورٹ کے مالکان کی میٹنگ ہوئی۔ ان کے ساتھ فیصلہ ھوا اور اس فیصلے کے بعد پھر 13 پیسے کی بجائے 15 پیسے کر دیا گیا۔ اس طرح دو تین دفعہ کرائے بڑھے ہیں۔ اب یہ مسئلہ ٹرانسپورٹرز اور مالکان کی رائے سے حل ہو چکا ہے اور اس فیصلہ پر 14 جنوری 1991ء سے عملدر آمد ہو چکا ہے۔ رانا صاحب' آپ کو یاد ہو گا کہ پنجاب میں اس کے لئے ہڑتال بھی ہوئی تھی۔ اس کے بعد حکومت نے ان کے ساتھ صلاح مشورہ سے اس میں ردو بدل کیا تھا۔

پہلا فیصلہ 1985ء میں تھا اس کو تبدیل کیا گیا جون میں' اور پھر یہ فیصلہ Latest ہو گیا ہے اب 15 پیسے فی کلو میٹر فی سواری چارج کیا جاتا ہے۔ تمام پنجاب میں بلکہ سارے پاکستان میں یہی چارج کیا جاتا ہے۔

رانا اکرام ربانی: جیسا کہ سنتے ہیں کہ گلف Crises over ہونے کے بعد پٹرول کی قیمتوں کو دوبارہ Revise کر کے اس کو لیا جا رہا ہے' اگر حکومت کی طرف سے اس بات کی یقین دھانی کروائی جائے کہ پٹرول کی قیمتیں کم ہونے کی صورت میں کرایہ بھی Revise کر کے کم کیا جائے گا تاکہ عوام پر اس کا جتنا بوجھ پڑا ہے اس کو بھی کم کیا جائے گا؟

جناب سپیکر: رانا صاحب ذرا دھرائیے گا کہ آپ نے کیا ارشاد فرمایا۔ گورنمنٹ کیا یقین دھانی کروائے؟

رانا اکرام ربانی: (مندرجہ بالا سوال دھرایا گیا) اور کہا گیا کہ اگر ایسا ہو گا تو اس صورت میں اپنی تحریک التوائے کار پر زور نہیں دیتا۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز: کچھ کہنے کے لیے کھڑے ہوئے -----

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب آپ اس پر کچھ اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں ------

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز: جی ھاں میں اس پر ایک دو باتیں کرنا چاھوں گا۔

جناب سپیکر: یہ ابھی اس پر کچھ فیصلہ ہو جانے دیجئے۔ اگر یہ منظور ہو جاتی ہے Admit ہو جاتی ہے تو پھر------

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز: نہیں مجھے اس سے پہلے کچھ اظہار رائے کرنا ہے۔

جناب سپیکر: اس پہ آپ چاہتے ہیں کہ -------

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز: میں فنی اعتبار سے اس میں کچھ تھوڑا سا اضافہ کروں گا۔

جناب سپیکر: مجھے ذرا ریونیو منسٹر صاحب کی رائے معلوم کر لینے دیں۔

جناب وزیر مال: سر اس میں گزارش یہ ہے کہ کرائے کو جب بڑھانا ہو تو اس میں کافی Ingredients ہوتے ہیں' ایک تو پٹرول کی قیمت بڑھ جانے سے اس کی بعد پھر اور چیزیں ہوتی ہیں' ان کے work charges ہیں وہ بڑھتے ہیں' ٹائروں کی قیمت بڑھتی ہے۔ Spare parts کی قیمت بڑھتی ہے' اور اس کے بعد س کو Calculate کر کے

with negotiations with the transporters and its associations

یہ بڑھایا جاتا ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ اگر پٹرول کی قیمت کم ہو گئی تو پھر کیا ہو گا؟ قدرتی طور پر اگر وہ کم ہو گئی تو حکومت اس کو زیر غور لائے گی اس کے بعد وہی ٹرانسپورٹ اکٹھے ہوں گے' اور اس کے بعد ہم یہ بھی دیکھیں گے دوسری چیزوں کی قیمت کم ہوئی ہے یا نہیں ہوئی' ایک پٹرول تو بنیاد نہیں ہے یہ چار پانچ چیزیں ہیں جن کی بنیاد پر ان قیمتوں کو بڑھایا جاتا ہے۔

ٹرانسپورٹ لوگوں کے لئے ہے' لوگوں کی سہولت کے لئے ہے' میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر یہ تمام Ingredients پورے ہوئے تو پھر انشاء اللہ ہم اسے ضرور زیر غور لائیں گے۔

جناب سپیکر: تو رانا صاحب اس کو Press نہیں کرتے ہیں' آپ کو اب کوئی اعتراض ہے۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز: میں وضاحت چاہوں گا۔

جناب سپیکر: لیکن اس میں تحریک التوائے کار کا طریقہ کار یہ ہے کہ جب تک یہ Admit نہیں ہو جاتی اس وقت تک اس پر Debate نہیں ہو سکتی۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز: نہیں میں بحث نہیں کرنا چاہتا۔ میں تو آپ کی اجازت سے ------

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب یہ تو بحث ہو جائیگی' کیونکہ اگر میں آپ کو اجازت دوں گا تو پھر کوئی اور صاحب بھی کہیں گے کہ مجھے بھی اجازت دیں' تو میرے خیال میں آپ کو تو سب سے زیادہ قواعد کے مطابق چلنا ہے۔

ڈاکٹر محمد افضل اعزاز: جناب والا میں سابقہ وزیر ٹرانسپورٹ رہا ہوں' میرا خیال ہے مجھے اس پر تھوڑی سی اجازت دے دی جائے۔

جناب سپیکر: اس میں آپ کی رائے سے ہم کسی اور موقعہ پر مستفید ہوں گے' انشاء اللہ - یہ اگلی تحریک التوائے کار محمد ضرغام خان خاکوانی صاحب کی طرف سے نمبر55' تشریف رکھتے ہیں' یہ Lapse کر جائے گی' نمبر56 سردار منصور احمد خان لغاری کی طرف سے ہے۔ یہ رول 67 کی زد میں آتی ہے' اور نمبر57 مہر غلام

دستگیر لگ کی طرف سے ہے' یہ بھی رول 67 کی زد میں آتی ہے اور وہ تشریف رکھتے ہیں لیکن رول 67 اس کو ہٹ کرتی ہے نمبر59' مہر غلام دستگیر خان لک تشریف نہیں رکھتے ہیں نمبر60 علی حسن رضا قاضی' تشریف رکھتے ہیں' تو قاضی صاحب آپ اپنے تحریک التوائے کار پیش کریں۔

نمبرداروں کو سرکاری اراضی کی الاٹمنٹ

جناب علی حسن رضا قاضی: میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ مشرق لاہور کی مورخہ 26 نومبر 1990ء کی اشاعت میں یہ خبر چھپی ہے کہ پنجاب میں نمبرداروں کو ساڑھے بارہ ایکڑ صوبائی اراضی کی الاٹمنٹ کے لئے حکومت نے نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے۔ ڈپٹی کمشنروں کو اراضی الاٹ کرنے کے اختیارات ہیں۔ اس خبر سے صوبہ بھر کے عوام میں بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے' متذکرہ واقعہ اس امر کا متقاضی ہے کہ اس کو فوری طور پر ایوان میں زیر بحث لایا جائے۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب اس میں کونسی چیز جس کو زیر بحث لایا جائے؟ اگر نمبرداروں کو ساڑھے بارہ ایکڑ اراضی مل جائے تو آپ کو کوئی اعتراض ہے۔

جناب علی حسن رضا قاضی: جناب والا ہمارے صوبہ میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کے پاس رہائش کے لئے ایک مرلہ زمین بھی نہیں ہے پہلے ان کو گھروں کے لئے تو زمین دینی چاہیے۔ نمبرداروں کے پاس تو پھر بھی کچھ نہ کچھ ہو گا۔

جناب سپیکر: تو جناب وزیر مال صاحب' قاضی صاحب کو نمبرداروں کو زمین کی لاٹمنٹ پر اعتراض ہے' آپ کیا ارشاد فرمائیں گے؟

جناب علی حسن رضا قاضی: دیکھیں پہلے جو بے گھر لوگ ہیں ان کو زمین دی جائے۔

جناب وزیر مال: بے گھر کو تو 7 مرلہ پلاٹ دے رہے ہیں۔ آج تک حکومت نے ساڑھے سات لاکھ پلاٹ الاٹ کئے ہیں' اگر کوئی آپ کے حلقے میں بقایا رہ گیا ہے تو انشاء اللہ ہم حاضر ہیں ---- رہا نمبرداروں کا سوال تو یہ تو فنی اعتبار سے تحریک التوائے کار نہیں ہے۔ ہاؤس کی اطلاع کے لئے میں گزارش کر دوں کہ یہ کافی دیر سے Discrimination چلا آ رہا تھا' شروع میں کالونی ایریا میں نمبرداروں کو یہ ساڑھے بارہ

ایکڑ کی گرانٹ دی گئی تھی' اور وہ سب سارے نمبرداران کو ملی اور ان کو مالکانہ حقوق بھی مل گئے' اور ایک Categery بعد میں 1975ء میں تھی ان کو Live stock کی بنیاد پر ساڑھے بارہ ایکڑ نمبرداری گرانٹ دی گئی' جن کو ابھی تک مالکانہ حقوق نہیں ملے۔ ایک کیٹیگری پنجاب میں ان نمبرداروں کی ہے جن کے پاس رقبہ تھا اور ان کو مالکانہ حقوق مل گئے' جناب والا ایک کیٹیگری وہ ہے کہ جن کے پاس نمبرداری گرانٹ ہے لیکن ان کو مالکانہ حقوق ابھی نہیں ملے' اور ایک کیٹیگری جناب والا وہ ہے جن کو ابھی تک یہ گرانٹ ملی ہی نہیں ان کے بارے میں حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کو ہم ساڑھے بارہ ایکڑ رقبہ دیں گے۔ یہ حکومت کا فیصلہ ہے اور ہم انشاء اللہ ان کو عنقریب یہ زمین دیں گے ۔ اور وہ ان کو ابھی ہم مالکانہ حقوق نہیں دے رہے ابھی ہم ان کو پٹے پر دیں گے' اور باقی رہا جو ہمارے دوست کہہ رہے ہیں غیر مالکان یا بے گھر افراد ان کے لئے میں نے گزارش کی ہے کہ ہماری 7 مرلہ سکیم بھی جاری ہے اور 3 مرلہ سکیم بھی جاری ہے اور ہم انشاء اللہ تمام لوگوں کو Accomodate کریں گے۔

جناب غلام سرور خان: میں پوائنٹ آف انفارمیشن پہ جناب وزیر موصوف سے ایک سوال پوچھنا چاہوں گا۔ جناب نے ابھی فرمایا ہے کہ پنجاب میں جو لوگ بے گھر ہیں انہیں پلاٹ دیئے جا رہے ہیں اور عنقریب جو آپ کے حلقے میں لوگ بچ گئے ہیں انہیں دیئے جائیں گے' میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ لاہور میں ہم بے گھر ہیں' ہمیں بھی آپ کوئی گھر دینے کے بارے میں آیا سوچ رہے ہیں یا نہیں؟

جناب وزیر مال: اس کا جواب تو میرے خیال میں سپیکر صاحب آپ کو بہتر دے دیں گے۔

جناب سپیکر: میں آپ کا سوال نہیں سمجھا

جناب غلام سرور خان: جناب سپیکر بڑا ہی سادہ سوال تھا۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ بے گھر لوگوں کو گھروں کے لئے جگہ دی جائے گی یا گھر دیئے جائیں گے۔ میں نے گزارش کی ہے کہ لاہور میں ہم بے گھر ہیں' آیا ہمیں کوئی گھر دینے کے بارے میں کوئی ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جناب وزیر مال نے صحیح فرمایا کہ اس بارے میں متعلقہ آدمی میں ہوں میں آپ کے سوال کا جواب دوں گا۔

چودھری عبدالوکیل خان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔۔۔۔ جناب والا اگر یہ 3 مرلہ یا سات مرلہ سکیم میں آتے ہیں تو ہم انہیں ضرور گھر دیں گے۔

میاں شہباز احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا' ان کے پاس لاہور میں گھر نہیں ہیں۔ تو ان کے پاس

جو ہزاروں ایکڑ اراضی دیہات میں ہے وہ ہمارے حوالے کر دیں تو ہم ان سب کو لاہور میں گھر دے دیتے ہیں۔

راجہ جاوید اخلاص: جناب والا! اس میں مزید وضاحت کی ضرورت ہے کہ جو بارانی علاقے کے نمبردار ہیں' آیا اس سکیم میں وہ بھی شامل ہیں اور انہیں بھی کسی جگہ accomodate کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار سے دوست فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ اگرچہ یہ کوئی وقفہ سوالات نہیں ہے لیکن وزیر مال صاحب چاہیں تو راجہ جاوید اخلاص صاحب کو بارانی علاقوں کے نمبرداروں کے بارے میں بتا سکتے ہیں کہ حکومت کی کیا پالیسی ہے؟

وزیر مال: جناب والا' راجہ صاحب کی اطلاع کے لیے عرض ہے' راجہ صاحب کو علم بھی ہے کہ ہم نے پنچوترا کو بھی ڈبل کیا ہے اور اس کے علاوہ بارانی علاقوں کے نمبرداروں کو دو ہزار روپیہ Extra دیا ہے۔ تاکہ ہم اس کو At par کر دیں۔ وہ اضلاع جہاں گورنمنٹ کی زمین نہیں ہے ان کو ہم نے پنچوترا ڈبل کرنے کے بعد دو ہزار روپے زائد دیئے ہیں تاکہ ان کی بھی وہاں پر حق رسی ہو سکے۔

جناب سہیل ضیاء بٹ: جناب سپیکر' میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو ضلع لاہور کے نمبردار ہیں ان کو زمین لاہور ڈسٹرکٹ میں ملے گی یا میانوالی اور دور دراز علاقوں میں -----

جناب سپیکر: بٹ صاحب' آپ کا سوال کا جواب یہ ہے کہ یہ وقفہ سوالات نہیں ہے۔

جناب علی حسن رضا قاضی: جناب سپیکر میں نے نمبرداروں کو زمین دلانے پر اعتراض نہیں کیا تھا۔ وزیر موصوف کی یقین دہانی پر کہ جو بے گھر لوگ بچ گئے ہیں ان کو گھر مل جائیں گے' تو میں اس تحریک کو Press نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب اس کو Press نہیں کرتے۔ تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے موحل صاحب' فرمایئے۔

مجلس خصوصی کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

میاں منظور احمد موحل: جناب والا' تحریک استحقاق نمبر30 پیش کردہ محترمہ فوزیہ بہرام ایم۔ پی۔ اے کے بارے میں مجلس خصوصی کی عبوری رپورٹ مورخہ 7 مارچ 1991ء کو ایوان میں پیش کی جا چکی

ہے۔ حتمی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30 اپریل 1991ء تک توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: عبوری رپورٹ پیش کی جا چکی ہے۔ حتمی رپورٹ پیش کرنے کے لیے میاں منظور احمد موحل صاحب 30 اپریل تک کی توسیع کے لیے استدعا کرتے ہیں۔ کیا توسیع کر دی جائے۔

(ایوان نے منظوری دی)

جناب سپیکر: توسیع کی جاتی ہے۔ رانا اکرام ربانی صاحب' فرمائیے۔

رانا اکرام ربانی: جناب سپیکر حال ہی میں ہونے والے انتخابات اور اس کے بعد گورنمنٹ کی تشکیل کے مراحل طے کیے گئے ہیں۔ اب ہم سینیٹ کے انتخابات کی طرف جا رہے ہیں جو کہ 14 تاریخ کو ہو رہے ہیں۔ انتخابات کے بارے میں ہم نے اپنی Reservations کے باوجود اس Process میں اپنا رول پارلیمانی اپوزیشن کی حیثیت سے ادا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن جناب سپیکر' مجھے افسوس ہے کہ صوبہ سندھ میں ہمارے اس فیصلے کا جواب احسن طریقے سے نہیں دیا جا رہا۔ ہم مختلف طریقوں سے اس بات پر اپنی رائے کا اظہار کرتے رہے' احتجاج کرتے رہے۔ لیکن وہاں کے حزب اختلاف کے اراکین کو جس طریقے سے سیاسی انتقام کا نشانہ بنایا جا رہا ہے' ہم یہاں کے حزب اختلاف کے اراکین جام صادق علی کے اس رویے کے خلاف' جمہوریت دشمن رویے کے خلاف آج کی کارروائی کا احتجاجاً" بائیکاٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اختلاف ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: راجہ خالد صاحب' آپ تشریف لے جائیں اور اپوزیشن کو ہاؤس میں واپس لانے کی کوشش کریں۔ چیمہ صاحب' آپ بھی راجہ صاحب کے ساتھ تشریف لے جائیں۔

چودھری محمد اعظم چیمہ: جناب والا' میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج قائد حزب اختلاف نے یہ نکتہ اٹھایا ہے کہ سندھ اسمبلی میں یا سندھ کی حکومت ان کے سندھ کے نمائندگان کے خلاف کچھ زیادتیاں کر رہی ہے۔ جہاں تک پنجاب حکومت کا اور پنجاب اسمبلی کا تعلق ہے' میں یہ بات فخر سے کہہ سکتا ہوں اور میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ جہاں تک قائد حزب اختلاف کا تعلق ہے' وہ ایک شریف آدمی ہیں ان کا انداز بڑا شریفانہ ہے اور ایوان کی کارروائی میں وہ بڑے شریفانہ انداز سے کام کر رہے ہیں۔ جہاں تک پنجاب حکومت اور پنجاب اسمبلی کا تعلق ہے' اپوزیشن کے ساتھ ہمارا رویہ بڑا اچھا ہے اور قائد ایوان نے قائد حزب اختلاف کو عام مراعات سے ہٹ کر ایک وزیر کے برابر مراعات دینے کا اعلان کیا ہے۔ سندھ کا معاملہ سندھ میں طے ہو سکتا تھا۔ اگر کوئی ایسی بات تھی تو ان کی جماعت مرکز میں بھی ہے اور مرکزی

حکومت سے وہ ایسی بات کر سکتے تھے۔ تو میں آپ کی وساطت سے خاص طور پر اپوزیشن اراکین اور قائد حزب اختلاف سے درخواست کروں گا کہ ان کا آج کا یہ اقدام سراسر خلاف ضابطہ بھی ہے اور خلاف دستور بھی ہے۔ یہ معاملہ بڑا احسن طریقے سے چل رہا ہے۔ انہیں اس بناء پر آج کسی بھی صورت میں بائیکاٹ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ میں جناب کی وساطت سے یہ عرض کروں گا کہ جتنا وقت انہوں نے باہر گزار لیا ہے وہ کافی ہے۔ وہ واپس آئیں اور کارروائی میں شامل ہوں۔ معاملہ ہمیشہ اچھے طریقے سے چل رہا ہے' وہ چلتا رہے اور جہاں تک سندھ کا معاملہ ہے' اس پر اظہار خیال نہ میں کرتا ہوں اور نہ میرا کوئی ساتھی۔ ان کا یہ اقدام کسی بھی صورت میں سود مند نہیں ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں اور اپنے طور پر' یا اگر میری آواز ان تک پہنچ رہی ہے تو وہ ھاؤس میں شامل ہو جائیں اور ان کا یہ احتجاج بالکل اصول کے خلاف ہے۔ انہیں مہربانی کرنی چاہیے اور یہاں شامل ہوں۔

جناب سپیکر: راجہ خالد صاحب ابھی تشریف نہیں لائے۔ جی جناب ملہی صاحب! آپ ذرا دیکھیے گا کہ کیا صورتحال ہے۔

میاں شہباز احمد: جناب سپیکر! آپ چاہیں تو میں ان کو منا کر لے آؤں روٹھے ھوؤں کو منا کر لانا ویسے بھی اسلام میں جائز ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اسلام کے منافی کوئی بات اس ایوان میں نہ ہو۔ اور ان کو اجازت دی جائے کہ ایک بینر لگا کر ان کو منا کر اندر لے آئیں۔

چودھری محمد اعظم چیمہ: جناب سپیکر! آئندہ کارروائی کا آپ حکم فرمائیں کہ کارروائی جاری رہے۔ شائد انہوں نے اپنی ھائی کمان کے حکم کے تحت ایسا کیا ہے اور ھائی کمان کے فیصلے پر ایسا کیا گیا ہے۔ ورنہ اپوزیشن لیڈر کبھی ایسی جذباتی بات نہیں کرتے۔ شائد کوئی مجبوری ہے اور اس مجبوری کے تحت شائد وہ ایوان میں واپس بھی نہ آئیں۔ آج وہ کہہ گئے ہیں کہ میں سارے دن کے لئے جا رہا ہوں۔ آئندہ بھی شائد ان کا یہ پروگرام ہو کہ وہ بائیکاٹ کریں۔ تو کارروائی جاری رہنی چاہیے۔

جناب سپیکر: چیمہ صاحب! آپ درست فرماتے ہیں۔ لاء منسٹر صاحب! ہم قانون سازی کو Take up کرتے ہیں۔

آرڈر پلیز آرڈر پلیز۔ ہم Legislation کو Take up کرتے ہیں۔ جی ملہی صاحب!

چودھری سکندر حیات ملہی: جناب سپیکر۔ آپ کے حکم کے مطابق میں نیچے گیا اور اپوزیشن کو ڈھونڈتا رہا۔ ۔ ۔ وہ راجہ صاحب بھی نہیں مل رہے اور وہ ایک دوسرے کو ابھی تک Trace ہی کرتے پھر رہے ہیں۔

(بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے)

لابی میں بھی نہیں ہیں۔ نیچے کوئی کہیں غائب ہو گیا ہے کوئی کہیں غائب ہو گیا ہے۔

قانون سازی

مسودہ قانون (ترمیم) ادائیگی بھتہ خصوصی ملازمین پنجاب مصدرہ 1990ء (جاری)

MR.SPEAKER: Now we take up legislation.

Minister for law.

یہ غالباً" کلاز 1 پر Question کیا جا رہا تھا۔ سردار صاحب! یہی صورت ہے؟

MR. SPEAKER: Now, We will take up legislation.

MINISTER FOR LAW: Sir, I have already moved the motion.

MR. SPEAKER: Motion moved and the question is.

That in sub-clause (1) of clause 1 of the Bill, as reported by the special Committee No. I, for the figures "1990", occurring in line 2, the figures "1991" be substituted.

(The motion was carried)

The question is-

That clause 1, as amended, do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

PREAMBLE

Now, Preamble of the Bill is under consideration.

The question is-

That the Preamble do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

LONG TITLE.

Since there is no amendment, it becomes part of the Bill.

Now, we start third reading of the Bill.

MINISTER FOR LAW: I beg to move-

That the Punjab Employees Special Allowance (Payment) (Amendment) Bill, 1990, be passed.

MR. SPEAKER: Motion moved and the question is-

That the Punjab Employees Special Allowance (Payment) (Amendment) Bill, 1990, be passed.

(The motion was carried)

مسودہ قانون (ترمیم) تحدید شہری کرایہ پنجاب مصدرہ ۱۹۹۰ء

MR. SPEAKER: Now we take up the Punjab Urban Rent Restriction (Amendment) Bill, 1990.

MINISTER FOR LAW: I beg to move-

That the Punjab Urban Rent Restriction (Amendment) Bill, 1990, as reported by the Special Committee No. II, be taken into consideration at once.

MR. SPEAKER: Motion moved and the question is-

That the Punjab Urban Rent Restriction (Amendment) Bill, 1990, as reported by the Special Committee No. II, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Clause - 2

MR. SPEAKER: Second reading starts. Now we take up the Bill clause by clause. Now clause-2 of the Bill is under consideration, since there is no amendment in it-

The question is:-

That clause-2 of the bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried),

Clause-2 Forms part of the Bill.

Clause -3

Clause-3 of the Bill, is under consideration. One amendment has been received from the Law Minister. He may move the amendment.

MINISTER FOR LAW: I beg to move-

That for clause-3 of the Bill as reported by the special Committee No. 2, the following be substituted namely:

"3. Repeal- The Punjab Urban Rent Restriction (Amendment) Ordinance, 1991 (VIII of 1991) is hereby repealed"

MR. SPEAKER: The amendment moved is-

That for clause - 3 of the Bill as reported by the Special Committee No. 2, the following be substituted namely".

"3. Repeal - The punjab Urban Rent Restriction (Amendment) Ordinance, 1991 (VIII of 1991) is hereby repealed".

No one is going to oppose this amendment.

Now the amendment moved and the question is-

That for clause -3 of the Bill as reported by the Special Committee No. 2, the following be substituted namely:-

"3. Repeal- The Punjab Urban Rent Restriction (Amendment) Ordinance, 1991 (VIII of 1991) is hereby repealed".

(The motion was carried).

Now the question is-

That Clause -3 of the Bill as amended do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Clause -3 of the Bill as amended forms part of the Bill.

CLAUSE -I

Clause-1 of the Bill is under consideration. One amendment has been received in it, from the Minister for Law and Parliamentary Affairs. He may move the amendment.

MINISTER FOR LAW: I beg to move-

That in sub clause (1) of clause I of the Bill, as reported by the special Committee No.2, for the figures "1990" occuring in line2, the figures "1991" be substituted.

MR. SPEAKER: The amendment moved is:-

That in sub- clause (1) of clause 1 of the Bill, as reported by the Special Committee No. 2, for the figures "1990" occuring in line 2, the figures "1991" be substituted.

There is no one tc oppose it.

Now, the amendment moved and the question is:-

That in sub-clause (1) of clause 1 of the Bill, as reported by the special Committee No.2, for the figures "1990" occurrung in line 2, the figures "1991" be substituted.

(The motion was carried).

Now, the question is:-

That clause 1 as amended do stand part of the Bill.

(The motion was carried).

Clause 1 of the Bill as amended forms part of the Bill.

(PREAMBLE)

Now, the preamble of the Bill is under consideration, since there is no amendment in it:-

The question is :-

That the preamble of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Preamble forms part of the Bill.

LONG TITLE

Now, the Long Title of the Bill is under consideration, since there is no amendment in it, it becomes part of the Bill.

Now, we start third reading. Minister for Law.

MINISTER FOR LAW: I beg to move-

That the pujab Urban Rent Restriction (Amendment) Bill, 1991, be passed.

MR, SPEAKER: Motion moved and the question is-

That the Punjab Urban Rent Restriction (Amendment) Bill, 1991, be passed.

(The motion was carried).

The Bill is passed.

مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ، حفاظت، نگہداشت و انتظام جانوران پنجاب بصدرہ ۱۹۹۰ء

Now we take up The Punjab Wildlife (Protection, Preservation, Conservation and Management) (Amendment) Bill, 1990.

Minister for Law.

MINISTER FOR LAW: Sir, I beg to move-

That the Punjab Wildlife (Protection, Preservation, Conservation and Management) (Amendment) Bill, 1990, as reported by the special Committee No. II be taken into consideration at once.

MR. SPEAKER: The motion moved is :-

That the Punjab Wildlife (Protection, Preservation, Conservation and Management) (Amendment) Bill, 1990, as reported by the Special Committee No. II, be taken into consideration at once".

There is no one to oppose it.

Two amendments have been proposed in it. The first amendment is from Mr. Ali Hassan Raza Qazi, and Mr. Ghulam Sarwar Khan, but there is no one to move the amendment. It will be considered as withdrawn.

The 2nd amendments not being moved by any one. It will, therefore, also be taken as withdrawn.

Now we take up the Bill clause by clause.

Before I start the second reading, the Motion moved and the question is-

That the Punjab Wildlife (Protection Preservation, Conservation and Management) (Amendment) Bill, 1990 as reported by the special committee No. II be taken into

consideration at once".

(The motion was carried)

Now we take up the second reading, and the Bill clause by clause.

CLAUSE 2

Clause-2 of the Bill, clause two is consideration, since there is no amendment. The question is-

That clause-2 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Clause-2 form part of the Bill.

CLAUSE 3

Now, clause -3 of the Bill is under consideration one amendment has been proposed by the Minister for Law who may move it.

MINISTER FOR LAW: Sir, I beg to move-

That for clause -3 of the Bill, as reported by the special committee No.II, The following be substituted:-

"3. Repeal.- The Punjab Wildlife (Protection Preservation, Conservation and Management) (Amendment) ordinance, 1991 (I of 1991) is hereby repealed".

MR. SPEAKER: The amendment moved is-

That for clause-3 of the Bill, as reported by the special committee No. II, the following be subsitituted :-

"3. Repeal.- The Punjab Wildlife (Protection, Preservation, Conservation and Management) . (Amendment) ordinance, 1991 (I of 1991) is hereby repealed".

راجہ محمد خالد خان۔ جناب سپیکر یہ پارلیمانی روایت رہی ہے کہ جب کبھی اپوزیشن واک آؤٹ کرتی ہے تو جس آدمی کو اس بات پر مقرر کیا جاتا ہے کہ وہ اپوزیشن کو منا کر لائے تو پھر اس کے واپس آنے تک کم از کم قانون سازی کا کام دیا جاتا ہے تاکہ وہ آدمی ایوان میں آکر یہ واضح کرے کہ کیا اپوزیشن والے گھروں کو جا چکے ہیں یا ان کو منانے میں آسانی ہے یا پھر وہ نہیں مان رہے لیکن میرے خیال میں اس میں پانچ منٹ کا بھی توقف نہیں کیا گیا اور قائد حزب اختلاف کے کمرے میں بھی چیمہ صاحب کی یہ سریلی آواز آرہی تھی کہ ان کو اوپر سے ہدایت ہے اور وہ سوچے سمجھے منصوبے کے تحت گھروں کو جا چکے ہیں گو قائد حزب اختلاف نے مجھ سے یہ شکوہ کیا ہے کہ آپ کو تو اس بات کے لئے بھیجا گیا ہے کہ اپوزیشن کو منا کر لائیں لیکن قانون سازی کا کام تو جاری و ساری ہے۔ تو پھر بھی یہ میں ان کی مہربانی سمجھتا ہوں کہ وہ منت کرنے پر واپس ہاؤس میں تشریف لائے ہیں لہٰذا ان روایات کو قائم رکھا جائے۔ میری آپ سے یہی گذارش تھی۔

جناب سپیکر۔ راجہ صاحب آپ اپنی سیٹ پر تشریف لے چلیں۔ آپ کا یہ سارا فرمان جو ہے یہ ریکارڈ نہیں ہو سکا اس لئے کہ آپ اپنی سیٹ پر نہیں تھے۔

راجہ محمد خالد خان۔ جناب سپیکر میں دوبارہ گذارش کروں گا جناب سپیکر۔ تو یہ Convey ہو چکا ہے اور میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ روایات رہی ہیں اور ہمیں ان اچھی روایات کو نہ صرف یہ کہ اپنانا ہے اور ان کو ساتھ لے کر چلنا ہے بلکہ نئی اچھی روایات کو بھی قائم کرنا ہے لیکن راجہ صاحب آپ کے تشریف لے جانے کے بعد ہم نے یہاں دو صاحبان کو اس سلسلے میں آپ کے پیچھے بھیجا کہ دیکھ کر آئیں کیا صورتحال ہے؟ اور آیا اپوزیشن کے واپس آنے کے کوئی امکانات ہیں کیونکہ قائد حزب اختلاف نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ ہم آج کی کارروائی کے لئے as a protest بائیکاٹ کرتے ہیں تو ایک تو اس سے یہ خیال تھا کہ شاید وہ آج کی باقی ماندہ پوری کارروائی کا بائیکاٹ کرتے ہیں دوسرے جن صاحبان کو بھیجا تھا ان میں سکندر حیات ملہی صاحب بھی شامل تھے وہ بھی تشریف لے گئے اور واپس آکر انہوں نے بتایا کہ وہ تشریف نہیں رکھتے تو عام طور پر پریکٹس یہ بھی رہی ہے کہ negotiations جو ہیں وہ لابی میں ہوتے ہیں پوزیشن بائیکاٹ کرتی ہے اور بائیکاٹ کرکے لابی میں چلی جاتی ہے اور لابی میں ان کو لینے کے لئے' ان سے request کرنے کے لئے' ہاؤس میں دوبارہ لانے کے لئے جو معزز ارکان جاتے ہیں وہاں ان کی بات چیت ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں وہ واپس تشریف لے آتے ہیں۔ چونکہ اپوزیشن لابی میں نہیں تھی اور آپ بھی لابی میں نہیں تھے اس لئے یہاں یہ تاثر ہوا کہ شاید وہ یہاں تشریف نہیں رکھتے اور وہ چلے گئے ہیں تو گورنمنٹ کی طرف سے چیمہ صاحب نے اور اء منسٹر صاحب نے یہ تحرک کیا کہ جناب ہمیں قانون سازی کو Take up کرنا چاہئے تو میرے لئے کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ میں اس کو take up نہ کرتا۔

راجہ محمد خالد خان۔ جناب سپیکر یہ بھی ایک روایت ہے کہ یہاں اسمبلی میں قائد حزب اختلاف کا ایک کمرہ مختص کیا جاتا ہے تو یہ بھی کوئی bar نہیں ہے کہ اپوزیشن اپنے کمرے میں چلی جائے اور وہاں پر جا کر negotiation ہو سکے۔ اسمبلی سے باہر گھروں کو تو نہیں چلے گئے تھے۔ کیا میرے بارے میں چیمہ صاحب نے یہ assess کر لیا تھا کہ میں بھی ان کے ساتھ ہی واک آؤٹ کر گیا ہوں۔

چودھری محمد اعظم چیمہ۔ جناب سپیکر میں راجہ صاحب کی بات پر تھوڑا سا عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ راجہ صاحب کی بات کا جواب چیمہ صاحب دیں یا وزیر قانون دیں۔

چودھری محمد اعظم چیمہ۔ لاء منسٹر صاحب تو قانونی بات کریں گے اس میں چونکہ میرا نام بھی ہے اس لئے میں آپ سے اجازت طلب کرتا ہوں۔ وہ تو انشاء اللہ قانونی بات کریں گے۔ جناب میں عرض کرتا ہوں کہ ایک تو ہر رکن ہر ساتھی اس بات کو خوش آمدید کہتا ہے کہ انہوں نے بڑی مہربانی فرمائی ہے اور راجہ صاحب کے ہم مشکور ہیں کہ انہوں نے آج زندگی میں سب سے بڑا اچھا کام کیا ہے۔ اور پہلا ایک کام ہے جو راجہ صاحب نے کیا ہے۔ باقی راجہ صاحب کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ مجھے راجہ صاحب کا بڑا احترام ہے۔ یہ پرانے دوست ہیں' ساتھی ہیں' مہربان ہیں اور قائد حزب اختلاف کے بارے میں' میں نے اپنے خیالات کا اظہار پہلے ہی کیا تھا تو آپ نے درست فرمایا کہ جو ایک دو صاحب اور گئے تھے انہوں نے نشاندہی کی اور آکر بتایا کہ ممبران یہاں سے تشریف لے گئے ہیں وہ لابی میں نہیں ہیں تو جناب اس بناء پر میں نے یہ استدعا کی تھی۔

وزیر قانون جناب سپیکر! میں جناب قائد حزب اختلاف اور معزز اراکین حزب اختلاف کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ واپس تشریف لے آئے ہیں اور خاص طور پر میں اپنے بھائی راجہ خالد صاحب کا بھی دلی طور پر ممنون ہوں۔

کیونکہ قانون سازی کا مرحلہ ہو' تحریک التوائے کار ہوں' تحاریک استحقاق ہوں' اسمبلی کی کوئی بھی کارروائی ہو وہ حزب اختلاف کے بغیر پھیکی رہتی ہے۔ میں ابھی یہ محسوس کر رہا تھا کہ یہ rent restriction کا جو بل ہم نے ابھی پاس کیا ہے اس میں ان کی ترمیم آئی ہوئی تھیں وہ آتے تو اس پر اپنا اظہار کرتا اس سے پریس کو بھی پتہ چلتا اور معزز اراکین کو بھی پتہ چلتا کہ ہم نے اس بل میں کیا کیا چیزیں عوام الناس کی بہتری کے لئے کی ہیں۔ دراصل بات وہی ہے جیسا کہ جناب والا نے فرمایا ہے کہ قائد حزب اختلاف کے جاتے وقت ہمیں یہ تاثر ملا کہ شاید وہ آج کے سیشن کے دوران واپس تشریف نہیں لا رہے اور ساتھ ہی سکندر حیات ملی صاحب نے ہاؤس میں آکر یہاں پر جو بات فرمائی تو اس نے ہمارے اس شک کو یقین کی صورت میں بدل دیا تو میں اب اس سلسلے میں سوائے اس کے کہ معزز اراکین کا شکریہ ادا کروں کہ وہ تشریف لے آئے ہیں اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے اور ان کے آپس میں باہمی تعاون سے ہی

جمہوری روایات بہتر ہوں گی اور اس سے ہی اس ایوان کے وقار میں اضافہ ہوگا۔ شکریہ۔

رانا ثناء اللہ خان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج چیمہ صاحب نے اور ملی صاحب نے جو گل افشانی کی اور انہوں نے اپنے خیالات کے اظہار میں جس قسم کی مثالوں کا استعمال کیا اور اس کے بعد اب چیمہ صاحب نے راجہ صاحب کی کارکردگی کی متعلق جس طرح کے ریمارکس دیئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی باتوں کے ہونے کے لئے جس طرح سے قواعد میں نرمی کی جاتی ہے اور ان باتوں کی اجازت دی جاتی ہے تو پھر اگر اس طرح کے جواب ہماری طرف سے بھی آنے شروع ہوئے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کی کارروائی اتنے اچھے ماحول میں جاری نہ رہ سکے گی اور جن دوستوں کا یہ خیال ہے کہ بہت مختصری حزب اختلاف ہے تو بات یہ ہے کہ یہاں پر کوئی کشتی تو ہونی نہیں ہے بات کا جواب بات سے ہونا ہے تو جس طرح کی بات آئے گی پھر اس طرح کا جواب دیا جائے گا تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اور میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ جو دوست اس قسم کی بات کریں تو انہیں اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ ان کے لئے قواعد میں نرمی نہیں ہونی چاہئے۔ اس طرح سے پہلے ایک دن چودھری اصغر علی صاحب نے بھی اس قسم کی بات کی تھی تو آپ نے اس کا بھی کوئی نوٹس نہیں لیا تھا۔ شکریہ۔

جناب سپیکر جناب رانا اکرام ربانی صاحب۔

رانا اکرام ربانی جناب سپیکر! اراکین حزب اختلاف پنجاب اسمبلی نے سندھ حکومت کے رویہ کے خلاف اپنا احتجاج رجسٹرڈ کروایا۔ جناب سپیکر مجھے اپنے الفاظ بھی یاد ہیں کہ ہم نے آج کے اجلاس میں بائیکاٹ کا فیصلہ کیا تھا' لیکن جب ایک محترم وزیر اس ہاؤس کی طرف سے بھیجے گئے تھے' وہ ہمارے پاس تشریف لے گئے اور انہوں نے ہمیں اس بات پر convince کیا کہ یہ ہاؤس کی روایات ہیں کہ اگر اپوزیشن کو لانے کے لئے یہ لائحہ عمل اختیار نہ کیا جائے تو پھر اپوزیشن اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرتی ہے۔ میں راجہ صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ہاؤس کی روایات کو برقرار رکھنے کے لئے یہ فرض سرانجام دیا ہے لیکن راجہ صاحب نے خود بھی فرمایا ہے کہ اپوزیشن کی غیر موجودگی میں جس قسم کے تبصرے اور ریمارکس دیئے گئے ہیں مناسب نہیں ہیں۔ میں ان کو دوبارہ دہرانا نہیں چاہتا' جیسا کہ میرے ایک فاضل دوست نے کہا ہے کہ اچھی باتیں ہوں تاکہ ان کا جواب بھی اچھی باتوں سے دیا جائے۔ کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ پھر وہی صورتحال پیدا ہو' وہ قوتیں جو اس ملک میں سیاسی نظام کو پھلتا پھولتا ہوا نہیں دیکھنا چاہتیں۔ میں اپنے ان دوستوں سے جو حزب اختلاف کے بنچوں پر بیٹھے ہیں ان سے استدعا کروں گا کہ وہ ان کوششوں میں حصہ لینے کی بجائے' ان روایات کو آگے بڑھانے کی کوشش کریں جن کی موجودگی میں یہ منتخب ادارے اپنے فرائض سرانجام دے سکیں۔ یہاں میں یہ بات بھی ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ قانون سازی کا کام' بڑی اچھی

بات ہے کہ اپوزیشن کی غیر موجودگی کی وجہ سے متاثر نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن اس ایوان میں یہ بات دوبارہ دھراؤں گا کہ معزز قائد ایوان کی موجودگی میں کورم کبھی پورا نہیں تھا۔ اور قانونی سازی کے دوران اس ہاؤس میں ' اپنے اراکین کو کورم کی حد تک تعداد میں پورا رکھنے کے لئے جناب وزیر قانون کو جو مشکلات پیش آتی رہی ہیں وہ سب کے سامنے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب والا میں نے جو پوائنٹ آف آرڈر پیش کیا تھا آپ نے اس کی وضاحت نہیں کی اور نہ ہی آپ نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے کہ آپ کا ان ریمارکس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ یعنی جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں اور خاص طور پر یہ کہ "تتر بتر" ہو گئے ہیں۔ یہ بڑی غلط بات ہے ہم نے ان ایوانوں کے لئے' جمہوریت کے لئے' گیارہ سال تک قربانیاں دی ہیں۔ ہم نے جیلیں کاٹی ہیں' یہ سب کچھ ہم نے بھاگنے کے لئے نہیں کیا۔ پاکستان پیپلزپارٹی ہی کی جدوجہد تھی جس کے نتیجہ میں 1985ء کے انتخابات ہوئے اور انتخابات کے نتیجے میں ایسے لوگ اس ملک کے سیاہ و سفید کے مالک بنے جو ویسے other wise ہو سکتا ہے' بی - ڈی ممبر سے زیادہ نہ بڑھ سکتے۔ یا کسی لمیٹڈ فرم کے ڈائریکٹر جنرل سے زیادہ کا عہدہ نہ پا سکتے۔ وہ جو انتخابات ہوئے تھے وہ بھی پاکستان پیپلزپارٹی کے کارکنوں اور پاکستان پیپلزپارٹی کی قربانی کی وجہ سے ہوئے' جس کے نتیجے میں لوگ کہیں کے کہیں پہنچے ہیں۔ اس قسم کے الفاظ استعمال کرنا کہ فلاں پارٹی اور فلاں اپوزیشن اس طرح کی ہوگئی تو یہ غلط بات ہے۔

جناب سپیکر۔ رانا صاحب آپ نے اپنے پوائنٹ آف آرڈر کو refer کیا اور آپ نے اپنے پوائنٹ آف آرڈر پر میری توجہ اس طرف مبذول کروائی ہے۔ جہاں تک آپ کی اس بات کا تعلق ہے کہ آپ کی عدم موجودگی میں حزب اختلاف کے قابل احترام لیڈر یا ان کے ممبران کے خلاف کسی قسم کی یہاں بات کی جائے وہ کسی لحاظ سے بھی مستحسن نہیں ہے۔ لیکن یہاں سنجیدگی کے ساتھ کوئی بھی بات' آپ میں سے کسی کے بھی خلاف نہیں کی گئی۔ ماسوائے اس کے کہ ہمارے ایک معزز رکن نے مزاح کے انداز میں یہ بات کی ہے جو انہیں نہیں کرنی چاہئے تھی کہ وہ ☆ ☆ ہو گئے ہیں ایسے لگتا ہے کہ باہر وہ موجود نہیں

ہیں۔ اگرچہ یہ بات کوئی ایسی غیر پارلیمانی نہیں ہے لیکن یہ Bad taste میں جاتی ہے اس لئے میں اس بات کو ایوان کی کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ اور اس پوائنٹ آف آرڈر پر اپنی واضح رولنگ دیتا ہوں کہ حزب اختلاف کا وجود جمہوری روایات کے لئے انتہائی ناگزیر ہے اور ہاؤس میں اپوزیشن موجود نہ ہو تو اس کی عدم موجودگی میں کی گئی کارروائی اگرچہ کثرت رائے سے کی جاتی ہے جمہوری اصولوں کے مطابق کی

---

xxx (بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے)

جاتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود میں یہ کہوں گا کہ روایات یہی ہیں کہ اپوزیشن کے بغیر کی گئی کسی بھی کارروائی کا سونا پن چھپایا نہیں جا سکتا۔ اور خاص طور پر قانون سازی میں اپوزیشن کا نقطہ نظر آنا ضروری ہے۔ اپوزیشن اپنا نقطہ نظر بیان کرے گورنمنٹ اپنا نقطہ نظر بیان کرے۔ اس میں spirit یہ ہے کہ کوئی بھی قانون سازی جس کو عوامی نمائندہ Proper انداز میں

thrash out نہ کریں۔ اس کی باریکیوں سے نہ گزریں' اس کی proper انداز میں چھان بین نہ کریں۔ وہ قانونی سازی کوئی قانون سازی نہیں۔ اس لئے اپوزیشن کا وجود جمہوری روایات کے لئے' جمہوریت میں اور اس معزز ایوان میں انتہائی ضروری ہے۔ آپ کی تشریف آواری انتہائی ضروری ہے اور آپ یہاں ایوان میں تشریف لے آئے ہیں۔ جیسا کہ وزیر قانون صاحب نے آپ کو خوش آمدید کہا ہے۔ میں بھی آپ کی سوچ کو قابل تحسین سمجھتا ہوں اور میں بھی آپ کو اس معزز ایوان میں' آپ کی تشریف آواری پر آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

چودھری خادم حسین جناب سپیکر میں یہ گذارش کروں گا کہ.....

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب میرے خیال میں آپ اس بات کو دھرانا چاہتے ہیں؟

چودھری خادم حسین جناب والا میں مختلف بات کرنا چاہتا ہوں۔

میرے فاضل دوست نے واشگاف الفاظ میں یہ کہا ہے کہ 1985ء میں منتخب ہونے والے جو لوگ تھے وہ شاید لوکل باڈیز کے ممبر بھی نہ بن سکتے۔ میں ان کی اس غلط فہمی کو دور کرنا چاہتا ہوں کہ کسی کے سہارے پر اڑنا یا بڑھنا اور بات ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر 1985ء کے الیکشن میں وہ لوگ جنہوں نے الیکشن میں حصہ لیا یہ ان کی contribution ہے جس کی وجہ سے جمہوریت بحال ہوئی۔ ان کی کوئی contribution نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم نے جیلیں کاٹی ہیں' یہ گیت انہوں نے الاپ رکھا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کا منتخب آدمی' کسی سیاسی پارٹی کا منتخب آدمی یا غیر جماعتی منتخب آدمی میں بڑا فرق ہے۔

آج ہم جماعتی ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ غیر جماعتی ایوان میں وہ لوگ آئے ہیں جن کا کوئی خاندانی پس منظر تھا جنہوں نے ذاتی طور پر کام کیا تھا جن کا کردار تھا۔ جن کی قومی اور علاقائی خدمات تھیں۔ اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے عوام نے غیر جماعتی نمائندوں کو منتخب کرکے ایوان میں بھیجا۔ جو پارٹی کے کارکن ہوتے ہیں۔ ان میں خواہ اچھے لوگ ہوں خواہ برے ہوں جن کو پارٹی ٹکٹ مل جاتا ہے۔

پارٹی کارکنوں کا یہ فرض ہوتا ہے کہ اس کو ووٹ دیں میں ان کی غلط فہمی کو دور کرنا چاہتا ہوں کہ جو سماجی کارکن ہوتے ہیں وہ کرسی کے لئے الیکشن نہیں لڑتے۔ وہ کرسی کی خاطر انتخابات میں حصہ نہیں لیتے۔ ان کا اپنا ایک مشن ہوتا ہے۔ ان کا اپنا ایک نظریہ ہوتا ہے۔ اس نظریہ کے لئے چاہے ان کے پاس عہدہ ہو یا نہ ہو وہ اپنے مشن کی طرف رواں دواں رہتے ہیں تو میں یہ بالکل واضح الفاظ میں کہتا ہوں کہ وہ لوگ جو

اس وقت آئے تھے ان کی وجہ سے آج ہم اس ایوان میں بیٹھے ہیں ورنہ اگر مارشل لاء نہ اٹھتا اور وہ جو کہتے ہیں کہ ہم نے گیارہ سال کا عرصہ جیلوں میں کاٹا.....

جناب سپیکر چودھری صاحب شکریہ' آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں اتنی لمبی تقریر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

رانا ثناء اللہ خان۔ جناب والا۔ انہوں نے کہا ہے کہ ...

جناب سپیکر۔ رانا صاحب اب اس بحث کو ختم ہونا چاہئے۔

رانا ثناء اللہ خان۔ جناب والا۔ میں نے غیر جماعتی انتخاب میں منتخب ہونے والوں کے بارے میں بات نہیں کی۔ میں نے یہ کہا ہے کہ 1985ء کے الیکشن کی وجہ سے جو لوگ بعد میں حکومت پر قابض ہوئے تھے میں نے ان کی بات کی تھی میں نے منتخب ہونے والے لوگوں کی بات نہیں کی تھی اور جہاں تک میرے دوست کی اس غلط فہمی کا تعلق ہے اگر 1985ء کے الیکشن کا بائیکاٹ نہ کیا ہوتا سیاسی پارٹیوں نے تو پھر چوالیس چوالیس اور پینتالیس ہزر ووٹ لے کر اس ایوان میں نہ پہنچتے۔

جناب سپیکر۔ آرڈر پلیز' اس بحث کو ختم کریں۔ اب اس ترمیم کو لیتے ہیں۔

The amendment moved and the question is :-

That for Clause 3 of the bill as reported by the Special committee II, the following be substituted :-

"3. Repeal.- The Punjab Wildlife (Protection, Preservation, Conservation and Management) (Amendment Ordinance) 1991 (I of 1991) is hereby repealed.".

(The motion was carried)

Now, the question is :-

That Clause 3 of the bill as amended do stand part of the Bill

(The motion was carried)

Clause 3 of the bill as amended do stand part of the Bill

Now, Clause 1 of the bill is under consideration. One amendment has been received in it from the Minister for Law and Parliamentary Affairs. He may move his amendment.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Mr Speaker sir, I move :-

That in Sub-Clause (i) of Clause I of the Bill as reported by the Special Committee No II for the figures 1990 occuring in line 2 the figures 1991 be substituted.

ایک معزز رکن۔ جناب والا' کورم نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں۔ گھنٹیاں بج رہی ہیں .....

جناب سپیکر۔ پانچ منٹ ہو گئے گنتی کی جائے۔

(گنتی کی گئی۔ کورم نہیں ہے)

جناب سپیکر۔ منسٹر صاحب کورم پورا نہیں ہے کوئی امکان ہے کورم پورا ہونے کا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت کورم پورا ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ لہٰذا اجلاس کل سہ پہر 4-30 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی پیر 11 مارچ ساڑھے چار بجے سہ پہر تک کے لئے ملتوی کی گئی)